www.KitaboSunnat.com

تحریکِ ختمِ نبوت

ڈاکٹر محمد بہاؤ الدین

مکتبہ قدوسیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یامادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

انّه من سلیما ن و انّه بسم اللّٰه الرّ حمن الرّ حیم

تحریک ختم نبوت

۱۸۹۱ء۔۱۹۱۲ء

حصہ بست ونہم (۲۹)

(ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ ۱۹۰۳ء)

ڈاکٹر محمد بہاء الدین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب:	تحریک ختم نبوت بست ونہم (۲۹)
مولف:	ڈاکٹر محمد بہاء الدین
صفحات:	۵۲۵
سال اشاعت:	۲۰۱۳ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست عنوانات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انه من سليما ن و انه بسم الله الر حمن الر حيم

مشمولات کتاب کا تعارف

تحریک ختم نبوت کی زیرنظر جلد مولانا احمد حسن شوکت میرٹھی کے اخبار شحنہ ہند کے ۱۹۰۳ء کے ضمیموں کی فائل پر مشتمل ہے۔ ردقادیانیت کی غرض سے یہ ہفتہ وار ضمیمہ مولانا احمد حسن نے ۱۹۰۱ء میں جاری کیا تھا اور چار سال تک تحریک ختم نبوت میں گراں بہاء خدمات سرانجام دے کر چار سال بعد آخر دسمبر ۱۹۰۴ء کو بند ہوگیا تھا۔ مجھے عزیزم محمد اظہر سہیل اظہر کی کوششوں سے اس ضمیمہ کی ۱۹۰۳ء کی کم وبیش مکمل فائل اور ۱۹۰۴ء کی تین چوتھائی فائل جامعہ سلفیہ فیصل آباد پاکستان کی لائبیر یری سے بوساطت مولانا محمد اشرف جاوید مل گئی ہیں۔

۱۹۰۳ء کی فائل میں چند مضامین، صفحات کی عدم موجودگی یا خستگی کے باعث نامکمل ہیں اس لئے انہیں ترک کردیا گیا ہے اور بعض مضامین کو بوجوہ دیگر چھوڑ کر تقریباً ۹۰ فی صد مضامین بلباس جدید نذر قارئین کئے جارہے ہیں۔قادیانی اخبار الحکم سے بعض مضامین اور تراشے شامل کئے گئے ہیں جوان مضامین کے جواب میں لکھے گئے تھے جو شحنہ ہند کے ضمیمے میں شائع ہوئے تھے یا جن کے جواب میں ضمیمہ کے بعض مضامین ہیں۔

مولانا احمد حسن شوکت اردو فارسی عربی نظم ونثر پر عبور رکھتے تھے اور خود بھی شاعر تھے اور نظم ونثر اور انشا پردازی کے فنون کا خود کو مجدد قرار دیتے تھے اس لئے جابجا انہوں نے اپنے مضامین میں اپنے آپ کو مجدد السنہ مشرقیہ لکھا ہے۔ضمیمہ شحنہ ہند میں بیشتر مضامین مولانا احمد حسن شوکت کے (یعنی بقلم اڈیٹر) رقم فرمودہ ہیں۔

نیز اس فائل میں چند مضامین اس دور کے تحریک ختم نبوت کے دیگر کارکنوں کے بھی موجود ہیں جن میں مولانا صوفی عبدالحق سرہندی، جناب نصیر احمد انبالوی۔مولوی الہی بخش صاحب استاد مولوی نورالدین بھیروی، مولانا محمد رفعت اللہ خان شاہ جہان پوری، مولوی شاہ محمد قلعوی، ڈاکٹر ابومحمد جمال الدین پشاور۔مولانا سعداللہ لدھیانوی، مولوی امام الدین لاہوری، حکیم محمد الدین امرتسری سکرٹری انجمن نصرۃ السنہ، حکیم محمد حسن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاں لودہانوی، جناب محمد احسن اوٹاوی ریٹائرڈ پولس آفیسر، قاسم علی لودہانوی، وغیرہ شامل ہیں۔ بعض مضامین مولانا شوکت نے اس دور کے دیگر اخبارات ورسائل سے بھی نقل کئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۹۰۳ء کے گردوپیش کون کون اصحاب وجرائد ردقادیانیت کے میدان میں کام کررہے تھے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

میں نے مذکورہ بالا سبھی مضامین میں سے ایسے الفاظ کو جو مرور زمانہ کے باعث، نامانوس محسوس ہوئے، یا تو ترک کردیا ہے یا مناسب الفاظ سے بدل دیا ہے۔ اور کہیں کہیں روایت بالمعنی سے بھی کام لیا ہے۔

زیرنظر جلد کی اڈیٹنگ، کمپوزنگ، اور تصحیح وتخریج وغیرہ کی ذمہ داری کی فرد واحد کے ناتواں کاندھوں پر رہی ہے، اس لئے اس میں خامیاں بھی حد شمار سے باہر ہوں گی۔ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ مجھے معاف فرمائے اور قارئین سے درخواست ہے کہ حسب موقع تنبیہ وتنقید سے سرفراز فرمائیں تاکہ کسی آئندہ موقع پر اصلاح کی جاسکے۔ والسلام۔

فقیر بارگاہ صمدی ۔ محمد بہاء الدین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیسہ اخبار لاہور کے ریمارک پر تبصرہ

پیسہ اخبار کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ مرزا جی کے قصیدے کا جواب مولوی عبدالعلی مدراسی، مولوی عبداللہ صاحب ٹونکی، شوکت اڈیٹر شحنۂ ہند لکھے۔

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں کہ:

اول تو بیس روز کے بعد اعجاز اور تحدی دونوں باطل ہو گئے۔

دوم، دس ہزار نہیں، پانچ ہی ہزار روپیہ مرزا جی کہیں جمع کروائیں اور کلہ توڑ جواب لیں۔

سوم، اس بات کا کیا اطمینان ہے کہ مرزا جی جوابی قصیدے کو مان لیں گے جب کہ وہ قرآن وحدیث کو بھی نہیں مانتے۔ (شحنۂ ہند میرٹھ ضمیمہ نمبر ا و ۲ جلد ۲۱ و ۲۳ یکم و ۸ جنوری ۱۹۰۳ء ص ۱)

سید خادم علی وزیر آبادی کا ایک نامکمل مضمون

(یہ مضمون جس کا عنوان معلوم نہیں ہو سکا ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ یکم وجنوری ۱۹۰۳ء کے صفحہ پر شروع ہوتا ہے جو مجھے نہیں ملا۔ صفحہ تین کا آغاز کا یوں ہوتا ہے)

گویا ان کے نزدیک اسرار ومعارف انہیں دونوں کا نام ہے اور سورہ فاتحہ بلکہ سارا قرآن مجید ایسی ہی باتوں سے بھرا پڑا ہے۔ مرزا صاحب جن معارف کے جاننے کے مدعی ہیں کیا وہ یہی معارف قرآنیہ نہیں جن کی توضیح علمائے اسلام بڑی جانفشانیوں سے کرتے آئے ہیں یا کوئی اور معارف ہیں۔ اگر وہی ہیں تو مرزا صاحب کی اس میں کیا فضیلت ہے؟ اور اگر اور ہیں تو ایسے معارف جو زمانہ نبوت سے آج تک کسی پر واضح نہ ہوئے تھے، کیا ہیں؟ کیا اسی کا نام معارف واسرار ہے کہ میں یہ ہوں اور میں وہ ہوں اور فلاں شخص ایسا ہے اور فلاں ویسا ہے کیونکہ وہ مجھے نہیں مانتا۔ ان معارف سے تو سوائے قرآن مجید پر ہنسی اڑانے کے کوئی نتیجہ نہیں۔ یہ معارف آپ کے دام افتادوں کو ہی مبارک ہوں۔ قبولیت دعا یقینی وقطعی معیار صداقت نہیں۔ دعا ہر آدمی کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کبھی قبول ہو جاتی ہے، کبھی نہیں ہوتی۔

مرزا صاحب نے خدا سے یہ نہیں لکھوالیا کہ ان کے سوا کسی کی دعا پوری ہی نہ ہوگی۔ اب اگر آپ ایسی ہی دعا کو حجت پکڑتے ہیں تو آپ کو خصوصیت کیا ہوئی؟ اور اگر آپ کی دعا کبھی ردّ نہیں ہوئی، تو یہ محض دعوی ہی دعوی ہے۔ بھلا سردار بہادر امیر شاہ پنشنر رسالدار کے گھر فرزند ہونے کی دعا کہاں تک پوری ہوئی۔

عربی دانی یعنی شاعری وانشا پردازی کا دعوی شائد آپ نے قرآن سے اخذ کیا ہے۔ قرآن مجید نے تحدی کی تھی مگر ماشاءاللہ آپ بھی.... بن بیٹھے لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ قرآن مجید نے تو اعلی معارف وحقائق کو افصح وابلغ طریقوں سے ادا کر دینے کا دعوی کیا ہے اور اس کا افتخار بھی انہیں معارف وحقائق پر ہے، صرف فصاحت وبلاغت پر ہی معارضہ نہیں۔

ثانیاً شعر وشاعری بجائے کے کہ معیار صداقت ہو سکے شان نبوت کے بالکل منافی ہے ورنہ تمام فصحائے وبلغائے عرب آپ سے افضل نبی بن جائیں گے۔

آج کل آپ نے ایک رسالہ بنام اعجاز احمدی چھپوایا ہے۔ اس میں عربی قصیدہ لکھا ہے جس کی نسبت یہ دعوی ہے کہ میں نے ندوۃ العلماء کے مناظرہ کے بعد پانچ دن میں لکھا ہے اور چونکہ کوئی اور شخص پانچ دن میں نہیں لکھ سکتا، لہذا میں سچا مرسل ہوں۔ عجیب منطق ہے۔ بھلا صاحب یہ جلدی لکھنا کیسے دلیل صداقت بن گیا۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ آپ کی طبیعت میں روانی بہت ہے، نہ یہ کہ آپ سچے ہیں۔

بشرطیکہ مان لیا جاوے کہ یہ سب کچھ آپ نے پانچ ہی دن میں لکھا ہے، حالانکہ یہ بھی معرض تامل میں ہے کیونکہ اس کا بہت تھوڑا حصہ (مباحثہ) مدہ (ضلع امرتسر) کے واقعہ کے متعلق ہے اور زیادہ حصہ مولوی حائری ومولوی ثناءاللہ وپیر مہر علی شاہ کی شان میں گالی گلوچ دینے کا ہے اور چونکہ اس حصہ کا (مباحثہ) مدہ کے واقعہ سے کوئی تعلق نہیں، اس واسطے یہ ثابت نہیں ہوسکتا کہ آپ نے ساری تحریر مدہ کے واقعہ کی بعد کی ہو، بلکہ ہوسکتا ہے، اور ایسا ہی ہے کہ یہ سب کچھ آپ نے پہلے ہی نزول المسیح کے واسطے تیار کر رکھا تھا، اب چونکہ اس پیش گوئی کا وقت بھی قریب الاختتام تھا جس میں دعوی تھا کہ تین سال میں اللہ تعالی میرے ہاتھ پر کوئی زبردست نشان ظاہر کرے گا تو آپ نے لگتے ہاتھ واقعہ مدہ کی آڑ میں گالیاں دینے کا خدائی نشان ظاہر کر دیا۔ اور طرفہ یہ کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سراسر پراز اغلاط جن کی فہرست عنقریب شائع ہوگی جس سے واضح ہوجائے گا کہ ایسی انشا پردازی کہاں تک معارضہ کے قابل ہے۔ جو شخص عربی علم وادب سے واقف ہوگا وہ تو مرزا صاحب کی عربی دیکھ کر صاف بول اٹھے گا کہ مرزا صاحب فن انشاء اور شاعری سے محض نابلد ہی نہیں بلکہ ان کی فطرت میں یہ مادہ ہی نہیں رکھا گیا۔ میرزا صاحب کے مریدوں میں نہ کوئی عربی جانتا ہے، نہ ان میں کچھ قابلیت ہے۔ ان کے نزدیک تو مرزا صاحب بے نظیر ہیں مگر جہل مرکب کا کیا علاج۔

مرزا صاحب میں اگر عربی دانی کا دم خم ہے تو مرد میدان بنیں۔ کوئی جگہ اور وقت مقرر کریں فریق مخالف سے بھی کوئی شخص مقابلہ میں آجائے گا۔ اکثر اشخاص مقابلہ کے واسطے تیار ہیں۔ مرزا صاحب اس کو چیلنج سمجھیں اور حسب معمول لیت ولعل سے کام لے کر، میں سچا، میں سچا کی بانگ دہل نہ دیتے پھریں۔

و السلام علی من اتبع الھدی ۔سید خادم علی۔ بی اے، وزیرآبادی۔

(شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ نمبر ۱ و ۲ جلد ۲۱ و ۲۳ یکم و ۸ جنوری ۱۹۰۳ء۔ ص ۳۔۴)

ایک گزشتہ میرزائی کی فریاد

غضب ہے بن کے ڈاکو دن دیہاڑے مجھ کو لوٹا ہے
پڑے گا میرزا پر صبر مجھ سیدھے مسلمان کا

مجدد السنہ مشرقیہ مولانا شوکت۔ تسلیم:

آپ کا ضمیمہ ماشاءاللہ دور دور تک جاتا ہے اور حق یہ ہے کہ مرزا جی کا مہرہ اسی نے لیا ہے اور زہر مہرہ بن کر مرزا کے ملحدانہ عقائد کا زہریلا اثر مسلمانوں کی طبائع سے دور کیا ہے جس طرح عصا موسیٰ ؑ نے ساحرین کے سنپولیوں کا سر کچل کر دنیا سے نیست و نابود کیا تھا، ورنہ مرزا قادیانی کے کاٹے کا تو منتر ہی نہ تھا

ڈسا ہو کالے نے جس کو ظالم تو وہ فسوں کے اثر سے کھیلے
وہاں گیسو کا تیر ہے مارا نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے

میں قلم کی گھس گھس والا ایک غریب عیال دار اہلکار تھا۔ پندرہ بیس روپیہ ماہوار مرکھپ کر پیدا کرتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بچوں کا پیٹ پالتا تھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے جب مسیح اور مہدی بننے کے بازو پھڑپھڑائے، اور چلتے پرزے مرزائیوں نے بقول: پیراں نمے پرند مریداں مے پراند، گلے میں ڈھول ڈال کر مرزا جی کی مسیحیت و مہدویت کی ڈونڈی پیٹی، اور ڈگڈگی بجا کر پھنک ایک اور پھنک دو کہہ کر تماشا دکھانے کا اعلان دیا، تو میں شامت کے دھکے کھاتا لڑھکتا پھڑکتا قادیان جا دھمکا کہ حضرت انجس وانحس ومجنس واخبث کے دیدار نحوست آثار کا پوٹلا باندھ کر لاؤں۔

قادیان میں میرا پہنچنا تھا کہ چند مرزائی کندے جوڑ کر مجھ پر یوں جھپٹے جیسے کسی مردار پر گدھ۔

ایک مرزائی: السلام علیکم۔ بہت ہی خوش قسمتی ہے کہ آپ دارالامان میں تشریف لائے۔ طاعون آپ کو ستائے گا، نہ ہیضہ نہ کوئی دوسری بلا۔

دوسرا مرزائی: حضرت اقدس بروز محمد اور مسیح موعود اور مہدی مسعود ہیں ان پر الہام ہو چکا ہے کہ

من دخل فی قادیان کان آمنا

یہی الہام آنحضرت ﷺ پر ہوا تھا کہ من دخل فی بیته کان آمناً۔

بیت اللہ سے مراد قادیان ہے، جس کی نسبت خدا تعالی نے ۱۳سو برس پیشتر محمد صاحب پر الہام کر دیا تھا۔ کعبہ کو بیت اللہ کہنا مسلمانوں کی حماقت اور نری بھیڑ چال ہے آیت مذکورہ کا ظہور اب ہوا ہے۔ اسی واسطے حضرت اقدس (مرزا) نے حج کے لئے مسلمانوں کا کعبہ جانا اور طرح طرح کی مصیبتیں اٹھانا اور اکثر ہلاک ہونا منسوخ کر دیا ہے۔ الہام ہو گیا کہ: لا تلقوا بایدیکم الی التهلكة

یہ آیت بھی درحقیقت ہمارے امام الزمان (مرزا قادیانی) ہی کے بارے میں ہے کہ اپنی جانوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو، بلکہ قادیان دارالامان میں آجاؤ۔ چنانچہ الہام ہوا کہ انی احافظ من فی الدار۔

تیسرا مرزائی: بس یوں سمجھئے کہ آپ اب بالکل کندن بن گئے اور تمام گناہوں کی چرک اور شرک کی آلودگی سے ایسے پاک ہو گئے جیسے ماں کے پیٹ سے نکلا ہوا بچہ، کیونکہ حضرت مسیح موعود (مرزا) خدا کے لیپا لک ہیں، اور ان پر یہ درّاتا ہوا زناٹے دار الہام ہو چکا ہے کہ: انت بمنزلة ولدی و انت منی و انا منك۔

عیسائیوں کی یہ نری حماقت کہ یسوع کو خدا کا بیٹا بناتے ہیں کہ وہ دوزخ میں جا کر سب کا کفارہ ہو گیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔بھلا کوئی باپ اپنے اکلوتے بچے کو دوسروں کی خاطر دوزخ میں جھونک سکتا ہے۔ماں باپ تو اپنے بچے کا کان بھی گرم نہیں ہونے دیتے، چہ جائے کہ اسے دوزخ کے چولھے میں جھونک دیں جو بالکل خلاف عقل بلکہ قانون نیچر کے خلاف ہے۔حضرت اقدس (مرزا قادیانی) لیپا لک نہیں، بلکہ خدا کے حقیقی اور صلبی اور نطفی بیٹے ہیں کہ خود بھی پاک اور ان پر جو ایمان لائے وہ بھی پاک۔یسوع مسیح ناپاک تھا، جبھی تو دوزخ میں جھونکا گیا ۔بھلا ناپاک، ناپاکوں کا کفارہ کیونکر ہو سکتا ہے۔

چوتھا مرزائی: اور اب ڈھائی روپیہ فی صدی زکوۃ دینے کا حکم بھی منسوخ ہو گیا ہے۔اب تو یہ الہام ہوا ہے کہ مسلمان جو کچھ پیدا کریں اور جو کچھ ان کے کوٹھے کٹھلے میں دھرا ڈھکا ہو، اگر اپنی دین و دنیا کی سلامتی چاہتے ہیں تو سب لیپا لک (مرزا قادیانی) کی نذر کریں۔بس گناہوں سے پاک ہونے کا یہی کفارہ ہے۔مبارک ہیں وہ لوگ جو لیپا لک (مرزا قادیانی) کے فنڈ میں اپنے گاڑھے خون کی کمائی دے کر دنیا ہی میں لال گرو کی بدولت جنت کماتے ہیں اور گوہ کا ٹوکرا سر سے اتار کر دار الامان کی کوڑی میں دباتے ہیں۔

پانچواں مرزائی: پیش گوئی بڑا بھاری معجزہ ہے اور تمام انبیاء کا یہی تمغہ ہے۔اسی پر ساری خدائی اپنے نبی کے پیچھے تیرہ تین اور بارہ بات ہوگئی۔اور مسلمان تو پیش گوئی کو جزو ایمان یقین کرتے ہیں اور بات بھی ٹھیک ہے کہ کسی نبی اور ولی کے پرکھنے کی بس یہی کسوٹی ہے۔اب دیکھو حضرت اقدس (مرزا قادیانی) کی پیش گوئیاں آتھم کی موت، آسمانی منکوحہ کا عقد میں آنا وغیرہ کس دھوم دھام سے پوری ہوئیں کہ ان پر دنیا ایمان لے آئی،

مولانا شوکت! کیا عرض کروں ان سادھو بہروپیوں نے روغن قازمل کر ایسا شیشے میں اتارا کہ جو کچھ گانٹھ گرہ میں تھا، سب ٹٹول لیا اور میں جھٹ سے منڈ گیا۔یعنی مرزا قادیانی کے ہاتھ بک گیا اور مجھے کچھ ایسی دھن لگی کہ قادیان سے واپس آ کر جو کچھ نہ صرف تنخواہ بلکہ دوسری باشد ادھر ادھر سے کچہری میں ملتی، وہ بھی قادیان ہی میں جھونک دیتا۔میرے بیوی، بال بچے، مارے بھوک کے سوکھ کر اچھوار اچھے خاصے بے دم کے لنگور ہو کر مندرجہ ذیل شعر کے مصداق ہو گئے

رسید کار بجائے ز ضعف بے قوتی
کہ موش خانہ ما را مے برد بعصا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے دو ڈھائی سال کے عرصہ میں اپنے اور اپنے بال بچوں کے پیٹ کاٹ کر کاٹھ کی روٹیاں باندھیں اور قادیان کے مشٹنڈوں کے لئے زعفرانی سقنقوری اور کستوری حلووں مانڈوں کا مسالا بھیجا۔ میری چندیا ہی گنجی نہیں ہوئی بلکہ قادیانی پلاسٹر نے سر میں گڑھا ڈال دیا۔ بالآخر آپ کا ضمیمہ، خدا اس کی عمر دراز کرے، میرا ہادی اور رہبر بنا، اور قادیانی لال گرو اور اس کے سادھو بچوں کے دام فریب سے نکالا۔ جیسا ان مکاروں نے مجھے لوٹا ہے، ان سے خدا ہی سمجھے۔ بس اور تو کیا کہوں۔

ایک گزشتہ مرزائی۔ ازنوشہرہ۔ پشاور (شحنۂ ہند میرٹھ ضمیمہ نمبر ۱ و ۲ جلد ۲۱ و ۲۳ یکم و ۸ جنوری ۱۹۰۳ء ص ۴۔۵)

مجدد کی پیشگوئی اور رؤیا صادقہ

ہم کو (قادیانی اخبار) الحکم مطبوعہ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۲ء کے دیکھنے سے افسوس ہوا جس میں مرزا صاحب اور ان مخالفوں کے مابین فوجداری میں مقدمہ بازی کے تسلسل کا آغاز درج ہے، اور طرفین سے ایک نے دوسرے پر وارنٹ جاری کرائے ہیں۔ یعنی بعض خطوط جن کا تعلق کتاب سیف چشتیائی مصنفہ پیر مہر علی شاہ اور مولوی کرم الدین صاحب متوطین قصبہ بھین (ضلع جہلم) سے تھا، اور جن کی نسبت ایک مضمون اخبار الحکم میں شائع ہوا تھا اس کی تردید میں اخبار (سراج الاخبار) جہلم میں مولوی کرم الدین کی طرف سے شائع ہوئی۔

سراج الاخبار ہماری نظر سے نہیں گزرا، مگر شاید لائبل کے الفاظ ہوں گے۔ اس پر حکیم فضل الدین صاحب مہتمم و مالک رسالہ ضیاء الاسلام قادیان نے مولوی فقیر محمد اڈیٹر سراج الاخبار جہلم اور مولوی کرم الدین پر زیر دفعہ ۴۱۷ نالش کر کے وارنٹ جاری کرایا۔ مگر اڈیٹر سراج الاخبار پر بحیثیت گواہ سمن کی تعمیل ہوئی۔ پیر مہر علی شاہ (گولڑوی) نے علالت کا عذر کیا کہ میں چار پائی تک سے نہیں اٹھ سکتا۔ مگر مکرر سمن اور وارنٹ گواہوں اور مستغاث علیہ کے نام جاری ہوئے، اور پیشی بتاریخ ۲۰ جنوری حال مقرر ہوئی۔ اس پر ضرور تھا کہ ادھر سے بھی ترکی بترکی جواب دیا جاتا۔ چنانچہ مولوی کرم الدین نے دو استغاثے زیر دفعہ ۵۰۰ و ۵۰۱ مرزا (غلام احمد) صاحب اور حکیم فضل الدین صاحب اور مولوی عبداللہ صاحب کشمیری پر دائر کئے اور وارنٹ ضمانتی جاری ہوئے مگر مرزا صاحب پر وارنٹ کی تعمیل نہیں ہوئی، اور ۱۷ جنوری کو پہلی پیشی مقرر ہوئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پر جواب الجواب یہ ہوا کہ اڈیٹر الحکم (شیخ یعقوب علی تراب) نے گورداسپور میں مولوی کرم الدین اور مولوی فقیر محمد اڈیٹر سراج الاخبار پر وہی استغاثہ دائر کیا اور وارنٹ ضمانتی جاری ہو کر ۲۱ جنوری پر پیشی ٹھہری۔

ہماری رائے میں مقدمہ بازی کی سبقت بالکل ناعاقبت اندیشی اور کج رائی ہے۔ مرزا قادیانی اور ان کے حواری کے لئے ایسی سبقت بہت ہی خطرناک تھی۔ انہوں نے اپنی کاروائیوں کو بالکل بھلا دیا۔ مناسب ہے کہ باہم مصالحت کی جائے، اور بغیر اس کے چارہ نہیں۔ اور ہم پیش گوئی کرتے ہیں کہ اصل خیر ہے اور ضرور مصالحت ہو کر رہے گی۔ فریقین اپنی اپنی مونچھیں نیچی کر لیں، ورنہ دین و دنیا کے نقصان کے سوا کچھ حاصل نہ ہو گا، اور عدالت میں خود مسلمانوں کے ہاتھوں مقدس مذہب اسلام کی توہین ہو گی۔

ناظرین کو یاد ہو گا کہ ہم نے پچھلے سال کے کسی ضمیمے میں پیش گوئی کی تھی کہ

> مرزا جی سے ایک سال کے اندر اندر کوئی زمینی یا آسمانی مواخذہ ضرور ہو گا۔ اور پھر ہم نے خواب میں مرزا جی کو خاص قادیان میں اس ہیئت و برزخ سے دیکھا تھا کہ ان کا سر قدموں سے لگا ہوا ہے اور بالکل دھنئے کی کمان نہیں، بلکہ قوس قزح بنے ہوئے ہیں۔

یہ خواب بالکل آیہ: یعرف المجر مو ن بسیما ھم فیو خذ با لنوا صی و الا قدا م، کے مطابق تھا، جس کی تعبیر اب ظہور میں آئی۔ مجدد (احمد حسن شوکت) کی پیشین گوئی اور تعبیر کا وقوع ہرگز نہ ٹل سکتا تھا۔ دیکھئے سچا الہام اور سچا خواب اسے کہتے ہیں۔ اب بھی مرزا جی اور سب حواری مجدد (احمد حسن شوکت) پر ایمان نہ لائیں اور اس کے ہاتھ پر بیعت نہ کریں تو اس سے زیادہ بدقسمتی اور قسی القلبی اور کیا ہو گی۔ پس کستوری ملے زعفرانی اور سقنقوری حلوے کا مستحق اب صرف مجدد ہے۔ خیر نال او ہدے ول بھجواؤ۔ اڈیٹر

(شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ نمبر ا و ۲۔ جلد ۲۱ و ۲۳ یکم و ۸ جنوری ۱۹۰۳ء ص ۶)

مرزا جی کے خیالات کی تردید

اگر کتاب و سنت پر مرزا جی کا ایمان ہے، تو ظلی اور بروزی نبی نہ تو آج تک کوئی ہوا ہے نہ قیامت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک ہوسکتا ہے۔البتہ مذہب ہنود پر ایمان ہو،تو تناسخی اور استدراجی اوتار ایک دو نہیں،سینکڑوں بلکہ ہزاروں ہو سکتے ہیں۔لیکن مرزا جی یقیناً خود اس کے قائل نہیں،تو پھر بروز اور ظل یعنی چہ۔

اب رہی حدیث میں مہدی مسعود اور عیسی موعود کی پیش گوئی۔اگر احادیث رسول پر ایمان ہے،تو اس کا وقت ابھی نہیں آیا، نہ اس کے آنے کے آثار و علامات ظاہر ہوئے۔اور اس دعوی میں مرزا جی ہی منفرد نہیں بلکہ سوڈان اور افریقہ میں بہت سے مہدی پیدا ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں اور ہوں گے جب تک حدیث رسول کے موافق ۳۰ دجال پورے نہ ہولیں۔اور پھر مہدیوں اور مسیحوں کا خروج اہل اسلام ہی میں نہیں، بلکہ امت مسیح میں بھی ہو رہا ہے۔چنانچہ لندن اور پیرس میں آج کل دو مسیح دندنا رہے ہیں،جن کے دلائل مرزا جی کے دلائل سے کم نہیں، بلکہ بڑھے ہوئے ہیں۔یعنی انہوں نے مرزا جی کی طرح گرگٹ جیسے رنگ نہیں بدلے کہ پہلے ایک بزرگ اور مقدس مسلمان بنے۔پھر الہامی ہوئے۔پھر مثیل المسیح ، پھر اصیل المسیح ،اور مہدی موعود ،پھر امام الزمان، پھر ظلی اور بروزی نبی، پھر کھٹ سے خاتم الخلفاء (خاتم الانبیاء) بن گئے۔گویا وہ معراج ملی جو آج تک کسی نبی کو ملی ہی نہیں۔مرزا جی کا اپنی زندگی میں یہ تغیر قابل دید ہے۔لندن اور پیرس کے مسیحوں کے پاس قوت منتظرہ نہ تھی،وہ تو چھاتی ٹھونک کر ایک دم یسوع بن گئے۔نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ۔مرزا جی کے پاس کیا دلیل ہے جو لندنی اور پیرسی مسیح کے مقابلے میں پیش کرسکیں کہ تم مسیح نہیں ہو بلکہ میں مسیح ہوں، حالانکہ ان کو حق شفعہ حاصل ہے کہ آسمانی باپ کے اکلوتے بیٹے (یسوع مسیح) کو مانتے ہیں اور اس لحاظ سے آسمانی باپ کی میراث کے وارث ہیں۔مرزا جی تو ناخلف لیپا لک ہیں کہ اپنے بڑے بھائی (یسوع مسیح) کو ناقابل وراثت ٹھہرانے کے لئے فاسق و فاجر بناتے ہیں اس لئے مورث اعلی آسمانی باپ کی درگاہ سے بھی راندے گئے ہیں۔

آج کل آزادی کا زمانہ اور برٹش گورنمنٹ جیسی آزاد سلطنت کا عہد امن مہد ہے کہ ہر مذہب والے اپنے اپنے دعووں میں پھل پھول رہے ہیں۔پس مرزا جی کی بڑی خوش قسمتی یہی ہے کہ اس آزاد سلطنت میں پیدا ہوئے جس کے عہد میں اگر کوئی شخص خدائی کا دعوی بھی کرنے لگے،تو اسے کچھ تعرض نہیں۔مرزا جی سوڈان یا افریقہ میں پیدا ہوتے تو مزہ آتا، جہاں کی سرزمین مہدیوں کے اگنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔اور مرزا کے وجود باجود کے خروج کی ہر طرح قابل ہے۔پس وہ سوڈان میں بروزی تعالیشی اور افریقہ میں بروزی سنوشی بنتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہندوستان میں تو تعلیم وتربیت اور عقل مندی پھیل رہی ہے اور پھیلتی جاتی ہے

جوہر تو میری ذات میں سوڈانیوں کے تھے

ہندوستان میں کیوں مری مٹی خراب کی

پس یہاں کسی بروزی یا ظلی نبی کی دال گلنا ٹیڑھی کھیر ہے۔

کیا دنیا میں آج تک کوئی بروزی اور ظلی نبی گزرا ہے۔ نبی ہمیشہ نبی ہے اور رسول ہمیشہ رسول۔ یہ ظل اور بروز کی پخ کیسی؟ اور مرزائی اصطلاح میں بروز اور ظل کوئی بلا ہو بھی، تو کسی کو کیا غرض ہے کہ اصل کو چھوڑ کر نقل کی جانب اور شخص کو چھوڑ کر ظل کی جانب رجوع لائے۔

پھر نبی کا ظل اور بروز اس کی ہدایات ہیں جو خدا تعالی کی جانب سے بطور وحی اس پر نازل ہوئی ہیں اور تا قیامت زائل اور فنا ہونے والی نہیں۔ نبی اور رسول تو کیا کوئی انسان بھی ظلی اور بروزی نہیں ہو سکتا، بلکہ بروز اور ظل کو انسان کی صفت ٹھہرانا بالکل بے معنی ہے۔ اور اگر کوئی معنی ہیں تو مرزا جی کی خصوصیت نہیں۔ ہر شئے بروزی ہے، یعنی ظہور و وجود میں آئی ہے، اور ہر شئے ظلی ہے یعنی نور مطلق کا عکس ہے جس کی نسبت قرآن میں الله نور السماوات والارض مثل نوره كمشكوة فيها مصباح وارد ہوا ہے۔ اڈیٹر

(شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ نمبر۱ و۲ جلد ۲۱ و ۲۳ یکم و ۸ جنوری ۱۹۰۳ء ص ۷۔۸)

بے معنی الہامات کا دونگڑا

آسمانی باپ (مرزا قادیانی کو الہامات کرنے والا) بھی عجیب معجون مرکب ہے۔ اپنے لیپا لک (مرزا غلام احمد قادیانی) کا اسے بالکل درد نہیں۔ یعنی مقدمات دائر ہونے اور وارنٹ نکلنے پر یہ الہام کرنے بیٹھا ہے

يأتي عليك زمان كمثل زمن موسى۔ یعنی موسی کے زمانہ کی طرح تجھ پر ایک زمانہ آئیگا۔

آئے گا کیا، وہ تو آچکا۔ اور جمعہ جمعہ ۹ دن بھی ہو گئے۔ مراد یہ ہے کہ موسی کو فرعون کے ہاتھ سے اول اول تکلیفیں پہنچیں اسی طرح (اے مرزا قادیانی) تجھے بھی پہنچیں گی۔ حالانکہ حضرت موسی کو ایام رضاعت میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تکالیف پہنچی تھیں ۔مرزا جی تو ساٹھے پاٹھے اور پیر بالغ العقل ہیں ۔اور اگر کوئی اور مراد ہے تو الحکم میں شائع کریں تا کہ جواب دیا جائے ۔

دوسرا الہام: انی مع الا فواج آتیك بغتة

اب ہم منتظر ہیں کہ مرزا جی کے ساتھ کتنی فوجیں لائیبل کی پیشی کے وقت ہوں گی ۔

تیسرا الہام: انی صادق صادق سیشهد الله لی ۔

یہ کس کا مقولہ ہے ۔ظاہر ہے کہ آسمانی باپ کا ۔یعنی آسمانی باپ کہتا ہے کہ میں سچا ہوں ،عنقریب خدا میری گواہی دے گا ۔

معلوم ہوا آسمانی باپ کا بھی کوئی باپ (خدا) ہے ۔اگر آسمانی باپ الہام کے سرے پر قـــل کہنا بھول گیا ہے ،یعنی کہدے اے مرزا کہ میں سچا ہوں تو یہ سیشهد کی جگہ و سـأشهد ہونا چاہیے تھا ،یعنی کہدے اے مرزا کہ میں سچا ہوں میں تیرے سچے ہونے کی عنقریب شہادت دوں گا ۔مگر اس میں یہ خرابی ہے کہ صادق ہونے کا دعوی تو بالفعل ہے اور شہادت ہوگی کالی جمعرات کو جب کہ لال گرو کی قبر پر چراغ چڑھے گی ۔برات عاشقاں برشاخ آہو ،اسی کو کہتے ہیں ۔۔۔ایسا باپ کس کام کا کہ وقت پر آنا کانی بتائے ۔اڈیٹر

(شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ نمبر ا و ۲ جلد ۲۱ و ۲۳ یکم و ۸ جنوری ۱۹۰۳ء ۸)

چہ خوش ہم نے لکھا تھا کہ مرزا جی زبان عرب میں کیوں تحدی کرتے ہیں اردو زبان میں کیوں نہیں کرتے اس کے جواب میں مرزا جی فرماتے ہیں کہ:

یہ سوال خدا سے کرو کہ وہ عربی زبان میں کیوں الہام کرتا ہے ۔

کیا خوب! آسمانی باپ الہام تو آپ پر کرے اور لوگ پوچھیں آپ کے آسمانی باپ سے ۔آپ خود ہی کیوں نہ پوچھیں کہ اے پرانے کھوسٹ ،تجھے یہ کیا برا ابھس ہے کہ مجھی پر الہام کرتا ہے اوروں کو الہام کے ذریعے سے کیوں نہیں بتا دیتا کہ میں اس وجہ سے اردو کی جگہ عربی میں الہام کرتا ہے ۔اڈیٹر

(شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ نمبر ا و ۲ جلد ۲۱ و ۲۳ یکم و ۸ جنوری ۱۹۰۳ء ص ۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعلان عام

شحنہ ہند میں مرزا جی کے خلاف بیسیوں مضامین آ رہے ہیں جن کا نہ املاء درست ہے نہ انشاء۔ اور ہم کو اتنی فرصت نہیں کہ ان میں اصلاح دیں یا از سرنو لکھیں۔ اور بات یہ ہے کہ مجدد (یعنی احمد حسن شوکت اڈیٹر شحنہ ہند) کو مضامین کی ضرورت نہیں۔ وہ ایک گھنٹے میں تمام ضمیمے کو اپنے قلم سے مسطور کر سکتا ہے۔ البتہ خریداروں کی ضرورت ہے۔

پس جو حضرات مضمون بھیجیں، خریدار ہونا اور خریداروں کو پیدا کرنا پہلا فرض سمجھ لیں۔ خریداروں اور معاونوں کا بے شک حق ہے کہ ضمیمے میں مضامین دیں، مگر ٹھیک واقعات ہوں۔ کیونکہ محض خلاف واقع لغویات و خرافات جیسا کہ بعض چلتے پرزوں نے اخباروں میں اہل ندوہ کا قادیان جانا لکھ مارا جو بالکل غلط تھا، یہ مضمون ہمارے نام بھی آیا تھا مگر ہم نے شائع نہیں کیا، کیونکہ ہم کو اصل حقیقت معلوم تھی۔ علی ہذا، اس ہفتے کسی بدمعاش نے ہوشیار پور سے ایک بے معنی طومار لکھ بھیجا جس میں مرزائیوں کو مغلظ گالیاں دینے کے سوا کچھ بھی نہیں۔ دلائل سے دعووں کو توڑنا چاہیے نہ کہ گالیوں سے۔ اڈیٹر (شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۳ء ص ۱)

جواب تمام رسالہ یک روزی بیک ساعت

اگر چہ ہم اس رسالہ کا کچھ جواب ضمیمہ شحنہ ہند ۸ جنوری رواں میں بیک ساعت دے چکے ہیں مگر آج دوسری ساعت میں اس کا تمام وکمال قلع قمع ہی کیئے دیتے ہیں۔ امروہی صاحب بھی کیا یاد رکھیں گے کہ گرم طبیعت سے مجدد (احمد حسن شوکت) سے پالا پڑا تھا

اک بات میں تمام ہے یاں کار مدعی
کس کی بلا ہو یار کش امتنان تیغ

آپ لفظ امروہی کو امروہوی لکھتے ہیں نسبت میں واو، الف سے بدلا جاتا ہے جو اسم کے آخر میں ہو۔ خواہ مخواہ واو کا تداخل امروہی صاحب کے قصبائی ہونے کا پتہ دیتا ہے۔ پھر شحنہ کی جگہ شحنا اور لفظ شوکت مذکر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی صفت یہودیہ مونث لانا فاضل امروہی کے بوالفضول اول جھلول، دیہاتی چرخے کی چول، بالکل نامعقول، سراپا مجہول ستر کی جھول ہونے کا مدلول ہے۔

اگر شحنہ کی جگہ لفظ شحنا بمعنی کینہ بغرض مذمت دہان بے دندان سے ابراز کیا گیا ہے تو قول الشحناء یعنی قول عداوت کے کیا معنی ہوئے۔ اگرچہ طلحہ میں تاء تانیث ہے مگر جب وہ مذکر کا علم (نام) ہے تو طلحة الکریم بولنا ایسا ہی غلط ہوگا جیسے کوئی نادان کسی چینی مغل کو سید یا مہدی کہے۔ اور اگر یہودی اس لئے کہا ہے کہ ہم اس کے گروگھنٹال کے دعوے مسیحیت و بروزیت کے منکر ہیں جیسے عیسی علیہ السلام کے منکر یہود مردود اور جیسے تمام انبیاء کرام کے منکر مرزائیان مطرود بے بہبود نامسعود ہیں، تو نہ صرف ہم بلکہ تمام اہل اسلام بعد ختم نبوت کسی جعلی نبی کے تا قیامت منکر ہیں۔ نہ اس نے کسی مردے کو زندہ کیا، نہ کسی کانے یگانے کو دوگانہ کیا، نہ کسی لنگڑے کو چلتا کیا، نہ کسی اندھے کو سوانکھا کیا۔ ہاں بعض بیناؤں کی آنکھوں میں نیل کی سلائی پھیر کر ان کو بالکل چوپٹ اور نپت اندھا (گمراہ) ضرور کردیا۔

اور جب لال گرو بروزی محمد ہونے کا دعوی کرتا ہے تو اپنے دعوی مسیح موعود ہونے میں جھوٹا ہے کیونکہ مسیح موعود بروزی محمد نہیں ہوسکتا۔ اس کے یہ معنی ہوئے کہ ایک مستقل نبی دوسرے مستقل نبی کا بروز ہے جو بالکل تحصیل حاصل اور خلاف واقع ہے کیونکہ کوئی نبی بروزی بن کر نہیں آیا۔

پھر کوئی پوچھے آپ بروزی مسیح کیوں نہ بنے، اور عیسی مسیح نے آپ کے جسد میں کیوں حلول نہ کیا۔ اوائل میں بنے تھے تو آپ عیسی مسیح ہی، مگر عیسائیوں نے منہ نہ لگایا۔ تب آپ نے عیسی مسیح کو گالیاں دینی شروع کیں کہ مسلمان خوش ہوں گے اور جھٹ سے بروزی محمد بن گئے۔ مگر استغفر اللہ! مسلمانوں کا عمل تو لا نفرق بین احد من رسله پر ہے اور دونوں آنکھیں برابر۔ انہوں نے تناسخ اور آواگون کے نام کا کتا بھی نہ پالا۔ ہاں چند اپاہج اور جہلاء منڈھ گئے۔

پھر جری اللہ فی حلل اللہ کہہ کر آپ تمام انبیاء کرام کے بروزی بنے ہیں اور دعوی صرف بروزی محمد ہونے کا ہے۔

پھر اپنی مسیحیت کا ثبوت تو احادیث سے دیتا ہے مگر بروزی محمد ہونے کا ثبوت نہیں دیتا۔ یعنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ نے کہاں فرمایا ہے کہ بروزی محمد آئے گا۔ پھر جب بروزی محمد ہے تو صرف قرآن اس کا معجزہ کافی تھا جو آنحضرت ﷺ پر نازل ہوا، نہ کہ کوئی دوسری کتاب اعجاز المسیح وغیرہ۔

اعجاز المسیح اس کے زعم میں سورۃ فاتحہ کی تفسیر ہے حالانکہ وہ اس کا خانگی روزنامچہ ہے۔ اور سلمنا کیا کسی کتاب کا مفسر معجز ہوسکتا ہے۔

اور جب وہ قرآن سے جداگانہ کوئی اعجاز ثابت کرنا چاہتا ہے تو ظاہر ہے کہ اعجاز قرآن کا منکر ہے۔ اور چونکہ یہ انکار درحقیقت اعجاز محمدی کا انکار ہے تو اس کا بروزی محمد ہونا باطل ہوا کیونکہ بروزی ظلی ہوتا ہے اور جب اصل شئے زائل ہوتی ہے تو ظل کا زائل ہونا بھی ضروری ہے۔

اور جری الله فی حلل الانبیاء بھی بروزی محمد ہونے کا مخالف ہے۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور خاتم بجانب انبیاء مضاف ہے۔ اور مضاف مضاف الیہ کا غیر ہوتا ہے، ورنہ خاتم ہونا اپنے واسطے اور ایک ہی شئے کا مقدم ومؤخر ہونا اور تقدم الشیء علی نفسه و تأخر الشیء عن نفسه لازم آئے گا۔ اور یہ محال ہے۔ پس جری الله فی حلل الانبیاء سے لازم آتا ہے کہ قادیانی ان انبیاء کا بروزی ہے جو آنحضرت ﷺ سے پہلے گذرے ہیں۔ اس صورت میں وہ خود اپنے نفس کا مغائر ہوگا۔

ہم قادیانی کو مع چیلے چاپڑوں کے دس سال کی مہلت دیتے ہیں کہ ہماری ان باتوں کا جواب دیں۔ انشاءاللہ قیامت تک نہ دے سکیں گے اور الساکت عن الحق شیطان اخرس ہوں گے۔

اور یہ کہنا کہ اعجاز احمدی پانچ دن میں لکھی گئی ہے، اول تو اس کا ثبوت کیا ہے۔ اور بالفرض وہ پانچ گھڑی میں لکھی گئی ہے یا پانچ سال میں مگر اس کو پراز معارف کہنا حماقت ہے۔ وہ تو مزخرفات کا معجون مرکب ہے۔ جھوٹے دعووں اور اپنی اور اپنے حواری کی تعریف کے سوا اس میں کچھ بھی نہیں

ثنا خود بخود گفتن ترسید مرد دانا را
چو زن پستان خود مالد حظوظ نفس کے یابد

قرآن مجید کو تو اپنے اعجاز فصاحت کا دعوی ہے، اور آپ کہتے ہیں کہ مصنف اعجاز احمدی کو زبان عرب اور علم وادب کا دعوی نہیں تو پھر یہ کہنا کہ اہل عرب اس کے مقابل قصیدہ لکھیں آپ اپنے منہ پر تھپڑ مارنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔سبحان اللہ! ہندی نژاد مغل اور اہل عرب سے تحدی۔

آنحضرت ﷺ کا تمام تکلم زبان عرب میں تھا اور وہ ما ینطق عن الھوی کے موافق وہ بھی وحی تھا ۔احادیث کی فصاحت و بلاغت کے برابر کوئی شخص ساری خدائی میں ایک فقرہ تو لکھ کر دکھائے۔یہی وجہ ہے کہ موضوع اور مدلس حدیثیں خود بتا دیتی ہیں کہ یہ آنحضرت ﷺ کا کلام نہیں۔اور قادیانی صاحب کی مادری زبان اردو ہے جس کی کوئی کل درست نہیں، بلکہ قہقہہ اڑانے کے قابل ہے۔وہ اردو زبان کے محاورات اور موارد سے محض نابلد ہیں۔پھر زبان عرب میں اعجاز کی اکڑفوں۔واہ گرو! واہ گرو!

پھر حافظ شیراز کا سنا سنایا یہ شعر

من از حسن روز افزوں کہ یوسف داشت دانستم
کہ عشق از پردہء عصمت بروں آرد زلیخا را

نقل کر کے ثابت کرتا ہے کہ مرزا جی معاذ اللہ، حضرت یوسف اور امروہی صاحب اس کی زوجہ زلیخا ہیں۔شاباش۔بڑھتے رہو۔بیل عالم بالا میں ہو، اور جڑھ پاتال میں۔

پھر شوکت کی تعریف میں جو آپ نے

شا کة الشو کة تشو کة شو کا ا صا بت و د خلت فی جسد

کو گردان کیا ہے تو غالباً میزان الصرف بھی کسی استاد سے نہیں پڑھی، کیونکہ ماضی اور مضارع میں تمیز نہیں۔پھر ہر شخص جانتا ہے کہ کانٹا دوسروں کے لگتا ہے نہ کہ اپنے۔تلوار اوروں کو کاٹتی ہے نہ کہ اپنے آپ کو۔پس شوکت کے سطوت و رعب کا جو کانٹا لگا ہے اور اس نے قرحہ خبیثہ مولمہ گرو گھنٹال اور اس کے چیلوں کے دل و جگر اور زبان میں پیدا کیا ہے، تو وہ سب کو داخل دار البوار کرے گا۔ان شاء اللہ۔

پھر بے تمیزی دیکھئے کہ الشو کة الیھو دیة تو بتاء تانیث لکھا اور فی جسمه بضمیر مذکر۔پھر طوفان تو دیکھو، لکھتا ہے کہ شوکت نے وصف و ثناء محمد سے انکار کیا ہے۔، حالانکہ ہم نے یہ اعتراض کیا تھا کہ لفظ ثناء عام ہے آنحضرت ﷺ کے لئے خاص نہیں۔آپ ﷺ کی تعریف کو نعت کہتے ہیں جیسے خدا کی تعریف کو حمد۔آنحضرت ﷺ اور تمام انبیاء کرام کی تعریف کا منکر تو ملحد اور کافر ہے۔اب تمہیں ایمان سے کہو کہ عیسی مسیح کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کس نے گالیاں دی ہیں۔

ہمارا کلام خطاب ارض میں تھا امروہی اس کے جواب میں و ان من قریۃ اور غلبت الروم فی ادنی الارض پیش کرتا ہے۔ بھلا یہاں خطاب کہاں ہے اور اگر لفظ اھل محذوف مانیں تو کیا وہ غائب نہ ہوں گے بہرحال غائبین سے خطاب ہوگا۔

کلام اس میں تھا کہ غائب کو حاضر ناظر بنا کر خطاب کرتا ہے جو ذی عقل اور ذی حس ہے، زمین میں عقل اور حسن کہاں ہے۔ پھر جیسا تقریر کے ذریعہ سے انسان مخاطب ہوتا ہے کیا موضع مدہ (ضلع امرتسر) کی زمین دونوں ذریعے سے مخاطب بنانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اور پہلے اپنے لال گرو کا مامور من اللہ ہونا تو ثابت کرو۔ پھر اہل ارض کی ہلاکت کا یقین دلاؤ۔ اور اعجاز احمدی کے مصرعہ :

کذو با مفسدا صیدی الذی

میں جو مختلف بدل اور مبدل کی صورت پیش کر کے... نا صیۃٍ کا ذ بۃٍ کی سند پیش کی ہے تو یہ سراسر جہالت ہے۔ مصرعہ مذکور میں پہلے نکرہ اور پھر معرفہ ہے اور آیہ کی سند میں حسب قاعدہ نحو پہلے معرفہ اور پھر نکرہ موصوفہ ہے۔ پس سند کیونکر منطبق ہوئی، اور ہمارا اعتراض کیوں کر اٹھا۔ قرآن یا مستند اہل عرب کے کلام کی سند پیش کیجئے۔

اور عبارت الہام: انی مھین من اراد اھا نتك، میں لفظ من شرط کو مشتمل ہے، آسمانی باپ بوکھلا گیا ہے۔ یوں الہام کرتا: من اراد اھا نتك فا نی مھینه

اور آیت الذین یا کلو ن اموا ل الیتا می میں ماضی کے معنی لینا فضول ہیں جب کہ حال کے معنی درست ہو سکتے ہیں اور لفظ صید کے معنی شکار کرنے کے ہیں، اس فعل کی صفت الذی نہیں ہو سکتی۔ اور مفعول کے معنی لینے پر اضافت دال پر ماخوذیت ہے اور اخذہ لا یعزر دال براخذ جو قبل الاخذ بولا جاتا ہے اور قبل الاخذ لفظ صید کا بمعنی مفعول ہونا صحیح نہیں۔ پس اس کا ترجمہ شکار بالکل غلط ہے۔

امید ہے کہ امروہی کے اطمینان کو اسی قدر کافی ہے کیونکہ مادہ کچھ سخت معلوم نہیں ہوتا کہ تیز مسہل اور عمل کی ضرورت ہو۔ ورنہ ہم تو ہر طرح لیس اور چست ہیں۔ اڈیٹر (شحنۂ ہند میرٹھ ضمیمہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۳ء ص ۱۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملک میں عیداور قادیان میں ماتم

شادی و عیش ہے نو روز ہے گھر گھر لیکن
عید کا چاند محرم نظر آتا ہے ہمیں

آج تمام ملک میں عید بلکہ شاہ معظم کی تخت نشینی کی وجہ سے دو عیدیں ہیں مگر قادیانی ارڑ پو پوں کی قسمت میں ماتم ہے۔ ارے میاں کیوں؟ اگر ارڑ پو پو مسلمان نہیں تو کیا شاہ کی رعیت بھی نہیں۔ کیا شاہ کی تخت نشینی اور اقبال سے رنجیدہ ہے کیونکہ ازالہ اوہام صفحہ ۶۸۵ پر گورنمنٹ انگریزی کو، جس نے ہندوستان میں ریل جاری کی ہے، دجال بتاتا ہے چونکہ خود مسیح بنتا ہے اس لئے ممکن نہیں کہ دجالوں کی تخت نشینی پر خوش ہو۔ ماتم اس لئے ہے کہ اس نے ایک بڑ ہانکی تھی کہ تین سال کے اندر میرے لئے آسمان سے کوئی ایسا نشان ظاہر ہوگا جس سے میرا فیصلہ ہو جائے گا چنانچہ اس کے اصل الفاظ یہ ہیں:

اے میرے مولا! اگر میں تیرے حضور سچا ہوں اور جیسا کہ خیال کیا گیا ہے کافر اور کاذب نہیں ہوں تو ان تین سال میں جو اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک ختم ہو جائے گا کوئی ایسا نشان دکھلا جو انسانی ہاتھوں سے بالاتر ہو۔ (قادیانی اشتہار نومبر ۱۸۹۹ء ص ۳)

ان الفاظ کے مطابق ہم منتظر تھے کہ خدا جانے کتنی دفعہ ارڑ پو پو جی کے سر پر کلغی لگے گی، یا سرین پر دم نکل آئے گی، یا آسمان سے یا دجال کی آواز آئے گی۔ مگر افسوس ہے کہ جو کچھ ہوا تمام ملک نے دیکھ لیا۔ اس تین سالہ مدت میں بارہا اس کو ذلت ہوئی، اور آخری ذلت تو ایسی ہوئی کہ ساری عمر نہیں ہوئی تھی جو دراصل پیش گوئی کے سچا کرنے کے لئے خدا کی طرف سے ہوئی۔ ایک ایک ہزار کی ضمانت کا وارنٹ اس کے اور اس کے تین حواریوں کے نام جاری ہوا اور ہنوز مقدمہ سر پر ہے۔

چونکہ ارڑ پو پو نے اپنی پیش گوئی کی بابت خود ہی فیصلہ کیا ہے پس بہتر ہے کہ ہم وہی فیصلہ نقل کر دیں آپ فرماتے ہیں کہ:

میرے مولا! مجھے تیری عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے تیرا فیصلہ منظور ہے پس اگر تین سال کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اندر جو جنوری ۱۹۰۰ء سے دسمبر ۱۹۰۲ء تک پورے ہو جائیں گے میری تائید اور تصدیق میں کوئی آسمانی نشان نہ دکھلاوے اور اپنے اس بندے کو ان لوگوں کی طرح رد کر دے جو تیری نظر میں شریر اور پلید اور بے دین اور کذاب اور دجال اور خائن اور مفسد ہیں تو میں تجھے گواہ کرتا ہوں کہ میں اپنے تیئں صادق نہیں سمجھوں گا اور ان تمام تہمتوں اور الزاموں اور بہتانوں کا اپنے تیئں مصداق سمجھ لوں گا جو مجھ پر لگائے جاتے ہیں میں اپنے لئے یہ قطعی فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر میری یہ دعا قبول نہ ہو تو میں ایسا ہی مردود اور ملعون اور کافر اور خائن ہوں جیسا مجھے سمجھا گیا ہے۔

مرزا جی نے اپنے مخالفوں کے لئے کیا کیا مہذب الفاظ تراشے ہیں۔

حکیم ابو اسحاق محمد الدین سکرٹری انجمن نصرت السنہ امرتسر۔ (شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۳ء ص ۴۔۵)

مرزائیوں سے دو دو باتیں

کیوں جناب مشفقی شفیقی حضرت مولوی عبدالکریم صاحب۔ تعجب ہے کہ ما بدولت سے کبھی قورمے کا ہاتھ نہ ملایا آپ جو زندہ پیر کے مجاور ہو کے بیٹھے ہیں اور زعفرانی اور سقنقوری حلووں کا چڑھاوا چکھ رہے ہیں اگر کبھی کبھار ایک آدھ ڈونگا مجد دالسنہ شرقیہ کی جانب بھی جھکا دیتے تو آسمانی باپ اور اس کے اکلوتے لیپا لک کی روح بہت ہی خورسند ہوتی اور اس قدر چڑھاوے چڑھتے کہ منارہ چوٹی تک ڈھک جاتا.. یہ تنہا خوری تو ٹھیک نہیں ہم بھی ایک تہائی کے حصہ دار ہیں۔ آپ جانتے ہیں ہاتھی کے پاؤں میں سب کا پاؤں۔ اوپر ہی اوپر چکھوتیاں اڑانا اور شوکت اللہ کو اڑان کھائیاں بتانا اچھا پھل نہ دے گا اور وہی لیکھا ہو گا کہ بھوت گئے بھگوان کے پاس اور ارداس (عرض داشت) کی کہ ہم بھوکے ہیں بھگوان نے حکم دیا کہ جاؤ جو لوگ ہمیں بھول گئے ہیں انہیں تم لوٹو کھاؤ۔ اچھا چپکے سے کان ہی میں کہہ دیجئے کہ مہینے میں کتنی باشد ہو جاتی ہے ہم کسی سے کہیں تو جبھی کہنا۔ نذر بھینٹ چڑھانے والے (منی آرڈر بھیجنے والے اور چھنا چھن کلدار علیہ السلام کے درشن کرانے والے) آپ کی چراغی علیحدہ دیتے ہیں یا حضرت اقدس ہی کو دیتے ہیں... یہ تو ہم کو معلوم ہے کہ حضرت اقدس بجز ان رقموں کے جو ان کے نام آئیں کسی رقم کو ہاتھ نہیں لگاتے یہ تو پیراں نمے پرند مریداں مے پرندوالے اڑا لیتے ہیں۔ ہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو خاص الخاص آپ کے ساتھ ہمدردی ہے کہ جو للے تللے اڑ رہے ہیں خدانخواستہ ان میں کمی نہ آ جائے بشرطیکہ مجدد السنہ شرقیہ کو خمس ملتا رہے پانچواں حصہ نہ سمجھئے گا بلکہ پنچ دو یعنی پانچ میں سے دو۔

اور کیوں جناب منشی بابو یعقوب علی صاحب تراب اڈیٹر الحکم۔ ذرا ہم سے بھی کبھی انٹروڈیوس ہوتا رہے تو بڑا فائدہ ہو۔ آخر بحیثیت اڈیٹر آپ کا بھی کچھ فرض ہے یا نہیں۔ آنکھیں ہی پھوٹیں اگر ہم نے الحکم میں آپ کے قلم کا نکلا ہوا کوئی لیڈنگ آرٹیکل کبھی دیکھا ہو۔ یا تو کلمات طیبات یا حضرت حکیم الامت کے مواعظ اور خطبات یا مولوی عبدالکریم صاحب کے خطبات۔ بس الحکم کی یہی کائنات ہے۔ بس اس کوٹھی کے دہان اس کوٹھی کے آپ نے کیا تیر مارا۔ افسوس ہے کہ الحکم کے ماتھے ایسا لیاقت مآب اڈیٹر مارا جائے۔

اور کیوں جناب شحنہ ہند معہ ضمیمہ کیوں بتی بنا کر رکھ لیا جاتا ہے کہ قادیان میں کسی کو اس کے دیدار نہیں کرائے جاتے، جیسا کہ فاضل امروہی صاحب نے اپنے مضمون مندرجہ الحکم میں لکھا ہے۔ خبردار جو آئندہ ایسی فرو گذاشت کی ورنہ ہم سے برا کوئی نہیں۔ شحنہ ہند پبلک کا مال ہے آپ شحنہ کو اسی لئے چھپا رکھتے ہیں کہ حضرت اقدس آپ سے جواب لکھنے کو کہیں گے، اور یہاں: جامہ ندارم دامن از کجا آرم، کا مضمون ہے کیونکہ شوکت اللہ کی باتوں کا جواب دینا خالہ جی کا گھر نہیں۔ اڈیٹر۔ (شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۳ء ص ۵)

مرزا جی کے مریدوں کی تعداد

ہم دیکھتے ہیں کہ چند روز سے الحکم میں بیعت کا کالم نہیں چھپتا۔ بظاہر اس کے دو سبب ہیں۔ یا تو اب لوگوں کا مرزائی ہونا بالکل بند ہو گیا ہے۔ وہ واقف ہوتے جاتے ہیں کہ یہ اصل سونا چاندی نہیں ہے۔ ملمع یا گلٹ ہے۔ یا یہ سبب ہے کہ مرزا جی ہمیشہ اپنے مریدوں کی تعداد ایک لاکھ بتاتے ہیں اور الحکم میں اس کے شائع کرنے سے پردہ کھلتا ہے۔ کیونکہ جس صورت میں اب ایک لاکھ ہیں تو روز افزوں ترقی کے دعوے کے موافق چند روز میں کئی لاکھ ہو جانے چاہیں۔ اور بیعت کے کالم میں کسی ہفتے دس کسی ہفتے پندرہ اور دو تین ہفتے گھلا دیئے جائیں تو ۲۵ یا تیس تک کی تعداد درج ہوتی ہے۔ اور یہ تعداد بھی طرح طرح کی چالوں سے فراہم کی جاتی ہے۔ مثلاً ایک ایک نام کئی کئی دفعہ دوہرا دیا۔ یا مثلاً کسی شخص نے خط لکھا، مرزا جی نے فوراً اس کا نام بیعت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے کالم میں ٹانگ دیا۔ بھلا یہ کاغذی ناؤ جھوٹ کے طوفان کی کب تک چل سکتی ہے۔ایسی ہی باتیں اصلی حالت کا بخیہ کھول دیتی ہیں۔یعنی دنیا کہہ سکتی ہے کہ دعوی تو لاکھوں مریدوں کا ہےاور الحکم کے سالانہ فائل ٹٹولے جائیں تو ٹھین ٹھین ۔اس لئے الحکم میں بیعت کے چھپنے کا ڈربہ ہی پھونک دیا گیا۔

(شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۳ء ص ۷۔۸۔اڈیٹر)

حدیث رسول اللہ کا انکار مگر مطلب کے وقت اقرار

قادیانی مرزا جی کہتے ہیں کہ جو حدیثیں قرآن کے موافق ہیں انہیں ہم مانتے ہیں اور جو مخالف ہیں انہیں نہیں مانتے۔

اب ہم پوچھتے ہیں کہ قرآن میں حضرت عیسیؑ اور امام مہدیؑ کے آنے کا ذکر کہاں ہے۔حضرت عیسی مسیح تو دنیا میں اپنی موت مرے اور گلیل علاقہ کشمیر میں ان کا مزار عالی شان قادیان کے منارے سے بھی کئی بانس اونچا موجود ہے اور لاز آف نیچر کے موافق جو مر گیا وہ پھر نہیں آ سکتا۔

حضرت عیسیؑ اور امام مہدیؑ کے آنے کا ذکر صرف حدیث میں ہے۔اور مرزا جی مہدی بھی ہیں اور عیسی بھی اور لا مھدی الا عیسی پر بھی ان کا ایمان ہے۔اور عیسی مسیح کا دنیا میں آ کر صلیب کے ٹکڑے کرنا اور خنازیر کا قتل عام کرنا بھی حدیث ہی میں ہے۔قرآن میں نہیں۔اور مرزا جی نے اس حدیث کو اپنا تمغہ بنا کر چند روز الحکم کی پیشانی پر بھی ثبت رکھا۔ جب مجدد السنہ مشرقیہ (احمد حسن شوکت) نے استفسار کیا کہ صلیب سے کیا مراد ہے،اور خنازیر کس مذہب والے یا کس نبی کی امت مراد ہے،تو وہ حدیث چھپیل ڈالی گئی اور اپنا تمغہ اپنے ہاتھوں کھو دیا۔خوف ہوا کہ دھرا جاؤں گا کیونکہ صلیب کا تعلق نصاری سے ہے اور خنازیر بھی انہیں کو سمجھے،تو اب کیا منہ لے کر عیسی اور مہدی بنتے ہیں ۔ یہ بھی وہی بات ہے کہ جس ہانڈی میں کھائیں اسی میں چھید کریں۔ مطلب کے وقت تو حدیث کی سند اور جب مطلب نہ نکلے تو نہ صرف حدیث بلکہ قرآن بھی مسترد۔ یا ایسی بھونڈی تاویل کہ چرخا کاتنے والی بڑھیا بھی اس کو الجھے ہوئے سوت کے دھاگہ کی طرح توڑ کر پھینک دے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر قرآن کی تو تاویل کرتے ہیں مگر خلاف مطلب حدیثوں کی تاویل کرنی نہیں آتی۔ اس کی وجہ اپنے حمقاء کو تھامنا ہے کہ قرآن کو کھلم کھلا مسترد کر دیں تو کوئی پاس بھی نہ پھٹکے۔

اور حدیث کا منکر ایک دوسرا نیچری فرقہ بھی موجود ہے جس سے مرزائی مذہب تراشا گیا ہے اور آج کل تو حدیث رسول اللہ بے کس و بے بس ہے۔ اسی پر سب کے دانت تیز ہوتے ہیں۔ مگر اب مرزا جی تو نیچری بھی نہ رہے کیونکہ جن حدیثوں کا ماحصل قرآن میں نہیں ہے ان کو مانتے ہیں۔.... الغرض اللہ سلامت رکھے مرزا جی عجیب معجون مرکب ہیں۔ اڈیٹر

پیدا کہاں ہیں ایسے پراگندہ طبع لوگ
افسوس تم کو میر سے صحبت نہیں رہی

(شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۳ء ص ۸)

الحق الصریح فی تصدیق مثیل المسیح

حال میں بعنوان بالا ایک دو ورقہ مرزا صاحب کے کسی مرید نے شائع کیا ہے۔ لیاقت یہ ہے کہ نام تک صحیح لکھنا نہ آیا۔ یعنی بجائے فی تصدیق مثیل المسیح کے المثیل المسیح لکھا ہے۔ خیر اس کی تو کچھ شکایت نہیں کیونکہ تمام میرزائی ایسے ہی لیاقت مآب ہیں۔ اس دو ورقی میں یہ دکھایا ہے کہ مسیح موعود کی نسبت جو علماء اور اولیاء نے پیشین گوئی کی ہے، تو اس کے مصداق ٹھیک مرزا صاحب قادیانی ہیں۔ اور علماء نے جو ان پر تکفیر کے فتوے لگائے ہیں، تو یہ بھی پیشین گوئیوں کے مطابق ہے کہ مسیح موعود پر کفر کے فتوے لگیں گے چنانچہ نواب صدیق حسن خان مرحوم کی یہ عبارت ان کی کتاب حجج الکرامۃ صفحہ ۳۶۳ سے نقل کی ہے:

چون مہدی علیہ السلام احیاء سنت و اماتت بدعت فرماید علماء وقت کہ خوگر تقلید فقہاء و اقتداء مشائخ و آباء باشند بگویند این مرد خانہ برانداز دین وملت است و بمخالفت برخیزند و بحسب عادت خود حکم تکفیر و تضلیل وے کنند۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور صاحب اقتراب الساعت صفحہ ۹۵ پر لکھتے ہیں کہ مہدی کے دشمن علماء اہل اجتہاد ہوں گے اس لئے کہ ان کو خلاف مذہب آئمہ کرتے دیکھیں گے۔

اور امام ربانی مجدد الف ثانیؒ اپنے مکتوبات جلد۲ صفحہ ۵۵ میں لکھتے ہیں:

نزدیک است کہ علماء ظواہر مجتہدات عیسی علیہ السلام را از کمال دقت وغموض ماخذ انکار نمائندہ ومخالف کتاب وسنت دانند

آگے چل کر علماء کی نسبت فرماتے ہیں:

ناقصے چند احادیث چند را یاد گرفتہ اند واحکام شریعت را درا آن منحصر ساختہ۔ ماوراء معلوم رانفی نمائند وآنچہ نزد ایشان ثابت نشدہ ومنفی مے سازند چون آں کرمیکہ در سنگے نہاں است زمین و آسمان او ہمان است

ذرا ناظرین ملاحظہ فرمائیں کہ اگر مندرجہ بالا عبارتیں خدا اور رسول کے احکام ہیں تو ان سے کیا بات نکلتی ہے۔ کیا مرزا صاحب قادیانی نے احیاء سنت واستیصال بدعت فرمایا ہے۔ انہوں نے تو سنت کا استیصال اور بدعت وشرک کا احیا کیا ہے۔ انہوں نے اپنی تصویریں بنوائیں اور شائع کرائیں، اور یوں تصویر پرستی کو رواج دیا۔ انہوں نے عیسی مسیح کو گالیاں دیں حالانکہ خود ہی مسیح موعود ہیں۔ انہوں نے مسلمانوں کو حج حرمین شریفین سے روکا، اور بجائے اس کے قادیان کو دارالامان اور مطاف بنایا۔ انہوں نے اپنے کو بروزی تناسخی، محمد بنایا۔ انہوں نے آیات قرآنی میں ترمیم کر کے خود کو ان کا مورد قرار دیا اور دعوی کیا کہ یہ آیتیں آنحضرت ﷺ پر نہیں اتریں، بلکہ مجھ پر اور میری شان میں اتری ہیں۔ کیا احیاء سنت وامانت بدعت اسی کا نام ہے۔ پھر حدیث شریف میں جو ۳۰ جھوٹے دجالوں کی پیش گوئی ہو چکی ہے، ان کی تعداد ابھی پوری نہیں ہوئی کہ مرزا جی پہلے ہی کود پڑے۔ اگر احادیث پر مرزا جی کا ایمان ہے تو وہ خود دعوی مسیحیت ومہدویت میں جھوٹے ہیں۔ اسی سال ایک مسیح لندن میں اور دوسرا فرانس میں پیدا ہوا ہے۔ کیا ثبوت ہے کہ وہ دو تو جھوٹے ہیں اور قادیانی مرزا جی سچے ہیں۔ اڈیٹر (شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۳ء ص ۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی الزام سے بری ہو گئے

اب بھی اگر تمام مرزائی مجدد السنہ مشرقیہ (احمد حسن شوکت) کا منہ میٹھا نہ کریں اور اس کی جانب رجوع نہ لائیں تو حد درجہ احسان فراموشی اور حدیث رسول اللہ ﷺ من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ کی مخالفت ہو گی۔ مجدد (احمد حسن شوکت) نے پیشین گوئی کی تھی کہ (مقدمہ میں) اصل خیر ہے، جان جوکھوں نہیں صرف (عدالتوں میں) آنے جانے کے پاپڑ بیلنے ہیں۔ چنانچہ وہی ہے۔ اب مرزا جی کے حواری نے جو دعوی مولوی کرم الدین وغیرہ پر گورداسپور میں دائر کر رکھا ہے وہ چند روز چلے گا۔ ایک آدھ پیشی ہو لے، تو مجدد پیش گوئی کرے گا۔ ابھی سے پیش گوئی کرنا شائد مرزا جی پر ناگوار ہو۔

ہم نے ایک لمبا چوڑا ہاتھی کے کان سے سوا سو ہاتھ بڑا اشتہار دیکھا جس میں مرزا جی کی (مقدمہ میں) بریت بڑی دھوم دھام سے لکھی ہے، اور اس امر کو مخالفوں کے لئے نشان حق اور مسیح موعود کی حقیت کی صداقت گردانا ہے۔ چرا نباشد دریں چہ شک۔

یہ تو ہم لکھ ہی چکے تھے کہ کال کوٹھری نہیں، کالا پانی نہیں، اور بالآخر صلیب نہیں جو مسیح کا تمغہ ہے اور جس سے مرزا جی خوف کرتے ہیں، صرف تھوڑی دیر کو خوف سے باؤ گولوں کا اٹھنا اور پیٹوں میں پانی کا ہو جانا ہے۔ نہ بال بیکا ہو گا، نہ روئیں کو آنچ تک لگے گی، حالانکہ لگنی چاہیے کیونکہ دوزخ کی آنچ مسیح کا کفارہ ہے۔ اگر الزام ثابت بھی ہو جاتا تو بڑی بڑائی سو دو سو روپیہ جرمانے سے زیادہ نہ تھا۔ تعجب تو یہ ہے کہ مثیل المسیح میں اصلی مسیح کی نہ کوئی بیّن علامت پائی جاتی ہے، نہ اس کو آسمانی ہائی کورٹ سے ویسا ہی کوئی تمغہ ملا جیسا اصلی مسیح کو ملا تھا، پھر بھی نشان حقیت ظاہر ہو۔ معلوم ہوتا ہے کہ آسمانی باپ اپنے عین مین صلبی بیٹے (بزعم نصاری عیسیٰؑ) پر ایسا مہربان نہ تھا جیسا اب لیپا لک (مرزا قادیانی) پر ہے کہ وہ کسی امتحان میں پاس نہ اترے اور جھٹ سے ڈپلومہ اور کھٹ سے ڈگری دے دے۔ یہ تو معاملہ ہی کیا تھا، عدالتوں سے تو بڑے بڑے عادی مجرم چھوٹ جاتے ہیں۔ اب ہر ایک خفیف الزام کا ملزم رہائی پا کر کان پھٹپھٹا کر دم جھڑ جھڑا کر کہہ سکتا ہے کہ میں مسیح موعود ہوں اور اس کے ماخوذ کرنے اور کرانے والے پولیس وغیرہ جہنمی اور مردود ہیں۔ ہم خیال کرتے ہیں کہ ایسی علامتیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس قدر ظاہر ہوں گی، یعنی مرزا جی پر جس قدر کثرت سے قدمات دائر ہوں گے، اسی قدر ان کی حقیت کے نشانات ظاہر ہوں۔ دو دوا ور چپڑی۔ اندھے کو کیا چاہیے دو آنکھیں۔

لیکن رہ رہ کر یہی خیال پیدا ہوتا ہے کہ حقیت کا نشان تو اس وقت ظاہر ہوتا جب کہ مرزا جی کو سزا ملتی اور جبھی وہ مثیل المسیح ہونے کے مستحق بھی ٹھہرتے۔ الزام سے بری ہو جانا تو مماثلت مسیح کا نشان نہیں۔ اور اگر خدانخواستہ مرزا جی کو کچھ بھی سزا مل جاتی تو یہ کہتے کہ حقیت ظاہر ہوئی۔ کیونکہ اصلی عیسی مسیح مظلوم تھا تو مثیل عیسی کیوں مظلوم نہ ہوتا، کچھ غم نہیں۔ الغرض یاروں کے دونوں میٹھے ہیں۔ مرزائی بغلیں بجا رہے ہیں، ملا دگا رہے ہیں اور عقلاء یہ کہہ رہے ہیں لو لا الحمقاء لخربت الدنیا۔ مرزا جی ملزم بنائے جائیں، ان کے امام کے وارنٹ نکلیں، قادیان سے جہلم کھنچے چلے جائیں، مگر اس میں ان کی کچھ ذلت نہیں۔ مخالفوں کا کچھ بھی کسر شان ہو تو آسمانی ذلت ہے اور لمبے چوڑے اشتہاروں میں شائع کیا جائے کہ فلاں شخص عدالت میں یوں ذلیل ہوا اور فلاں ووں ذلیل ہوا۔ اور مرزائی مونچھوں پر تاؤ دیتے پھریں۔ آسمانی باپ (مرزا کے الہام کنندہ) کے اجلاس میں یہی انصاف ہے۔ اڈیٹر (شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ۔ نمبر ۴۔ ۲۴ جنوری ۱۹۰۳ء ص ۶۔۷)

جہلم کا مقدمہ اور مرزائیوں کی چہ میگوئیاں

ہم تو یہ سمجھتے تھے کہ باپ کی چھوٹی اولاد کے ساتھ زیادہ محبت ہوتی ہے اور نیچر کا بھی یہی قانون ہے کیونکہ اگر ایسا نہ ہو تو چھوٹے چھوٹے شیر خوار بچوں کی پرورش کیوں کر ہو۔ دیکھو چھوٹے بچوں کو مرغی اپنے پروں میں لے کر بیٹھتی ہے اور جب دانے نظر پڑتے ہیں تو خود نہیں کھاتی بلکہ چونچ میں لے کر کٹ کٹ کرتی اور بچوں کو بلا کر ان کے آگے ڈال دیتی ہے کہ یوں کھاؤ۔ اور اگر بڑے بچے اس کے آگے سے دانہ اٹھائیں تو پر پھلا کر ان کے ٹھونگیں مارتی ہے، گویا وہ سوکن کے پوت ہیں۔ لیکن آسمانی باپ نیچر کا یہ قاعدہ اپنے لیپا لک (مرزا قادیانی) کے ساتھ برتنا نہیں چاہتا۔ قرب قیامت ہے نا، بلکہ الٹا فریب دیتا ہے۔ لیپا لک سے کہہ دیا کہ مزے سے دندناتا رہ، تیرا بال تک بیکا نہ ہوگا۔ یہ بھی وہی بات ہوئی کہ سولی کھڑی ہے، اس پر چڑھ جا اور صحیح سالم اتر آ لیپا لک (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) پر جہلم میں مقدمہ دائر ہوا۔ کسی بے ضابطگی کی وجہ سے پہلی ہی پیشی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں خارج ہو گیا۔ پھر کیا تھا، آسمانی باپ کے پوتوں نے آسمان سر پر اٹھا لیا۔ لمبے چوڑے اشتہارات نامہ اعمال سے بھی بڑے شائع ہونے لگے۔ ڈھول، دمامے، نوبت، نقارے دن دن بجنے لگے کہ آسمانی نشان ظاہر ہوا۔ پیشین گوئی پوری ہوئی۔ آسمانی باپ کا الہام ٹھیکم ٹھیک لمڈھیک بن کر کر نظر آیا۔ یہ خبر نہیں کہ آسمانی باپ نے جھانسا دیا تھا اور اپنے لیپا لک (مرزا قادیانی) کی گردن توڑ وانی چاہی تھی۔ بھولے بھالے، ننھے منے، ساٹھے پاٹھے لیپا لک کو کیا معلوم تھا کہ خرانٹ باپ کھلّی کر رہا ہے اور اندر ہی اندر لیپا لک کی راہ میں کانٹے بو رہا ہے۔ اور فی الحقیقت کھوسٹ باپ بڑا ہی مردود و منافق ہے کہ ظاہر کچھ اور باطن کچھ۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مقدمے کے دائر کرنے میں جو بے ضابطگی ہوئی تھی، اس کی اصلاح کی گئی۔ اور نامہ نگار نے لکھا کہ مقدمہ از سر نو دائر ہوگا۔ غالباً ہو گیا ہوگا۔ ہم کو معلوم ہوا ہے کہ اس معاملے میں مرزائیوں نے حسب ذیل چہ میگوئیاں کیں۔

ایک مرزائی: ارے میاں یہ کیا ہوا۔

دوسرا مرزائی: ابھی کچھ بھی نہیں، برے کی ایسی کی تیسی اور بدخواہوں کی یوں کو ووں ہو گئی۔

تیسرا مرزائی: کیا حضرت اقدس کی پیشین گوئی غلط ہو جائے گی۔

چوتھا مرزائی: بھلا کوئی پیش گوئی اب تک غلط ہوئی بھی ہے جو یہ غلط ہوگی۔ ڈیڑھ سو پیش گوئیاں بال باندھی پوری ہوئیں۔ منکروں کی تو مت ہی کی پھوٹ گئی ہے، ان کو سوجھے کیا۔ مقدمہ نمبر سابق پر آ گیا ہے تو کیا ہوا۔ خدا نے چاہا تو دوہری فتح ہوگی، اور دیکھنا مخالفوں کی بس نانی ہی تو مر جائے گی۔ کیا آپ کو اب تک پورا ایمان نہیں۔ کیا آپ اب بھی نہیں سمجھے کہ حضرت اقدس (مرزا قادیانی) کون ہیں اور ان کی کیا شان ہے۔ وہ مثیل المسیح ہیں۔ عیسیٰ مسیح پر یہودیوں نے کیا کیا ستم نہیں ڈھائے۔ حضرت اقدس پر تو ان کا تہائی اور چوتھائی دسواں پچاسواں بلکہ سوّاں حصہ بھی اب تک نہیں ہوا۔ یہ انبیاء کی سنت ہے اور سب سے زیادہ عیسیٰ مسیح کی سنت۔ وہ آسمانی باپ کا صلبی بیٹا ہے، تو حضرت اقدس لیپا لک۔ پس یہودیوں کے ہاتھوں جو کچھ ہو کم ہے۔

پانچواں مرزائی: بھئی اصل بات یہ ہے کہ جلدی کی گئی۔ ابھی فتح کا اشتہار شائع نہ کرنا چاہیے تھا۔ جب مقدمہ صرف بے ضابطگی میں خارج ہوا ہے، تو ایک بے وقوف سے بے وقوف بھی سمجھ سکتا ہے کہ بے ضابطگی کی اصلاح ہوگی اور مخالفین جو حضرت اقدس (مرزا قادیانی) کے خون کے پیاسے ہیں کیوں درگزر کرنے لگے۔ کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہوں حضرت اقدس کے مشیر ہی کچھ ایسے ہیں کہ انجام پر نظر نہیں ڈالتے۔ میں نے جبھی کہا تھا کہ ابھی اچھلنا کودنا نہ چاہیے۔تیل دیکھئے تیل کی دھار دیکھئے۔اور جلدی ہی کیا تھی، چاند چڑھتا ساری دنیا دیکھتی۔

چھٹا مرزائی: کیا آسمانی نشان جس کے ظہور کی پیشگوئی کی گئی تھی اور جسکا الہام ہو چکا تھا وہ ظاہر نہ کی جاتی۔ حضرت اقدس (مرزا قادیانی) تو مامور من اللہ ہیں۔اپنی جانب سے کچھ بھی نہیں کہتے۔ان کی شان میں تو مـــا ینطق عن الھوی ہے۔اور مامور کا یہ کام نہیں کہ حق چھپائے اور امانت میں خیانت کرے۔

ساتواں مرزائی: یہ ہماری تمہاری گھر کی بات ہے دوسرا بھی مانے۔ یہودی، حضرت عیسیٰ مسیح کو مامور من اللہ مانتے تو ظلم ہی کیوں کرتے۔اب تو دنیا میں الحاد پھیل رہا ہے، فلسفہ کی تعلیم نے ستم ڈھا رکھا ہے۔مامور من اللہ اور نبی اور رسول کی قدر کسی زمانے میں تھی، مگر اب نہیں۔ساری خرابیاں بدبخت جدید فلسفے کی ہیں۔کسی زمانہ میں پیش گوئیاں اور الہامات مانے جاتے تھے، مگر اب نہیں۔ورنہ نبی نبی میں فرق ہی کیا ہے۔

آٹھواں مرزائی: یہ نہ کہو۔معجزات کو اب بھی لوگ مانتے ہیں مگر صرف پرانے گزشتہ اور مردہ انبیاء کے معجزات کو۔ نیا نبی آنکھوں کے سامنے آسمان سے سیڑھی لگا کر بھی اترے تو کوئی نہیں مانتا۔دیکھو ہمارے دارالامان (قادیان) کا منارۃ المسیح کیا مسیح موعود کے اترنے کی سیڑھی نہیں۔مگر اس کو مومنین ہی نے مانا، منکرین یہود سیرت کیوں ماننے لگے۔عیسیٰ مسیح مر گیا، گلیل میں اس کی قبر موجود ہے، مگر مسلمان جو نجس عیسائیوں سے بھی گئے گزرے ہیں اس کو ۱۹ سو برس سے آسمان پر زندہ سمجھتے ہیں۔ذرا خیال تو کرو کہ مردہ مسیح تو اب تک معجزات دکھائے اور ہمارے حیّ اور قائم مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے معجزات جو آنکھوں کے سامنے ہیں وہ چھپر پر رکھ دیئے جائیں۔ڈیڑھ سو پیشین گوئیاں جو دن دیہاڑے پوری ہوئیں، اور سینکڑوں آسمانی نشان جو یکے بعد دیگرے ظاہر ہوئے ان کو کوئی نہ مانے۔گزشتہ انبیاء میں کون سا سرخاب کا پر تھا جو حضرت اقدس میں نہیں۔کیا وہ انسان نہ تھے، فرشتوں میں سے منتخب ہو کر آسمان سے اترے تھے۔وہ بھی انسان تھے اور حضرت اقدس (مرزا قادیانی) بھی انسان ہیں۔مسلمانوں کا یہ عقیدہ کہ پیغمبر عرب کے بعد کوئی نبی نہ آئے گا، اسلام کا برباد کرنے والا اور خدائے قدیر کی قدرت کا سلب کرنے والا اور اس کو ہر طرح عاجز بنانے والا ہے۔قرآن میں کہیں ایک حرف بھی ایسا نہیں جس سے قیامت تک انبیاء کی آمد کا سلسلہ منقطع سمجھا جائے۔لفظ خاتم النبیین کے سمجھنے میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام علماء اور مفسرین بلکہ خود صحابہ نے غلطی کھائی۔ خاتم کے معنی مہر کے ہیں، اور مہر ہر شخص کا نشان اور علامت ہوتی ہے۔ پس یہ مطلب ہوا کہ پیغمبر عرب، انبیاء کا نشان ہے۔ یعنی دوسرے انبیاء کی طرح محمد ﷺ بھی ایک نبی ہے۔ اس سے یہ کہاں نکلا کہ اب قیامت تک کوئی نبی نہ آئے گا۔ دیکھو دنیا میں کیسے کیسے اولوالعزم نبی گذرے جن کی تصدیق خود پیغمبر عرب نے بلکہ قرآن نے کی۔ ان میں سے کوئی قاطع سلسلہ انبیاء نہ ہوا، صرف پیغمبر عرب ہوا۔ بھلا اس خصوصیت وترجیح کی آخر کوئی وجہ بھی۔ اب رہی حدیث لا نبی بعدی، یہ یاروں کی نری گھڑت ہے۔ پیغمبر عرب ایسا خلاف قیاس اور خلاف نیچر دعوی نہ کرسکتا تھا جو قرآن کے خلاف ہو۔ ہمارے مسیح موعود اور امام الزمان (قادیانی) نے حکم دے دیا ہے کہ جو حدیث قرآن کے خلاف ہو، اسے پتھروں سے مارو۔

نواں مرزائی: آپ نے یہ قصہ جھگڑا پرانا دکھڑا کیوں چھیڑ دیا۔ ایسی ہی باتوں نے تو مسلمانوں کو برہم کیا اور حضرت اقدس کا دشمن بنایا۔ گفتگو اس امر میں تھی کہ گو حضرت اقدس پر الہام ہو چکا تھا کہ آسمانی نشان ظاہر ہوگا مگر اس کے ظاہر کرنے میں ایسی جلدی کیوں کی گئی۔ وہ تو خود ہی ظاہر ہو جاتا اور الہام ضرور پورا ہوتا۔ اور جب کہ ہماری طرف سے مخالفوں پر گورداسپور میں مقدمہ دائر ہے، تو صاف ظاہر ہے کہ وہ نچلے بیٹھنے والے نہ تھے۔ ہر شخص اپنے کو حریف کے پنجوں سے بچانا اور اس کو ضرر پہنچانا چاہتا ہے۔ ممکن نہیں کہ ہم تو دشمن پر حملہ کریں اور وہ ہتھیا ہار کر خاموش بیٹھا رہے اور ترکی بترکی جواب نہ دے۔ پس کم از کم ہم کو اپنے مقدمہ گورداسپور کا انتظار کرنا چاہیے تھا۔ خدا تعالی کی طرف سے کسی نبی پر خلاف عقل اور مضر الہام نہیں ہوتا۔ یہ جلد بازی حضرت اقدس (مرزا قادیانی) کی جانب سے نہیں ہوئی، بلکہ ہمارے بھائیوں کی جانب سے ہوئی ہے۔

راوی: میں یہ چہ میگوئیاں چپکا چپکا ایک گوشے میں بیٹھا سنتا رہا۔ بے تحاشا ہنسی آتی تھی مگر ضبط کرتا تھا۔ یہ خبر کسی کو بھی نہیں کہ آسمانی باپ کی ناک ابھی تک اپنے لیپا لک (مرزا قادیانی) سے سیدھی نہیں ہوئی۔ وہ ضرور غضب ناک ہے۔ اس کی وجہ بظاہر یہی معلوم ہوتی ہے کہ لیپا لک میں اوچھا پن اور کم ظرفی پیدا ہوگئی ہے۔ وہ ذرا سی بات میں اچھل پڑتا ہے۔ جامہ سے باہر ہو جاتا ہے۔ آسمانی باپ نے نشان کے ظاہر ہونے کا الہام ضرور کیا تھا، مگر وہ یہ نشان نہ تھا جس کو لیپا لک نشان سمجھا۔ وہ تو چند روز میں مقدمات کے انفصال پر ظاہر ہوگا۔ اور یوں تو قادیان میں اگر کوئی گوز بھی مارتا ہے، تو اس کو آسمانی نشان اور فتح کا نقارہ بتایا جاتا ہے۔ اگر یہ جلد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بازی نہ ہو، تو پیٹ پھول جائے اور کھایا پیا نہ پچے (ہضم نہ ہو)۔ پہلی پیشی میں مقدمہ خارج ہونے کے شادیانے تو بجائے گئے مگر جب مقدمہ پھر نمبر سابق پر دائر ہو گیا تو اس کا ذکر غائب غلہ۔ ایسی ہی باتوں سے جن میں اصلی واقعات چھپائے جاتے ہیں آسمانی باپ ناراض ہو کر ڈانٹ بتاتا ہے کہ تفاول پر تو پھر پھر ہوتے ہو اور تشائم اور تطیّر پر گویا نانی مرجاتی ہے یہ سبک سری آسمانی باپ پر بھاری ہو کر لیپا لک (مرزا) کو نظروں سے گرا دیتی ہے۔

قادیانی مرزا جی نے جب دیکھا کہ میری مخالفت رکی نہیں، تو سوچا کہ لوگوں پر مقدمات دائر کرو، ان پر جرمانے کراؤ، ان کو جیل خانے بھجواؤ۔ یوں مسلمانی دنیا میرا لوہا مان جائے گی اور مخالفوں کا سدباب ہو جائے گا۔ پھر تو مطلع صاف ہے، ہمیں ہم ہیں۔ مسلمانوں کو دھڑا دھڑ مرزائی بناؤ۔ الحاد پھیلاؤ۔ نذرانے اور دکھشنے لو۔ دولت جمع کرو۔ جائدادیں خریدو۔ مساتوں کے لئے جڑاؤ زیور بنواؤ

جو خانہ ہستی میں ہے میرے ہی لئے ہے
جو ذائقہ مستی میں ہے میرے ہی لئے ہے

مگر یہ چال الٹی پڑی اور یہ حکمت عملی نہایت مضر اور خراب ثابت ہوئی۔ آسمانی باپ نے یہ نہ سجھائی کہ اے ناخلف لیپا لک تو نے تمام مذاہب کے کبراء اور مقتداء اور پیشواؤں اور تمام علماء اور مشائخ کی تذلیل و توہین میں کون سی بات اٹھا رکھی ہے کہ تیرے واسطے کوئی اٹھا رکھے۔ ایک ایک مقدمے کا جواب ہر مقام پر سو سو مقدمات ہو سکتے ہیں۔ لیپا لک اور اس کے حواری کہاں کہاں مارے پھریں گے اور کس کس مقام پر ٹانگ الجھائیں گے۔ جب مہدویت و مسیحیت کا جبّہ چاک چاک ہوگا اور حلّۃ الانبیاء کے چیتھڑے اڑیں گے.. تو کہاں کہاں رفو ہوگا۔

ہمارے علماء و مشائخ کو کیا کیا ذلیل کیا گیا، مگر انہوں نے صبر کیا اور عدالت سے تدارک نہیں چاہا، صرف تحریری جواب دیئے۔ یہ صاف مرزا قادیانی اور مرزائیوں کے عاجز ہو جانے کا ثبوت ہے کہ جب ہر طرح سے ہارے تو اٹھا اٹھا کر پتھر مارے۔ ہم کو خوف ہے کہ مقدمات کا چار طرف سلسلہ شروع ہو گیا تو انجام بہت برا ہوگا۔ لہٰذا بہتر یہی ہے کہ طرفین سے عدالتوں میں باز دعوے دیئے جائیں اور مصالحت کی جائے۔ ہاں قلمی جنگ جو علماء کا شعار ہے جاری رہے۔ ہم یہ اس لئے کہتے ہیں کہ اگر مرزا جی نے ایک بھی شکست کھائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توہوا اکھڑ جائے گی اور رنگ روپ بگڑ جائے گا۔مرزائی ایک ایک کرکے پھر ہو جائیں گے اور خالی ٹاپا ہی ٹاپارہ جائے گا۔اڈیٹر (شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ نمبر ۵۔۳۱ جنوری ۱۹۰۳ء ص ا۔۳)

جدید الہامات

چندروز تو مجدد السنہ مشرقیہ (احمد حسن شوکت) کی چپتھاڑ کی وجہ سے الہامات کا یوں قبض رہا جیسے کسی افیمی اور چانڈو باز کو رہتا ہے، مگر دفعۃً پھر یم پھوٹی اور کھنکھنا کر الہامات کا بسط ہو گیا۔سردی کے موسم میں جب لیپا لک (مرزا قادیانی) کے خیر مقدم یا لینڈوری میں چار طرف سے طاعون دوڑتا ہے، جو مسیح موعود کی بڑی بھاری علامت ہے تو الہامات کیوں نہ دوڑیں۔

نبی کے ساتھ کتاب یا صحیفہ کا ہونا ضروری ہے جو انسانوں کے دینی و دنیوی پولیٹکل اور سوشل اور تمدنی امور کی اصلاح کرے۔اب دیکھنا چاہیے کہ مرزا جی کے الہامات میں کیا ہوتا ہے۔اپنی بھٹئی اور خودستائی کے سوا کچھ بھی نہیں ہوتا۔میں خدا کا بمنزلہ ولد ہوں۔میں خدا سے ہوں۔اور خدا مجھ سے۔میں سچا ہوں اور ضرور سچا ہوں۔اور بیچ کھیت سچا ہوں۔میرے مخالفین مردود اور جہنمی ہیں۔آسمانی باپ بڑی محبت بھرا اس سے میری طرف دوڑتا ہے جب میں عرش کے فرش پر گھٹنیوں چلتا ہوں۔میں تلوار وغیرہ سے قتل نہیں ہوں گا۔(ہاں کوئی سنکھیا یا دھتورا دے دے تو اس کی خبر نہیں)۔کوئی پوچھے آپ کا جانی دشمن کون ہے۔اور کوئی ہو بھی تو موجودہ بارعب وسطوت عہد سلطنت میں کسی کا کیا بگاڑ سکتا ہے۔ہندوستان میں ہر فرقہ اور ہر مذہب دوسرے فرقے اور مذہب کا دشمن ہے مگر پرامن عہد سلطنت کے خوف سے سب مجبور ہیں، ورنہ ہمیشہ ویسے ہی قتل عمد ہوا کرتے جیسے سکھا شاہی اور مرہٹہ گردی وغیرہ میں ہوا کرتے تھے۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ مرزا جی اسلام جیسے عالی شان اور محیط مذہب کی حقیقت ہی سے ناواقف ہیں اگر کتب فقہ کنز ہدایہ وغیرہ کی کوئی جزئی جو دینیات ومعاملات کے بارہ میں ہو، مرزا جی اور تمام مدعیان علم و تہذیب (مرزائیوں) کے سامنے پیش کی جائے تو اسکے افہام وتفہیم سے سب کی عقل گھن چکر ہو جائیگی۔حالانکہ ان کتابوں کو اسلامی مجموعی قوانین (قرآن وحدیث) سے وہی نسبت ہے جو قطرے کو دریا سے ہے اور ذرے کو صحرا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے۔ہم نے کنز اور ہدایہ کا ذکر کیا ہے،اصول فقہ کی بسیط کتاب مسلّم الثبوت عضدی اور بزدوی کی تو مرزا قادیانی اور مرزائیوں نے شکل بھی نہ دیکھی ہوگی۔پھر جب تم یہ کتابیں،جن کا بیشتر ماخذ قرآن وحدیث ہے، نہیں سمجھ سکتے تو قرآن وحدیث کو کیا سمجھو گے۔ہاں اتنا سمجھ سکتے ہو کہ احمد جو قرآن مجید کی آیت میں وارد ہوا ہے تو اس سے مراد غلام احمد ہے اور الحمد سے چونکہ لفظ احمد مشتق ہے لہذا سورہ الحمد غلام احمد کی شان میں اتری ہے۔،یہ ایسی حماقتیں ہیں کہ ادنی عقل والا بھی ان پر ہنستے ہنستے اٹیرن ہو جائے گا۔مگر واہ رے عقل کل مرزائیو! کہ تم ان حماقتوں کو نہیں سمجھتے۔ضرور سمجھتے ہو،مگر بات یہ ہے کہ ہاتھی کے پاؤں میں سب کے پاؤں۔مزے ہیں،گل چھرے ہیں،زعفرانی اور سقنقوری حلوے ہیں۔ہوا پرستیاں ہیں اور چھوتیاں ہیں،مگر کب تک

اے شمع ایک چور ہے باد نسیم صبح
مارے گی کوئی دم میں ترے تاج زر پہ ہاتھ

اسلام وہ عالی شان مجموعہ تہذیب خدائی مذہب ہے کہ بڑے بڑے بت پرست،آتش پرست،ہوا پرست،لوگ اپنے آبائی مذاہب کو چھوڑ کر اس میں شامل ہوئے اور اب تک یہ سلسلہ جاری ہے اور انشاءاللہ قیامت تک جاری رہے گا۔یورپین لوگ کیسے کائیاں فلسفی مزاج اور سائنس اور فلسفہ کے کتنے تعلیم یافتہ ہیں مگر وہ بھی آبائی صلیب پرستی اور تثلیث پرستی چھوڑ کر اسلامی توحید ورسالت پر ایمان لا رہے ہیں۔اب مرزا جی بتائیں کہ ان کے نئے دین میں کتنے ہندو،سکھ،آریا،یہودی،عیسائی،پارسی،بودھ شامل ہوئے۔ایک بھی نہیں۔کیا رسول اور نبی ایسے ہی ہوتے ہیں۔

اسلام تمام دنیا کے واسطے ہے اور اس کے اخلاقی اصول سے کوئی انصاف منش مذہب انکار نہیں کر سکتا۔اب بتاؤ مرزا جی نے کون سا نیا اصول ایجاد کیا جس کو کوئی مذہب والا مان سکے۔آپ اسلام کی اصلاح کے لئے اٹھے ہیں۔سبحان اللہ! ایسے ہی لوگ مصلح ہوتے ہیں کہ جس کامل اور اکمل مذہب کی اصلاح کرنے چلے ہیں خود اس کے اصول نہیں سمجھ سکے،اور سمجھتے ہیں تو صرف اتنا کہ قرآن میں فلاں فلاں آیت میری شان میں اور مجھ پر نازل ہوئی ہے۔تھوڑی سی سمجھ والا آدمی ان حماقتوں کو سن کر غصے میں بھر جاتا ہے اور جب کچھ بس نہیں چلتا تو مجبور ہو کر یہ چاہتا ہے کہ سر پیٹ ڈالے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مرزا صاحب کہتے ہیں کہ) قرآن کی آیتیں میرے حق میں اس لئے ہیں کہ میں بروزی محمد ہوں۔ مگر محمد ﷺ کی حدیث سے انکار۔ کیا اچھا بروز ہے۔ یہ تو شیطانی ابراز ہے۔ ہنود کو گالیاں دیں اور انہیں سے بروز (تناسخ) لیا۔ یہ نئے اسلامی نبی اور رسول ہیں۔ اڈیٹر (شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ نمبر ۵۔ ۳۱ جنوری ۱۹۰۳ء ص ۴۔ ۵)

غیب دانی

پیش گوئی کرنے والا یہ ظاہر کرتا ہے کہ میں غیب دان ہوں، یا دوسرے لفظوں میں یہ کہتا ہے کہ میں خدا ہوں۔ چونکہ یہ صفت خاص خدا تعالیٰ کی ہے لہذا کسی نبی نے ایسا دعویٰ نہیں کیا۔ آنحضرت ﷺ نے بڑی زجر و توبیخ کے ساتھ ممانعت فرمائی۔ آپ ﷺ نے صاف فرمایا کہ میں نہیں جانتا قیامت میں میرے ساتھ کیا معاملہ ہوگا۔ یہ کام نجومیوں رمالوں سادھو بچوں کا ہے جو اسی حیلے سے روٹی کماتے ہیں۔

اب ہم پوچھتے ہیں کیا مرزا جی ایسے چلتے پرزوں سے کم ہیں۔ کم کیا معنی، چند بالشت بڑھے ہوئے ہیں۔ اتنا فرق ہے کہ نجومیوں اور رمالوں کی اٹکل کا تیر تو کبھی لگ بھی جاتا ہے، مگر مرزا جی کے تمام تیر تکے ہوائی رہے۔ نشانے پر ایک بھی نہ لگا۔ مگر ڈھوکہ دہی ہو رہی ہے کہ تمام پیش گوئیاں پوری ہوئیں۔ ایک جھول میں دعویٰ تو تھا نر (بیٹے) کا، مگر نکلی مادین (بیٹی)۔ اس کی تاویل گھڑی کہ میں نے یہ کہاں کہا تھا کہ اسی گابھ میں کنوتیاں بدلتا، ٹاپیں مارتا، راتب مانگتا، آٹھوں گانٹھ کمیت برآمد ہوگا۔ آسمانی باپ نے کچھ تیغہ نہیں کر دیا کہ نر (لڑکا) اسی جھول میں ہو، دوسری میں نہ ہو۔ یہ خاصہ تو صرف آسمانی باپ (مرزا قادیانی کے الہام کنندہ) کا ہے کہ ایک ہی جھول نکال کر عنین ہو گیا، اور مجبور ہو کر مجھے (یعنی مرزا قادیانی کو) لیپا لک بنایا۔ مگر میرے دم خم ایسے نہیں کہ بس ایک جھول میں پر پرزے گر جائیں۔ دیکھ لو میں نے دوسرے جھول میں کیسا ڈینگرا سال کا سا پورا نکلوایا۔ آسمانی منکوحہ والی پیشین گوئی تو ایسی پوری ہوئی ہے کہ باید و شاید۔ اندھوں کو نظر نہیں آتی۔ قاضی فلک نے نکاح پڑھایا۔ زہرہ اور مشتری نے سہرہ گایا۔ فرشتوں میں مبارک سلامت ہوئی۔ بس وہ میرے نکاح میں آ گئی کسی کو دکھائی نہ دے تو اس میں میرا کیا قصور۔ اس کے جتنے انڈے بچے ہوئے اور ہوں گے وہ سب میرے ہیں۔ اور میرے ہی کہلائیں گے۔ میں منہ میں گٹکا لے کر اور آنکھوں سے الوپ انجن ہو کر ہر شب وہاں وارد ہو جاتا ہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سب کو دیکھتا ہوں مجھے کوئی نہیں دیکھتا اور خود منکوحہ کو بھی معلوم نہیں ہوتا۔ مجھے یہ لٹکا روح القدس سے ملا ہے ۔اگر کسی میں روح القدس کے فیضان کی کیفیت دیکھنی ہوتو (نعوذ باللہ) بی بی مریم سے پوچھ لے اور تصدیق کر لے۔ میری پیشین گوئی کا مطلب یہ تھا کہ نکاح آسمان میں ہوگا، زمین پر اس کا ظہور نہ ہوگا، دیکھ لو ایسا ہی ہوا۔ اڈیٹر (شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ نمبر ۵۔ ۳۱ جنوری ۱۹۰۳ء ص ۵۔۶)

وہی دس ہزار روپئہ والا قصیدہ

ہم بارہا لکھ چکے ہیں کہ کسی کلام میں جب تک مجدد السنہ مشرقیہ شوکت اللہ کی اصلاح نہ ہو، اور تصدیق کے لئے اس پر دستخط نہ ہو جائیں ٹکسال باہر ہے اور پبلک میں ہرگز مقبول نہیں ہوسکتا۔ پس جو لوگ کا تا اور لے دوڑی کو زیر نظر رکھتے ہیں، بڑی غلطی کرتے ہیں۔ اردو عربی فارسی میں کیسے ہی پایہ کا کلام ہو، مگر یاد رکھو کہ وہ مجدد (احمد حسن شوکت) کی اصلاح کا محتاج ہوگا۔ لیجئے مرزا صاحب قادیانی نے فرماتے ہیں:

فجائوا بذئب بعد جهد اذا بهم

ونعني ثناء الله منه و نظهر

ذوب گداختن اور اذابہ کداز انیدن یعنی دوسرے سے گلوانا۔ مگر جہد کی یہ صفت نہیں ہوسکتی کیونکہ یہ معنی ہوئے کہ بڑی کوشش کے بعد جس نے ان کو گلوادیا ایک بھیڑیا لائے اور دوسرے مصرعہ میں عنی یا نعنی کا صلہ به آتا ہے نہ کہ من۔ صلہ کے حروف جارہ تک کی تمیز نہیں

و قال استروا امری و انی اورد هم

اخاف علیهم ان یفروا و یدبروا

ستار باب افعال سے نہیں آتا بلکہ استتار آتا ہے اور ستر بھی کسی امر یا بھید کے چھپانے کو نہیں کہتے بلکہ پردے اور پوشش اور پردے میں چلے جانے اور لباس کو کہتے ہیں۔ امر یا راز کے چھپانے کو اخفاء کہتے ہیں پس مصرعہ اولی یوں بنا لیجئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و قال اخفئو امری و انی ار ودھم

یا یوں کہو: و قال اخفئو سرّ ی و انی ار و دھم

اور مصرعہ ثانیہ میں یـد بـرو غلط ہے۔ اگر پشت دی جانے یعنی بھاگنے کے معنی ہیں تو ادبار مصدر لازم نہیں بلکہ متعدی ہے اور اگر باب افعال سے صیغہ مجہول ہے تو یہ معنی ہوئے کہ پشت دیئے جائیں، جو بالکل مہمل ہے اور پیٹھ دی جانے کے لئے استدبار آتا ہے، نہ کہ ادبار۔

رئـــوا بـــرج بھتـــا ن تشـــادو تـــعـــمـــر

فـــقـــا لـــوا لـــجـــا ك الـــلـــه كیف تـــز ور

بر ج بھتا ن ماشاءاللہ خیرنال نکی گل ہے۔ زبان عرب میں بر ج بھتا ن کس نے باندھا اور تعمیر کیا ہے۔ شائد مرزا جی اسے اپنا برج منارہ سمجھے ہیں۔ کسی شاعر عرب کی سند پیش کیجئے۔

فـــصـــار و بـــمـــدٍ لـــلـــر مـــا ح دریةً

و یـــعـــلـــمھـــا احـــمـــد عـــلـــی الـــمـــد بـــر

رمح نیزے کو کہتے ہیں اور زیادہ مناسب سھم یعنی تیر ہے پس ر ما ح کی جگہ سھام چاہیے:

فصاروا بمدٍ للسھام در یة

و ان لســـا ن الـــمـــر عـــمـــا لـــم یـــكـــن لـــه

اصـــا لـــة عـــا لـــی عـــورا تـــه ھـــو مشـــعـــر

اصـاۃ بمعنی عقل بڑا بھاری اجنبی چینی مغلئی محاورہ چین سے ڈھونڈ کر لائے سلیس اور صاف لفظ (صواب) کیوں بھرتی نہ کر دیا یعنی: صوا ب علی عورا ته و ھو مشعر

آپ کو تو زحاف کا دور کرنا بھی نہیں آتا۔ (شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ نمبر ۵۔ ۳۱ جنوری ۱۹۰۳ء ص ۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی کا رقیب

سید سکندر شاہ پشاوری جو غسل آتشیں کرنے میں مشہور ہیں، ڈنکے کی چوٹ للکارتے ہیں کہ مرزا جی آئیں، اور مجھے دریائے آتش کی مچھلی بنتے ہوئے دیکھیں۔ اور میرے ساتھ آگ پر چلیں۔ ورنہ دعوی مسیحیت سے باز آئیں۔ کیونکہ انبیاء کو خدا تعالی ایسی فوق العادت قوت عطا کر دیتا ہے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم خلیل پر آگ سرد ہو گئی۔ اگر مرزا جی سچے مسیح موعود ہیں تو ان پر بھی آگ سرد ہو جائے گی۔ ورنہ مرزا جی اپنے دعوی سے باز آئیں اور میرے ہاتھ پر بیعت کریں۔

(مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں کہ) بات تو ٹھیک ہے۔ اب دونوں کی خوب مل کر بجے گی۔ مگر آسمانی باپ نے جب پہلوٹھے (یعنی عیسی) کی طرح لیپا لک (مرزا قادیانی) کو دوسرے بیٹوں کے گناہوں کے کفارہ میں نہ صلیب پر کھینچا، نہ جہنم میں جھونکا، تو اس کو آگ میں کیوں جھونکنے لگا۔ لوگوں کا کیا بگڑا، ایک بڑھا نک دی کہ لیپا لک آگ سے کھیلے۔ تو وہ معصوم ہے، شیر خوار ہے، نادان ہے، بے عقل ہے، ضرور آگ میں گھٹنیوں چلنے لگے گا۔ جل کر سلفہ ہو گیا تو کسی کا کیا بگڑے گا۔ جس طرح آسمانی باپ پہلوٹھے صلبی بیٹے کو رو بیٹھا، اسی طرح لیپا لک کو بھی رو بیٹھے گا۔ واہ جی واہ۔ یہ لوگ کسی طرح یہودیوں سے کم نہیں کیونکہ لیپا لک کی جان کے خواہاں ہیں۔ آسمانی باپ (مرزا کا الہام کنندہ) ایسے جھانسوں کو خوب سمجھتا ہے پس وہ ہرگز اجازت نہ دے گا۔ اڈیٹر

(شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ نمبر ۵۔ ۳۱ جنوری ۱۹۰۳ء ص ۷)

اثبات عقائد پر دلائل

قادیانی مرزا جی کے ایک نئے مرید متواتر اشتہارات دے رہے ہیں کہ تمام مسلمان ان کے مرشد اور امام الزمان اور مسیح موعود کے خروج اور بعثت کو جانچیں اور اچھی طرح پرکھیں اور پھر اس پر ایمان لائیں۔ حال ہی میں ایک اشتہار بدیں مضمون شائع کیا ہے کہ اگر کوئی صاحب کسی آیت قطعیۃ الدلالۃ یا کسی حدیث صحیح مرفوع متصل سے حضرت عیسی کا جسم خاکی کے ساتھ زندہ آسمان پر اٹھایا جانا اور پھر آئندہ کیلئے زندہ آسمان سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتر نا ثابت کر دیں تو میں اپنی جیبی گھڑی اتار کر نظر کروں اور مرزا صاحب کی بیعت سے دست کش ہو جاؤں گا۔

(مولانا احمد حسن شوکت کہتے ہیں) بفرض محال کوئی یہ باتیں ثابت نہ کر سکے تو مرزا جی کے پاس مسیح موعود ہونے کی کیا دلیل ہے۔اس سے یہ کیونکر ثابت ہو جائے گا کہ مرزا جی مسیح موعود ہیں۔ہم کہتے ہیں کہ اگر مرزا جی اپنا مسیح موعود اور بروزی نبی اور رسول ہونا منتخب علماء اور مشائخ کے جلسے میں ثابت کر دیں تو ہم پانچ سو روپیہ انعام دیں گے۔

یہ دعوی تو ہر شخص کر سکتا ہے کہ میں مسیح موعود ہوں۔اور پیرس میں دو مسیح موعود ہیں اور علی الاعلان کہہ رہے ہیں کہ ہم مسیح موعود ہیں۔ان کے اور مرزا جی کے دعوی میں کیا فرق ہے۔یہی نہ کہ انہوں نے کوئی شرط نہیں لگائی اور مرزا جی لغو اور بیہودہ شرط لگا رہے ہیں اور گویا ثابت کر رہے ہیں کہ میں اس صورت میں مسیح موعود ہوں کہ کوئی قرآن وحدیث سے عیسی مسیح کا زندہ آسمان پر اٹھایا جانا ثابت کرے۔

انہیں کے دعوی سے ان کی مسیحیت مشروط و معلق ہے۔حالانکہ مذکورہ بالا دونوں مسیح کوئی شرط نہیں لگاتے۔پہلے مرزا جی اپنے حریفوں اور رقیبوں کا دعوی باطل کریں،تب میدان میں آ کر خم ماریں کیونکہ تین مسیح موعود نہیں ہو سکتے۔

مرزا جی کو تو صرف یہ کہنا چاہیے تھا کہ میں ضروری اور قطعی اور یقینی اور بیشک اور البتہ اور بے ریب اور حتمی اور عینی مسیح موعود ہوں،دلیل یہ ہے کہ میں مسیح موعود ہوں۔میں مصادرۃ علی المطلوب کو نہیں جانتا اسے منطق والے جانیں۔

جن دلائل سے مرزا جی عیسی مسیح کے آسمان پر اٹھائے جانے کے منکر ہیں وہ خود قابل مضحکہ ہیں۔

رفع سے وہ رفع روح،یا سلب روح،یا موت مراد لیتے ہیں۔اگر جناب باری کی بھی یہی مراد ہوتی تو امـا تـه الله فرماتا۔پھر رفع روح،یا سلب روح مراد لینے سے عیسی مسیح کی کوئی ترجیح اور فضیلت ثابت نہیں ہوتی۔ایک مچھر اور مکھی کی روح بھی سلب ہوتی ہے۔

اور اگر رفع درجات مراد ہے تو تمام مؤمنین صادقین صلحاء اور شہداء اس میں شامل ہیں۔پھر بھی عیسی مسیح کی کوئی خصوصیت نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر یہی اعتراض یہودی اور آریا اور دہریہ بھی کرتے ہیں یعنی معجزات انبیاء کے قائل نہیں۔ اس صورت میں مرزا جی مسلمان نہیں ہیں اور نہ قابل خطاب۔ حالانکہ وہ مسلمان ہونے کے مدعی ہیں۔

رفع روحانی سے رفع مراتب مراد لینا تحصیل حاصل ہے کیونکہ عیسیٰ مسیح کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں ان کو یہ رتبہ پہلے ہی حاصل ہے۔ اور اگر یہ مراد ہے کہ وہ دنیا میں اپنی موت مرے، تو پھر آیت میں لفظ شبّہ فضول ٹھہرتا ہے، کیونکہ اپنی موت مرنے سے نہ کوئی شبہ ہے، نہ کوئی جھگڑا۔ پھر آیت کا سیاق بگڑتا ہے کہ جھگڑا تو صلب اور قتل میں ہو، اور مسیح علیہ السلام اس سے سال ہا سال بعد اپنی موت مرے۔ مشبہ امر تو اب واقعہ ہوا، اور جناب باری نے اس کا ازالہ چند سال یا چند ماہ پر ملتوی کر دیا حالانکہ و لکن حرف عطف بمعنی انتظار اس واقعہ کے فوری اور متصل ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

بات یہ ہے کہ ملحدانہ تاویل کرنی بھی نہیں آتی۔ جہالت کی گرم بازاری ہے۔ ہمارے علماء وفضلاء تو قرآن وحدیث کے بحر بے پایاں کی مچھلیاں ہیں، بھلا تاویلوں کے گندے تالابوں کی مچھلیاں ان کا کیا مقابلہ کر سکتی ہیں۔ اس قسم کی ملحدانہ تاویلات ان کے سامنے نقش بر آب ہو جاتی ہیں۔

اسی قسم کی لغو اور بیہودہ تاویلیں مخالفان اسلام کو انگشت نمائی کا موقع دیتی ہیں۔ وہ مرزائی مزخرفات کو اپنے دعووں کی سند میں پیش کرتے ہیں کہ یہ اعتراض ہم ہی نہیں کرتے بلکہ مرزا قادیانی جو مسلمان ہے، اور چند مسلمانوں کا امام الزمان، وہ خود تمہارے قدیمی مفسرین کو ردّ کرتا ہے۔ پس مرزا جی سے بڑھ کر دین اسلام کا کون دشمن ہوگا۔ اڈیٹر (شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ نمبر ۵۔ ۳۱ جنوری ۱۹۰۳ء ص ۷۔ ۸)

مرزا غلام احمد قادیانی کے مقدمات

مقدمہ کی فتح کی خوشی میں مریدان باصفا نے مرزا صاحب کے مراتب کو اور بھی بلند فرما دیا۔ چنانچہ اخبار الحکم کے ضمیمہ میں جو اس عظیم الشان فتح پر ان کو مبارکباد دی گئی ہے اس میں ذیل کے الفاظ قابل نقل ہیں:

اے خدا کے برگزیدہ رسول الحق خدا تیرے ساتھ کھڑا ہوا ہے۔ اے نبی اللہ تجھے وہ بشارت ملی ہے جس کا وعدہ بشارۃً تلقاھا النبیون میں یوم العید کو دیا گیا۔ لاریب خدا تعالیٰ کے وہ سا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رے وعدے جو اس نے اس مقدمہ کے متعلق کئے تھے پورے ہوئے۔ ان تمام پیشین گوئیوں کے پورا ہونے پر ہم پھر تجھ کو اور تیری قوم کو مبارک باد دیتے ہیں۔،

ہم نے پیش گوئی کر دی تھی اور اس کے واسطے کسی الہام کی ضرورت نہ تھی کہ مرزا صاحب کو آج کل جو الہامات ہو رہے ہیں ان کی تعبیر عنقریب مقدمات کے نتائج سے کی جائے گی۔

مقدمہ جو مرزا صاحب اور ان کے بعض دوستوں کے برخلاف تھا، جہاں تک ہم نے سنا ہے وہ اس امر کا تھا کہ مولوی محمد حسن مرحوم جو موضع بھین ضلع جہلم کے رہنے والے تھے، انکی نسبت کچھ نا ملائم اور نا شائستہ الفاظ مرزا صاحب قادیانی یا ان کے کسی دوست نے لکھے تھے۔ ان الفاظ کی بنا پر مولوی محمد حسن مرحوم کے ایک رشتہ دار مولوی کرم الدین صاحب نے مرزا صاحب قادیانی وغیرہ پر ازالہ حیثیت عرفی کی نالش کی تھی۔

عدالت کے سامنے سوال یہ تھا کہ آیا مولوی کرم الدین، محمد حسن مرحوم کا اتنا قریبی رشتہ دار ہے کہ متوفی مولوی صاحب کو برا کہا جانے کی وجہ سے نالش کرنے کا مستحق ہو۔ عدالت نے قرار دیا کہ مولوی کرم الدین مولوی محمد حسن مرحوم کا اتنا قریبی رشتہ دار نہیں کہ کوئی دعوی کر سکے۔

اس مقدمہ کے متعلق وضاحت سے جو الہام مرزا صاحب قادیانی کو ہوئے وہ دوران مقدمہ میں ہوئے جب کہ وکلاء ان کو قانونی مشورہ دے چکے تھے، اور اس واسطے ہم جانتے ہیں کہ ان الہامات کے کیا معنی ہیں۔ لیکن ہم کو یہ معلوم تھا بلکہ خود مرزا صاحب قادیانی کو بھی معلوم تھا کہ وہ اس عظیم الشان فتح کی خوشی میں خدا کے برگزیدہ رسول اور نبی اللہ ہو جائیں گے، اور خاتم الانبیاء اور خاتم الرسل کی تعریفات جو آنحضرت ﷺ (روحی فداہ) کے پیارے اور مبارک نام کے ساتھ تیرہ سو برس میں استعمال ہوتی رہی ہیں، انکے مٹانے کی کوشش کی جائے گی۔ لیکن اگر مرزا صاحب اس ترقی کے مستحق ہیں تو جن وکیلوں نے مرزا صاحب کو مقدمہ سے چھڑایا ہے ان کی نہایت حق تلفی کی گئی۔ کیا حد درجہ نا انصافی اور سراسر اندھیر نہیں کہ مقدمہ سے چھوٹنے والا تو برگزیدہ رسول اور نبی ہو جائے، اور مقدمہ سے چھڑانے والے بیچارے چھوٹنے والے سے بہتر رتبہ کے مستحق نہ ہوں۔ مرزا صاحب قادیانی کے تین وکیل تھے۔ ان تینوں میں سے جن سے وہ راضی ہوتے، ایک کو خدا، دوسرے کو خدا کا بیٹا، اور تیسرے کو روح القدس، اور تینوں مل کر خدا بنا دیئے جاتے۔ اور پھر مرزائی دین کے لحاظ سے کوئی نئی یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اچھوتی بات نہ ہوتی۔

مرزا صاحب قادیانی نے اپنے مضمون کشتی نوح میں تحریر فرمایا ہے کہ وہ مریم بنادیئے گئے تھے، اور ان کو حمل ہوگیا تھا۔ اور جب دردِ زہ ہوا، تو کھجور کے درخت کے نیچے چلے گئے۔ اور وہاں بچہ جنا۔ اور بچہ جننے کے بعد ان کو کسی وقت معلوم ہوا کہ وہ دونوں ماں اور بچے خود مرزا جی ہیں۔ تو جس دین میں یہ عجائبات ظہور پذیر ہوں، وہاں چند الہاموں کے الٹ پھیر سے بے چارے وکلاء بھی ترقی کے مستحق تھے۔ امید ہے کہ مرزا صاحب اور ان کے دوست اس پر غور کرکے اس موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں گے۔

مرزا صاحب قادیانی کے برخلاف مولوی کرم الدین صاحب کا استغاثہ نہیں چل سکا، تو اب سنا ہے کہ مولوی محمد حسن صاحب مرحوم کے لڑکے نے استغاثہ کر دیا ہے۔ ہماری اب بھی یہی رائے ہے کہ مسلمانوں کے مذہبی جھگڑوں کو عدالتوں میں گھسیٹنا نہ چاہیے۔ اور دونوں فریق میں اگر کوئی عاقبت اندیش ہے، تو ہم اس کو یہی صلاح دیں گے کہ مقدمہ بازی چھوڑ دیں۔ (چودھویں صدی) (شحنۂ ہند میرٹھ ضمیمہ نمبر ۶، ۸ فروری ۱۹۰۳ء ص ۱-۲)

نئے نبی کے آسمانی نشان

انبیاء کے نشانات اور علامات صرف معجزے ہوتے ہیں جو خرق عادت اور نقض قانون فطرت ہیں، اور یہ ہمیشہ نہیں ہوتے۔ ورنہ وہ معمولی ممکنات وواقعات سے ممتاز نہ ہوں گے۔ لیکن لیپا لک (مرزا قادیانی) کا آسمانی باپ الٹی گنگا بہا رہا ہے کہ ہر امر واقع اور ممکن کو خرق عادت بتا رہا ہے۔ قادیان میں پتا کھڑکا، اور آسمانی نشان ظاہر ہوا۔ قادیان میں سقنقوری معجون کھا کر مرزا جی کو ریح کی سرسراہٹ ہوئی، اور فتح کا نقارہ دن دن بجا۔ دنیا میں مرزا جی کے مخالفوں میں سے ادھر کوئی مرا، ادھر آسمانی نشان ظاہر ہوا۔

طاعون کو آسمانی باپ (یعنی مرزا قادیانی کے الہام کنندہ) نے اپنے لیپا لک کی لینڈوری میں بھیجا ہے۔ مسخرہ آسمانی باپ کتنا جھٹیا اور بے خبر ہے کہ لیپا لک پر صرف ڈیڑھ سو آسمانی نشانوں اور پیش گوئیوں کے پورا ہونے کا الہام کرتا ہے، حالانکہ نوبت کئی لاکھ تک پہنچ گئی ہے۔ کیا معنی کہ طاعون سے جس قدر آدمی مرے، اسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قدر آسمانی نشانوں کا ظہور ہوا۔لیکن ان میں استثناء بھی ہے۔ لیپا لک (مرزا قادیانی) کا جب کوئی مخالف مرتا ہے تب آسمانی نشان ظاہر ہوتا ہے، اور جب کوئی موافق (مرزائی) مرتا ہے، تو آسمانی باپ اور لیپا لک دونوں کی نانی مرجاتی ہے، یعنی یہ موت آسمانی نشان نہیں ہوتی۔ یہ حماقت اور ناعاقبت اندیشی لیپا لک کے آسمانی باپ کی ہے کہ اس کا بھیجا ہوا سرہنگ (طاعون ملعون) لیپا لک کے دوست اور دشمن میں تمیز نہیں کرتا۔ آسمانی ہائی کورٹ میں کس قدر اندھیر ہے کہ وارنٹ تو بھیجا زید کے نام، جو لیپا لک کا جانی دشمن تھا، اور پولیس نے آکر تھام لیا بکر کو، جو لیپا لک کا جاں نثار اور فدائی تھا۔ جب یہ اندھیر نگری اور چوپٹ راجہ ہے، تو بس آسمانی بادشاہی پھیل چکی اور لیپا لک حکومت کر چکا۔ کیونکہ طاعون کو منافق بنا کر بھیجا ہے کہ مخالفوں کا بھی بھیجا چکھ رہا ہے، اور موافقوں کو بھی بھون بھون کر کھا رہا ہے۔

(مرزا صاحب قادیانی کا) دوسرا آسمانی نشان مقدمات ہیں۔ لیپا لک پر انگریزی عدالت میں جو مقدمہ دائر ہوگا، وہ بڑا بھاری آسمانی نشان ہوگا۔ ایک نشان تو جہلم میں ظاہر ہو چکا، دوسرا ظاہر ہونے والا ہے۔ اور جس طرح طاعونی اموات سے لاکھوں آسمانی نشانات ظاہر ہوئے، اسی طرح اب وہ نشان مسلسل مقدمات کے دائر کرنے سے تمام ملک میں ظاہر ہوں گے۔ پس مقدمات کے دائر ہونے سے مرزا قادیانی اور مرزائیوں کو بجائے منہ بنانے کے خوش ہونا چاہیے کہ چار طرف لیپا لک کا سکہ بیٹھ جائے گا، اور اس قدر آسمانی نشان ظاہر ہوں گے کہ تمام مرزائی فتح کی ڈونڈی پیٹتے پیٹتے تھک جائیں گے۔ لیکن آسمانی باپ کے گھر میں کچھ بھی انصاف ہو تو شکست کو آسمانی نشان قرار دیتا نہ کہ فتح کو۔ جیسا کہ اس نے اپنے اکلوتے یسوع کے ساتھ کیا کہ صلیب پر کھچوا دیا اور کچھ دیر کے لئے جہنم میں بھیج دیا، اور اس کا نام اس کے حق میں فتح قرار دیا۔ پہلوٹھے کے ساتھ وہ کاروائی اور لیپا لک کے ساتھ یہ معاملہ۔ بات یہ ہے کہ صلبی بیٹا تو باپ کے خون سے بنا ہے، اور لیپا لک ویسے ہی ادھر ادھر سے پکڑ لیا ہے۔ پس اصل اور نقل میں فرق ہونا ضروری ہے۔ اڈیٹر۔

(شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ نمبر ۶۔، ۸ فروری ۱۹۰۳ء ص ۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائی نبوت اور حنفی تقلید

مرزاجی انبیاء کی نبوت کوصرف یہ ثابت کرنے کے لئے مانتے ہیں کہ میں مسلمان ہوں۔ وہ انبیاء کو نہ مانیں توانہیں نبی کون مانے، کیونکہ مرزاجی اپنے کوجنس انبیاء علیہم السلام سے قرار دیتے ہیں۔ قطعی انکار تو صرف حضرت عیسیٰؑ کی نبوت سے ہے جن کے آپ قائم مقام یا مثیل ہیں۔ پرائی بدشگونی کو اپنی ناک کٹے تو بلا سے۔ مگر عیسی مسیح تو مرزاجی کے نزدیک مہذب انسان نہ تھا۔ خیر اس قضیئے کو تو بالفعل رہنے دیجئے، پچھلے دنوں مرزاجی نے اہل حدیث اور اہل قرآن کے عقاید پر محاکمہ کیا۔ مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی دونوں کے یکساں لتے لئے۔ ایک دولتی ادھر تو ایک پشتنگ ادھر۔ وجہ یہ کہ مرزائی نبوت پر دونوں ایمان نہیں لائے۔ ہاں حضرت امام ابوحنیفہؒ کی تعریف کی ہے۔ ہم کو تعجب ہوا کہ ایک مستقل نبی اور آسمانی باپ کا لیپا لک اور پھر امام الزمان کسی امام اور مجتہد کی تعریف کررہا ہے، اور اپنے مریدوں کو خط آزادی دے کر غیر کا مقلد بنائے۔ اپنی نبوت کے مقابلے میں بعض انبیاء کی تو مذمت اور ایک مجتہد جو کسی طرح انبیاء کے درجے کو نہیں پہنچ سکتا، اس کی تعریف۔ مگر ہمارا یہ تعجب تھوڑے سے غور کے بعد رفع ہوگیا۔ حضرت امام ابو حنیفہ کی تعریف اول تو اس لئے کہ مرزائی نبوت پر ایمان لانے والے کثرت سے حنفی ہیں۔ پس ان کو خوش کیا ہے۔ صرف دو صاحب ہیں جن کو خلفاء کا درجہ دیا ہے یعنی مولوی حکیم نورالدین بھیروی اور مولوی محمد احسن امروہی، یہ دو تو کسی زمانے میں جب نواب صدیق حسن خان مرحوم زندہ تھے اور دونوں کا ریاست بھوپال میں بڑا رسوخ تھا، بڑے گاڑھے اور غالی اہل حدیث تھے جب مرزاجی نے خروج کیا تو آنحضرت ﷺ کا اتباع اور رسالت چھوڑ کر مرزائی نبوت پر ایمان لے آئے۔ مولوی امروہی کے خوارق کا تو ہم کو تعجب نہیں کیونکہ وہ تو جدھر کی ہوا دیکھتے ہیں ادھر ہی کو اپنی گڈی اڑا دیتے ہیں اگر ان کو مرغ بادنما کہا جائے جب بھی تعجب نہیں، اب رہے حکیم صاحب، سنا ہے کہ ان کے اور مرزاجی کے مابین کوئی قریبی رشتہ ہے۔ پس یوں تینوں کا ستارہ ملا ہوا ہے اور خوب مل کے بج رہی ہے شائد کوئی اور بھی ہو جو اہل حدیث سے مسخ ہو کر مرزاجی کا امتی بن گیا ہو۔

امام ابوحنیفہ کی تعریف کی دوسری وجہ یہ ہے کہ مرزاجی کے زعم میں ان کے اجتہادات واستنباطات کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماخذ زیادہ تر قرآن ہے نہ کہ حدیث۔ پس مرزاجی کو ان کی یہ بات رقابت نبوت کے باعث پسند آئی ہے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کی احادیث کی چنداں پرواہ نہیں کی حالانکہ امام صاحبؒ سے بڑھ کر کوئی متبع سنت نہ تھا انہوں نے صاف فرمادیا کہ اترکوا قولی بخبر الرسول۔ یعنی جب رسول اللہ ﷺ کی حدیث مل جائے، تو میرا قول چھوڑ دو۔ انہوں نے یہ بھی فرمادیا کہ اذا صح الحدیث فھو مذھبی یعنی جب صحیح حدیث مل جائے، تو یہی میرا مذہب ہے۔ پس حدیث رسول اللہ ﷺ کی عظمت کرنے والا امام صاحبؒ سے بڑھ کر کون ہوگا۔

بعض حنفی فقہاء نے لکھا ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہ کو ۱۵ سے زیادہ حدیثیں نہیں ملیں۔ اگر ایسا ہو بھی تو یہ بات ایک مسلّم مجتہد کی شان میں دھبا نہیں لگا سکتی کیونکہ شخص واحد کو آنحضرت ﷺ کی تمام حدیثوں کا ملنا محال ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو مختلف آئمہ محدثین جدی جدی کتابیں مرتب نہ کرتے، یعنی صحاح ستہ کا وجود ہی نہ ہوتا، بلکہ ایک مجموعہ کافی تھا۔ لیکن مرزاجی اس کے یہ معنی لگاتے ہیں کہ امام صاحب کو احادیث کی پرواہ ہی نہ تھی بلکہ ان سے بغض رکھتے تھے۔ ذلک بھتان عظیم

کیسے کیسے حفاظ الحدیث گذرے ہیں، خصوصاً امام الدنیا فی الحدیث حضرت امام بخاریؒ۔ لیکن مرزا جی کے نزدیک حافظ الحدیث ہونا عیب میں داخل ہے۔ گویا آئمۃ الحدیث قرآن سے سروکار ہی نہ رکھتے اور صرف حدیث کو مانتے تھے۔ علی ہذا حضرت امام شافعیؒ، امام مالکؒ، امام احمد بن حنبلؒ مرزاجی کے نزدیک قابل ملامت تھے۔ گویا حافظ الحدیث ہونا بڑا بھاری عیب ہے۔ چہ خوش! بروزی اور ظلی محمد ہیں جن کو محمد رسول اللہ ﷺ کی حدیث سے اس قدر نفرت ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ آئمۃ الحدیث آپ کی نظروں میں کھٹک رہے ہیں۔ اگر وہ امام تھے بھی تو مرگل گئے، مرزاجی تو زندہ امام الزمان ہیں اب تو انہیں پر ایمان لانے کا زمانہ ہے۔

ہمیں رہ رہ کر یہی خیال آتا ہے کہ مرزاجی کے چیلے ابھی تک پکے مرزائی نہیں بنے، اور کچے پکے تھے بھی تو خود بدولت نے اپنے پاؤں کلہاڑی ماری۔ یعنی اپنی نبوت کا کھونٹا ان کے دلوں میں سے اکھاڑ دیا اور امام صاحب کی عظمت کی میخ کو ان کے سینوں میں گاڑ دیا کہ تم مرزائی نہیں بلکہ حنفی بنو، اور خود میں بھی حدیث کی عظمت نہ کرنے میں امام ابوحنیفہ کا مقلد ہوں۔ اس سے خود بدولت (مرزا) کی تو نبوت جاتی رہی اور مرزائی عبد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشترک ہو گئے کہ آپ کو بھی مانیں اور امام صاحب کو بھی۔اڈیٹر (شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ نمبر ۶۔ ۸فروری ۱۹۰۳ء ص ۳۔۴)

ہندی چینی مغل اور زبان عرب میں الہام

مرزاجی کہتے ہیں کہ مجھ پر زبان عرب میں الہام ہوتا ہے کہ میں بروز محمد ہوں اور چونکہ پیغمبر عرب کی فطری زبان عربی تھی لہذا اس مناسبت سے مجھ پر عربی زبان میں الہام ہوتا ہے۔

اول تو اس بیان میں آیت قرآنی و ما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه کا خلاف ہے۔مرزاجی بتائیں کہ ان کی قوم ہندی مغل ہے یا عربی سید۔اب رہا بروز۔قرآن میں یہ کہیں حکم نہیں کہ انبیاء کی ایک قسم بروزی بھی ہے،اور قادیان میں ایک نبی پیدا ہوگا جو بروز محمد کہلائے گا،اور میں اس بروزی پر زبان غیر میں الہام کرونگا،نہ کہ اس کی مادری زبان میں۔

دوم: الہام،ابلاغ وتبلیغ اور افہام وتفہیم کے لئے ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ اردو سمجھنے والوں کے سامنے زبان عرب میں تکلم بھینس کے آگے بین بجانا اور ان کو سمجھانا اور عمل کرانا تکلیف مالا یطاق ہے۔آنحضرت ﷺ پر زبان عرب میں الہام ہوا ہے،اور تمام ممالک دنیا میں بذریعہ ترجمے کے ابلاغ وتبلیغ عمل میں آئی ہے۔پس آپ بھی اگر یہ دعوی کرتے کہ میں ہندی نبی ہوں اور مجھ پر اردو زبان میں الہام ہوتا ہے اور یہ الہام ترجمہ ہوکر عرب وعجم یورپ افریقہ وغیرہ میں شائع ہوگا،تو کیا خرابی تھی۔خرابی یہ تھی کہ الہامی کلام کے لئے فصاحت و بلاغت لازم ہے،اور آپ کی اردو زبان ..ایسی..ہے کہ گاؤں کے پٹواری اور تحصیلی مدارس کے مدرس بھی اس کو سن کر ہنستے ہنستے لوٹ پوٹ ہوئیں۔پس آپ نے خیال کیا کہ زبان عرب میں صاحب الہام ہونے کا دعوی کرونگا،تو اردو زبان دانی کے عیب پر پردہ پڑا رہے گا کیونکہ عربی زبان کے سمجھنے والے خال خال علماء وفضلاء ہیں،نہ کہ وہ عوام جو مرزاجی کے کماؤ پوت بنیں گے۔لیکن بخیہ پھر بھی کھلے گا۔آپ کی عربی زبان اردو سے بھی کئی میل آگے ہے کہ مذکر،مونث اور معرفہ اور نکرہ تک کی تمیز نہیں۔کبیر پنتھی بھاشا اس سے بہت اچھی ہے۔آپ کے لٹریچر کی روانی کا کیا کہنا،جیسے محکمہ صفائی کا کوڑا کرکٹ سے لدا ہوا چھکڑا اچک اچک کرتا چلتا ہوا، دفعۃً برسات کے آب وجلاب میں بھک سے بیٹھ جاتا ہو،اور لال بیگی ملازم کیسے ہی سونٹے لگائیں مگر ٹس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے مس نہیں ہوتا۔

سوم: جیسے آپ بروزی محمد ہیں، ویسے ہی مسیح موعود بھی ہیں۔ کیا وجہ ہے کہ بروزی ہونے کی مناسبت سے زبان عرب میں تو الہام ہو، مگر مسیح موعود ہونے کی مناسبت سے عبرانی زبان میں الہام نہ ہو جو عیسی مسیح کی مادری زبان تھی۔

چہارم: آپ پر الہام ہوا ہے کہ جری اللہ فی حل الانبیاء یعنی مرزا جی خدا کے نبی نبیوں کے لباس میں۔ نبیوں کا لباس کہیے یا شیطانی وسواس خناس مضل الناس کا التباس کہیے۔ الانبیاء میں الف لام آپ کے نزدیک ضرور استغراق کا ہے، اس لئے آپ تمام انبیاء کے حلّوں میں ہیں۔ جس کا مطلب آپ کے نزدیک یہ ہے کہ تمام انبیاء نے آپ کے جسد میں حلول (تناسخ) کیا ہے۔ اس صورت میں تو آپ کل انبیاء کے بروزی ہوئے، حالانکہ دعوی صرف محمدی بروز ہونے کا ہے۔ جب یہ بات ہے تو کیا وجہ ہے کہ آپ پر تمام انبیاء کی مادری زبانوں میں الہام نہ ہو، صرف عربی زبان میں ہو۔ بات یہ ہے کہ خود مرزا جی کا آسمانی باپ اردو زبان سے نابلد ہے۔ پس اردو زبان میں کیونکر الہام کرتا۔ اس کی زبان طاعون کاٹ کھاتا۔ منہ پر کی تو خوش آمد ہے، مگر واقعی مرزا جی کی ذات شریف دنیا کی سفاہتوں کی بھول بھلیاں ہے۔ جیسے منارہ حماقتوں کا ٹھاکر دوارہ ہے۔ اڈیٹر (شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ نمبر ۶۔ ۸، فروری ۱۹۰۳ء ص ۴۔۵)

ترکی بترکی جواب

اے ایم یوسف صاحب احمدی نے اپنے خاتم الانبیاء کی تعریف میں اٹکل پچو تک بندی کی تھی اس کا جواب ہمارے شاگرد رشید نصیر احمد انبالہ نے نظم ہی میں دیا ہے جو یکے بعد دیگرے درج ذیل ہے

ارے مومنو خوف ہے کچھ خدا کا
گھٹایا ہے کیوں مرتبہ مصطفیٰ کا
جو ختم الرسل ہیں وہ سوئیں زمین پر
بٹھایا ہے عیسی کو عرش بریں پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح نص سے بھائی ہم کو بتا دو
کلام الٰہی سے ہم کو پتا دو
مع جسم ہے وہ فلک پر چڑھایا
کسی نے ہمیں آج تک نہ بتایا
سند زندہ اٹھنے کی ہے پاس بھائی
نہیں آج تک تم نے ہم کو بتائی
دوبارہ وہ آئیں گے کیوں کر زمین پر
کہ جو زندہ بیٹھے ہیں عرش بریں پر
ارے بھائیو چھوڑو اب تو غفلت
ہوئی پوری دنیا میں اب ساری حجت
پیمبر نے جو کچھ زبان سے کہا ہے
بخاری میں جا دیکھ لو کیا لکھا ہے
نہیں مانتے گر جو حجت ہماری
تو تم دیکھ لو جا کے مسلم بخاری
یہ قول نبی سے ہوا ہے مبیّن
کہ موعود عیسی ہوئے ہیں ہویدا
خلاف پیمبر اگر تم کرو گے
مسلمان ہو کر نہ ہرگز مرو گے
ہمیں تیس آیت سے ظاہر ہوا ہے
مسیح ابن مریم جہان میں موا ہے
نشان سماوی سے ظاہر ہوا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ موعود کا وقت اب آ گیا ہے
جو موعود آنا تھا سو آ گیا ہے
پتا اس کے آنے کا ہم کو ملا ہے
کلام الٰہی نے دی یہ نشانی
کہ موعود عیسیٰ ہے وہ قادیانی
خدا سے ڈرو اور بیعت کو آؤ
کدورت کو دل سے تم اپنے مٹاؤ
تمہارے مٹانے سے یہ کب مٹے گا
تمہارے ہٹانے سے یہ کب ہٹے گا
نہیں مانتے گر ہو کہنا ہمارا
تو بد حشر ہووے گا بے شک تمہارا
الٰہی بحق مسیح زمان تو
مجھے جلد پہنچا دے دار الامان تو
اطاعت میں موعود کے رکھ الٰہی
مٹا میرے دل سے گناہ کی سیاہی

جواب

الٰہی مرا خامہ تیغ دو دم کر
سر اعتراض حسوداں قلم کر
تکلم کو دے زور افواج پشہ
مضامین کو دے شور افواج پشہ
وہ افواج پشہ جو ہرگز نہ چوکے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھسے ناک میں اعتراضِ عدو کے
درود اس پہ ہو جو کہ خیر الوراء ہے
ہر اک ما سوائے خدا سے بڑا ہے
خدا اس کا طالب وہ طالب خدا کا
رضا اس کی تابع وہ تابع رضا کا
نہیں خوف مرزائیوں کو خدا کا
نہیں خوف کچھ ان کو روز جزا کا
اگر خوف ہے تم کو رب العلیٰ کا
اگر پاس ہے تم کو کچھ مصطفیٰ کا
محمد کو برحق اگر جانتے ہو
احادیث کو بھی بجا جانتے ہو
تو ہم کو دکھاؤ ذرا لے کے قرآن
موئے کس جگہ ہیں مسیحائے ذیشان
چھٹا پارہ ہے اور نساء کی ہے سورت
مٹاؤ اسے دیکھ دل کی کدورت
احادیث سے صاف ظاہر ہوا
فلک پر مع الجسم عیسیٰ گیا ہے
بلاشبہ وہ آسماں پر گیا ہے
خدا کا کلام اس کا شاہد ہوا ہے
نہیں مانتے گفتگو گر ہماری
تو دیکھو احادیث مسلم بخاری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو علم احادیث سے تم ہو ماہر
تو عیسی ہو دجال کے بعد ظاہر
ہوا ہے کہاں کہیے دجال پیدا
مسیحائے ذی شان تا ہو ہویدا
جو ریلوں کو دجال تم کہہ رہے ہو
تو طوفان میں کذب کے بہہ رہے ہو
وہ دجال جو ہو مسیحا کا دشمن
وہ کیوں کر نہ ہوگا نصاری کا دشمن
اگر اہل دجال انگریز ٹھہرے
تو کہہ دو یہی فتنہ انگیز ٹھہرے
یہ ہرزہ درائی ہے یا بے وفائی
دجاجل کہیں ان کو سب میرزائی
جنھوں نے انہیں امن و آرام بخشا
ہر آسودگی کا سر انجام بخشا
خبر سے غرض ہے نہ قرآن سے مطلب
نہ دیں سے غرض ہے نہ ایماں سے مطلب
نہ روز جزا سے نہ عقبی سے مطلب
فقط ہے زر و سیم دنیا سے مطلب
تمہیں عذر اس بات پر کیوں ہوا ہے
احادیث مسلم میں دیکھو لکھا ہے
کہ آئیں گے عیسی دوبارہ زمین پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے ہیں وہ بے شبہ چرخ بریں پر
کہاں تمیں آیت سے ظاہر ہوا ہے
کہ عیسی ابن مریم جہاں میں موا ہے
کوئی ایسی آیت دکھائی تو ہوتی
وفات ابن مریم جتائی تو ہوتی
نشان سماوی ہوئے کیا ہیں ظاہر
کرو ان نشانوں سے ہم کو بھی ماہر
ہے باقی ابھی روم کی سلطنت بھی
چڑھائی نہ کعبہ پہ کفار نے کی
نہ پورے نشان سماوی ہوئے ہیں
مسیحا عبث میرزا بن گئے ہیں
کہا ہے یہ کس جا خدا نے قرآں میں
کہ موعود ہوگا کوئی قادیاں میں
حدیث نبی سے کرو ہم کو ماہر
کہ عیسیٰ ء موعود یہاں ہوگا ظاہر
ہٹا وے گا قرآن وہ بیشک ہٹے گا
حدیثیں مٹادیں گی بے شک مٹے گا
کلام خدا میں کہاں ہے نشانی
کہ موعود عیسیٰ بنے قادیانی
خدا سے ڈرو اور محمد ﷺ کو مانو
کہ آئیں گے دجال تمیں اس کو جانو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا کے لئے منہ کو مرزا سے موڑو
وہ کذاب ہے اس کی بیعت کو توڑو
جو دنیا میں عیسی بن مریم موا ہے
تو مرزا کو کیا اس کا ورثہ ملا ہے
تمہارے ہی دعوی سے کیا اس کو نسبت
یہ مرزا کے حق میں نہیں کوئی حجت
خدا سے نصیر اپنی یہ التجا ہے
حقیقی وہ ہادی ہے وہ رہنما ہے
کہ امت نہ بھٹکے حبیب خدا کی
وہ عاشق رہے سنت مصطفیٰ کی
کسی وسوسہ سے نہ وہ ڈگمگا ئے
شیاطین کے ہر گز نہ اغوا میں آئے
نصیر ایسے لوگوں سے تم بچ کے رہنا
کہ ان سے ہو دین و دنیا میں لہنا

(شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ نمبر ۶۔ ۸ فروری ۱۹۰۳ء ص ۵۔۶)

مرزا جی کے الہامات

انبیاء علی نبینا و علیھم الصلوۃ و السلام پر جو مسلسل اور منضبط الہامات من جانب اللہ ہوئے ہیں وہ انسانوں کے لئے تہذیب وتمدن سیاست وملک داری اصلاح نفوس الغرض دینی اور دنیوی مستحکم قوانین بن گئے ہیں۔ یہاں تک کہ سلاطین کو جدید قوانین کی وضع واجراء سے مستغنی کر دیا ہے۔ موجودہ سلطنتیں بھی انہیں قوانین پر چل رہی ہیں، اور جب ان سے انحراف کیا جائے گا ضرور خرابیاں پیدا ہوں گی، جیسا کہ ہم بعض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ممالک خصوصاً ممالک اسلامیہ کی حالت دیکھ رہے ہیں۔

توریت وانجیل اور زبور بھی انسانوں کی اصلاح کے مضبوط قوانین ہیں، مگر ان پر عمل متروک ہو گیا۔ دنیا خود سر بن گئی۔ جس طرح مسلمان قرآن پر عمل نہیں کرتے اسی طرح یہودی توریت پر اور عیسائی انجیل پر عمل نہیں کرتے۔ لیکن اس سے الہامی کتابوں میں نقص نہیں آ سکتا۔ اور تمام مذاہب والے معترف بقصور ہیں کہ ہم نے اپنی آسمانی کتابوں کو چھوڑ دیا۔ اتنا جگرا اور گردہ کسی کا نہیں کہ اپنی آسمانی کتاب یا آسمانی مذہب کو ناقص اور قابل اصلاح بتائے۔ یورپ میں حد درجہ لامذہبی اور فسق و فجور پھیلا ہوا ہے، مگر جب انجیل کا نام آئے گا تو ہر عیسائی سر جھکا دے گا۔ ایک پکا مسلمان کیسا ہی فاسق و فاجر ہو، مگر جب قرآن کا نام آئے گا تو کانپ اٹھے گا اور نادم ہو گا۔ ایک سنی مسلمان جب رسول اللہ ﷺ کی حدیث سنے گا تو کھڑا ہو جائے گا۔ ایک مرزا جی ہیں کہ حدیث کا انکار اور قرآن مجید کی آیات مسخ کر رہے ہیں۔ آنحضرت ﷺ تو یہ فرمائیں کہ لو کان موسی حیاً لما وسعه الا اتباعی یعنی اگر موسیٰ علیہ السلام بھی زندہ ہوتے تو میرے اتباع پر مجبور ہو جاتے۔ مگر مرزا جی، حضرت موسیٰؑ سے بھی بڑھ گئے کہ جو شخص ان کو نبی نہ مانے زندیق اور کافر اور واجب القتل ہے۔ اور جب کہ حضرت عیسیٰ مسیح کو گالیاں دی جاتی ہیں اور ان کو فاسق و فاجر بتایا جاتا ہے، تو اسی سے سمجھ لیجئے کہ ان کے دل میں دیگر انبیاء کرام کی کیا وقعت ہے۔ کیونکہ نبی سب برابر ہیں۔ قرآن مجید نے ہم کو یہی تعلیم دی ہے کہ لا نفرق بین احد من رسله۔ آنحضرت ﷺ تو یہ فرمائیں کہ لا تخیروا فی انبیاء الله یعنی ایک نبی کو دوسرے نبی پر فضیلت نہ دو، اور مرزا جی بعض انبیاء پر سبّ وطعن کریں۔

گفتگو الہام میں تھی۔ اگر مرزا جی کے تمام الہامات کو جمع کیا جائے تو فرمایئے ان سے کیا نتیجہ نکلے گا۔ دینی یا دنیوی قانون تو کیا مرتب ہو گا، ہر فقرہ مہمل اور بے معنی ہونے میں مجذوب کی بڑ سے کم نہ ہو گا۔ بات یہ ہے کہ خود ستائی اور خود غرضی انسانوں کو پاگل بنا کر چھوڑتی ہے۔ تمام الہامات میں مرزا جی اپنی ہی بھٹئی کرتے ہیں۔ پھر بھی بے معنی الحکم میں کبھی کبھی ایک آدھ فقرہ یا جملہ شائع ہوتا ہے جس کو الہامی بنا لیا جاتا ہے۔ ہم شرطیہ کہتے ہیں کہ ان سب کو جمع کیا جائے گا تو خود مرزائیوں کو شرم معلوم ہو گی کہ کیا جھک مارا ہے۔ اور ایک مبصر اور عقل مند آدمی قہقہہ لگائے گا کہ مرزائی امت کے لئے یہی آسمانی اور دینی اور دنیوی قوانین کا مجموعہ ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواس پر الہام ہوتا تھا تا کہ لوگوں کو سمجھائے اور ہدایت عامہ کی تبلیغ کا فرض پورا کرے۔

مرزا جی عجیب الخلقت نبی ہیں کہ مادری زبان تو اردو اور الہام ہو عربی میں۔ بھلا ہندوستان میں عربی زبان سمجھنے والے کتنے ہیں۔ مسخرے باپ (مرزا کے الہام کنندہ) نے یہ نہ سمجھا کہ لیپا لک (مرزا قادیانی) اپنا فرض نبوت کیوں کر ادا کرے گا۔

پچھلے ہفتے الحکم میں یہ الہامی فقرہ شائع ہوا: انی صا دق صا د ق صا دق

ناظرین ملاحظہ فرمائیں کتنا مہتم بالشان فصیح و بلیغ بے مثل فقرہ ہے۔ ایک گدھا بھی ڈھینچوں ڈھینچوں کر کے کہہ سکتا ہے کہ: انی نا هق نا هق نا هق

اور ایک خاوند بھی اپنی ناشزہ جورو سے دق ہو کر کہہ سکتا ہے: انتِ طا لق طا لق طا لق ثلا ثا

لیکن جب آسمانی منکوحہ نے مرزا جی کو طلاق دے دی، تو ان کے بیٹے یعنی آسمانی باپ کے پوتے (مرزا فضل احمد) نے باوصف حد درجہ زور ڈالنے اور عاق کرنے کی دھمکی دینے کے اپنی بیوی کو بجائے یہ کہنے کہ: انتِ طا لق طا لق طا لق ثلا ثا۔ یہ کہا کہ انتِ فوا دی انتِ را حتی ، انت سرور قلبی انتِ نور مقلتی رو حی فدا ك

اس نے بلا وجہ ناکردہ گناہ بی بی کو طلاق دینا گوارا نہ کیا۔ بھلا جب آسمانی دادا کا الہام خود پوتے نے نہ مانا، تو بقیہ امت سے کیا امید ہے کہ وہ لیپا لک کا حکم مانے گی اور بروزی اور ظلی نبوت اور موعود مسیحیت و مسعود مہدویت کو دنیا میں پھیلائے گی۔ اڈیٹر (شحنۂ ہند میرٹھ ضمیمہ نمبر ٦۔ ٨ فروری ١٩٠٣ء ص ٦۔٧)

قادیانی کا بے معنی الہام یا اضغاث احلام

٢٠۔ جنوری ١٩٠٣ء کا الحکم اخبار ایک دوست کی عنایت سے ہماری نظر سے گذرا۔ صفحہ اول پر مرزا جی بہ عنوان عید کا ہدیہ ایک الہام پیش کرتے ہیں جو ایک ہی وقت میں ہوا اور جسکے تین ٹکڑے ہیں۔ اگر چہ یہ الہام صرف اس کا مسلّمہ ہے اور وہ خود ہی اس کا مخبر ہے مگر مرزائی جماعت کو اس پر بڑا ناز ہے حالانکہ اپنا رؤیا نفسی اور تراشیدہ خیال کسی صورت میں خصم پر حجت نہیں ہو سکتا چہ جائے کہ مال بھی سراسر کھوٹا ہو۔ افسوس ہے کہ عید کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبارک دن میں مرزا جی کو جو تحفہ ملا وہ بھی پر کھنے پر کھوٹا ثابت ہوا

مس از و دگان را بر آتش
پدید آید انگجہ کہ مس یا زر ند

اس نرالے الہام کے تین ٹکڑے ہیں جو آپس میں بالکل بے ربط اور خبط ہیں:

ا۔ یبدی لك الر حمن شیئاً ۔ یہ ٹکڑا ظاہر کرتا ہے کہ خاص قادیانی کی ذات سے خطاب ہے۔مگر

۲۔دوسرا ٹکڑا یعنی اتی امر الله فلا تستعجلو ہ جو سورہ نحل کی پہلی آیت کا سرقہ کیا گیا ہے،اس سے اگر بجز مرزا جی کے اوروں کی طرف خطاب ہے،تو دونوں فقروں میں انتشار ضمائر ہے جو فصاحت و بلاغت کے بالکل منافی ہے۔اور اگر اس سے مرزا جی کا نفس مراد ہے،تو بجائے صیغہ جمع کے مفرد کا صیغہ ہونا چاہیے۔ حالانکہ یہ جمع کا صیغہ ہے جس کو اول سے کچھ لگاؤ نہیں اور کلام کی بے ربطی ظاہر۔

کیوں حضرات مرزائیو! کیا اسی پر آپ کو ناز ہے۔سچ ہے:

آدمیاں گم شدند۔ملک خدا کر گرفت

۳۔تیسرا ٹکڑا الہام کا تلقـا ہ النبیو ن ۔باعتبار الفاظ و معانی صریح غلط ہے۔کیونکہ ترجمہ میں آپ ظاہر کرتے ہیں،یہ ایک خوش خبری ہے کہ نبیوں کو دی جاتی ہے۔

نبیو ن کے لفظ کو ترجمہ میں مفعول ظاہر کیا ہے،تو اب دو صورتوں سے خالی نہیں۔یا تو مرزا جی نے اس کو مفعول بہ سمجھا ہے یا مفعول مالم یسم فاعلہ۔دونوں غلط۔اگر نبیـو ن کا لفظ مفعول بہ ہے تو نبیین ہونا چاہیے۔اگر مفعول مالم یسم فاعلہ ہے تو صیغہ تلقا مجہول ہونا چاہیے،حالانکہ آپ نے صیغہ معروف کا رکھا ہے ۔اور ترجمہ میں معنے مجہول کے لئے ہیں،یعنی: یہ خوش خبری جو نبیوں کو دی جاتی ہے۔،

اور بصورت معروف ہونے صیغہ تلقا ہ کے نبیوں کا لفظ تلقّا کا فاعل ہوگا۔اس صورت میں اس فقرہ کا ترجمہ مرزا قادیانی کے ترجمہ کے مخالف ہوگا اور بے معنی بھی ہو جائے گا۔کیونکہ اس کے معنی یوں ہوں گے: کہ ان نبیوں نے اس کو یاد کیا۔اس صورت میں مرزا جی پر بار ثبوت عائد ہوگا کہ نبیین سابقین نے اس بشارت کو یاد کیا۔اور یہ ثبوت قرآن مجید کی کسی آیت سے مطلوب ہوگا۔ورنہ سب تانا بانا ٹوٹ پھوٹ کر مکڑی کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جالا ہو جائے گا۔ مرزائیو! سمجھو سوچو۔ کچھ جرأت ہے تو جواب دو۔

اسی صفحہ کے اخیر پر فرماتے ہیں کہ وحی نے میرا کلام حکایۃً سنایا یعنی انی صادق صادق ۔ اس میں بھی قبائح ہیں۔ حکایت کا تکلف اور ضمیر خطاب سے جو آسان تھا۔ متحرز ایک بے جا اور فضول کام ہے اس تکلف سے یہ لفظ بے تکلف تھا یعنی انك صادق صادق ۔ اب فقرہ مختصہ الہام پر جو انی صادق صادق ہے حکایت کی تاویل مرزا قادیانی کا کچھ اختراع ان کی مفروضہ وحی سے خارج ہے۔ دوسرا فقرہ سیشھد اللہ لی بھی یہی ظاہر کرتا ہے کہ عنقریب اللہ میرے لئے گواہی دے گا۔ اس فقرہ میں بھی کوئی لفظ حکایت کا نہیں جو کہ مرزا جی نے وحی مفروضہ میں بتایا اور سمجھا ہے، بلکہ اس کے معنوں سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خدا کہتا ہے کہ میرے لئے اللہ تعالی عنقریب گواہی دے گا۔ تو گویا خدا کسی اور خدا کا اپنے لئے گواہی کا محتاج ہے، ورنہ اپنی فرضی وحی کی مختص لفظوں سے حکایت کی تعبیر اور تاویل کرنا لازم ہوگا۔ اگر عید کی تقریب پر عربی الہامی ہدیوں کا اداء رسوم اتحاد کے لئے شوق تھا، تو پہلے عربی بول چال سیکھ لی ہوتی۔

راقم: وہی اعجاز المسیح کی غلطیاں نکالنے والا۔

(شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ نمبر ۷۔، ۱۷ فروری ۱۹۰۳ء ص ۲۔۴)

(الحکم ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء کے صفحہ اول پر، ہدیہ عید، عنوان سے لکھا ہے:

حضرت حجۃ اللہ نے عید کی مبارک صبح کو جو الہام بطور ہدیہ عید سنایا اور اس کے متعلق جو اشتہار شائع کیا گیا ہے اسے ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

وحی الٰہی کی ایک پیش گوئی جو پیش از وقت شائع کی جاتی ہے۔ چاہیے کہ ہر ایک شخص اس کو خوب یاد رکھے۔

...کشفی حالت وحی الٰہی کی طرف منتقل ہوگئی چنانچہ وہ تمام فقرات وحی الٰہی کے جو بعض اس کشف سے پہلے اور بعض بعد میں تھے ذیل میں لکھے جاتے ہیں اور وہ یہ ہیں۔ یبدی لك الرحمن شیئاً۔ اتی امر اللہ فلا تستعجلوہ۔ بشارۃ تلقّاھا النبیون۔ ترجمہ: خدا جو رحمٰن ہے تیری سچائی ظاہر کرنے کے لئے کچھ ظہور میں لائے گا۔ خدا کا امر آرہا ہے۔ تم جلدی نہ کرو۔ یہ ایک خوش خبری ہے جو نبیوں کو دی جاتی ہے۔

صبح پانچ بجے کا وقت تھا یکم جنوری ۱۹۰۳ء یکم شوال ۱۳۲۰ھ روز عید جب میرے خدا نے مجھے یہ خوش خبری دی۔ اس سے پہلے ۲۵ دسمبر ۱۹۰۲ء کو خدا تعالی کی طرف سے ایک اور وحی ہوئی ہوئی جو میری طرف سے حکایت تھی اور وہ یہ ہے انی صادق صادق و سیشھد اللہ لی ۔ ترجمہ: میں صادق ہوں صادق ہوں، عنقریب خدا تعالی میری گواہی دے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ پیش گوئیاں باواز بلند پکار رہی ہیں کہ خدا تعالی کی طرف سے کوئی ایسا امر میری تائید میں ظاہر ہونے والا ہے جس سے میری سچائی ظاہر ہو گی اور ایک وجاہت اور قبولیت ظہور میں آئے گی اوہ وہ خدا تعالی کا نشان ہوگا..)

مرزا جی کا انوکھا میموریل

نئے لیپا لک پر آسمانی باپ ہمیشہ نیا ہی الہام کرتا ہے۔ لیپا لک (مرزا قادیانی) سے کہدیا کہ میں تو برٹش گورنمنٹ کے جبروت سے بید کی طرح لرزتا ہوں، مجھ میں اتنا بوتا کہاں کہ اسکے حضور چوں بھی کرسکوں۔ میں نے تجھ کواس لئے دنیا میں بھیجا ہے کہ برٹش کو چیتے کی طرح پھلایا کرے، اور روغن قاز مل کر للو پتو کی چکڑی چپڑی باتوں سے اس کے حضور اپنا کام نکالا کرے۔ دنیا کی مخالفت کر، تمام مذاہب کے پیشواؤں کو گالیاں دے مگر خبردار جو برٹش کی مخالفت کی۔ ورنہ یادرکھ وہی حال ہوگا جو سوڈانی مہدی تعالیشی اور اس کے مریدوں کا ہوا کہ پیوند زمین ہوکر بھی چین نہ ملا، اور ہڈیاں تک اکھاڑ کر دریائے نیل میں بہادی گئیں۔

پس لیپا لک آسمانی باپ کے اس جرنیلی آرڈر کی تعمیل کرتا رہتا ہے۔ اور سچ پوچھو تو اسی میں خیر بھی ہے کہ ہمیشہ گورنمنٹ میں خوش آمد کا پنواڑا پیش کرتا رہے۔ کاتا اور لے دوڑی۔ مقصود صرف چاپلوسی ہے کہ میں گورنمنٹ کے ولایتی بوٹ کی خاک ہوں، اور میرے بزرگ بھی ہمیشہ فورٹ ولیم کے لعل بیگی جاروب کش رہے ہیں، اور ہماری اس عقیدت ووفاداری میں کبھی غبار وکدورت نے راہ نہیں جو گورنمنٹ کی نسبت ہے۔ فی الحقیقت خدا کے نبی اور متبنی کا یہی کام ہے کہ ہمیشہ اہل دنیا کی خوش آمد میں زمین دوز مجرے بجالائے۔

دربار تاجپوشی کی تقریب پر مرزا جی نے لارڈ کرزن کے حضور ایک میموریل بھیجا ہے کہ گورنمنٹ اتوار کی تعطیل کی جگہ جمعہ کی تعطیل دیا کرے جو مسلمانوں کا مقدس دن ہے۔،

واہ کیا کہنا! کیسا ضروری ریفارم اور کتنا برجستہ الہام ہے کہ آج تک کسی پر ہوا ہی نہیں، اور نہ کسی کو یہ اصلاح سوجھی۔ مسلمانوں کی تعطیل جمعہ کے روز اور عیسائیوں کی ایتوار کے روز اور ہنود کی تعطیل بدھ کے روز اور پارسیوں کی تعطیل منگل کے روز ہو۔ علی ہذا، دوسرے مذاہب بھی ہیں۔ پس گوری کا جوبن چٹکیوں ہی میں چلا۔ ہفتے کے تو سات ہی دن ہیں، اگر تمام اہل مذاہب کی خواہشوں پر گورنمنٹ عمل کرے تو تیں روز چھوڑ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۶۰ دنوں میں بھی تعطیل کا نمبر نہ آئے، اوراس کا نتیجہ جو کچھ ہو وہ لیپا لک کو نہیں تو آسمانی باپ کو ضرور معلوم ہے کہ دنیا ایک ھـــو کا مقام ہو جائے۔ آسمانی باپ (یعنی مرزا قادیانی کا الہام کنندہ) اور لیپا لک (یعنی مرزا قادیانی) ہی منارے کی چوٹی پر دندنایا کریں، باقی چار طرف صفایا۔

خوش آمدی ٹٹو نے دم ہلا کر یہ لید کی ہے کہ:

میرے ساتھ ایک لاکھ آدمی ہیں اور یہ میموریل ان سب کی طرف سے ہے۔،

کہو جھوٹے کے منہ میں وہ۔ ہم بتا چکے ہیں کہ مرزا قادیانی کے چیلوں کی کائنات بس وہی ہے جو الحکم میں شائع ہو چکی۔ ان سب کو جمع کیا جائے تو دو تین ہزار تک بھی بمشکل نوبت پہنچے گی، اور اب تو الحکم میں شائع ہونا بھی بعض مصالح سے بند ہو گیا ہے جیسا کہ ہم لکھ چکے ہیں۔ آخر ایک لاکھ آدمی کچھ ہوتے بھی ہیں، یا صرف ایک لاکھ کا نام سن لیا ہے۔

چونکہ لیپا لک کو ہمیشہ خوف رہتا ہے کہ مجھ سے کوئی ایسی حرکت سرزد نہ ہو جائے جو قانون کے خلاف ہو، اور برٹش گورنمنٹ تعزیری چکّی میں پیس ڈالے، لہذا ہمیشہ گورنمنٹ کو اس حیلے سے خوش کرنا چاہتا ہے کہ میں اسلامی جہاد کے خلاف ہوں اور مسلمانوں سے جہاد کا خیال مٹانا چاہتا ہوں جو اولڈ فیشن علماء نے ان کے دلوں میں جما رکھا ہے۔ لیکن ایسی خوش آمد سے جو خرابیاں لازم آتی ہیں ان سے نہ صرف لیپا لک بلکہ وہ ناعاقبت اندیش کھوسٹ باپ بھی ناواقف ہے اور یہی ناعاقبت اندیشی ہے تو وہ ضرور ایک نہ ایک الہام کی بدولت لیپا لک کی گردن تڑوا کر رہے گا۔

اولاً یہ کہنا کہ میرے ساتھ ایک لاکھ آدمیوں کی تعداد ہے گورنمنٹ پر صاف دھمکی ہے کہ مجھے کوئی ایسا ویسا کمزور اور لچر اور پوچ نہ سمجھنا۔ میں سوڈان اور یوگنڈا اور سومالی اور سنوسی مہدی سے کہیں زیادہ قوت رکھتا ہوں۔ جب چاہوں گا ہندوستان میں بغاوت پھیلا دونگا۔

دوم: مرزا قادیانی کے نزدیک ہندوستان کے مسلمانوں میں بغاوت کا مادہ ہے۔ خصوصاً علماء اسلام میں جو مسلمانوں کو گویا درپردہ گورنمنٹ کی بغاوت کا سبق پڑھا رہے ہیں۔ پس گورنمنٹ کو ان سے نہ صرف ہوشیار رہنا بلکہ عملی طور پر نگرانی کے لئے تمام علماء اور مشائخ کے سروں پر سرہنگ مقرر کرنے چاہییں،۔ یہ تمام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدس علماء اور مشائخ کے حق میں کھلا لائیبل ہے جو ہر طرح گورنمنٹ کے مطیع اور وفادار ہیں۔اس لئے ہر عالم اور شیخ وقت مرزا قادیانی پر عدالتوں میں لائیبل دائر کر سکتا ہے مگر وہ صبر کئے بیٹھے ہیں۔اور مرزا قادیانی کے یہ زہر میں گھلے ہوئے تیر دل وجگر پر لے رہے ہیں۔

سوم: برٹش گورنمنٹ کو باوصف ایسے جبروت اور طاقت اور ایسی عالمگیر حکومت کے جس کی سلطنت میں سورج غروب نہیں ہوتا، مرزا قادیانی اپنی خام خیالی سے کمزور یقین کرتا ہے کہ وہ مسلمانوں کے جہاد سے خوف کرتے ہیں، حالانکہ مسلمانوں کو مذہب اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ تم جس سلطنت کے امن میں ہو اس سے انحراف کرنا خدا اور رسول سے انحراف کرنا ہے، اور اس کا نام جہاد نہیں بلکہ بغاوت اور بے وفائی ہے۔ پھر اسلام میں بھی ویسا ہی جہاد ہے جیسا سلاطین یورپ نے پچھلے دنوں چین میں اور خود برٹش گورنمنٹ نے جنوبی افریقہ میں کیا اور اب صومالیہ اور وینز ویلا میں کر رہی ہے جو بالکل قدرت وفطرت کے مطابق ہے۔مگر مرزا قادیانی تمام جہادوں کو وحشیانہ ظلم قرار دیتا ہے۔گویا ہر ایک جہاد کرنے والی سلطنت ظالم ہے، جابر ہے، وحشی ہے۔

چہارم: ضرورت اور ٹھیک منصوصہ اسلامی شرائط کے وقت مذہب اسلام میں جہاد ویسا ہی فرض ہے جیسا دوسری سلطنتوں میں، مگر مرزا قادیانی اس رکن شرعی کو مذموم سمجھتا ہے، لہٰذا ہرگز مسلمان نہیں بلکہ تمام مذاہب کا راندہ ہے۔

پنجم۔ بفرض محال نہ صرف ۶ کروڑ مسلمان بلکہ ان کے ساتھ ۲۴ کروڑ ہنود اور پھر مجموعی تعداد ۳۰ کروڑ آدمی بھی چاہیں تو گورنمنٹ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے، مرزا قادیانی کی مفروضہ ایک لاکھ فوج تو کیا پدی کیا پدی کا شوربہ ہے۔مرزا قادیانی کے مریدوں کی تعداد تو کسی طرح چند ہزار سے زیادہ نہیں، مگر ہمارے بعض مشائخ کے مریدوں کی تعداد فی الحقیقت لاکھوں تک ہے مگر آج تک گورنمنٹ پر کسی نے اپنی تعداد ظاہر نہیں کی۔اور کیوں کرتے یہ تو مرزا قادیانی ہی کی کم ظرفی اور اوچھا پن ہے۔

ہم بارہا...لکھ چکے ہیں کہ ایسے لغو اور مضر خیالات کی اشاعت سے تائب ہو، جو نہ صرف عموماً اہل اسلام کے لئے بلکہ خود مرزا قادیانی کے لئے مضر ہیں۔اور گورنمنٹ ناواقف نہیں وہ خوشامد کے خودغرضانہ پہلوؤں کو خوب سمجھتی ہے، مگر مرزا جی نہیں مانتے تو اس کا خمیازہ چکھیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھنا آپ تو عیسی موعود اور نبی مبروز اور امام الزمان جیسے کچھ ہیں دنیا جانتی ہے، مگر شوکت اللہ ضرور مجدد السنہ مشرقیہ ہے اور پبلک نے اس کو مجدد مان لیا ہے۔ پس اس کی پیشین گوئی کسی طرح اوپر اوپر جانے والی نہیں انشاء اللہ۔ اڈیٹر (شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ نمبر ۷۔، ۱۷ فروری ۱۹۰۳ء ص ۴۔۵)

(جس میموریل کا اوپر ذکر ہوا ہے وہ ذیل میں نقل کیا جاتا ہے:

میموریل: چونکہ تاج پوشی کا جلسہ جو دہلی میں ہوگا ہر ایک فرقہ رعایا گورنمنٹ برطانیہ کو اس سے بہت خوشی ہے اور مسلمانوں کو ایک خاص خوشی جو اس جلسہ میں ان کے اسلامی تخت گاہ کے شہر کو عزت دی گئی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس محسن گورنمنٹ کو مسلمانوں پر ایک خاص نظر عنایت ہے اور مسلمانوں کی مدت دراز سے ایک دلی تمنا ہے جس کے پیش کرنے کے لئے اس وقت سے زیادہ مبارک کوئی وقت نہیں کہ ہمارے بادشاہ عالی جاہ قیصر کی تاج پوشی کے جلسہ کا دن قریب ہے اس لئے مجھے تحریک کی گئی کہ میں اس التماس کو ادب سے پیش کروں کیونکہ میں ایک ایسے مسلمانوں کے گروہ کا امام ہوں کہ جو برٹش انڈیا اور دوسرے مقامات میں ایک لاکھ سے بھی زیادہ ہے اور میں ضروری نہیں سمجھتا کہ میں ان کے نام لکھوں کیونکہ وہ مجھ سے بیعت کرنے والے ہیں یعنی میرے مرید ہیں اور مجھ سے الگ نہیں ہیں۔ یہ وہ فرقہ ہے جو فرقہ احمدیہ کے نام سے مشہور ہے اور پنجاب اور ہندوستان اور دیگر متفرق مقامات میں پھیلا ہوا ہے۔ یہی وہ فرقہ ہے جو دن رات کوشش کر رہا ہے کہ مسلمانوں کے خیالات میں سے جہاد کی بے ہودہ رسم کو اٹھا دے چنانچہ اب تک ساٹھ کے قریب میں نے ایسی کتابیں عربی اور فارسی اور اردو اور انگریزی میں تالیف کر کے شائع کی ہیں جن کا یہی مقصد ہے کہ یہ غلط خیالات مسلمانوں کے دلوں سے محو ہو جائیں۔ اس قوم میں یہ خرابی اکثر نادان مولویوں نے ڈال رکھی ہے لیکن اگر خدا نے چاہا تو میں امید رکھتا ہوں کہ عنقریب اس کی اصلاح ہو جائے گی۔ گورنمنٹ کے اعلیٰ حکام کی طرف سے ایسی کارروائیوں کا ہونا ضروری ہے جن سے مسلمانوں کے دلوں میں منقوش ہو جائے کہ یہ سلطنت اسلام کے لئے درحقیقت چشمہ فیض ہے اور نہایت خوشی کی بات ہے کہ حضور لارڈ کرزن بالقابہ نے ایسی نمایاں کارروائیاں کی ہیں کہ مسلمانوں کو کبھی نہیں بھولیں گی جیسا کہ لاہور کے قلعہ کی مسجد کا مسلمانوں کو عطا کرنا اور ایک باہر کی مسجد جس پر ریلوالوں کا قبضہ تھا مسلمانوں کو عنایت فرمانا اور نیز اپنی طرف سے لاہور کی شاہی مسجد کیلئے ایک قیمتی لالٹین اپنی جیب سے مرحمت فرمانا۔ ان فیاضانہ کارروائیوں سے جس قدر مسلمان شکرگذار ہیں اس کا اندازہ نہیں ہوسکتا۔ لیکن ایک تمنا ان کی ہنوز باقی ہے اور وہ امید رکھتے ہیں کہ جن ہاتھوں سے یہ مرادیں پوری ہوئیں وہ تمنا بھی پوری ہوگی اور وہ آرزو یہ ہے کہ روز جمعہ ایک اسلامی عظیم الشان تہوار ہے اور قرآن شریف نے خاص کر کے اس دن کو تعطیل کا دن ٹھہرایا ہے.. اسی غرض سے قدیم سے اور جب سے اسلام ظاہر ہوا ہے جمعہ کی تعطیل مسلمانوں میں چلی آئی ہے اور اس ملک میں بھی برابر آٹھ سو برس تک یعنی جب تک کہ اس ملک میں اسلام کی سلطنت رہی جمعہ میں تعطیل ہوتی تھی۔ اسی وجہ سے ریاست پٹیالہ میں جمعہ کی تعطیل ان دنوں تک ہوتی رہی... برٹش انڈیا میں کون مسلمان ہے جو آہ مار کر یہ نہیں کہتا کہ کاش جمعہ کی تعطیل ہوتی.. مسلمان ایک قوم ہے جو سب سے زیادہ مذہب کا رنگ اپنے اندر رکھتی ہے۔ اور ہر ایک تالیف قلوب جو مذہبی رنگ میں کی جائے وہ ان کے دلوں کو کھینچ لیتی ہے۔ پس اعلیٰ سے اعلیٰ حکمت عملی مسلمانوں کے مسخر کرنے کی یہی ہے کہ مذہبی رنگ میں ان کو کوئی فائدہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہنچایا جائے چونکہ تاج پوشی کے جلسہ کا موقع ایک ایسا بابرکت موقعہ ہے کہ ہندو مسلمانوں کی اس طرف آنکھیں لگی ہوئی ہیں کہ اس مبارک رسم کی یادگار میں کیا کچھ سرفرازی ہر دو فریق کی کی جاتی ہے پس اگر گورنمنٹ اس مبارک دن کی یادگار کے لئے مسلمانوں کے لئے جمعہ کی تعطیل کھول دے یا اگر نہ ہو سکے تو نصف دن کی ہی تعطیل دے دے تو میں سمجھ نہیں سکتا کہ عام دلوں کو خوش کرنے کے لئے اس سے زیادہ کوئی کاروائی ہے مگر چونکہ گورنمنٹ کی فیاضی کا تنگ دائرہ نہیں ہے اور اگر توجہ پیدا ہو تو اس کو کچھ پرواہ نہیں اس لئے صرف نصف دن کی تعطیل ایک ادنی بات ہے۔ یقین ہے کہ گورنمنٹ عالیہ اس مبارک یادگار میں پورے دن کی تعطیل عنایت فرمائے گی اور یہی مسلمانوں کو توقع ہے۔ جمعہ کے دن کو کچھ مسلمانوں سے ہی خصوصیت نہیں بلکہ یہ دن عیسائی مذہب میں بھی قابل تعظیم ہے کیونکہ حضرت عیسی جمعہ کے روز ہی صلیب دیئے گئے تھے اور عیسائی عقیدہ کے رو سے تمام برکات کی جڑ یہی واقعہ ہے۔ یہودیوں کا سبت بھی اس زمانہ تک جب وہ مصر سے نہیں نکلے تھے جمعہ ہی تھا قدیم مصری سلطنت میں بھی جمعہ کی ہی تعطیل ہوتی تھی اور حضرت آدم بھی جمعہ کے دن ہی پیدا ہوئے تھے نوح کی کشتی ارارات کے پہاڑ پر جمعہ کے دن ہی لگی تھی۔ پس اس تعطیل سے یہ تمام یادگاریں قائم ہو سکتی ہیں اور مسلمان اس بات پر راضی ہیں کہ ان کی بعض غیر ضروری تعطیلیں بند کر کے ان کی جگہ جمعہ کی تعطیل دی جائے اور مجھے اس بات کا خیال ہے کہ جمعہ کی تعطیل رعایا اور گورنمنٹ میں ایک حقیقی مصالحت کی بنیاد ڈالے گی اور خیالات پر ایک ایسا اثر ہو گا کہ وہ فوق العادت تصور کیا جائے گا۔ اگرچہ گورنمنٹ بہت دانش مند ہے لیکن عام مسلمانوں کے حالات سے زاتی واقفیت مجھے اس بات کے اظہار کیلئے مجبور کرتی ہے کہ اس موقعہ پر مسلمانوں کو خوش کرنے کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی فریق نہیں اس لئے ایک بڑی جماعت کی تحریک سے یہ میموریل ارسال حضور کیا جاتا ہے اور امید کی جاتی ہے کہ توجہ سے اس پر غور کی جائے خاص کر میرے لئے جو ہمیشہ اس سعی میں ہوں کہ مسلمان لوگ گورنمنٹ کے ساتھ سچے اخلاص میں ترقی کریں اس تعطیل سے ایک دستاویز ملتی ہے اور گورنمنٹ کی عنایات ثابت کرنے کے لئے اور نئے دلائل حاصل ہوتے ہیں اس لئے میں اس عرض کے لئے جرأت کرتا ہوں کہ اس عرض داشت پر جرور توجہ فرمائی جائے اور اس کو ایک معمولی عرضی سمجھ کر ٹال نہ دیا جائے اور نہ یہ تصور کیا جائے کہ صرف ایک شخص کی یہ درخواست ہے کیونکہ جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں یہ ایک شخص کی درخواست نہیں بلکہ ایک لاکھ معزز مسلمانوں کی درخواست ہے اور چونکہ وہ لوگ مجھ سے بیعت اور مریدی کا تعلق رکھتے ہیں اس لئے ضروری نہیں سمجھا گیا کہ ان کے نام لکھے جائیں اور میں ان سب کی طرف سے بطور ایڈوکیٹ ہو کر امید بھرے دل کے ساتھ یہ عرض داشت روانہ کرتا ہوں اور دعا پر ختم کرتا ہوں۔ الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۳ء ص ۵-۶)

تازہ بے معنی الہام

۷ فروری ۱۹۰۳ء کے الحکم میں آسمانی باپ کا یہ پھڑکتا تازہ بتازہ الہام شائع ہوا ہے کہ لا یموت احد من رجالکم ۔ مگر معنی سمجھنے میں خود لیپا لک (مرزا قادیانی) کی سٹی گم ہے چنانچہ خود ہی بیان کیا ہے:

اس کے حقیقی معنی کہ تمہارے مردوں میں سے کوئی نہ مرے گا، تو ہو نہیں سکتے کیونکہ موت تو انبیاء تک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو آتی ہے اور نہ قیامت تک کسی زندہ رہنا ہے، مگر اس کے مفہوم کا پتہ نہیں شائد کوئی اور معنی ہوں۔

ہم کہتے ہیں کہ آسمانی بغلول ایسا گول مٹول ڈھول کے اندر پول الہام ہی کیوں کرتا ہے جس کے معنی خود اس کا کلونٹا لیپا لک (مرزا قادیانی) بھی نہیں سمجھ سکتا۔ معلوم ہوا کہ الہام کے معنی سمجھانے کو بھی الہام کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیا کسی نبی پر ایسا الہام ہوا جس کے سمجھنے کو قوت منتظرہ باقی رہی ہو۔ لیپا لک کے نزدیک جو الہام گورکھ دھندا ہو، اور میخون اور ناخنوں اور دانتوں اور دہان بے دندان کے زور لگانے سے بھی نہ کھل سکے مناسب ہے کہ مجدد السنہ مشرقیہ (احمد حسن شوکت) سے سمجھ لیا کرے کیونکہ وہ باپ بیٹے دونوں کے گور گڑھے سے خوب واقف ہے۔ بھلا دنیا میں ایسا کلام کون سا ہے جو مجدد کی سمجھ میں نہ آئے، وہ تو بے معنی کلام کو بھی بامعنی کر سکتا ہے۔ لیجئے سنیئے:

یہ الہام طاعون کے متعلق ہے جس کو آسمانی باپ نے لیپا لک کی لینڈ وری میں بھیجا ہے اور جو اس کا بڑا بھاری تمغہ ہے۔ مرزائیوں میں سے تو اب تک کسی پر اس کا دست شفقت پھرا نہیں یعنی خاص دارالامان قادیان میں تو کیا پنجاب کے کسی شہر اور حصے اور گاؤں میں بھی کوئی مرزائی نہیں مرا، اور لوگوں نے غل مچایا کہ خاص قادیان میں اتنے کیس ہوئے تو یہ مخالفوں بداندیشوں کا نرا طوفان بہتان ہے۔ البتہ اب آسمانی باپ عورتوں پر اسلئے غضب ناک ہے کہ آسمانی منکوحہ جو عورتوں کی جنس سے لیپا لک کے ہتھے نہیں چڑھی۔ اور کسی نے اس کے رونے پیٹنے بلبلانے اور چیخنے چلانے ایڑیاں رگڑنے پر ذرا بھی رحم نہ کیا۔ پس آسمانی باپ نے یہ غضب ناک الہام کیا کہ لا یموت احد من رجالکم بل یمتن نسا ئکم کلھن یعنی تمہارے مردوں میں سے ایک بھی نہ مرے گا بلکہ تمہاری تمام عورتیں مریں گی، کیونکہ عدمی مفہوم سے وجودی مفہوم نکلتا ہے، اور ضد سے ضد یعنی نقیض سے نقیض کا علم ہو جاتا ہے۔

دوسرے معنی یہ ہیں کہ تمہارے مردوں میں سے صرف ایک یعنی مرزا قادیانی قیامت تک نہ مرے گا اس کے سوا موت سب کا سلفہ کر جائے گی۔ اس صورت میں الہام یوں ہے لا یموت احد من رجالکم اعنی مرزا کیونکہ مرزا قادیانی ہمیشہ لوگوں کی اموات کی پیش گوئی کرتا ہے اور مخالفوں میں سے جب کوئی مرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور اعلان دیتا ہے کہ میری مخالفت نے اس کو ہلاک کیا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا اپنی زندگی کا ٹھیکہ ابدالاباد تک لے کر دنیا میں آیا ہے۔ بھلا ایسے صاف اور صریح معنی میں باپ بیٹے دونوں کیوں کرگھن چکر ہو گئے۔ بس جی بس بافندگی معلوم شد۔ اڈیٹر (شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ نمبر ۷، ۱۷ فروری ۱۹۰۳ء ص ۶)

(الحکم قادیان میں لا یموت احد من رجالکم والے الہام کا درذیل مضمون میں ذکر کیا گیا ہے:

ڈائری ۲۸ جنوری ۱۹۰۳ء۔ غاسق الله ۔آج صبح کو ساڑھے چار بجے کے قریب مشکوئے معلیٰ میں صاحبزادی پیدا ہوئی جس کے متعلق گذشتہ شب کو پیدا ہونے سے پہلے غاسق الله کا الہام ہوا تھا۔ الحکم کی گذشتہ اشاعت میں جو یہ درج ہوا ہے کہ الہام بعد میں ہوا تھا یہ سہو ہوا ہے۔ اصل یوں ہے کہ بچہ پیدا ہونے کے قریباً چار گھنٹے پیشتر یہ الہام حضرت اقدس کو ہوا تھا جو اسی وقت آپ نے تشریف لا کر مولانا سید محمد احسن صاحب کو سنایا۔ اس وقت رات کے بارہ بجے تھے۔ حضرت حجۃ اللہ نے مولوی صاحب کے دروازہ پر دستک دی مولوی صاحب نے جب پوچھا کہ کون ہے تو فرمایا، غلام احمد۔

۔ پھر آپ نے یہ الہام مولوی صاحب کو سنایا اور ایک رؤیا بھی سنائی جو اسی وقت دیکھی تھی کہ حضرت حجۃ اللہ کو ام المومنین کہتی ہیں کہ اگر میرا انتقال ہو جائے تو آپ اپنے ہاتھ سے میری تجہیز و تکفین کریں۔ غرض یہ الہام بچہ کے پیدا ہونے سے پہلے ہوا تھا۔

در بارشام: قبل از عشاء حضرت حجۃ اللہ نے اسی الہام غاسق الله کے متعلق فرمایا کہ غاسق عربی زبان میں اس تاریکی کو کہتے ہیں جو بعد زوال شفق اول رات چاند کو ہوتی ہے اور قمر کی آخری رات میں جب وہ بے نور رہتا ہے تو یہ لفظ بولتے ہیں اور خسوف کی حالت میں بھی بولتے ہیں ۔قرآن شریف میں جو من شر غاسق اذا وقب آیا ہے تو اس کے یہی معنی ہیں کہ ظلمت کی برائی جب وہ داخل ہو فرمایا اجتہادی طور پر میں سمجھتا ہوں کہ یہ کسی ابتلاء کی خبر ہے جو منکرین کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قدیم سے یہی سنت ہے کہ دشمن کو بھی موقع دیتا ہے چنانچہ بعض وقت آنحضرت ﷺ کی کوئی بظاہر شکست کا وقت پیش آ جاتا جیسے فرمایا ان یمسسکم قرح فقد مس القوم قرح مثله و تلك الایام نداولها بین الناس

فرمایا منافقوں کی مثال کلما اضاء لهم مشوا فيه و اذا اظلم علیهم قاموا خدا نے فرمائی ہے مگر ہمارے مخالف قاموا میں داخل ہیں۔ جب تاریکی خدا کی طرف منسوب ہو تو اس سے دشمن کی آنکھ میں ابتلاء کا موقع مراد ہوتا ہے (الحکم ۷ فروری ۱۹۰۳ء ص ۴)

۲۱ جنوری ۱۹۰۳ء کو عشا سے قبل حضرۃ اقدس نے الہام سنایا لا یموت احد من رجالکم ۔اور فرمایا کہ اس کے حقیقی معنی کہ تمہارے رجال (مردوں) میں سے کوئی نہ مرے گا، تو ہو نہیں سکتے کیونکہ موت تو انبیاء تک کو آتی ہے اور نہ قیامت تک کسی کو زندہ رہنا ہے مگر اس کے مفہوم کا پتہ نہیں شائد کوئی اور ہو۔

۲ فروری کو سیر میں حضرت اقدس نے یہ الہامات سنائے جو کہ آپ کو رات کو ہوئے

سننجیك سیغلبك انی معك و مع اهلك ، ساکرمك اکراماً عجیباً ۔ سمع الدعا انی مع الافواج آتیك بغتة ۔ دعاءك مستجاب ۔ انی مع الرسول اقوم و اصلی و اصوم ۔ و اعطیك ما یدوم۔ ۳ فروری اصلی و اصوم اسهر و انام و اجعل لك انوار القدوم ۔ و اعطیك ما یدوم ۔ ان الله مع الذین اتقوا ۔ ۴ فروری ذلك بما عصوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و کا نوا یعتدو ن (الحکم ۷فروری ۱۹۰۳ء ص۱۶)

(پادری اور سور کا شکار: ۷فروری ۱۹۰۳ء ص ۱۵..... تبصرہ: عیسائیت کیا ہوئی سور کے شکار کرنے کا گر ہوئی۔ نیوگنی کے لاٹ پادری کو شاید یہی کام ہو بجا لیکہ ہمارے پنجابی لاٹ پادری کو کلیسا کی اندرونی مرمت سے فرصت نہیں۔ اڈیٹر الحکم)

مرزائیوں میں تقیہ

مرزا جی تو شیعہ کو مردود بلکہ کافر بتاتے ہیں مگر مرزائیوں میں شیعہ کی سنت یعنی تقیہ برابر جاری ہے۔ خود ہم نے جب کبھی کسی مرزائی سے پوچھا ہے کہ تمہارے پاس مرزا جی کی بروزی نبی اور مسیح موعود ہونے کی کیا دلیل ہے، تو انہوں نے مرزائی نبوت سے تو صاف انکار کیا، مگر مسیح موعود ہونے کا اس دلیل سے اقرار کیا کہ عیسی مسیح دنیا میں فوت ہوئے ہیں، لہذا مرزا جی قطعاً اور یقیناً اور ایماناً مسیح موعود ہیں۔ دیکھئے کیسی محکم اور برجستہ دلیل ہے کہ کوئی خر دجال بھی سنے تو کان جھڑ جھڑا کر اور دم ہلا کر لید کرنے لگے۔

مگر جب کوئی دہریہ یا آریا جو معجزات کا منکر ہو یہ کہے کہ انیس سو برس تک بے کھائے پیئے آسمان پر عیسی مسیح ہرگز زندہ نہیں رہ سکتے، لہذا میں مسیح موعود ہوں، تو مرزا قادیانی اور مرزائیوں کے پاس اس کے خلاف کیا دلیل ہے۔ مگر بروزی محمد ہونے کی کوئی دلیل نہیں، بجز عقائد ہنود کے جن کے یہاں تناسخ جائز ہے حالانکہ خود بدولت تناسخ کے مسئلہ میں آریا کو گالیاں دے چکے ہیں۔ خیر یہ تو پرانی بات ہے گفتگو تو اس امر میں ہے کہ جب مرزا جی اپنے چیلوں کو ڈانٹ چکے ہیں کہ میری نبوت سے اگر کسی نے انکار کیا تو یاد رکھنا خر دجال پر سوار کر کے اس حیثیت سے قادیان کے بارہ پتھر باہر دیس نکالا دوں گا کہ خر دجال کی دم کی طرف منہ ہوگا اور اس کے کانوں کی طرف پشت۔ مگر میرزائی اس ڈانٹ کو نہیں مانتے یا تو اپنے نبی پر پورا ایمان نہیں لائے یا شیعہ کی طرح تقیہ کئے ہوئے ہیں۔ لیکن ہم کو ہرگز یقین نہیں کہ ان کے نبی نے ایسا حکم دیا ہو جو علی الاعلان اس کی نبوت کے نہ ماننے اور عام طور پر کھلے بندوں نبوت کی اشاعت میں خلل انداز ہو، کیونکہ لیپا لک اپنی طرف سے ایک بات بھی نہیں کہہ سکتا بلکہ وہی کہتا ہے جو آسمانی باپ اس کے کان میں پھونک دیتا ہے۔ آسمانی باپ تو صاف کہہ چکا ہے کہ تو بمنزلہ میرے ولد کے ہے اور تو بروزی نبی ہے۔ پس یہ قیاس میں نہیں آتا کہ لیپا لک نے آسمانی باپ کی وصیت کے خلاف اپنے چیلوں سے یہ کہہ دیا ہو کہ جب تم پر زور پڑے اور بھاگتے راہ نہ ملے، تو تقیہ کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے میری نبوت کے بوجھ سے کاندھا گرادیا کرو۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ خود مرزائی نالائق اور ضعیف الاعتقاد اور بدمذہب اور ڈانواں ڈول ہیں، ان کے نبی کا کچھ قصور نہیں۔ پس ایسے تمام مرزائیوں کے گلے سے پٹا اور بھنور کلی نکال کر بالکل آزاد اور ان کی بیعت بالکل ختم کر دینی چاہیے، ورنہ یہ بھیدی بن کر لنکا ضرور ڈھائیں گے، یا نادان دوست بن کر مرزا جی کے دشمنوں کو بھی مات دیں گے۔ اڈیٹر۔ (شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ نمبر ۷، ۱۷ فروری ۱۹۰۳ء ص ۶۔۷)

مرزائی حوادث

جعفر زٹلی لاہوری لکھتا ہے:

۲۰ و ۲۱ جنوری ۱۹۰۳ء کو گورداسپور میں ان مقدمات کی پیشی تھی جو مرزائیوں نے مولوی محمد کرم الدین و مولوی فقیر محمد پر دائر کئے تھے۔ ۲۰ کو مجسٹریٹ صاحب موجود نہ تھے ۲۱ کو مقدمہ دفعہ ۴۱۷ کا پیش ہوا۔

مرزائیوں کی جماعت لمبے جبے پہنے سبز سیاہ عمامے باندھے سویرے ہی آ گئی تھی حکیم نورالدین اور عبدالکریم بھی تھے۔ فریقین اندر بلائے گئے تو مرزا قادیانی کا ایک خاص مرید اور دو چار جنٹل مین عدالت کے چبوترہ پر مثل خوان کے پاس جا بیٹھے، جانب ثانی کے وکلاء نے اعتراض کیا، عدالت نے فوراً وہاں سے نکال دیا پھر حکیم فضل دین مستغیث کا بیان شروع ہوا۔ اثناء بیان میں یعقوب علی تراب کچھ کان میں پھونکنے لگے۔ وکلاء نے اعتراض کیا۔ عدالت نے خفا ہو کر فوراً پیچھے ہٹا دیا۔ یہ دوسری ذلت ملی۔

مستغیث کا بیان نہایت مزیدار رہا۔ مستغیث نے کتاب نزول المسیح کا تذکرہ کیا تو وکلاء مستغاث علیہ نے کہا کہ اس کتاب کا شامل ہونا ضروری ہے۔ ۲۰ فروری تاریخ دی گئی۔

وکلاء مستغاث علیہ نے یہ عذر تحریری کیا ہے کہ مقدمہ اس عدالت میں سماعت نہیں ہوسکتا۔ بعد بیان مستغیث اس پر بحث ہوگی۔ اگر عدالت کی رائے ہوئی تو مقدمہ منتقل کر دے گی، ورنہ دفعہ ۵۲۶ سے فائدہ اٹھایا جائے گا۔

دوسرے مقدمہ لائیبل میں دفعہ ۵۲۶ ضابطہ فوجداری کے مطابق درخواست دی جائے گی۔ عدالت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے مستغاث علیہ کو ۲۶ فروری تک مہلت دی ہے۔

ہم نے سنا ہے کہ مولانا ابوالفضل (کرم الدین جہلمی) نے مرزا قادیانی اور حکیم فضل دین مرزائی پر ایک جدید استغاثہ دائر کرادیا ہے جس کی پیشی ۱۷ فروری ۱۹۰۳ء ہے۔ وارنٹ پھر جاری ہو گئے ہیں۔ مرزا قادیانی کو نہایت شرمندگی حاصل ہو رہی ہے۔ (شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ نمبر ۷، ۱۷ فروری ۱۹۰۳ء ص ۷۔۸)

وہی مرزا جی کا میموریل

ہم عصر چودھویں صدی لکھتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سوائے اپنے ایک لاکھ مریدوں کے، جو معلوم نہیں کہاں ہیں زمین پر ہیں یا آسمان پر، باقی چھ کروڑ مسلمانان ہند کو غدار اور مفسد قرار دیتے ہیں۔ اگر گورنمنٹ ہند کو اپنی ہستی اور تعلیمات سے ہی آگاہ کرنا مقصود تھا، تو مسلمانوں پر یہ تہمت لگائے بغیر بھی کر سکتے تھے آپ نے ایک میموریل گورنمنٹ ہند کو بھیجا ہے کہ دربار تاجپوشی کی یادگار میں جمعہ کو بھی تعطیل ہو جایا کرے۔ اول تو یہ درخواست کبھی منظور نہ جائے گی کیونکہ حاکمان وقت اپنے ہی تہوار کی تعطیل قائم رکھیں گے اور ہفتہ میں دو روز کی تعطیل اصول سیاست مدن کے خلاف ہے۔ لیکن اگر مرزا صاحب قادیانی کو خاموش نہ رہنے اور گورنمنٹ کے کانوں میں اپنے وجود سے اس کو آگاہ کرنے کے واسطے ایک مضمون کی تلاش تھی تو مسلمانوں پر جھوٹا اتہام لگانے کی کیا ضرورت تھی۔

یہ مضمون صرف مسلمانوں کی دل آزاری اور گورنمنٹ کی جھوٹی خوش آمد کے واسطے لکھا گیا ہے، جو سراسر خلاف واقع اور محض غلط ہے۔ مرزا صاحب قادیانی گورنمنٹ کو دھوکا دینے اور اس کی خوش آمد کے لئے جو چاہیں کہیں، مگر وہ ان لوگوں کو دھوکا نہیں دے سکتے جو ان کی تالیفات کو پڑھتے رہتے ہیں، اور کہہ سکتے ہیں کہ ان کی ایک تالیف کا بھی یہ مقصود نہیں۔

ہم مرزا صاحب قادیانی کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ اپنی ان ساٹھ تالیفات کا نام لیں جو انہوں نے اس غرض سے لکھی ہیں اور جن کا ذکر میموریل میں کیا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی، گورنمنٹ کو بتاتے ہیں کہ چھ کروڑ مسلمانوں میں صرف ایک لاکھ مسلمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفادار ہیں اور باقی مفسد اور غدار اور ان مفسدوں اور غداروں کے واسطے گورنمنٹ سے ایک ایسی رعایت اور مہربانی کی درخواست کرتے ہیں جو بہت غیر معمولی ہے۔ گورنمنٹ کو جو جواب اس درخواست کا دینا چاہیے وہ صرف یہ ہوسکتا ہے کہ اگر مسلمانوں کی کثیر تعداد میں جہاد کے خیالات پھیلے ہوئے ہیں، تو ان مفسدوں کو شمار کر کے پھانسی لگا دینا چاہیے اور چونکہ یہ درخواست ایک نہایت قلیل جماعت کی طرف سے ہے، اس کو نامنظور کرنا چاہیے۔ گورنمنٹ ایک لاکھ آدمی کے واسطے تیس کروڑ رعایا کا شعار نہیں بدل سکتی۔

مرزا صاحب قادیانی نے ایک عجیب مہمل پوزیشن اختیار کی ہے۔ تھیٹر کے سٹیج پر ایک مسخرا آتا ہے جس کا نصف منہ سفید ہوتا ہے اور نصف سیاہ۔ کبھی وہ ایک طرف ناظرین کے سامنے کرتا ہے اور کبھی دوسری طرف۔ مرزا صاحب قادیانی اس امر کا فیصلہ نہیں کرتے کہ وہ اس مسلمان کہلانے والی جماعت کے اندر ہیں، یا باہر۔ یہ فرقہ احمدیہ، محمدیوں میں شامل ہے یا ان سے علیحدہ ہے۔

ہم (مسلمانوں) کو معلوم ہونا چاہیے کہ کون ہمارا دوست ہے اور کون ہمارا دشمن ہے، تاکہ ہم اسی نسبت سے اس کے ساتھ سلوک کرسکیں۔ مرزا صاحب مسلمانوں کے ایک نائب کی حیثیت میں گورنمنٹ کے سامنے درخواست پیش کرتے ہیں۔ (آخری سطر پڑھی نہیں جاتی۔ بہاء) (شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ نمبر ۷، ۱۷ فروری ۱۹۰۳ء ص ۸)

استروں کی مالا

ہم بارہا یقین دلا چکے کہ مجدد السنہ مشرقیہ شوکت اللہ القہار کی شان رحم حسب فحوائے سبقت رحمتی علی غضبی شان قہر پر غالب ہے، اور شیر غرّاں بھی اپنے پیش پا افتادہ کو نہیں چھوتا۔ اور ہم یہ بھی ظاہر کر چکے کہ مجدد (احمد حسن شوکت) ہرگز مرزا قادیانی اور مرزائیوں کا بدخواہ نہیں بلکہ ایک خیر خواہ ریفارمر ہے۔ مجدد کے مشورے اور صلاح کے بغیر کوئی کام کریں گے تو خرابی اور مصیبت کا سامنا ہوگا۔

بھلا یہ کیا حرکت ہے کہ پوچھا، نہ گچھا، بیٹھے بٹھائے شامت جو انگلی دکھاتی ہے تو آؤ دیکھا نہ تاؤ، جھٹ سے گورنمنٹ پر ایک پنواڑا (میموریل) ٹھائیں دے مارا کہ میرے ساتھ ایک لاکھ قلمی فوج ہے جس کو ہفتہ میں بجائے اتوار کی تعطیل کے جمعہ کی تعطیل ملنی چاہیے۔ تعطیل و عطیل کی درخواست تو جیسی کچھ ہے خیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلاً، مقصود تو اپنی جرار فوج کی بھیڑ دکھانا ہے تا کہ گورنمنٹ سہم جائے اور مرزا جی کو نقلی نہیں، اصلی مسیح اور امام الزمان تسلیم کر لے۔

اس میں شک نہیں کہ مرزا جی نے ابھی تک ایک لاکھ آدمی صرف کاغذ پر دیکھے ہیں، ورنہ الحکم میں اسم وار تفصیل شائع کرتے، حالانکہ اب اس میں بیعت کا کالم ہی چھپنا گاؤ خورد ہو گیا، جیسا کہ ہم اس بارہ میں مرزا جی کی حکمت عملی مفصلاً لکھ چکے ہیں۔

اگرچہ ہمارے بعض مشائخ جن کے مریدوں کی تعداد درحقیقت لاکھوں تک ہے، گورنمنٹ میں کوئی ضروری میموریل بھیجتے تو کچھ مضائقہ نہ تھا، اور نہ گورنمنٹ کو کوئی شبہ گذرتا، کیونکہ علماء اور مشائخ مذہب اسلام میں انقلاب ڈالنے اور مصلح ہونے کے مدعی نہیں، اور نہ اسلام میں اصلاح اور ترمیم کی ضرورت ہے۔ مگر مرزا جی چونکہ بروزی نبی اور مسیح موعود اور مہدی اور بالآخر امام الزمان اور خاتم الخلفاء یعنی خاتم الانبیاء بننے کے مدعی ہیں، لہذا ایک لاکھ آدمی تو بہت ہوتے ہیں ان کے ساتھ تو دس ہزار آدمیوں کا ہونا بھی گورنمنٹ کیلئے خطرناک ہے، کیونکہ جو شخص مرزا جی پر ایمان نہ لائے وہ اسے واجب القتل سمجھتے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ گورنمنٹ ان کے منکروں میں سے ہے۔ پس اس کا انجام جو کچھ ہوگا عاقبت اندیش اہل الرائے اس کو خوب سمجھتے ہیں۔ لہذا ہم نے مرزا جی کے میموریل کو اس نوٹ کے عنوان میں ان کے گلے میں استروں کی مالا لکھا ہے۔ مجدد (احمد حسن شوکت) کی پیش گوئی کے پورا ہونے کے یہ سامان نظر آ رہے ہیں اور وہ ضرور پوری ہوگی۔ ان شاء اللہ

(شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ نمبر۔۸۔، ۲۴ فروری ۱۹۰۳ء ص ۱-۲)

اٹھارہ برس کا خواب آج دیکھ رہے ہیں

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے اسی جاں نثار اور فدائی نے چند اشعار شائع کئے ہیں جو دسمبر ۱۸۸۶ء کے شحنہ ہند میں مولوی یحیٰی کشمیری کی طرف سے مرزا جی کی مدح میں شائع ہوئے تھے۔ مگر کجا ۱۸۸۶ء اور کجا ۱۹۰۳ء۔

اول تو مرزا جی ۱۸ برس قبل بروزی نبی اور خاتم الخلفاء نہ بنے تھے۔ اس زمانہ میں تو آپ صرف آریہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا تعاقب کرر ہے تھے، اور کوئی مسلمان آپ کا مخالف نہ تھا۔ بلکہ بعض نیک سیرت، پاک طینت مسلمان آپ کے مرید و معتقد اور محض سادہ دلی اور بھول پن سے سانپ کے ظاہری خوش نما رنگ پر فریفتہ ہو گئے تھے۔ مگر مرزا جی نے کینچلی اتار کر دوسری کینچلی بدلی، تو زہر کھل گیا اور سب خوفناک ہو کر اور لا حول پڑھ کر علیحدہ ہو گئے۔ قادیان میں صرف چند اپاہج: پیراں نمی پرند مریداں مے پرانند، والے باقی رہ گئے۔

دوم: اخبار میں نامہ نگاروں کی طرف سے ہر قسم کے مضامین شائع ہوتے ہیں۔ اڈیٹر کے عقائد کو ان سے کیا تعلق۔

سوم: وہ اشعار ایسے تھے کہ ہر شاعر شاعرانہ ترنگ میں خود اپنی ذات کو ان سے متصف کر سکتا ہے، چہ جائے کہ غیروں کو۔ ایک شعر یہ تھا:

مسیحا را ، شابہ در کمال فیض روحانی
محمد را تبیع و خادم دین از دل و جان شد

اس زمانہ میں تو آپ (یعنی مرزا قادیانی) مشابہ مسیح تھے۔ مگر اب ان سے بدر جہا بڑھے ہوئے ہیں، بلکہ عیسیٰ مسیح میں (معاذ اللہ) بہت سے عیوب ہیں اور ان کے مقابلے میں خود بدولت بالکل معصوم ہیں۔ اس زمانہ میں آپ (یعنی مرزا قادیانی) تبیع (تابعدار) محمد ﷺ تھے، اب بروزی محمد یعنی بعینہ محمد ہیں۔ گویا غلام سے آقا بن گئے۔ جب مبصر مسلمانوں نے آنکھیں کھول کر یہ کیفیت دیکھی، تو مندرجہ ذیل شعر پڑھا

سفلہ خوش پوش را بر صدر عزت جا مدہ
کفش اگر زریں بود بالائے سر نتواں نہاد

مولوی یحیٰ کشمیری صاحب نے تو اپنے نبی کی تعریف میں کچھ بھی مبالغہ نہیں کیا۔ عرفی شیرازی خود اپنی تعریف میں کہتا ہے:

مریم من فیض جبریل از مزاج خود گرفت
مریمی را برد بالا ذہن عیسیٰ زائے من

یعنی آپ اگر شبیہ مسیح ہیں تو عرفی کا ذہن عیسیٰ زا ہے، یعنی عیساؤں کے جننے کی کل ہے۔ اس لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرفی کہتا ہے کہ میرے ذہن عیسی آفرین نے مریم ہونے کے مرتبے کو بڑھا دیا ہے۔

پس ہم ایسی مجذوب کی بڑ کشمیری (مولوی یحی) صاحب کے کلام کو سمجھے اور شحنہ ہند میں درج کر دیا۔

بقول مثل: آپ سے آئے تو آنے دو۔ اور : آئی تو رمائی نہیں تو فقط چار پائی

اگر مرزا صاحب قادیانی میں خلوص اور تدیّن اور تقوی اللہ ہوتا تو جو لوگ آپ کو ایک نیک نہاد بزرگ سمجھ کر مرید یا معتقد ہوئے تھے، وہ کیوں آپ سے علیحدہ ہو جاتے، اور کیوں تبرّا پڑھ کر آپ کے نام کا کتا پالنے سے بھی اب دریغ کرتے۔ ان کو تو تشنگی طلب لائی تھی، مگر جب انہوں نے چشمہ آب کی جگہ محض سراب دیکھا، اور بجائے رہبری کے رہزنی محسوس کی، تو اپنی سادہ لوحی پر نادم ہوئے، اور آپ سے قطع تعلق کرنے کو عین تدیّن سمجھے اور گمراہی میں رہنا گوارا نہ کیا

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست
پس بہر دستے نباید داد دست

ایسے بہت سے لوگ موجود ہیں جو مرزائیت کی تاریکی سے نکل کر توفیق الٰہی کی روشنی میں آ گئے ہیں جن کے خطوط ضمیمہ میں چھپ چکے ہیں۔ میرزا قادیانی اور میرزائی جواب دیں کہ ان لوگوں کے علیحدہ ہونے کے کیا وجوہ ہیں۔ آپ شائد یہ کہیں کہ ان میں کچھ شیطانی رگیں باقی تھیں۔ بھلا تمام شیطانی رگیں قطع نہ ہو جائیں تو مرزا جی کے پاس آتے کیوں اور اب آئے، تو کیا وہ رگیں پھر عود کر آئیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ مرزا جی کے فیض صحبت کا اثر ہوا۔ یوں کہیے نا کہ کاٹھ کی ہانڈی ایک ہی دفعہ چڑھتی ہے سادھو بچے ہمیشہ کامیاب نہیں ہوتے۔ (شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ۔ نمبر ۸۔ ۲۴ فروری ۱۹۰۳ء ص ۲۔۳)

قادیانی کے عربی قصیدہ پر مصری ادیبوں کی رائے

(مصری جریدے) المنار مجریہ ۱۶ شوال ۱۳۲۰ھ میں فاضل اڈیٹر کی رائے کا خلاصہ دربارہ اعجاز احمدی حسب ذیل ہے:

مرزا غلام احمد قادیانی نے جسے ایک قسم کا جنون ہے اور جس نے عقل سے فارغ خطی لے رکھی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گذشتہ مہینے میں ہمیں ایک عربی قصیدہ بھیجا ہے جس کا دیباچہ اردو میں ہے۔ وہ اس قصیدہ کو اپنا معجزہ سمجھتا ہے۔ اور ایسا قصیدہ لکھنے والے کو دس ہزار روپیہ انعام دینے کا وعدہ کرتا ہے۔ اس قصیدہ کے ساتھ ایک انگریزی خط بھی اس نے بھجوایا ہے جس میں اسی قسم قسم کا ہذیان ہے مگر اس بے وقوف نے انعام مقرر کرتے ہوئے کوئی حکم مقرر نہیں کیا جو اسکی بکواس اور شعراء کے سحر بیان اشعار کا موازنہ کرتا ہمارا ارادہ تھا کہ اس قصیدہ پر جرح وقدح کرتے اور مرزا کی لفظی صرفی نحوی اور عروضی غلطیوں کے علاوہ اس کا سرقہ بھی پکڑتے اور دکھاتے کہ مرزا نے شعراء متقدمین کے کلام کا سرقہ کر کے اس کی شکل کس طرح مسخ کی ہے۔ اور صحیح کو کیونکر غلط کیا ہے۔ مگر اس خیال سے کہ جو عربی جاننے والے ہیں وہ قصیدہ کے اشعار پڑھ کر خود ہی سمجھ سکتے ہیں اور اہل ہند میں سے جو اس کے فریب میں آ چکے ہیں وہ ہماری جرح کو اگر وہ ان کے پاس پہونچ بھی جائے، کب ماننے لگے۔ ہم نے اپنا ارادہ ملتوی کر دیا اور صرف چند شعر نقل کر دیئے تاکہ پڑھنے والے اس کا مضحکہ اڑائیں۔

اسکے بعد قادیانی کے قصیدے سے چند اشعار نقل کر دئے ہیں۔ اور یہی رائے دوسرے الفاظ میں اڈیٹر الہلال نے ظاہر کی ہے جو مسیحی مذہب رکھتا ہے اور جسکا مرزا کے ساتھ کوئی عناد بھی نہیں کیونکہ عیسائی ہونے کی وجہ سے وہ مرزا قادیانی کی گالی گلوچ سے بچا ہوا۔ (گلزار ہند) (شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ نمبر ۸۔ ۲۴ فروری ۱۹۰۳ء ص ۳)

رؤیا صادقہ

مولانا شوکت صاحب۔ السلام علیکم و رحمة الله و بركاته

ایک حاجی صاحب نے جو اہل حدیث سے ہیں، ۱۵ ذی قعد ۱۳۲۰ھ کو ۳ بجے شب کے خواب دیکھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ مجھ کو مرزا غلام احمد قادیانی کے بارے میں یہ خیال رہتا تھا کہ:

یہ شخص اپنے دعوی میں سچا ہے یا جھوٹا۔،

میں اپنے سینے پر قل ھو اللہ پڑھ کر سو گیا۔ خواب میں ایک شخص بزرگ بہت پاکیزہ صورت، سفید پوش، سر پر بہت بڑا عمامہ باندھے، چوغا پہنے، کمر سے پٹکہ کسے، میرے سر پر آ کھڑے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے۔اور کہا:

اے حاجی تو کس جنجال میں پڑا ہے، اس شخص کا دعوی مثیل المسیح اور موعود من جانب اللہ اور مہدی و نبی وغیرہ ہونے کا محض بناوٹ ہے۔ نبیوں کی صورت شکل ایسی نہیں ہوتی جیسی اس کی ہے۔ نبیوں کا روئے مبارک ایسا ہوتا کہ اس کے سامنے پھول بھی میلا معلوم ہوتا۔ اور نبیوں کے ہاتھ ایسے نرم ہوتے ہیں کہ ان کے سامنے روئی بھی سخت ہوتی ہے۔ مرزا قادیانی کے ہاتھ ایسے سخت اور خارزار ہیں جیسے ببول کے ٹھنے، اور مرزا قادیانی کے منہ کی کھال ایسی ہے جیسے گدھے کی کھال، اور ناک ایسی ہے جیسے گینڈے کا سینگ اور منارے کا کلس۔ اور داڑھی کے بال ایسے سخت جیسے برانڈی کی بوتل کے گاگ کے تار، اور انبیاء کے بال ریشم کے لچھے ہوتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ:

یہ شخص (یعنی مرزا قادیانی) کافر ہے، چلو نماز پڑھو۔ وہ مجھے ایک بہت بلند اور بڑی مسجد میں لے گئے۔ لوگ مسجد کی چھت چونے سے مزین کر رہے تھے۔ مجھے ایسا معلوم ہوا کہ تخمیناً ڈیڑھ سو علماء اس جگہ موجود ہیں۔ میں نے جماعت کے ساتھ نماز پڑھی۔ اور بعد نماز اس بزرگ نے فرمایا کہ اگر مرزا قادیانی کا کوئی مرید تم کو بہکائے، تو اس کے بہکنے میں نہ آنا۔

یہ کوئی مذاق اور دل لگی نہیں بلکہ سچا خواب ہے۔ جھوٹا خواب بیان کرنا شرعاً منع ۔از اوٹاوہ۔

(شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ نمبر ۸۔ ۲۴ فروری ۱۹۰۳ء ص ۳۔۴)

ضمیمہ کی ترقی

لیجئے جناب! برے کی ایسی کی تیسی اور یوں کی ووں ہوگئی۔ ہر سال ہجرت اکدس وانجس واخبث (مرزا قادیانی) پیش گوئی کرتے ہیں کہ ضمیمہ شحنہ بند ہو جائے گا۔ ہمارے نام بعض بدمعاشوں کے گمنام خطوط بھی آئے کہ امام الزمان (مرزا قادیانی) کی پیش گوئی امسال ضرور پوری ہوگی۔ مگر جھوٹے کے منہ میں وہ ہو گیا، اور ضمیمہ ہر سال خدا کی عنایت اور مربیوں اور قدردانوں کی حمایت واعانت سے نئی بڑھتی ہوئی قوت کے ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منکروں اور ملحدوں کی چھاتی پر مونگ دلتا ہوا ایک اعجوبہ اور دل کش سج دھج کے ساتھ نکلتا ہے، اور کسی کم سن معشوق کے اٹھتے جوبن کی طرح بڑھ رہا ہے۔ مرزا جی شائد اس پر بھولے ہوں گے کہ بعض پرچے ان کے مقابلے میں کامیاب نہیں ہوئے، مگر شحنہ ہند ان میں نہیں ہے۔ وہ جامعیت کمال نہ رکھتے تھے، وہ ناقص تھے، ناقابل تھے۔ شوکت اللہ القہار (احمد حسن شوکت)، خدا تعالیٰ کی عنایت سے جامع کمالات ہے۔ وہ منکروں کو ہر فن ہر مسلک ہر شعبہ میں عاجز کر سکتا ہے، اور ہم حلفاً کہتے ہیں کہ ابھی تک مرزا قادیانی اور مرزائیوں نے شوکت اللہ کا تابناک جوہر نہیں پہچانا۔ ابھی انہوں نے دیکھا ہی کیا ہے، انشاء اللہ بہت جلد دیکھیں گے۔ وہ اپنی اعجاز احمدی کو لئے پھرتے ہیں۔ و اللہ ثم باللہ! ہم کو اس محض بے حقیقت سمجھتے ہیں۔ ہمارے شاگرد اس سے بہتر لکھ سکتے ہیں۔ مگر بلاوجہ کون دردسر خریدے اور اپنے کاموں سے فرصت کسے ہے۔

مرزا جی کے پرانے پٹھو اور ہمارے لنگوٹئے یار محمد احسن امروہی صاحب نے اعجاز احمدی کا جواب لکھنے کی پھر تحریک کی ہے۔ جواباً گذارش ہے کہ:

اگر جیب میں ٹکے ہوں تو مرزا جی پانچ ہزار امرتسر میں یا لاہور میں کسی ایسے صاحب کے پاس جمع کرا دیں جو ہمارا بھی معتمد ہو۔ مثلاً:

امرتسر میں منشی غلام محمد صاحب فاضل و خواجہ صمد شاہ صاحب اڈیٹران اخبار وکیل۔ یا میر کرامت اللہ صاحب میر۔ اور لاہور میں مولوی محبوب عالم صاحب مالک پیسہ اخبار۔ یا مولوی محرم علی صاحب چشتی مالک رفیق ہند۔ یا میاں محمد چٹو صاحب تاجر ریشم۔

اس کے بعد طرفین سے محاکم مقرر ہوں۔

اگر ہمارے کسی شاگرد کا قصیدہ مرزا جی کے قصیدہ سے بڑھ کر رہے، اور مجلس محاکمہ کے ممبر ہم کو ڈگری دیں، تو ہم پانچ ہزار لینے کے مستحق ہوں گے، ورنہ نہیں۔ تم نے دس ہزار کا اعلان دیا تھا ہم اس کا نصف ہی مانگتے ہیں۔ اگر مرد ہو تو ایسے موقع سے نہ چوکو۔ ورنہ لعنۃ اللہ علی الجا علین الجا ھلین الضالین الد جالین۔ اڈیٹر (شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ نمبر ۸۔ ۲۴ فروری ۱۹۰۳ء ص ۴۔ ۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہی مرزا جی کا جہاد

۷فروری سنہ حال (یعنی۱۹۰۳ء) کے الحکم (قادیان) میں بڑے فخر کے ساتھ کسی اخبار سے ایک مضمون نقل ہو کر شائع ہوا ہے، جسکا خلاصہ یہ ہے کہ

تین سال کے عرصہ میں فرقہ احمدیہ نے حیرت انگیز ترقی کی ہے اور اب اس کی تعداد ڈیڑھ لاکھ سے بھی زیادہ ہے۔،

عجیب بات ہے کہ مرزا جی تو اپنے میموریل میں، جو پچھلے دنوں گورنمنٹ کے حضور بھیجا گیا ہے، فرقہ احمدیہ کی تعداد ایک لاکھ لکھیں اور مذکورہ بالا اخبار ڈیڑھ لاکھ سے بھی زیادہ بتائے۔ مدعی سست گواہ چست۔ معلوم نہیں دونوں میں کون جھوٹا ہے۔

اسکے بعد بمبئی کے افسر مردم شماری کی رپورٹ نقل ہوئی ہے جس میں فرقہ احمدیہ کا واجب العمل اصل الاصول صرف مسلمانوں کو جہاد سے روکنا ہے اور بس۔ گویا مرزا جی کی بعثت کی علت غائی اسکے سوا کچھ نہیں واقعہ میں جدید مذہب کے لئے اس سے بڑھ کر اصول ممکن نہیں لیکن پچھلے دنوں جو الحکم میں بطور علامت مسیح موعود یکسر الصلیب و یقتل الخنا زیر والی حدیث ثبت تھی اور پھر بعد میں ضمیمہ شحنہ ہند کی انگشت نمائی پر وہ حدیث چھیل ڈالی گئی، گویا اپنا تمغہ کھو دیا، تو اس سے کیا مراد تھی۔ کیا صلیب کا ٹکڑے ٹکڑے کرنا اور سوروں کا قتل کرنا جہاد نہیں، اور صلیب اور سوروں سے کیا مراد ہے۔ اگر آپ انکار کریں گے کہ میں صلیب کا توڑنے والا اور سوروں کا قتل کرنے والا نہیں ہوں، تو آپ مسیح موعود نہیں، اپنے ہی قول سے جھوٹے ہیں۔

مرزا جی جو مسلمانوں کو جہاد سے روک رہے ہیں تو معلوم نہیں کون سے مسلمان جہاد پر آمادہ ہیں۔ مرزا جی موجودہ پرامن سلطنت انگلشیہ میں یہ خواب پریشان کیوں دیکھ رہے ہیں، اور اسلام میں ایسے جہاد یعنی امن وامان کی حالت میں جدال وقتال کا حکم کہاں ہے۔ آپ اگر اس اسلامی جہاد کے خلاف ہیں جو مہذب اور معقول شرائط کے ساتھ مشروط ہے، تو برٹش کے جہاد ٹرنسوال اور یورپ کے جہاد چین اور ویز ویلہ اور سومالی کے جہاد کے بھی خلاف ہیں۔ پھر مرزا جی نے برٹش گورنمنٹ میں کیوں میموریل نہیں بھیجا کہ خلق اللہ کی خون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ریزی سے باز آئے حالانکہ اس کی ضرورت تھی۔ مسلمان تو جہاد کا نام تک بھول گئے ہیں، اس کے سامنے یہ تحریک کرنا تحصیل حاصل اور محض فضول ہے۔

مرزا جی کی زبان پر ہر وقت جہاد ہی جہاد کا رہنا ضرور مالیخولیا ہے، یا کابوس ہے، یا جنون۔ نہیں جناب! دیوانہ بکار خویش عاقل، کا مضمون ہے۔ ان کو ہر وقت خوف رہتا ہے کہ میں نے جو مسیح اور مہدی اور امام الزمان بننے اور اپنے جھنڈے کے نیچے مخلوق کے آنے کا اعلان دیا ہے، ایسا نہ ہو برٹش گورنمنٹ اس اجتماع عوام کالانعام کی ڈونڈی پیٹنے پر خوف ناک ہو کر مجھ سے مواخذہ کر بیٹھے۔ پس منہ میں تنکے لے لے کے ہمیشہ گورنمنٹ کے آگے دم ہلاتے ہیں کہ میں بھیڑیا نہیں بلکہ آسمانی باپ کی بھیڑ ہوں۔

مرزا جی کے مکار اور کاذب ہونے کی اس سے بڑھ کر اور کیا شہادت ہوگی کہ وہ ایک بے وجود امر (جہاد) کو ۶ کروڑ مسلمانان ہند کے سر تھوپتے ہیں اور اپنے کو جہاد کا مخالف قرار دیتے ہیں، اور اسی معدوم اور خلاف واقع امر کو اپنی مہدویت کا اعلیٰ نشان بتاتے ہیں۔ هذا شيء عجيب

مضمون کے اخیر میں لکھا ہے کہ احمدی جماعت کی ترقی کا بڑا باعث طاعون کا پھیلنا ہے۔ لوگ طاعون سے خوف زدہ ہو کر احمدی بنتے ہیں۔،

اس کی کیا وجہ ہے کہ خوف صرف مسلمانوں پر طاری ہوتا ہے۔ ہنود، عیسائی، آریا، پارسی، بودھ، کیوں احمدی نہیں بنتے۔ اور شاید جو مسلمان احمدی بن جاتا ہے وہ طاعون سے محفوظ رہتا ہے۔ قادیان میں تو کوئی کیا مرتا، جو آسمانی باپ کے لیپا لک کا مسکن ہے، تمام ملک پنجاب میں ایک احمدی بھی نہیں مرا۔ علاقہ بمبئی میں احمدیوں کی تعداد گیارہ ہزار ۸۷ بتائی گئی ہے، اگر وہاں ایک احمدی بھی مرا ہو تو ہمارا ذمہ۔

اگر در حقیقت احمدی بھی مرے ہیں تو فرمایئے مرزا قادیانی اور مرزائیوں کو طاعون نے کیا فائدہ دیا۔ دوست بھی مرے اور دشمن بھی۔ تو نشان مسیحیت و مہدویت غت ربود ہو گیا۔

ہم خیال کرتے ہیں کہ آئندہ گرما میں آسمانی باپ (مرزا کے الہام کنندہ) نے چاہا تو دماغ کا تھرمامیٹر اول درجہ پر پہنچ جائے گا جب کہ مرزا جی برٹش گورنمنٹ میں میموریل بھیجیں گے کہ میں امام الزمان ہوں میرے ہاتھ پر گورنمنٹ بھی بیعت کرے۔ اڈیٹر (شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ نمبر ۸۔ ۲۴ فروری ۱۹۰۳ء ص ۵۔ ۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا خوب الہام ہے

پچھلے دنوں آسمانی باپ (یعنی مرزا قادیانی کے الہام کنندہ) نے لیپا لک (مرزا قادیانی) پر وہ جوز ناتے دار الہام دار کا دونگڑا ابرسایا کہ بس تڑ کا ہی کر دیا، سنئے:

انی مع الرسو ل اقوم و ا صلی و ا صو م و اعطیك ما یدو م

ہوہوہوہو! کیا کہنا ہے...کتنالا جواب الہام ہے۔آسمانی باپ کہتا ہے:

میں اپنے رسول (لیپا لک) کے ساتھ کھڑا ہوتا ہوں، میں نماز پڑھتا ہوں، روزے رکھتا ہوں، اور تجھے وہ شئے عطا کرتا ہوں جو قیامت سے اودھر تک باقی رہے۔

گویا رسول اور ہے اور تجھے اور ہے۔یوں کیوں نہ کہا: انـــی مـعك اقـو م ۔رسول اور لیپا لک کا خطاب تو کئی مرتبہ دے چکا ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک عورت نے زنا کیا تھا اور وہ حاملہ تھی جس پر حد شرعی کا لگنا ضروری تھا۔ایک شخص نے اس اثنا میں کہا لا شر ب و لا اکل و لا نطق و لا استهل فمثل ذ لك یقتل یعنی زانیہ حاملہ پر حد لگائی جائے گی، تو اس کا جنین بھی مارا جائے گا، جس نے نہ کھایا ہے، نہ پیا ہے، نہ بولا ہے، نہ چیخا ہے۔کیا ایسے کا خون بہایا جائے۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا: حـد یث کحد یث الکھا ن ۔یعنی یہ شخص کاہنوں کی سی باتیں کرتا ہے جو مسجع اور مقفی ہوتی ہیں اور جن میں وہ لخت لخت جوڑ بند لگاتے ہیں۔

صاف ظاہر ہے کہ حضور رسول مقبول ﷺ پر ایسا مسجع کلام ناگوار گذرا۔مگر آسمانی باپ، لیپا لک کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے، اس کے ساتھ نماز پڑھتا ہے، اس کے ساتھ روزہ رکھتا ہے۔آسمانی باپ (خدا) کا بھی کوئی باپ (خدا) ہے جس کے لئے وہ صوم وصلوۃ کرتا ہے۔گویا نسلاً بعد نسلٍ وبطناً بعد بطنٍ تعدد آلہہ کا تسلسل جاری ہے۔ہر باپ کے واسطے ایک باپ اور ہر خدا کے لئے ایک خدا ہے۔

یہ تو ۳ فروری (۱۹۰۳ء) کا الہام تھا اب ۴۔فروری کے الہام کا جوڑ توڑ ملاحظہ ہو:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ا صلّی و ا صو م اسھر و انا م و اجعل لك انوار القدو م و اعطيك ما يدو م

واہ واہ! کیا کہنا ہے۔ الہام کیا ہے جلی قلم سے لکھ کر فرانس کی نمائش گاہ میں فرانسیسی مسیح ڈاکٹر ڈوئی کے سامنے پیش کرنے کے قابل ہے کہ دیکھو تو مسیح موعود ہے یا میں۔ اس الہام میں آسمانی باپ ٹھیکے کی گت بھرنا بھول گیا یا بہک گیا۔ کیا معنی کہ ا صو م کا مسجع انام لایا۔ بھلا کوئی پوچھے اس الہام میں اور گزشتہ الہام میں کیا فرق ہے۔ یہی کہ وہ بدتھا، یہ بدتر ہے۔ ہدایۃ النحو اور مراح الارواح پڑھنے والے اس سے بہتر الہام گھڑ لیتے ہیں۔ ایسے مصنوعی الہامات پر ایمان لانے والے خدا جانے کس قماش اور کینڈے کے لوگ ہیں اور کیسی ان کی قابلیت ہے۔

کہتے ہیں کہ منارۃ المسیح کے مجاور بڑے بڑے بالغ العلوم والعقول ہیں لیکن ان کا ایمان اگر ایسے ہی الہامات پر ہے تو بس حقیقت کھل گئی کہ جیسی روح ویسے فرشتے۔ ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ قادیانی نبوت ورسالت کا سہرا ہمارے پیارے مولوی حکیم نورالدین صاحب کے سر ہے اور وہی قادیان کے شب چراغ ہیں، انہیں سے ہمارا خطاب ہے کہ انصافاً مجدد السنہ مشرقیہ (احمد حسن شوکت) اور مرزا جی کے عربی الہامات کا موازنہ کریں۔

اب رہے ہمارے لنگوٹئے رفیق شفیق بالتحقیق الغریق یتثبت بالحشیش الدقیق۔ المریّ بالنار الحریق، جمرۃ المنجنیق، حریف مجلس الرحیق۔ مولوی امروہی اور سرگرم اور پرجوش محبّ صمیم کغلی الحمیم فی صحبۃ المسیح سقیم، لاکدر الیتیم مولوی عبدالکریم کے تو کیا ہی کہنے ہیں۔ ان کی تو وہی مثل ہے: ہاتھی کے پاؤں میں سب کا پاؤں۔

اب رہے ہمارے اڈیٹری مآب، انٹرنس رکاب، الحکم کی طناب، فی لجۃ المنارۃ غرقاب، شیخ یعقوب علی تراب، ان کی تو کچھ پوچھیئے ہی نہیں۔ سارا الحکم آپ ہی کے لیڈنگ آرٹیکلوں سے یوں بھرپور رہتا ہے جیسا سرگم کے سروں سے طنبور۔ اور یہ ہے سب آپ ہی کا ظہور۔ بس اب کہنے سننے کی کیا بات ہے۔ تانت باجی اور راگ بوجھا۔ اور جب الہامات کے سمجھنے اور شائع کرنے والے ایسے جامع اور مانع لوگ ہوں، تو مہدویت اور مسیحیت تمام ہندوستان میں ریلوے انجن کی طرح چیختی چلاتی، دھڑکتی ہاتھی کی سی چنگھاڑ مارتی، گڑگڑ کرتی، دھا چوکڑی مچاتی، کودتی پھاندتی کیوں نہ پھرے۔ اڈیٹر (شحنۂ ہند میرٹھ ضمیمہ نمبر ۸۔ ۲۴ فروری ۱۹۰۳ء ص ۶۔ ۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جعلی نبی پر ایمان

تیرہ سو برس تک نہ صرف جمہور اسلامی علماء وفضلاء آئمہ مجتہدین نے، بلکہ اقوام و مذاہب غیر کے منصف مزاج عقلاء وحکماء نے تسلیم کر لیا ہے کہ پیغمبر عرب وعجم ﷺ خاتم الانبیاء اور لا ثانی نبی اور ریفارمروں کا بھی ریفارمر ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر لیٹنر سابق رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی لاہور نے، جو ابھی تک شائد زندہ ہیں، اپنی ایک تحریر میں لکھا ہے کہ

مذہب اسلام کوئی نیا مذہب نہیں، صرف اصلاح شدہ عیسائیت ہے۔

گویا ایک عیسائی فاضل نے تسلیم کیا کہ آنحضرت ﷺ عیسی مذہب کے بھی ریفارمر ہیں۔ قرآن شاہد ہے، حدیث شاہد ہے کہ آنحضرت ﷺ خاتم النبیین ہیں، اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ مگر چودھویں صدی میں ایک ملحد (مرزا قادیانی) ہنکارتا ہے کہ اس زمانہ کا نبی میں ہوں اور مجھ پر جو شخص ایمان نہ لائے وہ دنیا میں واجب القتل اور عقبی میں جہنمی ہے۔

پھر جب بھاگتے راہ نہیں ملتی، تو اپنے کو مجدد بتاتا ہے۔ اور حدیث شریف کا حوالہ دیتا ہے کہ ہر صدی پر ایک مجدد پیدا ہوتا رہے گا۔ اس صورت میں گویا اب تک بارہ اسلامی مجدد پیدا ہوئے، مگر کیا کسی مجدد نے نبوت کا بھی دعوی کیا ہے۔

کبھی یہ کہتا ہے کہ ناقص نبی قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے، مگر کمال نبوت آنحضرت ﷺ پر ختم ہو گیا۔ کوئی پوچھے کہ خدا تعالی نے کامل نبی کے بعد ناقص نبی کیوں دنیا کے متھے مارا، اور کیوں دنیا کو ترقی کے ملاء اعلی پر پہنچا کر تنزل کی تحت الثری میں گرایا۔

پھر آنحضرت ﷺ کو کامل نبی بھی تسلیم کرتا ہے، اور آپ ﷺ کی احادیث کو بھی جھٹلاتا ہے، اور آیتوں کو توڑ مروڑ کر ان کا نزول اپنے حق میں بتاتا ہے۔ (اس مرزا قادیانی کی) بات بات میں شرارت آمیز کذب اور لغویت ہے۔ کس قدر جگر اور گردہ اس شخص کا اور کتنا پٹا ان لوگوں کا ہے جنھوں نے اس مکار کے ہاتھوں اپنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایمان فروخت کردیا اور اسلام سے منحرف ہو گئے۔

آج کے روز تمام اہل مذاہب میں سے کوئی شخص اسلام کا ایسا دشمن نہیں جیسا یہ شخص ہے۔کیا معنی کہ اصول اسلام کو کوئی مذہب والا برا نہیں سمجھتا، اگر قصور ہے تو صرف مسلمانوں کا، جو اصول اسلام پر نہیں چلتے اور اپنے ساتھ اسلام کو بھی مطاعن کا آماج گاہ بناتے ہیں۔اور سب کے گرو گھنٹال مرزا جی ہیں۔کیا معنی کہ عیسائی اور آریہ مرزائیوں پر اعتراض کرتے ہیں کہ تم جو محمد نبی کو چھوڑ کر مرزائی نبی کی امت بن گئے، تو بتاؤ دونوں نبیوں میں کون سچا اور کون جھوٹا ہے۔مرزائیوں کے پاس بجز رکیک تاویل کے اس کا کوئی جواب نہیں۔گو بظاہر اقرار نہ کریں مگر دل میں مرزا قادیانی ہی کو سچا اور افضل سمجھتے ہیں، اس کی بڑی دلیل یہ ہے کہ وہ محمدی کہلانے کو عار اور احمدی کہلانے کو فخر سمجھتے ہیں۔اڈیٹر (شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ نمبر ۸۔ ۲۴ فروری ۱۹۰۳ء ص ۷۔۸)

سور کا شکار

الحکم میں لکھا ہے کہ:

نیوگنی کے لاٹ پادری نے وہاں کے باشندوں کو بے رحمی سے سور مارتے ہوئے اعتراض کیا، اور دیسی عیسائیوں نے دوسرے دن درخواست کی کہ وہ (کون) ان کو سور مارنا سکھا جائیں۔ چنانچہ لاٹ پادری نے ۵۰ سور اپنی بندوق سے مارے (لاٹ پادری نے تو بے رحمی پر اعتراض کیا تھا، عبارت ہے یا خبط) عیسائیت کیا ہوئی سور کے شکار کرنے کا گر ہوئی۔ وغیرہ،

اڈیٹر الحکم شائد اپنے مسیح موعود کا فرض بھول گیا جو جلی قلم سے پچھلے دنوں خود الحکم کی پیشانی پر درج تھا کہ یقتل الخنازیر۔مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے تو اب تک ایک بھی سور نہ مارا۔لاٹ پادری نے ۵۰ مارے، پس مرزائیوں کا فرض ہے کہ لاٹ پادری کو اپنا مسیح موعود سمجھیں اور مرزائیت کو القط کریں۔اڈیٹر

(شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ نمبر ۸۔ ۲۴ فروری ۱۹۰۳ء ص ۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لڑکے کی جگہ لڑکی تھوپی گئی

مرزاجی پر الہام ہوا تھا کہ موجودہ جھول میں ایک کنکھڑا سال کا ساپورا لڑکا ایوان مسیح میں برآمد ہوگا، اور وہ ایسا ہوگا، اور ویسا ہوگا۔ مگر ہوئی منحوس لڑکی۔

آسمانی باپ (مرزا قادیانی کا الہام کنندہ) بھی عجیب بودم ہے کہ لڑکے اور لڑکی میں شناخت نہ کرسکا اور اناپ شناپ ایک پتھر پھینک مارا۔ مگر مرزاجی مثل سابق پھر یہی جواب دیں گے کہ آسمانی باپ نے کسی خاص جھول کا ٹھیکہ نہ لیا تھا، اب نہیں جب سہی، آئندہ جھول میں (آئندہ میں بہت گنجائش ہے) ضرور بالضرور لڑکا ہوگا، ورنہ ناک اور کان حاضر کردونگا۔ (شحنۂ ہند میرٹھ ضمیمہ نمبر ۸۔ ۲۴ فروری ۱۹۰۳ء ص ۶۔ ۷)

باسی کڑھی میں ابال

ہمارے پرانے لنگوٹیے رفیق، چیتھڑیا شفیق، ثوب عتیق، لئیق ومنطیق، صاحب نہیق، فی النار الحریق یعنی مولوی محمد احسن امروہی اسکنه الله دائماً فی منارة الزنديق کئی ہفتوں کے فاقے کے بعد پھر کچھ غنغنائے ہیں۔ گویا باسی گڑھی میں ابال آیا ہے۔ ہم تو یہ سمجھے تھے کہ پورا مسالا مل گیا ہے، مگر نہیں مادہ ذرا سخت ہے۔ اچھا صاحب اب کے مرتبہ خدا تعالی نے چاہا تو جلب کا ایسا جلاب آپ کی جلب منفعت کیلئے پلایا جائے کہ کھنکھنا کر دست بجیر وہ دست آئے کہ مواد فساد آنتوں کا گودا تک اسفل واعلی سے نکل پڑے، اور اس ابراز پر بروزی نبی بھی هل من مبارز ہنکارنا چھوڑ دے۔

یہ دکھانے کو کہ ہم بڑے لمڈھیک اور گرانڈیل انشا پرداز ہیں ایک صفحہ سے زائد پر تو فضول نامعقول مجہول طول دھر گھسیٹا ہے۔ گویا گلہری سے گلہری کی دم بڑی، اور مطلب دیکھو تو گلہری کے گھونسلے میں گودڑ کے سوا کچھ بھی نہیں۔ سارا مضمون بروزی نبی کی تعریف سے یوں مہامنہ بھرا ہے، جیسا سنڈاس بول وبراز سے۔

محمد احسن امروہی نے لکھا ہے: مخالفین تو یہی چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور بجھا دیں۔

بھلا بجھے ہوئے کو کوئی کیا بجھائے گا، خواہ پھونکیں مارتے مارتے آپ کی پھونک تک نکل جائے مگر سر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و ریش پرراکھ ہی اڑکر پڑے گی۔آپ آیت و لکن رسول الله و خاتم النبیین میں الف لام کو معہود ذہنی بتاتے ہیں۔اتنی خبر نہیں کہ کلام الٰہی میں یہاں موضع مدح میں ہے موضع ذم میں۔ورنہ آیت میں صرف رسول الله ہی کافی تھا۔لفظ خاتم النبیین نے کیافائدہ دیا۔

پھر خدا کے لئے ذہن ثابت کرنا،یعنی خدا کو ذہین بتانا،کسی لال گروہی کی لال کتاب میں لکھا ہوگا ورنہ اسماءالٰہی تو توقیفی ہیں۔خداتعالیٰ کو ذہین اور فطین اور عقیل اور سلیم الطبع اور فریس وغیرہ قرار دینا زندقہ ہے، کیونکہ ان صفات میں عدم وملکہ سے تقابل ہے۔اور آپ میزان ومنطق کے مرد میدان نہیں جو آپ کو زیادہ سمجھایا جائے۔

پھر جب آپ نے ختم رسالت کے بعد نیا نبی گھڑ لیا تو صاف ظاہر ہے کہ میرزا اور مرزائیوں کو نور وظلمت کی تمیز نہیں،اور کیوں کر ہو،چوپٹ اندھے ہیں۔ختم نبوت کا انکار بالکل نبوت کا انکار ہے کیونکہ ختم نبوت آنحضرت ﷺ کی صفت کاملہ ہے،اور ظاہر ہے کہ صفت کا انکار بالکل موصوف اور اس کے کمالات کا انکار ہے۔

مولوی محمد احسن امروہی صاحب لکھتے ہیں:

غیاث اللغات میں ہے کہ کلمہ کے آخر میں اگر حرف ہاء ہوگا تو اس کو نسبت میں واؤ سے بدلیں گے۔ جیسے گنجہ میں گنجوی۔اسی طرح امروهہ میں امروهوی کہیں گے۔،

مولوی امروہی صاحب کو اتنی خبر نہیں کہ یہ قاعدہ ہاء مظہر یعنی غیر مختفی میں ہے،نہ کہ مختفی میں۔ورنہ یاء نسبت لگا کر مکی کو مکوی اور مدنی کو مدنوی۔علی ہذا شیخوپورہ والے کو شیخوپوروی اور سکندرہ والے کو سکندروی کہے۔قادیان میں جو مرزائیوں کا مدینہ ہے رہ کر آپ کو ہاء مختفی اور غیر مختفی کی تمیز نہ ہوئی۔

مولوی محمد احسن امروہی صاحب کہتے ہیں:

لفظ اذاب کا ترجمہ گلوانا کہہ یا حال آنکہ اذابة کا ترجمہ گلانا یا پگھلانا ہے اور مصدر فارسی گدازانیدن بنالیا جس کو اذایت کا ترجمہ سمجھ لیا۔،

بایں ریش وفش امروہی صاحب کو صراح تک کی خبر نہیں جو اہل علم کے لئے مستند کتاب ہے جس میں لکھا ہے ذوب،ذوبان گداختن اذابۃ۔تذویب گدازانیدن۔دیکھئے اس عبارت میں گدازانیدن کے معنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گلوانے کے ہیں یا نہیں۔اور جب گدازانیدن متعدی بدومفعول ہے تو ذو ب کے معنی جو ا ذا بۃ کا مجرد ہے گداختن متعدی بیک مفعول ہوں گے مگر تمہاری مہے کی تو گئی ہے پھوٹ، اور بینائی کی آس گئی ہے ٹوٹ۔پس مادرزاد اندھوں کو کیا نظر آئے۔اور ہم جس طرح یہ نہیں کہتے کہ گداختن لازم نہیں آتا اسی طرح یہ بھی نہیں کہتے کہ ذو ب لازم نہیں آتا تا کہ آپ کو کریما کے اس شعر کو پڑھانے کی ضرورت ہو: چو شمع از پئے علم باید گداخت

اور ہم کب کہتے ہیں کہ ذو ب یعنی گداختن تقدیر؟ لازم نہیں آتا۔اسی طرح یہ بھی نہیں کہتے کہ اذا بہ کے معنی گلوانے کے نہیں ہیں۔اس کو ہمارا اختراع کہنا آپ کی مخترعہ جہالت ہے۔اور جب آپ خود کہتے ہیں کہ ایسا لفظ متکلم بلیغ کے کلام میں کیونکر آسکتا ہے جس سے الہام خلاف متکلم ہو سکے تو لفظ اذا بہ سے آپ کے بروزی نبی کو احتراز واجب تھا جو متکلم بلیغ کی بلاغت کے خلاف ہے۔ہم صراح کی سند پیش کر چکے۔اب دیکھیے آپ کیا کہتے ہیں۔

مولوی محمد احسن امروہی صاحب کہتے ہیں:

ستار خدا کے ناموں میں سے ایک نام ہے جس کے معنی چھپانے کے ہیں خواہ کوئی امر۔

تھوڑی سی استعداد والا بھی جانتا ہے کہ ستار کے معنی پردہ پوش اور عیوب کے چھپانے والے کے ہیں دعا اللھم ستر عیو بنا و ھو ستا ر العیو ب صاف دال ہے۔اگرچہ ستر اور اخفاء دونوں مرادف ہیں مگر استعمال اور محاورہ میں ستر کے معنی پردہ داری کے ہیں نہ کہ اخفا راز کے۔اب ہمارے لنگوٹئے یار کی لیاقت کا پردہ کھلا، یا نہیں۔اور صرف لنگوٹی باقی رہ گئی یا نہیں۔

مولوی محمد احسن امروہی صاحب لکھتے ہیں: اخفاء لغات اضداد میں سے ہے۔

قرآن مجید میں لفظ قــرء لغات اضداد میں سے ہے کہ حیض اور طہر دونوں معنی میں آتا ہے مگر مخل فصاحت نہیں۔شائد مرزا قادیانی اور مرزائیوں کے نزدیک ہو، جو اعجاز احمدی کی فصاحت کو قرآن شریف سے بڑھ کر سمجھتے ہیں، کیونکہ قرآن شریف میں لغات اضداد موجود ہیں، مگر اعجاز احمدی میں نہیں نـعـو ذ بـا للـہ ۔ صیغہ تفعل ہی کو دیکھو جو مذکر و مونث دونوں کے لئے آتا ہے اور مذکر مونث کی ضد ہے۔قرآن شریف میں بہت جگہ موجود ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی محمد احسن امروہی صاحب کہتے ہیں: ہم نے اختـفـو (پوشیدہ رکھو) کے معنی میں لکھا تھا اس کا مادہ خفت ہے باب افعال سے اختفوا ہوا۔ کاتب نے تاء منقوطہ کے نقطوں کی جگہ ہمزہ لکھ دیا۔

آپ نے کاتب سے بھی بڑھ کر یہ کمال کیا کہ اخفوٗ سمجھے اور جھٹ سے لایعنی اعتراض جڑ دیا جو ہوا میں اڑ گیا۔

مولوی محمد احسن امروہی صاحب کہتے ہیں: حالانکہ محاورہ عرب میں موجود ہے دبر فلا ن دبرا

یہ عرب کا محاورہ نہیں۔ اہل لسان شعراء عرب کا کوئی شعر یا کسی کتاب کی کوئی عبارت پیش کیجئے کہ مجرد دبر بھی ادبار کے معنی میں آتا ہے جو باب افعال سے ہے ورنہ اس کو اپنے فہم کا ادبار اور غلطی کی نحوست سمجھئے۔ معہذ الفظ ادبار کے معنی پشت چوپایہ کے زخمی کرنے کے بھی آتے ہیں اور آیت و اللیل اذا ادبر کے معنی صاحب صراح نے تبع اختیار کئے ہیں۔ بہر حال اس میں الہام غیر مقصود موجود ہے جس کو امروہی نے مخل فصاحت خیال کیا اور جب دبــر مجرد کے معنی بھی ادبــار کے ہیں تو باب افعال میں لے جانے سے کسانیدن کے معنی ضرور ہوں گے جو بلیغ متکلم کی بلاغت کے خلاف ہیں۔

مولوی محمد احسن امروہی صاحب لکھتے ہیں:

اس قسم کے استعارات (برج بہتان) تو قطع نظر زبان عرب کے فارسی میں بھی بکثرت مستعمل ہیں۔،

استعارہ، تشبیہ، تخئیل، ترشح وغیرہ سنے سنائے الفاظ عربیہ کا جمع کرنا فضول ہے جب کہ آپ کلام عرب سے خاص برج بہتان کی نظیر نہیں لا سکتے۔

مولوی محمد احسن امروہی صاحب فرماتے ہیں: لفظ رماح کے ساتھ بہت ابلغ ہے۔

عرب میں جنگ کے وقت دور سے غنیم کے حملوں کے روکنے کو تیر برسانے کا دستور تھا تا کہ وہ پسپا ہو جائے اور نیزہ کی جنگ قرب واتصال کے وقت ہوتی تھی جسے گھمسان کی جنگ کہتے ہیں۔ پس موزوں سہام ہے نہ کہ رماح۔

مولوی محمد احسن امروہی صاحب کہتے ہیں:

اس لغت کے سیکھنے کی حدیث اطلبوا العلم و لو کا ن با لصین میں ضروری تاکید ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالفرض یہ حدیث صحیح بھی ہو، تو اس سے علم دین سیکھنے کی تاکید ہے نہ کہ رمل اور جفر وغیرہ کی۔ جن کے حاصل کرنے پر آپ کے ولی کھنگر مٹے ہوئے ہیں اور حاصل نہیں ہوتے۔ اور رمل ہی کے بوتے پر مخالفوں کی موت کی پیشین گوئی کرتے ہیں، مگر وہ پٹ پڑتی ہیں کیونکہ رمل کی رو سے نرے اٹکل کے تیر ہوتے ہیں۔

اس حدیث سے گویا آپ کے نزدیک چینی زبان کا سیکھنا واجب ہے، مگر تعجب ہے کہ مرزا جی نے جو اپنے کو چینی الاصل مغل بتاتے ہیں کیوں چینی زبان نہیں سیکھی، نہ کسی مرزائی کو اس زبان کے سیکھنے کی کبھی ہدائت کی، حالانکہ حرف باء بمعنی فی بھی آتا ہے جیسے ذھبت بالمسجد جو فی المسجد کے معنی میں آتا ہے۔ آپ اس کو باء سببیہ سمجھے ہیں۔ افسوس ہے کہ ہدایۃ النحو کے سمجھنے سے بھی عاری ہیں۔

مولوی محمد احسن امروہی صاحب کہتے ہیں:

عام محاورہ عرب کا ہے ما له حصاة و لا اصاة ای رای یرجع الیه۔

اہل عرب کے محاورے یا لغت کی کسی کتاب (قاموس وغیرہ) سے ثابت کیجئے کہ اصاة کے معنی عقل کے ہیں نہ کہ حصاۃ کے، ہاں اصاة توابع حصاة سے ہے جو بغیر حصاة کے مستعمل نہیں ہوتا جس سے

و ان لسان المرء ما لم یکن له
اصاة علی عوراته مشعر

کا صحیح استعمال ثابت ہو، اگرچہ فصیح نہ ہو۔

ہم تمام اعتراضات کو مکمل اور مدلل طور پر ردّ کر چکے مگر ہمارے اعتراض کا ردّا تمام مرزائیوں پر بدستور چڑھا رہا کہ جب مرزا جی، بروزی محمد ہیں تو مسیح موعود ہونے کے دعوی سے دست بردار ہوں جس سے تابع اور متبوع اور مستقل اور غیر مستقل کا اجتماع اور الہام جری الله فی حلل الانبیاء سے مرزا جی کا جملہ انبیاء کرام کا بروزی ہونا، نہ کہ خاص آنخضرت ﷺ کا، اور ناسخ و منسوخ دونوں کا واجب العمل ہونا، اور بھائی بہن کے نکاح کے جواز و عدم جواز کا قائل ہونا، اور اپنے نفس کا خاتم بننا اور تقدم الشیء علی نفسه وغیرہ لازم آتا ہے۔

ان سب کا جواب مرزائیوں کے ذمہ ہے اور ہم حسب الہام ملہم حقیقی پیش گوئی کرتے ہیں کہ قیامت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک بھی تمام مرزائیوں سے اس کا جواب نہ بن پڑے گا۔اڈیٹر (شحنۂ ہند میرٹھ ضمیمہ نمبر۹۔یکم مارچ ۱۹۰۳ء ص ۱۔۳)

مجدد کے الہامات

یا شو کتنا انك لد ینا مكین امین و من بطن ام الد جا ل البطا ل المحتا ل مخر ج الجنین فقد نصر نا نصرة و اعطیناك سطوة و غلبة علی اعداء الدین فجزء الو تین بسكأین التسكین و اقطع المفسدین و اقنع ا حشاء هم و امعاء هم الی یو م الدین لا علا ء كلمة ا حكم الحا كمین و انا نا خذ هم مسلسلین و ند خلهم فی دا ر جهنم دا خر ین مقهو رین خا لدین لا نهم ادعوا النبوة و البرو زیة بعد نبینا خا تم النبیین فا نهم كا لا نا می یتسللو ن من سئلة القا دیا ن الی جحر السجّین (شحنۂ ہند میرٹھ ضمیمہ نمبر۹۔یکم مارچ ۱۹۰۳ء ص ۳۔۴)

بدمعاشوں سے سابقہ

میں نے لکھا تھا کہ بعض بدمعاش جو غالباً مرزا صاحب قادیانی اور ان کے بعض حواری کے حالات اور کیریکٹر سے واقف ہیں، یا ان سے عداوت رکھتے ہیں، بعض اوقات خلاف واقع امور بھی ضمیمہ میں درج کر نے کو بھیج دیتے ہیں مگر ہم ان کو درج نہیں کرتے۔

مولوی محمد احسن امروہی صاحب کی تحریر مندرجہ الحکم سے معلوم ہوا کہ یہ امر ان کو اور خود مرزا صاحب کو ناگوار ہوا کہ بدمعاشوں کی تحریریں ضمیمے میں کیوں شائع نہ ہوئیں اور اب کیوں نہیں ہوتیں۔اور یہ شکایت در حقیقت ہے بھی بجا، کیونکہ انسانی عادت طبیعت ثانیہ بن جاتی ہے، اور خارشیوں کے جسم میں جو چل اور خارش رہتی ہے وہ اس کا مٹ جانا ہی چاہتے ہیں، اور ان کو کھجانے میں سر دست آرام معلوم ہوتا ہے، اگرچہ انجام ان کی بیماری کے لئے مضر ہو۔پس ہم آئندہ مرزا جی کے تمام مخالفوں کی تحریریں خواہ وہ کیسی ہی خلاف واقع ہوں اور ان کے بھیجنے والے کیسے ہی بادی بدمعاش ہوں ضمیمہ میں شائع کرتے رہیں گے کیونکہ مرزا اور مرزائی اسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اپنی گرم بازاری دیکھتے ہیں، اور اسی میں خوش رہتے ہیں۔ کیونکہ مرزا جی کے مشن کا اہم مقصد شہرت ہے خواہ کسی طرح سے ہو۔ اور ان کو ہمارے علماء اور مشائخ کا ممنون ہونا چاہیے جنھوں نے اپنی تحریروں رسالوں اور کتابوں کی اشاعت سے مرزا جی کو بانس پر چڑھا دیا، اور ایک گمنام کس مپرس کا پبلک سے انٹروڈیوس کرا دیا جیسا کہ مصری اخبار الہلال نے لکھا ہے کہ ہندوستان کے علماء اور مشائخ خاموش رہتے تو مرزا قادیانی کو اصلاً جرأت نہ ہوتی۔ یعنی یہ شعلہ تھوڑی سی دیر میں خود بخود جل کر راکھ ہو جاتا اور علماء نے جو ایک ذلیل بہروپئے کو قابل خطاب سمجھا تو گویا شعلہ پر بجائے پانی کے تیل چھڑک دیا جس سے اس کی سرکشی کو ایک عرصہ کے لئے پائداری ہوگئی۔ اگرچہ انجام وہی جل کر جلد خاکسر ہو جانا ہے انشاء اللہ تعالی۔ اڈیٹر

(شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ نمبر ۹۔ یکم مارچ ۱۹۰۳ء ص ۴)

مرزائیوں کا ایک تازہ جعل

قادیانی اخبار الحکم مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۰۳ء میں ایک جعلی عرضی الہی بخش درزی صدر بازار پشاور کے نام سے طبع ہوئی ہے جس میں اہل حدیث پشاور پر الہی بخش کی تصویر کی تصدیق کرنے کا الزام لگایا گیا ہے، اور بہت سی افتراء پردازیاں کی گئی ہیں۔ لہذا الہی بخش سے اصل حقیقت لکھوا کر اور معتبرین کے دستخط کرا کر اڈیٹر الحکم کے پاس رجسٹری کرا کر واسطے طبع کے بھیج دیا، کیونکہ اس نے لکھا ہے کہ جو تحریر اس کے متعلق ہمارے پاس آئے گی ہم طبع کر دیں گے۔ مگر افسوس ہے کہ اڈیٹر الحکم نے اپنا وعدہ پورا نہیں کیا۔ لہذا وہ تحریر اخبار شحنہ ہند میں طبع کے واسطے بھیج دی کیونکہ شحنہ ملحدوں و زندیقوں کو زندہ درگور کرنے میں بے مثل و بے نظیر ہے۔ اڈیٹر صاحب اس کو ضمیمہ میں طبع کریں اور اپنی رائے بھی لکھیں تا کہ آئندہ اس فرقہ کو ایسی افتراء پردازی و جعل سازی کرنے میں شحنہ کا خوف ہو۔ اللہ تعالی کا ڈر تو اس فرقہ کو پہلے ہی سے نہیں، ورنہ ایسی جعل سازی کبھی نہ کرتے۔

وہ تحریر یہ ہے:

نقل بیان الہی بخش درزی معہ تصدیق

(نقل مطابق اصل: ابو محمد جمال الدین ڈاکٹر پنشن یافتہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحکم مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۰۳ء میں میری طرف سے ایک مصنوعی عرضی طبع ہوئی ہے جس میں بہت سی باتیں خلاف واقع ہیں۔لہذا صحیح صورت حال لکھوا کر پیش کرتا ہوں کہ

میں حقیقت میں ایک مسکین سن رسیدہ اوران پڑھ مسلمان ہوں۔اور ہر ایک بات پر یقین کر لیتا ہوں۔اسی وجہ سے اپنا سچا مقدمہ چیف کورٹ میں بھی ہار گیا۔

عرصہ قریب ۳ سال کا ہوا کہ ہدایت اللہ نومسلم نے (جو ہمارے صدر بازار پشاور میں رہتا ہے) صلاح دی کہ آپ اپنے سن رسیدہ اور واجب الرحم ہونے کی تصدیق کرالاؤ، تو ہم عرضی لاٹ صاحب کولکھ دیں گے اور تم کو تمہارا حق مل جائے گا۔میں لکھوالایا۔تب خواجہ کمال الدین وکیل کو دکھلائی۔انہوں نے کہا کہ تصویر اترواؤ۔چنانچہ ہدایت اللہ نے عبدالمنان، اپنے مرزائی دوست سے، بلا اجرت میری تصویر کھچوائی۔پھر وکیل صاحب نے کہا کہ اس پر بھی تصدیق کرالاؤ۔میں نے کہا کہ بزرگان دین دستخط نہ کریں گے اسلئے میں ان سے نہیں کہہ سکتا۔پھر وکیل صاحب نے کہا کہ اور عام لوگوں کے ہی دستخط کرالاؤ۔چنانچہ شہر میں دو ایک شخصوں کے دستخط کرا کر ہدایت اللہ کے حوالے کی۔انہوں نے کہا کہ ہم ڈپٹی کمشنر کے دستخط کرا کر لاٹ صاحب کے پاس بھیج دیں گے۔چنانچہ ہمیشہ یہی کہتے رہے کہ عنقریب جواب آئے گا۔

اب الحکم کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ میری کوئی عرضی لاٹ صاحب کو پہلے نہیں گئی، کیونکہ عرضی میں تاریخ ۱۵ نومبر ۱۹۰۲ء درج ہے یعنی اڑھائی مہینے ہوئے۔اب میں نے ہدایت اللہ سے کہا کہ لوگ مجھ پر ہنستے ہیں اور طعن کرتے ہیں کہ ہدایت اللہ نے تم کو دھوکہ دیا ہے، ایسی عرضی لاٹ صاحب کو نہیں بھیجی جاتی۔تو اس نے کہا کہ میں ڈاک خانہ کی رسید دے دونگا، مگر وعدہ کر کے بھی نہیں دی۔

عرضی مندرجہ الحکم کی دفعہ ٦ کے یہ فقرے کہ

(حضور والا میری تصویر سفید ریش پر جو کہ باوجود ممانعت ہمارے مذہب کے جو حضور کو رحم دلانیکے لئے اس اپنی اخیر عمر میں بنوائی ہے اور دنیا کو دین پر مقدم کیا ہے رحم فرمائیں گے)

میں نہیں لکھوائے کیونکہ جو شخص دنیا کو دین پر مقدم رکھے گا وہ خود بے دین ہوتا ہے، تو میں کس طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے آپ کو بے دین ظاہر کرتا۔اس سے میری توہین ہوتی ہے۔اہل حدیث اور غیر اہل حدیث نے میرے واجب الرحم ہونے کی تصدیق ایک جداگانہ کاغذ میں کی تھی،تصویر کی تصدیق اس پر کسی نے نہیں کی۔وہ تصدیق کا کاغذ ہدایت اللہ کے پاس ہے۔اب جو طلب کرتا ہوں تو کہتے ہیں کہ ہم لاٹ صاحب کے پاس بھیج چکے ہیں۔

اور ہدایت اللہ نے میری عرضی کسی مسلمان کو نہیں دکھلائی،صرف اپنے دوست خواجہ کمال الدین وکیل اور عبدالمنان مرزائیوں ہی کی صلاح سے بنا کر الحکم میں طبع کرادی۔

الراقم۔نشان انگوٹھا۔الٰہی بخش درزی صدر بازار پشاور بقلم ایم احمد شاہ عفی عنہ۔۱۲فروری۱۹۰۳ء

میں مندرجہ بالا تحریر کی تصدیق زبانی میاں الٰہی بخش درزی کے کرتا ہوں۔

خدا بخش بقلم خود کلرک نہر کابل صدر بازار ۱۲۔فروری۱۹۰۳ء

یہ بیان الٰہی بخش درزی نے لکھوایا ہے۔میں الٰہی بخش کو ہدایت اللہ کے پاس بطور سفارش عرضی لکھوانے کبھی نہیں لے گیا،کیونکہ ہدایت اللہ اپیل نویس نہیں ہے۔اس نے قانونی اور دینی تعلیم کسی جگہ نہیں پائی۔میں نے تصویر کی تصدیق کبھی نہیں کی،بلکہ مجھ کو تصویر کا اتروانا معلوم ہوا تو الٰہی بخش کو ملامت کی۔

عبدالرحمٰن خان بقلم خود

یہ مضمون الٰہی بخش درزی کا لکھایا ہوا ہے تصویر کی تصدیق میں نے کبھی نہیں کی،محض افتراء ہے۔

ابو محمد جمال الدین ڈاکٹر پنشن یافتہ

میں تصدیق کرتا ہوں کہ یہ مضمون الٰہی بخش درزی بڈھے کا لکھایا ہوا ہے اور اس کی تصویر کی تصدیق جو کی گئی ہے ہمارے ذمہ بالکل بہتان اور افتراء ہے۔ قاضی محمد خانپوری امام مسجد صدر پشاور

یہ مضمون الٰہی بخش درزی کا لکھایا ہوا ہے۔تصویر کی تصدیق میں نے کبھی نہیں کی۔فتح الدین بقلم خود

یہ امر مسلمہ ہے کہ کمترین ایسی خام تحریروں پر جو خلاف عقائد سنت و جماعت ہوں کبھی تائید نہیں کرتا چہ جائے کہ خلاف تہذیب تصویر کا فوٹو اتروا کر بحضور بادشاہ وقت بھیجنا،اور دین پر دنیا کو مقدم سمجھنا۔یہ بے علموں کا کام ہے،اس واسطے میری طرف سے ثبت دستخط نہیں ہوا،خلاف ہے۔ میر فضل الٰہی عفی عنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں تصدیق کرتا ہوں یہ مضمون الٰہی بخش درزی کا لکھایا ہوا ہے اور اس کی تصویر کی تصدیق ہم نے نہیں کی۔ عبدالرؤف بقلم خود

اس تحریر درزی الٰہی بخش سے معلوم ہوگیا کہ الحکم میں جو کچھ اس معاملہ میں لکھا ہے وہ دروغ، فریب، وعدہ خلافی، دل آزاری، افتراپردازی، استہزا وتوہین اسلام واہل اسلام وغیرہ سے مملو ہے جو ایک مسلمان سے بعید ہے۔ اب الحکم کی چند بے ضابطگیاں بطور نمونہ یکے از ہزاروانداز بسیار ملاحظہ ہوں:

۲۔ منشی عبدالرحمٰن کی سفارش لے کے ان کے (ہدایت اللہ کے) پاس گیا۔، دروغ وافتراء ہے۔ خود منشی عبدالرحمٰن اپنے قلم سے لکھتے ہیں کہ میں الٰہی بخش کو ہدایت اللہ کے پاس بطور سفارش عرضی لکھوانے کبھی نہیں لے گیا۔

۲۔ الحکم لکھتا ہے: ان مخالفوں ہی نے اسے (الٰہی بخش) رائے دی کہ وہ ہمارے عزیز بھائی شیخ ہدایت اللہ صاحب سے مشورہ لے۔، محض دروغ بے فروغ ہے۔ مرزائیوں کے مخالفوں میں سے کسی نے یہ رائے نہیں دی۔ خود ہدایت اللہ ہی نے بے چارے بوڑھے کو ورغلایا، جب کہ اپیل میں چیف کورٹ تک ہار گیا تھا تو اب اپیل کیسی۔

۳۔ اپنی عکسی تصویر کھچوالایا۔، یہ بھی محض دروغ ہے کیونکہ الٰہی بخش کا بیان ہے کہ ہدایت اللہ نے عبدالمنان چپراسی اپنے مرزائی دوست سے بلا اجرت میری تصویر کھچوائی۔

۴۔ اس ثبوت کے لئے کہ یہ اسی کی تصویر ہے اہل حدیث پشاور سے تصدیق کرائی گئی۔ پھر بقول شخصے دروغ گو را حافظہ نباشد اسی مضمون میں، اپنے قول کو خود ہی اس طرح جھوٹا کہہ رہے ہو، سائل کی حالت غریبانہ اور عمر رسیدہ ہونے کی شہادت ہمارے بزرگان دین کی مندرجہ ذیل ہے۔ حق برزبان جاری ہوا۔ اسی کو کہتے ہیں۔ بزرگان دین تصویر کی تصدیق کا انکار کرتے ہیں اور لعنة الله على الكاذبين پڑھ رہے ہیں آپ بھی آمین کہہ دیجئے۔

۵۔ اس بڈھے الٰہی بخش کی درخواست بھی شائع کرتے ہیں۔، اپنی لکھی ہوئی درخواست کو بڈھے کی کہنا کیا دروغ نہیں ہے۔ عرضی کا فقرہ نمبر ۶ تو خود مرزائیوں ہی کا لکھا ہوا ہے۔ اور ان کے مطابقِ حال بھی ہے اور بڈھا اس سے کانوں پر ہاتھ رکھتا ہے اور دین پر دنیا کو مقدم رکھنے والوں کو بے دین کہتا ہے۔ پس اس کی جانب اس فقرہ کو منسوب کرنا چودھویں صدی کے انوکھے پیغمبر قادیانی ہی کی تعلیم کا اثر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔تین سال ہوئے کہ الٰہی بخش کی غریبانہ حالت کی اورسن رسیدہ ہونے کی بزرگان دین اورعوام سے تصدیق کرائی گئی اور بجائے گورنر جنرل کے پاس بھیجنے کے ۱۵ نومبر ۱۹۰۲ء لکھ کر ۲۱ جنوری (۱۹۰۳ء) کے الحکم میں طبع کرائی گئی۔اسی کا نام ایمان داری ہے۔

۸۔بڈھے اہل غرض سے ہمیشہ یہی کہا گیا کہ تمہارا جواب گورنر جنرل کے پاس سے آنیوالا ہے، حالانکہ عرضی اب الحکم میں طبع ہوئی۔گورنر جنرل کے پاس کس نے بھیجی۔

۹۔بڈھے کا وہ کاغذ جس پراس کی غریبانہ حالت وسن رسیدہ ہونے کی تصدیق ہے نہیں دیتے بلکہ کہتے ہیں کہ گورنر جنرل کے پاس وہ کاغذ بھیج دیا گیا۔کیا یہ ظلم نہیں۔

۱۰۔ڈپٹی کمشنر کے دستخط کرا کر گورنر جنرل کے پاس عرضی کا بھیج دینا، بیان کرنا کیا سچ ہے؟

۱۱۔ڈاکخانہ سے رسید منگوا کر دینے کا وعدہ کرنا، پھر نہ دینا، کیا فریب وکذب نہیں ہے۔

۱۲۔کیا گورنر جنرل کے سکرٹری نے بڈھے کی ضد میں اپنا شاہی ضابطہ چھوڑ دیا کہ تمام اپیل والوں کو رسید پہنچانا ضرور جانتے ہیں، مگر بڈھے کی اپیل کی رسید تک نہ دی۔ ھذا شيء عجيب ۔

۱۳۔کیا ایک وکیل قانون پیشہ کے واسطے موجب نیک نامی ہے کہ وہ ایک مسکین سادہ لوح اہل غرض مصیبت زدہ کو خداترس ودل سوز بن کر خلاف شرع تصویر کھچوانے اوراس پر تصدیق کرانے کا مشورہ دے اور اطمینان دلاوے کہ تمہارا حق تم کو مل جائے گا حالانکہ یہ سب کچھ فرضی ہو جس سے اس بے چارہ کی ذلت ورسوائی وجگ ہنسائی کے سوا کچھ فائدہ نہ ہو۔عوام وخواص وحکام کیا خیال کریں گے۔

اس جعل بنانے میں ایک انوکھی جدید پیغمبر قادیانی کی چیدہ جماعت نے جن خلاف تہذیب، خلاف حق، خلاف قانون، خلاف انسانی ہم دردی کارروائیوں کا استعمال کیا ہے اس سے ان کی تقوی شعاری اوردین داری کا حال بخوبی ظاہر ہے۔یہ تعلیم درحقیقت پیغمبر قادیانی ہی کی ہے جس نے خود جعل بنا کر علماء دہلی وامرتسر سے اپنے اوپر کفر کا فتوی لکھوایا، اوراس فریب کی کارروائی کے جواز میں الحرب خدعة پیش کیا۔دیکھو الحکم اوراس کے اشتہار۔واقعی ایسے ہی پیغمبر کے آنے کی ضرورت تھی۔ضرورت جدید پیغمبر کے آنے کا مسئلہ حل ہو گیا کیونکہ اگر ایسے گمراہ کرنے والے جھوٹے مہدی ومسیح وپیغمبر بن کر اسلام کو بگاڑنے کو پیدا نہ ہوں تو سچے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہدی اور مسیح کس کی گوشمالی کرنے آویں گے۔

بڑا دھوکا الحکم نے یہ دیا ہے کہ تصویر کا بنانا، یا بنوانا، یا رکھنا اور تصویر کا پہچان کر کہہ دینا کہ فلاں شخص کی تصویر ہے، دونوں کا ایک حکم قرار دیا ہے۔ حالانکہ تصویر کا بنانا، یا رکھنا، جس کو قادیانی جائز وحلال پیشہ کہتا ہے شرع شریف میں حرام ہے۔ اور کسی کی تصویر کو پہچان کر عدالت یا اور کہیں ضرورت کی جگہ کہہ دینا کہ یہ فلاں کی تصویر ہے اسلام میں ناجائز نہیں ہے۔

کیا جب کسی سے کسی کی تصویر کی نسبت سوال کیا جائے تو وہ باوجود پہچاننے کے جھوٹ کہہ دے کہ میں نہیں جانتا۔ افسوس ہے مرزا صاحب اور اس کے چیلوں کی تمام تصانیف واشتہارات ومباحثات والہامات سب اسی قسم کے مغالطوں سے پر ہیں۔ فقط۔ راقم مولوی عبدالکریم ولد مولوی محمد صدیق پشاوری

(ادارتی نوٹ میں جو ٹھیک طور سے پڑھا نہیں جاتا۔ لکھا ہے: مرزا جی کا حال الغریق یتثبت بالحشیش کا ہے۔ مقصود تو یہ ہے کہ کسی ذریعہ سے اسلام کے اصول توحید کو باطل کیا جائے اور اپنے جدید مذہب کے اصول تصویر پرستی، منارہ پرستی وغیرہ جائز اور رائج کی جائیں۔ مرزا جی کے الزامی دلائل عجیب وغریب ہیں کہ فلاں شخص نے چونکہ تصویر کی شہادت دی ...تصویر پرست اور تصویر پرستی کا جائز کرنے والا ہے۔ اس صورت میں تو ہر مجرم کا گواہ مجرم ٹھہر سکتا ہے۔ چلیئے عدالتوں کے دروازوں کو قفل لگ گیا کیونکہ کسی گواہ کی کیا شامت ہے کہ وہ کسی کے ارتکاب جرم کی شہادت دے کر مجرم بنے) (شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ نمبر ۱۰، ۸ مارچ ۱۹۰۳ء ص ۱-۴)

(اڈیٹر الحکم نے ۱۰ مارچ ۱۹۰۳ء میں صفحہ ۱۵ پر لکھا: الٰہی بخش درزی کی جو تصویر ہم نے الحکم کے کسی گذشتہ اشاعت میں دی تھی اس کے متعلق پشاور کے اہل حدیث کی طرف سے ایک رجسٹرڈ خط ہمارے پاس بغرض اندراج پہنچا ہے۔ ہم اس خط کو عنقریب درج کریں گے اور انشاء اللہ دکھائیں گے کہ عذر گناہ بدتر از گناہ اس کو کہتے ہیں۔ الٰہی بخش درزی نے اپنے بیان میں تسلیم کر لیا ہے کہ میں نے تصویر کھنچوائی ہے مگر ایک احمدی نے وہ تصویر کھینچی ہے اور ایک احمدی ہی کے ایماء سے وغیرہ وغیرہ۔ بہرحال ہم اس تحریر کو انشاء اللہ جلد شائع کریں گے۔ (مجھے الحکم کی ۱۹۰۳ء کی فائل میں اڈیٹر الحکم کا یہ وعدہ پورا ہوتا ہوا کہیں نظر نہیں آیا۔ بہاء)

مہدیوں اور مسیحوں کا ڈربہ کھل گیا

لیجئے جناب! ملک جاوا علاقہ امانی میں ایک اور مہدی صاحب عالم بالا سے تشریف کا گٹھا کاندھے پر لاد کر کھٹ سے آبراجے ہیں، اور دنیا کو اپنی مہدویت کی دعوت دیتے ہیں، اور شعبدے (معجزے) دکھانے کے بھی مدعی ہیں۔ آج کل مہدیوں اور مسیحیوں کی بم پھوٹ گئی ہے۔ لندنی مسیح، فرانسیسی مسیح، سومالی مہدی،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاوائی مہدی۔اورقادیانی مرزاجی توخیرنال مسیح موعود بھی ہیں اور مہدی مسعود بھی اورامام الزمان بھی اور بروزی نبی بھی اورخاتم الانبیاء بھی۔الغرض سب گنوں پورے اورتمام کمپونڈ اجزاء کے سیرپ اورمعجون ہیں،اور باقی سب کے سب ادھورے ہیں۔یعنی اگر کوئی مسیح ہے،تو مہدی نہیں اورمہدی ہے تو مسیح نہیں۔پھر دنیا سب کو چھوڑکر مرزاجی پر کیوں ایمان نہیں لاتی۔لوگ بالکل اندھے ہیں اورایشیااورافریقہ سے بڑھ کر یورپ اندھا ہو رہاہے۔کیامعنی کہ مرزاجی اپنے بروزوخروج کی تبلیغ کتابوں اوررسالوں اورتصویروں کے ذریعہ سے کامل طور پرکر چکے ہیں۔اپنی تمام مجموعی صفات کا آئینہ دکھا چکے ہیں۔غضب ہے نا کہ یورپ پھر بھی لندنی مسیح اور فرانسیسی مسیح پرلٹو ہے جنھوں نے کوئی شعبدہ کوئی کرشمہ نہیں دکھایا،اورقادیانی مسیح،خدا جھوٹ نہ بولائے تو کوئی ڈیڑھ سومعجزے(لوگوں کی موت کی بال باندھی پیشین گوئیاں)دکھاچکا ہے۔پیشین گوئیوں کی ٹھیک میعاد کےاندرکوئی نہ مرا،تو کیا ہوا،آخرمراتوسہی۔مرزاجی پیش گوئی نہ کرتے،تو نہ آتھم مرتا،نہ لیکھرام مرتا۔لوگوں کی عقل کا چراغ تو ہوگیاہےگل۔پیش گوئی کے لئے یہ ہرگز لازم نہیں کہ ٹھیک وقت پر ہو۔ہاں شرط یہ ہے کہ برس،پانچ برس، دس برس،بیس برس میں ہواورضرور ہو۔ہزاروں لاکھوں میں ہو،بیچ کھیت ہو،باون تولے پاؤرتی ہو۔

دیکھ لومرزاجی کی آسمانی منکوحہ بی بی کوجوایک ظالم نےغصب کرلیا تھاتومرزاجی نے اس کی موت کی پیش گوئی کی تھی،تو وہ دس برس،بیس برس میں ضرور پوری ہوگی اوران کا رقیب ایک نہ ایک دن ضرور مرے گا ،۔بھلامامورمن اللہ کی پیش گوئی اورخالی جائے۔اچھی کہی۔

اب بتایئے مذکورہ بالامہدیوں اورمسیحوں میں سے کسی نے بھی ایسے روشن اورچمکتے ہوئے معجزات آج تک دکھائے۔پیشینگوئی اگرچہ نجومیوں رمالوں سادھوبچوں کا کام ہے،مگر جب مامورمن اللہ کوئی پیشگوئی کرے گا خواہ وہ جھوٹی ہو یا سچی،ضرورمعجزہ کہلائے گا۔وہ آسمان میں پوری ہوجاتی ہے مگراندھوں کونظرنہیں آتی اورپیشین گوئی نہ بھی پوری ہو،تواس سے کسی نبی کی نبوت میں فرق نہیں آتا۔پیشین گوئی دوسری چیز ہےاور نبی ہونادوسری چیز۔

ماشاءاللہ مرزاجی کے دلائل بہت معقول ہیں مگرعملی طور پرسب مہدیوں اورمسیحوں کے کھرے کھوٹےکوآگ پرتپاناچاہیے۔تاسیہ روئے شود ہرکہ دروغش باشد۔یعنی تمام مہدی میدان میں اتریں اوراپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے کرتب دکھائیں جو کرتبوں میں کامل نکلے، وہی مہدی اور مسیح تسلیم ہو۔ اور اگر سب ناقص اور جھوٹے نکلیں تو ایک ایک کو پھانسی پر لٹکایا جائے، یا لوہے کے پنجروں میں قید کر کے کسی جزیرہ میں بھیجا جائے کہ پھر وہاں سے واپس نہ آسکیں اور دنیا ان کے کید سے محفوظ رہے۔

ہر ایک جھوٹا اور مکار مہدی اور مسیح دیکھ رہا ہے کہ اس کے چند رقیب سامنے موجود ہیں، اور سب کے سب ایک ہی دعوے کے مدعی ہیں۔ حالانکہ مہدی اور عیسی متعدد نہیں ہو سکتے۔ بہر نہج ایک ہی ہوگا، مگر بے ایمانی اور شرارت اور دھین دھونکڑی دیکھئے کہ ان بدمعاشوں اور دنیا کے لوٹنے والوں کو ذرا شرم نہیں آئی کہ ہم کیا جعل سازی اور دغا بازی کر رہے ہیں۔ اور نہ ان حمقاء کو شرم آتی ہے جو ان کے دام تزویر میں پھنس کر الو کے پٹھے بن گئے ہیں۔ اور احمقوں کا جتنا گروہ مرزا جی کی مٹھی میں ہے، اتنا ہی بلکہ اس سے زیادہ لندنی اور فرانسیسی اور افریقی اور جاوی مسیحوں اور مہدیوں کی پتلون اور بنیان میں ہے۔ پس وحشی اور مہذب دونوں ایک ہی سانچے میں ڈھل گئے ہیں اور کسی میں کوئی مابہ الامتیاز نہیں رہا۔

وہ (جھوٹے مہدی اور مسیح) خوب جانتے ہیں کہ ساری کاروائی خود ان کے کانشنس کے خلاف ہے اور ان کا کامل یقین ہے کہ محض خودغرضی اور جلب منفعت کے لئے ہم یہ تھیٹر تیار کر کے اسٹیج پر تماشا دکھا رہے ہیں تاکہ طفلانہ طبیعت کے حمقاء سے تکے سیدھے کریں۔ بہر حال چند روز میں عقدہ کھل جائے گا، سب کے سب سر پکڑ کر ٹسوے نہ بہائیں تو ہمارا ذمہ:

حاصل نہ ہوا بجز ندامت۔ کس تخم کو خاک میں ملایا

اڈیٹر (شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ نمبر۱۰۔ ، ۸ مارچ ۱۹۰۳ء ص ۴۔۵)

ایک کھلی چٹھی

سید واحد علی صاحب سکرٹری انجمن اسلامیہ ملتان نے مرزا صاحب قادیانی کے رسالہ دافع البلاء پر ایک کھلی چٹھی شائع کرائی جس کی تمہید حسب ذیل ہے:

میرے ایک دیرینہ کرم فرما جو مرزائی ہو گئے ہیں، رسالہ دافع البلاء میرے پاس بھیجا جو مرزا غلام احمد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب قادیانی نے طاعون کے متعلق لکھا ہے، اور جس کا خلاصہ یہ ہے کہ میں (مرزا) مسیح موعود ہوں، ابن مریم سے بدرجہا بہتر ہوں۔ میں نبی ہوں، خاتم الانبیاء و خاتم الاولیاء ہوں، اور محمد رسول اللہ خاتم النبیین کے برابر ہوں، کیونکہ میں سچا شفیع ہوں، اور ہر ایک زمانہ میں قیامت تک نجات دلانے والا ہوں۔ اہل بیت رسول اللہ علیہ السلام سے بڑھ کر ہوں، میں ابن اللہ ہوں۔ اور جس طرح میں اللہ سے بطور اولاد ہوں، اسی طرح اللہ مجھ سے بطور میری اولاد کے ہے یعنی ابو اللہ بھی ہوں۔ میرا ہاتھ خدا کا ہاتھ ہے۔ مجھ سے بیعت کرنا خدا کے ہاتھ پر ہاتھ رکھنے کے برابر ہے۔ مجھے اس طرح نہ ماننے کی وجہ سے اور مجھے برا کہنے کی وجہ سے خدا نے بطور سزا کے اس ملک میں طاعون بھیجا ہے۔ اور اس کا علاج جسمانی اور روحانی جو آج تک دنیا نے سوچا اور اختیار کیا ہے کوئی ٹھیک نہیں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالی کے آگے سر جھکانا اور یہ دعا مانگنا کہ ہمیں اس بلا سے محفوظ رکھ، یہ بھی ضلالت ہے۔ علاج صحیح یہ ہے کہ مجھ پر ان فضائل و اوصاف کے ساتھ ایمان لاؤ۔ جو اس طرح مجھ پر ایمان نہ لائے گا مبتلائے طاعون ہو کر مر جائے گا۔ اور اپنے ان کل فضائل اور دعاوی کے صحیح اور برحق ہونے کی دلیل یہ پیش کی ہے کہ تمام پنجاب میں طاعون پھیل گیا ہے۔ قادیان کے چاروں طرف دو دو میل کے فاصلہ پر طاعون کا زور ہے، مگر خاص قادیان اس سے پاک ہے اور ہمیشہ اس سے پاک رہے گا بلکہ جو طاعون زدہ قادیان میں آیا اچھا ہو گیا، جو آئے گا اچھا ہو جائے گا۔

میں نے مرزا صاحب کے ان دعاوی اور استدلال کو پڑھا اور جو میری رائے اس پر ہوئی میں نے نہایت نیک نیتی سے بذریعہ ایک خط اپنے اس عنایت فرما دوست پر ظاہر کرنی چاہی۔ انہیں جب علم ہوا کہ میری رائے مرزائی معتقدات اور تفہیمات کے خلاف ہے، تو مجھے بہت کچھ ڈرایا اور دھمکایا کہ میں اپنی رائے ظاہر نہ کروں، مگر میرے دیگر ہم خیال احباب نے اس بات پر زور دیا کہ

لا تلبسوا الحق با لبا طل و لا تکتموا الحق و انتم تعلمو ن

میرے مرزائی دوست فرماتے ہیں:

مناسب نہیں کہ آپ مرزا صاحب یا مرزا صاحب کے خدام کا مقابلہ کریں۔ جس وقت آپ مقابلہ میں پھنس جائیں گے، اس وقت آپ کے تماشائی یار سب چلتے بنیں گے کیونکہ یہ راستہ بڑا سخت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راستہ ہے اور یہ (مرزا صاحب) وہ شخص ہے جو کہتا ہے کر دکھاتا ہے۔ میں آپ کو مکرر لکھتا ہوں کہ اوپن لیٹر کو بند رکھیں اور اس راہ میں قدم مارنے کی جرأت نہ کریں۔،

میں اپنے محترم دوست سے اور کل ایسے احباب کی خدمت میں جو مرزائی ہو گئے ہیں اور مجھے ان سے شرف نیازمندی حاصل ہے، عرض کرتا ہوں کہ اس رسالہ دافع البلاء پر اوپن لیٹر لکھنے سے میرا یہ مقصد ہرگز نہیں کہ مرزا صاحب یا ان کے خدام سے مقابلہ کروں۔ میں نے جو کچھ اس خط میں عرض کیا ہے اس رسالہ کے مضمون یا اس تعلیم پر عرض کیا ہے جو اس رسالہ میں ہے۔ مثلاً

یہ رسالہ سکھاتا ہے کہ انسان کے بیٹے کو ابن اللہ کہو۔ میں کہتا ہوں کہ اسلام اس کے برخلاف یہ سکھاتا ہے کہ اللہ کا کوئی بیٹا نہیں۔

یہ رسالہ بتلاتا ہے کہ تم اللہ کو ایسا جانو جیسے تمہاری اولاد۔ میں کہتا ہوں کہ قرآن مجید، محمد ﷺ کو خاتم النبیین کہتا ہے اور خود وہ سچا رسول ﷺ فرماتا ہے لا نبی بعدی۔

یہ رسالہ سکھاتا ہے کہ ایک کلمہ گو امتی کو اہل بیت رسول کریم ﷺ سے بدرجہا بہتر مانو۔ میں کہتا ہوں کہ جس اہل بیت کے واسطے قرآن مجید میں آیت تطہیر موجود ہے، جن کی عزت نبی نے کلام اللہ کے برابر فرمائی ہے، جن کے مخالف کو جہنمی قرار دیا ہے، جس کو نبی نے کل جنتیوں کا سردار فرمایا ہے، وہ اپنے ایک ادنی امتی سے تقرب الی اللہ اور علو مدارج میں کس طرح کم ہو سکتے ہیں۔

میں نے اپنے ہر ایک قول کی تائید میں آیات قرآنی اور احادیث نبوی پیش کر دی ہیں۔ پس اگر مقابلہ ہے تو اس رسالہ (دافع البلاء) کا قرآن کریم اور حدیث نبوی سے مقابلہ ہے، نہ کہ مجھ ناچیز کا مرزا صاحب یا ان کے خدام سے۔

ایک اور مرزائی دوست فرماتے ہیں کہ

اگر تم اس خط کو شائع کرو گے تو تمہاری جان جوکھوں میں پڑ جائے گی۔،

اگر ان دوستوں کا یہ خیال ہے کہ میرے واسطے مرزا صاحب بددعا کریں گے اور اس سے مجھے کچھ نقصان پہنچے گا تو میں ان کے اس خیال پر افسوس کرتا ہوں۔ وہ مہربانی کر کے بنظر انصاف میرا خط پڑھیں تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہیں معلوم ہو جائے گا کہ جس شخص کے یہ باطل دعاوی ہیں، جو قرآن مجید اور حدیث پاک کی رو سے کفر تک پہنچ گئے ہیں، وہ مستجاب الدعوات کس طرح ہو سکتا ہے۔

اگر ان دوستوں کا یہ خیال ہے کہ مرزا صاحب یا ان کے حواری اپنے کسی خادم کو میری جان لینے کے واسطے تعینات کر دیں گے، تو میں عرض کرتا ہوں کہ ان کا یہ خیال بھی غلط ہے۔ مرزا صاحب اس کیریکٹر کے آدمی نہ ہوں گے۔

شاید میرے ان دوستوں کا یہ خیال ان روایات پر مبنی ہو جو عیسائیوں یا آریہ نے مرزا صاحب کی نسبت شائع کی ہیں۔ بفرض محال ایسا ہو بھی، تو میرے نصیحت کرنے والے احباب کو خوش ہونا چاہیے۔ کیونکہ اگر میں کلمہ حق کہنے کے واسطے مارا بھی جاؤں گا، تو میراث جدی پاؤں گا۔

یا شائد یہ دھمکی مرزا صاحب قادیانی کی تقلید میں ہو، کیونکہ مرزا صاحب بھی اس قسم کی دھمکیاں اپنے مخالفین کو دیا کرتے ہیں۔ چنانچہ اسی رسالہ کے صفحہ ۱۴ میں مرزا صاحب نے مولوی احمد حسین امروہی کو اسی طرح دھمکایا ہے:

امروہہ بھی مسیح موعود کے محیط ہمت سے دور نہیں اس لئے اس مسیح کا کافرکش دم ضرور امروہہ تک بھی پہنچے گا۔،

لیکن حضرات! کوئی معقول آدمی اس دم میں نہ آئے گا۔ یہ خالی خولی دم جھانسہ ہے۔ اس دم میں جس کا نام اس دم خم کے ساتھ کافرکش رکھا گیا ہے، کوئی دم نہیں۔

بہر حال میں نہیں جانتا کہ ان کا مجھے ڈرانا اور دھمکانا کیا معنے رکھتا ہے۔ اصل یہ ہے کہ یوں تو شائد میں اس خط کو شائع نہ بھی کرتا، مگر ان کے اس دھمکانے اور ڈرانے نے مجھے شائع کرنے پر مجبور کر دیا کہ دیکھوں کیا ہوتا ہے۔ میرا ضمیر کہتا ہے کہ اگر میں کلمہ حق کو کسی خوف سے چھپاتا ہوں تو میں ایمان کامل نہیں رکھتا۔ میرا عقیدہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی سستی اور کاہلی کی وجہ سے نماز نہیں پڑھتا، تو گناہ گار ہے۔ لیکن اگر اس کو کوئی ڈراوے کہ اگر تو نماز پڑھے گا، تو تجھ کو یہ نقصان ہوگا اور اس ڈر سے وہ تارک الصلوۃ ہو جائے تو وہ کافر ہے۔

اسی طرح جو چند تفہیمات مرزا قادیانی مجھے رسالہ دافع البلاء سے خلاف اسلام معلوم ہوئیں اور میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ان کو بموجب حکم خدا اور رسول کفر و شرک سمجھا مگر علانیہ ان کا اظہار نہ کیا، تو میں ایک حد تک گنہگار تھا۔ لیکن جب مجھے ڈرایا گیا کہ اگر میں کلمۃ الحق کا اعلان کرونگا تو مجھ کو نقصان پہنچے گا، تو اب میرا دھمکی کی وجہ سے اعلان قال اللہ و قال الرسول سے باز رہنا کفر کے درجہ تک پہنچتا ہے۔ پس مرزائی دوست مجھے معاف فرمائیں کہ میں اس خط کو شائع کرتا ہوں اور صرف اس نیت سے کہ اپنے اللہ اور نبی رسول اللہ ﷺ کے سامنے منکر قرار نہ دیا جاؤں۔ نہ اس غرض سے کہ آپ کے نبی اور آپ کے ابن اللہ وغیرہ کو نیچا دکھاؤں اور ناموری حاصل کروں و

اللہ یعلم ما فی الصدور و انما الا عما ل بالنیا ت

مرزا صاحب قادیانی نے اپنے کل دعاوی کی تصدیق اس رسالہ میں اس بات پر رکھی ہے کہ قادیان میں کبھی طاعون نہ آئے گا، اور جو میرا معتقد ہوگا وہ کبھی اس مرض سے نہ مرے گا۔ مگر چونکہ قادیان میں طاعون آ گیا اور خاص قادیان اور دیگر مقامات میں بہتیرے مرزائی طاعون سے مر چکے جن کی فہرست اس خط کے ساتھ شامل ہے تو میرزائی دوست خود فیصلہ کرلیں کہ مرزا صاحب کہاں تک سچے رہے۔ اور جو سچا نہیں وہ کاذب ہے اور کاذب کی نسبت قرآن کریم کیا کہتا ہے۔

اے میرے مرزائی دوستو! ممکن ہے کہ آپ کا مجھے ڈرانا اور دھمکانا حق دوستی ادا کرنے کے ارادہ سے ہو، کیونکہ تم خود کسی دھوکہ میں پڑ کر ڈر گئے ہو اور اسی طرح مجھے بھی ڈراتے ہو۔ تو میں بھی حق دوستی ادا کرنے کی نیت اور آپ کو صراط مستقیم پر لانے کی غرض اور اس جھوٹے ڈر سے نکالنے کے واسطے خالصۃً للہ عرض کرتا ہوں کہ اے میرے مکرم دوستو! مرزا صاحب کی تحریرات اور خصوصاً یہ رسالہ (دافع البلاء) جو میں نے غور سے پڑھا، بتلاتا ہے کہ وہ نفس امارہ کے مطیع ہو کر اپنی بڑائی اور خودستائی میں اس درجہ محو ہیں کہ ابی و استکبر کی حد تک پہنچ گئے ہیں۔ آپ ان کی تحریرات کو کوئی وقعت نہ دیں چہ جائے کہ ان کو معتقدات میں شامل کرلیں۔

اے مرزائی دوستو! میں نے دو چار موٹی موٹی باتیں اس رسالہ (دافع البلاء) میں سے مخلصانہ طریق پر آپ کے گوش گذار کی ہیں۔ اگر آپ اس رسالہ کو بہ نظر انصاف ملاحظہ فرمائیں گے، تو مرزا صاحب کا ایک قول بھی اس قابل نہ پائیں گے کہ کوئی سلیم العقل تسلیم کرے۔ انسان جس مذہب میں ہو، اس کو اس طرح خراب نہیں کرتا جس طرح قرآن کریم اور حدیث رسول اللہ ﷺ یعنی اسلام کو مرزا صاحب قادیانی نے اس رسالہ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خراب کیا ہے۔ اور اب تو جو معیار انہوں نے اپنی سچائی کا اس رسالہ میں قرار دیا تھا اس کے بموجب وہ خود کاذب ثابت ہو گئے۔ آپ مرزائی معتقدات سے اب تو باز آئیں۔

اول: اللہ کو انہیں صفات کے ساتھ وحدہ لاشریک مانیں جو قرآن مجید سکھاتا ہے۔

دوم: قرآن مجید کو کلام اللہ مان کر اس امر کا ایمانی یقین رکھیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔

سوم: چونکہ وہ نبی پاک دین کی کوئی بات اپنی طرف سے گھڑ کے نہ کہتا تھا بلکہ ان ھو الا وحی یوحی۔ پس اس نبی کے قول لانبی بعدی کو برحق سمجھیں۔

چہارم: تصدیق قلب کے ساتھ کہیں کہ اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ میں ابن اللہ ہوں تو وہ کفر کہتا ہے۔

پنجم: اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ میں نبی ہوں تو سچے دل سے پکار کے کہدو کہ ایسا دعوی کرنے والا کاذب ہے، کیونکہ خاتم النبیین کے اس قول کے بعد کہ لا نبی بعدی کسی کا دعوی نبوت کرنا قرآن مجید اور نبی کریم کو جھٹلانا ہے

ششم: جو شخص اہل بیت نبی کی برابری کا دعوی کرتا ہے وہ ضلالت میں ہے۔

ہفتم: اگر یہ دعوی برابری اور برتری کسی بغض اور نفسانیت کی وجہ سے ہے تو وہ شخص جہنمی ہے۔ میرے اس قول کی تائید میں آپ کو آیات قرآنی اور احادیث نبوی میرے اس خط میں مل جائیں گی جو ایک مسلمان کے اطمینان قلب کے واسطے کافی اور وافی ہیں۔

اے میرے پیارے دوستو! اللہ مجھ سے ناراض نہ ہونا اور یہ نہ سمجھنا کہ میں آپ کے مرزا صاحب کو خدانخواستہ برا کہتا ہوں۔ میرا یہ ارادہ مطلق نہیں۔ میں تو صرف یہ عرض کرتا ہوں کہ رسالہ دافع البلاء جو تعلیم دیتا ہے وہ ضلالت ہے۔ جو شخص یہ تعلیم دیتا ہے وہ مسلمان نہیں اور اگر مسلمانی کا دعوی کرتا ہے تو سلیم العقل نہیں اور جو شخص اس تعلیم کو اپنے معتقدات میں داخل کرے گا خسر الدنیا و الآخرہ ہوگا:

کلام لغو میگوید و ہم میخواند الہامش
ہم ابن اللہ شد است و ہم رہ حق مے نہد نامش
خودش گمرہ شد است و خلق را ہم میکند گمرہ
کسے کو پیروش باشد نہ بینم نیک انجامش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و السلا م علی من اتبع الھدی ۔خاکسارواحدعلی ملتان

(ضمیمہ شحنہ ہندمیرٹھ جلد۲۱و۲۳،نمبر۱۰۔ ، ۸ مارچ ۱۹۰۳ءص ۵۔۸)

(منشی واحدعلی صاحب نےصحیفۃ الولاء کے نام سے ایک رسالہ لکھا تھا جس پر الحکم میں طول طویل تبصرہ کیا گیا ہے۔اس کی سات قسطیں ہماری نظر سے گذری ہیں،اورساتویں قسط کے اختتام پر جو۲۴مئی ۱۹۰۳ء کے الحکم میں شائع ہوئی تھی،باقی آئندہ کے الفاظ بھی درج ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جوابی تبصرہ اس وقت تک نامکمل تھا،اس کے بعد اگست ۱۹۰۳ءتک کے شماروں میں ہمیں آٹھویں قسط نظر نہیں آئی ۔دوسری طرف تبصرہ نگار نے ایک جگہ لکھ دیا تھا کہ ہم نے سنا ہے کہ منشی صاحب ہمارے اس جواب کا جواب لکھنا چاہتے ہیں لیکن انہیں چاہیے کہ جواب الجواب لکھنے سے پہلے ہماری گذارشات بتمام وکمال ملاحظہ کرلیں۔بنابریں جب قادیانی گزارشات ہی مکمل نہ ہوں تو جواب الجواب کا کیا مطلب؟۔بہرحال قادیانیوں نے اس صحیفۃ الولاء کے جواب میں جو کچھ لکھا وہ مختصراًیوں ہے:

صحیفۃ الولاء پرریمارک:منشی واحدعلی صاحب ملتانی نے حضرت اقدس (مرزا) کے رسالہ دافع البلاء پر ایک کھلا خط بطورریویو صحیفۃ الولاء کے نام سے موسوم کرکے بصورت رسالہ شائع کیا ہے...ہم افسوس اوردلی رنج کے ساتھ یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ہمارے ملتانی ریویونگار نے یہ پہلی اور خطرناک غلطی اپنے اقران وامثال کی طرح کھائی ہے کہ انہوں نے دافع البلاء کے مضامین کو پڑھا مگر منہاج نبوت سے الگ رکھ کر ...دوسری غلطی،ہمارے خلاف قلم اٹھانے والے مستعجلین کی ایک یہ بڑی غلطی ہے کہ باوجودیکہ وہ حضرت اقدس کے دعاوی کو سنتے اور پڑھتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو ان آیات واحادیث کا مصداق بتاتے ہیں جو ان کے خیالی یا ذہنی مسیح موعود کے لئے آئی ہیں اور جن میں ان کی بزرگی اور برتری کا بھی ذکر ہے۔لیکن جب وہ مخالفت میں کچھ لکھنا چاہتے ہیں تو ان مراتب اور فضائل کو بھول جاتے ہیں اور یا یہ کہ ان پر اعتقاد نہیں نہیں رکھتے ہوں کیونکہ وہی اعتراض ان کے خیالی مسیح موعود پر بھی وارد ہوتے ہیں۔یہ ٹھوکر بھی ہمارے ریویونگار کو لگی ہے،اوراس نے ان کو یہ نہیں سمجھنے دیا کہ کیا جن صفات کے دعوی کی وجہ سے وہ حضرت اقدس کو موردِاعتراض ٹھہراتے ہیں،ان کے ذہن میں جو آنے والا شخص ہے وہ ان صفات سے عاری اور تہی دست ہوکر آئے گا؟...ایک اور غلطی بھی ہے جس کی تاریکی میں ہمارے عام مخالف اوران کی تقلید سے ہمارے ملتانی ریویونگار بھی مبتلا ہیں اور وہ یہ ہے کہ جو الہامات ان کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں ان کے معنی اور تفسیر وہ خود کرنے بیٹھ جاتے ہیں حالانکہ اس کا کوئی حق ان کو نہیں دیا گیا اور جب کہ خود ملہم کے اپنے کلام میں اس کی ضروری تفسیر موجود ہوتی ہے کیوں اس سے احتراز کرکے اپنی اختراع اور ایجاد کو ملحوظ رکھ کر اعتراض کردیا جاتا ہے۔...

ہمارے مخالفوں کی یہ کیسی تحریف ہے کہ اصل الفاظ کو چھوڑتے اور اپنے خیالی نتائج سے کام لیتے ہیں۔ہم ایک لفظ کے متعلق دکھانا چاہتے ہیں کہ مرزا کیا فرماتے ہیں۔دیکھودافع البلاءص۶۔ انت منی بمنز لۃ او لا دی ۔اس پر مرزانے حاشیہ دیاہے..یاد رہے کہ خداتعالی بیٹوں سے پاک ہے نہ اس کا کوئی شریک ہے اور نہ بیٹا اور نہ کسی کو حق پہنچتا ہے کہ وہ یہ کہے کہ میں خداہوں یا خدا کا بیٹا ہوں لیکن یہ فقرہ اس جگہ قبیل مجاز اوراستعارہ میں سے ہے خداتعالی نے قرآن شریف میں آنحضرتﷺ کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ قرار دیا اور فرمایا یـد الـلـه فو ق ایـد یهم ۔ایسا ہی بجائے قل یا عبا د اللہ کے قل یا عبا دی ہی کہا اور یہ بھی فرمایا فا ذ کـر و ا اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کذکرکم آ با ء کم ۔پس اس خدا کے کلام کو ہوشیاری اور احتیاط سے پڑھو اور از قبیل متشابہات سمجھ کر ایمان لاؤ اور اس کی کیفیت میں دخل نہ دو اور حقیقت بحوالہ خدا کرو اور یقین رکھو کہ خدا اتخاذ ولد سے پاک ہے تا ہم متشابہات کی پیروی کرو۔اور ہلاک ہو جاؤ۔میری نسبت بینات میں سے یہ الہام ہے۔ قل انمـا انـا بشر مثلكم يو حى الى انما الهكم اله وا حد و الخير كله فى القر آ ن ۔ (الحکم ۱۴فروری ۱۹۰۳ء۔ص ۱۵۔۱۶)

منشی واحد علی کا یہ کہنا کہ یہ رسالہ سکھا تا ہے کہ انسان کے بیٹے کو ابن اللہ کہو صریح اتہام اور افتراء ہے اور اگر متشابہات سے وہ ایسے نتائج پر پہنچ جانا غلطی نہیں سمجھتے تو پھر ہم کو اندیشہ ہوتا ہے کہ کل کو وہ قرآن کریم کی نسبت یہ ارشاد نہ کردیں کہ یہ کتاب معاذ اللہ ماننے کے قابل نہیں کیونکہ اس میں رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ کو ق ید اللہ کہا گیا ید اللہ فوق اید یھم میں رسول اللہ ﷺ کو قل یا عبادی کا ارشاد ہوتا ہے یا آنحضرت ﷺ کو کیوں مخاطب کر کے کہا کہ ما ر میت ا ز ر میت و لکن الله ر می ...

منشی واحد علی کے نزدیک اس قسم کے الفاظ جو اولیاء اور انبیاء کے کلام میں پائے جاتے ہیں نہ بطور حقیقت بلکہ بطور مجاز ہیں تو پھر ہمیں اندیشہ ہوتا ہے کہ ان کو سرے سے اسلام ہی سے دست بردار ہونا پڑے گا کیونکہ سبحانی ما اعظم شانی اور انا الحق کہنے والے اولیاء اللہ بھی ہو گذرے ہیں اور تورات میں انبیاء اور اکابر پر ولد کا لفظ بولا گیا ہے ...منشی صاحب نے حالی صاحب کے مسدس کو تو پڑھا ہو گا معلوم نہیں کہ :مخلوق ساری ہے کنبہ خدا کا ،اس مصرعہ کے معنی جو انہوں نے ایک حدیث کا ترجمہ کیا ہے کیا کرتے ہوں گے؟ ان پر بھی ایسے الفاظ بولنے کی وجہ سے فتویٰ کفر دینے کو طیار و آمادہ ہوں۔بلکہ اس سے بھی تجاوز کر کے آنحضرت ﷺ پر ہی معاذ اللہ اعتراض کردیں...مجھے کہا انـت مـنی و انـــا مـنك ۔اور اس کے یہی معنی ہیں کہ میرا اجلال اور میری توحید وعظمت کا ظہور تیرے ذریعہ ہوگا۔چنانچہ وہ نصرتیں اور تائیدیں جو اس سلسلہ کی اس نے کی ہیں اور جو نشانات ظاہر ہوئے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کی توحید اور عظمت کے اظہار کے ذریعے ہیں۔(الحکم ۲۸فروری ۱۹۰۳ء ص ۱۳۔۱۴)

ہمیں چودھویں صدی راولپنڈی کے ذریعہ معلوم ہوا کہ منشی واحد علی صاحب ہمارے ان ریمارکس پر کچھ لکھنے کا حوصلہ کرتے ہیں لیکن اس سے پہلے ان کا فرض ہونا چاہیے کہ ہمارے ریمارکس کو تمام وکمال پڑھ لیں اور ساتھ ہی اس امر کا بھی فیصلہ کر دیں کہ وہ اب بحیثیت شیعہ ہونے کے ریویو لکھیں گے یا نیچری ہونے کی حیثیت سے کیونکہ ان کی کتاب صحیفۃ الولاء سے ان کے دونوں مذہب مترشح ہوتے ہیں واقعی طور پر معلوم نہیں ہوتا کہ وہ نیچری ہیں یا شیعہ اس لئے ہم اپنے ان ریمارکس میں ان کو دونوں طرح ملزم کرنے کا حق رکھتے ہیں..اب ہم ملتانی ریویو نگار کے ایک اور دھوکہ کی حقیقت طشت از بام کرنا چاہتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ آپ یہ کہہ کر مسلمانوں کو بدظن یا گمراہ کرنا چاہتے ہیں کہ مرزا صاحب کہتے ہیں میں نبی ہوں۔

اس پر بحث کرتے ہوئے پہلے منشی واحد علی صاحب کی نیچریانہ حیثیت سے پبلک کو آگاہ کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس مضمون پر دو طرح سے ہم بحث کریں گے منشی واحد علی صاحب کے ریویو سے عام مسلمانوں کو یہ بھی دھوکا لگا ہوا معلوم ہوتا ہے کہ وہ کوئی آرتھوڈوکس مولوی ہیں..ان کی نیچریت کے لئے سردست ان کے رسالہ کا ایک فقرہ نقل کر دینا کافی معلوم ہوتا ہے چنانچہ آپ صحیفۃ الولاء کے صفحہ ۳۹ پر سید احمد خان بالقابہ آنجہانی کی بابت ان الفاظ میں لکھتے ہیں :اور میرے محترم بزرگ سرسید احمد خان صاحب علیہ الرحمت۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے منشی صاحب کی نیچریت کا پتہ لگتا ہے۔ پس ان کے عقیدہ کے موافق تو یہ خیال ہی باطل ہے کہ اب کوئی مسیح اور مہدی بھی آنے والا ہے۔ منشی صاحب مسیح کی آمد ہی کے منکر ہیں تو دوسرے مسلمانوں پر ان کا کوئی قول حجت نہیں ٹھہر سکتا..... ان کو اپنے واجب التعظیم بزرگ کی تقلید کے موافق مسیح کی وفات کا عقیدہ رکھنا لازمی ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ان کو اعتقاد ہوگا کہ مسیح بن باپ پیدا نہیں ہوا۔ جو قرآن شریف کے نصوص صریحہ کے مخالف ہے۔ پھر سید صاحب تو یہاں تک ترقی کر گئے تھے کہ تثلیث کے قائلین کی بھی نجات کے قائل ہو گئے تھے۔ اس قسم کے اعتقاد رکھتے ہوئے بھی منشی واحد علی صاحب مرزا صاحب پر اعتراض کرنے کی جرأت کرتے ہیں۔ (الحکم ۱۷۔ اپریل ۱۹۰۳ء ص ۵۔ ۶)

(اور یہ ریمارکس اگست ۱۹۰۳ء کے آخر تک تو ختم نہیں ہوئے تھے۔ معلوم نہیں کب ختم ہوئے۔ ان ریمارکس کی ساتویں قسط ۲۴ مئی ۱۹۰۳ء کے الحکم کے شمارے میں شائع ہوئی جسکے آخر میں باقی آئندہ کے الفاظ درج ہیں۔ بہاء)

مرزا جی کابل میں

مرزا جی اس امر کے مدعی ہیں کہ میں اپنی بروزی نبوت کی تبلیغ یورپ افریقہ میں بذریعہ رسالہ جات و تصویرات کر رہا ہوں، مگر تعجب ہے کہ وسط ایشیا خصوصاً افغانستان بلکہ اپنے پڑوسی سرحدی افغانیوں وزیرستان اور آفریدستان وغیرہ میں کیوں تبلیغ نہیں کرتے۔ اور اپنے چند سرفروش اور جان نثار بہادر مرزائیوں کو ممالک مذکورہ میں کیوں نہیں بھیجتے۔ اور ایک خاص ڈیپوٹیشن کابل میں بھیج کر امیر افغانستان کو اپنی نبوت پر ایمان لانے کی کیوں ہدایت نہیں کرتے۔

اگر وہاں سروں کے ختنہ ہو جانے کا خوف ہے، تو بافندگی معلوم شد۔ اس صورت میں اپنا فرض نبوت کیا خاک ادا کریں گے۔ انبیاء تو اعلاء کلمۃ اللہ میں جان پر کھیل گئے ہیں۔ بعض آرے سے چیرے گئے۔ بعض صلیب پر کھینچے گئے۔ بعض قید خانے میں بھیجے گئے۔ بعض نے وہ ظلم سہے ہیں جن کو سن کر کلیجہ منہ کو آتا ہے۔.. خود آنخضرت ﷺ نے منکروں سے کیا کیا اذیتیں نہیں سہیں، اور اہل بیت کے مصائب تو دنیا پر ظاہر ہیں۔ یہاں تک کہ سب نے ظالموں اور لعینوں کے ہاتھوں مردانہ وار جام شہادت چکھا مگر یزید کے ہاتھ پر بیعت نہ کی

زبان تیغ کہتی ہے یزید و شمر فاسق ہیں
کرے ابن ید اللہ ہاتھ کیوں آلودہ بیعت میں

چونکہ قادیانی مرزا جی بغیر الہام کے ٹکڑا بھی نہیں توڑتے، لہذا وہ یہی جواب دیں گے کہ مجھ پر ابھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افغانستان میں اپنے مشن بھیجنے کا الہام نہیں ہوا۔مگر یہ بمنزلہ: عذر گناہ بدتر از گناہ، کے ہوگا۔یعنی یہ ثابت ہو جائے گا کہ لیپا لک کمسن نادان ناتجربہ تو ڈرپوک تھا ہی، آسمانی باپ ڈرپوک ہونے میں اس کا بھی قبلہ گاہ نکلا۔

بھلا لیپا لک (مرزا قادیانی) نے دنیا میں دیکھا ہی کیا ہے۔اس کے تو ابھی دودھ کے دانت بھی نہیں ٹوٹے، پھر آسمانی باپ (قادیانی کا الہام کنندہ) کیوں اجازت دینے لگا کہ افغانستان جائے اور وحشی افغانی اس کے یا اس کے مشن والوں کے پیٹوں میں بغدے بھونک کر زمین پر آنتوں کا ڈھیر کر دیں۔

لیپا لک جیسا مورکھ ہے، ایسا ہی آسمانی باپ کائیاں ہے۔وہ پروں پر پانی کیوں پڑنے دیتا۔پس یہ وجہ ہے کہ سمندر پار تو بروزی نبی کی ڈاک کے گھوڑے دوڑیں اور خاص اپنے پڑوس میں چراغ تلے اندھیرا ہے۔پشاور تک میں مرزائی نبوت کی تبلیغ کرنے والے موجود، مگر پشاور سے اس جانب قدم رکھتے ہوئے نانی یاد آتی ہے..

قادیانی مرزا جی تو قادیان ہی کے شیر ہیں۔اگر وہ افغانستان میں اپنا مشن بھیجیں، تو ہم شحنہ ہند اور ضمیمے کے خریداروں سے سفاش کر کے پانچ ہزار روپیہ انعام دلوا دیں۔اور اگر مرزا جی خود جائیں تو دس ہزار روپیہ لیں۔اڈیٹر (ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ جلد ۲۱ و ۲۳ نمبر ۱۱ ص ا۔ ۱۶ مارچ ۱۹۰۳ء)

مرزا جی کے وہی ایک لاکھ سے اوپر والنٹئیر

پیسہ اخبار لاہور سے معلوم ہوا کہ مرزا صاحب قادیانی نے بتقریب دربار تاجپوشی جناب لارڈ کرزن وائسرائے ہند کی خدمت میں تعطیل جمعہ کے بارہ میں میموریل بھیجا ہے جس میں اپنے پیرؤوں کی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ لکھی ہے۔اور مرزائی اخبار البدر کی اشاعت کی نسبت جو اشتہارات بازاروں میں چسپاں دیکھے گئے، ان میں بھی ایک لاکھ سے زیادہ تعداد لکھی گئی ہے۔مگر دربار کے ایک ماہ بعد مرزائی اخبار الحکم مطبوعہ ۷ مارچ ۱۹۰۳ء میں ڈیڑھ لاکھ سے بھی زیادہ تعداد لکھی ہے۔معلوم نہیں گرو جی سچے ہیں یا چیلے۔چونکہ ایسی تحریروں سے مغالطہ ہوتا ہے لہذا ہم ذیل میں اصل حقیقت ظاہر کئے دیتے ہیں۔

مرزا صاحب نے ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۴۱ مورخہ ۱۴ جنوری ۱۸۹۷ء مطابق ۵ شعبان ۱۳۱۴ھ میں اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیروؤں کی تعداد معہ جائے سکونت کل ۳۱۳ لکھی۔ پھر اس تحریر کے گیارہ روز بعد جب مولوی غلام دستگیر قصوری مرحوم سے تاب مقابلہ نہ لاکر قادیان سے باہر نہ نکلے اور مباہلہ سے بھی پہلو تہی کی تو ۲۵ جنوری ۱۸۹۷ء کے اشتہار میں یہ تعداد آٹھ ہزار لکھ دی۔ پس اسی تناسب سے گیارہ روز بعد ۷۶۶۷ مفروضی تعداد بڑھا کر ۸ ہزار سے زیادہ لکھ دی۔ قلم تو آخر انہیں کے ہاتھ میں ہے اگر اب ڈیڑھ لاکھ لکھی دی تو کیا تعجب ہے اور کون ان کا قلم روک سکتا ہے اور متضاد تعداد کے درج کرنے میں کون مزاحم ہوسکتا ہے۔ اس حساب سے تو کروڑوں تک نوبت پہنچنی چاہیے۔ حالانکہ ۸ ہزار کی تعداد بھی غلط ہے کیونکہ خود الحکم مطبوعہ ۷ فروری ۱۹۰۳ء میں لکھا ہے کہ گزشتہ تین سال میں اس فرقہ نے حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ ۱۸۹۸ء میں اس کی تعداد صرف چند سو تک تھی مگر آج اس کا شمار ڈیڑھ لاکھ سے بھی زیادہ معلوم ہوتا ہے۔

منشی تاج الدین تحصیل دار بٹالہ نے اپنی رپورٹ انکم ٹیکس میں آپ کے پیروان کی تعداد ۳۱۔ اگست ۱۸۹۸ء میں ۳۱۸ لکھی ہے۔ دیکھو مرزا صاحب کا رسالہ ضرورۃ الامام صفحہ ۴۳ جس کی بعینہٖ عبارت یہ ہے:

اس نے (یعنی مرزا غلام احمد نے) چند مذہبی کتابیں شائع کیں۔ رسالہ جات لکھے اور اپنے خیالات کا اظہار بذریعہ اشتہارات کیا۔ چنانچہ اس کل کاروائی کا یہ نتیجہ ہوا کہ کچھ عرصہ سے ایک متعدد اشخاص کا گروہ جن کی فہرست (بحروف انگریزی) منسلک ہے اس (مرزا قادیانی) کو اپنا سرگروہ ماننے لگا اور ایک علیحدہ فرقہ قائم ہوگیا۔ حسب فہرست منسلکہ ہذا ۳۱۸ آدمی ہیں۔

مزید حالات کے لئے دیکھو مثل مقدمہ عذرداری انکم ٹیکس مسمی مرزا غلام احمد ولد غلام مرتضیٰ ذات مغل سکنہ قادیان تحصل بٹالہ مرجوعہ ۲۰ جون ۱۸۹۸ء منفصلہ ۷ استمبر ۱۸۹۸ نمبر مقدمہ ۵۵/۴۶

پس جب تحصیل دار بٹالہ کی رپورٹ کے مطابق ۳۱۔ اگست ۱۸۹۸ء تک پیروان کی تعداد فقط ۳۱۸ ہو، تو کس طرح ممکن ہے کہ حسب اشتہار ۲۵ جنوری ۱۸۹۷ء تک آٹھ ہزار ہو جائے۔ حالانکہ خود مرزا صاحب کے نزدیک جھوٹ بولنے سے زیادہ کوئی لعنتی کام نہیں۔ (دیکھو الحکم ۱۴ فروری ۱۹۰۳ء)۔

اسی طرح ایک عرصہ کے بعد (مرزا صاحب نے) اپنے پیروان سے ایک اشتہار بنام درخواست دلوایا جس میں تیس ہزار کی تعداد لکھ دی۔ دیکھو مریدوں کی درخواست مورخہ ۲۷ جون ۱۹۰۰ء۔ حالانکہ درخواست پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختلف جگہوں کے رہنے والوں کے کل ۱۵۰ دستخط ہیں اور بس۔

۲۷ جون ۱۹۰۰ء میں اگر آپ کے پیروان کی تعداد تیس ہزار ہوتی جیسا کہ اشتہار (درخواست) میں درج ہے تو آپ دس ہزار روپیہ منارہ بنانے کے لئے فقط ایک سو مرید سے چندہ طلب نہ کرتے جیسا کہ اشتہار مورخہ یکم جولائی ۱۹۰۰ء سے ظاہر ہے، اور جو اشتہار مورخہ ۲۷ جون ۱۹۰۰ء کے پانچ ہی دن بعد یکم جولائی ۱۹۰۰ء کو شائع فرمایا ہے۔ اگر آپ کے مریدوں کی تعداد واقعی اول الذکر اشتہار مورخہ ۲۷ جون ۱۹۰۰ء کے مطابق ہوتی تو موخر الذکر اشتہار یکم جولائی ۱۹۰۰ء کی کچھ ضرورت نہ تھی، کیونکہ اگر فی مرید پانچ آنہ ۴ پائی وصول ہوتے، تو آن واحد میں منارہ بنانے کے لئے دس ہزار کی رقم مطلوبہ مورخہ یکم جولائی ۱۹۰۰ء وصول ہو جاتی۔ لیکن نہ آپ کے اتنے مرید تھے اور نہ یہ سہل طریقہ اختیار کیا گیا۔

اگر یہ عذر در پیش ہو کہ دس ہزار کی رقم ایک سو خاص مرفہ الحال مریدوں سے طلب کی گئی ہے تو حیرت ہے کہ اب تک منارہ کیوں تیار نہ ہوا۔ کیا ان کی مرفہ الحالی کا الہام غلط تھا، یا وہ کنجوس مکھی چوس دقیانوس بن گئے، یا وہ خاص الخاص مرید منارہ بنانے کو ناجائز سمجھتے ہیں۔

پھر الحکم مطبوعہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۵ میں مریدوں کی تعداد ستّر ہزار ظاہر کی گئی اور پھر الحکم ۷ فروری ۱۹۰۳ء میں ڈیڑھ لاکھ سے بھی زیادہ۔ کیا یہ ممکن ہے کہ دس ستمبر ۱۹۰۲ء تک تو ستّر ہزار ہوں اور ۷ فروری ۱۹۰۳ء تک ڈیڑھ لاکھ سے بھی زیادہ۔ یعنی پانچ ماہ میں اسّی ہزار بڑھ جائیں۔

پھر چالاکی دیکھئے کہ خانگی اخبار الحکم میں ایک کالم بیعت کنندگان کا رکھا ہوا ہے، اس میں بیعت شدہ مریدوں کے نام مکرر سہ کرر درج کر کے پبلک کو مغالطہ میں ڈالتے ہیں۔ چنانچہ الحکم مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۰۲ء میں جن اشخاص کے نام بیعت شدگان میں درج کئے گئے ہیں، ان میں سے دس کے نام دوبارہ الحکم مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۰۲ء میں درج کرائے ہیں۔ اسی طرح مکرر سہ کرر کر کے ڈیڑھ لاکھ بنا دیئے ہیں۔

پس مرزا صاحب قادیانی کی ایسی بے ایمانی پر جس قدر ان کے مرید خوش ہوں بجا ہے، مگر افسوس ہے کہ مرزا صاحب کی اس ترکیب کو مجدد السنہ مشرقیہ (احمد حسن شوکت) نے شحنہ ہند میں ملیا میٹ کر کے اس کی اصلیت پبلک پر ظاہر کر دی۔ دیکھو ضمیمہ شحنہ ہند مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۰۲ء۔ جب سے مجدد صاحب نے یہ راز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طشت از بام کیا ہے، الحکم میں بیعت کا کالم ہی معرض خطر میں آ گیا ہے کیونکہ اس سے مصنوعی تعداد کی قلعی کھلتی تھی۔مرزا صاحب آخر مجدد السنہ مشرقیہ کا لوہا مان گئے۔

سول اینڈ ملٹری گزٹ جس کی وقعت اور عظمت مرزا صاحب قادیانی کے نزدیک بھی مسلّم ہے (دیکھو انجام آتھم کا حاشیہ صفحہ ۵۵۔اور اشتہار بہ عنوان لیکھ رام کی موت کی نسبت آریہ صاحبوں کے خیالات مورخہ ۱۵ مارچ ۱۸۹۷ ص ۵)، پچھلی مردم شماری کی رو سے جو ۱۹۰۱ء میں ہوئی ہے، مرزا صاحب کے پیروں کی تعداد صرف ایک ہزار سے کچھ اوپر لکھتا ہے۔دیکھو سول ملٹری گزٹ ۱۵ جنوری ۱۹۰۳ء روز پنج شنبہ۔

اور اسی تاریخ کے اخبار میں یہ بھی لکھا ہے کہ عرصہ بیس برس سے مرزا غلام احمد اپنے پرائیویٹ مطبع سے جو قادیان میں ہے اپنے اصول پھیلانے کے لئے کہ وہ مسیح اور مہدی ہے اشتہارات چھپوا کر شائع کرتا ہے یہ وہ اخبار ہے جس کا مرزا صاحب قادیانی نے جلسہ مذاہب کی تقریر پر اپنی صداقت کے لئے حوالہ دیا ہے۔ہم اس گزٹ سے بالکل متفق ہیں کیونکہ مرزا صاحب بذات خود اپنے اشتہار بہ عنوان پیر مہر شاہ صاحب کے توجہ دلانے کے لئے آخری حیلہ کے صفحہ ۳ مورخہ ۲۸۔اگست ۱۹۰۰ء میں لکھتے ہیں:

اور یاد رہے کہ لاہور میں میرے ساتھ تعلق رکھنے والے پندرہ یا بیس آدمی سے زیادہ نہیں۔

پس مرزا صاحب کی اس تحریر کے مطابق معلوم ہوا کہ آپ کے پیرؤوں کی تعداد ایسے بڑے شہر لاہور میں صرف پندرہ بیس ہے۔اگر اسی تناسب سے ہندوستان کے بڑے بڑے سو شہر لاہور کی مانند فرض کئے جائیں اور پندرہ مرید فی شہر بحساب اوسط شمار کئے جاویں تو یہ تعداد سول ملٹری گزٹ نے مردم شماری کی رو سے عین درست نکلتی ہے۔محاسب حساب کر کے دیکھ لیں۔عیاں راچہ بیان۔

مرزا جی کی نویں پیشین گوئی قادیان کے ایک ہندو بشمبر داس نام کے فوجداری مقدمہ کے متعلق تھی یعنی بشمبر داس ایک سال کے لئے مقید ہو گیا تھا۔مرزا جی کہتے ہیں کہ

اس کے بھائی شرمپت نام نے جو سرگرم آریہ ہے، مجھ سے دعا کی التجا کی، اور پوچھا کہ اس کا انجام کیا ہوگا۔میں نے دعا کی اور کشفی نظر سے دیکھا کہ میں اس دفتر میں گیا ہوں جہاں اس کی قید کی مثل تھی۔مثل کھولی اور برس کا لفظ کاٹ کر اس کی جگہ چھ مہینے لکھ دیا۔اور پھر مجھے الہام سے بتلایا گیا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثل چیف کورٹ سے واپس آئے گی اور برس کی جگہ چھ مہینے رہ جائیں گے۔

دیکھو مرزا صاحب کا اشتہار بہ عنوان لیکھ رام کی موت کی نسبت آریہ صاحبوں کے خیالات مورخہ ۱۵ مارچ ۱۸۹۷ء صفحہ ۵۔

پس بہتر ہو کہ جس طرح آپ نے چیف کورٹ کے اس دفتر میں جہاں ملزم کی مثل تھی کشفی طور پر گھس کر اور مثل کھول کر ایک برس کی قید کا لفظ کاٹ کر کر چھ مہینہ لکھ دیئے، اسی طرح سول ملٹری گزٹ کے دفتر میں گھس کر اس کی آفس فائل میں ۱۵ جنوری ۱۹۰۳ء کے پیپر میں جہاں آپ کے پیرووں کی تعداد از روئے مردم شماری صرف ایک ہزار سے کچھ اوپر لکھی ہے، یہ عبارت کاٹ کر اس کی جگہ ایک لاکھ سے زیادہ لکھ دیں، اور یہ آپ کے نزدیک چنداں مشکل امر نہ ہوگا۔

تف ہے آپ کی ایسی لغو پیشین گوئیوں پر، اور حیف ہے ان لوگوں پر جو اس قسم کی بکواس کو پیشین گوئی سمجھیں۔ اگر اسی کا نام پیشین گوئی ہے تو وکلاء بلکہ ان کے منشی آپ سے بڑھ کر پیشین گو ہیں۔

یہ بھی یاد رہے کہ مرزا قادیانی کے پیروان کی تعداد جو اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ نے ایک ہزار سے اوپر لکھی ہے، ان میں سے اب تک بہت سے لقمہ طاعون ہو چکے ہیں۔ اور بہت سے بیعت کو تبرا کہہ کر از سر نو اسلام قبول کر چکے ہیں۔ اور یہ سلسلہ مجدد السنہ مشرقیہ (احمد حسن شوکت) کی کوشش سے بذریعہ ضمیمہ شحنہ ہند اب تک جاری ہے۔ دیکھو ضمیمہ شحنہ ہند صفحہ ۷۵، ۸۷، ۱۲۱، ۱۰۶، سنہ ۱۹۰۱ء۔ اور صفحہ ۱۷۲، سنہ ۱۹۰۲ء، اور رسالہ فتح قادیان مورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵۔ اور اس معاملے میں مولوی نور محمد صاحب ساکن لکھو کے کا اشتہار بھی دیکھنے کے قابل ہے جن کے ہاتھ پر خود مرزا قادیانی کے پیروان ساکن قادیان نے توبہ کی۔

جو شخص گورنمنٹ تک کو مغالطہ دینے سے نہیں چوکتا، وہ پبلک کو کیوں مغالطہ نہ دے۔ چنانچہ مرزا صاحب اخبار عام مورخہ ۲ فروری ۱۹۰۳ء میں لکھتے ہیں کہ

جہلم میں آپ کے دیکھنے کو تیس ہزار یا چونتیس ہزار کے قریب لوگ آئے ہوں گے۔

اور پھر لکھتے ہیں کہ: جب لاہور سے میرا گذر رہا تو میں نے صدہا لوگ ہر سٹیشن پر جمع پائے۔

اندازہ کیا گیا ہے کہ جہلم کے سٹیشن پر پہنچنے سے پہلے چالیس ہزار کے قریب لوگ میرے راہ گذر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سٹیشنوں پر جمع ہوئے ہوں گے۔

مرزا صاحب کا یہ سفید جھوٹ روسیاہی کے لئے کافی ہے، کیونکہ جب جہلم کی آبادی ہی اتنی نہیں، تو اس قدر آدمی کہاں سے آئے۔ پھر ہر سٹیشن پر صدہا آدمی۔

آپ کو چاہیے کہ مرد میدان بنیں۔ ہم اور آپ ایک متفقہ درخواست ریلوے افسروں کی خدمت میں پیش کریں کہ وہ پوری پوری تعداد پلیٹ فارم کے ٹکٹوں کی بتا دیں۔ یعنی لاہور سے جہلم تک ہر سٹیشن پر جس ٹرین میں آپ نے سفر کیا تھا کس قدر آدمی آئے۔ اور درخواست پر جو خرچ ہو اس کا نصف آپ دیں۔

اگر آپ اس روز چالیس ہزار کے قریب آدمیوں کا جمع ہونا لاہور سے جہلم تک کے سٹیشنوں پر ثابت کر دیں تو میں فی سٹیشن ایک روپیہ نذر کروں گا۔ ورنہ اپنے کاذب ہونے کا اقرار کریں۔

ہمارے ایک کرم فرما سوداگر پشمینہ جن کو پشاور میں ایک شخص سے روپیہ لینا تھا اور وہ اتفاقاً پشاور سے اسی ٹرین میں آرہے تھے جس میں مرزا صاحب جہلم سے گھر کو جا رہے تھے، حلفاً بیان کرتے ہیں کہ مسافر لوگ آپ کے دیکھنے کو آتے اور لاحول پڑھ کر چلے جاتے۔ (ایسے موقع پر اگر مرزا جی اپنی نمائش کا ٹکٹ لگوا دیتے تو منارۃ المسیح کھٹ سے تیار ہو جاتا اور الحکم میں ایک سو آدمیوں سے چندہ لینے کا اعلان نہ دینا پڑتا۔ اڈیٹر) اور مرزا جی بگلا بھگت بنے آنکھیں بند کئے بیٹھے تھے۔

لاہور سے جہلم تک چودہ اسٹیشن ہیں۔ اگر مرزا صاحب سچے ہیں تو بحساب اوسط ہر اسٹیشن پر ۲۸۵۷، آدمیوں کا اپنے دیکھنے کے لئے آنا ثابت کر دیں، تو ہم فی سٹیشن ایک روپیہ پھر دیں گے۔ ورنہ جھوٹے کے منہ میں وہ۔

مرزا صاحب متفقہ درخواست پیش کریں، اس کا خرچ ہمارے ذمہ۔ اگر آپ چار اسٹیشن وزیر آباد، گوجرانوالہ، گجرات، لالہ موسیٰ پر بجائے ۲۸۵۷ کے صرف پچاس پچاس آدمی ہی فی سٹیشن ثابت کر دیں، تو فی سٹیشن ایک روپیہ اور نذر کیا جائے گا۔

پھر آپ اخبار عام مورخہ ۲ فروری ۱۹۰۳ء کے صفحہ ۵ پر لکھتے ہیں:

کہ جہلم میں تقریباً ۱۲۰۰ نفر بیعت میں داخل ہوئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعجب ہے لاہور جیسے بڑے شہر میں جو پنجاب کا دارالخلافہ ہے اور جس میں لاکھوں کی آبادی ہے وہاں تو مرزا صاحب کے فقط پندرہ یا بیس مرید ہوں، اور جہلم جیسے چھوٹے ضلع میں .آسمانی باپ ۱۲ سو مرید پیدا کر دے۔بس یہ کہنے کے سوا چارہ نہیں کہ لعنة الله على الكا ذبين

پھر فقط جہلم میں ۱۲ سو اور قادیان سے جہلم تک جن مقامات لاہور وغیرہ میں آپ نے چندے قیام کیا وہاں جو لوگ مرید ہوئے وہ گویا علاوہ ہیں۔مگر آپ کا خالص مرید اڈیٹر الحکم جو اسی مقدمہ میں جہلم حاضر ہوا تھا، الحکم مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۵ کالم سوم میں یوں لکھتا ہے:

سفر جہلم میں تقریباً آٹھ سو مرد و عورت نے حضرت اقدس کے ہاتھ پر بیعت توبہ کی۔

اب فرمایئے چیلے صاحب سچے یا گرو گھنٹال۔

پھر رسالہ ریویو آف ریلی جنز بابت فروری ۱۹۰۳ء میں یوں لکھا ہے:

اس تفصیل کی کچھ ضرورت نہیں کہ فرقہ احمدیہ پنجاب میں کس زور شور سے ترقی کر رہا ہے۔ایک ہی دن میں جہلم میں ۱۷ جنوری کو تقریباً چھ سو آدمیوں نے بیعت کی۔

اب اپنے ہی منہ سے سب جھوٹے ہو گئے یا نہیں۔اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک ایک مرزائی جھوٹ کا پٹارہ ہے۔چونکہ کاذب ہمیشہ ناکامیاب رہتا ہے پس گورنمنٹ نے بھی جمعہ کی تعطیل والا میموریل واپس ماتھے مارا۔دیکھو پیسہ اخبار مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۰۳ء۔

انعام: اگر خود مرزا قادیانی یا ان کا کوئی معاون ہمارے مذکورہ بالا حوالجات میں سے ایک کو بھی غلط ثابت کر دے تو پچاس روپئہ انعام حاصل کرے ورنہ تائب ہو کر ایمان لائے۔

خاکسار امام الدین از لاہور محلّہ پیر گیلانیاں (شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۱۶ مارچ ۱۹۰۳ء نمبر ۱۱ جلد ۲۱۔۲۳۔ص ۱ تا ۲)

شیعہ اور عیسائی

مرزا جی ۱۰ مارچ ۱۹۰۳ء کے الحکم میں فرماتے ہیں کہ

روافض بھی سہارے پر ہی چلتے ہیں اور عیسائیوں کی طرح امام حسین کے خون کو اپنی نجات کا ذریعہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھتے ہیں ان کے نزدیک اگر اعمال کی ضرورت ہے تو فقط اتنی کہ ان کے (امام حسین) کے مصائب کو یاد کر کے آنکھوں سے آنسو گرا لئے یا کچھ سینہ کوبی کر لی۔

لیکن مرزا جی بھی ماشاء اللہ عیسائیوں اور شیعہ سے کسی بات میں کم نہیں۔ کیا معنی کہ اسلام میں نجات صرف خدائے وحدہ لاشریک لہ کی توحید اور آنحضرت ﷺ کی رسالت اور قرآن مجید اور اس کے احکام پر ایمان لانے سے ہوتی ہے جو بذریعہ محمد رسول اللہ ﷺ ہم تک پہنچا ہے۔ توحید تو یوں رخصت ہوئی کہ مرزا جی نے اپنے کو خدا کا بمنزلہ ولد متبنی یا لیپا لک قرار دیا اور ان پر انت منی و انا منك الہام ہوا۔ آنحضرت ﷺ کی رسالت سے جس کی صفت ختم نبوت ہے یوں انحراف ہوا کہ اپنے کو بروزی نبی بنایا۔ قرآن مجید سے یوں ارتداد ہوا کہ اول تو آیت و لکن رسول الله و خاتم النبیین کو توڑا۔ دوم اس کی آیات کا نزول ۱۳سو برس کے بعد اپنی شان میں بتایا، اور غلام احمد میں جو لفظ احمد موجود ہے چونکہ وہ حمد سے مشتق ہے لہذا قرآن کی سورہ الحمد کو اپنی حمد و ثنا ٹھہرایا۔ اور پھر مرزائیوں کو یہ ہدایت کی کہ جو شخص مجھ پر ایمان نہ لائے وہ مسلمان نہیں اور جہاں تک ممکن ہو واجب القتل ہے۔

فرمایئے آپ بڑھے رہے یا شیعہ اور عیسائی۔ شیعہ خدا تعالیٰ کی توحید اور آنحضرت ﷺ کی رسالت پر ضرور ایمان رکھتے ہیں اگرچہ افعال شرکیہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔ عیسائی اپنی کتاب انجیل کو ضرور مانتے ہیں اگرچہ محبت میں مفرط عیسیٰ مسیح کو خدا سمجھنے میں بہک گئے ہیں۔ الغرض سب قومیں اپنے اپنے نبی اور خدائے واحد پر ایمان رکھتی ہیں۔ آپ نے تو باوصف مسلمان ہونے کے ادھر خدا کی توحید سے انکار کیا اور ادھر رسالت کی تردید کر کے اپنے کو نبی بلکہ خاتم الخلفاء (خاتم الانبیاء) بنا دیا۔ دنیا میں کوئی بدبخت قوم ایسی نہیں جس نے اپنے نبی سے انحراف کیا ہو، اور کسی قوم و مذہب کا کوئی فرد ایسا نہیں ہوا جو اپنے نبی کو چھوڑ کر خود نبی بن گیا ہو۔ پس مرزا جی کا کیا منہ ہے کہ کسی وحشی سے وحشی اور بت پرست سے بت پرست قوم و مذہب پر بھی کسی قسم کا اعتراض کر سکیں۔ اڈیٹر

(شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۱۶ مارچ ۱۹۰۳ء نمبر ۱۱ جلد ۲۱۔۲۳۔ ص ۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول بننے کا شوق

مرزاجی کی چوکھٹ پر جب کوئی مرزائی ڈنڈوت کرتا ہے تو اپنے بروزی رسول کی تعلیم کے موافق یہ کہتا ہے الصلوۃ و السلام علیک یا رسول اللہ ۔مرزاجی کہتے ہیں کہ ایسی تعلیم اور ایسا کہنا میری جانب سے نہیں ہے بلکہ خدا کی جانب سے ہے کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے یا ایھا الذین آمنوا صلوا علیہ و سلموا تسلیما ۔علیہ کی ضمیر غائب میری جانب راجع ہے کیونکہ میں اس زمانہ میں غائب تھا ۔یعنی اے ایمان والو مرزا پر درود اور سلام بھیجو ۔قرآن مجھی پر نازل ہوا ہے اور احمد میں ہوں، نہ کہ پیغمبر عرب وعجم ۔کیونکہ عرب میں دراصل کوئی پیغمبر گذرا ہی نہیں جیسا کہ مسیح کے آسمان پر چلے جانے اور اب تک زندہ رہنے کا طوفان ہے ایسا ہی عرب میں پیغمبر کی بعثت کا بہتان ہے ۔تیرہ سو برس پہلے قرآن نازل ہو کر محفوظ رہا اور اب مجھے مل گیا ۔حق بحق دار رسید ۔دنیا میں جس طرح بہت سے بے سروپا فسانے مشہور ہیں ایسا ہی پیغمبر عرب کا بھی فسانہ ہے ۔دیکھو سنی سنائی باتیں چھوڑو، میں تو تمہارے سامنے زندہ رسول موجود ہوں مجھ پر ایمان لاؤ ۔

دولت خانہ سے سٹپٹاتی ننگے سر جھنڈولا کھولے بڑی بی نکلیں اے ہے بوا! رات میرے مرزا قادیانی پر آسمان سے زناٹے دار، سناٹے دار وحی اتری ۔عین مین ایسی دھڑاکے کی آواز تھی جیسی ریل گاڑی کے آنے کی ۔میرا تو کلیجا دھڑک گیا کہ کیا بلا نازل ہوئی کیا بھونچال آگیا ۔وہ تو یوں کہو مرزاجی نے مجھے دلاسا دیا کہ چپ چپ یہ بھید کسی سے نہ کہنا ۔ پس نہ صرف اہالی موالی بلکہ خود مرزا قادیانی کو ہر وقت یہی چاؤ ہے کہ مجھے دنیا رسول کہہ کر پکارے لیکن یہ منہ اور گرم مسالا ۔ایسا رسول تو ہر شخص بن سکتا ہے مگر اتنا جگر کس کا ۔اڈیٹر

(شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۱۶ مارچ ۱۹۰۳ء نمبر ۱۱ جلد ۲۱ ۔۲۳ ۔ص ۸)

بطالت قادیانی

اس عنوان سے عیسائی اخبار طبیب عام نے مضمون شائع کیا ہے ہم اس کا انتخاب ذیل میں لکھتے ہیں ۔اگر مرزا اور مرزائیوں کو کچھ بھی شرم ہو تو رونے کے لئے کافی ہے ۔مگر انہیں شرم کہاں البتہ مسلمانوں کو مذہب اسلام کی توہین پر ماتم کرنا چاہیے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پرچہ ریویو آف ریلی جنز میں ایک مضمون بعنوان مسیح موعود و ڈاکٹر لیفرائے، یا اسلام و عیسائیت مندرج تھا۔ ہائے تاریکی! اور اے شب تار! تجھ پر افسوس اسلام و عیسائیت کا مقابلہ چہ معنی۔ البتہ اسلام احمدی واسلام محمدی کا مقابلہ برجستہ ہے کیونکہ ہر دو اسلام متضاد ہیں۔

اگر چہ لفظ اسلام کے لغوی معنی مسلمان ہونا یا خدا کی راہ پر گردن رکھنا ہے مگر مجازی و رائج معنی یہ ہیں کہ خدا تعالی اور حضرت محمد صاحب (ﷺ) پر ایمان لانا اور سنت و شریعت و فرائض پر عمل کرنا۔ قرآن کو کلام اللہ ماننا۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا مرزا غلام احمد ان سب کو درست و برحق مانتے ہیں اور ان کی تائید کرتے ہیں یا تردید۔ مرزا کے مطابق تو دیگر اصحاب و علمائے دین اسلام محمدی بحر ظلمات کے گرداب میں ہیں اور صداقت کی راہ پر نہیں، تو کیا وہ قرآن و حدیث کو برحق نہیں مانتے اور سنت و شریعت و فرائض پر عمل نہیں کرتے۔

اب متقدمین و متاخرین علماء و محدثین کو رد کرنا، جو مرزائیوں کا عقیدہ و شیوہ ہے، اسلام کو دو قسم بنا دیتا ہے۔ ایک اسلام محمدی دوسرا اسلام احمدی۔ اگر چندے یہی حال رہا تو اسلام میں بڑی گڑ بڑ پڑ جاوے گی اور معلوم نہ ہو سکے گا کہ کون سی قسم خدا کی راہ پر گردن رکھنا ہے۔ حسب عقیدہ اہل اسلام حضرت محمد صاحب خاتم النبیین وسید المرسلین تھے۔ انہوں نے خود یا قرآن نے کہیں نہیں فرمایا کہ میرے بعد ایک اور رسول بنام غلام احمد قادیان میں آئے گا، تم اس کی سنو۔ معلوم نہیں مرزا قادیانی کا یہ دعوی کہاں سے ہے۔ اب یہ سوال عائد ہوتا ہے کہ کیا یہ خاتم النبیین اور سید المرسلین ہے۔

اکثر اوقات جب مرزائیوں سے بات چیت ہوتی ہے تو علاوہ فحش و غلط گوئی کے وہ یہ کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی، خدا تعالی کے رسول مقبول ہیں اور نور ہیں۔ تو اب دو رسول اور دونوں علیحدہ علیحدہ ٹھہرے۔ معلوم نہیں دونوں میں کون سا رسول اور نور مثل صبح صادق و صبح کاذب ہے، یا دونوں ہم پلہ و مساوی ہیں۔

معتقدان مرزا قادیانی فرمایا کرتے ہیں کہ حضرت مرزا مجموعۃ الانبیاء ہیں، کیونکہ ان کے مجموعہ اوصاف ان میں ہیں۔ ہم کو یہ سن کر رحم آتا ہے کہ عجب بھولے لوگ ہیں۔ مرزا قادیانی کی بابت جب کہ نبی نے پیش گوئی نہیں کی، اور نہ حسب الارشاد خاتم النبیین قیامت کے اعلی علامات میں سے کوئی علامت پوری ہوئی، پھر بھی لوگ مرزا قادیانی کے پیرو ہوتے جاتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجموعۃ الانبیاء اوران کے مجموعۃ الاوصاف تو کجا، البتہ مرزا قادیانی کو مجموعہ امراض کہیں تو بجا ہے۔ کیونکہ مرزا قادیانی نے خود ہی ڈوئی کی پیش گوئی کے بارے میں تحریر فرمایا ہے کہ

میں ایک آدمی ہوں جو پیرانہ سالی تک پہنچ چکا ہوں میری عمر غالباً چھیاسٹھ سال سے کچھ زیادہ ہے اور ذیابیطس اوراسہال کی بیماری بدن کے نیچے کے حصے میں اور دوران سر اور کمی دوران خون کی بیماری بدن کے اوپر کے حصے میں ہے۔،

پس جس شخص کے اوپر اور نیچے مرض ہی مرض ہوں تو ایسے مریض کا پیرو ہونا دانشمندی نہیں ہے۔

اڈیٹر۔ اسلام تو کسی طرح دو نہیں ہو سکتے کیونکہ مرزا قادیانی کسی جدید اسلام کا بظاہر مدعی نہیں، البتہ عیسائیت دو نہیں چار ہوگئی ہیں۔ ایک قدیمی عیسائیت جو باپ بیٹے روح القدس سے مرکب ہے۔ دوسری مرزائی عیسائیت جو تثلیث کو دیس نکالا دیتی ہے اور مرزا قادیانی کو آسمانی باپ کا لیپا لک بناتی ہے۔ تیسری لندنی مسیح مسٹر پکٹ کی پروٹسٹنٹی عیسائیت۔ چوتھی فرانسیسی مسیح ڈاکٹر ڈوئی کی رومن کیتھولک عیسائیت۔ ایک عیسائیت کو مذکورہ بالا چار چاند لگ گئے ہیں۔ ہمارا ہم عصر طبیب عام بتائے کہ ان میں سے کون سا نورا اور کون سا چمگادڑ ہے۔ واضح ہو کہ ہم نے اغلاط دور کر کے مندرجہ بالا نوٹ اخذ کیا ہے اگر ہم بجنسہ شائع کرتے تو ناظرین ہنستے ہنستے زعفران بن جاتے۔ جب عیسائی لوگ اردو زبان نہیں جانتے تو کیوں اس کا گلا کند چھری سے ریتتے ہیں۔

(شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۲۴ مارچ ۱۹۰۳ء نمبر ۱۲ جلد ۲۱۔۲۳۔ص ۱۔۲)

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

مرزا غلام احمد قادیانی گالیاں دینے، دل دکھانے، سخت اور دلخراش تحریر کرنے میں لاثانی ہیں۔ اسلامی یا غیر اسلامی کوئی فرقہ ان کے زبان وقلم سے نہیں بچا۔ کوئی عالم، کوئی دین کا پیشوا، ایسا نہیں ہے جو مرزا جی کی تیغ زبان کا زخمی نہ ہو۔ پیغمبروں تک کو نہ چھوڑا۔ خصوصاً عیسیٰ علیہ السلام (جن کے مثیل بننے کے آپ مدعی ہیں) تو زیر مشق ہی ہیں۔ رسالہ انجام آتھم میں ان کی نسبت کوئی بات باقی نہیں چھوڑی۔ کوئی عیب نہیں جو عیسیٰ میں ثابت نہ کیا ہو۔ (مولوی الٰہی بخش لاہوری کی مصنفہ کتاب) عصائے موسیٰ اور ضمیمہ شحنہ ہند میں مرزا جی کی گالیوں کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرستیں بطور ڈکشنری طبع ہوئی ہیں۔عیسائیوں وآریوں نے مرزا ہی کی تحریروں پر مشتعل ہو کر اسلام و پیشوائے اسلام و بزرگان دین کو دل کھول کر جو چاہا بکا۔جس سے تمام مسلمان کلیجہ پکڑ کر رہ گئے۔مگر خدا مولوی کرم دین کا بھلا کرے اور ان کو فتح دے جنہوں نے مرزا جی پر جہلم میں مقدمہ دائر کر کے تمام دنیا خصوصاً مسلمانوں پر احسان کیا کہ مرزا جی کو اپنی بدزبانی و دریدہ ذہنی سے پچھتانا پڑا اور آئندہ اس حرکت بے جا سے توبہ کی، کان پکڑے۔چنانچہ ۱۰ مارچ ۱۹۰۳ء کے الحکم میں قریب قریب حلم ونرمی ہی کی اپنے مریدوں کو تعلیم دی ہے۔ایک جگہ آپ اپنے مریدوں کو نصیحت کرتے ہیں:

تم صبر کرو اور حلم سے کلام کرو۔ایسا نہ ہو تمہارا اس وقت کا غصہ کوئی خرابی پیدا کرے جس سے سارا سلسلہ بدنام ہو یا کوئی مقدمہ بنے جس سے سب کو تشویش ہو۔

مشتے کہ بعد از جنگ، خوب صادق آرہا ہے۔اگر پہلے ہی سے ایسی سوجھتی، تو مقدمہ جہلم کیوں دائر ہوتا اور سلسلہ کیوں پریشان اور بدنام ہوتا۔خودرا فضیحت و دیگراں را نصیحت، اسی کو کہتے ہیں۔اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔

اس مقدمہ کے مصائب تو آپ ہی کو اٹھانے پڑیں گے۔مصیبت کون جھیلے، عیش تو تم نے اٹھائی تھی ۔جھوٹی پیغمبری کی بیخ نہ لگی ہوتی تو حلم ونرمی کی تعلیم بجائے مریدوں کے اپنے ہی نفس کو دیتے، مگر کسر نفسی تو صادقین کا حصہ ہے۔یوسف علیہ السلام کا قول و ما ابرئ نفسی قرآن مجید میں مرزا جی کی نظر سے شاید نہیں گزرا۔ ج۔ن۔ (شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۲۴ مارچ ۱۹۰۳ء نمبر ۱۲ جلد ۲۱۔۲۳۔ص ۲)

کوئے جاناں سے خاک لائینگے
اپنا کعبہ جدا بنائیں گے

۱۰ مارچ ۱۹۰۳ء کے الحکم میں مارچ کی صبح کا واقعہ اس طرح لکھا ہے:

ایک صاحب نے عرض کیا حضور میرے ایک دوست نے لکھا ہے کہ تم حج کرنے کو گئے ہوئے ہو مگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیں بھلا دیا۔،

فرمایا (مرزا قادیانی نے) اصل میں جو لوگ خدا کی طرف سے آتے ہیں ان کی خدمت میں دین سیکھنے کے واسطے جانا بھی اک طرح کا حج ہے۔ حج بھی خدا تعالی کے حکم کی پابندی ہے اور ہم بھی تو اس کے دین اور اس کے گھر یعنی خانہ کعبہ کی حفاظت کے واسطے آئے ہیں۔،۔

ناظرین! اب تو مرزا اور مرزائی قادیان جانے کو حج کہنے لگے۔ یعنی قادیان جانے کو فرض کہتے ہیں چنانچہ اسی اخبار میں لکھا ہے:

پس جس جس نے اس (مرزا قادیانی) کے ہاتھ پر بیعت کی وہ یہ اپنے اوپر لازم (فرض) سمجھے کہ کچھ عرصہ تک اس کی صحبت میں رہے۔،

اور جو قادیان جانا فرض نہ سمجھے اس پر افسوس کیا ہے۔ چنانچہ اسی الحکم میں لکھا ہے:

بڑا افسوس ہے کہ اکثر لوگ بیعت کرتے جاتے ہیں اور پھر اس کی ضرورت (فرضیت) نہیں سمجھتے کہ پاس جا کر رہیں۔،

خانہ کعبہ سے یہ رقابت کہ اس سے ہٹا کر قادیان کا حج فرض کر دیا۔ مگر یہ بے وجہ نہیں اس میں اپنی گرم بازاری اور آمدنی کی صورت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خانہ کعبہ کا حج کرنے سے جان نکلتی ہے۔ جان کا خوف کھائے لیتا ہے۔ بے امنی کا عذر و لا تلقوا بایدیکم الی التھلکہ ہر وقت زبان پر جاری ہے۔ مگر قادیان کا حج فرض ہے۔ اب اس فرقہ کے کفر میں جس مسلمان کو شک ہے تو اس کو قرآن اور اسلام پر بھی شک ہے و ما علینا الا البلاغ۔ ج۔ن۔ (شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۲۴ مارچ ۱۹۰۳ء نمبر ۱۲ جلد ۲۱۔۲۳۔ص ۳)

(الحکم کا متعلقہ مضمون یوں ہے:

۲ مارچ ۱۹۰۳ء صبح کی سیر: ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضور میرے ایک دوست نے لکھا ہے کہ تم تو حج کرنے کو گئے ہوئے ہو مگر ہمیں بھلا دیا۔

(مرزا صاحب نے) فرمایا اصل میں جو لوگ خدا کی طرف سے آتے ہیں ان کی خدمت میں دین سیکھنے کے واسطے جانا بھی ایک طرح کا حج ہی ہے۔، حج بھی خدا تعالی کے حکم کی پابندی ہے اور ہم بھی تو اس کے دین اور اس کے گھر یعنی خانہ کعبہ کی حفاظت کے واسطے آئے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے جو کشف میں دیکھا تھا کہ دجال اور مسیح موعود اکٹھے طواف کر رہے ہیں اصل میں طواف کے معنی ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھرنا، تو طواف دو ہی طرح کا ہوتا ہے ایک تو رات کو چور پھرتے ہیں یعنی گھروں کے گرد طواف کرتے ہیں اور ایک چوکیدار طواف کرتا ہے مگر ان میں فرق یہ ہے کہ چور تو گھر والوں کو لوٹنے اور گھروں کو تباہ و برباد کرنے کے لئے اور چوکیدار ان گھروں کی حفاظت اور بچاؤ اور چوروں کے پکڑنے کے واسطے طواف کرتے ہیں یہی حال مسیح اور دجال کے طواف کا ہے۔ دجال تو دنیا میں اس واسطے پھرتا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ تا دنیا کو خدا کی طرف سے پھیر دے اور ان کے ایمان کو لوٹ لیا جاوے مگر مسیح موعود اس کوشش میں ہے کہ تا اسے پکڑے اور مارے اور اس کے ہاتھ سے لوگوں کے دین و ایمان کے متاع کو بچاوے۔ غرض یہ ایک جنگ ہے جو ہمارا دجال سے ہو رہا ہے۔ (الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۳ء ص ۱۲-۱۳) (مرزا صاحب جو خود کو مسیح موعود کہتے تھے وہ تو رخصت ہو چکے، اور دجال جیسے مارنے کی وہ کوشش کر رہے تھے، ویسے ہی دندناتا پھرتا ہے۔ بہاء)

وہی مرزا جی کا جہاد

مرزا جی ۱۰ مارچ ۱۹۰۳ء کے الحکم میں جہاد کے قطعی استیصال کی یہ تجویز بتاتے ہیں کہ ایک مبسوط کتاب تیار کی جائے جس میں عقلی اور نقلی دلائل سے جہاد کی ممانعت ثابت کی جائے، اور پشتو اور فارسی اور عربی میں اس کا ترجمہ ہو کر ۴۰ ہزار جلد چھاپی اور مشتہر کی جائے۔ اور میں دس ہزار روپیہ تک اس کے اخراجات میں دیدونگا۔ وغیرہ۔،

معلوم نہیں یہ سرود بمستان یاد دہانیدن، کیوں ہے اور ہندوستان کے کون سے مسلمان جہاد پر آمادہ ہیں۔ علماء ہند تو متواتر فتوے دے چکے ہیں اور مبسوط کتابیں مشتہر کر چکے ہیں کہ اصول اسلام کے موافق مسلمان جس گورنمنٹ کے امن میں ہوں اور آزادی کے ساتھ اپنے مذہبی اور تمدنی فرائض ادا کرتے ہوں ایسی محسن گورنمنٹ کی مخالفت بغاوت اور فساد ہے نہ کہ جہاد۔ بلکہ یہ تو سراسر کفران نعمت ہے۔ مگر مرزا جی کا بار بار جہاد جہاد ہنکارنا یہ ثابت کرتا ہے کہ مسلمانان ہند کے دلوں میں وحشیانہ بغاوت کی ہوا اب تک موجود ہے اور وہ انگلش گورنمنٹ کی دو سو برس کی پرامن حکومت میں رہ کر بھی اس کے حقوق کے قدرشناس اور اس کے احسانات کے ممنون نہیں۔

دوم: مرزا جی یہ ثابت کرتے ہیں کہ گورنمنٹ جس طرح مسلمانوں سے بدظن ہے اسی طرح حد درجہ ڈرپوک بھی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوم: یہ اگرچہ مرزا جی کی حماقت ہے مگر اس میں خوش آمدانہ خودغرضی کے ساتھ شرارت بھی ہے کہ صرف ان کے ڈیڑھ لاکھ والنٹیئر گورنمنٹ کے سچے ہوا خواہ ہیں، باقی ڈیڑھ لاکھ کم ۶ کروڑ مسلمان قطعی بدخواہ اور نمک حرام ہیں اور جہاد پر تلے بیٹھے ہیں۔

معلوم نہیں ہماری اسلامی انجمنیں کیوں خاموش ہیں، اور مرزا جی کے ایسے آئے دن کے اتہامات اور شرارت آمیز میموریلوں اور تحریروں کی متفقہ تردیدیں لکھ کر گورنمنٹ میں کیوں نہیں بھیجتے کہ چونکہ مرزا قادیانی دائرہ اسلام سے باتفاق علماء ومشائخ اسلام اپنے ملحدانہ خوارق کے باعث خارج ہو چکا ہے، اس لئے وہ اسلام اور مسلمانوں کا قطعی دشمن بن گیا ہے اور ان پر طرح طرح کے اتہامات باندھتا ہے۔

انجمن حمایت اسلام اور انجمن نعمانیہ جو عالی شان اور اثر ڈالنے والی انجمنیں ہیں اور پنجاب کے خاص دار الخلافہ یعنی لاہور میں قائم ہیں، کیوں نہیں اس موذی کا تعاقب کرتیں۔ وہ غالباً یہ عذر کریں گی کہ ہم کو مسلمانوں کے مذہبی امور سے کوئی تعلق نہیں، ہم تو سب کے ہوا خواہ ہیں۔ لیکن ہماری انجمنیں خوب جانتی ہیں کہ مرزا قادیانی مسلمان نہیں کیونکہ اس نے خاتم النبیین ﷺ کے بعد نبوت کا دعوی کیا، اس نے انبیاء کرام کی توہین کی، اس نے اپنے کو خدا کا لیپا لک بنایا، اس نے تصویر پرستی کی اشاعت کر کے کفر اور شرک پھیلایا، اس نے حج حرمین شریفین کی ممانعت کی۔

ظاہر ہے کہ تمام اسلامی انجمنوں کا انعقاد مسلمانوں کی بہتری اور مذہب اسلام کی اشاعت کے لئے ہے۔ پس وہ جس طرح آریا اور عیسائیوں وغیرہ کے حملوں کا جواب دیتے ہیں جو مذہب اسلام پر کئے جاتے ہیں، کیا وجہ ہے کہ مرزا قادیانی کے حملوں کا جواب نہیں دیتے، حالانکہ آریا اور عیسائی اسلام کے ایسے دشمن نہیں جیسا مرزا قادیانی ہے۔

جس طرح حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب نے بذریعہ انجمن ایک ریزولیوشن پاس کر کے مشتہر کرایا تھا کہ مرزا قادیانی جو کچھ کاروائیاں کر رہا ہے مسلمانوں کو ان سے کوئی تعلق نہیں۔ تمام انجمنیں اگر ایسا ہی کریں تو گورنمنٹ اور پبلک سے اس کا زہریلا اثر دور ہو جائے۔

مرزا جی کو سرحدی جرگوں کی شورش نے کتاب مذکورہ کے تصنیف کرنے کی جانب توجہ دلائی ہے۔ ہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوچھتے ہیں کہ ٹرانسوال میں بوئروں کی شورش اور ٹرکی میں اس کے صوبوں کی آئے دن کی شورش کا کیا باعث ہے۔ کیا وہاں بھی مرزا جی کے وہی بد باطن ملاں موجود ہیں۔ اگر سرحدی جرگے جہاد پر آمادہ ہوتے ہیں تو کیا مذکورہ بالا قومیں بھی مرزا جی کے مزعومہ جہاد ہی کی پیروی کرتی ہیں۔ جس طرح دنیا میں اتفاقی امور سے شورش ہو جاتی ہے، اسی طرح سرحدی وحشی بھی کسی خلاف شرع امر کے باعث مشتعل ہو جاتے ہیں اور سزا پاتے ہیں، مگر اسلامی جہاد سے ان سب کو کیا علاقہ ہے۔ دنیا میں کہیں پتا کھڑکا اور مرزا جی چوکنا ہوئے کہ یہ اسلامی جہاد کے باعث ہے۔ : بہر آواز پائے چشم بکشایم کہ می آئی۔

مرزا جی فرماتے ہیں: اس ملک کے علماء کا کیا حرج ہے کہ ایسی مبسوط کتاب تصنیف کر کے اپنے دستخطوں سے مزین کریں ان پر کوئی خرچ نہیں ڈالا جاتا۔

جی ہاں ۶ کروڑ مسلمانوں میں صرف آپ کو گورنمنٹ کے ساتھ ہمدردی ہے۔ اگر آپ سوتے فتنے (جہاد کے خیال) کو نہ جگائیں، تو آپ کا کیا حرج ہے۔ حرج یہ ہے کہ تمام مذاہب کے خلاف ایک جتھا تیار کرنے اور سب کے پیشواؤں کو گالیاں دینے اور یوں ملک میں اشتعال پیدا کرنے پر گورنمنٹ آپ کی گردن ناپ لے گی، اس لئے آپ بار بار جہاد جہاد کی صدا بلند کر کے گورنمنٹ کی خوش آمد کر رہے ہیں، اور اپنی بداعمالیوں پر گورنمنٹ کی آنکھوں کے سامنے پردہ ڈال رہے ہیں۔ اور دس ہزار روپیہ تو آپ جیسا خرچ کریں گے دنیا دیکھ لے گی، اور آپ کے پاس روپیہ ہی کہاں ہے۔ ورنہ الحکم میں دھیلے پیسے کے واسطے اکثر کاسہ گدائی کیوں گردش کرتا۔ بس اسی قدر آمدنی ہے کہ چند حمقاء کی بدولت مرزا جی اور ان کے دو چار اپاہجوں کا پیٹ پلتا ہے جیسے آپ کے تصنیف کردہ ڈیڑھ لاکھ مرید صرف زبان پر ہیں، ایسے ہی یہ دس ہزار روپیہ جدید کتاب جہاد کے لئے ہیں۔ اگر آپ نے دھوکا دے کر اور چند آنکھوں کے اندھوں کی گانٹھ کاٹ کر کوئی چھوٹی موٹی کتاب لکھی بھی تو خاصی تجارت کھڑی ہو جائے گی۔ یعنی چار پیسے کی کتاب ایک ایک روپیہ کو بکے گی۔ جیسی بعض کتابیں بک رہی ہیں۔ مرزا جی سے یہ امید فضول ہے کہ وہ مفت کوئی کتاب شائع کریں گے کیونکہ یہاں تو ہاتھی کے روٹ کے واسطے اصحاب الفیل سے ہمیشہ راتب مانگا جاتا ہے۔

آگے چل کر آپ فرماتے ہیں: اس حقیقت (جہاد کی حقیقت) کو کئی لاکھ مسلمانوں نے سمجھ لیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ تو اپنے والنٹیئر وں کی تعداد ڈیڑھ لاکھ بتاتے ہیں ان کے سوا یہ مشکل اور باریک مسئلہ کون سمجھ سکتا ہے۔ اب یہ کئی لاکھ کہاں سے آ گئے، بنئے کی گون میں نومن کا دھوکا اسی کو کہتے ہیں۔

ہماری رائے میں تو مرزا جی اگر یہ اعلان دیتے کہ میں دس ہزار روپئہ میں اپنے سو دوسو والینٹر تیار کرتا ہوں۔ جب سرحدی وحشی شورش کریں اور گورنمنٹ سب کو زیر نہ کر سکے، تو میں سب کا جنرل بنوں، اور شریر قوموں کو گھیر کر اوران کی ناک میں نکیل ڈال کر ہش ہش کرتا ہوا سب کو گورنمنٹ کے قدموں میں لا ڈالوں، تو خیر ایک بات بھی تھی۔ خالی خولی خیالی گھوڑے دوڑانے (کتاب تصنیف کر کے شائع کرنے) کا خواب دیکھنا بالکل فضول ہے۔ اڈیٹر (شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۲۴۔ مارچ ۱۹۰۳ء نمبر ۱۲ جلد ۲۱۔ ۲۳۔ ص ۳۔ ۵)

مرزا جی کی اردو شاعری

مجدد السنہ مشرقیہ کو غصہ تو اسی بات پر آتا ہے کہ مرزا جی عربی فارسی اردو شاعری میں اکتساب فن نہیں کرتے اور اس کے تلامذہ میں داخل نہیں ہوتے۔ ورنہ کسی کی کیا طاقت ہے کہ لمڈھیک کی طرح مرزا جی پر چونچ کھولتا اور مرزا جی بگلا بھگت بنے بیٹھے رہتے۔

ناظرین نے مرزا جی کی فارسی اور عربی شاعری کی درگت تو ضمیمہ میں دیکھی ہی ہوگی اب اردو شاعری کا حال بھی دیکھئے جس کی کوئی کل اناڑی کے ہاتھ کے بنائے ہوئے پچھی اور کاغذ کے تعزیئے کی طرح ٹھیک نہیں حالانکہ اردو زبان مرزا جی کی مادری زبان ہے۔ جب کسی شخص کی فطری زبان کی یہ کیفیت ہے، جیسی کہ آگے چل کر ظاہر ہوگی، تو اس کی عربی اور فارسی زبان کی شاعری کا تو کیا ہی کہنا ہے۔ اور جب کہ آسمانی باپ بھی خوب جانتا ہے کہ میرا لیپا لک (مرزا قادیانی) اردو زبان تک سے نابلد ہے، تو معلوم نہیں عربی میں کیوں الہام کرتا ہے۔.. ہم پھر کہتے ہیں کہ شاعری کی سنگلاخ زمین میں قدم مارنا ہے تو موجودہ زمانہ میں امام الشعراء مجدد السنہ مشرقیہ شوکت اللہ القہار پر ایمان لانا شعراء کا فرض ہے اور اگر کوئی اس معاملہ میں ہچر مچر کرے تو میدان میں آئے اور جہاں تک چاہے زور لگائے۔ اگر تحدی کے دنگل میں ٹھونک نہ دیا تو جبھی کہنا کیونکہ مجدد پر خدا کا ہاتھ ہے جیسا کہ اس کے الہامات سے واضح ہو چکا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی آریا سے مخاطب ہو کر حسب ذیل تک بندی کرتے ہیں:

اے آریا سماج پھنسو مت عذاب میں
کیوں مبتلاء ہو یارو خیال خراب میں

مصرعہ اولی میں تو آریا کو عذاب میں پھنسنے سے روکا جاتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ابھی تک عذاب میں نہیں پھنسے، اور مصرعہ ثانیہ میں ان کا مبتلاء ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ دو مصرعے اور یہ اختلاف۔ پھر دوسرے مصرعہ میں، یارو ، برائے بیت ۔ اصلاح:

کیوں آریا سماج پھنسے ہو عذاب میں
کیوں مبتلاء ہوئے ہو خیال خراب میں

مرزا غلام احمد قادیانی کا شعر ہے:

اے قوم آریہ ترے دل کو یہ کیا ہوا
تو جاگتی ہے یا تری باتیں ہیں خواب میں

کیوں صاحب مصرعہ اولی میں ، یہ، کیا چیز ہے۔ دوسرا مصرعہ بے ربط ہے۔ اصلاح:

اے قوم آریا تجھے کیا ہو گیا بتا
ہیں جاگنے میں یہ تری باتیں کہ خواب میں

مرزا غلام احمد قادیانی کا شعر ہے:

کیا وہ خدا جو ہے تری جان کا خدا نہیں
ایمان کی بو نہیں ترے ایسے جواب میں

مصرعہ اولی کی بندش کتنی بے سر و پا اور لغو ہے۔، جو ہے، کتنا بھونڈا ہے۔ اصلاح:

کہتی ہے تو کہ جان کا مالک نہیں خدا
ایمان کی بو نہیں ترے ایسے جواب میں

مرزا غلام احمد قادیانی کا شعر ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گر عاشقوں کی روح نہیں اس کے ہاتھ سے
پھر غیر کیلئے ہیں وہ کس اضطراب میں

مرزا جی کا مطلب اس شعر سے نہیں نکلتا۔ آپ کا مطلب تو یہ ہے کہ اگر عاشقوں کی روح خدا تعالی کے ہاتھ سے نہیں تو جو کچھ ان کو بیتابی رہتی ہے کیا وہ کسی غیر کی وجہ سے ہے، یعنی کیا وہ خدا کے سوا کسی اور کے عشق میں مضطرب رہتی ہے۔ اصلاح:

گر عاشقوں کی جان نہیں جانجان کے ہاتھ
کیا غیر کیلئے ہیں وہ اس اضطراب میں

مرزا غلام احمد قادیانی کا شعر ہے:

گروہ الگ ہے ایسا کہ چھو بھی نہیں گیا
پھر کس نے لکھ دیا ہے وہ دل کی کتاب میں

مرزا صاحب کو بات تو سوجھتی ہے مگر اس کو ادا نہیں کر سکتے۔ دوسرے مصرعہ میں: وہ، کا مشار الیہ مصرعہ اولی کا: وہ، ہے۔ گویا ضمیر کیلئے بھی ضمیر کی ضرورت ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر خدا ہم سے ایسا الگ ہے کہ چھو بھی نہیں گیا تو اس کو دل کی کتاب میں کس نے لکھ دیا ہے۔ دوسرا مصرعہ یوں بنا لیجئے:

تو کس نے لکھ دیا اسے دل کی کتاب میں

مرزا غلام احمد قادیانی کا شعر ہے:

جام وصال دیتا ہے اس کو جو مر چکا
کچھ بھی نہیں فرق یہاں شیخ و شاب میں

مرزا جی کا مطلب جب ثابت ہو کہ بوڑھے ہی مرتے ہوں، جوان نہ مرتے ہوں۔ وہ اپنے خالہ کے بیٹے طاعون ملعون ہی کی دست برد دیکھ لیں کہ جوانوں کو بوڑھوں سے پہلے چکھ رہا ہے بلکہ جوانوں کو زیادہ اور بوڑھوں کو کم۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا شعر ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملتا ہے وہ اسی کو جو وہ خاک میں ملا
ظاہر کی قیل و قال بھلا کس حساب میں

مصرعہ اولی میں دوجگہ وہ ، وہ، عجیب خبط ہے۔اصلاح:

ملتا ہے وہ اسی کو جو مل جائے خواب میں
ظاہر کی قیل و قال ہے یاں کس حساب میں

مرزا غلام احمد قادیانی کا شعر ہے:

پھولوں کی جا کے دیکھو اسی سے وہ آب ہے
چمکے اسی کا نور مہ و آفتاب میں

جابجا : وہ، کا مسالا بہت ہے۔پھر حشو اور بے معنی۔ اصلاح:

پھولوں کی گلستان میں اسی سے ہے آب و تاب
چمکا اسی کا نور مہ و آفتاب میں

مرزا غلام احمد قادیانی کا شعر ہے:

خوبوں کے حسن میں بھی اسی کا وہ نور ہے
کیا چیز حسن ہے وہی چمکا حجاب میں

پھر وہی: وہ ، لفظ نہیں ملتا،تو شعر گوئی کو جی کیوں للچاتا ہے؟ اصلاح:

خوبوں کے حسن میں بھی ہے پنہاں اسی کا نور
کیا چیز حسن ہے وہی چمکا حجاب میں

مرزا غلام احمد قادیانی کا شعر ہے:

اسکی طرف ہے ہاتھ ہر اک تار زلف کا
ہجران سے اسکے رہتی ہے وہ پیچ و تاب میں

یہ کیا تلازم ہے،تار زلف اور پیچ وتاب، پھر تار زلف کا ہاتھ؟ یوں کہیے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر تار زلف بھی ہے اسی پر جھکا ہوا
ہر دم اسی کے غم سے ہے وہ پیچ و تاب میں

مرزا غلام احمد قادیانی کا شعر ہے:

ہر چشم مست دیکھو اسی کو دکھاتی ہے
ہر دل اسی کے عشق سے ہے پیچ و تاب میں

چشم مست، پھر دیکھو اور دکھانا، کیا کیا مناسبات ہیں؟ پھر پہلے مصرعہ سے دوسرے مصرعہ کا تال میل تو ایسا ہے جیسے پلاؤ سے روغن بادام کا۔ اصلاح:

ہر چشم مست میں ہے اسی کا خمار شوق
ہر دل اسی کی آگ سے ہے التہاب میں

مرزا غلام احمد قادیانی کا شعر ہے:

جن مورکھوں کو کاموں پر اسکے یقین نہیں
پانی کو ڈھونڈتے ہیں عبث وہ سراب میں

مورکھ۔ مرزا جی پر ہندی بھاشا کا الہام بھی پرمیشر کی مایا سے ہونے لگا ہے۔ بس اب کیا کسر ہے سر چولھے میں اور پانچوں پکوان کے گھی میں۔ اصلاح:

جن مورکھوں کو کام پر اسکے یقیں نہیں
دریا کو ڈھونڈ تے ہیں وہ رہ کر سراب میں

مرزا غلام احمد قادیانی کا شعر ہے:

قدرت سے اس قدیر کی انکار کرتے ہیں
بکتے ہیں جیسے غرق کوئی ہو شراب میں

ربط اور ضبط تو چھو نہیں گیا۔ اصلاح:

منکر ہوئے ہیں قدرت ربّ قدیر کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بکتے ہیں جیسے کوئی شرابی شراب میں

مرزا غلام احمد قادیانی کا شعر ہے:

دل میں نہیں کہ دیکھیں وہ اس پاک ذات کو
ڈرتے ہیں قوم سے کہ نہ پکڑے عتاب میں

کیا لغو بکواس ہے۔ اصلاح:

آنکھیں نہیں کہ دیکھ سکیں اس کے نور کو
وہ مبتلا ہیں قوم کے خوف عتاب میں

مرزا غلام احمد قادیانی کا شعر ہے:

ہم کو تو اے عزیز دکھا اپنا وہ جمال
کب تک وہ منہ رہے گا حجاب و نقاب میں

وہ، وہ ہر جگہ موجود۔ شائد حجاب اور نقاب دو چیز ہیں۔ پھر سراسر لچر۔ اصلاح:

اپنے جمال کی ہمیں دکھلا جھلک کہیں
دیکھیں رہے گا جلوہ کہاں تک نقاب میں

اب تو ہم نے اصلاح دے دی، مگر آئندہ اپنا کوئی کلام عربی فارسی اردو بدون اصلاح مجدد شائع کیا تو بس خیر نہیں۔ مرزا جی مجدد صاحب کے شاگرد ہو جائیں تو پھر کچھ جھگڑا نہیں۔ آگے پڑے ہوئے کو شیر بھی نہیں کھاتا۔ (شحنۂ ہند میرٹھ ضمیمہ ۲۴۔ مارچ ۱۹۰۳ء نمبر ۱۲ جلد ۲۱۔۲۳۔ ص ۵۔۸)

سب گنوں پورے

چند حمقاء میں جب مرزا قادیانی کی پنیری ذرا جم گئی تو گدھ اور چیل کی طرح چار طرف نظر دوڑائی کہ لوگ کس کس نبی اور اوتار کو مانتے ہیں۔ اول آپ صرف ملہم یعنی ولی بنے، پھر آسمانی باپ کے لیپالک بنے تاکہ عیسائی ان کی جانب رجوع ہوں، مگر خود آسمانی باپ نے کھنڈت ڈال دی۔ یعنی عیسیٰ مسیح کو گالیاں دینے کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الہام کیا۔عیسائی لعنت کہتے ہوئے فــــفـــرو ہوئے۔پھر امام الزمان اور مجموعہ صفات انبیاء اور بالآخر خاتم الخلفاء (خاتم النبیین) بنے اب تو کوٹھی کٹھلے کے.. مالک ہی بن گئے۔اپنی دانست میں گویا ایسی شطرنج بچھائی کہ تمام مہرے قبضے میں آ گئے اور کسی کو چال چلنے کا گھر ہی نہ رہا۔مگر خدا کی قدرت کہ خود ہی مات کھا گئے۔یعنی نہ ادھر کے رہے، نہ اودھر کے۔کیونکہ قدرت الٰہی جھوٹوں کو ہرگز پھولنے پھلنے نہیں دیتی، اور چند ہی روز میں خزاں کی جھاڑ و پھیر دیتی ہے۔پھر جو شخص تمام مذاہب کے پیشواؤں کو گالیاں دے اور اپنے کو سب سے افضل بتائے وہ کیونکر مقبول خاص و عام اور امام الزمان بن سکتا ہے۔آپ جانئے عیسائی ایک ہی کائیاں ہیں، انہوں نے مرزاجی کے مقابلے میں دو چھلے چھلائے مسیح گھڑ کر کھڑے کر دیئے، عیسائیوں میں دو ہی پارٹیاں زبردست ہیں، ایک پروٹسٹنٹ دوسری رومن کیتھولک۔دونوں میں ایک ایک مسیح مسٹر پکٹ اور ڈاکٹر ڈوئی ملاحظہ فرمالیجئے۔اب مرزاجی کا وہی حال ہے کہ چور کی ماں کوٹھی میں سر دے اور رووے۔اڈیٹر

(شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۲۴ مارچ ۱۹۰۳ء نمبر ۱۲ جلد ۲۱۔۲۳۔ص ۸)

مرزاجی اور چوڑھے

پنجاب اور شمال مغربی صوبہ کی رپورٹ مردم شماری میں مرزائیوں کی تعداد صرف ۱۱۱۳ لکھی ہے۔

بھان متی کا یہ دھوکا کھل جانے پر قادیانی اخبار الحکم مطبوعہ ۲۸ فروری ۱۹۰۳ء میں بہت کچھ واویلا کی گئی ہے اور بلا دلیل اور بلا ثبوت لکھا ہے کہ مرزائیوں کی کل تعداد تقریباً دو لاکھ ہے۔اور غیر ممکن ہے کہ صرف پنجاب میں (جو قادیانی کے خروج کا مرکز یا ہیڈ کوارٹر ہے) منجملہ تقریباً دو لاکھ کے کل تعداد ۱۱۱۳ ہو۔

مگر پنجاب کے مرزائیوں کی صحیح تعداد پھر بھی نہیں بتائی کہ کمشنر مردم شماری جھوٹا ہے اور مرزائیوں کی تعداد گیارہ ہزار تیرہ یا اس سے بھی دو چند اور چہار چند ہے۔وجہ یہ ہے دنیا کو دھوکے میں رکھنا منظور ہے۔اگر مرزاجی سچے ہوتے تو صاف لکھ دیتے کہ کمشنر مردم شماری جھوٹا ہے اور مجھ سے عداوت رکھتا ہے کیونکہ عیسائی ہے اور میں عیسی مسیح کو اچھا نہیں سمجھتا لہذا وہ جھوٹا ہے اور پنجاب کے مرزائیوں کی صحیح تعداد یہ ہے۔

دوم، پنجاب مردم شماری کی رپورٹ کے حصہ اول باب ۳، فقرہ ۳۰۹ صفحہ ۱۴۳ میں کہا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ مرزا جی کا پہلا کام بحیثیت ایک مولوی کے چوڑھوں کی تبلیغ کا تھا۔

اس پر تو مرزا جی نے مکدر ہو کر بہت ہی خاک اڑائی ہے۔اور گورنمنٹ پنجاب میں جھاڑو سے بھی لمبی عرضداشت بھیجی ہے کہ مرزائیوں کی کمی تعداد اور چوڑھوں کی تبلیغ کی اصلاح کی جائے ورنہ یہ میرے حق میں لائبل اور میری دو لاکھ پبلک کی سخت دل شکنی کا باعث ہے۔

چوڑھوں کی تبلیغ کے الزام کا ٹوکرا جو مرزا جی کے سر دھرا گیا ہے،تو وہ اس کو یوں اتارنا چاہتے ہیں کہ جس شخص نے ایسا دعوی کیا تھا وہ ایک الگ آدمی ہے اور اس کا نام امام الدین ہے۔..

اگر چہ مرزا جی نے یہ نہیں بتایا کہ وہ شخص بھی قادیان ہی کا باشندہ اور مرزا جی کا قریبی رشتہ دار بلکہ رقیب اور حریف ہے،اور اس نے مرزا جی کی نبوت کے منہ پر جھاڑو ماردی ہے،تاہم کام اور پیشہ کی باہمی نسبت تو کھل گئی کہ...مرزا امام الدین چوڑھوں کا لال گرو بنا،تو آپ نے اسکے مقابلہ میں نبی بن کر نادان مسلمانوں کو مونڈا۔..آپ چوڑھوں کے لال گرو نہ سہی مگر لال گروہ کے بھائی تو ہیں۔ ہیں تو دونوں ایک ہی جھاڑو کی تیلیاں ۔اگر چہ بندھن کے کھلنے پر اب الگ الگ ہو گئیں۔

مرزا جی ،عرض داشت کی دفعہ ۴ میں لکھتے ہیں کہ

چوڑھے ایک ایسی قوم ہے جو اس ملک میں جرائم پیشہ سمجھی جاتی ہے اور میرا تعلق ایسی قوم سے ظاہر کرنا میری طرف ایک ذلیل حالت کو منسوب کرنا ہے۔چوڑھے ایک ذلیل قوم سمجھی جاتی ہے اور اس قسم کا بیان جو مردم شماری رپورٹ میں ہے میری شہرت کو نقصان پہنچانے والا اور میرے اور گورنمنٹ کی ہزارہا وفادار اور معزز رعایا کو دکھ دینے والا ہے جو مجھے اپنا روحانی پیشوا اور مذہبی سرگروہ سمجھتے ہیں۔

یہ آج ہی معلوم ہوا کہ چوڑھے جرائم پیشہ ہیں۔دنیا جانتی ہے کہ چوڑھوں سے زیادہ کوئی قوم غریب اور عاجز نہیں۔وہ نام کی بھی حلال خور ہے،نہ کہ دنیا کو فریب سے ٹھگنے والی حرامخور۔جس کا کام بول و براز اور میلا اٹھانا ہے۔مرزا جی کا ایسی عاجز اور بے کس قوم کو جرائم پیشہ بتانا ہر حلال خور کے لئے لائبل ہے۔اگر اس وقت چوڑھوں کا لال گرو (مرزا امام الدین) زندہ ہوتا تو اپنے کسی چیلے کو ابھار کر لائبل کی نالش کراتا اور وارنٹ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاری کرا کر عدالت میں گھسٹواتا۔اور پھر بروزی نبی کا سارا کھایا پیا بول و براز کے راستے سے نکلواتا۔اب بھی ایک ایک چوڑھا نالش دائر کر کے مرزا جی سے صحن عدالت کے تنکے چنوا سکتا ہے اور بروزیت کی دھول اڑا سکتا ہے۔اس تحریر سے مرزا جی نے لاکھوں وفادار چوڑھوں ہی کا دل نہیں دکھایا بلکہ ان کے لال گرو (اپنے بھائی امام الدین) کی روح کو بھی صدمہ پہنچایا ہے۔

عرض داشت کی دفعہ پانچ میں مرزا صاحب قادیانی تحریر فرماتے ہیں:

میرے اصول اور تعلیم جو ابتداء سے ہی لوگوں کو سکھاتا ہوں وہ ایسے اخلاق فاضلہ (کیا یہ فضلے سے مشتق ہے) سکھانے والے اور اعلیٰ مراتب روحانیت پر پہنچانے والے ہیں کہ چوڑھے تو ایک طرف رہے، وہ مسلمان بھی نہ ان کو قبول کر سکتے، نہ قبول کیا ہے جو ذلیل حالت میں ہیں، اور جن کی اخلاقی حالتیں گری ہوئی ہیں۔ بلکہ ایسے فہیم و شریف انسان ان کو قبول کرتے ہیں جو نہایت پاکیزہ زندگیاں بسر کرتے ہیں۔اور میرے پیرؤوں میں کثرت سے رئیس، جاگیردار، معزز گورنمنٹ کے عہدہ دار، سوداگر، فاضل علماء اور اعلیٰ درجہ کے تعلیم یافتہ مسلمان ہیں۔

اب آئے ہیں ٹھیک ڈھرّے پر۔ بے شک غریب مفلس چوڑھوں کی کمائی سے آپ کا پیٹ کیوں بھرنے لگا۔آپ کے کماؤ پوت تو جاگیردار وغیرہ ہیں، اور چوڑھے چونکہ اپنے لال گرو (آپ کے رقیب وحریف) کے چیلے ہیں لہذا وہ آپ کے چیلے نہ بنے، اور منہ پر انکار کی جھاڑو ماردی، تو ان کی جانب سے دل میں کدورت وغبار کا آنا ضروری تھا۔

جبکہ آپ امام الزمان بنے ہیں اور چوڑھے بھی اہل زمان ہیں، تو کیا وجہ کہ آپ ان کو اپنی امامت میں شامل کرنا نہیں چاہتے، بلکہ ان سے نفرت کرتے ہیں۔مقدس مذہب اسلام تو چوڑھوں چماروں کو بڑی خوشی سے مسلمان بنانا چاہتا ہے۔مذہب اسلام کی یہی خوبی اور صداقت ہے کہ جب کوئی ذلیل سے ذلیل قوم کا آدمی بھی توحید ورسالت کا کلمہ صدق دل سے پڑھ لیتا ہے تو بھائیوں کا بھائی بن جاتا ہے۔ المسلم اخ المسلم۔ حقیقی اور پائدار اخوت تو دینی اور مذہبی اور دائمی اخوت ہے، باقی تمام اخوتیں مجازی اور ناپائدار ہیں ۔اس نفرت نے آپ کی دنیا پرستی کا بالکل پردہ کھول دیا ہے اور بتا دیا ہے کہ آپ موٹے موٹے شکار جن سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرص کا شکم پر ہوسکے اپنے دام میں لانا چاہتے ہیں جعلی نبوت کا پھیلانا منظور نہیں۔

خوب یاد رکھئے کہ جو شخص دین سے برگشتہ ہو گیا وہ ہرگز شریف نہیں، بلکہ ہزار رذیلوں کا رذیل اور ہزار کمیوں کا کمین ہے۔ اور جو شخص اپنے دین پر قائم ہے یا سچے دل سے دین حق میں شامل ہو گیا ہے وہ بظاہر ذات کا کیسا ہی ہیٹا اور کمینہ ہو، مگر ہزار شریفوں کا شریف ہے۔ کیا چوڑھے انسان نہیں۔ کیا مرزا جی میں اور ایک چوڑھے میں انسانیت کے اعتبار سے کوئی فرق ہے کہ مرزا قادیانی کے سر پر تو سینگ اور کمر کے نیچے دم ہے، اور حلال خور کے نہ سینگ ہیں، نہ دم ہے۔ کیا چوڑھے بنی آدم نہیں ہیں۔

تم اپنے دل سے یاں گھڑ لو شرافت کا کوئی تمغہ
ازل میں ایک ہی مبدء تھا ہر گبرو مسلمان کا

آپ کا یہ فرمانا کہ چوڑھے تو ایک طرف رہے وہ مسلمان بھی ان کو (مرزا جی کے اخلاق فاضلہ اور تعلیم) قبول نہ کرسکتے ہیں نہ قبول کیا ہے جو ذلیل حالت میں ہیں اور جن کی اخلاقی حالتیں گری ہوئی ہیں۔

باستثنا معدودے چند مرزائیوں کے نہ صرف ہندوستان کے ۶ کروڑ مسلمان بلکہ دنیا کے مسلمانوں اور تمام اقوام و مذاہب کے لئے یہ بات لائیبل ہے کیونکہ آپ کے عندیہ کے موافق بجز مرزائیوں کے کوئی شریف نہیں۔ آپ پر تو کمشنر مردم شماری نے یہ لائیبل کیا کہ آپ کو چوڑھوں کا لال گرو بتایا، اس کے جواب میں آپ نے تمام مسلمانوں پر لائیبل کر دیا۔ اب آپ کو بھاگتے راہ نہیں مل سکتی، اور ہر مسلمان آپ پر لائیبل دائر کر سکتا ہے۔ بارہا سمجھایا گیا کہ ہر الہام اور ہر مضمون کا مسودہ مجدد السنہ مشرقیہ (احمد حسن شوکت) کے حضور بھیج دیا کریں، مگر آپ نہیں سنتے اور یوں استروں کی مالا اپنے گلے میں ڈالتے رہتے ہیں۔ پھر بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی۔ دیکھئے چند بزان اخفش کیا کر کے رہیں گے۔

عرض داشت کے اخیر میں کمشنر مردم شماری کی رپورٹ کا مندرجہ ذیل فقرہ بھی آپ نے لکھا ہے:

یہ فرقہ (مرزائیہ) بڑے زور سے اس اعتقاد کو رد کرتا ہے کہ اسلام میں خونی مہدی ہوگا اور صحیح بخاری کی بنا پر جو حدیث کی کتابوں میں سب سے زیادہ معتبر ہے روایت پیش کرتا ہے کہ وہ (مہدی) جنگ نہ کرے گا بلکہ مذاہب کی خاطر جو لڑائیاں ہوتی ہیں ان کو بند کر دے گا۔ اپنی ضخیم تصنیفات میں مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب نے جہاد کی تعلیم کے برخلاف بہت کوشش کی ہے اور اس بارہ میں یہ فرقہ اس فرقہ اہل حدیث سے جو افراط کی طرف چلا گیا ہے بالکل مختلف ہے۔"

اب تو مرزا جی کی باچھیں کھل جانی چاہییں اور داڑھی کا ایک ایک بال تر کی گھوڑے کی دم کا چنور بن جانا چاہیے، کیونکہ کمشنر موصوف نے آپ کے مزعومہ جہاد کے بارہ میں تصدیق کر دی۔

ہم بارہا لکھ چکے ہیں کہ اسلامی جہاد ویسا ہی ہے جیسا کہ تمام سلاطین دنیا میں جاری ہے۔ اور مرزا جی کا مفروضہ جہاد صرف گورنمنٹ کی خوش آمد ہے، اور نہ صرف اہل حدیث بلکہ مسلمانوں کے ہر فرقہ کے نزدیک اس گورنمنٹ کے عہد میں جس کے زیر سایہ امن و آزادی مسلمان بسر کرتے ہیں خون ریزی حرام ہے۔ اس کا نام اسلامی جہاد نہیں بلکہ فساد اور بغاوت ہے۔ پس اس بات میں کسی کا کچھ لکھنا بالکل اصول اسلام کی ناواقفیت کے باعث ہے۔ تعجب ہے کہ چوڑھوں کا گرو کہلانے میں تو مرزا جی کے مرچیں لگ گئیں مگر جہاد والا فقرہ شربت کا گھونٹ ہو گیا۔ میٹھا ہڑپ اور کڑوا تھو۔ اڈیٹر۔ (شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ یکم و ۸۔ اپریل ۱۹۰۳ء۔ ص ا۔۴)

وہی حیات و ممات مسیح

مرزائیوں سے حیات و ممات مسیح پر بحث کرنا ایسا ہی ہے جیسے آریوں اور نیچریوں سے کوئی مسلمان بحث کرے جو معجزات کے منکر ہیں اور اس بحث سے کچھ فائدہ نہ ہو۔ مگر مرزا قادیانی اور مرزائی چونکہ اپنے کو مسلمان بتاتے ہیں، لہذا ان سے پوچھنا چاہیے کہ اگر تم معجزات انبیاء کے مقر ہو، تو رفع مسیح بھی ایک معجزہ ہے اور اگر منکر ہو تو قابل خطاب نہیں ہو۔ بس مناظرہ ختم ہو گیا۔

اور بفرض محال عیسیٰ کا رفع، رفع جسمانی نہیں بلکہ روحانی ہے، تو مرزا قادیانی اس سے اپنا مسیح موعود ہونا کیونکر ثابت کر سکتا ہے۔ آریا وغیرہ رفع مسیح کے منکر ہیں کیا وہ مسیح موعود بن سکتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جو شخص مسیح کے رفع کو دلائل سے ثابت کر دے کیا وہ عیسیٰ موعود بن جائے گا۔ اس صورت میں تو ہزاروں بلکہ لاکھوں مسیح موعود ہو جائیں گے اور اب موجود ہیں۔ اور ایک ایک مرزائی جو مسیح علیہ السلام کے رفع جسمانی کا منکر ہے مسیح موعود ہے مرزا جی کی کچھ تخصیص نہ رہی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوٹاوہ کے سنی مسلمانوں نے بھی ایک رسالہ ان کے دعووں کے رد میں شائع کیا ہے اور قرآن و حدیث سے عیسی مسیح کا رفع جسمانی ثابت کیا ہے اور مرزائیوں کے دلائل کو توڑا ہے۔ مگر ہم بار بار لکھ چکے ہیں اور اب پھر لکھتے ہیں کہ مرزا اور مرزائی قرآن و حدیث اور معجزات انبیاء کو نہیں مانتے، پس ان سے حیات و ممات مسیح پر بحث کرنا بے کار بلکہ گنہ گار ہونا ہے۔ صرف یہ پوچھنا چاہیے کہ مرزا قادیانی کیونکر مسیح اور مہدی اور بروزی نبی اور امام الزمان اور خاتم الخلفاء یعنی خاتم الانبیاء ہے۔

دعوی تو یہ کرتا ہے کہ میں تمام انبیاء کا مجموعہ اور خاتم ہوں، اور تعاقب صرف عیسی مسیح کا کر رہا ہے۔ جس طرح اپنے کو عیسی مسیح سے افضل بتاتا ہے، اسی طرح تمام انبیاء کو اپنے اوپر کیوں کھلم کھلا فضیلت نہیں دیتا۔ اگرچہ دل میں مرزا قادیانی اور مرزائی انبیاء علیہم السلام کی کوئی حقیقت نہیں سمجھتے، تھوڑی سی عقل کا آدمی بھی مرزا قادیانی کے دعووں کی لغویت سمجھ سکتا ہے۔ اڈیٹر (شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ یکم و ۸۔ اپریل ۱۹۰۳ء۔ ص ۳۔۴)

مرزا جی اور مولود

۲۴ مارچ (۱۹۰۳ء) کے قادیانی اخبار الحکم میں لکھا ہے کہ مرزا جی سے کسی نے مجلس مولود کے متعلق سوال کیا آپ نے فرمایا کہ آنحضرتﷺ کا تذکرہ عمدہ چیز ہے لیکن تذکروں میں بدعات ملا دی جائیں تو وہ حرام ہو جاتے ہیں۔، اور ہم خود اس امر کے مجاز نہیں کہ کسی نئی شریعت کی بنیاد رکھیں۔ وغیرہ۔،

معلوم نہیں مرزا جی نے یہ بات کون سے دل سے لکھی ہے۔ کیا نئی نبوت کی بنیاد، نئی شریعت کی بنیاد اور اسلامی شریعت کی ترمیم نہیں۔ آپ نے خود کو نبی بنا کر و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین آیہ قرآنی کو اپنے زعم میں منسوخ کر دیا اور نبی ہی نہیں بلکہ خاتم النبیین بن گئے۔ پھر آپ کا یہ کہنا کہ آنحضرتﷺ کا سچا اتباع خدا تعالی کا محبوب بنانے کا ذریعہ اور اصل باعث ہے، کس منہ سے ہے۔ کیا اپنی تصویر کی اشاعت اور مرزائیوں کو حج کے لئے جانے کی ممانعت آنحضرتﷺ کا اتباع ہے۔ پھر عجب بات کہ اسلامی شریعت کو منسوخ بھی کرتے ہیں اور اس کی آڑ بھی لیتے ہیں جب حدیث سے مدعا ثابت نہ ہوا، تو قرآن کی پناہ لی اور جب حدیث سے کام نکلتا دیکھا تو قرآن کو چھوڑ دیا، اور دونوں سے کام نہ نکلا تو اپنے حمقاء کے پٹیانے کو تاویل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھڑ دی۔ قرآن میں مہدی اور مسیح کے آنے کا ذکر نہیں، مگر حدیث میں ہے تو حدیث کو اپنی سپر بنایا۔ اور حدیث میں تصویر بنوانے والے پر لعنت کی گئی ہے، تو آپ قرآن کی طرف رجوع لائے کہ قرآن میں ممانعت کیسی بلکہ تصویر بنانے کا حکم ہے کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے و یصور فی الا ر حا م کیف یشا ء یعنی چونکہ خدا خود مصور ہے لہذا ہم کو بھی مصور بننا چاہیے۔ یہ ایسی تاویل ہے کہ خر دجال بھی سنے، تو دم اٹھا کر لید کرتا ہوا پزاوے کی چوٹی پر جا کر... اور اپنی مادہ بیگم کو ڈھونڈتا ڈھیچوں ڈھیچوں کرتا قادیان کی راہ پکڑے۔

جو کچھ خدا کرے وہی انسان بھی کرے، نہ تو یہ حکم اسلامی خدا کا ہے نہ اسلامی رسول کا۔ ہاں آسمانی باپ کا ایسا حکم اپنے لیپا لک کی نسبت درست ہے، کیونکہ الو لد سر لا بیہ بے شک بیٹے میں ضرور وہی طاقت اور قدرت ہونی چاہیے جو باپ میں ہے، ورنہ نہ باپ میں باپ ہونے کا کوئی سینگ ہے نہ بیٹے میں بیٹے ہونے کی کوئی دم ہے۔

جس شخص نے ایسا سوال کیا اس کو مرزا جی نے کیوں نہ ڈانٹا کہ نبی نہیں بلکہ زندہ خاتم النبیین تو میں موجود اور تو مسلمانوں کے اسی پرانے ڈھرّے کو پیٹے جاتا ہے اور پیغمبر عرب کے مولود کا ذکر کرتا ہے۔ ارے اب تو میرے مولود کا ذکر کر۔ معلوم نہیں ایسے فاسد العقیدت مشرک فی الرسالت المرزا جو خود اپنے بروزی نبی کا مرتبہ نہیں پہچانتے قادیان میں کہاں سے آجاتے ہیں۔ ان کے منہ کو لگام بلکہ مرچوں کا تھوبڑا چڑھا دینا چاہیے کہ پھر ایسا لایعنی سوال کر کے گستاخی اور فاسد العقیدتی کا اظہار نہ کریں۔

جو لوگ مجلس میلاد میں قیام کرتے ہیں ان کی مذمت کرنے کے بعد مرزا جی لکھتے ہیں:

> مشرک بھی سچی محبت آنحضرت ﷺ سے نہیں رکھتا اور وہابی بھی۔

مشرک سے مرزا جی کی مراد ضرور مشرک فی الرسالۃ ومشرک فی التوحید ہے یعنی وہ شخص جو آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی دوسرا نبی بنالے اور خدائے لم یلد و لم یو لد کے لئے بیٹا یا لیپا لک گھڑ لے۔ ایسے مشرک تو مرزا جی کے گرد و پیش بہت سے نظر آئیں گے اور ان سے کے گرو گھنٹال مرزا جی ہوں گے۔ جب چاہیے تجربہ کر لیجئے۔ اب رہے وہابی، ہم کو تو معلوم نہیں کہ مسلمانوں میں وہابی بھی کوئی گروہ ہے۔ اگر کوئی ہے تو یقیناً وہی ہے جو کتاب وسنت اور اجماع صحابہ کو نہیں مانتا اور اپنی نئی نبوت اور نئی شریعت اور نیا گروہ قائم کرتا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجودہ گورنمنٹ پر دباؤ ڈالتا ہے کہ میرے ساتھ ڈیڑھ لاکھ سے اوپر سربکف اور جان نثار والنٹیر موجود ہیں۔ اور اگر وہابی کوئی گروہ عبدالوہاب نجدی کی جانب منسوب ہے جو حنبلی مقلد تھا تو وہ کسی طرح مرزا جی سے بڑھ کر خوف ناک نہ تھا کیونکہ اس نے نہ نبوت کا دعویٰ کیا، نہ مسیح ومہدی بننے کا۔ پس ایسا گروہ اور اس کا ولی کھنگر وہابی کیا معنی وہابیوں بلکہ لہّابیوں کا لکڑ دادا ہے۔ مرزا جی کو تو اس معاملے میں پوچھ گچھ کی کچھ حاجت ہی نہ ہونی چاہیے۔ عیاں راچہ بیاں۔

بھلا مرزا جی کو اپنی زندگی میں مولود وغیرہ سے کیا واسطہ۔ وہ ایسے کھڑاک کیوں پالنے لگے۔ انہوں نے تو اس لئے مولود کے جائز بلکہ مستحسن ہونے کا فتویٰ دیا ہے کہ چند روز میں ان کا مولود بھی ہوا کرے گا۔ چنانچہ ابھی سے اپنے چیلوں کو ہدایت کی ہے کہ جب مجھے دیکھو الصلوۃ و السلام علیك یا رسول اللہ کہو تا میرے مرنے پر بھی تمہیں یہ سبق یاد رہے۔ اول تو میں مرنے کا نہیں، کیوں کہ آسمانی باپ کا لیپا لک ہوں وہ حیّ اور قائم، تو میں بھی زندہ اور دائم ہوں، کیونکہ جیسا باپ ویسا بیٹا۔ اور اگر میں ...مر ہی گیا اور باپ میرے ابدالاباد تک زندہ رکھنے میں ناکام رہا، تو میں درحقیقت نہ مرونگا۔ ہاں تمہاری آنکھوں پر صرف ایک حجاب طاری ہو جائے گا۔ مرنے والا تو فقط عیسی مسیح تھا۔ میں بھی مر گیا تو فرزند خلف اور فرزند تلف میں کیا فرق رہا۔ پس جس طرح میں اب تمہارا حامی وناصر معین ومددگار رہوں، ایسا ہی مرنے کے بعد بھی حاضر وناظر رہوں گا۔ پس میرا مولود دھڑلے کے ساتھ منانا اور مجھ سے طرح طرح کی منتیں ماننا، حاجات چاہنا:

من آیم بجان گر تو آئی بتن
مرا زندہ پندار چوں خویشتن

اڈیٹر (شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ یکم و ۸۔اپریل ۱۹۰۳ء نمبر ۱۳۔۱۴۔جلد ۲۱۔۲۳۔ص ۴۔۶)

(الحکم میں مولود سے متعلق قادیانی تحریر مختصراً یوں ہے:

مجلس مولود: کسی شخص نے حضرت حجۃ اللہ سے مجلس موعود کے متعلق بذریعہ عریضہ استفسار کیا تھا۔ آپ نے جواباً لکھا:

میرا اس میں یہ مذہب ہے کہ مصالح اعلاء کلمہ اسلام وتذکرہ نبوی کی نیت سے کوئی ایسا جلسہ کیا جائے کہ جس میں سوانح مقدسہ نبویہ کا ذکر ہو اور نہایت خوبی اور صحت وبلاغت سے اس تقریر کو سنایا جاوے...اور اس تقریر میں ہر ایک محل میں کچھ کچھ نظم بھی ہو اور پر درد اور موثر بیان ہو اور درمیان میں کثرت درود شریف کی سامعین کی طرف سے ہو اور کوئی علت اور بدعت درمیان میں نہ ہو تو ایسا جلسہ صرف جائز ہی نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ میری رائے میں موجب ثواب عظیم ہے۔(الحکم۔۳۰۔اپریل و۱۰۔مئی ۱۹۰۴ء ص ۳ نمبر۱۴،۱۵ جلد ۸)

میری کتابیں دیکھو

مرزا جی بار بار یہی رونا روتے ہیں کہ اسلامی علماء ومشائخ چونکہ میری کتابیں بالاستیعاب نہیں دیکھتے لہذا میرے معاملہ میں جھٹ پٹ یک طرفہ فیصلہ کردیتے ہیں کہ مرزا قادیانی کافر ہے۔

علماء اور مشائخ آپ کی کتابوں کو دیکھیں یا قرآن وحدیث کو دیکھیں۔انہوں نے قرآن مجید میں دیکھ لیا ہے کہ آنحضرت ﷺ پر نبوت ختم ہوگئی اور دین اسلام کامل ہوگیا۔اب جو شخص نبوت کا دعوی کرے اور دین میں طرح طرح کے احداث نکالے،اور اسلام کے کھلے معجزوں کو جھٹلائے وہ مفتری ہے،کذاب ہے،ملحد ہے،مرتد ہے۔انہوں نے حدیث میں آنحضرت ﷺ کی پیشین گوئی دیکھ لی کہ میرے بعد تیس جھوٹے دجال پیدا ہوں گے،اوران میں سے ہرایک نبوت کا دعوی کرے گا حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔پھر وہ آپ کی کتابیں کیوں دیکھیں اورانہیں دیکھنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔

اور بیشتر علماء اور مشائخ دیکھتے بھی ہیں تو اس لئے کہ آپ کے ملحدانہ دعووں کی تردید کریں تاکہ ان کا زہریلا اثر مسلمانوں کی طبائع پر نہ پڑے۔اور غالباً آپ کی کوئی ایسی کتاب باقی نہیں جس کی کماحقہ تردید نہ ہو گئی ہو۔اوراگر کوئی باقی ہے تو ضرور اس کی تردید ہوگی۔ان شاءاللہ

اورتردید کیلئے کیا ضمیمہ شحنہ ہند کچھ کم ہے،جو نہ صرف آپ کے عقاید کی بلکہ ہر خیال کی ہفتہ وار تردید کرتا رہتا ہے۔اگرچہ آپ کے مقابلہ میں نہ کوئی زبردست انجمن ہے،نہ کوئی معقول سرمایہ ہے،تاہم اسلام اور اہل اسلام کے ایسے سچے ہمدرد موجود ہیں جو خالصتاً للہ جیب خاص سے بلاشرکت غیر تردیدی کتابیں چھپوا کر اکثر مفت تقسیم فرماتے ہیں،اور غیر ذی استطاعت مسلمانوں کو اپنا ممنون بناتے ہیں جزا هم الله خير الجزاء

آپ تو بار بار پانچ پانچ ہزار اور دس دس ہزار روپیہ دینے کا اعلان کرتے ہیں،گویا یہ ثابت کرتے ہیں کہ میں بڑا کوڑیالا اور قارون کا سگا ہوں،مگر ہمارے علماء اور مشائخ نے کبھی کسی کو ذرہ بھر بھی طمع دنیوی کی چاٹ نہیں دی،اور نہ آپ کی طرح کسی سے چندے کی مد میں ایک کوڑی مانگی۔تاہم سچے اسلام کا معجزہ دیکھئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ سینکڑوں اور ہزاروں روپئہ کی کتابیں آپ کی کتابوں کی تردید میں شائع ہوچکیں اور ہو رہی ہیں۔ضمیمہ شحنہ ہند بھی ایسے ہی خالص حضرات کی فیاضی سے جاری ہے جو ہزار کتابوں کے برابر ہے اور آپ سے اس کا کوئی جواب بن نہیں پڑا۔آپ کی کتابیں شوق سے تو وہی لوگ دیکھیں گے جو بالکل چوپٹ ہو گئے ہیں۔تردید کرنے والے تو اسی طرح دیکھیں گے جس طرح کوئی شخص قضا حاجت کے لئے جاتا ہے اور بول و براز پر بھی مجبوراً اس کی نظر جا پڑتی ہے۔اڈیٹر (شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ یکم و ۸۔اپریل ۱۹۰۳ء نمبر ۱۳۔۱۴۔جلد ۲۱۔۲۳۔ص ۶)

مرزائیوں کی تعداد

فریب بہت جلد کھل جاتا ہے، جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے۔اب مرزا جی اعلان دیتے ہیں کہ ہر مقام کے مرزائی اپنی صحیح تعداد لکھ کر بھیجیں۔اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خود مرزا جی کو اپنے چیلوں کی تعداد معلوم نہیں۔اگر یہی بات ہے تو تقریباً دو لاکھ کی تعداد کیوں کر لکھ دی۔اس اعلان میں کوئی چال ہے جو بہت جلد کھل جائے گی۔ان شاء الله تعالى

غیر ممکن ہے کہ مرزا جی کے پاس کوئی خانگی رجسٹر نہ ہو۔پچھلے سال الحکم میں بیعت کے کالم کا چھپنا، اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ رجسٹر سے نقل ہو کر مرزائیوں کے نام مشتہر ہوتے تھے۔جب شوکت اللہ نے متنبہ کیا اور یہ بھی بتایا کہ ایک ایک نام مکرر سہ کرر بلکہ چوکرر شائع ہوتا ہے، تو بیعت کا کالم ہی ختم کر دیا۔...اور اگر درحقیقت کوئی رجسٹر نہیں تو بیعت کا کالم بالضرور تصنیف ہو کر چھپتا تھا۔

یہ بھی تجربہ ہو چکا ہے کہ قادیان میں کوئی شخص بطور سیر یا مداری کا تماشا دیکھنے کو بھی جاتا ہے، تو اس کا نام فوراً بیعت کے کالم میں مشتہر کر دیا جاتا ہے۔بلکہ اگر کوئی شخص مرزا جی کے نام خط بھی بھیجتا ہے تو مریدوں اور عقیدت مندوں میں شمار ہو کر اس کو بھی تشہیر کر دیا جاتا ہے۔آخر دو لاکھ کچھ ہوتے بھی ہیں۔مرزا جی نے شائد قادیان میں بیری کے درخت پر لاکھ دیکھی ہے، یا حرم سرا میں کسی عورت کو لاکھا جمائے دیکھا ہے، لہذا اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے وہی ان کی زبان پر ہے۔اڈیٹر۔(شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ یکم و ۸۔اپریل ۱۹۰۳ء۔ ص ۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائیوں سے سوال وجواب

اٹاوہ کے مرزائیوں سے محمد تفضّل حسین صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ اٹاوہ نے سوال کیا تھا کہ یا تو آپ مجھ سے حضرت امام مہدی کے قبل قیامت آنے اور حضرت عیسیٰ کے نزول فرمانے کی سند صحاح ستہ سے لیں یا آپ صحاح ستہ سے مرزا صاحب کے امام معہود اور مسیح موعود ہونے کی سند دیں، مگر حدیث کی سند کے سوا اور کچھ نہ ہو۔ اس صورت میں یا تو میں مرزا جی کا مرید ہو جاؤنگا یا آپ کو مرزائی عقیدہ سے تائب ہونا پڑیگا۔

اس کے جواب میں دیوان جی عبدالمجید صاحب جو بڑے گاڑھے مرزائی ہیں، جواب دیتے ہیں کہ آپ حدیث سے سند مانگتے ہیں، قرآن مجید سے بالکل منکر ہو بیٹھے۔

جواب تو مرزا قادیانی اور مرزائیوں کے پاس کچھ ہے نہیں، لہذا سوال از آسمان جواب از ریسمان پرٹالتے ہیں۔ حدیث سے اس لئے سند مانگی جاتی ہے کہ مرزا جی یکسر الصلیب و یقتل الخنا زیر۔ الحدیث کو اپنے عیسیٰ معہود اور مہدی موعود ہونے کی سند بتاتے ہیں، اور پچھلے دنوں ان کا یہ تمغہ مرزائی اخبار الحکم کی لوح پر ثبت بھی تھا۔ بھلا قرآن میں عیسیٰ اور مہدی کے آنے کا ذکر کہاں ہے۔ جب کہ تم نے قرآن کے خلاف دعوی کیا ہے، تو منکر قرآن تم ہوئے یا کوئی اور۔ رہا یہ دعوی کہ مسیح چونکہ دنیا میں فوت ہو گئے، لہذا میں مسیح ہوں، ایسا ہی ہے جیسا بدھوا فقیر کہے کہ فلاں متوفی بادشاہ کا میں جانشین ہوں۔

حدیث کے موافق تو مسلّمہ مہدی وہی ہوگا جو صلیب کو توڑے گا، اور سوروں کو قتل یعنی جہاد کرے گا۔ حالانکہ مرزا جی کو جہاد کے نام تک سے لرزہ چڑھتا ہے۔ اور وہ خونی مہدی کو بظاہر بہت ہی برا بتاتے ہیں اور گورنمنٹ میں میموریل بھیجتے ہیں کہ میں خونی مہدی نہیں، خدا کے لئے مجھ پر نظر عنایت رکھئے۔ میں تو اسلامی جہاد اور یورپی جہاد دونوں کا منکر ہوں۔ پھر فرمایئے حدیث آپ پر کیونکر منطبق ہوئی اور آپ کیونکر مسیح موعود ہوئے۔ پس آپ سے تفضّل حسین صاحب نے اس لئے حدیث طلب کی ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ نہ آپ حدیث کو مانتے ہیں نہ قرآن کو۔ اور اگر مانتے تو خاتم النبیین کے بعد ہی نبی کیوں بنتے اور بناتے۔ یہ سب حیلے اور حوالے ہیں۔ ہاں تاویل کرنے میں بڑے بہادر ہیں۔ مگر یاد رہے کہ ایسا کون سا کلام ہے جس کی تاویل نہ ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکے۔ خداتعالی نے ایسے ہی لوگوں کے لئے کلام مجید میں یحرفون الکلم عن مواضعه فرمایا ہے کہ کلمات کو اپنے اصلی معنی سے پھیرتے ہیں یعنی تاویل کرتے ہیں۔ لیکن مرزا جی کو تو تاویل کرنی بھی نہیں آتی۔ وہ تو مکھیوں کے پھانسنے کو مکڑی کی طرح جالا پورتے ہیں جو ہوا میں اڑ جاتا ہے۔ آریا اور عیسائی مرزا جی سے بہتر تاویل کر سکتے ہیں۔

مرزا جی کا نبض شناس اور رگ پٹھے سے واقف تو صرف شوکت اللہ ہے کہ تمام مرزائی سر سے سر جوڑ کر جواب دینا چاہتے ہیں مگر منہ پر مہر لگ جاتی ہے اور ناطقہ بند ہو جاتا۔ اڈیٹر

(شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ یکم و ۸۔ اپریل ۱۹۰۳ء نمبر ۱۳۔۱۴۔ جلد ۲۱۔ ۲۳۔ ص ۷۔ ۸)

مرزا جی کا انعامی قصیدہ اور ان کے مخالفین کے اعتراضات

از ابو محمد جمال الدین ڈاکٹر پنشن یافتہ مالک نیو میڈیکل ہال۔ پشاور

ضمیمہ شحنہ ہند و پیسہ اخبار و دیگر اشتہارات وغیرہ سے ذیل میں اعتراضات درج کئے جاتے ہیں تاکہ جو جوابات مرزا جی کی طرف سے پیش ہوں ان کو پبلک جان کر فیصلہ کر سکے۔

۱۔ قصیدہ کے فصیح ہونے کی تصدیق کسی عالم ادیب سے کرائی جاوے۔

۲۔ ایک مجلس میں مرزا جی اپنے قصیدہ کی صرفی، نحوی، عروضی غلطیوں کا جواب مولوی ثناء اللہ صاحب کو دیں۔

۳۔ جبکہ علماء نے مرزا صاحب کے رسالہ وساوس و اعجاز مسیح وغیرہ میں بکثرت نکال کر پیش کیں اور ضمیمہ شحنہ ہند میں تو مرزا صاحب کی نظم و نثر عربی و فارسی و اردو میں جو اصلاحیں ہوئیں اور ہو رہی ہیں، ان کو زمانہ جانتا ہے، مگر مرزا صاحب کی طرف سے آج تک کوئی جواب نہیں ہوا۔ پس ایسے غلط نویس کی نسبت کیونکر یقین ہو سکتا ہے کہ اس نے ۵ دن میں ۹۰ صفحہ کا قصیدہ لکھ ڈالا ہو۔ لہذا سید محمد علی حسن صاحب نظامی دہلوی کے مقابل بیٹھ کر مرزا جی عربی میں قصیدہ لکھیں۔ پھر دونوں صاحبوں کے قصیدوں کی جانچ ایک کمیٹی کرے۔

۴۔ مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب سے ایک مجلس میں عربی تحریری گفتگو کر لیں اس کے بعد دونوں کی تحریریں دو شخصوں کے سامنے جانچ اور فیصلہ کے لئے پیش ہوں۔ وہ دونوں شخص مسلمہ فریقین ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔مرزا صاحب مولوی ثناءاللہ صاحب کی عربی تفسیر کے مقابل لکھ کر بلا میعاد جب تک چاہیں پیش کریں۔

۶۔مولوی فاضل کا امتحان ہی آئندہ اپریل میں پاس کر لیں تو مرزا جی کی لیاقت معلوم ہو جاوے۔

۷۔حاجی یونس خان صاحب رئیس دتا وَلی کی کتاب تحفہ احباب کے مقابل کتاب لکھیں تو حاجی صاحب موصوف انعام بھی دیں گے، یا ان کی غزل مندرجہ اخبار شحنہ ہند کے مقابل غزل لکھیں۔

۸۔حاجی یونس خاں صاحب رئیس دتا وَلی نے لکھا ہے کہ میرے نام قصیدہ بھیج دو، تو پہنچنے کی تاریخ سے بیس روز کے اندر اس سے عمدہ قصیدہ لکھ کر پیش کرونگا۔

۹۔جبکہ فتح ونصرت کا وعدہ اللہ تعالی نے مرزا صاحب سے کر دیا ہے اور مخالفین کے علم سلب کر لئے ہیں تو پھر مرزا جی بالمقابل تفسیر نویسی یا قصیدہ گوئی سے کیوں اعراض کرتے ہیں۔اور پیر مہر علی شاہ صاحب کے سامنے باوجود وعدہ کرنے کے کیوں تشریف نہ لائے۔

۱۰۔فیضی کی بے نقط تفسیر کے مقابل صرف ایک ہی صفحہ لکھ کر دکھائیں اور تمام مرزائی مل جائیں۔

۱۱۔کبھی کسی نبی نے قصیدہ بازی کو معجزہ بتایا ہو، تو اس کا نشان ہو۔

۱۲۔جبکہ الہ تعالی نے وما علمناه الشعر و ما ینبغی له ،قرآن مجید میں فرمایا ہے، یعنی ہم نے پیغمبر کو شاعری نہیں سکھائی اور نہ وہ اس کے لائق ہے۔ایسے مکروفن میں کسی نبی کا مبتلا ہونا خصوصاً بروزی محمد کا نعوذ باللہ کب ممکن ہے۔انوکھے پیغمبر کے انوکھے معجزے۔

۱۳۔جبکہ اس قصیدہ میں مسلمانوں کی توہین اور کذب وافتراء ہے اور ایسے شاعروں کے واسطے اللہ تعالی نے و الشعراء یتبعهم الغاوون فرمایا ہے، تو یہ معجزہ کیونکر ہو سکتا ہے۔

۱۴۔شاعری تو ظاہر ہے کہ معجزہ نہیں ہو سکتی۔ہاں قرآن مجید بطور معجزہ مثل حفظ کے سنا دیں تو البتہ معجزہ ہے۔اور بروزی محمد کے بہت مناسب ہے کیونکہ پہلے جب تشریف لائے تھے تو قرآن حفظ تھا۔دوبارہ (نعوذ باللہ) بشکل مرزا تشریف لائیں تو قرآن تک سینہ سے محو ہو جائے۔حالانکہ مرزا جی کا دعوی ہے کہ میں ان تمام اوصاف کے ساتھ آیا ہوں۔پس قرآن کا حفظ نہ ہونا مرزا جی کے واسطے بڑی شرم ہے۔

۱۵۔ ۲۰ روز کے بعد اگر کوئی اللہ کا بندہ مرزا جی کے قصیدہ سے اچھا لکھ تو بقول مرزا جی ان کا قصیدہ معجزہ نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے گا۔

۱۶۔جبکہ بموجب قرآن شریف تمام نبی اپنی قوم کی زبان میں تبلیغ فرماتے تھے تو برعکس اس کے مرزا جی اردو زبان چھوڑ کر عربی میں کیوں تحدی کرتے ہیں۔

۱۷۔جبکہ مرزا جی کا کلام اور اللہ تعالی کا کلام دونوں تحدی کرتے ہیں تو مرزا جی کا کلام بھی قرآن ہو گیا، اور اگر مرزا جی کا کلام قرآن کے درجہ پر نہیں، تو اعجاز نہیں ہوسکتا۔

ان کے سوا اور بھی اعتراضات دیکھنے میں آئے جو بخوف طوالت نہیں لکھے۔

مرزا جی نے اب تک ان کے کچھ جواب نہیں دیئے۔ ہاں ۱۷دسمبر ۱۹۰۲ء کے الحکم میں مرزا جی کے مفتی محمد احسن صاحب امروہی نے بعض اعتراضوں کے عجیب وغریب جواب لکھے ہیں۔ جو ناظرین کی دلچسپی کے واسطے ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔ اسی طرح اگر اور بھی ان کی طرف سے جواب ہوئے تو ضمیمہ میں طبع ہوتے رہیں گے تاکہ ناظرین کو یک جا فریقین کے دلائل دیکھنے کا موقع ملے۔

نمبر ۵ کی نسبت طول وطویل عبارت میں یہ مطلب لکھا ہے:

مرزا جی عوام وخواص کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے ہیں اور عوام فصاحت و بلاغت کو سمجھتے ہیں ۔لہذا ۲۰ دن کی میعاد سے عوام کو تسکین ہو جائے گی کہ کسی نے بالمقابل قصیدہ نہیں لکھا۔

مگر اس جواب میں مشکل یہ واقع ہوئی کہ قرآن مجید بھی تو خاص عام کے واسطے آیا۔ کیا وجہ ہے کہ اللہ تعالی کو یہ مصلحت نہ سوجھی جو مرزا صاحب کو سوجھی۔ ضرور بیس پچیس روز کی میعاد قرآن مجید کی تحدی کے واسطے مقرر کرنا تھی، یا خدا کی خدائی میں ایسے گمراہی کے حریص موجود نہ ہوں گے جن کی رعائت اللہ تعالی کو منظور ہوتی۔ ایسے عوام تقدیر سے مرزا جی ہی کی مریدی کیواسطے منتخب کئے گئے جن کی روک تھام کے واسطے طرح طرح کی شعبدہ بازیاں اور شب وروز کی جانفشانیاں اور مختلف قسم کی تدابیر کی جاتی ہیں۔ اس سے تو بہتر تھا کہ امروہی صاحب یہ کہہ دیتے کہ اللہ تعالی نے قرآن کی تحدی میں انعام کی قید نہ لگائی تھی اس لئے میعاد کی ضرورت نہ تھی یہاں مرزا جی نے انعام مقرر کیا تھا پس اس کے بچانے کی غرض سے یہ ۲۰ روز کی شرط لگائی گئی ہے۔ یہ جواب بھی اگرچہ غلط ہے مگر بادی النظر میں ایک وجہ سے صحیح معلوم ہوتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح الزام نمبر ۶ کی نسبت امروہی صاحب فرماتے ہیں کہ

اس آیت (وما ارسلنا من نبی الا بلسان) میں انبیاء سابقین مراد ہیں۔آنحضرت ﷺ اوران کے خلفاء راشدین ومرزا جی مستثنیٰ ہیں کیونکہ یہ ایک خاص قوم کے واسطے نہیں ہیں بلکہ کافۃ للناس کے واسطے آئے ہیں۔چنانچہ مرزا جی نے اردو فارسی عربی تینوں زبانوں میں تحدی کی ہے۔،

یہ تفسیر آیت شریفہ کی تفسیر بالرائے ہے جس کو پیغمبر خدا ﷺ نے کفر فرمایا ہے۔امروہی صاحب کی ایسی رائے کو مسلمان کب تسلیم کرنے لگے۔ہاں مرزائیوں کے مفتی امروہی صاحب کی اس تفسیر کے بموجب مرزا جی کا دعویٰ ہی جڑ سے اکھڑ گیا ہے کیونکہ اس سے لازم آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ اوران کے خلفاء تمام دنیا کی زبانوں میں تبلیغ کرتے تھے۔حالانکہ یہ واقع کے خلاف ہے۔البتہ مرزا جی خود مستثنیٰ بن جاویں تو ان کی خوشی ہے،مگر وہ تو خود مابہ النزاع ہیں۔لہٰذا مسلمان بحکم حدیث لا نبی بعدی مدعی نبوت کو ان تیس شخصوں میں شمار کرتے ہیں جو حدیث شریف میں مذکور ہیں۔اور اگر مرزا جی کی خاطر ہم مرزا جی کو مستثنیٰ مان بھی لیں تو پھر اردو فارسی عربی کے حصر کو نہیں مان سکتے کیونکہ مرزا جی تو بزعم خود تمام خلق کی طرف مبعوث ہوئے ہیں۔پس تمام دنیا کی زبانوں میں تحدی کرنا لا حاصل۔اس زمانہ میں تو انگریزی زبان سب سے زیادہ بولی جاتی ہے،لہٰذا انگریزی میں تحدی کرنا بہت ہی مناسب ہے کیونکہ مرزا جی نے انگریزی میں ماہوار رسالہ بھی جاری فرمایا ہے اس سے ناواقف ہونا بڑے اعتراض کا مقام ہے۔بہرحال محمد احسن امروہی صاحب کی بنائی ہوئی کوئی بات نہ بنی بلکہ اور بگڑ گئی۔

اسی طرح الزام نمبر ۷ا کے جواب میں محمد احسن امروہی صاحب نے جو کچھ کہا ہے،ہم اس کا خلاصہ یہاں لکھتے ہیں۔نقل کفر کفر نہ باشد:

جبکہ بحکم قل لو کان البحر مداداً لکلمات ربی کلمات رب نامتناہی ہیں اور قرآن مجید متناہی ہے،لہٰذا قرآن کے حقائق ومعارف والہامات مطہرین ومقربین سب کلمات رب ہیں۔ پس مرزا جی کی تصانیف (نعوذ باللہ) عین قرآن ہیں۔نہ قرآن مجید کی مثل کوئی لا سکتا ہے۔نہ مرزا قادیانی کی تصانیف کی۔،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناظرین! کیا کوئی فرقہ اسلام میں اب تک ایسا پیدا ہوا ہے جس نے قول بشر کو عین قرآن کہا ہو؟ اللہ تعالیٰ نے صرف قرآن مجید ہی کی مثل لانے کی تحدی فرمائی ہے۔ نہ کہ اپنے تمام کلمات نامتناہی کی، نہ توریت و انجیل کی، جو بالاتفاق کلام الٰہی ہیں۔ پس مرزا جی کے کلام کو کلام الٰہی کہنے سے بھی مطلب براری نہیں ہوتی۔ یہ ہیں جوابات امروہی صاحب کے جو اپنی جماعت کے لاجواب مفتی و مناظر و مصنف کتب ہیں۔ کیا عجب ہے کہ بعد رفع تفکرات مقدمہ مرزا جی خود ہی ان اعتراضات کے جواب مدلل لکھ کر شائقین کو محظوظ کریں کیونکہ قصیدہ کی بحث جب کہی خود مرزا جی ہی نے چھیڑی تو اعتراضوں کے جواب دینا بھی ان پر لازم ہے

(شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۱۶۔ اپریل ۱۹۰۳ء نمبر ۱۵۔ جلد ۲۱۔ ۲۳۔ ص ۱ تا ۳)

اڈیٹر: ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں اور پھر لکھتے ہیں کہ مرزا جی دس ہزار پانچ ہزار روپیہ امرتسر یا لاہور میں جمع کرا دیں اور جوابی قصیدہ لیں۔ رہے شحنہ کے اعتراضات، نہ تو مرزا جی اور ان کے تمام حواریوں سے آج تک بن پڑے نہ تا بزیست بن پڑیں۔ ان شاء اللہ۔ امروہی صاحب جو گھر سے فالتو ہیں لچکی باندھ کر دو مرتبہ میدان میں اترے مگر ...چاروں شانے چت۔ (شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۱۶۔ اپریل ۱۹۰۳ء نمبر ۱۵۔ جلد ۲۱۔ ۲۳۔ ص ۳)

عیسیٰ موعود اور اتباع کتاب وسنت

کرزن گزٹ میں کسی صاحب نے لکھا تھا کہ عیسیٰ موعود جب تشریف لائیں گے تو کتاب وسنت کو مقدم کریں گے یعنی ان کا اتباع کریں گے۔ اڈیٹر الحکم بہت خوش ہو کر اور بغلیں بجا کر لکھتا ہے کہ

اس صورت میں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے دعاوی کا سمجھ لینا کچھ بھی مشکل نہیں رہتا۔

چہ خوش! الحکم کی تحریر سے کیا یہی نتیجہ نہیں نکلتا کہ جو شخص متبع کتاب وسنت ہے وہ مسیح موعود ہے۔ اس صورت میں لاکھوں بلکہ کروڑوں مسلمان مسیح موعود نکل آئیں گے، کیونکہ سب متبع کتاب وسنت ہیں اور علماء اہل سنت و جماعت، تو تمام وکمال مسیح موعود ہوں گے کیونکہ وہ خود بھی متبع کتاب وسنت ہیں اور مسلمانوں کو بھی اتباع کتاب وسنت کی رات دن ہدایت کرتے ہیں، مرزا جی کا کوئی سرخاب کا پر نہ رہا۔

پھر متبع کتاب وسنت ہونا نرا دعوی ہی دعوی اور اپنے منہ میاں مٹھو بننا ہے، یا اس کی کوئی واقعیت بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔کتاب وسنت نے عیسی علیہ السلام اوران کی ماں بی بی مریم کی معصومیت کی تصدیق کی۔مرزاجی جواپنے کو مثیل المسیح بتاتے ہیں ان کو گالیاں دیتے ہیں۔کتاب وسنت نے مسلمانوں پر حج کعبہ فرض کیا،مرزاجی اس کو منسوخ کر کے مسلمانوں پر بجائے مکہ کے اپنی دارالامان قادیان کا حج فرض کرتے ہیں۔کتاب وسنت نے تصویرکوحرام کیا،مرزاجی اس کواپنی بعثت کی اشاعت کا بڑا آلہ قرار دیتے ہیں۔

مرزائی ہمیشہ ناواقف مسلمانوں کو یہی دھوکا دیتے ہیں کہ اگر عیسی کوئی نئ شریعت لائیں گے،تو آنخضرتﷺ خاتم الانبیاءنہیں رہتے اور اسلامی شریعت کا نسخ لازم آتا ہے،اور اگر شریعت محمدی یعنی کتاب و سنت کے متبع ہو کر آئیں گے،تو چونکہ وہ باوصف متبع کتاب وسنت ہونے کے نبی ہوں گے لہذا اس سے ایک تو بعد ختم رسالت قیامت تک انبیاء کا نازل ہونا ثابت ہوا،جو مرزاجی کا دعوی ہے۔

دوم،مرزاجی بھی بظاہر اپنے کو متبع کتاب وسنت اور بروزی نبی اور مسیح موعود بتاتے ہیں،پس وہ ٹھیک فرمائشی نبی بھی ہوئے اور چھیلے چھلائے موعود بھی۔

شق ثانی کو ہم باطل کر چکے۔شق اول کی نسبت گذارش ہے کہ مرزاجی کا وہ حال ہے جس طرح ولایتی تھیٹر یا ہندی تماشے میں ایک مسخرہ برآمد ہوتا ہے جس کا آدھا منہ کالا اور آدھا سفید ہوتا ہے،یا آدھا چہرہ مرد کا اور آدھا چہرہ عورت کا ہوتا ہے۔اگر مرزاجی سے تصویر وغیرہ کی اباحت بلکہ فرضیت کی وجہ پوچھی جاتی ہے، تو آپ کہتے ہیں کہ میں مجدد(موجد شریعت جدیدہ)ہوں اور وہ تاویلیں گھڑتے ہیں کہ خر دجال بھی سنے تو دم اٹھا کر لید کرنے لگے اور پیشاب کی دھار مارنے لگے۔اور جب ان کے مطلب کی کوئی حدیث نکل آتی ہے تو متبع کتاب وسنت بن جاتے ہیں۔مطلب یہ ہوا کہ مرزاجی کبھی تو امتی بن جاتے ہیں اور کبھی مستقل نبی بلکہ خاتم الخلفاء(خاتم الانبیاء)۔مرزاجی کا..بالکل شترمرغ کا سا حال ہے جس کی نسبت مولانا روم فرماتے ہیں

گر نہی بارش بگوید طائرم
در پر گوئش گوید اشترم

یعنی اگر تو شتر مرغ سے یہ کہے گا کہ بوجھ اٹھا،تو وہ جواب دے گا کہ میں تو پرندہ ہوں اور پرندوں پر کوئی بوجھ نہیں لادتا۔اور اگر تو کہے گا کہ اڑ،تو وہ جواب دے گا کہ میں اونٹ ہوں اور اونٹ اڑ نہیں سکتا۔اڈیٹر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۱۶۔اپریل ۱۹۰۳ء نمبر ۱۵۔جلد ۲۱۔۲۳۔ص ۴۔۵)

وحی بے معنی الہام

مرزا جی کے الہامات کا بدون اصلاح مجدد السنہ مشرقیہ (احمد حسن شوکت) شائع ہونا خود آسمانی باپ کی ناراضی کا باعث ہے۔اس نے بھی شوکت اللہ کو مجدد مان لیا ہے۔باپ کا خلاف کرنا خلف کا تو کام نہیں، مرزا جی ہی بتائیں کہ کس کا کام ہے۔...تازہ الہامات تو اب شاذ و نادر ہی شائع ہوتے ہیں، ہاں پرانے باسی تباسی گلے سڑے الہامات کسی مٹکے سے، جس میں طاعونی چوہے رہتے ہوں، نکل آتے ہیں۔۹ جنوری ۱۹۰۳ء کی شب کو آسمانی باپ نے مندرجہ ذیل الہام وارد کیا تھا

قد جر ت عا دۃ اللہ انہ لا ینفع ا لا موا ت ا لا الد عا

یعنی خدا کی عادت اس امر پر جاری ہے کہ اموات کو بجز دعا کے کوئی شئے نفع نہیں دیتی۔

موتوں کو یعنی مردوں کو نفع دینا آج ہی سنا۔موت کا نفع تو اس میں ہے کہ موتیں زیادہ ہوں۔دنیا میں تو موت کے لئے کوئی نفع ہے نہیں البتہ اگر اموات کے اعمال اچھے ہیں تو عاقبت میں نفع مل سکتا ہے۔مگر اس الہام سے مرزا جی کا یہ مطلب نہیں، ان کا مطلب تو طاعونی اموات ہیں کہ ان کو نفع صرف لیپا لک کی دعا سے ہو گا۔یعنی دعا سے موتیں زیادہ ہوں گی اور طاعون زیادہ پھیلے گا کیونکہ وہ لیپا لک کی لینڈ وری بلکہ باڈی گارڈ ہے۔افسوس ہے یہ بھی لیاقت نہیں کہ نفع الاموات ترکیب جائز ہے یا ناجائز۔اب مجدد (احمد حسن شوکت) کی اصلاح غور سے ملاحظہ فرمایئے:

قد جر ت عا دۃ اللہ انہ لا ینفع الناس فی الا مراض السا ر یۃ ا لا الد عا

یعنی خدا تعالی کی عادت اس پر جاری ہے کہ انسانوں کو امراض وبائیہ میں صالحوں اور مومنوں کی دعا کے سوا کوئی شئے نفع نہیں دیتی۔

اب آپ (یعنی مرزا قادیانی) جیسے کچھ صالح اور مومن یعنی توحید و رسالت پر ایمان رکھنے والے ہیں، عیاں راچہ بیان۔خدائے تعالی کی عادت بے شک اس امر پر جاری ہے کہ جب دنیا میں جھوٹ فریب مکاری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیاری جعل وغیرہ بداعمالیاں پھیلتی ہیں، اور خدا تعالی کے احکام کی مخالفت اور اس کے برگزیدہ رسولوں کا انکار کیا جاتا ہے، تو طرح طرح کے عذاب وبائیں وغیرہ نازل ہوتی ہیں۔ چنانچہ اب یہی زمانہ ہے کہ جھوٹے نبی اور جعلی مہدی پیدا ہو رہے ہیں، اور خدا تعالی اور اس کے رسول کے احکام کو مسخ اور نسخ کر رہے ہیں، اور لوگوں کو خدا اور رسول کی جانب سے پھیر کر اپنا بندہ بنا رہے ہیں، تو پھر طاعون نہ پھیلے تو کیا ہو۔

ہم سچ کہتے ہیں اور ہمارا دل گواہی دیتا ہے کہ مرزا جی کی بداعمالیوں اور خلاف قدرت وفطرت دعوی کرنے سے طاعون آیا ہے۔ اور ہم پر الہام ہو چکا ہے کہ جب تک مرزا قادیانی زندہ ہے، ہندوستان سے طاعون ہرگز رفع نہ ہوگا اور اس کے مرتے ہی تمام مصائب کا خاتمہ ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ۔ اڈیٹر

(شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۱۶۔ اپریل ۱۹۰۳ء نمبر ۱۵۔ جلد ۲۱۔ ۲۳۔ ص ۵)

ایمان کو چھپاؤ

۳۱ مارچ ۱۹۰۳ء کے الحکم میں قادیانی مرزا جی فرماتے ہیں:

ایمان اس وقت تک ایمان ہے جب تک اس میں کوئی پہلو اخفاء کا بھی ہو۔ لیکن جب بالکل پردہ برانداز ہو تو ایمان نہیں رہتا۔ وغیرہ۔،

یہ کلام بالکل مہمل اور خرافانہ ہے۔ دعوی تو یہ ہے کہ ایمان کے لئے اخفاء ضرور ہے اور دلیل یہ فرماتے ہیں کہ:

اگر خدایا اس کا نشان ایسا کھلا ہوا ہو جیسے سورج تو پھر ایمان کیا رہا۔،

کیا خدایا اس کا نشان عین ایمان اور تصدیق ہے۔ ایمان اور تصدیق تو انسان کا فعل ہے، اور اپنا اور اپنی قدرت کا نشان دکھلانا خدا تعالی کا فعل ہے۔ آپ نے دونوں کو گڈمڈ کر دیا۔ کیا کسی نبی اور ولی نے ایسی ہدایت کی ہے کہ ایمان میں اخفاء کے پہلو کا ہونا ضرور ہے، یعنی مومن کو منافق بھی بننا چاہیے، اور ظاہر کچھ اور باطن کچھ جس کی قرآن میں مذمت ہے، بلکہ منافقین کے لئے سخت وعید ہے کہ ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا انبیاء کرام نے اپنے ایمان کو چھپایا ہے۔ اگر انبیاء کرام اپنے ایمان کو چھپاتے تو دنیا میں کوئی مومن نظر نہ آتا۔

اگر یہ مراد ہے کہ خدا تعالی بندوں کے ایمان لانے کے واسطے اپنے نشان مخفی رکھتا ہے، تو ایمان لانا محال ہو جائے گا۔ خدا تعالی کا کوئی نشان چھپا ہوا نہیں۔ وہ ہر شئے میں یوں عیاں ہے جیسے ذرے میں آفتاب اور قطرے میں دریا۔ اس کی شان نحن اقرب الیہ من حبل الورید، اس کی صفت و فی انفسکم افلا تبصرو ن۔ مگر وہ اندھوں کو کیوں نظر آنے لگا۔ خصوصاً ان کور باطنوں کو جو اس کے نشانات اور اس کے برگزیدہ انبیاء کے معجزات اور احکام کو مٹانا چاہتے ہیں۔

خدا تعالی اگر اپنے نشانات چھپاتا اور اپنے او پر ایمان لانے کا حکم دیتا ہے تو تکلیف مالا یطاق اور طلب مجہول مطلق پر مجبور کرتا ہے، کیونکہ جب ہم نے نہ اس کا کوئی نشان قدرت مشاہدہ کیا تو کس شئے پر ایمان لائیں۔ حالانکہ تصدیق کے لئے تعین مصدق بہ ضرور ہے۔

یہ کہنا کہ خدا تعالی تو موجود ہے مگر اپنے نشان ظاہر نہیں کرتا، یہ معنی رکھتا ہے کہ آفتاب تو موجود ہے مگر اپنی روشنی نہیں ڈالتا۔ ہاں مادر زاد اندھے نہ صرف روشنی بلکہ خود آفتاب کے وجود سے انکار کر سکتے ہیں کیونکہ انہوں نے نہ آفتاب دیکھا، نہ اس کی روشنی۔

یہ پیش بندیاں اور معذوریاں صرف اس لئے ہیں کہ مرزا جی ہر طرح ہیٹے ہیں کہ اپنی بروزی نبوت کی کوئی محسوس علامت تو کیا دکھاتے، کوئی زبانی یا تحریری دلیل بھی پیش نہیں کر سکتے۔ لہذا اپنے نو گرفتاروں کو الو بنانے اور ان سے اپنا الو سیدھا کرنے کو کہتے ہیں کہ ایمان کے لئے اخفاء ضرور ہے۔ یعنی جس طرح میں اپنا ایمان چھپائے ہوئے بلکہ نگلے ہوئے ہوں، کہ بظاہر نبی بن گیا ہوں اور کانشنس کے خلاف کارروائی کر رہا ہوں، اسی طرح تم بھی ایمان کو نگلو اور میری جعلی نبوت کی ڈونڈی پیٹو۔ اور اگر کوئی علامت یا دلیل مانگے تو کہہ دو کہ ایمان کے لئے اخفاء ضرور ہے۔

کیا کوئی نبی ایسا کر سکتا ہے کہ خدا تعالی کا جو نشان اس نے دیکھا ہے اور وہ اس پر ایمان لایا ہے تو اس نشان کو یا اپنے ایمان کو چھپائے۔ مگر اس صورت میں کون اس کو نبی تسلیم کرے گا اور وہ کیونکر اپنی نبوت کی تبلیغ کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکے گا۔ایمان ایک نعمت الٰہی ہےاور خدا تعالیٰ فرماتا ہے و امـا بـنـعـمة ر بك فحد ث یعنی اے محمد اپنے رب کی عطا کی ہوئی نعمت کا بار بار ذکر کر۔اور انـا او ل المسلمین ۔یعنی کہہ دے اے محمد کہ سب سے پہلا مسلمان میں ہوں۔سبحان اللہ سبحان اللہ! کیا صداقت ہے اور کیا صفائی ہے اور نئے نبی مرزا جی کہتے ہیں کہ انا خا تم ا لخلفا ء یعنی انا افضل الا نبیاء اگر مرزا جی یہ کہیں کہ انا او ل المسلمین تو ان کی نبوت دوکوڑی کی ہو جائے، کیونکہ وہ عام مسلمانوں میں داخل ہو جائیں۔بھلا نبی مسلمان کیوں ہونے لگا، وہ تو خدا کا لیپا لک ہوتا ہے۔اگر خدا مسلمان ہو، تو نبی یعنی اس کا بیٹا بھی مسلمان۔کیونکہ جیسا باپ ہوگا ویسا ہی اس کا نطفہ بھی ہوگا۔لیپا لک مرزا قادیانی کا باپ تو نہ ہندو ہے، نہ مسلمان ہے، تو مرزا جی کیوں مسلمان ہونے لگے اور دوغلہ بن کر کیوں اپنے خاندان الوہیت کو داغ لگانے لگے۔مرزا جی کو تو مسلمان کیا معنی، بشر کہنا بھی تبنیت کی بڑی بھاری توہین ہے کیونکہ اون کا باپ جس طرح مسلمان نہیں اسی طرح بشر بھی نہیں۔بشریت تو پیغمبر علیہ السلام کی صفت ہے قـل انـمـا انـا بشر مثلكم يو حى الىّ یعنی کہدے اے محمد کہ میں ایسا ہی بشر ہوں جیسے تم ہو، مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے اور اشهد ان محمدا عبده و رسو له ۔دیکھو اس کلمہ توحید و رسالت میں پہلے عبد کا لفظ ہے اور پھر رسول کا۔بھلا مرزا جی عبد کیوں بننے لگے، وہ تو خدا کے بیٹے ہیں۔باپ معبود ہے تو بیٹا بھی معبود ہوگا، نہ کہ عبد۔اگر اس کلیہ میں شک ہو تو عیسائیوں سے تصدیق کرالو۔

اگر مرزا جی کا ایمان آنحضرت ﷺ کی رسالت پر ہوتا تو وہ کبھی نبی نہ بنتے، اور اگر وہ اپنی ہوائے نفس کو معبود بتاتے، تو معبود برحق اور اس کے آثار کا کبھی انکار نہ کرتے جس نے محمد رسول اللہ ﷺ کو خاتم الانبیاء بنا کر دنیا میں بھیجا اور بذریعہ قرآن مجید کے دین اسلام کو کامل کیا جس کو مرزا جی ناقص بتاتے ہیں۔خود قرآن خدائے تعالیٰ کی الوہیت اور قدرت کاملہ کا اعلیٰ نشان ہے۔پس ہم حلفاً کہتے ہیں کہ مرزا جی تو یہ چاہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی وقعت دنیا کے دلوں سے مٹا دیں، اور اپنی نبوت بلکہ تبنیت کا ڈنکہ بجا دیں۔تھوڑی سی عقل کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے کہ مرزا جی نے جو امام الزمان اور خاتم الخلفاء ہونے کا دعویٰ کیا ہے، تو کیا اس کا یہی مطلب نہیں کہ تمام انبیاء کو بھول جاؤ اور مجھ پر ایمان لاؤ۔اور جو شخص مجھ پر ایمان نہ لائے وہ ملحد ہے، کافر ہے، واجب القتل ہے۔پس اخباروں اور رسالوں میں حدیث وقرآن کی باتیں دکھانا اور رشہ نشین میں بیٹھ کر روزانہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقوی اور طہارت کی ڈینگیں مارنا، سادہ لوحوں کو دام تزویر میں لانا، سراسر منافقانہ حرکات ہیں۔

مرزا جی تو نہ خدا کو مانتے ہیں نہ رسول کو۔ انہوں نے تو صرف ہوائے نفس کو معبود بنالیا ہے۔ صدق اللہ تعالی افر أیت من اتخذ الهه هوا ہ۔ مگر یاد رہے کہ یہ مکر و فریب اور عیش و عشرت کے اللے تللے چند روزہ ہیں۔ زعفرانی حلوے اور ریگ ماہی اور سقنقور ملی ہوئی یاقوتیاں بہت جلد شجرۃ الزقوم سے بدل جائیں گی اور کہا جائے گا کہ ذق انك انت العزیز الکریم۔ اڈیٹر (شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۱۶۔ اپریل ۱۹۰۳ء۔ ص ۵۔ ۷)

مرزا جی کے عیسی مسیح یوذ اسف کی قبر سری نگر کشمیر میں

رسالہ ترقی لاہور کا مسیحی نامہ نگار، جو سری نگر کشمیر میں تھا، ۲۳ ستمبر ۱۹۰۲ء کو مرزا جی کے مزعوم عیسی کی قبر دیکھنے گیا، جو در حقیقت کسی ولی کی قبر ہے۔ اور مندرجہ ذیل مضمون رسالہ ترقی میں دیا:

یہ قبر خاص سری نگر محلّہ خان یار میں واقع ہے جو جامع مسجد سے تقریباً نصف میل اور شاہ عبدالقادر پیر دستگیر کی زیارت سے پاؤ میل کے فاصلہ پر ہے۔ ہمیں اس مقبرے کے ڈھونڈ نے میں بہت دقت پیش آئی کیونکہ شہر کے لوگ اس سے بہت کم واقف ہیں۔ آخر کار ایک منشی نے جس نے قبر یوذ اسف کا ذکر سنا تھا ہمیں اس کا نشان دیا اور یہ ہدایت کی کہ آپ لوگوں سے روضہ صاحب کا پتہ پوچھیں۔ معلوم ہوا کہ گردونواح میں یہ قبر اسی نام سے مشہور ہے۔

یہ ایک چھوٹا سا مکان ہے، عمارت کی کرسی پتھروں کی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ پتھر کسی دوسری پرانی عمارت سے نکال کر لگائے گئے ہیں جیسا کہ کہیں ان پر کی نقاشی سے معلوم ہوتا ہے۔ سری نگر کی کئی اور عمارات کا بھی یہی حال ہے کیونکہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ عمارتیں ہندوؤں کی عمارتوں کے مصالحہ سے جو شائد کشمیر میں مسلمانوں کی حکومت کے وقت مسمار ہوئیں، تعمیر ہوئیں۔ مکان کی حالت اور تعمیر سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی عمر دو برس سے زیادہ نہ ہوگی بلکہ غالباً اس سے بھی کم...

یہ مکان باہر سے تقریباً ۳۵ فٹ لمبا اور ۱۴ فٹ چوڑا ہے اور اس کے اندر لکڑی کا جالی دار کٹہرا لگا کر ایک چھوٹا سا کمرہ بنایا گیا ہے۔ اس کٹہرے کے اندر دو چھوٹی چھوٹی قبروں کے نشان ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں چونکہ کوئی مجاور موجود نہ تھا۔ ہم نے ہمسایہ کے کئی آدمیوں کو بلوایا اور ایک ضعیف العمر آدمی سے دریافت کیا کہ یہ قبریں کن کی ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ شمال کی جانب کی قبر، جو دوسری قبر سے ذرا بڑی ہے، یوذ آسف نبی کی ہے اور چھوٹی سید نصیر الدین کی ہے جو ایک پیر تھا جس کی وفات کو کوئی دو سال گزر چکے ہیں۔ مگر یوذ اسف اور اس پیر کا کسی کو بھی کوئی خاص حال معلوم نہ تھا۔ اور الفاظ شاہ زادہ یا عیسی صاحب تو ایک دفعہ بھی ان کی زبان سے نہ نکلے۔ اس لئے یہ بیان کہ ہزار ہا آدمی ہر مذہب وفرقہ کے جوسری نگر واس کے گردونواح میں رہتے ہیں باتفاق یہ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص اس قبر میں دفن ہے وہ ایک اجنبی شخص تھا جو تقریباً ۱۹۰۰ سال گزرے شام کے دور دراز ملک سے آیا اور اسرائیلی ہی سمجھا جاتا تھا اور اس کا نام عیسی صاحب اور شاہزادہ نبی مشہور تھا، سراسر بے بنیاد اور مرزا صاحب کی گھڑت ہے۔

میں نے ان لوگوں سے سوال کیا کہ وہ یوذ اسف کو نبی کیوں سمجھتے ہیں حالانکہ قرآن اور حدیث میں اس کا کہیں ذکر نہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ اسلام میں ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر مانے جاتے ہیں اور غالباً یہ بھی ان میں سے ایک ہے جن کے نام لکھے نہیں گئے۔ مگر اس سوال کا کہ جب اس کا کہیں ذکر درج نہیں تو اس کا نام کیونکر معلوم ہوا، کچھ جواب بن نہ آیا۔ مگر انہوں نے بیان کیا کہ اس شخص کی نبوت ایک معجزہ سے ثابت ہو چکی ہے۔ اس کی قبر کے پاس پتھر کی ایک سل ہے جس پر بڑے بڑے پاؤں کے نشان ہیں۔ یہ نشان (ان کے بیان کے مطابق) اس وقت جبکہ سید نصیر الدین کو وہاں دفن کیا گیا تو دفعۃً پیدا ہو گئے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص جو پہلے یہاں مدفون تھا پھر اپنی قبر پر آیا ہوگا۔ اور نبی کے سوا کسی کے پاؤں اتنے بڑے کیسے ہو سکتے ہیں۔ میرے ایک دوست کا (جس نے مجھ سے دو سال پہلے اس قبر کو دیکھا تھا) بیان ہے کہ اس سے بعض اشخاص نے یہ بھی بیان کیا تھا کہ ہم نے سنا ہے کہ اس نبی کا قد دراصل ستر گز تھا۔

ظاہر ہے کہ یہ روضہ صاحب کشمیر کے دیگر بے شمار مزارات کی طرح کسی پیر یا ولی کی قبر ہے جس کے نام ونشان کو لوگ بھول گئے اور اس کی نسبت طرح طرح کی حکایات مشہور ہو گئیں۔ بلکہ یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگ لفظ یوذ آسف سے بھی بالکل مانوس معلوم نہ ہوتے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کے پیرو جو اس پیر کو دیکھنے جاتے رہے ہیں اس نام کو ان کے ذہن نشین کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ لیکن اگر بالفرض اسی ولی کا نام یوذ اسف بھی مان لیں تو بھی اس کی کچھ شہادت موجود نہیں کہ یہ یوذ اسف دراصل تاریخی مسیح ہے۔ یہ بات کہ اس قبر پر ایک قدیمی کتبہ درج تھا مگر اب زائل ہو گیا ہے جسے بعض لوگوں نے پڑھا تھا اور وہ بیان کرتے ہیں کہ (یہ کہنا کہ) یہ یسوع مسیح کی قبر ہے، محض بناوٹ ہے۔ جس دعوی کو اس قسم کی شہادتوں سے ثابت کرنے کی ضرورت پڑے اس کی حقیقت کی نسبت ناظرین بآسانی فیصلہ کر سکتے ہیں۔ کیا یہ ممکن ہے کہ یہ ساری غلط بیانی اور جعلی تاریخی شہادت محض ایک دوائی کے اشتہار دینے کی غرض سے گھڑی گئی ہے جس کا ذکر مرزا صاحب اپنے پرچہ کے آخری صفحہ پر کرتے ہیں جسے مرہم عیسی کا نام دیا گیا ہے اور جواب مرزا صاحب کا ایک شاگرد بیچ رہا ہے، تو ہمیں اقرار کرنا پڑے گا کہ مرزا صاحب..(آخری چند لفظ پڑھے نہیں جاتے ۔ بہاء)

(شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۱۶۔ اپریل ۱۹۰۳ء نمبر ۱۵۔ جلد ۲۱۔ ۲۳۔ ص ۷۔ ۸)

ہندوستان میں صدیوں سے جہاد کا نام ونشان نہیں

(محررہ۔ ک۔ ا۔ از گجرات)

ہم جہاد کے متعلق بعض خودغرض مسلمانوں کی کاروائی تیس سال سے دیکھ رہے ہیں۔ ایک نے تو کچھ فائدہ بھی اٹھایا، دوسرے نے بہت کچھ تگ ودو کی، مگر طمع راسہ حرف است ہر سہ تہی، کا مضمون نکلا۔ عرصہ بعد چند اور باتیں مل ملا کر اور خون لگا کر شہیدوں میں داخل ہوا۔ تیسرے شخص نے بھی بے فائدہ کوشش کی۔ اب انہیں کی تحریک میں سب سے بڑھ کر مرزا صاحب قادیانی کی تحریک ہوئی۔ متواتر کئی سال سے ان تمام تحریروں کا لب لباب یہ ہے کہ اگر مرزا صاحب کا ظہور نہ ہوتا تو مسلمان ضرور جہاد کرتے۔ اس بے معنی ادعا میں جس قدر مرزا صاحب نے اپنے کو بچایا ہے اسی قدر کروڑوں مسلمانوں کی وفاداری پر دھبہ لگایا ہے، اور یہی پولیٹکل امر ہماری خامہ فرسائی کا باعث ہوا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاد کی فلاسفی سے ہمارے حکام بخوبی واقف ہیں کہ عدل وانصاف کے سامنے کوئی جوش ابھر نہیں سکتا اور مذہبی آزادی کے ہوتے کسی مذہبی لڑائی کی تحریک کامیاب نہیں ہوسکتی۔ یہ وہ اصول ہیں جن پر گورنمنٹ انگریزی کاربند ہے، اور جن کی رو سے وہ آج سب سے بڑی اسلامی سلطنت کہلانے کی مستحق ہے۔ اور انہی عاقلانہ تدابیر کا اثر ہے کہ آج تمام ہندوستان میں کوئی ایسا مسلمان نظر نہیں آتا کہ انگریزی گورنمنٹ کے برخلاف جہاد بلکہ معمولی مخالفت کو بھی موزوں جانتا ہو۔ اگر مرزا صاحب قادیانی کی تحریروں میں کچھ صداقت ہے تو اپنے معدودے چند مریدوں کو روکا ہوگا اور وہی گرم جوش جیسا کہ نومرید ہمیشہ ہوا کرتے ہیں جہاد پر تلے بیٹھے ہوں گے، ورنہ سچ پوچھو تو مسلمانان ہند کی نسبت جہاد کا امکان سراسر بے علمی اور واقعات سے بے خبری ہے۔ وہ جہاد کو صدیوں سے فراموش کئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے اپنے عروج واقبال کے زمانے میں بھی شاذ و نادر ہی جہاد سے کام لیا ہے۔

تاریخ صاف بتا رہی ہے کہ شہنشاہ بلبن (غیاث الدین بلبن) کے عہد تک اصول اسلام کے مطابق ہندوستان میں کام چلتا رہا اور ضروریات ڈیفنس کے لئے جہاد کا سچا جوش قائم رہا، جس کے سبب سے چنگیزی کفار کے خون خوار جرار لشکروں کو بارہا مار مار کر نکال دیا۔ عہد علائی (علاءالدین خلجی) میں اسی جوش کے بقیہ نے کفار مغلوں کے ٹڈی دلوں کو نواح دہلی سے بھگا کر ہزاروں کو قید کیا۔ اسکے بعد ڈیفنس کی ضرورت نہ رہی کیونکہ ہلاکو خان تو اخیر عمر میں حضرت ابو یعقوب اور محمد خواجہ دربندی قدس اللہ سرّ ہما کی کرامات محمدیہ دیکھ کر مسلمان ہوگیا تھا، یا اسلام کی طرف مائل ہو چکا تھا، اور اس کا پوتا پڑوتا صوفیائے کرام اور علمائے عظام کی صحبت اور تعلیم کی برکت سے اپنی فوج اور قوم کی تعداد کثیرہ کے ساتھ مسلمان ہوکر ہندوستان کی شمال مغربی سرحد کیلئے غیر مذاہب کے حملوں کے واسطے سد سکندری ثابت ہوا۔ جنوب اور مشرق میں سمندر اور شمال میں ہمالہ تھا۔ خود ہندوستانی قومیں مسلمان بادشاہوں کے منصفانہ سلوک سے وفاداری کے میدان میں بڑھ بڑھ کر قدم مارتی تھیں۔ ان بواعث سے کسی خارجی یا داخلی مذہبی یا قومی لڑائی کی ضرورت نہ پڑی، اور سب جہاد کو بھول گئے۔

ہاں سلاطین وامراء کی خود غرضیوں سے بجائے اسلامی اتحاد کے ذاتی فوائد کا خیال پیدا ہوگیا، اور بغاوتوں اور ملکی لڑائیوں کا دور شروع ہوا۔ اور سچا جوش فرو ہوتا گیا۔ سب سے زیادہ عظیم الشان سلطنت مغلوں کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شمار ہوتی ہے۔ گو چاپلوس مورخ مغل بادشاہوں کو غازی مجاہد کے القاب خانہ زاد سے مخاطب کریں، لیکن ان کی تلوار بھی عموماً مسلمانوں کا گلا ہی کاٹتی رہی۔ مشہور دین دار سلطان اورنگ زیب نے رانائے اودے پور اور سیوا جی کے خلاف جہاد کا جوش دلانا چاہا، مگر ہندوستان کے مردہ دلوں کو زندہ نہ کرسکا۔ بلکہ حقیقی فرزند محمد اکبر تو رانا سے جاملا، اور سیوا جی کی سرکوبی کو ہندو سپہ سالار تلاش کرنا پڑا۔

جب اورنگ زیبی گرم جوش عہد میں یہ حال تھا اور اس مدبر اور غیور سلطان کی مآل اندیشی پر عمل نہ ہوا تو آج کون جہاد کرنے والا اور کون کرانے والا ہے۔ یہ سخت ابلہ فریبی اور دغا بازی سے کہا جاتا ہے کہ آج ہندوستان کے مسلمانوں میں جہاد کا جوش ہے۔ فضلائے یورپ بخوبی جانتے ہیں کہ جہاد ایک قومی لڑائی ہے، وہ ہر قوم میں پائی جاتی ہے۔ جن وجوہ سے اسلام میں جہاد کی ضرورت ہے، تقریباً انہیں بواعث سے ہر زمانہ اور ہر قوم میں یہ ضرورت رہی ہے اور رہے گی۔

آج جہاد کی کوئی وجہ پائی نہیں جاتی۔ ہر طرح امن وامان ہے۔ تبلیغ احکام کے لئے کوئی رکاوٹ نہیں۔ ادائے فرائض میں کوئی روک نہیں۔ مذہب اور ننگ و ناموس کو کوئی خطرہ نہیں۔ ڈیفنس کے لئے کوئی ضرورت نہیں۔ ایسے وقت میں مسلمانوں کو جہاد سے روکنے والا بننا اور گورنمنٹ کو احسان مند بنانا گورنمنٹ انگریزی کے اصول عاقلانہ پر سخت حملہ ہے۔

کیونکہ مرہٹوں نے تمام ہندوستان کو پائمال کر دیا، اسلامی ننگ و ناموس کو خاک میں ملا دیا، مغلوں کے سلطان کو زندہ درگور کر دیا، مگر کسی نے بھی ان حربی کفار کے مقابلہ کے لئے جہاد پر کمر نہ باندھی۔ اور بہادر آصف جاہ ثانی کو کسی مسلمان نواب یا رئیس نے مدد نہ دی، حالانکہ اس وقت سینکڑوں با اقتدار امیر موجود تھے۔ آخر احمد شاہ ابدالی کو حمیت آئی اور پانی پت کے مشہور میدان میں داد جہاد دے کر مرہٹوں کی سفاکی سے ہندوستان کو پاک کیا۔ گو اس عالی شان فتح سے اسلامی سلطنت کو کچھ فائدہ نہ ہوا، لیکن انگریزی سلطنت کے لئے استقلال کا راستہ نکل آیا جو مسلمانوں کے لئے مرہٹوں وغیرہ کی حکومت سے بدرجہا افضل ہے۔

سکھوں نے خاص اس حصہ پنجاب میں اسلام کی ہر قسم کی توہین کی، جس میں آج مرزا صاحب مسلمانوں کے مجاہدانہ خیالات کی ترمیم کررہے ہیں۔ مگر جب کہ مسجدیں گرتی، قبریں اکھڑتی، فرائض اسلام کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بندش ہوتی، مشائخ اور علماء قید ہوتے دیکھتے تھے، تو ان کے اجداد میں سے کسی بہادر مرزا کو مذہبی قومی ملکی جوش اور غیرت پیدا نہ ہوئی۔ سکھوں کے برخلاف مولوی اسماعیل صاحب شہید دہلوی نے مذہبی جنگ کا اعلان دیا، مگر پنجابی مسلمان بہت کم شامل ہوئے تھے، بلکہ مجاہدین کی فوج پر گولہ باری کی خدمت پنجابیوں کے ذمہ تھی۔

خیر اس عہد کو اور سو سال گذر گیا۔ مسلمانوں کی ملکی مالی مذہبی طاقت اور بھی کمزور ہوگئی۔ علماء کا مقدس گروہ ملک سے معدوم ہوگیا۔ مذہبی تعلیم کی جگہ مغربی علوم کی تعلیم شروع ہوئی۔ دماغوں میں جدید خیالات سما گئے۔ عقل مند گورنمنٹ نے اصول سلطنت کو عادلانہ اصول پر قائم رکھا ہے، اور مسلمان اس کے زیر سایہ نہایت آرام و فراغت سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ایسی حالت میں جہاد کے تصور کو اہل ہند کی نسبت باور کرنا سلطنت انگلشیہ پر مرہٹوں اور سکھوں کی سلطنت کو ترجیح دینا ہے۔ اگر دور اندیش گورنمنٹ ایک صدی کی حکومت میں اپنی عادلانہ اور عاقلانہ پالیسی اور علوم مخصوصہ کی تعلیم سے اتنا بھی نہیں کر سکی کہ مسلمانوں کے دماغ سے جہاد کے خیالات نکال سکتی اور اب تک اس بارہ میں کسی فرد رعیت کی کوشش اور امداد کی محتاج ہے تو مدبران سلطنت انگریزی کی عقل و تدبیر فہم و فراست سخت نفرت کے قابل ہے۔

رہا ان احادیث کا وجود جن میں عیسیٰؑ اور مہدیؑ کی بشارتیں موجود ہیں اور مرزا صاحب قادیانی نے ان کی تاویل اس طرح کی جس سے کسی جنگ جو مہدی کے آنے کا انتظار نہ رہے، تو اس مرحلہ میں سر سید احمد خان مرحوم اور ان کی معزز پارٹی، جو ان سے کئی منزل آگے ہے، گورنمنٹ سے ڈبل شکریہ کی مستحق ہے۔

پس یہ بھی کوئی خدمت نہیں جو گورنمنٹ کے سامنے پیش کی جائے، اور بذریعہ رسالہ جات و اخبارات شہرت دی جائے۔ یہ سخت کوتاہ نظری اور پست ہمتی ہے کہ جو بات ہم میں پائی نہیں جاتی اس کو اپنی طرف منسوب کریں۔ گورنمنٹ انگریزی ہماری حالت اور طاقت سے بخوبی واقف ہے۔ اس کی طاقت اس قدر مضبوط ہے کہ کسی ہندوستانی مخالفت سے یک لخت جنبش نہیں کھا سکتی۔ اور بچوں کی طرح خیالی اور وہمی اشکال سے ڈر نہیں سکتی۔

یہ خیال کہ کسی خاص مجمع میں علمائے اسلام سے مسئلہ جہاد کا تصفیہ کرایا جائے، فتنہ خوابیدہ کو جگانا اور مشکلات کا پیدا کرنا ہے۔ کوئی حقیقی خیر خواہ ایسا مشورہ نہیں دے سکتا، اور نہ عاقبت اندیش گورنمنٹ ایسے ضرر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رساں مشوروں پر کار بند ہو کر اپنی مشہور پالیسی ترک کر سکتی ہے۔

اڈیٹر: مرزا جی کی گہری پالیسی ہمارے معاصر بہت کم سمجھے ہیں۔ چونکہ وہ اپنے والینٹر وں کی تعداد تقریباً دو لاکھ بتاتے ہیں اور مذہب اسلام بلکہ تمام مذاہب کے خلاف ایک نیا مذہب گھڑ لیا ہے، لہذا ان کو خوف ہوا کہ ایسا نہ ہو گورنمنٹ میری گردن ناپ لے، اور مفسدہ پردازی کا الزام قائم کر کے مجھے کالے پانی پہنچا دے، پس مرزائی اس لئے جہاد جہاد پکار کر بار بار لگا تار گورنمنٹ کی خوش آمد کر رہے ہیں۔

(شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۲۴۔ اپریل ۱۹۰۳ء نمبر ۱۶۔ جلد ۲۱۔ ۲۳۔ ص ۱ تا ۳)

مرزا جی ترقی کریں

موجودہ زمانہ ہر قسم کی ترقی کے انجن کی اسٹیم ہے۔ فلسفہ بڑھ رہا ہے، سائنس بڑھ رہا ہے، عقل بڑھ رہی ہے، الحاد بڑھ رہا ہے، ہیضہ بڑھ رہا ہے، طاعون بڑھ رہا ہے۔ الغرض نیچر ہر شئے کو بڑھا رہا ہے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ قادیانی مرزا جی نے ترقی تو ضرور کی ہے، مگر موجودہ زمانہ اور اس کے نیچر کے موافق ترقی نہیں کی۔

مرزا جی نے اول اول کچھ سٹر پٹر تعلیم پا کر انگریزی عدالتوں کا طواف شروع کیا۔ اس زمانہ میں مختاری اور عدالت آندھی کے آم تھے۔ آپ مختار بن گئے۔ رشوت دلال وکیلوں کے پاس مقدمات لانے کے دلال بھی ضرور بنے ہوں گے، جیسا کہ آج کل بھی بیشتر مختاروں اور وکیلوں کے خوارق ہیں۔ مگر جب حسب دلخواہ پو بارہ نہ ہوئے تو مختار کاری کی بیڑی پاؤں سے نکال کر خود مختار بن گئے، اور گوشہ تزویر میں بیٹھ کر آریوں کا ردّ لکھنا شروع کیا اور اعلان دیا کہ جو شخص میری کتاب براہین احمدیہ کا جواب لکھ دے، میں اپنی بارہ ہزار روپیہ کی جائداد اس کی نذر کرونگا۔ آریوں نے کلّہ توڑ جواب بنام ابطال براہین احمدیہ لکھ دیا۔ انعام کی تھیلیاں اگلنے کا خبط تو آپ کو اول ہی سے ہے مگر آج تک کسی کو پھوٹی کوڑی بھی دی ہو، تو خدا کرے اس کی قسمت ہی پھوٹے ۔ ہاں آپ بروزی نبی ہیں نا۔ انبیاء نے ہمیشہ ایسے ہی جھوٹے لالچ دے کر دنیا سے اپنی نبوت تسلیم کرائی ہے۔ لعنت ہے اس دنیا پرستی پر۔

چند روز تو آپ کو قبض رہا۔ پھر دفعۃً الہام کے اسہال شروع ہوئے۔ اس حال میں آپ مثیل المسیح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنے، نہ کہ ہو بہو مسیح موعود۔ جب چند کاٹھ کے الو پھنس گئے، تو پورے مسیح موعود اور مہدی مسعود بن گئے۔ پھر ذرا اور رجوعات ہوئی تو بروزی نبی اور امام الزمان ہوئے۔ اور ابھی تک اسی زینے پر معلق لٹکے ہوئے ہیں، آگے نہیں بڑھتے۔

ہم کو رہ رہ کر افسوس آتا ہے کہ جب قادیانی مرزاجی نے اس بڑھتی ہوئی ترقی کے زمانے میں ترقی نہ کی، تو کیا چار کے کاندھے چڑھ کر ترقی کریں گے۔ کیا معنی کہ لاکھوں نبی گزر گئے، لاکھوں امام گزر گئے، جو سب کے سب انسان تھے، مرزاجی بھی انسان ہی رہے تو کیا خاک ترقی کی۔ پھر بنے تو مسیح بنے، جس میں (بقول مرزا قادیانی) دنیا کے عیوب موجود ہیں۔ جس کی نانیاں دادیاں کسبیاں تھیں (معاذ اللہ)، اور خدا کے سگے بیٹے بھی نہ بنے، بنے تو بمنزلہ ولد یعنی لیپا لک۔

مرزاجی کی اس دون ہمتی اور پست فطرتی پر ہم کو براہ دل سوزی ایسا غصہ آتا ہے کہ کچھ نہ پوچھئے، مگر خون کے سے گھونٹ پی کے رہ جاتے ہیں۔ لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے اور خود زمانہ کی ترقی کی ہوا بھی یہی کہہ رہی ہے کہ اب مرزاجی آسمانی باپ بنیں، اور حکیم نورالدین صاحب کو مسیح اور اکلوتا فرزند بنائیں۔ کیونکہ وہ بحیثیت طبیب ہونے کے مسیح بننے کی عمدہ قابلیت رکھتے ہیں، اور مریضوں کے اچھا کرنے کو انہوں نے مرہم عیسی بھی تیار کیا ہے۔ پس جب سارا مسالا موجود ہے، تو ترقی کے پورے معیار پر نہ پہنچنا بدقسمتی نہیں تو کیا ہے۔

ہمارا کام سمجھا دینا ہے، چاہے مانیں چاہے نہ مانیں، ورنہ دعوے سے دست بردار ہوں۔ اڈیٹر

(شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۲۴۔ اپریل ۱۹۰۳ء نمبر ۱۶۔ جلد ۲۱۔ ۲۳۔ ص ۳۔ ۴)

اخبار الحکم اور البدر

اب قادیان میں دو مرزائی اخبار ہو گئے۔ الحکم تو قادیانی مرزاجی کا سات برس کا رفیق ہے جس نے مرزائیت کے پھیلانے میں سب سے بڑھ کر حصہ لیا ہے، اور دنیا اور آخرت کے سرمایہ کا بہت بڑا اگٹھا اپنے سر پر دھرا ہے، اور مرزائیت کو خوب چمکایا ہے۔ اسکے اڈیٹر ہمارے مرزائیت نصاب، مثلیت طناب، مہدویت رکاب، مسیحیت قباب، تبنیت رباب، منشی یعقوب علی صاحب تراب ہیں۔ اور مرزاجی جو کچھ ان کی قدر افزائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں کارثواب، دوراز عقاب، سراسر صواب ہے۔ دوسرا اخبار البدر حال میں مرزا قادیانی اور مرزائیوں کے خلیفہ اول اور ہمارے شفیق بالتحقیق، بالخلافت بلیق، فی المرزائیت غریق، فی نارالبروزیت حریق، منارۃ الطریق ،اغارۃ التدقیق، ادارۃ التوفیق، عمارۃ الاساطین، رکن الاراکین، قرن الحوارییں، مولوی حکیم نورالدین صاحب کی سرپرستی سے شائع ہونا شروع ہوا ہے۔ اگرچہ ہماری نظر سے نہیں گزرا مگر بعض مرزائی کہتے ہیں کہ ایسا ہے اور ویسا ہے، اورالحکم اس کے مقابلے میں کھوٹا پیسہ ہے۔ اورالبدر اس کے لئے جیسے کو تیسا ہے۔ خیر ایک سے دو بھلے۔ ہم تو دونوں کے مجد داور ریفارمر ہیں۔ فیضان تجدید سب پر یکساں برسنا چاہیے۔ مرزا جی اور مرزائی ہم کو کچھ ہی سمجھیں، مگر ہم تو سب کے ناصح مشفق اور یکساں خیر خواہ ہیں۔ فرائض شحنگی ادا کرنا ہمارا کام ہے، کوئی برا مانے یا بھلا۔

ہم کو معلوم ہوا ہے کہ البدر کا اڈیٹر مولوی حکیم نورالدین صاحب کا کوئی دست پروردہ اور تربیت یافتہ ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ البدر کو فروغ ہو، کیونکہ الحکم پورانا ہوگیا، اب کل جدید لذیذ کی باری ہے۔ الحکم کو زک دینے اور مرزائیوں میں اس کی آؤ بھگت منانے کی صورت حکیم جی نے یہ دیکھی ہے کہ اس کی قیمت سالانہ الحکم کی نصف قیمت سے بھی کم رکھی ہے۔... کوئی شک نہیں کہ اب غریب الحکم کی بدھیا بیٹھ جائے گی۔ الحکم کو مناسب ہے کہ اپنا راتب البدر سے بھی کم مقرر کردے، یعنی دوروپیہ سالانہ قیمت رکھے ورنہ عمو ہفت سالگی میں ...گور گڑھا تیار ہے۔ اس سے ایک بات تو ضرور نکل آئی کہ البدر کا مربی خلوص کا پتلا ہے، جو زیادہ ستانی کرنا نہیں چاہتا۔ اخبار کی آمدنی سے صرف اخبار کا خرچہ نکالنا چاہتا ہے اور بس، کیونکہ وہ خود لکھ پتی ہے اور الحکم گھاؤ گھپ ہے..جو آیا سب ہضم، ڈکار تک ندارد اور پھر ہمیشہ قرضدار۔ واہ رے ترے پیٹ کی سمائی۔ واہ رے تیرے معدے کی صفائی، مگر کچھ ہی ہو مرزا جی کو الحکم بہت عزیز ہے۔ لال پیارا تو لال کے خال بھی پیارے۔

اب مرزا جی کی ڈائری پر بحث ہو رہی ہے الحکم کا اڈیٹر کہتا ہے کہ کون ہے کہ مجھ سے بہتر مرزا جی کی جو ن کی توں لچھے دار مرتب اور مسلسل ڈائری چھاپ کر شائع کر سکے۔ ڈائری الہام ہے تو اس کا مرتب کرنا کرامات ہے، نہ کہ گدھے کی لات۔ غریب اڈیٹر الحکم نے بہت ہی گڑگڑا کر اور لیٹ کر منہ میں تنکے لے کر مضمون دیا ہے کہ اگرچہ میں کسی لائق نہیں مگر بروزی نبی میرے حال پر رحم کرے، ایسا نہ ہو طبیبوں کے چکمے میں آ کر میرا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آذوقہ بند کرادے۔مگر قرین قیاس یہی ہے کہ اگر آذوقہ بند نہ ہوا، تو الحکم کے اللے تللے ضرور بند ہو جائینگے۔

ہم کو یہ بھی معلوم ہے کہ دونوں اڈیٹروں میں ایسا ایک بھی نہیں جو اپنے پاؤں کھڑا ہو سکے۔اخباروں کا پیٹ بھرنے والی ڈائری ہے تو ادھر حکیم صاحب کی قرابادین ہے۔اگر ذیابیطس سے کبھی مرزا جی کا موت (پیشاب) بند ہو جائے، یا ریگ ماہی اور سقنقور کے کباب کھانے سے کبھی حکیم جی کے پیٹ میں قرقرا ہو جائے، تو الحکم اور البدر کے شدّے قبل از محرم ہی پڑھے جائیں گے۔ان شاء اللہ۔اڈیٹر

(شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۲۴۔اپریل ۱۹۰۳ء نمبر ۱۶۔جلد ۲۱۔۲۳۔ص ۴۔۵)

وما یستوی الاعمی و البصیر
ولا الظّلمات ولا النّور

کہاں وہ مہدی آل محمد
کہاں آلنقوا کی آل مرزا
کہاں عیسی یفیض المال والے
کہاں ملجف گدا کنگال مرزا
مسیح بزرگ آسمانی کہاں
مریض ہوس قادیانی کہاں
کہاں پاک مریم کا لختِ جگر
کہاں بیوہ النقوا کا پسر
کہاں مہدی شرح و صاحب لوا
کہاں گمرہء آل آلنقوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہاں وہ مسیحائے دجال کش
کہاں قاعد خانہ بیرائے دہش
کہاں وہ فلک جاہ رفعت مکاں
کہاں یہ دنی ساکن قادیان
کہاں جس کی منزل منارہ دمشق
کہاں وہ جسے گھر کی ظلمت پہ عشق
کہاں بندہء مرسل کردگار
کہاں صاحب ابنیّت مستعار
کہاں وہ جو اوروں کے کھو دے مرض
کہاں وہ جسے خود ہوں پورے مرض
کہاں وہ لقب جس کا فیاض مال
کہاں وہ جو پھیلائے دستِ سوال
کہاں وہ تھی دنیا سے نفرت جسے
کہاں یہ زبوں کر دے عشرت جسے
کہاں وہ بنایا نہ تھا جس نے گھر
کہاں یہ جو مشغولِ دیوار و در
ہے اس پر خدا کے غضب کی دلیل
کہ بن بیٹھا اس پاک کا یہ مثیل
ارے تو کہاں اور وہ عیسی کہاں
چہ نسبت زمین است با آسماں
خدا نے جو کی تیری رسّی دراز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑھی اور بے باکی و حرص و آز

و امـــــلـــــی لهـــم ان کیـــدی متیـــن

یہ سامان ہیں بہر قـــطـــع وتیـــن

کہ ہے ڈوبتی بھر کے ظالم کی ناؤ

رہے جب نہ کوئی سہارا بچاؤ

تری عمر ساری ہے اسّی برس

نہیں عیش میں بڑی دسترس

یہ کیا ہے جو لوگوں کے کھائے تو مال

مرض نے ہے تجھ کو کیا پائمال

شتر مرغیاں ہیں تری بے حساب

کہ شاہد ہے اس پر تری ہر کتاب

کبھی تو خدا بنتا ہے بے سخن

ترا کـــن بھی بالکل خدا کا ہے کـــن

مگر ابن مریم کا خلقِ طیور

ہے توحید میں موجبِ صد فتور

جہاں ساتھ ہے اس کے اذن خدا

غضب ہے تو اس کو نہیں مانتا

جہاں دعوی ہے وحی و الہام کا

نہیں بولتا ہچکچاتا ذرا

مری وحی بھی انبیاء کی ہے وحی

مجھے پاک اللہ نے دی ہے وحی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اس میں ذرہ دخل شیطان نہیں
پھر اس وحی کی حد و پایاں نہیں
کہ مانند بارش ہے مجھ پر نزول
ترے منہ میں او مفتری خاک دھول
ہے رمالیوں نے ڈبویا تجھے
ارے دین و دنیا سے کھویا تجھے
ملی روسیاہی تجھے بار بار
مگر باز آیا نہ تو زینہار
پسر کا تھا اعلان دختر ہوئی
وہ دختر بھی آخر نہ جانبر ہوئی
پسر پھر جب آیا بڑے زور سے
تو نے پنجاب کو بھر دیا شور سے
کہ دیکھو وہ موعود ہے یہ پسر
تھے ہم دے چکے جس کی پہلے خبر
عقیقے پہ اس کے ہوئی دھوم دھام
ہوا قادیان میں اژدہام
چہک کر بھی بلبل نے دیکھا نہ باغ
ہوا ایک ہی سال میں گل چراغ
وہ منحوس جو نام کا تھا بشیر
ہوا جلد کنجِ لحد میں اسیر
تو دجال نے اور اک چال کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جڑی اس پہ تاریخ نو سال کی
یہ مرنے ہی والا تھا جو مر گیا
جو ہے رہنے والا وہ پھر آئے گا
پسر گو ہیں دو چار موجود اب
ولیکن ہے دل میں یہ دھڑکا غضب
وہ موعود ان میں کہوں اب کسے
مبادا وہی کل کو پھر چل بسے
سوا سال میں پھر نہ آتھم نہ مرا
نہ کچھ جانبِ حق وہ مائل ہوا
تجھے لعنت و روسیاہی ملی
کہ ہر چار سو سے گواہی ملی
یہ ہے عبدِحق کی دعا کا اثر
ارے کاذبِ قادیان ڈوب مر
کیا واسطے جس کے بیٹوں کو عاق
زن صاحب اولاد کو دی طلاق
وہ عورت بھی مرزا نہ تجھ کو ملی
ملا خاک میں مدعائے دلی
کیا جس کا ملہم نے تجھ سے نکاح
وہ برسوں سے سلطان کو ہے مباح
مریدو ہے یہ بھی کرامت کوئی
مسیح زمان کی علامت کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فـــــــافّ لّــــــکــــــم ثــــــمّ افّ لّــــــکـــــــم

ہوئے شرم و غیرت سے بیگانہ تم
ارے قادیانی یہ کیا بات ہے
عجب شرم والی تری ذات ہے
ترے منہ میں دے برملا خاک وہ
کہے تو نہیں شوخ و بیباک وہ
اسے اپنے گھر میں تو واللہ دیکھ
اسے دیکھ اور اس کی اولاد دیکھ
مرے قول میں گر تو سمجھے قصور
کمر باندھ پٹّی نہیں ایسی دور
مرے ساتھ چل سب دکھا دوں تجھے
جو سننے کی ہے وہ سنا دوں تجھے
وہ جعفر کو تیرہ مہینوں کا ڈر
شغالانہ بھبکی تھی اک سر بسر
گیا گزر نصف ١٩ سو کا مہ جنوری
ملی خاک میں رملی افسوں گری
نہ پہنچی اسے کوئی ذلت نہ رنج
ترے منہ میں خاشاک اے باد سنج
وہ پہلے سے ہے اور آسودہ حال
پڑے تجھ پہ الٹے بہت سے وبال
بہ فضل خدائے حمید مجید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے سرکار میں عزت بوسعید
خدا نے کیا اس کو خوش کام و شاد
مربعے ملے چار حسب مراد
ترے باپ دادا زمیں دار تھے
بڑے خیرخواہان سرکار تھے
طفیل ان کے تو آج حارث بنا
ہوئی تیرے حق میں یہ مدح و ثنا
محمد حسین اب زمین دار ہیں
کھٹکتے تری آنکھ میں لار ہیں
انہیں یہ حراثت ہے ذلت مگر
ارے شرم کر شرم کر شرم کر
ہوا اہل عزت میں ان کا شمار
جزاء کیسی او روسیہ جھک نہ مار
کہاں تک گنوں تیرے الہام میں
کہ سر تا بپا افتراء کذب ہیں
گیا ضلع کی تو کچہری میں جب
ہوا تجھ پہ نازل خدا کا غضب
یہ ثابت ہوا ہے تو جھوٹا نبی
ترے ہی قلم سے تری رگ کٹی
ہوئی بولتی بند الہام سے
تو مستعفی اپنے ہوا کام سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہاں تو نے تحریر دی اے آشر
کہ اب ایسے الہام ہوں گے نہ پھر
مکدر کہے کشف عیسے کو تو
ترے منہ میں آتا ہے کیا کذب گو
غضب ہے مکدر ہو کشفِ مسیح
ترا کشف ہو لیک صاف و صریح
مسلمان تو کہلائے او بے حیا
لکھے یوں کہ وہ خاتم الانبیا
نہ سمجھے نہ سمجھایا الہام کو
نبی آئے تھے اور کس کام کو
نہ عیسے کو سمجھے نہ دجال کو
نہ اس کے گدھے ریل کی چال کو
مگر تجھ پہ سب منکشف ہو گیا
ارے کچھ تو کر دل میں شرم و حیا
درِ توبہ وا ہے جو تو توبہ کرے
اور آئندہ ان شوخیوں سے ڈرے
تو میرا خدا ہے غفور رحیم
بچے آب توبہ سے نار حمیم
الٰہی ہمیں بخش دے بخش دے
ترے بندے بیچارے ہیں غمزہ سے
ترے بندے ہیں گو گنہگار ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تری فضل و رحمت کے حق دار ہیں
بدی سے مری در گذر کی جئو
تو رحمت سے اپنی نظر کی جئو
گناہوں سے شرمندہ ہوں خوش نہیں
گنہگار ہوں لیک سر کش نہیں
میں کیسا ہی ہوں پر ہوں بندہ ترا
ترا ہی فقط رکھتا ہوں آسرا
مرا تو ہی دارین میں ہو کفیل
ہو تو جس کا مولی نعم الوکیل
چھپی ہے تجھ سے خالق کوئی شئے
تجھے خفیہ و جہر معلوم ہے
تو سینوں کی باتوں کو ہے جانتا
تجھے خوب ہر چیز کا ہے پتہ
کہیں تیرے حق میں جو مشرک صفات
بلند ہے ان سے تیری ذات
ترے واسطے خاص حمد و سجود
ترے انبیاء پر سلام و درود

(ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ ۲۴۔اپریل ۱۹۰۳ء۔نمبر ۱۶۔جلد ۲۱ و ۲۳۔ص ۵۔۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مادہ تاریخ

مرزا غلام قادیانی نے اپنے ازالہ اوہام کے صفحہ ۱۸۵ پر ایک لطیفہ میں لکھا ہے:

مجھے کشفی طور پر مندرجہ ذیل اعداد کی طرف توجہ دلائی گئی کہ دیکھو یہی مسیح ہے جو تیرہویں صدی کے پورا ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا۔ پہلے سے یہی تاریخ ہم نے نام میں مقرر کر رکھی تھی۔ اور وہ یہ نام ہے: غلام احمد قادیانی۔ اس نام کے عدد پورے ۱۳۰۰ ہیں۔

افسوس ہے کہ قادیانی کو یہ کشف بھی کیسا مہمل ہوا جس سے کچھ بھی ظاہر نہ ہوا کہ غلام احمد قادیانی ہے کیا؟ (یعنی اس سے مسیح یا مہدی یا بروزی نبی ہونا کہاں نکلا؟)۔ بغیر ذرا سی توجہ کے یوں جملہ پورا ہوتا ہے۔ یعنی:

غلام قادیانی دجال ہے۔

مرزا قادیانی اب غلام احمد تو رہا نہیں، جن معنوں میں ماں باپ نے اس کا نام رکھا تھا۔ کیونکہ جب اس نے خود ہی آقا بننا چاہا جس کا یہ غلام تھا تو آقا نے خود اسے مردود بارگاہ کر دیا۔ تو اب غلام محض رہ گیا، یعنی اپنے نفس کا غلام۔ اس لئے: غلام قادیانی دجال ہے، بہت صحیح حسب حال مادہ تاریخ حاصل ہو گیا جس کا مضمون علمائے اسلام نے تصدیق کر دیا اور اب آخر مرزا نے بھی اپنے آپ کو رسول اور نبی ٹھہرا کر حسب منشائے حدیث خاتم النبیین ﷺ خود ہی دجال ہونے کا اقرار کر لیا۔ فنعم الوفاق۔

اور یہ ایسا جملہ ہے کہ اس زمانے میں بجز مرزا قادیانی کے کسی پر صادق نہیں آ سکتا۔

راقم از لودھیانہ (شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۲۴۔ اپریل ۱۹۰۳ء نمبر ۱۶۔ جلد ۲۱ و ۲۳۔ ص ۸)

لعنتی رزق

قادیانی مرزا جی الحکم میں فرماتے ہیں کہ

رزق کئی طرح کا ہوتا ہے۔ یہ بھی رزق ہے کہ بعض لوگ صبح سے شام تک ٹوکری ڈھوتے ہیں، اور برے حال سے شام کو دو تین آنے ان کے ہاتھ میں آتے ہیں، مگر یہ لعنتی رزق ہے نہ کہ من حیث لا یحتسب۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(الحکم کی اصل عبارت یوں ہے: رزق بھی کئی طرح کے ہوتے ہیں۔ یہ بھی تو ایک رزق ہے کہ بعض لوگ صبح سے شام تک ٹوکری ڈھوتے ہیں اور برے حال سے شام کو دو تین آنے ان کے ہاتھ آتے ہیں۔ یہ بھی تو رزق ہے مگر لعنتی رزق ہے نہ رزق من حیث لا یحتسب۔ الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۳ء ص ۵)

اس عیش پرستی اور دنیا پرستی کو دیکھئے کہ ضروری اور کسب حلال کو یہ مکار (مرزا قادیانی) لعنتی رزق بتاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے بیشتر صحابہ مزدور تھے۔ اکثر صلحاء اور اولیاء مزدور تھے، اور.. مزدوری کر لیتے تھے اور اس تھوڑے سے اکل حلال کو سلطنت سمجھتے تھے۔ وہ شکم سیر روٹی خود نہ کھاتے تھے، اور نفس کو پھاڑنے والا بھیڑیا نہ بناتے تھے۔ الکاسب حبیب الله۔ مگر مرزا غلام احمد قادیانی کے نزدیک ٹوکری ڈھونا گویا قدرت وفطرت الٰہی کا جرم ہے۔ جن اصحاب کی نسبت آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ان کا ایک پیسہ خدا کی راہ میں دینا بھی کوہ احد کے برابر ہے، کیا وہ غریب مزدوری پیشہ کاسبِ حلال نہ تھے۔ کیا کروڑوں مسلمان جو مفلوک الحال اور مزدوری پیشہ ہیں، وہ یا ان کا رزق لعنتی ہے۔ کیا قابل رحمت صرف متمول مسلمان ہیں جو عیش وعشرت میں بسر کرتے ہیں۔ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مرزا جی ان لوگوں کو مرزائی نہیں بناتے جو مزدور اور غریب ہیں بلکہ موٹے موٹے دنبوں کی قربانی چاہتے ہیں اور ان سے اپنا پیٹ بھرتے ہیں۔

اسلام سب سے پہلے غریب مزدوروں چرواہوں کسانوں شتربانوں میں پھیلا ہے اور ہر نبی کی امت میں سب سے پہلے مزدوری پیشہ غرباء ہی داخل ہوئے ہیں۔ ورنہ کسی نبی کا دین اور خود اسلام ہرگز مشرق سے مغرب تک نہ پھیلتا، کیونکہ فی ہزار غریب غالباً ایک متمول نکلے گا۔ دنیا غریب مزدوروں ہی سے آباد ہے۔ مال ودولت والے بہت قلیل ہیں۔ چونکہ تمام مزدور مرزا جی کے نزدیک ملعون ہیں، لہذا ان کا قابو چلے تو سب کو پھانسی دلوا دیں کیونکہ وہ مرزا جی کی زنبیل نہیں بھر سکتے۔

غالباً قادیان میں ٹوکری ڈھونے والے مزدور نہ ہوں گے، تو ہم حیران ہیں کہ مسیح کا منارہ جو الحاد کا ٹھاکردوارہ ہے کیونکر تعمیر ہوگا جس کی بدولت ہزاروں روپئے مرزا جی کو ملیں گے اور جن سے ان کی توند پھول کر بے ایمان کی قبر بن جائے گی۔

پنجاب کے کمشنر مردم شماری نے جو اپنی رپورٹ میں لکھا تھا کہ مرزا جی کی بعثت کا پہلا فرض بھنگیوں کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی امت میں داخل کرنا ہے، تو مرزا جی نے اس سے گھناؤنی صورت بنائی تھی، اور کمشنر مردم شماری کے اس نوٹ کو اپنے حق میں لائیبل سمجھا تھا۔ اور گورنمنٹ میں عرض داشت بھیجی تھی کہ حلال خوروں کو اپنی امت میں شامل کرنے والا میں نہیں، بلکہ میرا بھائی امام الدین تھا۔ اب صاف طور پر کھل گیا کہ حلال خور جو بول و براز کماتے ہیں چونکہ غریب ہیں، لہذا مرزا جی کے کماؤ پوت نہیں بن سکتے۔

خود مرزا جی ایمان سے کہیں کیا پنجاب میں مسلمان حلال خور نہیں ہیں، جن کے جنازے کی نماز اسلامی طور سے پڑھی جاتی ہے۔ جن کی فاتحہ درود مسلمان ملانے پڑھتے ہیں۔ پنجاب کے حلال خور کثرت سے مسلمان ہیں، اور مصلی کے نام سے مشہور ہیں۔ اکثر کشمیری مسلمان حلال خوروں کا کام کرتے ہیں، میلا اٹھاتے ہیں۔ اور خود کشمیر میں تو میلا ڈھونے والے عموماً کشمیری مسلمان ہیں۔ اور مسلمان نہ بھی سہی لیکن اگر کوئی حلال خور بطیّب خاطر مسلمان ہونا چاہے، تو کیا اسلام یہ حکم دیتا ہے کہ تم اس کو مسلمان نہ کرو۔ چونکہ مرزا جی مکر و فریب سے متمول لوگوں کی گاڑھی کمائی چٹ کر رہے ہیں، اور حرامخوری ان کے رگ و پے میں خون کی طرح دوڑ گئی ہے لہذا وہ غریب اور مفلس حلال خوروں کو کیوں پسند کرنے لگے۔

رزاقی خدا تعالی کی صفت ہے اور قرآن مجید میں ہے :ان اللہ ھو الرزاق ذو ا لقوۃ المتین

پس رزق کو ملعون کہنا ملعونوں ہی کا کام ہے۔ کتا سور اور خون وغیرہ حرام ہیں، مگر وہ دوسرے درندوں کا رزق ہیں پس ملعون نہیں۔ ہاں شریعت اسلامی نے جن چیزوں کے استعمال کی ممانعت کر دی ہے، ان سے محترز رہنا ہمارا فرض ہے۔ مگر چونکہ سب مرزوق چیزیں خدا کی پیدا کی ہوئی ہیں، لہذا وہ ملعون نہیں۔ ہاں ان کا استعمال انسان کے مناسب حال نہیں۔ یعنی ان میں مضرتیں ہیں۔ اور حرمت کے لئے کوئی نہ کوئی علت ضرور ہے، جب تک وہ علت موجود نہ ہو کوئی شئے حرام نہیں ہوسکتی، لہذا ہم کو ممانعت کر دی گئی۔ خود اصول فقہ کا یہ قاعدہ ہے کہ ا لا صل فی ا لا شیا ء ا لا با حۃ یعنی اصل ہر شئے میں مباح ہونا ہے۔ مرزا جی بتا ئیں کہ کس علت سے انہوں نے اپنے کو حلال خوروں کا گرو نہیں بنایا، اور امام الدین جو آپ کا حقیقی (چچازاد) بھائی تھا وہ بھنگیوں کا گرو بن کر کس علت سے ان میں اس طرح مل گیا جیسے پیشاب میں پائخانہ، اور آپ ان سے اس طرح نکل بھاگے جیسے گوہ سے کیڑا۔ کسی ایک بات کا جواب تو دیجئے۔ اڈیٹر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ یکم مئی ۱۹۰۳ء نمبر ۱۷۔ جلد ۲۱ و ۲۳۔ ص ۱۔۲)

قلعہ صوبا سنگھ تحصیل پسرور میں مباحثہ

مابین اہل السنّت والجماعت و میرزائیاں

۵ مارچ ۱۹۰۳ء یوم سوموار کو مولوی شاہ محمد صاحب اہل حدیث برادرزادہ مولوی غلام رسول صاحب مرحوم ساکن قلعہ میہاں سنگھ، یہاں (قلعہ صوبا سنگھ تحصیل پسرور) تشریف لائے۔ اس سے پہلے کوئی شخص ان سے آشنا نہ تھا، مگر گفتگو ہونے پر معلوم ہوا کہ آپ نے اپنا وجود باجود اس لئے وقف کیا ہوا ہے کہ جہاں مرزائی ہوں، وہاں پہنچوں اور ان کو مرزائی عقائد سے روکوں۔

مولوی صاحب موصوف میرزا صاحب قادیانی کی نسبت پکار کر فرما رہے تھے کہ وہ کاذب ہے، مرتد ہے، ملحد ہے اور اس کے تمام پیرو یعنی جملہ مرزائیاں مرزا صاحب کی تقلید کر کے خارج از اسلام اور ملحد و مرتد ہو گئے ہیں۔ یکایک چودہری پیر محمد زمین دار صاحب مرزائی آ گئے، اور مولوی صاحب سے عرض کی کہ اگر آپ آج رات اقامت گزین ہوں تو نہایت انسب ہے۔ مولوی فضل کریم صاحب مرزائی ہم کو جناب مرزا صاحب قادیانی کی تقلید کی نسبت تسلی و اطمینان دیتے ہیں، آپ اگر ہمارے مولوی فضل کریم (مرزائی) کے بالمقابل بات کریں تو ہم لوگوں کو حق و باطل میں تمیز ہو جاوے۔

مولوی شاہ محمد نے جواب دیا کہ تمہارا مولوی فضل کریم موضع گھمن میں ہم سے شکست کھا چکا ہے اب وہ سامنے اور ہمارے مقابلے پر نہ آئے گا۔ اگر شائد آپ کے مجبور کرنے سے آ بھی گیا، تو عہدہ برآ نہ ہو سکے گا۔ الغرض چودھری صاحب کے سوال پر مولوی صاحب نے فرمایا کہ ۳ چیت کو موضع گجو چک میں میری تاریخ مباحثہ مرزائیوں سے مقرر ہے، اور وہاں کے مرزائیوں نے مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی مرزائی کو میرے مقابلے کے واسطے طلب کیا ہوا ہے۔ مجھے وہاں جانا ضرور ہے۔ لیکن اگر آپ کا مولوی میرزائی کچھ تاب مقابلہ رکھتا ہے، تو میں آج رات ٹھہر جاتا ہوں۔ چنانچہ مولوی شاہ محمد صاحب ٹھہر گئے۔

میرزائیوں نے اپنے مولوی فضل کریم سے جا کر کہا تو وہ ہوش باختہ ہو گئے کہ آ گے ہی اس بلا سے خدا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا کر کے خلاصی ملی تھی اب پھر یہ حریف مقابلے پر آ ڈٹا ہے۔ اس نے اپنے مریدوں کو جمع کیا اور ممتاز مرید چودھری شہاب الدین صاحب سفید پوش مالو کے کو مولوی صاحب موصوف کے پاس بھیجا کہ اس طرح مقابلہ کر سکتے ہیں کہ دونوں مولوی صاحبان مسجد کے اندر رہیں اور باہر قفل لگایا جائے، تو جو صاحب شکست کھا جائیں وہ لکھ دیں کہ ہم غلطی پر تھے۔ مولوی صاحب موصوف نے بتکرار تمام یہ بات بھی تسلیم کر لی، مگر یہ کہا کہ مولوی فضل کریم کو کسی طرح میرے سامنے تو پیش کرو میں انشاء اللہ نصف گھنٹہ میں فیصلہ کر دونگا۔

اس کے بعد مولوی فضل کریم ایک گاؤں موضع داتا زید کا میں جو یہاں سے ایک میل کے فاصلے پر ہے اور وہاں لائق وفائق اقوام جٹ مرید تھے، چلے گئے۔ عام چرچا ہوگیا کہ مولوی فضل کریم بھاگ نکلے۔

۴۔ مارچ کو مولوی شاہ محمد صاحب موصوف نے چودہری پیر محمد کو کہا کہ آپ کے مولوی فضل کریم صاحب کہاں گئے۔ چودھری صاحب نے کہا کہ ہمارے مولوی نظر چراتے معلوم ہوتے ہیں، مگر بات یہ ہے کہ آپ آج ایک بجے تک ضرور ٹھہریں۔ اگر ایک بجے تک ہمارے مولوی نہ آئے تو آپ سچے اور ہم جھوٹے،

عین ایک بجے مولوی فضل کریم بصد دقت موضع داتا زید کا سے بتقاضائے اپنے پیروؤں کے یہاں پہنچے اور چار و ناچار مباحثہ کی ٹھہر گئی اور لوگ جوق در جوق گردونواح سے پہنچ گئے۔ مولوی فضل کریم کو طوعاً وکرہاً مقابلہ کے لئے پیش ہونا پڑا۔ اگر مقابلہ نہ کریں تو بے علمی ثابت ہو اور جملہ مرید بے اعتقاد ہو کر متنفر ہو جاویں اور اگر مقابلے کے لئے عامہ خلائق میں پیش ہو کر ساکت ہو جاویں تو مصیبت علی المصیبت ہے۔ ہر دو حالت میں تذبذب اور تشتت خاطر کچھ نہ کرنے دیتی تھی، مگر مریدوں نے سہارا دیا اور کہا کہ کچھ فکر نہ کرو ہم آپ کے ساتھ ہیں۔

الغرض مریدوں کے سہارے پر مولوی فضل کریم نے بدل ناشاد ہاں کی۔ مولوی شاہ محمد صاحب مسجد اہل سنت والجماعت میں، جہاں حافظ غضنفر علی صاحب حنفی امام مسجد ہیں، تشریف فرما تھے۔ گھڑی ان کے پاس تھی۔ ایک بجے پر انہوں نے کہا اب وقت ہو چکا ہے۔ اتنے میں ادھر سے ایک آدمی آیا کہ آپ تیار ہو جاویں، ہم آتے ہیں۔ مولوی شاہ محمد صاحب نے کہا کہ ہم تو بالکل تیار بیٹھے ہیں وہ آ جاویں۔

چونکہ ایک بج چکا تھا تمام مسلمانوں کی رائے ہوئی کہ نماز ظہر پہلے ادا کی جاوے۔ چنانچہ پہلے نماز ظہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادا کی گئی، اور بعد ادائے نماز ظہر چودھری پیر محمد صاحب آئے کہ مولوی شاہ محمد صاحب ہماری مسجد میں تشریف لے چلیں۔ مولوی صاحب موصوف نے کہا کہ چلو جہاں کہتے ہو، چلتے ہیں۔

مولوی شاہ محمد صاحب مرزائیوں کی مسجد میں جا کر صحن میں صف پر بیٹھ گئے۔ لیکن مولوی فضل کریم مرزائی اندرون مسجد سے باہر نہ نکلتے تھے، اور مرزائیوں نے بھی بڑی تائید کی کہ مولوی فضل کریم اندرون مسجد رہیں گے مگر جملہ کافہ مسلمین نے ہرگز ہرگز نہ مانا۔ اخیر مرزائیوں نے کہا کہ ہمارے مولوی فضل کریم مسجد کے دروازہ کے اندر اور مولوی شاہ محمد صاحب دہلیز دروازہ کے باہر بیٹھ جائیں، جس پر قہقہہ اڑا، اور مسلمانوں نے کہا یہ کیا معاملہ ہے۔ آپ کے مولوی جی کو کوئی کچھ نہیں کہتا، باہر صحن میں تشریف لاویں اور بحث شروع کریں تا کہ تمام لوگ دونوں مولویوں کی تقریریں سن سکیں۔

چنانچہ میرزائیوں کو بجبوری یہ امر تسلیم کرنا پڑا اور چار و ناچار مولوی فضل کریم مسجد کے اندر سے نکل کر مولوی شاہ محمد صاحب کے بالمقابل بیٹھ گئے۔ اس وقت مولوی فضل کریم کی حالت بڑی نازک تھی۔ ان کے چہرے اور گفتگو سے معلوم ہوتا تھا کہ ہاتھ پاؤں جکڑ کر مقابلے کے لئے پیش کیا گیا ہے، مگر آپ زبان حال سے دل میں فرماتے تھے کہ ان هذا اليو م عسر ا۔

آخر الامر مولوی فضل کریم نے بڑے جوش سے کہا کہ حیات وممات مسیح پر گفتگو ہوگی اور میں تمام دلائل بابت ممات مسیح پہلے سنا دوں گا، پھر مولوی شاہ محمد صاحب ان کی تردید کریں۔

مولوی شاہ محمد نے کھڑے ہو کر کہا کہ مباحثہ کا یہ طریقہ نہیں۔

اس کے جواب میں مولوی فضل کریم نے کہا کہ اچھا میں پہلے کھڑا ہو کر ایک دلیل بابت ممات مسیح پیش کروں گا پھر بیٹھ جاؤں گا اور آپ کھڑے ہو کر اس کی تردید کریں۔

مولوی شاہ محمد صاحب نے کہا کہ یہ منظور ہے۔

اس کے بعد مولوی فضل کریم نے کھڑے ہو کر قرآن شریف کی سورہ مائدہ سے آیت

واذ قال اللّٰه يا عيسى ابن مريم أ أنت قلت للنّاس ..الخ..

بآواز بلند پڑھی اور فلما توفّيتني کے معنی حدیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کما قال عبد الصّالح فلمّا توفّیتنی کنت انت الرّقیب علیھم

سے مطابق کر کے حضرت مسیح کی وفات ثابت کی ۔اور مشکوۃ سے یہ تمام حدیث باترجمہ پڑھی اور کہا کہ چونکہ قال کا لفظ ماضی ہے، لہذا فلمّا توفّیتنی سے مطابق حدیث گذشتہ زمانہ میں موت مسیح ثابت ہوتی ہے۔

اس کے بعد مولوی فضل کریم بیٹھ گئے اور مولوی شاہ محمد تردید کے لئے کھڑے ہوئے ۔چونکہ مولوی شاہ محمد صاحب مسافر آدمی تھے اور ان کے پاس کوئی کتاب موجود نہ تھی، لہذا انہوں نے مولوی فضل کریم کو فرمایا کہ آپ مشکوۃ شریف مجھے دیویں ۔مگر افسوس کہ مولوی فضل کریم نے مشکوۃ نہ دی اور کہا کہ اپنا اپنا اوزار چاہیے ۔مولوی شاہ محمد صاحب نے فرمایا کہ مجھے پرواہ نہیں ۔آپ جو کچھ فرماتے گئے ہیں، میں دل میں نوٹ کرتا گیا ہوں ۔چنانچہ مولوی شاہ محمد صاحب نے بآواز بلند فرمایا کہ مولوی فضل کریم نے جو ترجمہ کیا ہے، غلط ہے، اور اس سے وفات مسیح ثابت نہیں ہوتی ۔کیونکہ یہ سوال قیامت کو ہوگا۔

مولوی شاہ محمد نے باوجود مشکوۃ پاس نہ ہونے کے تمام حدیث اول سے اخیر تک حرفاً بحرفاً ولفظاً بلفظاً پڑھ کر اور ترجمہ فرما کر سنا دی اور فرمایا کہ یہ قصہ روز جزا کو ہوگا، مولوی فضل کریم کا ترجمہ بالکل غلط ہے۔

اس کے بعد مولوی فضل کریم پھر کھڑا ہوا اور اس پر زور دیا کہ قال کا لفظ صیغہ ماضی ہے اور یہ سوال برزخ میں ہوا ہے اور پھر آیت قرآن شریف قد خلت من قبلہ الرّسل پڑھی اور بیٹھ گئے ۔

اور پھر مولوی شاہ محمد صاحب کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اگر برزخ میں یہ سوال ہو چکا ہے تو مولوی فضل کریم کوئی شاہد پیش کریں، کسی امام کا قول، کسی صحابی کا قول، کسی مجتہد کا قول ۔یا میں شاہد پیش کرتا ہوں کہ یہ سوال قیامت کو ہوگا۔اور اس آیت اور حدیث سے ہرگز حضرت عیسیٰؑ کی ممات ثابت نہیں ہوتی۔

مولوی فضل کریم اس امر کے جواب سے تہی دست نکلے۔

اور بموجب: آنکہ چوں بدلیل از خصم فرو مانند سلسلہ خصومت جنبانند، پر عمل کیا اور مولوی شاہ محمد صاحب کو کہا کہ آپ بڑے چالاک چالباز ہیں اور روپیہ پیسہ جمع کرنے کے لئے ایسے مولوی لوگ آجاتے ہیں اور لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں ۔ایسے ہی بڑے غیظ وغضب سے الفاظ ناشائستہ زبان مبارک سے نکالے جس پر چودھری نواب خان صاحب اہل حدیث ساکن مالوکے نے چودھری......(ضمیمہ ہذا کا ص ۴ چار سے آگے موجود نہیں)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(شحنۂ ہند میرٹھ ضمیمہ یکم مئی ۱۹۰۳ء نمبر ۱۷۔ جلد ۲۱ و ۲۳۔ ص ۲۔ ۴)

بقیہ قلعہ صوبا سنگھ تحصیل پسرور میں مباحثہ

مابین اہل سنت و میرزائیاں

پھر چودھری کرم الٰہی صاحب اہل حدیث ساکن قلعہ صوبا سنگھ نے مولوی فضل کریم کو بڑے جوش سے کہا یہ کیا قاعدہ ہے کہ آپ مولوی شاہ محمد صاحب کو کلمات ناشائستہ کہتے ہیں۔ اگر آپ کی لیاقت یہی تھی تو بحث کی کیا ضرورت تھی۔ مولوی شاہ محمد صاحب نے فرمایا ذرا تھوڑے عرصہ کیلئے ٹھہر جاویں اور میں انشاء اللہ بابت حیات مسیح بیّن دلائل پیش کئے دیتا ہوں۔ صرف میرا اب کی دفعہ جواب سن لیں۔ مگر مولوی فضل کریم کو یہ موقعہ شور وغل کا مل چکا تھا آپ جلدی سے کتابیں لے کر مسجد کے اندر چلے گئے۔ جان بچی لاکھوں پائے۔

مولوی فضل کریم کے لب مبارک گفتگو کے وقت خشک تھے۔ چنانچہ نصف گھنٹے میں دو دفعہ پانی پینا پڑا اور مولوی شاہ محمد صاحب برابر للکارتے رہے کہ اگر مرد میدان ہو، تو باہر نکلو مگر میرزائی اور ان کا مولوی کہاں سامنے آسکتا تھا۔

اس کے بعد تین دن برابر مولوی شاہ محمد صاحب یہاں رہے اور اپنے وعظ سے مسلمانوں کو محظوظ کیا اور مرزائیوں کی نسبت وعظ میں فرمایا کہ مسلمانوں کو چاہیے کہ مرزائیوں کے ساتھ میل ملاپ اور حقہ پانی وغیرہ بالکل ترک کر دیں، یہ لوگ ملحد مرتد اور بے ایمان ہیں۔ رسالہ دافع البلاء بھی ان کے پاس تھا، مرزا قادیانی کے عقائد تمام لوگوں کو سنائے، اور مولوی فضل کریم کو برابر تین روز دعوت دیتے رہے کہ پولیس منگا لیں اور خرچہ پولیس کا میں دونگا۔ اگر مولوی فضل کریم مقابلے پر نہیں آتے تو قادیان سے کسی شخص کو بلا لیں۔ مگر مرزائیوں کی طرف سے صدائے برنخواست۔ آخر تین دن کے بعد مولوی شاہ محمد صاحب یہاں سے رخصت ہوئے۔

راقمان: نواب خان حصہ دار مالوکی؛ چودھری کرم الٰہی حصہ دار قلعہ صوبا سنگھ؛ نواب خان بقلم خود اہل حدیث سالن مالوکی متصل قلعہ صوبا سنگھ؛ چودھری غلام محمد نمبردار قلعہ صوبا سنگھ؛ حافظ غضنفر علی حنفی امام مسجد۔

(شحنۂ ہند میرٹھ ضمیمہ ۸ مئی ۱۹۰۳ء نمبر ۱۸۔ جلد ۲۱ و ۲۳۔ ص ۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی نبی کا کلمہ

جب قادیانی مرزا جی کامل بروزی نبی اور رسول بلکہ خاتم الخلفاء (خاتم الانبیاء) ہیں تو تعجب ہے کہ اب تک آسمانی باپ نے اپنی الہامی ٹکسال میں لیپا لک کی رسالت اور نبوت کا کلمہ کیوں نہیں گھڑا۔ بھلا اندھیر ہے نا کہ تمام انبیاء کی رسالت کے کلمے تو دنیا میں دائر سائر اور لوگوں کے ورد زبان ہوں، خصوصاً عیسیٰ مسیح جو مرزا قادیانی کے عقیدہ کے موافق اولوالعزم نبی تو کیا معنی مہذب انسان بھی نہ تھا (معاذ اللہ)، اس کا کلمہ مسلمانوں میں روح اللہ اور عیسائیوں میں ابن اللہ ہو، اور نہ ہو تو بروزی اور ظلی نبی اور آسمانی باپ کے لیپا لک اور خاتم الخلفاء کا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آسمانی ہائی کورٹ میں ابھی تک مرزا جی کی نبوت پاس نہیں ہوئی، اور نہ اس کے اجلاس سے مرزا جی کو ڈپلوما ملا۔ آسمانی باپ کی یہ ڈھیل ڈھال اور جھول جھال خالی از علت نہیں۔ تمام مرزائی بے سرے بے گرے پھر رہے ہیں، ان کے پاس مرزا جی کی تصدیق رسالت کی کوئی سند نہیں۔ جب تک ان کے پاس کلمہ شہادت نہ ہو لوگوں کے سامنے اپنے رسول کی کیوں کر تصدیق کر سکیں گے۔ یہ بڑی بھاری فروگذاشت ہے جس کی تلافی گھڑی کی چوتھائی بلکہ لمحے کی تہائی میں ہونی چاہیے۔

مسخرے لیپا لک (مرزا قادیانی) کے کھوسٹ باپ (مرزا قادیانی کے الہام کنندہ) کو تو کلمہ کی ضرورت محسوس نہ ہوئی، مگر مجدد السنہ مشرقیہ شوکت اللہ کو محسوس ہو گئی کیونکہ اسے لیپا لک کے ساتھ خاص ہمدردی ہے۔ لہذا اپاس خاطر اس کا کلمہ حسب ذیل پاس کیا جاتا ہے، تمام مرزائی اپنے نگینوں پر بلکہ اپنے دلوں پر کندہ کرا لیں۔ اور چونکہ تمام مرزائیوں کے گھروں میں بروزی نبی کی تصویر موجود ہے، لہذا ہر تصویر پر کلمہ ذیل لکھ دیں اور آئندہ تصویروں کا جو گھان تیار ہو سب پر یہ کلمہ وارد کر دیا جائے، اور منارۃ المسیح پر بھی کھدوا دیا جائے

اشھد ان لا الہ الاب و غلام احمد الرسول البروزی و الظلی و التناسخی و المسیح و المھدی و المتنبی و خاتم الخلفاء و امام الزمان۔

دیکھئے کیسا پھڑکتا ہوا ڈبل کلمہ ہے جو کسی نبی کو نہیں ملا۔ اور کیوں ملتا، یہ تو صرف مرزا جی کی قسمت کا نوشتہ تھا کہ کہاں مجدد السنہ مشرقیہ (احمد حسن شوکت) کے عہد تجدید میں مرزا جی پیدا ہوں اور کہاں ان کی خاطر سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجدد فصیح و بلیغ کلمہ اپنے الہام سے کمپونڈ کرے۔اس کلمے کے شائع ہوتے ہی دیکھنا سقنقوری معجون اور جند بیدستری...اس ضعیفی کے عالم میں کیا رنگ لاتا ہے۔گھنٹوں گھنٹوں مزہ نہ آجائے تو جبھی کہنا اور پھر پانچوں گھی میں اور سر کڑاہی میں۔اڈیٹر۔ (شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۸ مئی ۱۹۰۳ء نمبر ۱۸۔جلد ۲۱ و ۲۳۔ص ۱۔۲)

عقاید مرزا اور حضرت عیسیٰؑ کی قبر کا افتراء

اکثر سادہ لوح مسلمان صرف اس خیال سے کہ مرزا قادیانی کلمہ پڑھتا ہے،صوم وصلوۃ ادا کرتا ہے، بظاہر احکام اسلامی کا پابند ہے،اس کے دام تزویر میں پھنس جاتے ہیں۔پھر جب ان کو کچھ کہا جاتا ہے تو چونکہ دل اس کی طرف پہلے ہی مائل ہو چکا ہے،اس لئے نصیحت چنداں اثر نہیں کرتی۔پس عموماً مسلمانوں اور خصوصاً دور دراز ملکوں کے رہنے والوں کی آگاہی کے لئے ذیل میں مرزا غلام احمد قادیانی کے چند عقاید لکھے جاتے ہیں جو اس کی تحریروں میں صاف صاف بغیر کسی اینچ پینچ کے موجود ہیں۔مگر یاد رہے کہ یہ عقاید بالکل مشتے نمونہ از خروار ہیں مفصل بشرط ضرورت کبھی شائع ہوں گے۔

۱۔میں اللہ کا نبی اور رسول ہوں۔(اشتہار ایک غلطی کا ازالہ اور توضیح مرام طبع اول)

۲۔میں اللہ کی اولاد کے رتبہ کا ہوں۔میرا الہام ہے کہ

انت منی بمنزلة اولادی۔(اشتہار دافع البلاء)

۳۔تریاق القلوب۔صفحہ ۳ پر مرزا قادیانی کا شعر ہے:

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبی باشد

۴۔سورۃ صف میں جو آیت ہے:

مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔ وہ آنحضرتﷺ کے لئے نہیں بلکہ میرے لئے ہے میں اس کے مطابق احمد ہو کر آیا ہوں۔(ازالہ اوہام۔ص ۶۷۳)

۵۔میرا منکر کافر اور مردود ہے اس سے ضرور مواخذہ ہوگا۔(دافع البلاء۔اربعین)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۔ میرے معجزات اور نشانات کے انکار سے سب نبیوں کے معجزات اور نشانات سے انکار کرنا پڑے گا۔ (اعجاز احمدی۔ص ۱۱)

۷۔ میرے آنے کی خبر تمام انبیاء نے دی۔ (دافع البلاء)

۸۔ میرے آنے کا زمانہ تمام نبیوں نے اور قرآن شریف نے بتلایا ہے۔ (تحفۃ الندوہ۔ص ۴)

۹۔ طاعون ملک میں میری تکذیب کی وجہ سے خدا نے بھیجا ہے۔ (دافع البلاء۔ص ۱۰)

۱۰۔ مجھے خدا نے بتلا دیا ہے کہ جو میری چاردیواری کے اندر آئے گا وہی طاعون سے بچے گا۔ (کشتی نوح۔ص ۷۶)

۱۱۔ مرزا قادیانی کے کسی فعل پر بھی اعتراض کرنا کفر ہے۔ (اخبار بدر جنوری ۱۹۰۳ء)

۱۲۔ میں مسیح موعود ہوں جسکی بابت آنحضرت ﷺ نے حدیثوں میں خوش خبری دی ہے۔ (ازالہ اوہام)

۱۳، میں مہدی ہوں اور بعض نبیوں سے افضل ہوں۔ (اشتہار معیار الاخیار)

۱۴۔ میں امام حسین ؓ سے افضل ہوں۔ (دافع البلاء)

۱۵۔ دافع البلاء کے صفحہ ۱۷ پر مرزا قادیانی کا شعر ہے

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو   اس سے بہتر غلام احمد ہے

۱۶۔ ازالہ اوہام کے صفحہ ۱۵۸ پر مرزا غلام احمد قادیانی کا شعر ہے

اینک منم کہ حسب بشارات آمدم
عیسی کجا ست تا بنہد پا بمنبرم

۱۷۔ حضرت مسیح کے معجزات مسمریزم سے تھے۔ اگر میں اس قسم کے معجزات کو مکروہ نہ جانتا تو مسیح ابن مریم سے ایسے معجزات دکھانے میں کم نہ رہتا۔ (ازالہ اوہام)

۱۸۔ میرے منکروں بلکہ متردووں کے پیچھے بھی نماز درست نہیں بلکہ ان سے سلام علیک بھی نہ کرنا چاہیے۔ (قادیانی اربعین نمبر ۲ ص ۲۸)

۱۹۔ گورنمنٹ انگریزی دجال ہے اور ریل اس کا گدھا ہے، فرعون ایمان دار (ازالہ اوہام۔ص ۵۸۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۱۔میرے معجزات انبیاء کے معجزات سے بڑھ کر ہیں میری پیش گوئیاں نبیوں کی پیش گوئیوں سے بڑھ کر ہیں۔(کشتی نوح۔ص۶)

۲۲۔لیلۃ القدر کوئی رات نہیں بلکہ گمراہی کا زمانہ ہے

۲۳۔چارسونبیوں کی پیش گوئیاں جھوٹی نکلیں (یہ اس لئے کہتا ہے کہ کوئی مجھ پر طعن نہ کرے کہ تیری پیش گوئیاں جھوٹی ہوتی ہیں اسی غرض سے یہ پیش بندی کرتا ہے جس سے یہ بھی غرض ہے کہ کافر لوگ انبیاء کو بھی ایسا ہی جھوٹا سمجھیں جیسا اس کو سمجھتے ہیں۔معاذ اللہ)۔

(شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۸ مئی ۱۹۰۳ء نمبر ۱۸۔جلد ۲۱ و ۲۳۔ص۲۔۳)

حضرت مسیح کی قبر کشمیر میں

یوں تو مرزا غلام احمد قادیانی کی کوئی بات تناقض اور بہتان سے خالی نہیں، مگر حضرت مسیح کی قبر کے متعلق جو کچھ اس کو توہمات ہیں، الامان۔ایک زمانہ میں حضرت مسیح کو ان کے وطن گلیل میں فوت کرنا چاہا، بلکہ کر ہی دیا۔(دیکھئے ازالہ اوہام صفحہ ۴۷۳)۔مگر آخر تحقیق یہ سوجھی کہ کسی طرح یہ مشابہت بھی پیدا ہو جائے کہ جس ملک میں خود بدولت پیدا ہوئے کوئی صورت ایسی ہو کہ اسی میں حضرت مسیح کی تشریف آوری بھی ثابت ہو جائے۔آخر غور کرتے کرتے کشمیر پر نظر پڑی، تو وہاں ایک شخص کی قبر کا پتہ مل گیا جس کا نام یوزاسف ہے۔اس کو یسوع آصف بنایا گیا، اور اس پر بڑی لمبی چوڑی تحریریں لکھیں۔چنانچہ ایک رسالہ الہدی کے نام سے لکھا جس میں چند اہالی کشمیر کے دستخط ثبت ہیں کہ واقعی حضرت مسیح کی قبر یہاں (کشمیر میں) ہے۔گو دانا لوگ تو ہنستے ہیں کہ کہاں یوزاسف اور کہاں یسوع آصف، اور کہاں انیس صدیوں کا واقعہ اور کہاں آج کل کے اہالی کشمیر کی تصدیق۔مگر مرزا قادیانی کو تو ایسے داناؤں سے کام نہیں، وہ تو احمقوں کی خیر مناتا ہے جو اس کے دام تزویر میں پھنسیں۔

اس لئے خدا نے اپنے ایک بندے جناب مولوی نور احمد صاحب ساکن موضع لکھو کے ضلع فیروز پور کو توفیق دی کہ انہوں نے کشمیر جا کر بحکم: بدر ابدر باید رسید، مسیح کا ذب کا کذب طشت از بام کر ہی دیا۔یعنی وہاں کے معزز لوگوں سے دستخطی شہادتیں لائے کہ مرزا قادیانی جھوٹ کہتا ہے، یہاں حضرت مسیح کی قبر ہرگز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں۔ چنانچہ شہادتیں درج ذیل ہیں۔

(اصل مفصل شہادتیں فارسی زبان میں ہیں، مگر ہم نے عام فہم کے لئے اردو میں ترجمہ کیا ہے اگر کسی کو اصل دیکھنی ہو تو انجمن نصرت السنہ امرتسر کے دفتر سے دیکھ سکتا ہے)

سب سے پہلے جناب مولوی رسول بابا صاحب میر واعظ فرماتے ہیں کہ

کسی مورخ نے نہیں لکھا، نہ کسی شخص سے سنا کہ کشمیر میں حضرت عیسی کی قبر ہے۔

اس پر مفتی واعظ رسول، محمد شاہ مفتی کوٹھی دار مقام روضہ محلّہ خانیار، منشی محمد دلاور شاہ سکنہ خانیار، مفتی محمد شریف الدین، غلام محمد احمد قادری، غلام مصطفیٰ خانیاری، غلام حسین قادری، میر یوسف قادری کے دستخط ہیں۔

مرزا قادیانی اپنے دعوی میں کہ (کشمیر میں حضرت عیسیؑ کی قبر ہے) جھوٹا ہے، سخت گمراہ اور مفتری ہے۔ صحیح الاعتقاد مسلمان تو اس کی واہیات باتوں پر کان بھی نہ رکھیں گے۔

دستخط: مفتی یوسف شاہ، مفتی جلال الدین، مفتی سعدالدین، مفتی سیف الدین، مفتی نورالدین، مفتی صدرالدین۔

کشمیر میں حضرت عیسیٰؑ کی قبر نہیں اور نہ کسی نے یہاں سے اس مضمون کی تحریر مرزا قادیانی کو دی ہے کہ مسیح کی قبر کشمیر میں ہے۔

دستخط: مفتی ضیاء الدین، احمد شاہ، محمد یوسف شاہ، غلام محمد، پیر قمرالدین سجادہ نشین، سید کبیر سجادہ نشین، احسن شاہ ایشانی، پیر غلام مصطفیٰ تارہ بلی، غلام محمد عاصم، پیر علی شاہ۔

مواہیر خادمان خانقاہ معلیٰ، اس بیان پر ہیں:

ہم شہادت دیتے ہیں کہ کشمیر میں حضرت عیسی کی قبر نہیں اور جو بعض جاہلوں میں مشہور ہے کہ محلّہ خانیار میں یوزاصف کو حضرت عیسی کی قبر قرار دیتے ہیں، غلط اور واہیات ہے، یوزاصف کی تو نبوت بھی ثابت نہیں۔

محمد یوسف، غلام رسول ہمدانی، سید علی شاہ ہمدانی، خلیل بابا، بابا عبدالکبیر ہمدانی، سید احمد شاہ ہمدانی،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سید محی الدین، علی بابا موذن، عبدالمجید، احمد فراش درگاہ، نورالدین نعت خان صاحب، یوسف ہمدانی سجادہ نشین خانقاہ معلیٰ، مولوی حسن تقی خانیاری۔ غلام علی ہمدانی۔

مواہیر خادمان جامع مسجد اس بیان پر ہیں:

ہم شہادت دیتے ہیں کہ کشمیر میں حضرت عیسی کی قبر نہیں۔

احمد بابا خادم مسجد جامع، عبداللہ بابا خادم مسجد، سید حسن خادم مسجد، عبدالصمد خادم مسجد، غلام رسول خادم مسجد، سید سکندر خادم مسجد، سلام الدین امام مسجد جامع۔

مواہیر خادمان آستان حضرت مخدوم اس بیان پر ہیں:

کشمیر میں حضرت عیسی کی قبر بعض جاہلوں میں غلط مشہور ہے۔

غلام الدین مخدومی، اسداللہ مخدومی، نورالدین مخدومی، احمد بابا مخدومی، نورالدین مخدومی، احسن اللہ مخدومی، محمد شاہ مخدومی، محمد بابا مخدومی، حفیظ اللہ مخدومی، میرک شاہ مخدومی، صدیق اللہ مخدومی۔

مواہیر خاندان سہروردیہ نقشبندیہ اس بیان پر ہیں:

حضرت عیسی کی قبر کشمیر میں نہیں اور جو مرزا قادیانی کہتا ہے اس کا کوئی اعتبار نہیں۔

نظام الدین، محمد بن محمود رفیقی، غلام حسین رفیقی، عبدالسلام رفیقی، غلام حمزہ رفیقی، سیف الدین رفیقی، عبداللہ رفیقی، نورالدین رفیقی، شریف الدین رفیقی، غلام نبی رفیقی، محمد قاسم رفیقی، انور رفیقی، عبدالصمد رفیقی، محمد مقبول بن نصیرالدین رفیقی، محمد یوسف رفیقی اسلام آبادی، سعدالدین رفیقی، محمد مقبول رفیقی، عبدالرحمٰن رفیقی، نورالدین محمد بن محی الدین رفیقی، محمد یوسف رفیقی۔

مواہیر خاندان قدیمی اس بیان پر ہیں:

کشمیر میں حضرت عیسی کی قبر نہیں اور جو بعض جاہل یوز اصف کی قبر کو مسیح کی قبر قرار دیتے ہیں بالکل غلط اور واہیات ہے۔

علی شاہ قدیمی، غلام محمد قدیمی، امیرالدین قدیمی، غلام محی الدین قدیمی، غلام حسن قدیمی، محمد شاہ قدیمی، مولوی نورالدین قدیمی، قمرالدین قدیمی، غلام الدین قدیمی، غلام حسین قدیمی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مواہیر خاندان قریشی اس بیان پر ہیں:

کشمیر میں کوئی قبر حضرت عیسی کی نہیں۔

محمد سعید الدین قریشی، نظام الدین ، سعد الدین قریشی محلہ خانیار، بدر الدین قریشی، عبد المجید قریشی ،غلام حسن قریشی۔

مذکورہ بالا بیانات کی بنا پر یہ قرار دیا جاتا ہے کہ:

قادیانی نے تو معمولی کید سے کام لے کر اہل کشمیر کو دھوکہ دیا اور بدنام کیا۔ واقعہ صرف اتنا ہے کہ ان لوگوں نے صرف یہ گواہی دی کہ یہاں یوز اصف کی قبر ہے جس کو کیّاد قادیانی نے اپنی طرف سے یسوع اور یسوع سے مسیح بنا کر اتنا بڑا منصوبہ باندھ کر تین سو روپیہ احمدیوں سے چندہ بٹور لیا کہ اس قبر کی اشاعت کی جائے گی۔ مگر خیر اس کی تحقیق تو کافی ہو چکی کہ مرزا نے اہالی کشمیر کی نسبت جو کچھ لکھا ہے بالکل جھوٹ ہے جیسی اس کی عادت ہے مگر مرزا اس بارے میں بھی فیصلہ کر لے۔

فیصلے کی صورت یہ ہے کہ ایک کمیشن مقرر ہو جس کے ممبر پانچ کس ہوں۔ دو امرتسر کی انجمن کی طرف سے اور دو مرزا کی طرف سے، اور ایک انگریز یا سکھ جس کو یہ چاروں ممبر منتخب کر لیں۔ وہ کشمیر میں جا کر حضرت مسیح کی قبر کی بابت تحقیق کریں۔ انجمن کو چونکہ تحقیق حق منظور ہے اس لئے اپنے ممبروں کی کو نامزد کرتی ہے۔ اول جناب مولانا سید محمد حسن شاہ صاحب ساکن شوپیاں ضلع سری نگر۔ دوم جناب حکیم محمد علی معالج خاندان شاہی جموں وکشمیر۔

اگر اب مرزا صاحب کو سچائی کا کچھ بھی دعوی ہے تو بہت جلد اپنے ممبران کمیشن کو نامزد کریں اور ان کی روانگی کی اطلاع انجمن کے دفتر میں بھیجیں تاکہ اپنے ممبروں کو اطلاع دے کہ اس کام پر مستعد ہو جاویں۔

مرزا جی کا صاحبزادہ فضل احمد نوجوان ۱۵ مارچ کو مر گیا جس کی بابت مرزا جی نے مواہب الرحمٰن صفحہ ۱۳۹ بیٹا پیدا ہونے کا الہام تھا بجائے پیدا ہونے کے جوان بیٹا مر گیا۔ گو مرزا جی کو افسوس نہ ہو، اس لئے کہ مرحوم نے ان کی آسمانی منکوحہ کے دلانے میں امداد نہ کی تھی، یعنی ان کو بیوی دلانے کے لئے اپنی بیوی کو طلاق نہ دی تھی نیز والد ماجد (مرزا جی) کو پاگل کہا کرتا تھا جو واقعی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المشتہر۔حکیم محمد الدین سکرٹری انجمن نصرت السنہ امرتسر چوک لوہ گڑھ۔۲۵ مارچ ۱۹۰۳ء

(شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۸ مئی ۱۹۰۳ء نمبر ۱۸۔جلد ۲۱ و ۲۳۔ص ۳۔۶)

مرزا جی کے مقدمات

مولوی کرم الدین صاحب نے، جو قادیانی مرزا جی اوران کے حواریین کے مدعی بھی ہیں اور مدعا علیہ بھی، چیف کورٹ میں درخواست دی تھی کہ مقدمات گورداسپور سے منتقل ہوکر جہلم چلے جائیں، وہ نامنظور ہوئی۔اب مرزا جی کی اس درخواست کا فیصلہ باقی ہے جوانہوں نے مولوی کرم الدین کے متدائرہ مقدمے کی نسبت دی تھی کہ وہ جہلم سے گورداسپور میں منتقل ہوجائے۔یہ ۱۵ مئی کو چیف کورٹ میں پیش ہوگی۔غالباً اس کا حشر بھی ویسا ہی ہوگا جو مولوی کرم الدین صاحب کی درخواست کا ہوا۔یعنی جب گورداسپور سے مرزا جی کا مقدمہ جہلم میں منتقل نہ ہوا، تو جہلم سے مولوی کرم الدین کا مقدمہ حسب درخواست مرزا جی گورداسپور کیوں منتقل ہونے لگا۔اورانصاف بھی اسی کا مقتضی ہے کہ دونوں پلّے برابر رہیں، یعنی مولوی صاحب کا استغاثہ جہلم میں رہے اورمرزا غلام احمد قادیانی کا استغاثہ گورداسپور میں، تا کہ فریقین کو مقدمہ بازی کا گھٹنوں گھٹنوں کا مزہ آجائے۔مرزا جی کا تو ہر طرح فائدہ ہی فائدہ ہے کیونکہ قادیان سے جہلم تک کے سفر میں برابر بروزی نبی کی نمائش ہوتی رہے گی، اور مرزائی امت بڑھتی چلی جائے گی۔لاکھوں تماشائی آئیں گے، مرزائی امت بڑھے گی اوراگر نمائش کا ٹکٹ لگا دیا گیا تو خوب آمدنی بھی ہوگی۔

مجھ کو تو صرف یہ تعجب ہے کہ چیف کورٹ میں مذکورہ بالا فتح پانے پر نہ تو شادیانے بجے، نہ ہاتھی کے کان کے برابر اشتہار نکلے، نہ پیش گوئی کا اظہار ہوا۔وجہ یہ ہے کہ مقدمات کی صورت دیکھ کر پہلے ہی الہام کی نانی مرچکی تھی، اور آسمانی باپ (یعنی مرزا قادیانی کا الہام کنندہ) انگریزی عدالت کے خوف سے کونے میں جا دبکا تھا ، اور لیپا لک (یعنی مرزا قادیانی) پر الہام کرنے سے ناطقہ بند ہوگیا تھا۔لہذا دبی بلی نے چوہوں کے کان کٹوائے۔لیپا لک کو تو مقدمات کی خرابی بصرہ کیا معلوم ہوتی، جب کہ آسمانی باپ کو معلوم نہ ہوئی، ورنہ وہ مولوی کرم الدین صاحب وغیرھم پر نالش داغنے کی کبھی اجازت نہ دیتا، جس کی بدولت مرزا جی کے پاؤں کبھی جہلم اور کبھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گورداسپور کے چکروں میں پڑ گئے۔

مانع دشت نوردی کوئی تدبیر نہیں
ایک چکر ہے مرے پاؤں میں زنجیر نہیں

معلوم نہیں آسمانی باپ کو لیپا لک سے کیسا بغض ہو گیا تھا اور یہ اس نے کب کا بدلہ نکالا کہ لوگوں پر نالش کرنے کا الٹا سبق پڑھایا کہ اب مرزا جی کو نہ پائے رفتن ہے نہ جائے ماندن۔

ہم نے بارہا سمجھایا اور پیشین گوئی کی کہ ان جھگڑوں سے باز آؤ، اور خیر اسی میں ہے کہ مقدمات کے استروں کی مالا گلے سے نکال ڈالو، یعنی راضی نامہ دے دو اور مقدمات سے فی الفور دست بردار ہو جاؤ، اور آئندہ نام بھی نہ لو۔ ورنہ خدا جانے ہندوستان میں کہاں کہاں کا چکر نصیب ہوگا۔ .مگر افسوس ہے کہ مجدد السنہ مشرقیہ (احمد حسن شوکت) کی پیشین گوئی پیٹھ پیچھے کی بات سمجھی گئی اور اس کو دشمن قرار دیا گیا۔ حاشا کہ مجدد لیپا لک کا دشمن ہو، وہ تو آسمانی باپ سے بھی کہیں زیادہ لیپا لک کا شفیق اور ہمدرد ہے۔ آسمانی باپ تو کبھی کبھی لیپا لک کے باب میں غچا بھی کھا جاتا ہے، مگر مجدد کی نگاہ مہر زیر سپہر کبھی قہر سے نہیں بدلی، نہ اس میں کبھی زہر ملا۔

راضی نامہ دینے اور مقدمات سے دست بردار ہونے میں یہ کبھی نہ سمجھنا چاہیے کہ لیپا لک کی ہیٹی ہو گی اور مونچھ نیچی ہو جائیں گیں، بلکہ آسمانی باپ کی بارگاہ میں تو جو اپنے کو نیچا کرے وہی اونچا ہے۔ اڈیٹر

(شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۸ مئی ۱۹۰۳ء نمبر ۱۸۔ جلد ۲۱ و ۲۳۔ ص ۶۔ ۷)

معجزہ کسے کہتے ہیں

۲۴۔ اپریل ۱۹۰۳ء کے الحکم میں قادیانی مرزا جی نے معجزہ کے چند شرائط بیان کئے ہیں جو بالکل مہمل اور خرافات اور سراسر الحاد ہیں۔ اور ان سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آسمانی باپ نے لیپا لک کو ابھی تک علم کلام والہیات کے پرائمری اسکول میں بھی نہیں بٹھایا اور اس میں کلام الٰہی کے سمجھنے کا مادہ پیدا نہیں کیا۔

منجملہ شرائط کے ایک شرط یہ ہے کہ معجزہ خارق العادۃ ہو کیونکہ طلوع شمس اور شگوفہ ربیع کے کھلنے کو معجزہ نہیں کہہ سکتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزاجی کو خرق عادۃ کے معنی بھی معلوم نہیں۔ گویا عادۃ اللہ معجزہ نہیں اور اس کے مقابلے میں انسانی افعال معجزہ ہیں۔ نمرود سے جو حضرت ابراہیمؑ نے جناب باری کی وحدانیت کے ثبوت میں معارضہ کیا تو یہ فرمایا:

ان اللہ یا تی با لشمس من المشر ق فأت بھا من المغر ب

یعنی میرا خدا وہ ہے کہ آفتاب کو مشرق سے طلوع کرتا ہے بھلا تو آفتاب کو مغرب سے تو طلوع کر

فبھت الذی کفر یعنی وہ کافر مردود نمرود اس دلیل پر مبہوت (دم بخود) ہو گیا۔

اب مرزاجی فرمائیں، کیا طلوع شمس اور فصل بہار وخزاں کا تغیر وتبدل انسانی افعال ہیں۔ ایک گھاس کی پتی دیکھو، پتھروں اور پہاڑوں سے پھوٹ کر نکلتی ہے۔ کیا انسان اپنی طاقت سے ایسا نمونہ دکھا سکتا ہے۔ قدرت الٰہی کے تمام افعال معجز ہیں۔ قطرے سے لے کر دریا تک، اور ذرے سے لے کر صحرا تک، سب معجز ہیں۔ اور قدرت کے انہیں افعال وآثار سے مومنوں نے قادر مطلق اور واحد برحق کو پہچانا ہے اور یہی معجزات دیکھ کر سب ایمان لائے ہیں۔

سنو مرزاجی! آپ تو محض اپنی پیشین گوئیوں کو جو نجومیوں اور رمالوں کا کام ہے، معجزہ قرار دیتے ہیں مذہب اسلام میں تو انبیاء کرام کے سچے معجزات بھی ایمان لانے کے لئے ضروری نہیں ہیں۔ سچے مومنوں کی صفت تو کلام الٰہی میں یومنو ن با لغیب ہے۔ کیا آنحضرتﷺ کے زمانہ مبارک میں سب لوگ معجزات ہی دیکھ کر ایمان لائے ہیں۔ ہرگز نہیں، بلکہ معدودے چند۔ اسی لئے خود معجزات انگلیوں پر شمار کرنے کے قابل ہیں۔ کیا نبی کا یہ کام ہے کہ ہر وقت لوگوں کو معجزات دکھاتا رہے۔ نبی کا کام تو قدرت وفطرت الٰہی کے معجزات دکھانا، یعنی دنیا کو ان سے آگاہ کرنا ہے۔ معجزات طلب کرنا منکروں کا کام ہے، نہ کہ مومنوں کا کسی شاعر نے کہا

گرچہ گاہے از پے بو جہل جہلاں لازم است
ماہ را جوزا نمودن سنگ را زر داشتن
از کرامت عار آید مرد را کانصاف نیست
دید و از معشوق بر بستن بزیور داشتن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی اگر چہ کبھی کبھی بوجہل جیسے شخص کے لئے چاند کے دوٹکڑے کرنے اور پتھر کو سونا بنا کر دکھانے کی ضرورت ہے، لیکن مرد کو کرامت طلب کرنے سے شرم آنی چاہیے۔ کیونکہ یہ ایسی مثال ہے کہ معشوق کے ذاتی حسن و جمال پر تو نظر نہیں، بلکہ زیور پر نظر ہے جس سے وہ خوبصورت معلوم ہو۔

انبیاء کے تمام افعال واخلاق خارق عادات بشریہ (نہ کہ خارق عادۃ اللہ جس سے مرزا جی نے دھوکا کھایا ہے) ہوتے ہیں کیونکہ معجزہ خرق عادۃ اللہ نہیں، بلکہ خرق عادۃ انسانی ہے۔ ورنہ لازم آئے گا کہ انسان کی طاقت خدا کی طاقت کو بدل سکتی ہے اور مغلوب کر سکتی ہے۔ لیپا لک کو تو آسمانی باپ نے لکھنا پڑھنا بھی واجبی ہی سکھایا ہے، مجدد کے اس نکتہ سے تو بعض علماء وفضلاء بھی ناواقف ہیں۔

سنو مرزا جی! نبی کی پہلی خرق عادت یہ ہے کہ وہ جھوٹ نہیں بولتا، کیونکہ اس کی شان و ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی ہے۔ معاذ اللہ وحی جھوٹی ہو تو نبی بھی جھوٹا ہوا۔ پس فطرۃً نبی کا جھوٹ بولنا محال ہے۔ اب ذرا گریبان میں منہ ڈال کر دیکھئے کہ آپ نے کتنے جھوٹ بولے ہیں۔ ہم خیال کرتے ہیں کہ آپ کی نبوت کا خمیر جھوٹ ہی جھوٹ ہے، سچ ذرا بھی نہیں۔ اور بجز جھوٹ بولنے اور دھوکا دینے کے آپ نے اپنے زمانہ بعثت میں کچھ بھی نہیں کیا۔ (باقی آئندہ)۔ اڈیٹر

(شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۸ مئی ۱۹۰۳ء نمبر ۱۸۔ جلد ۲۱ و ۲۳۔ ص ۷۔ ۸)

(معجزہ سے متعلق الحکم میں شائع ہونے والی تحریر ذیل میں نقل کی جاتی ہے:

معجزہ: ہمارے نزدیک معجزہ اسے کہتے ہیں جس کے ساتھ اس شخص کے صدق کے اظہار کا قصد کیا جائے جس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہو۔ اور اس کے لئے کئی شرطیں ہیں:

اول: یہ شرط ہے کہ چاہیے معجزہ فعل اللہ ہو یعنی یہ ثابت ہو جاوے کہ یہ اللہ کا فعل ہے خلق اللہ کا فعل نہیں۔

دوم: شرط دوسری یہ ہے کہ خارق العادت ہو کیونکہ طلوع شمس اور شگوفہ ربیع کو معجزہ نہیں کہیں گے۔

سوم، تیسری شرط یہ ہے کہ اس کا معارضہ نہ ہو سکے کیونکہ معنی اعجاز کے یہی ہیں۔

چہارم، چوتھی شرط یہ ہے کہ مدعی نبوت کے ہاتھ سے ظاہر ہو کیونکہ معجزہ اس واسطے ہے کہ تا نبوت اس سے تصدیق کی جاوے۔

پانچویں شرط یہ ہے کہ موافق دعوے کے ہو مثلاً کوئی کہے کہ میں جانور زندہ کرتا ہوں اور پہاڑ کو ہلا دے یہ موافق دعویٰ کے نہیں۔

چھٹی شرط یہ ہے کہ معجزہ تکذیب نہ کرے مثلاً کسی نے کہا کہ میں جانور کو بلا دیتا ہوں۔ پس جانور بولے اور کہدے کہ یہ شخص جھوٹا ہے (الحکم ۲۴۔ اپریل ۱۹۰۳ء ص ۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیعت سے انکار

پرچہ البدر میں جو قادیان سے شائع ہوتا ہے، لکھا تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا جو مرید سہ ماہی تک چندہ نہ دے گا، اس کا نام بیعت سے خارج کیا جائے گا۔

دھمکی تو اچھی تھی تا کہ ڈر کر مریدان با اعتقاد فوراً ٹکے اگل دیں، لیکن ہمارے شہر اوٹاوہ میں اس کا اثر الٹا پڑا۔ چند روز سے دو تین اشخاص کو مریدان مرزا قادیانی نے بہکا رکھا تھا، اور امروز وفردا میں خط بیعت روانہ کر کے کاغذی بیعت میں داخل ہونے والے تھے۔ مگر جب انہوں نے چندہ نہ دینے پر بیعت سے نام خارج ہونے کا سنا تو بیعت سے قطعی انکار کر دیا، اور بدستور دین اسلام پر قائم رہے۔ اور جو غرباء تھے وہ بھی نام خارج ہونے سے گھبرائے اور قریب تھا کہ فسخ بیعت کر دیں مگر بعض سخت مرزائیوں نے معلوم نہیں کیا سمجھا دیا کہ وہ بدستور ضلالت پر جمے رہے۔ پھر بھی دو ایک مریدوں نے فسخ بیعت کر ہی دی، اور کہا کہ سچی ہدایت وہاں نہیں معلوم ہوتی۔

بیعت کے گو لفظی معنی فروخت کے ہیں، مگر اصطلاح صوفیہ میں مرید کا اپنے مرشد کی خدمت میں ہمہ تن بک جانا اور اپنے سارے اختیارات پیر کے حوالہ کر دینا ہے۔ مگر مرزا صاحب نے لفظی معنی ہی پر عمل درآمد کیا۔ سبحان اللہ بیعت کیا ہے، آڑھت کا کھاتا ہے۔ ایسی بیعت ہم نے اسی زمانہ میں سنی۔

اڈیٹر البدر کو چاہیے کہ تفصیل وار ایک نرخ نامہ بیعت کا شائع کر دے کہ فیس بیعت درجہ اول اس قدر ہے، اور فیس بیعت درجہ دوم اس قدر، اور درجہ سوم اس قدر۔ علی ہذا القیاس بقدر مراتب۔ ایسی تحریر سے ہر شخص بخوبی واقف ہو جائے گا اور اپنی حیثیت کے موافق مرید ہوا کرے گا۔ اور امراء لوگ تو ضرور درجہ اول ہی کی بیعت میں داخل ہوں گے، وہ غرباء کے حقیر درجہ میں رہنا کب پسند کریں گے۔ اس تدبیر سے کھٹا کھٹ رقم ہاتھ آتی چلی جائے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اڈیٹر صاحب البدر ضرور میری رائے سے اتفاق کریں گے اور بہت جلد نرخ نامہ جس کی سرخی یہ ہوگی : نرخ نامہ بیعت مرزائی، تحریر کر کے شائع فرمائیں گے۔

مرزائی سوسائٹی حصول شہرت وحصول زر میں تدبیریں تو بڑھ بڑھ کر سوچتی رہتی ہے، مگر بعض وقت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسی برعکس پڑتی ہے کہ بجائے نفع کے نقصان ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ ہم نے اوپر لکھا کہ چند لوگ مرید اہوا چاہتے تھے، مگر نام خارج ہونا سن کر باز رہے۔ یہ نقصان ہوا یا نہیں۔ جب لوگوں نے دیکھا کہ وہاں ہدایت ودایت کچھ نہیں، مول تول کا کارخانہ کھلا ہے تو فوراً بیعت کو خیر باد کہا۔

الراقم: ابوالفضل محمد تفضّل حسین متوطن اوٹاوہ خادم شرع شریف ومدرس مدرسہ اسلامیہ اوٹاوہ

اڈیٹر: آسمانی باپ اوراس کے لیپا لک کے یہاں تو کماؤ پوتوں کی پوچھ ہے، خالی ہاتھ منہ تک نہیں جاتا۔ قادیان بھی جاؤ تو اپنا راتب ساتھ لیتے جاؤ اور بس۔ (شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۱۶ مئی ۱۹۰۳ء نمبر ۱۹۔ جلد ۲۱و۲۳۔ ص ۱؟)

طیراً ابابیل اور منارہ

ایک گزشتہ الحکم میں لیپا لک نے آسمانی باپ کے حضور فریاد کی کہ شام کے وقت ایک جانوران کی مجلس پر حملہ کرتا ہے، ہم اگرچہ اسے بعد میں چھوڑ ہی دیں مگر موقع پا کر ضرور پکڑیں گے۔

ہم سے سنئے۔ وہ جانور لیپا لک کے ہاتھ نہیں آسکتا کیونکہ آسمانی باپ کا بھیجا ہوا ہے جو آج کل بداعمالیوں کے باعث غضب ناک ہے وہ تو طیراً ابابیل ترمیھم بحجارۃ ہے، اوراصحاب المنارۃ پر جو ہاتھی کا روٹ چکھ رہے ہیں حملہ کرتا ہے۔ خصوصاً مرزاجی پر جو بیت اللہ جانے سے اپنے چیلوں کو روکتے ہیں اور بجائے اس کے حج قادیان کی ہدایت کرتے ہیں۔

اول تو خود منارے کے تیار ہونے میں کھنڈت پڑ گئی ہے جیسا کہ ۳۰۔ اپریل ۱۹۰۳ء کے الحکم میں صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور کو توجہ دلائی گئی ہے کہ لوگ اس کی مخالفت پر آمادہ ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صاحب ممدوح کی خدمت میں کچھ عرائض گئی ہیں کہ منارے کی تعمیر سے حفظ امن میں خلل ہوگا، یا کوئی اور عذر کیا گیا ہے جس کی تشریح الحکم میں نہیں کی گئی۔

دوم: منارہ تیار ہو بھی گیا، تو ابابیل متنبہ کرتا ہے کہ تیار ہوتے ہی دھڑام سے بیٹھ جائے گا اور آسمانی سنگریزوں سے جو اہل منارہ پر برسائے جائیں گے سب کے بدن چھلنی ہو کر ہڈیوں تک کا گودا باہر نکل پڑے گا اور بدن کھوکھلے ہو کر ڈھول کے اندر پول رہ جائیں گے۔ انشاء اللہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب ہم یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ اس محدث اور مبتدع امر سے نہ صرف مسلمانوں بلکہ باستثناء فرقہ مرزائیہ تمام مذاہب کے فیلنگ کو صدمہ پہنچے گا کیونکہ نہ یہ مسلمانوں کی کوئی مسجد ہے، نہ خانقاہ، نہ کوئی مزار، نہ کوئی ہنود کا مندر ہے جس میں مورتی رکھی ہو، نہ عیسائیوں کا گرجا ہے، نہ آتش پرستوں کا دخمہ ہے، نہ سکھوں وغیرہ کا سماد ہے، نہ شیعہ کا کوئی مصنوعی مقبرہ ہے، نہ بودھ والوں کا کوئی سنگھاسن ہے، نہ آریا کا سماج نگر، نہ کالی دیوی کا ستھان، نہ بھوانی کا بت ہے۔ الغرض ایک امر جدید ہونے کے باعث تمام مذاہب واقوام کے فیلنگ کو مشتعل کرنے والا ہے۔ ہم خیال کرتے ہیں کہ منارے کے تعمیر نہ ہونے ہی میں مرزا جی کا فائدہ اور ہر طرح امن کی ضمانت ہے۔ ورنہ خدا جانے کیا گل کھلے۔ ہاتھی چھوٹے گھوڑا چھوٹے اور انگریزی اخباروں کی تحریروں نے اگر گورنمنٹ کو بدظن کر دیا کہ اب مرزا قادیانی کا گروہ ہر طرح پورا ہو جائے گا اور چار طرف سے جوق جوق والنٹیر منارے کی برجی کے کلس کی نوک پر مکھیوں کی بھنبھنائیں گے، پھر تو آسمانی باپ کا غضب ہی ٹوٹ پڑے گا۔ پس منارے کو ایسے ہی رہنے دیں۔ اڈیٹر۔ (شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۱۶ مئی ۱۹۰۳ء نمبر ۱۹۔ جلد ۲۱ و ۲۳۔ ص ۲)

طاعونی نبوت

قادیانی مرزا جی آسمانی غضب طاعون کو اپنے لئے عمدہ تفاول اور اپنی نبوت کی خوش قسمتی سمجھتے ہیں اور بار بار الحکم میں شائع ہوتا ہے کہ طاعون میری وجہ سے آیا ہے کیونکہ لوگوں نے مجھے فرمائشی نبی نہیں مانا۔ لیکن ہم کو حیرت ہے کہ جن سادہ لوحوں نے مان لیا، انہیں طاعون کیوں چٹ کر گیا۔ ہمارے نام پنجاب کے شہروں سے متواتر خطوط آ رہے ہیں کہ مرزائی برابر طاعون کا سلفہ اور فی النار ہو رہے ہیں۔ پچھلے دنوں خود قادیان میں بہت سے مرزائیوں کو بھنبھوڑا۔ انبیاء کرام علیہم السلام کے آنے سے قحط اور وبائیں اور بلائیں دفع ہوگئی ہیں، یہ عجیب غضب ناک نبی ہے کہ اپنے ساتھ طاعون لایا ہے۔ نبی کی صفت تو رحمت اور برکت ہے، مگر بروزی نبی کی صفت قہر اور نحوست اور نکبت اور ہلاکت ہے۔

پھر قہر الٰہی تو اس صورت میں نازل ہوتا ہے کہ نبی کو کوئی نبی نہ مانے، حالانکہ مرزا جی کا دعویٰ ہے کہ مجھ پر ایمان لانے والے والنٹیر دو لاکھ ہیں۔ ظاہر ہے کہ دو لاکھ کی تعداد ایک پورا نیشن ہے، پھر طاعون کیوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیا۔اور خوبی یہ ہے کہ ان دو لاکھ میں سے بھی دس پانچ ہزار ضرور طاعون کی بھینٹ چڑھے ہیں، جیسا کہ طاعونی شہروں کی آبادی کی اوسط تعداد اموات سے ثابت ہے۔اپنے شہر میرٹھ کی ہم کہتے ہیں کہ اس کی آبادی کچھ اوپر ایک لاکھ ہے، مگر ۵ ہزار آدمیوں سے کم طاعون سے فوت نہیں ہوئے۔اس سے صاف ظاہر ہے اور بعض اہل اللہ کے کشف نے بھی یہی ظاہر کیا ہے کہ ہندوستان میں محض مفتری علی اللہ مرزا قادیانی کی نحوست سے طاعون آیا ہے۔کیونکہ اس نے قرآن وحدیث کو جھٹلایا، بعض انبیاء کرام کو جھٹلایا، بعض انبیاء کرام کو برا کہا، شعائر اسلام کو توڑا، حج وزکوۃ کی ممانعت کی، قادیان کو مکہ اور مدینہ بنایا۔کیا خدا تعالی کے نزدیک ایسے سخت جرائم جو منجر بشرک وکفر ہیں قابل عفو ہیں؟ ہرگز نہیں۔پس ایک پاپی سارے جہان کو لے ڈوبا۔اور ابھی کیا ہے، ذرا دیکھتے تو جایئے۔قادیان میں کیا کیا گل کھلتے ہیں اور تمام منصوبے یکے بعد دیگرے کیوں کر ڈھیئے جاتے ہیں۔انشاء اللہ تعالی۔خدا کی لاٹھی میں آواز نہیں ہوتی۔انبیاء کرام کو برا کہنا، موجودہ مشائخ عظام اور علماء کرام کا دل دکھانا ہرگز اوپرا اوپر نہ جائے گا۔

بترس از تیر بارانِ ضعیفاں در کمین شب
بد کہ ہر گز ضعف نالاں تر قوی تر زخم پیکانش

اڈیٹر (شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۱۶ مئی ۱۹۰۳ء نمبر ۱۹۔جلد ۲۱ و ۲۳۔ص ۲۔۳)

چورٹی بلی اور جلیبیوں کی رکھوالی

تمام مرزائیوں میں مولوی محمد احسن امروہی صاحب ایسے ہیں جیسے اندھوں میں واحد العین۔ ہمارے دل میں امروہی صاحب کی کچھ وقعت تھی، مگر جب تحریریں دیکھیں اور خود ہم سے ٹکر ہوئی تو قلعی کھل گئی ۔ہم حلفاً کہتے ہیں کہ اس شخص کو نہ تحریر کا سلیقہ ہے، نہ مناظرہ کا شعور۔نہ طریق استدلال صحیح ہے، نہ صغرے کی خبر، نہ کبرے کی، نہ نتیجہ کی۔اگر کوئی خصم نقض وارد کرے، تو اس کو خبر نہ ہوگی کہ صغرے پر نقض ہے یا کبرے پر۔ .عبارت میں ایسی الجھن کہ جیسی کٹی ہوئی پتنگ کی ڈور۔بایں ہمہ آپ دارالاماں قادیان چہیتے پوت سپوت ہیں، جب تک آپ تشریف نہ لائیں جوابات ملتوی رہتے ہیں۔گویا آپ مرزائیوں کے عقل کل ہیں۔سچ ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اذا کـــــا ن الـــغـــــرا ب دلیـــــل قـــو مٍ

سیھـــد یھـــم طـــر یـــق الھـــا لـــکـیـــنـــا

۳۰۔اپریل۱۹۰۳ء کے الحکم قادیان میں آپ نے مولوی عبداللہ چکڑالوی شیخ اہل قرآن پر خرد جال بن کر دولتیاں جھاڑی ہیں، مگر ساتھ ہی مولوی محمد حسین بٹالویؒ سے ستارہ پیشانی نہیں، دمدار ستارہ، بن کر اپنا ستارہ،نہیں بے سرا ستار ملانا چاہا ہے۔اور یاد دلایا ہے کہ جب آپ نے رسالہ اشاعۃ السنہ جاری کیا تھا،تو فدوی نے یوں مدد دی تھی اور دوں مدد دی تھی۔گویا بڑے احسان کا چھپر مولوی محمد حسین صاحب بٹالویؒ پر دھرا ہے۔ اور لکھا ہے کہ اب بھی ہم اور تم دو نہیں۔صرف بعض حدیثوں میں ہمارا آپ کا اختلاف ہے، وہ رفع ہو جائے تو پھر وہی چکھوتیاں، وہی چہل پہل ہے۔اور ہم تم دونوں مل کر مولوی چکڑالوی اضاعۃ السنہ کا مہرہ لیں۔اور سنت رسول اللہ اور سنت صحابہ کہ بہت کچھ تعریف کی ہے۔گویا محمد حسین صاحب بٹالوی اور کل اہل حدیث کو چیتے کی طرح پھلایا ہے اور یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ میں ایسا ہی اہل حدیث اور اہل سنت ہوں جیسا نواب مولوی محمد صدیق حسن خان مرحوم کے زمانہ میں تھا جن کی بدولت بھوپال میں شکم سیر راتب ملتا تھا۔،ہم کو اس پر مندرجہ عنوان مثل یاد آئی کہ چورٹی بلی اور جلیبیوں کی رکھوالی۔

...امروہی صاحب کو خوب یاد رکھنا چاہیے کہ مولوی محمد حسین صاحب ان چکنی چپڑی باتوں پر پھسلنے والے نہیں:

او خوب مے شناسد پیران پارسا را

امروہی صاحب جیسے کچھ متبع سنت ہیں،سب پر روشن ہے۔اگر وہ متبع سنت ہوتے تو خاتم النبیین احمد مجتبیٰ ﷺ کی نبوت و رسالت سے توبہ کر کے ایک دنیا پرست مکار کو بروزی اور ظلی نبی اور خاتم الخلفاء (خاتم الانبیاء) ہرگز نہ بناتے۔وہ متبع سنت ہوتے تو نہ صرف حدیث بلکہ خود قرآن مجید کا ہرگز انکار نہ کرتے۔وہ متبع سنت ہوتے تو کلمۃ اللہ سیدنا المسیح کو گالیاں دینا، جو ان کے جعلی نبی نے دی ہیں،ان کا سننا اور تصدیق کرنا ہرگز گوارا نہ کرتے۔خصوصاً یہ شعر:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو ان سے بہتر غلام احمد ہے

وہ لوگ کس قدر قسی القلب ہیں جو عیسیٰؑ جیسے اولوالعزم نبی کو برا کہتے ہیں جن کی عظمت و رفعت و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قربت اور جن کی والدہ ماجدہ کی عفت وعصمت کی گواہی خود قرآن مجید نے دی کہ

کلمة القاها الی مریم و روح منه۔ اور : امه صدیقه

کیا صحابہ اور تبع تابعین اور اولیاء اللہ اور آئمہ میں سے کسی نے نبوت کی تفریق کی ہے کہ ایک نبوت ناقصہ ہے دوسری کاملہ ہے، اور ناقص نبی قیامت تک پیدا ہوتے رہیں، ہاں کامل نبی کوئی پیدا نہ ہوگا۔ اور مرزا قادیانی ناقص نبی ہے، کامل نبی نہیں۔ کون ان الو کی دموں فاختہ زادوں سے پوچھے کہ تم نے خود ہی اپنے نبی کو ناقص ٹھہرا دیا اور خود ہی ناقص بن گئے۔ کیا معنی کہ ناقص نبی کی امت بھی ناقص ہی ہوگی۔ جب مرزا غلام احمد قادیانی ناقص نبی ہے، اور اپنے ناقص نبی بنانے کے لئے تمام اولیاء اللہ حضرت بایزید بسطامی وغیرہ کو ناقص نبی بتاتا ہے، تو پھر مرزا قادیانی میں اور دیگر اولیاء اللہ میں کیا فرق رہا، اور کیا ترجیح ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی پر کوئی ایمان لائے۔ ہر دعوی میں حماقت اور تناقض ہے۔ ان بے دال کے بودموں کو اتنی خبر نہیں کہ نبوت اور ولایت کے جمع کرنے میں نبوت کی توہین اور تحقیر ہے۔ ان دونوں کا جمع کرنا ایسا ہے جیسا کوئی ستاروں کو آفتاب کے ساتھ جمع کرے۔

پھر ہم مدلل طور پر ثابت کر چکے ہیں کہ نہ کوئی نبی ناقص ہے، نہ کوئی نبوت۔ خدا تعالی نے ہر نبی کو دنیا میں کامل کر کے بھیجا ہے، یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ پر سلسلہ نبوت کاملہ کا خاتمہ ہو چکا۔ تعجب ہے کہ نبوت کاملہ تو ختم ہو جائے اور نبوت ناقصہ باقی رہ جائے۔ اور وہ کس لئے، قادیانی مغل کیلئے۔ جیسی روح ویسے ہی فرشتے۔

نبوت کو ناقص بتانا، خود انبیاء کرام کی مذمت اور توہین ہے۔ ہم کو خدا تعالی نے اپنے کلام پاک میں تعلیم دی ہے لا نفرق بین احد من رسله۔ اس سے صاف ثابت ہے کہ تمام انبیاء کامل ہیں اسی وجہ سے ہم کو تفریق نہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ اگر بعض انبیاء ناقص اور بعض کامل ہوتے، تو احکم الحاکمین، جو منصف ہے اور کسی کا حق غصب یا تلف نہیں کرتا، اور حق دار ہی کو حق عطا کرتا ہے، نہ کہ غیر حق دار کو، ضرور تفریق بین الانبیاء کا حکم دیتا۔ آنحضرت ﷺ نے بھی باوصف اس کے کہ خاتم الانبیاء ہیں یہی فرمایا ہے کہ لا تفضلوا فی انبیاء الله یعنی انبیاء میں تفضیل نہ کرو۔ سبحان اللہ، سبحان اللہ۔ نبی کی یہ شان ہے۔ برخلاف اس کے مردود قادیانی، عیسی علیہ السلام کو گالیاں دے کر دوزخ کا کندہ بنتا ہے، اور اپنے کو عیسی مسیح سے بہتر بنا کر دارالبوار کو اپنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسکن بنا تا ہے، اورتمام بے فکرے اپاہج بے ایمان مرزا قادیانی اوراس کے شیطانی احتلامات کی تصدیق کرتے ہیں۔کیا اسی کے معنی اتباع سنت ہیں۔

مولوی عبداللہ چکڑالوی عامل بالقرآن تو ہیں،مرزاغلام احمد قادیانی تو نہ عامل بالقرآن ہے،نہ عامل بالحدیث۔وہ عامل بامرشکم و مطیع نفس امارہ ہے۔مطلب کی بات حدیث سے بھی لے لیتا ہے،اور قرآن سے بھی۔اپنی تصویر کی پوجا کرانے میں کہتا ہے کہ قرآن میں حرمت تصویر کا کہیں حکم نہیں۔اور جب کہا جاتا ہے کہ قرآن میں مہدی یا عیسی کے بھی دوبارہ آنے کا ذکر نہیں،تو کہتا ہے کہ یہ ذکر حدیث میں ہے۔الغرض مرزا قادیانی کا مطلب ثابت ہوتو حدیث اورقرآن دونوں پرایمان،ورنہ دونوں سے انکار۔پھرتاویلیں ایسی سڑی بسی گنجی لنجی جیسے اس کے اپاہج حواری۔

محمد احسن امروہی خوب یادرکھے کہ اس نے روغن قاز مل کر جو بمقابلہ اہل قرآن،اہل حدیث کو شیشے میں اتارنا چاہا ہے تو مرزا قادیانی کو اہل قرآن جس قدر ملحد مرتد سمجھتے ہیں اسی قدر بلکہ اس سے بڑھ کر اہل حدیث اس کو اکفر،اضل اور مضل یقین کرتے ہیں۔ہم بھی دیکھیں مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب کیونکر محمد احسن امروہی کے دام میں پھنستے ہیں۔اڈیٹر (شحنۂ ہند میرٹھ ضمیمہ۱۶مئی۱۹۰۳ءنمبر۱۹۔جلد۲۱۔۲۳۔ص۳۔۵)

(مولوی محمد احسن امروہی قادیانی نے رقیمۃ الوداد کے عنوان سے جو خط الحکم میں طبع کرایا تھا وہ ذیل میں مختصراً نقل کیا ہے:

رقیمۃ الوداد۔محبّ مکرم حضرت مولوی محمد حسین صاحب ابوسعید سلمہ اللہ تعالی۔بعد السلام علیکم۔خاکسار محمد احسن امروہی آپ کی خدمت عالی میں چند سطور ذیل گذارش کرتا ہے وھی ھذا

ولقد اسفت علی تفرق شملنا
اسفا افاض الدمع من اجفانی

حضرت مولوی صاحب اگرچہ یہ شب ہجروفراق جو خاکسار اور جناب کے مابین واقع ہوئی ہے اس کی مدت ایک پورے قرن کی منقضی ہو چکی ہے تاہم بحکم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ کے مجھ کو اس شب ہجر کے صبح ہونے سے بالکل یاس بھی نہیں ہوئی و لنعم ما قیل

قرنہا باید کہ تا از فضل حق پیدا شود
بایزیدے در خراساں یا اویسے در قرن

ظاہر بینوں کی نظروں میں تو یہی امر متحقق ہے کہ دامن اس شب ہجر کا اس قدر طویل الذیل ہے کہ اس عالم میں اختتام کو نہ پہنچے گا اور فی الحقیقت ظاہر بھی یہی ہے کیونکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سہ چیز است آنکہ پایانے ندارد
شب من، ہجر من، افسانہء من

مگر میں اسی آیت کریمہ مذکورہ کونصب العین اپنا کر مکرر عرض کرتا ہوں

و اقــول لــلــحســاد مــوتــوا حســرتــاً
و الــلــه انــی قــد بــلــغــت امــانــی

اب اس جگہ پر بعض سبب بلوغ امانی کے کچھ مختصراً تحریر کرتا ہوں۔و ھو ھذا

آپ کو یاد ہوگا کہ جس زمانہ میں افق لاہور سے اشاعۃ السنہ کا چاند طلوع ہونے کو تھا اور ابھی تک پورا طلوع نہ ہوا تھا تو اس خادم قدیم نے ایک ایسا مصباح الادلہ روشن کیا تھا جو باذن اللہ وحولہ یخرجھم من الظلمات الی النور کا مصداق ہوگیا تھا و الحمد لله ثم الحمد لله کہ وہی قمر اشاعۃ السنہ کا اپنے افق سے طلوع بھی ہوا اور پھر اپنے درجہ کمال کو بھی پہنچا حتی کہ بتقدیر اللہ تعالی کچھ ایسے ایسے اسباب سماوی وارضی جمع ہوگئے کہ اب وہ قمر ہر طرح سے درجہ سلخ اور مرتبہ افول کو پہنچ گیا ہے و کان امر الله قدراً مقدوراً۔ اب اس پر علاوہ یہ ہوا کہ جس افق یعنی شہر لاہور سے یہ قمر اشاعۃ السنہ کا طلوع ہوا تھا اب اسی افق سے گرد باد اضاعۃ السنہ چکڑالوی کسی کی شومی اعمال سے پیدا ہوگئی ہے۔نہیں معلوم کہ یہ گرد باد کس کس غبی کی آنکھوں میں پڑ کر ان کو اندھا کر دیوے گی۔چھٹ بھیا چٹو وغیرہ تو اس تاریکی گرد باد میں پڑ کر چکر میں ہی آ گئے ہیں انا لله و انا الیه راجعون۔اب فرمائیے کہ ایسے فتنہ عظیمہ کے وقت میں بھی کیا آپ کا اور خاکسار کا یہ فرض منصبی نہ تھا کہ ہر دو باہم متفق ہوکر پھر اسی قمر سنت نبوی کے لئے تضرع وزاری کے ساتھ دعائیں بھی کریں اور اس ظلمات گرد باد کے صدمہ سے لوگوں کو محفوظ رکھنے کے لئے اپنے قوائے علمیہ عطیہ الٰہیہ سے بھی حتی الوسع کام لیویں۔ایسے وقت میں سلف صالح کا متحد و متفق ہو جانا باوجود باہمی سخت اختلاف کے مقابل میں مخالفین اسلام کے کیا آپ کے پیش نظر نہیں ہے جو اس امر اسلامی میں ہم اور آپ متفق نہ ہوں تاکہ چکڑالوی اس گرد باد کے چکر میں کو وہی فبھت الذی کفر کا مصداق ہو جاوے اور پھر یا لیتنی اتخذت مع الرسول سبیلاً کی فریاد خود اس کی زبان حال یا قال سے مسموع ہونے لگے اور غافلوں پر واضح ہوجاوے کہ لقد کان لکم فی رسول الله اسوة حسنة لمن کان یرجوا الله و الیوم الآخر ہی صراط مستقیم ہے لاغیر اللهم اھدنا ھذا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم و لا الضالین آمین۔اور ثابت ہو کہ چکڑالوی کے تمام خیالات شیطانیہ محض غلط در غلط ہیں اور وساوس الخناس سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے قل اعوذ برب الناس ملك الناس اله الناس من شر الوسواس الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنة و الناس۔اگرچہ ابھی خاکسار نے اس ضلالت کے چکر میں گرفتار چکڑالوی کی کوئی تحریر نہیں دیکھی جو اس کے رد کی طرف توجہ کرتا مگر بتواتر سنا گیا ہے کہ یہ شخص اس رحمت الٰہیہ سے بالکل محروم ہوگیا ہے جو آیت و رحمتی وسعت کل شئی فساکتبها الذین یتقون .الآیہ۔میں مندرج ہے کیسا غضب ہے کہ یہ شخص اس رسول نبی امی علیہ السلام کو احکام شرعیہ میں معلم کتاب اللہ نہیں مانتا جس کی شان میں یعلمهم الکتاب و الحکمة خود قرآن مجید میں وارد ہے ...مولوی صاحب ہمارے اور آپ کے درمیان آج تک ان احکام شرعیہ اتباعیہ متعاملہ میں کوئی تھوڑا سا بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختلاف نہیں ہوا ہے صرف چند احادیث پیش گوئیوں کے فہم میں اور ان کے اصل معانی سمجھنے میں کچھ تھوڑا سا اختلاف ہے جن کو قطع نظر اس کے کہ ان میں مجاز اور استعارات کو بھی دخل ہوتا ہے ارکان اسلام و اخلاق و اعمال کی بجا آوری میں کچھ تعلق نہیں اور بعد امعان نظر اور غور کرنے کے یہ اختلاف غیر معتد بہ رفع بھی ہوسکتا ہے بشرطیکہ انصاف اور تقوی اللہ مرعی رہے کما ثبت فی محلہ

الحاصل بعد اللتیا والتی خاکسار آپ سے بالمشافہ شرف ملاقات حاصل کرنا چاہتا ہے اس غرض سے کہ اس فتنہ وفساد چکڑالوی کے دور کرنے کے لئے مشورہ کرے اور بجائے چکڑالوی کی اضاعۃ السنہ کے پھر اشاعۃ السنۃ النبویہ قائم کی جاوے۔ خصوصاً ایسی حالت میں کہ قمر اشاعۃ السنۃ کا اس وقت افول کے درجہ پر پہنچ گیا ہے تاکہ بحکم اول بآخر نسبتے دارد کے خاکسار کی طرف سے پھر وہی خدمت جو اول ہوئی تھی آخر میں بھی واقع ہووے:

کے دہد دست ایں غرض یا رب کہ ہمدستاں شوند
خاطر مجموع ما... پریشان ما

تنبیہ برائے فرقہ چکڑالوی......والسلام خیر ختام۔ مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۰۳ء (الحکم ۳۰ اپریل ۱۹۰۳ء ص ۱۳۔۱۶)

حدیثیں کشفی طور پر صحیح ہو جاتی ہیں

۳۰۔ اپریل ۱۹۰۳ء کے الحکم میں قادیانی مرزا جی نہ صرف عیسی مسیح بلکہ سرے سے تمام انبیاء کے معجزات کا انکار کرتے ہیں، اس کی وجہ، عصمت بی بی از بے چادری ہے۔ چونکہ آپ بروزی اور ظلی نبی اور مسیح و مہدی بنے ہیں، مگر کوئی معجزہ یا کرشمہ دکھا نہیں سکتے، لہذا معجزات کا انکار کرتے ہیں کہ وہ واقع میں نہ عیسی مسیح سے سرزد ہوئے نہ کسی اور نبی سے۔ مرزا جی تو پورے شعبدہ باز مداری بھی نہیں، جس طرح پورے رمال نہیں۔ رمل کی رو سے پیش گوئی کی، مگر ہوا میں اڑ گئی۔ اوروں کی نسبت کیا خاک پیش گوئی پوری ہوتی خود اپنی اور اپنے گھر کی پیش گوئی پوری نہ ہوئی

تو بر اوج فلک چہ دانی چیست
چوں ندانی کہ در سرائے تو کیست

گویا دنیا نے انبیاء کرام کو ویسے ہی مان لیا، کسی معجزے یا خرق عادت کی وجہ سے نہیں مانا۔ عیسی مسیح کی احیاء اموات کے قائل نہیں، بلکہ آیت احی الموتی باذن اللہ سے احیاء قلوب یعنی ہدایت مراد لیتے ہیں۔ لیکن کیا یہ معجزہ نہیں، حالانکہ آپ عیسی مسیح کو نبی تو کیا معنی، مہذب انسان بھی یقین نہیں کرتے، مگر ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے معجزے کا صادر ہونا تسلیم کرلیا۔ بات بات میں تناقض اور حماقت ہے۔

اب ملاحظہ فرمائیے کہ معجزات انبیاء کرام سے تو بدیہی انکار، مگر کشفی طور پر موضوع احادیث بھی صحیح ہو جاتی ہیں۔ یعنی اولیاء اللہ اور اہل کشف الہام کی رو سے احادیث کو صحیح کر لیتے ہیں۔ گویا یہ معجزہ اور کرامت اور خرق عادت نہیں۔ مرزا جی کہتے ہیں کہ مولوی محمد حسین صاحب (بٹالوی) نے خود لکھ دیا ہے کہ اہل کشف اور ولی الہام کی رو سے احادیث کی صحت کر لیتے ہیں (یعنی خود آنحضرت ﷺ سے)۔ ہم کو یقین نہیں کہ مولوی محمد حسین صاحب نے ایسا کہا ہو، اور اگر درحقیقت لکھا ہے تو یہ شائد اس زمانہ کا ذکر ہے جب کہ نہ صرف مولوی صاحب بلکہ بعض دوسرے اہل اسلام بھی مرزا جی کو ایک خالص بزرگ آدمی سمجھتے تھے۔ تاہم ایسا لکھنا قابل افسوس ہے۔ کیا معنی کہ اب دنیا میں موضوع اور مدلّس حدیث ایک بھی نہ رہے گی، سب صحیح ہو جائیں گی۔ یعنی ایک دنیا پرست مکار چند حمقاء کے سامنے ہنکار اٹھے گا کہ فلاں حدیث، جس کو موضوع بتایا جاتا ہے، صحیح ہے اور میں نے کشفی طور پر آنحضرت ﷺ یا دیگر اصحاب سے اس کی تصدیق کر لی ہے یا مجھ پر الہام ہو گیا ہے۔ جیسا کہ ظلی اور بروزی مرزا قادیانی جو اپنے کو تناسخی احمد قرار دیتا ہے وہ تو دم کے دم میں جسد عنصری سے نکل کر اپنے کو عالم برزخ میں پہنچا سکتا ہے اور پھر کھٹ سے قادیان میں اتر سکتا ہے۔

دوسری خرابی یہ ہے کہ رجال الاحادیث جن میں بڑے بڑے علماء اور صلحاء اور مشائخ تھے، انہوں نے عبث احادیث کی تنقید میں جانکاہی کی اور اپنے کو گھلایا۔ کیا ان میں سے کسی کا مرتبہ مرزا غلام احمد قادیانی کے برابر نہ تھا کہ کشفی طور پر احادیث کی صحت کر لیتے۔ بھلا ایسے کھلے سفسطوں میں تو وہی لوگ آتے ہیں جن کا ایمان مردہ ہو گیا ہے، یا جن کی مئے کی پھوٹ گئی ہے، کوئی عقل منداور سچا مسلمان تو کیوں آنے لگا۔

پھر کشف والہام جس طرح موضوع احادیث کو صحیح کر سکتا ہے، اسی طرح ان احادیث کو جو صحیح سمجھی جاتی ہیں غلط بھی کر سکتا ہے۔ اب مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی کا الہام اور کشف کیوں صحیح نہ مانا جائے جو صحیح احادیث کو بھی ظنی اور ساقط الاعتبار بتاتے ہیں۔ اس کی کیا دلیل ہے کہ فلاں شخص پر تو کشف والہام ہوا ہے اور فلاں پر نہیں ہوا۔ جب کہ کشف والہام ایک مرئی اور محسوس امر نہیں۔ کیا مرزائیوں میں سے کوئی کہہ سکتا ہے کہ ہم نے مرزا جی پر جمعرات کے ساڑھے دو بجے الہام کا دونگڑا برستے دیکھا ہے جس کی ہیئت کذائی بالکل ایسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی تھی جیسی قطب صاحب کی لاٹھ کی یا جیسے منارۃ المسیح قادیان کی۔

اس سے یہ خرابی بھی لازم آئی کہ شریعت اسلامی کوئی چیز نہیں، اہل کشف واہل الہام جس حدیث کو چاہیں صحیح اور جس حدیث کو چاہیں غلط کر سکتے ہیں۔ پھر ظاہر ہے کہ الہام خدا کی طرف سے ہو۔ پس ایک مدعی الہام یا مفتری علی اللہ کہہ سکتا ہے کہ فلاں قرآنی آیت کی تعمیل کا اب زمانہ نہیں اور مجھ پر الہام ہو چکا ہے یعنی اب یہ آیت نسخ ہوگئی ہے، اور قرآن میں پہلے بھی ناسخ ومنسوخ آیات موجود ہیں۔

دیکھو مرزا غلام احمد قادیانی قرآن کا مسخ نہیں کر رہا تو کیا کر رہا ہے؟ وہ لکھتا ہے کہ فلاں آیت میری نسبت ہے۔ اس کے یا تو یہ معنی ہوئے کہ آنحضرت ﷺ درحقیقت نبی ہی نہ تھے، بلکہ ان کے ذریعے سے قرآن مجھ (مرزا قادیانی) پر اترا ہے۔ یا یہ معنی ہیں کہ فلاں آیت کا آنحضرت ﷺ پر نازل ہونا منسوخ ہو گیا ہے اور اب خدا تعالیٰ نے مجھ پر اسکے نزول کی منظوری بھیج دی ہے۔ اور جس طرح دنیا کی گورنمنٹیں ہمیشہ ایکٹ اور سرکلر وغیرہ منسوخ کرتی رہتی ہیں، اور اپنے ماتحتوں کا عزل ونصب، تقرر وتبدل، حسب مصلحت وموقع وقت عمل میں لاتی رہتی ہیں، یہی کیفیت آسمانی گورنمنٹ کی ہے۔ الغرض اہل کشف اور اہل الہام جو چاہیں کریں۔ وہ ہر طرح مختار ہیں۔ اندھے کی داد نہ فریاد، اندھا مار بیٹھے گا۔ ایسی ہی حماقت آمیز باتوں سے دیگر مذاہب کی نظروں میں مذہب اسلام حقیر اور ذلیل اور پوچ نظر آتا ہے۔ الہام کا ڈر با سلامت ہے تو دیکھتے جایئے کیسی کیسی ککڑوں کی صدائیں سننے میں آتی ہیں۔ مرزا قادیانی تو جو چاہے سو کہے، اس کو اسلام سے سروکار ہی نہیں۔

تعجب تو مولوی محمد حسین پر ہے کہ انہوں نے کس ترنگ میں ایسا لکھ مارا جو مرزا قادیانی کیلئے دستاویز ہوگئی۔

اگرچہ مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ دعویٰ ہے کہ میں مستقل نبی ہوں اور ہر ایک شریعت کو نسخ اور مسخ اور اپنے کشف والہام سے آیتوں اور حدیثوں کو صحیح یا غلط کر سکتا ہوں، لیکن اس نے موضوع حدیثوں کے صحیح کرنے کے الزام کا جوا مولوی محمد حسین بٹالوی کی گردن پر رکھ دیا ہے کہ سب سے پہلے اس کے قائل وہی ہیں، جو درحقیقت صاحب کشف والہام نہیں، پھر میں باوصف صاحب کشف والہام اور مستقل نبی ہونے کے کیوں اسکا قائل نہ ہوں، مجھ پر تو یہ واردات ہر وقت گزرتی رہتی ہے۔

مولوی محمد حسین صاحب جو اپنے کو اہل حدیث کا لیڈر بتاتے ہیں جب دیگر مذاہب والوں کو ان کا یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجتہاد معلوم ہوگا تو ضرور یہی کہیں گے کہ تمام اہل حدیث کا معاذ اللہ یہی عقیدہ ہے۔ بات یہ ہے کہ جب انسان میں خلوص نہیں رہتا یا کسی خود غرض کے دھوکے میں آ جاتا ہے، تو اس سے ایسی ہی حرکات سرزد ہوتی ہیں کہ اپنے ساتھ ساری سوسائٹی کو بدنام کر دیتا ہے۔ مذاہب غیر والے کہہ سکتے ہیں کہ مذہب اسلام کی باگ تو اسلامی علماء وفضلاء واولیاء اللہ کے ہاتھ میں ہے کہ اسلام کی جس بات کو چاہیں ردّ کر دیں اور جس بات کو چاہیں صحیح اور درست کر دیں، اور اس صورت میں اسلام خدائی مذہب نہیں انا للہ و انا الیہ راجعو ن ۔اڈیٹر

(شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۱۶ مئی ۱۹۰۳ء نمبر ۱۹۔ جلد ۲۱۔ ۲۳۔ ص ۵۔ ۶)

دین مرزائی

موجودہ زمانہ میں چونکہ مذاہب آزاد ہیں، لہٰذا طرح طرح کے جدید مذاہب کا پیدا ہونا ضروری ہے۔ اکثر مذاہب میں ریفارمر (مجدد) بھی پیدا ہو رہے ہیں۔ یہ زمانے کی ترقی کے آثار ہیں۔ لیکن اصلاح اور چیز ہے اور ترمیم و تنسیخ اور چیز۔

قادیانی مرزاجی مسلمانوں سے سرخرو بننے اور ان کو دھوکا دینے کے لئے اپنے کو مجدد بتاتے ہیں اور حدیث کا حوالہ دیتے ہیں کہ ہر صدی پر مجدد فی الدین پیدا ہوگا، مگر حدیث میں یہ نہیں لکھا کہ وہ نبی بھی ہوگا، بلکہ حدیث میں تو لا نبی بعد ی مطابق آیت و لکن رسو ل اللہ و خا تم النبیین وارد ہے۔ مرزاجی مجدد فی الدین والی حدیث کی تو تاویل نہیں کرتے کیونکہ وہ ان کے منشاء کے موافق ہے مگر حدیث لا نبی بعدی کی تاویل کرتے ہیں۔ اور چونکہ اسی حدیث اور ایک دوسری حدیث میں د جا لو ں کذا بون اور دجالوں ثلا ثو ن وارد ہوا ہے، لہٰذا ایسی حدیثوں سے ناک بھوں چڑھاتے ہیں۔ تاویل بھی نہیں کرتے کیونکہ یہ ان کے نبوت کاذبہ کے لئے بلا وسواس بے التباس فاس الرأس ہے۔

مجدد اور نبی میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ہر مذہب کا مجدد اس مذہب کے نبی کا تابع ہوتا ہے، نہ کہ خود نبی۔ کیونکہ تابع ہرگز نبی نہیں ہو سکتا۔ مگر مرزاجی امتی بھی ہیں، اور نبی بھی، تابع بھی، اور متبوع بھی۔ مسیح موعود بھی ہیں اور اصلی مسیح کو گالیاں بھی دیتے ہیں۔ مستقل نبی بھی ہیں، اور ظلی بھی۔ یعنی اصلی نبی بھی ہیں اور نقلی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی۔علی ہذا، کس کس خرافات اور تناقضات کو رویا جائے۔مگر جو کاٹھ کے الو دام میں پھنسے ہوئے ہیں ان کو کون سمجھائے اور جو اصحاب الفیل ہاتھی کا روٹ چکھ رہے ہیں وہ بڑھتی دولت کے خواہاں ہو کر آنکھوں کے اندھوں کی گانٹھ کیوں نہ کاٹیں۔

اگر مرزا جی مجدد ہوتے تو دین محمدی کو چھوڑ کر اپنا نیا دین، یعنی دین احمدی، ہرگز قائم نہ کرتے، اور چیلے چاپڑوں کو بجائے محمدی بنانے کے احمدی یعنی غلام احمدی نہ بناتے، اور نہ یہ سرکلر جاری کرتے کہ جو شخص مجھے مستقل نبی وغیرہ نہ مانے وہ واجب القتل ہے۔مطلب یہ ہوا کہ ہر ایک مسلمان جو محمد ﷺ کا متبع ہے اور آپ کے بعد کسی کو نبی نہیں مانتا، واجب القتل ہے۔اب اسلامی پبلک سمجھ سکتی ہے کہ وہ سگ دنیا مکار اور دجال واجب القتل ہے جو ہندوستان کے ۶ کروڑ محمدی مسلمانوں کو واجب القتل بتاتا ہے یا تمام مسلمان۔

کوئی حکمت عملی کوئی مصلحت ضرور ہے کہ مسیح کی طرح آنحضرت ﷺ پر کھلم کھلا سبّ ولعن طعن نہیں کیا جاتا، اگرچہ ضمناً اور معنیً کل انبیاء پر سبّ ولعن ہو چکا ہے۔کیا معنی کہ جس شخص نے ایک نبی (عیسیٰ مسیح) کو گالی دی اس نے قرآن کا خلاف کیا، اور تمام انبیاء کو گالی دی۔انتظار صرف یہ ہے کہ نشیب میں پانی اچھی طرح نہیں مرا۔ مرزائی ابھی تعلیم وتربیت میں ادھورے ہیں۔نبوت کے پرائمری اسکول میں تعلیم پا رہے ہیں۔ابھی ایسے گستاخ اور بے ادب نہیں ہوئے جیسا مرزا جی کا منشاء ہے۔مگر دیر آید درست آید، تمام بدن کی سوئیاں تو نکل گئی ہیں صرف پلکوں کی سوئیاں باقی ہیں۔

ظاہر ہے کہ جو شخص لوگوں کو تمام انبیاء کرام سے تڑوا کر اپنی نبوت کا رشتہ جوڑتا ہے، اس کے دل میں کسی نبی کی وقعت کیونکر ممکن ہے۔وہ تو انبیاء کا کھلا رقیب ہے اور دل سے چاہتا ہے کہ صفحہ دنیا سے ان کا نام مٹ جائے اور دنیا کے دلوں پر مہریں لگ جائیں، کانوں میں سیسہ اور پارہ بھرا جائے کہ بجز مرزائی دین اور مرزائی نبوت کے کسی دین اور کسی نبی کی نبوت کی آواز دنیا نہ سن سکے۔بس چاروں طرف میں ہی میں ہوں۔ جس طرح بلی یہ چاہتی ہے کہ سب اندھے ہو جائیں اور جب چھینکا ٹوٹ پڑے تو جلیبیاں میرے ہی حصے میں آئیں۔ (شحنۂ ہند میرٹھ ضمیمہ ۱۶ مئی ۱۹۰۳ء نمبر ۱۹۔جلد ۲۱۔۲۳۔ص ۷۔۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلام کی تاویل سے متکلم کی توہین ہوتی ہے

اگر تاویل صرف انسانوں کے کلام تک محدود رہتی تو چنداں غم نہ ہوتا کیونکہ انسانوں کا کلام صدق و کذب دونوں کا مجموعہ ہے، موجودہ زمانے میں تو انسانوں کے کلام کی طرح آسمانی کتابوں کی بھی تاویل و تسویل ہو رہی ہے، اور چار طرف اسی کا بازار گرم ہے۔ خصوصاً مذہب اسلام میں تو تاویلات ہی نے جنگ.. قائم کر دی ہے۔ ایک گروہ کہتا ہے اس کے یہ معنی ہیں، دوسرا کہتا ہے یہ معنی ہیں۔ بھلا یہ کیونکر ممکن ہے کہ کسی کلام کے مختلف معنی ہوں، خصوصاً کلام الٰہی کے۔ کسی کلام کا مختلف المعنی ہونا حد درجہ کی قباحت اور خرابی اور اس کی مسلّمہ فصاحت و بلاغت پر دھبہ لگانے والی اور بالآخر یہ نتیجہ نکالنے والی ہے کہ وہ کلام بھی جھوٹا اور متکلم بھی جھوٹا۔ موجودہ سلطنتیں بھی خلاف بیانی کے مرتکب کو سزا دیتی ہیں۔ اگر تاویل پر مدار رکھا جائے تو کوئی کلام سچا نہیں ٹھہر سکتا اور نہ متکلم کا اصل منشاء کسی پر کھل سکتا ہے کیونکہ ہر کلام میں تاویل دخیل ہو سکتی ہے۔ کسی کلام کا اجمال و ابہام بھی مخل فصاحت و بلاغت ہے، کیونکہ اس کا دارومدار تاویل پر ہے۔ یعنی یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس کے معنی درحقیقت کچھ بھی نہیں، محض الفاظ کا قالب اور خالی خولی برہنہ ڈھانچا ہے جس کو تاویل کرنے والا معنی پہناتا ہے۔ پھر جب دوسرا ماوّل اس کو غلط کر دیتا ہے، تو وہ ڈھانچا بدستور ننگے کا ننگا رہ جاتا ہے۔ ایک نے معنی پہنائے دوسرے نے وہ لباس اتار کر نیا لباس پہنا دیا۔ اور ھلمّ جرا ۔ ملاحظہ کیجئے سیدھے سادے کلام کی کس قدر بے وقعتی اور تفضیح ہوئی۔ شد پریشاں خواب من از کثرت تعبیرہا

خیر سے ہمارے قادیانی مرزا صاحب کی ظلی اور بروزی نبوت کا کاغذی جہاز تو تاویل ہی کے طوفان خیز سمندر میں چل رہا ہے۔ آپ کو آسمانی باپ نے تاویل و تسویل کا وہ سلیقہ عطا کیا ہے کہ آج تک کسی کو عطا نہیں ہوا۔ تمام علماء متکلمین، تمام محدثین، تمام مفسرین کلام الٰہی کے وہ معنی نہیں سمجھے جو انیسویں اور بیسویں صدی میں آپ سمجھے ہیں۔

تاویل کرنے والا تاویل نہیں کرتا، بلکہ متکلم کے کلام کی اصلاح کرتا ہے۔ اس کا اصلی مقصد یہ ہوتا ہے کہ متکلم نے غلطی کی ہے اس کو کلام کرنے کا سلیقہ نہ تھا، ورنہ وہ کلام میں یہ الفاظ لاتا جن کو میں اپنی تاویل میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظاہر کررہاہوں۔قرآن مجید یحر فو ن الکلم عن موا ضعه سے ایسے ہی لوگوں کی تصدیق کرتا ہے۔

پھر تاویل کی بنیاد محض خودغرضی اور نفسانیت پر ہوتی ہے۔مثلاً مرزاجی اوران کے حواری آیت

و لکن رسول الله و خا تم النبیین

کے النبیین میں الف لا م عہد ذہنی بتاتے ہیں۔یعنی آپ ان انبیاء کے خاتم ہیں جو آپ سے پہلے گزر چکے ہیں۔کیا کہنا،ایسی تاویل تو خر دجال کو بھی نہیں سوجھی اور نہ سوجھ سکتی ہے۔آپ کو یہ بھی خبر نہیں کہ الف لام استغراق کس موقع پر آتا ہے اور الف لام عہد ذہنی کس موقع پر۔آپ کو یہ بھی خبر نہیں کہ جمع پر ہمیشہ الف لام استغراق کا ہوتا ہے۔آپ کو یہ بھی معلوم نہیں کہ اس صورت میں تو ہر نبی اپنے سے پہلے انبیاء کا، بلکہ ہر انسان اپنے سے پہلے انسانوں کا خاتم ہوگا،خصوصیت کیا رہی۔اور خدائے تعالی کا جو کلام محل مدح میں تھا، وہ محل ذم میں ہوگیا۔پھر مرزاجی جو اپنے کو خاتم الخلفاء بتاتے ہیں،تو آپ بھی گزشتہ خلفاء (انبیاء) کے خاتم ٹھہرے،نہ کہ آئندہ انبیاء کے۔پس ممکن ہے کہ مرزاجی کے بعد کوئی خلیفہ (نہیں،مسیح موعود ومہدی مسعود وظلی وبروزی نبی وامام الزمان) اور بھی پیدا ہو،حالانکہ ایسا کہنے والے پر بھی مرزاجی ابھی ابھی مغلئ چھرا تیز کریں گے۔لیجئے جناب آپ نے آیت قرآنی کی ایسی تاویل کی کہ اپنے منہ سے اپنی رسالت ونبوت کی تکذیب کردی۔یہ ہے تاویل کا نتیجہ۔

اجماع امت اور سیاق وسباق اور لغت اور فن بیان ومعانی کے خلاف قرآن مجید کی تاویل کرنا بچوں کا کھیل نہیں۔ہم بارہا لکھ چکے ہیں اور پھر لکھتے ہیں کہ قادیان بالکل جہلاء اور اغبیاء کا مسکن ہے،ان میں نہ کوئی حدیث وقرآن کا عالم ہے،نہ کوئی فلسفی اور متکلم ہے،نہ کوئی فن معانی وبیان اور فصاحت وبلاغت اور فن بدیع سے واقف ہے۔بلکہ ہم بڑے دعوے سے کہتے ہیں کہ صرف ونحو سے بھی کما حقہ کوئی واقف نہیں۔پس کس کی طاقت ہے کہ مجدد السنہ مشرقیہ سے (احمد حسن شوکت) آنکھ ملاسکے۔ انشاءاللہ۔شوکت:

دلیروں سے غرض ہے بزدلوں سے کام کیا اس کو
کہ شیوہ شیر گیری ہے غزال چشم ختان کا

اڈیٹر (شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۲۴ مئی ۱۹۰۳ء نمبر ۲۰۔جلد ۲۱۔۲۳۔ص ۱۔۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی گھنٹہ گھر

۳۰۔اپریل۱۹۰۳ء کے اخبار الحکم میں قادیانی گھنٹہ گھر کی مخالفت کرنے والوں کے خلاف ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور کی خدمت میں بہت کچھ رونا رویا گیا ہے، مگر تمام دروغ بے فروغ اور سرتا پا دھوکا و مکروزور ہے۔ وہ اس گھنٹہ گھر کی نسبت لکھتا ہے: خاص کر یہ منارہ اسلام کی مذہبی رسوم میں سے ہے۔

یعنی اسلام میں ایسی صدہا رسوم مثل تثلیث پرستوں اور اعجوبا پرستوں کے موجود ہیں جن میں سے یہ ایک گھنٹہ گھر کی رسم بھی ہے۔ لعنت الله علی الکا ذبین ۔اس جھوٹ اور دھوکا دہی کی بھی کوئی انتہا ہے۔ پبلک بلکہ حاکم کی آنکھوں میں خاک ڈالنا اسی کو کہتے ہیں: چہ دلا وراست دزدے کہ بکف چراغ دارد

اسلامی عمارتیں تو مساجد ہیں۔ گھنٹہ گھر مذہبی عمارت آج تک نہیں سنی گئی جن کی رسم ادا کرنا اسلامی رسم ہو سکے۔ اسلام میں تو پختہ مکان بھی ڈہا دینے کے قابل ہے، جیسا کہ ایک صحابی نے اپنا ایک چھوٹا سا پختہ گول گھر بنایا تھا، مگر آنحضرت ﷺ کی ناراضی سے ڈھا کر زمین کے برابر کر دیا۔ آنحضرت ﷺ نے حاجت سے زیادہ مکان بنانے کو اس کے مالک پر عتاب فرمایا ہے، یہ پختہ مکانات علامات قیامت سے ہیں۔ یہ قادیانی گھنٹہ گھر ڈہا دینے کے قابل ہے، اس کی مخالفت سچے مسلمانوں کا فرض ہے، چہ جائے کہ اس کو مذہبی عمارت تصور کر کے اس کی رسم ادا کی جائے۔

الحکم اس گھنٹہ گھر کو اسلامی عمارت بنانے میں کیا عمدہ دلیل پیش کرتا ہے: منارہ کی دیوار کے کسی اونچے حصہ پر ایک بہت بڑا گھنٹہ جو چار سو، پانچ سو روپیہ قیمت کا ہوگا نصب کر دیا جائے گا تا کہ نمازی لوگ اپنے وقت کو پہچانیں۔

اول تو حلوائی کی دکان اور دادا جی کی فاتحہ۔ لوگوں کے گاڑھے پسینہ کی کمائی کا روپیہ جو طرح طرح کے مکر و حیلوں سے لوٹا جاتا ہے، وہ اس بے دردی سے فضول عمارتوں میں برباد کیا جاتا ہے جو بحکم آیت ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین اسراف فعل شیطانی ہے جو اسلام میں حرام ہے۔ علاوہ ازیں اسلام میں نماز کے واسطے اذان مقرر ہے، گھنٹہ تو کفار کا طریق ہے جس کی مخالفت کا حکم اسلام میں ہے۔ پس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھنٹہ گھر کو اسلامی عمارت کہنا حکام کو صریح دھوکا دینا ہے۔ اسلام میں آواز جرس یعنی گھنٹہ کی آواز شیطانی ہے، اسکو اسلام سے کیا نسبت۔ یہ جدید عیسائی (مرزائی) تصویر پرستی، تثلیث پرستی میں پرانے عیسائیوں سے سبقت لے گئے ہیں۔ ان کے مذہب میں گھنٹہ گھر عبادت گاہ ہو، مگر مذہب اسلام کیوں بدنام کیا جاتا ہے۔ الحکم اس روباہ بازی سے قادیانی گھنٹہ گھر کو مذہبی عمارت بتلا کر مندروں اور گرجا گھروں جیسے حقوق طلب کرتا ہے۔

گھنٹہ گھر پر لوگوں کا یہ اعتراض کہ دوسروں کی بے پردگی ہوگی، بہت معقول اور بالکل صحیح ہے۔ اسلام میں کسی کے گھر کے اندر جھانکنا بھی سخت گناہ ہے۔ اسلام کسی کی بے پردگی اور دل آزاری روا نہیں رکھتا۔ یہ تمام مرزائی مذہب کے اصول ہیں کہ جس طرح ہو سکے خلق اللہ کی دل آزاری کی جاوے، اور طرح طرح کی تدابیر فتنہ وفساد برپا کرنے کی نکالی جاویں۔ یہ مذہب گویا خلل اندازی امن خلق اور فتنہ وفساد کی بنیاد قائم کرنے کے واسطے بنا ہے۔ اللہ اس مذہب کے شر سے مسلمانوں اور تمام مخلوق خدا کو بچائے۔ آمین۔ ج۔ ن۔ از پشاور۔

(شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۲۴ مئی ۱۹۰۳ء نمبر ۲۰۔ جلد ۲۱۔ ۲۳۔ ص ۲۔ ۳)

مرزائیوں کا تعصب

اہل سنت کے ساتھ مرزائیوں کا تعصب روز بروز بڑھتا جاتا ہے، خصوصاً جب سے مرزا جی نے اپنے معتقدین و مریدین کو اہل سنت سے علیحدہ نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے، تب سے ان لوگوں کی جماعت بھی علیحدہ ہوتی ہے۔ بات تو جب تھی کہ مرزا جی مرزائیوں کیلئے نماز بھی نئی تصنیف کرتے۔ معلوم ہوتا ہے ابھی مرزا جی نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ ابھی نئے نبی ہیں، نئی امت میں رفتہ رفتہ سب کچھ ہورہے گا۔

مرزائیوں کے تعصب کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ ہمارے شہر شاہ جہان پور میں ایک باخدا عالم دین دار، متقی، پرہیزگار، عارف باللہ مولانا عبید الحق کا انتقال تقریباً دو ہفتہ ہوئے بعارضہ ہیضہ ہوا۔ مرحوم نہایت بزرگ خداترس عابد زاہد شخص تھے۔ شاہ جہان پور میں ان کی کوشش سے ایک مدرسہ بھی قائم ہوا جس میں سینکڑوں طلبا پڑھ کر فیض یاب ہوئے۔ تمام شہر کو مرحوم کی ناگہانی موت پر بے حد افسوس اور صدمہ ہے، مگر ناخداترس فرقہ مرزائیہ بجائے اس کے کہ کچھ رنج کرتے، لگے بغلیں بجانے کہ چونکہ مرزا صاحب قادیانی کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی صاحب مرحوم نہیں مانتے تھے، لہذا العنتی مرض ہیضہ میں انتقال ہو گیا۔ حالانکہ حدیث شریف میں اسہال کو بھی اسباب شہادت سے گنا ہے، مگر حدیث کون مانتا ہے۔ اور بات بھی ٹھیک ہے، نئے پیغمبر کی حدیثوں کو مانیں یا پرانی دقیانوسی حدیثوں کو۔

ہر مقامی اخبار کا فرض منصبی ہے کہ شہر کی قابل ذکر خبریں لوکل کالم میں درج کرے، مگر اخبار ایڈورڈ گزٹ شاہجہان پور، باوجودیکہ اس سانحہ عظیم کو عرصہ گزر گیا، اور مولانا مرحوم کے انتقال کے بعد اخبار مذکور کے چار نمبر شائع ہو چکے ہیں، لیکن افسوس کہ لوکل کالم اب تک اس خبر سے خالی نظر آتا ہے۔ اگرچہ مشہور ہے مگر ہمیں یقین نہیں آتا کہ مزکورہ بالا اخبار کے اڈیٹر صاحب مرزائی ہوں اور مرزا قادیانی کو مسیح موعود مانتے ہوں۔ تعجب ہے کہ مولانا مرحوم کے انتقال کی خبر اپنے اخبار میں کیوں نہیں چھاپی۔

راقم۔ محمد ظہور خان۔ سوداگر شاہ جہان پور۔ (شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۲۴ مئی ۱۹۰۳ء نمبر ۲۰۔ جلد ۲۱۔ ۲۳۔ ص ۳)

کمشنر مردم شماری کا ایک غضب ناک فقرہ

قادیانی مرزا جی بار بار گورنمنٹ میں میموریل بھیجتے ہیں کہ میں جہاد کے خلاف ہوں، کمشنر مردم شماری نے اپنی رپورٹ میں گویا مرزا جی کے ٹھیک عندیئے اور زعم کا یوں جواب دیا ہے:

اگرچہ یہ ملّاں (غلام احمد قادیانی) مذہبی جنگ (جہاد) کے خلاف ہے مگر عیسائیت، ہندومت، شیعہ مذہب اور انگریزی تعلیم کی تحریک کی، جس کا مرکز علی گڈھ ہے، سختی سے مخالفت کرتا ہے۔

ذرا انگریزی اخباروں میں بھی دیکھو کہ لفظ ملّاں، کیسے شخص کی نسبت مستعمل ہے۔ مثلاً ملا مشک عالم، ملا ہاڈا، ملا سو مالی، ملا اخوند، ملا دیوانہ، وغیرہ۔ انگریزی اصطلاح میں ملّاں کے معنی جنگجو کے ہیں۔ قادیانی مرزا جی تو محض بودم ہیں، اس غضب ناک اور عبرت ناک اور ہولناک فقرے کے نتیجے اور اس کی تہ تک کیوں پہنچنے لگے، وہ تو منارے کے گنبد میں بیٹھے ریگ ماہی اور سقنقور ملی ہوئی نان خطائیاں چکھ رہے ہیں۔ ہم سے سنئے مندرجہ بالا فقرے کا یہ مطلب ہے کہ مرزا قادیانی اگر واقعی جہاد کا مخالف ہے تو صرف اس جہاد کا جو گورنمنٹ سے کیا جائے (جس کا ہندوستان میں وجود نہیں) مگر وہ جہاد کا عموماً مخالف نہیں، یعنی پادریوں آریوں شیعہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور انگریزی تعلیم کے حامیوں کو اشتعال دلا کر سب سے جہاد کرنا چاہتا ہے۔ گویا گورنمنٹ کے ساتھ جہاد کرنے کا تو منکر ہے مگر دنیا سے جہاد کرنے کے لئے خم ٹھونک رہا ہے۔

غالباً مرزا جی کو معلوم ہوگا کہ ندوۃ العلماء لکھنؤ کی جانب سے جو اڈریس پچھلے دنوں ہز آنر نواب لفٹننٹ گورنر صوبہ متحدہ وآگرہ واودھ کی خدمت میں پیش کیا گیا تھا، اور جس میں لکھا تھا کہ

اہل اسلام علی گڈھ کالج کو (بحسب عقائد) پسند نہیں کرتے، اس لئے ہم نے یہ جداگانہ اسلامی کالج قائم کیا ہے۔،

ہز آنر ممدوح نے جواب میں کیسی لتاڑ بتائی تھی، اور ان پر یہ فقرہ کس قدر ناگوار گذرا تھا۔ ہز آنر یہ سمجھے کہ ندوۃ العلماء دقیانوسی خیالات کے چند علماء نے قائم کیا ہے جو تعصبی تعلیم پھیلانے کا کالج اور انگریزی تعلیم کا مخالف ہے۔، اور ہم اس پر ریویو کر چکے ہیں کہ ندوہ والوں کو اپنے اڈریس میں ایسا لکھنا ندوۃ العلماء کے حق میں کانٹے بونا ہوا۔ ان کو صرف یہ لکھنا چاہیے تھا کہ ایک کالج ۶ کروڑ مسلمانوں کے لئے کافی نہیں، لہٰذا دوسرا کالج مسلمانوں کی تعلیمی ضرورت اور تشنگی طلب کے لئے قائم کیا جاتا ہے۔ مگر آپ جانتے ہیں دل کی بات تو زبان پر آ ہی جاتی ہے، یعنی ہمارے بیشتر علماء جو خود غرضی پر مٹے ہوئے ہیں، نہیں چاہتے کہ مسلمان انگریزی تعلیم پا کر اور عقل مند ہو کر ان کے پنجوں سے نکلیں۔ اور ندوۃ العلماء ہی پر کیا منحصر ہے، تمام مدارس جن میں صرف دینی تعلیم دی جاتی ہے ان کے منتظموں اور مدرسوں کا یہی حال ہے کہ انگریزی تعلیم کے نام تک سے گھبراتے ہیں اور سالانہ گداگروں کی جماعتیں تیار کر کے بھیک مانگنے کے لئے سروں پر فضیلت کی پگڑیاں باندھ کر اور پیٹھ ٹھونک کر شاباش دے کر مدارس سے نکالتے ہیں۔ کیا مقدس مذہب اسلام دنیوی علوم وفنون کے سیکھنے کو منع کرتا ہے۔ کیا اسلام بھیک مانگنے کا حکم دیتا ہے اور انسانی طرز معاشرت کا حارج ہے، ہرگز نہیں۔ یہ لوگ مذہب اسلام کو بدنام کرتے اور مسلمانوں کو ضرر پہنچاتے ہیں۔ کیا معنی کہ گورنمنٹ جب دیکھتی ہے کہ یہ لوگ میری خاص زبان اور اس کے علوم وفنون سے متنفر ہیں، تو وہ یہ خیال کرتی ہے کہ ان سے صلاح وفلاح اور وفاداری کی کیا امید ہے۔ پس ان کے خیالات اور کیریکٹر سے خوف ناک رہنا اور نگرانی کرنا چاہیے۔ مگر متعصب علماء سے خدا تعالیٰ سمجھے کہ ہرگز مآل کار کو نہیں سمجھتے، اور مسلمانوں کو بدستور تاریکی میں رکھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی مرزا جی کی عجیب کیفیت ہے کہ جس ہانڈی میں کھائیں اسی ہانڈی میں چھید کریں۔ سرسید احمد خان کے خیالات اخذ کر کے اپنا کمپونڈ مذہب تراشا، اور سرسید احمد خان ہی کے لگائے ہوئے درخت (علی گڈھ کالج) کی تعلیم کے مخالف بن گئے۔

سرسید احمد نے ہمیشہ تمام انبیاء کرام اور کبراء اسلام کی عظمت کی ہے۔ بھلا انکی تحریروں میں کوئی ایک لفظ تو ایسا دکھا دے جو انبیاء کرام کی کسر شان کا موہم ہو۔ کم ظرف اور اوچھے تو صرف قادیانی مرزا ہیں کہ چھلک پڑے اور منہ کی راہ ابراز کرنے یعنی انبیاء کرام کو گالیاں دینے لگے اور بتانے لگے کہ میں ان سے بہتر ہوں۔

فی الحقیقت مرزا جی مقدس بزرگوں کو گالیاں دینے میں ساری دنیا سے فرد ہیں۔ یعنی کسی مذہب کے پیشوا نے دوسرے مذہب کے پیشوا کو کبھی برا نہیں کہا۔ کیا ہنود کے کسی اوتار نے اسلامی انبیاء کو برا کہا ہے، کیا بودھ نے کسی نبی کو گالی دی ہے۔ انبیاء اور ریفارمروں اور اوتاروں کے نام لیوا کی تو ہم کہتے نہیں، مثلاً بے ادب اور گستاخ آریا وغیرہ جن کا درحقیقت کوئی مذہب نہیں، اور جو محض عقل خام کی دیگ میں اپنے مذہب کی کھچڑی پکا رہے ہیں، مگر مرزا قادیانی اور مرزائی سبّ وشتم میں آریا کے بھی کان کاٹ رہے ہیں، اور روز بروز گستاخ اور خیرہ سر ہوتے جاتے ہیں۔ انبیاء کرام کی وقعت ان کے دلوں سے بالکل اٹھ گئی ہے۔ بظاہر مسلمان رہنے کے لئے آنحضرت ﷺ کا نام کبھی کبھی لیتے ہیں، چند روز میں یہ بھی بھول جائیں گے اور اپنے نئے نبی کا کلمہ جس طرح اب دل میں ہے اسی طرح زبان پر ہوگا۔

پس کمشنر مردم شماری نے بہت ٹھیک لکھا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی گورنمنٹ سے جہاد کرنے سے تو مانع ہے مگر خود ساری خدائی سے جہاد کرنے پر آمادہ ہے۔ ڈائنا میٹ اور بم کے گولوں کا میگزین تیار ہو رہا ہے یعنی مذاہب غیر کو مشتعل کرنے والی کتابیں چھاپ رہا ہے، بس توپ میں بتی پڑنے کی دیر ہے۔ پھر تو عالمگیر آگ پھیل جائے گی جس کے بجھانے پر گورنمنٹ بھی قادر نہ ہوگی۔ اور امن خواہ گورنمنٹ خوب سمجھتی ہے کہ مذاہب سے جنگ کرنا یا ان کو اشتعال دلانا خود مجھ سے جنگ کرنا اور مجھے اشتعال دلانا ہے کیونکہ اس سے امن قائم نہیں رہ سکتا۔ (شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۲۴ مئی ۱۹۰۳ء نمبر ۲۰۔ جلد ۲۱۔ ۲۳۔ ص ۴۔ ۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امروہی، سنت رسول کی بظاہر کیوں حمایت کرتے ہیں

یہ تو ظاہر ہے کہ جن لوگوں نے بعد ختم نبوت ایک نیا نبی گھڑ لیا ان کا دعوی اتباع سنت کیونکر مسموع ہو سکتا ہے۔ نبی برحق کی نبوت سے تو انکار اور انکی سنت پر چلنے کا اقرار کیا معنی رکھتا ہے، ضرور اس میں کوئی کید ہے

ہم جانتے ہیں نعش پر آنے کا مدعا
آسودگی پسند تری شوخیاں نہیں

اگر چہ تمام انبیاء کی کوئی عظمت و وقعت مرزا جی اور ان کی امت کے دل میں نہیں، مگر چونکہ مرزا جی اپنے کو ظلی اور بروزی نبی بتاتے ہیں، یعنی آپ آنحضرت ﷺ کے ظل اور بروز ہیں، تو انہوں نے دیکھا کہ سنت رسول اللہ ﷺ کی کھلم کھلا مخالفت کرنے سے دنیا پر یہ ثابت ہوگا کہ یہ کیسا ظل اور بروز ہے جو اپنی اصل کی مخالفت کرتا ہے، اور چونکہ عیسی مسیح کی مخالفت کرنے اور ان کو گالیاں دینے سے (حالانکہ آپ ان کے بھی مثیل ہیں) اپنے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ لگا چکے ہیں، تو مرزا جی اور ان کے حواریین نے یہ خیال خام پکایا کہ عیسی مسیح کی مخالفت صرف عیسائیوں کو ناگوار ہوگی، نہ کہ مسلمانوں کو (حالانکہ مسلمانوں کو بھی عیسی مسیح پر سبّ وشتم کرنے سے کچھ کم صدمہ نہیں پہنچا)۔ مگر مرزائی اس کو سہہ گئے، اور شربت کا گھونٹ سمجھ کر پی گئے، تو اب مرزا جی اور محمد احسن امروہی صاحب کو خوف ہوا کہ ہم نے جو احادیث کی مخالفت کی ہے، تو ایسا نہ ہو کہ بعض کچے مرزائی جن پر اچھی طرح بروزیت اور ظلیت کا مسمریزم دم نہیں ہوا، یہ سمجھ کر کہ مرزا قادیانی جو اپنے کو اہل سنت جماعت میں گنتا ہے، سنت رسول اللہ و سنت صحابہ کا کٹا مخالف ہے، فرنٹ ہو جائیں، اور پھر کلنک کا ایک دوسرا ٹیکا ماتھے پر لگ جائے۔ اور بقول مثل دھوبی کا کتا گھر کا نہ گھاٹ کا۔ جس طرح عیسائیوں اور محمدیوں سے مطرود ہوئے اسی طرح مرزائیوں سے بھی مردود ہونا پڑے پس وہ سنت سنت بگھار رہے ہیں۔

محمد احسن امروہی صاحب کے کھانے کے دانت اور، دکھانے کے دانت اور ہیں، کون نہیں سمجھ سکتا۔

اور اگر واقعی سنت رسول اللہ ﷺ کے حامی ہیں تو غالباً نئے نبی کے اتخاذ سے تائب ہو گئے ہیں، اور ایمان کی تجدید کر لی ہے۔ اس صورت میں چشم ما روشن دل ما شاد، اور ہم امروہی صاحب کو مبارک باد دیتے ہیں۔ پس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امروہی صاحب ضرور یہ شعر پڑھیں

باز سنی شدم و دم بمحمد دادم

شوکت اللہ بیاید بمبارکبادم

اڈیٹر (شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۲۴ مئی ۱۹۰۳ء نمبر ۲۰۔جلد ۲۱۔۲۳۔ص ۵۔۶)

مرزا جی کے فتوے

اب تو مرزا جی فتوے بھی دینے لگے، مینڈ کی بھی چلی مداروں کو۔ بھلا اسلامی مفتیوں اور مشائخوں اور علماء نے جس شخص کی تکفیر کا فتوی دے دیا ہو، وہ کیونکر مفتی بن سکتا ہے۔

الحکم میں بعنوان استفتاء اور ان کے جواب، سوال و جواب شائع ہوتے ہیں۔ کسی نے سوال کیا کہ مولود کی نسبت حضور کیا فرماتے ہیں۔ تو آپ کیا دوٹپی جواب ہانکتے ہیں کہ:

محض آنحضرت ﷺ کا تذکرہ عمدہ چیز ہے اور قرآن میں بھی ہے: و اذكر في الكتاب ابراهيم۔

سوال از آسمان جواب از ریسمان اسی کو کہتے ہیں ۔ بھلا ایسا کون سا مسلمان ہے جو ذکر اللہ اور ذکر الرسول کو باعث سعادت نہ جانتا ہو۔ اس میں تو کسی کو بھی اختلاف نہیں، البتہ مجالس میلاد کے انعقاد کی ہیئت کذائی میں اختلاف ہے۔ مرزا جی اسی کو گول کر گئے اور بے چارہ سائل جواب سے محروم رہا۔

بات یہ ہے کہ جب مرزا جی خاتم الخلفاء ہیں، تو کسی نبی کا ذکر ولادت یا مطلق ذکر آپ کو کیوں گوارا ہونے لگا۔ یہ تو شرک فی الرسالۃ ہے۔ آنحضرت ﷺ کے ذکر میلاد کو جو آپ نے گول مول بیان کیا یعنی بطور من چاہے منڈیا ہلائے، اس سے روگردانی کی، تو اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ گور میں پاؤں لٹکائے بیٹھے ہیں، یا یوں کہو کہ قبر کا حریرا بن گئے ہیں۔ تو خیال ہوا کہ میں محفل میلاد سے انکار کروں گا تو میرے بعد کوئی میری میلاد کی محفل ہرگز نہ منعقد کرے گا، جس کا انعقاد مرزائیوں کا فرض ہے۔ کیا معنی آنحضرت ﷺ کا تو مولود ہو اور آپ کے ظل اور بروز کا مولود چار کے کاندھے چڑھنے کے بعد نہ ہو۔ اس سے یہ ثابت ہوگا کہ نہ آپ ظل ہیں نہ بروز ہیں۔ جب زندگی میں آپ نے اپنے چیلوں چاپڑوں کو الصلوۃ و السلام علیك یا رسول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الـلـہ کہنے کا تاکیدی حکم دے دیا ہے، تو اس جرنیلی آرڈر کا نفاذ تا قیامت سمجھئے۔ اور جس طرح آنحضرت ﷺ کے مولود کی مجلسیں ہوتی ہیں، آپ کے مولود کی مجلسیں بھی کیوں نہ ہوں۔

دوم، ہماری رائے میں تو آپ نے اپنے حکیم نورالدین صاحب بھیروی اور مولوی محمد احسن صاحب امروہی کو، جو کسی زمانہ میں خصوصاً بزمانہ حیات نواب سید صدیق حسن خان صاحب مرحوم، گاڑھے اہل حدیث تھے اور اب تک مجلس میلاد کو برا سمجھتے ہیں، میلاد کی در پردہ برائی بیان کر کے خوش کیا ہے۔ ورنہ مرزا جی کسی نبی کا مولود ٹھنڈی آنکھوں دیکھ سکیں، اور اس کا فتوی دے سکیں توبہ، توبہ!

غیرت از چشم برم روئے تو دیدن ندہم
گوش را نیز حدیثِ تو شنیدن ندہم

تعجب یہ ہے کہ مذکورہ بالا اور سود اور رہن وغیرہ کی حلت وحرمت کے فضول سوالات تو کئے جاتے ہیں، مگر یہ سوال نہیں کیا جاتا کہ تصویر کا بنانا اور اس کا گھر میں رکھنا اور نامحرم عورتوں کا دکھانا کیسا ہے، اور حج نہ کرنا اور دعوی کے ساتھ پیش گوئی کرنا یعنی اپنے کو غیب دان بتانا مذہب اسلام میں کیسا ہے۔ ہم حیران ہیں کہ جب مرزا غلام احمد قادیانی نیا نبی ہے تو پرانی اسلامی شریعت پر کیوں چلتا ہے، اس کا کھلم کھلا انکار کر کے اپنی نئی شریعت کیوں جاری نہیں کرتا۔ یہ کیا کہ آدھا تیتر آدھا بٹیر۔

کوئی پوچھے کس کا خوف ہے۔ زمانہ آزاد، عہد سلطنت آزاد، خیالات آزاد۔ اسی سے تو مرزا جی کی کمزوری ظاہر ہوتی ہے کہ وہ بالکل اپنے کانشس conscience کے خلاف کاروائی کر رہے ہیں۔ لیپا لک کا تو صرف یہ کام رہ گیا ہے کہ قرآن وحدیث میں جو باتیں ان کے مطلب کے موافق ہیں، وہ تو صحیح اور باقی غلط۔ ہم تو جب جانتے کہ کوئی نیا قانون جاری کیا جاتا جو بطور کلیہ کے ہوتا۔ مذہب اسلام سے جدی کوئی ہدایت جاری ہوتی۔ ہدایت تو رہی بالائے طاق، ہاں طرح طرح کی ضلالتیں ضرور جاری ہوتی ہیں، یا نئے نئے بے معنی الہامات کہ لیپا لک ایسا ہے اور لیپا لک ویسا ہے۔ اور پیش گوئی بھی گول مٹول ہوتی ہے جس کے دومنہ منافقوں کے منہ کی طرح ہوتے ہیں، تا کہ آئندہ تاویل کرنے اور اپنے حمقاء کے پٹیانے کا موقع ہاتھ آئے کہ چت بھی مرزا جی کی اور پٹ بھی مرزا جی کی۔ پس قادیان آنکھوں کے اندھوں اور گانٹھ کے پوروں کے لوٹنے کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اچھا خاصہ قمار خانہ ہے اور بس۔اڈیٹر (شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۲۴ مئی ۱۹۰۳ء نمبر ۲۰۔جلد ۲۱۔۲۳۔ص ۶۔۷)

لندنی مسیح اور قادیانی مسیح

جیسے لندن میں مسٹر پگٹ نے مسیح موعود ہونے کا دعوی کیا، مرزا جی کے پاؤں تلے کی زمین نکل گئی کہ ہیں! سچا مسیح موعود تو میں، یہ مکار جھوٹا لپاڑیا کہاں سے کود پڑا۔ مگر ذرا مسٹر پگٹ سے بھی پوچھنا چاہیے کہ وہ مرزا جی کو کیا سمجھتا اور کیا کہتا ہے۔ پگٹ کے گروہ نے پگٹ کو مسیح تسلیم کر لیا اور مرزا جی کے گروہ نے مرزا جی کو، حالانکہ دنیا میں ایسے بہت سے لوگ موجود ہیں جن کے معتقدین میں لاکھوں آدمی ہیں۔ ان میں سے ہر شخص دعوی کر سکتا ہے کہ میں مسیح ہوں، مہدی ہوں۔ لیکن کیا وہ سب مہدی اور مسیح ہو سکتے ہیں۔ سوڈان میں کتنے مہدی پیدا ہوئے۔ کیا ان میں ایک بھی سچا مہدی ہے۔ اپنی اپنی مکاری کی ڈیوٹی پوری کر کے حشرات الارض کی طرح معدوم ہو گئے۔

قادیانی مرزا جی نے جھلا کر اور غصے سے کپکپا کے ایک چٹھی مسٹر پگٹ کے نام لکھی ہے جس میں بدستور دو ٹپی پیشینگوئی ہانکی ہے۔ وہ لکھتے ہیں: اگر وہ (پگٹ) اپنے ان غیر متعلق دعووں سے توبہ کرے گا تو بہت جلد میری زندگی ہی میں ہلاک ہو جائے گا۔،

یہ ویسی ہی تاویل ہے جیسی میعاد مقررہ پیشین گوئی مسٹر آتھم کے نہ مرنے پر کی گئی۔ یعنی اس کے دل میں خوف طاری ہو گیا تھا، اسلئے ہلاک نہ ہوا۔ اس لغو تاویل کی بارہا چھتاڑ ہو چکی ہے۔ چونکہ مرزا جی خوب جانتے ہیں کہ میری پیش گوئی غلط اور گوزشتر ہے، لہذا کوئی میعاد نہیں بتائی کیونکہ ان کو آتھم والی پیش گوئی کا خوف ہوا۔ صرف لفظ (بہت جلد) لکھنے پر ٹالا۔

دوم، اگر مسٹر پگٹ، مرزا جی کی زندگی میں نہ مرا تو وہ کہہ سکتے کہ میں نے تو یہ قید لگائی تھی کہ اگر وہ اپنے دعووں سے توبہ نہ کرے گا، تب ہلاک ہوگا۔ اب چونکہ وہ زندہ رہا، لہذا ضرور اپنے دعووں سے تائب ہو چکا ہے۔ وہی آتھم والی راگ مالا لعنت الله على الكاذبين۔

اب فرمایئے مرزا جی کی پیش گوئی نے کیا تیر مارا۔ ہر مدبر بلکہ ہر شخص کہہ سکتا ہے کہ فلاں معاملے کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلو یوں نہ ہوا، تو مضر ہوگا اور یوں ہوا، تو مفید ہوگا۔ ایک وکیل اپنے موکل سے کہہ سکتا ہے کہ اگر تم نے اپنی ڈیفنس عمدہ طور پر کی، تو تم رہا ہو جاؤ گے ورنہ سزا پاؤ گے۔ دونوں باتوں میں سے ایک بات ضرور ہو کر رہتی ہے مگر کیا ہر وکیل مسیح موعود ہے۔ معلوم نہیں مرزائیوں کی عقل کہاں غتربود ہوگئی ہے کہ اپنے پیرومرشد کی چالوں کو نہیں سمجھتے اور اس کو مسیح موعود تسلیم کر لیتے ہیں صم بکم عمی فھم لا یر جعون۔ اڈیٹر

(شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۲۴ مئی ۱۹۰۳ء نمبر ۲۰۔ جلد ۲۱۔ ۲۳۔ ص ۷۔ ۸)

الہام اور پیشین گوئی

بے شک ہر انسان کے دل پر اس کے کانشنس کی صلاحیت اور قابلیت کے موافق الہام ہوتا ہے۔

الہام نہ صرف نیکی سے، بلکہ بدی سے بھی متعلق ہے: الھمھا فجو ر ھا و تقواھا

مگر یہ ایسی کیفیت نہیں جس کو بجز ملہم کے کوئی اور محسوس کر سکے، کیونکہ علیم بذات الصدور صرف خدائے علام الغیوب ہے۔ سچے الہام کے آثار دوسروں پر بھی کھل جاتے ہیں، جیسے پھولوں کی خوشبو کہ آنکھوں کو محسوس نہیں ہوتی مگر دماغی حسّ میں پہنچ جاتی ہے۔ سچے الہام کی یہی صفت ہے، اور چونکہ کوئی شخص اپنا دل چیر کر کسی کو نہیں دکھا سکتا تا کہ معلوم ہو کہ الہام ہے یا اضغاث احلام، یا وسوسہ احتلام، یا خیالات فسق وحرام، یا صور اصنام او ہام، لہذا ہر مکار دعوی کر سکتا ہے کہ مجھ پر الہام ہوتا ہے جس کا ثبوت مریدوں اور چیلوں کے محض عقیدے کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ بعض بہروپئے اور سادھو بچے تو روغن قاز مل کر وہ وہ روپ گانٹھتے ہیں کہ بڑے بڑے سیانے کوّے ان کے دام میں پھنس جاتے ہیں۔ بھوپال میں مولوی محمد بشیر صاحب سہسوانی جو مشاہیر علماء اہل حدیث سے ہیں، ان پر ایک سادھو بچے نے ایسا افسون کر دیا کہ اس کے جھانسوں اور مکر وزور کے لاسوں میں پھنس کر کبوتر بن گئے، اور بیعت ہو کر اسی کا دم بھرنے لگے۔ اور بالآخر اعلان دیا کہ یہ شخص مجدد ہے۔ شوکت اللہ کو اس سادھو بچے کی حقیقت اچھی طرح معلوم تھی، اور اس کا تجربہ ہو چکا تھا جب کہ وہ ایک دفتری کے امرد لونڈے پر فریفتہ ہوا تھا، اور رات دن اس کے تعشق میں روتا، اور درس و وعظ سے جو کچھ کما تا اس کے والدین کے چولھے میں جھونک دیتا تھا۔ چنانچہ کئی سو روپیہ اس کے والدین کو دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ مکار بڑی بڑی چالوں سے لوگوں کو ٹھگتا تھا۔ایک مرتبہ اپنے وطن سے متواترا اپنے نام خط منگوا لئے کہ فلاں شخص کے قرض میں آپ کا گھر نیلام ہونے والا ہےاور عدالت نے اس کو ڈگری دے دی ہے۔اس عیار نے لوگوں کو وہ خطوط دکھائے اور یوں رقمیں اینٹھیں۔ بالآخراسی دفتری کے لونڈے کے تعشق میں بدنام ہو کر یہ لوطی بڑی رسوائی اور تفضیح کے ساتھ نکالا گیا۔زار و قطار روتا ہوا ہمارے پاس آیا کہ للہ میری دست گیری کرو اور مجھے وطن تک پہنچا دو۔الغرض ہم نے..روپئے دئے اور رخصت کیا۔

جب ہم کو مولوی محمد بشیر سہسوانی کی نو گرفتاری کا حال معلوم ہوا،اور چار طرف سے بعض معتبر اور مستند لوگوں کے خطوط آئے، بھوپال سے بھی نامہ نگار نے مولوی صاحب جیسے متقی اور عامل بالحدیث کی حالت پر افسوس ناک مضمون بھیجا،تو ہم نے مولوی صاحب کو ڈانٹا۔ چنانچہ وہ اپنی سادہ لوحی پر نادم اوراس حرکت سے تائب ہوئے،اوراعلان دیا کہ مجھ پراس مصنوعی مجدد فی الدین کا کذب ظاہر ہوگیا،لہذا بیعت فسخ کرتا ہوں۔

یہ سادھو بچہ متصل کے ایک اور قصبہ میں پہنچا،اور وہاں کے مسلمانوں کو چکنے چپڑے وعظ سے ٹھگنا چاہا۔ایک صاحب نے حضرت شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی مرحوم کے نام اس شخص کی کیفیت معلوم کرنے کے لئے خط بھیجا۔حضرت مرحوم نے جواب میں لکھا کہ یہ شخص بڑا ظالم ہے،اس کے کید سے بچتے رہو۔ بالآخر وہاں سے بھی نکالا گیا۔

اس شخص کی ظاہری حالت یہ تھی کہ ایک لمبا کرتا اور ایک تہمد اور ایک کمبل اوڑھے ہوتا تھا۔ گلے میں حمائل کلام مجید تھی اور بس۔خواہ مخواہ بھی ہر شخص دھوکے میں آجاتا تھا کہ ایک باخدا بزرگ بلکہ ولی اللہ ہے۔

سادھو بچے تو وہ وہ روپ گانٹھتے ہیں کہ قادیانی مرزا جی ان کے مقابلے میں پیر نابالغ ہیں۔کیا طاقت ہے کہ ان کی خودغرضی کا بھید کسی پر کھل سکے۔مرزا جی نے تو اکثر اوقات آپ اپنی قلعی کھول دی ہےاور کھول رہے ہیں۔گرگٹ کی طرح بیس پچیس سال کے عرصہ میں کیا کیا رنگ بدلے۔اولاً الہام کے مدعی، پھر مثیل المسیح، پھر مسیح موعود اور مہدی مسعود، پھر ظلی اور بروزی نبی، پھر خاتم الخلفاء اور امام الزمان ہو گئے۔جس شخص کو ذرا بھی عقل ہے وہ اس تغیر حالت سے نتیجہ نکال سکتا ہے کہ آپ بظاہر سب کچھ ہیں مگر درحقیقت کچھ بھی نہیں مرزا جی اپنی زبان حال سے یہ شعر پڑھ رہے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گو کوئی آ کے دیکھے تو کچھ بھی نہیں ہوں میں
سر پر اٹھائے پھرتے ہیں شور و فغان مجھے

مرزا صاحب اگر صرف مدعی الہام رہتے تو یقیناً دس گنے زیادہ ترقی کرتے، مگر چور کے پاؤں کہاں ہوتے ہیں، کچے سادھو بچوں میں استقلال کہاں۔ اولاً پیٹ میں قرقرا ہوا، ریاح فاسد کی گھوڑ دوڑ ہونے لگی۔ پھر سوء ہضم کی نوبت آئی۔ پھر تخمر ہوا، پھر ہیضہ ہوا، پھر اس کی سمّیت وبائی طور پر تمام مرزائیوں میں پھیل گئی کیونکہ بے احتیاطی کے نتائج ایسے ہی ہوتے ہیں۔ ہیضہ اور طاعون وغیرہ سب انسانی افعال کے ثمرات ہیں۔ خدا تعالی جس کی صفت رحمٰن ورحیم ہے کسی کو ہلاکت میں نہیں ڈالتا، بلکہ انسان خود ہلاکت میں پڑتا ہے، ورنہ خدا تعالی ہرگز یہ ارشاد نہ کرتا لا تلقوا بایدیکم الی التهلكة یعنی اپنے ہاتھوں اپنے کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اکثر ہلاکتیں خلاف مرضی الٰہی اور خلاف مشیت ہیں، جس طرح شراب خوری حرام کاری قتل اور سفک اور ظلم اور لہب خلاف مرضی الہی ہے۔ پس مکاروں اور کذابوں کا الہام بھی ہرگز خدا کی طرف سے نہیں ہوتا۔ یہ تو خدا پر تہمت ہوتی ہے اور مفتری علی اللہ سخت عتاب کا مستوجب ہوتا ہے۔

جب آپ (مرزا قادیانی) نے براہین احمدیہ لکھی تو بیان کیا کہ میرے بطن سے الہام کی سرسراہٹ ہوتی ہے، اور پھر جھٹ سے بارہ ہزار روپئہ کی جائداد کا انعام اس شخص کے لئے مشتہر کیا جو براہین احمدیہ کا جواب لکھ دے۔ آریہ نے تکذیب براہین لکھ کر شائع کر دی۔ انعام کا خبط تو آپ کی گھٹی میں نیچرل طور پر پڑا ہے، ہر معاملہ میں تھیلیاں اور ہمیانیاں اگلتے ہی رہتے ہیں، مگر آج تک کسی کو پھوٹی کوڑی بھی دی ہو، تو خدا کرے قسمت ہی پھوٹے، اور تو کیا کہیں۔

فی الحقیقت چال تو بہت خاصی ہے۔ حمقاء میں غل مچ جاتا ہے کہ ایک شخص اپنی ساری جائداد نکے پر دھرے دیتا ہے۔ بالکل ولی اللہ اور خلوص اور للّٰہیت کا پتلا ہے، یہ خبر نہیں کہ: زر زر کشد در جہان گنج گنج

قادیانی مرزا جی گویا اپنی نبوت کو روپئہ پیسہ کا لالچ دے کر فروخت کر رہے ہیں۔ اگر کسی نے انعامی مجوزہ رقم دے دی، تو نبوت گویا فروخت ہوگئی اور مرزا جی اس کے حلقہ بگوش غلام بن گئے، اور اگر کوئی گاہک نہ ہوا، تو آپ فرمائشی نبی ہیں ہی۔ گویا مرزا جی یہ ثابت کر رہے ہیں کہ میں نبی نہیں بلکہ ایک متمول سیٹھ ساہوکار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوٹھی وال ہوں۔ میرے پاس لاکھوں روپئہ جمع ہے۔ کیا کسی نبی نے اپنی نبوت کا دار و مدار روپئہ پیسہ پر رکھا ہے اور اس طرح اپنی نبوت اور اپنا اعجاز فروخت کیا ہے۔ جب آتھم کی پیشین گوئی میں مرزا جی کے منہ پر قدرتی تھپڑ لگا، یعنی وہ میعاد مقررہ میں فوت نہ ہوا، تو آپ نے جھٹ سے اشتہار دیا کہ آتھم حلف سے کہدے کہ اس پر (پیش گوئی کا) خوف طاری نہ ہوا تھا اور دس ہزار لے جائے۔ مرزا جی کو خوب معلوم تھا کہ انعام کی شرط ہر گز پوری نہ ہو سکے گی کیونکہ اس کے یہ معنی تھے کہ آتھم جو مسیحی ہے، مرزائی بن جائے۔ اس عیاری پر مرزائی پھولے نہیں سماتے کہ حضرت اخبث وانجس کی پیش گوئی بال باندھی پوری ہوئی۔ ارے واہ! رے بہادرو، تمہارے کیا کہنے۔ نامردی تو خدا نے دی مگر مار مار تو کئے جاؤ۔

الہام تو قرآن وحدیث سے بالضرور ثابت ہے، مگر یہ کہاں لکھا ہے کہ جس پر الہام ہو وہ غیب دان پیشین گو بھی ہو۔ یعنی اس میں خدائے علام الغیوب کی صفت غیب دانی پیدا ہو جائے۔ اس صورت میں تو وہ خدا ہوا، نہ کہ صاحب الہام۔ اس لئے مذہب اسلام میں رمالوں اور نجومیوں اور پیش گوئی کرنے والوں کی مذمت وارد ہوئی ہے۔ مگر حمقاء کا کیا علاج کہ جو شخص صاحب الہام ہو اس کو غیب دان بھی تصور کرنے لگتے ہیں۔ ایسے ضعیف الاعتقاد مسلمان لاکھوں موجود ہیں جو مشائخ اور پیروں کو غیب دان جانتے ہیں، مرزائیوں پر حصر نہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی ڈھٹائی دیکھئے کہ کھلم کھلا خلاف کتاب وسنت ہنکارتا ہے کہ فلاں شخص اتنے عرصہ میں مر جائے گا، اور میری سینکڑوں پیش گوئیاں (غیب دانیاں) آفتاب نصف النہار کی طرح پوری ہوئیں۔ ایک بھی پوری نہیں ہوئی اور سب کی سب ٹیچ کھیت پٹ پڑیں۔ مگر بے حیائی تیرا آسرا۔

خوب یاد رکھو کہ جو شخص کسی انسان میں خدائی صفت ٹھونستا ہے وہ اس کو خدا سمجھتا ہے، نہ کہ صرف نبی اور رسول۔ اب مرزائیوں سے پوچھو کہ وہ مرزا کو غیب دان جانتے ہیں یا نہیں۔ اگر جانتے ہیں تو کافر ہوئے، اور اگر نہیں جانتے تو مرزائیت کی جانب سے مردود مطرود ہو گئے۔ اڈیٹر (شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ یکم جون ۱۹۰۳ء ص ۱۔۳)

(الحکم میں الہام کے بارے میں قادیانی کا مضمون بایں الفاظ شائع ہوا تھا:

سچا الہام اور اوس کی علامات: ۱: وہ اس حالت میں ہوتا ہے کہ جب کہ انسان کا دل آتش درد سے گداز ہو کر مصفا پانی کی طرح خدا تعالیٰ کی طرف بہتا ہے۔ اسی طرف حدیث کا اشارہ ہے کہ قرآن غم کی حالت میں نازل ہوا لہذا تم بھی اس کو غم ناک دل کے ساتھ پڑھو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔سچا الہام اپنے ساتھ ایک لذت اور سرور کی خاصیت لاتا ہے اور نا معلوم وجہ سے یقین بخشتا ہے اور ایک فولادی میخ کی طرح دل کے اندر دھنس جاتا ہے اور اس کی عبارت فصیح اور غلطی سے پاک ہوتی ہے۔

۳۔ سچے الہام میں ایک شوکت اور بلندی ہوتی ہے اور دل پر اس سے مضبوط ٹھوکر لگتی ہے اور قوت اور رعب ناک آواز کے ساتھ دل پر نازل ہوتا مگر جھوٹے الہام میں چوروں اور مخنثوں اور عورتوں کی سی دھیمی آواز ہوتی ہے کیونکہ شیطان چور اور مخنث اور عورت ہے۔

۴۔سچا الہام خدا تعالی کی طاقتوں کا اثر اپنے اندر رکھتا ہے اور ضرور ہے کہ اس میں پیش گوئیاں بھی ہوں اور وہ پوری بھی ہو جائیں۔

۵۔سچا الہام انسان کو دن بہ دن نیک بناتا جاتا ہے اور اندرونی کثافتیں اور غلاظتیں پاک کرتا ہے اور اخلاقی حالتوں کو ترقی دیتا ہے۔

۶۔ سچے الہاموں پر انسان کی تمام اندرونی قوتیں گواہ ہو جاتی ہیں۔اور ہر ایک قوت پر ایک نئی اور پاک روشنی پڑتی ہے اور انسان اپنے اندر ایک تبدیلی پاتا ہے اور اس کی پہلی زندگی مر جاتی ہے اور نئی زندگی شروع ہوتی ہے اور وہ بنی نوع انسان کی ایک عام ہمدردی کا ذریعہ ہوتا ہے

۷۔سچا الہام ایک ہی آواز پر ختم نہیں ہوتا کیونکہ خدا کی آواز ایک سلسلہ رکھتی ہے وہ نہایت ہی حلیم ہے جس کی طرف توجہ کرتا اس سے مکالمت کرتا ہے اور سوالات کا جواب دیتا ہے اور ایک ہی مکان اور ایک ہی وقت میں انسان اپنے معروضات کا جواب پا سکتا ہے گو اس مکالمہ پر کبھی فترت کا زمانہ بھی آجاتا ہے۔(الحکم ۷ امئی ۱۹۰۳ء ص ۸)

عیسی مسیح کے معجزات سے انکار بھی اور اقرار بھی

۷ امئی ۱۹۰۳ء کے الحکم میں لکھا ہے کہ کسی شخص نے سوال کیا تھا کہ کیا عیسی مسیح کے بن باپ پیدا ہونے کی کوئی صریح آیت کلام مجید میں ہے۔،

مرزا جی نے جواب میں آیت ان مثل عیسی عند الله کمثل آ د م پیش فرمائی یعنی عیسی کی مثال خدا کے نزدیک ایسی ہے جیسی آدم کی مثال جو نہ صرف بے باپ کے بلکہ بے ماں کے بھی پیدا ہوئے مطلب یہ ہے کہ عیسی کی پیدائش پر تو تم کو تعجب ہے مگر آدم کی پیدائش پر تعجب نہیں جو اس سے بھی عجیب تر ہے۔

یہاں تک تو مرزا جی بہت خاصے رہے، مگر جو معجزات خود عیسی مسیح نے دعوے کے ساتھ دکھائے کہ ابر ی ا لا کمه و الا برص و ا حی المو تی با ذ ن الله ،اس سے مرزا جی کو انکار ہے، حالانکہ یہ بھی قرآن مجید ہی کی آیت ہے۔اس کے جواب میں مرزا جی کہتے ہیں کہ عیسیؑ سے درحقیقت کوئی معجزہ ہی نہیں ہوا اور آیت میں مراد احیاء قلوب یعنی ہدایت ہے۔لیکن ہدایت تو انبیاء اور اولیاء اللہ اور اہل اللہ اور علماء بھی کرتے ہیں حضرت عیسیؑ کی کیا تخصیص ہوئی اور وہ کیونکر دوسرے انبیاء کرام سے اس خاص معجزے میں ممتاز ہوئے۔ یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہی بات ہے کہ نؤ من ببعض و نکفر ببعض۔

بات یہ ہے کہ مرزا جی کا ایمان خدائی معجزات پر ہے، انبیاء ورسل کے معجزات پر نہیں۔ یہاں وہ لاز آف نیچر Laws of nature کے قائل ہیں کہ کوئی بات اس کے خلاف نہیں ہوسکتی تو پھر مرزا جی نبی بن کر اپنی پیشین گوئیوں کو معجزہ کیوں قرار دیتے ہیں اور اپنی کتابوں کا نام اعجاز المسیح اور اعجاز احمدی کیوں رکھتے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک تو انبیاء خلاف نیچر کوئی معجزہ دکھا ہی نہیں سکتے۔ یہ پرائی بدشگونی کیلئے اپنی ناک پر استرا چلانا نہیں تو کیا ہے۔

پھر مرزا جی کا یہ جواب صرف مسلمانوں کے لئے ہے نہ کہ مخالفان اسلام دہریوں وغیرہ کے لئے کیونکہ جب وہ عیسی مسیح کے بن باپ پیدا ہونے کے قائل نہیں، تو آدمؑ کے بن باپ اور ماں کے پیدا ہونے کے کب قائل ہوں گے۔ پرانے فلاسفر تو یہ کہتے ہیں کہ تمام نوعیں قدیم ہیں، پس انسان بھی قدیم ہے۔ اسی بنا پر یورپ کے بعض جدید فیلسوف کہتے ہیں کہ انسان اصل میں بندر اور لنگور تھے، اور دیکھ لو دونوں کا چہرہ بشرہ مشابہ ہے۔ جب ان کی نسل بڑھی تو جنگلوں کے غاروں اور پہاڑوں کی کھوہوں سے نکل کر جھونپڑے بنانے لگے، اور محنت وریاضت اور مسّ وغیرہ سے بال گر گئے، دم جھڑ گئی، اچھے خاصے مہذب اور متمدن انسان ہو گئے

مرزا جی کو اگر کوئی آریہ لپٹ جائے تو بغلیاں جھانکنے لگیں گے حالانکہ وہ آریا کی تردید کے مدعی ہیں اور اوائل میں اس کی بعثت اسی لئے تھی۔

پھر اگر کوئی دہریہ یا آریا یہ کہنے لگے کہ مرزا جی آیت موصوفہ کا جزء کھا گئے۔ وہ کیا خلقتہ من تراب، یہ ٹکڑا آیا تو آدم کی صفت واقع ہوگا یا حال۔ مطلب یہ ہوا کہ عیسیٰؑ کی مثال آدمؑ کی سی ہے جس کو خدا نے مٹی سے پیدا کیا۔ پھر مٹی سے تو تمام اجسام پیدا ہوئے ہیں جو عناصر اربعہ کا ایک رکن ہے۔ اگر عیسیٰؑ بھی اسی سے پیدا ہوئے تو کیا اعجاز ہوا۔ اور اگر کہو کہ عیسیٰؑ کی نسبت قرآن مجید میں یہ آیت وارد ہے کہ نفخنا فیه من روحنا اور روح مجردات سے ہے نہ کہ مادیات سے، تو خدا تعالی نے عیسیٰؑ کی جو مثال آدمؑ سے دی ہے کہ اس کو مٹی سے پیدا کیا، وہ غلط ہوگئی۔

مرزا جی اور ان کے عقل کل اور تمام مرزائی اس اعتراض کا جواب دے دیں، تو ہم اپنا دعوی تجدید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھوڑ دیں۔ جب مرزا جی کا یہ دعوی ہے کہ میں امام الزمان ہوں، تو تمام مذاہب کے اعتراضوں کا جواب کیوں نہیں دیتے۔ اڈیٹر صاحب الحکم اور البدر کو دو ہفتے کی مہلت دی جاتی ہے۔ اس کے بعد ہم خود جواب دیں گے کیونکہ سخن فہمی عالم بالا معلوم ہے۔ اڈیٹر (شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ یکم جون ۱۹۰۳ء نمبر ۲۱۔ جلد ۲۱۔ ۲۳۔ ص ۳۔ ۴)

وہی منارہ مسیح مرزائیوں کا ٹھاکر دوارہ

منارہ کیا ہے، فساد کا شرارہ، خلاف کا انگارہ، شرک فی الرسالۃ والتوحید کا نقارہ، طرح طرح کے احداث کا پٹارہ، بدعت کا پشتارہ، کدورت ونفاق کا غبارہ، الغرض ہر طرح نا کارہ ہے۔ مگر اڈیٹر صاحب الحکم اس کو منجملہ مذہبی شعائر کے قرار دیتے ہیں۔ مقدس مذہب تو ایسی مزخرفات بدعات شرکیہ تعمیرات سے بالکل منزہ ہے، ہاں جدید مذہب مرزائی کی شعائر سے ہو تو مضائقہ نہیں۔

جب ڈپٹی کمشنر گورداسپور کے حضور اس کی مخالفت میں چند عرائض گزریں اور بٹالہ کے تحصیل دار صاحب بغرض تحقیقات قادیان تشریف لائے اور فریقین کے عذرات قلم بند کر کے لے گئے، تو اب الحکم میں یہ عذر پیش کیا جاتا ہے کہ یہ منارہ مسجد کے متعلق ہے، اور عبادت گاہ ہے، کوئی سیر گاہ نہیں جس پر چڑھ کر تماشائی لوگ شرفاء کے مکانات میں تاک جھانک لگائیں گے اور مستورات کی پردہ دری کرینگے، حالانکہ منارہ اس لئے ہوتا ہے کہ لوگ اس پر چڑھیں اور اس کے گردو پیش کا نظارہ کریں، جیسا کہ ہمارے اخبار کے بیشتر ناظرین کو بھی جامع مسجد وغیرہ کے مینار پر چڑھنے اور اس کے گردو پیش مکانات اور حوالی کی فضا کے نظارے کا اتفاق ہوا ہوگا۔ یہ منارے مسجد سے علیحدہ نہیں ہوتے بلکہ اس کا جزء ہوتے ہیں، اور نہ ان کا کوئی جداگانہ نام ہوتا ہے جیسا اس منارے کا نام منارۃ المسیح ہے اور اخبار الحکم کی پیشانی پر اس کی تصویر ہے اور اس کے نیچے یہ شعر لکھا ہے

نظر آئے گی دنیا کو ترے اسلام کی رفعت
مسیحا کا بنے گا جب یہاں مینار یا اللہ

منارۃ المرزا کے دعوی کی تعمیر میں دہلی کی ایک نظیر پیش کی گئی ہے جو حال میں ڈپٹی کمشنر دہلی نے فیصل کی ہے اور مسجد کے بنانے کی اجازت دی ہے۔ مگر منارۃ المسیح کو اس سے کیا تعلق ہے، مسجد کے معنی ہی سجدہ گاہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ہیں۔ کیا اس منارے کے اندر یا اس پر چڑھ کر نماز پڑھی جائے گی۔ یہ تو محض شہرت اور دنیا طلبی کے واسطے ہوگا۔ یہ منارہ مسجد کا جزء تو اس صورت میں ہوتا کہ اس کے برج کی تعمیر کے دائیں بائیں ہوتا یعنی چھوٹی برجی کو بلند کیا جاتا جیسا کہ خود الحکم میں لکھا ہے کہ یہ منارۃ مسجد کے مشرقی گوشہ پر بنایا جانا تجویز ہوا ہے۔

الحکم ہی بتائے کیا کسی مسجد کا مشرقی گوشہ بھی مسجد ہوتا ہے، البتہ مغربی گوشہ تو مسجد ہوسکتا ہے۔

دوسری بات ہے کہ مرزا جی نے اپنی جدید شریعت کی رو سے مرزائیوں کو بجائے مغرب کے مشرقی جانب منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم دیا ہو۔ کیا موجودہ مسجد نماز پڑھنے کو کافی نہیں کہ مسجد میں دوسری مسجد بنائی جاتی ہے۔ یہ محض اسراف ہے جس کی مذمت قرآن مجید میں ہے کہ ان اللہ لا یحب المسرفین، اور محض تبذیر ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ فرماتا ہے ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین یعنی خدا تعالیٰ فضول خرچ کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا اور تحقیق فضول خرچ کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔

اور ظاہر ہے کہ حسب منطوق آیت بالا مرزائی لوگ مقامات دور دراز سے اس کی زیارت کو جوق جوق آئیں گے، کوئی بوسہ دے گا، کوئی اس کے آگے ماتھا رگڑے گا، کوئی منتیں مانے گا، کوئی منتیں پوری کرے گا، یہ تو اچھا خاصہ بت خانہ ہے، بلکہ بت خانہ سے بھی گیا گزرا ہے، کیونکہ اس میں آخر کوئی مورت تو ہوتی ہے، یہاں تو ڈھاک کے تین پات بھی نہیں۔ ہاں مرزا جی اس میں اپنا بت رکھوا دیں تو بت خانہ کی پوری تکمیل ہو جائے اور جب کہ مرزا کی تصویر ہر مرزائی گھر میں موجود ہے تو کیا وجہ ہے کہ اس میں تصویر نہیں۔ یہ ایسا خبیث اور ملعون فعل ہے جس سے مقدس اسلام کی توہین ہوتی ہے اور کسی مسلمان کا کام نہیں کہ اسکی تائید کرے۔

منارے کی ہوس میں کیوں تو بت خانے سے پھرتا ہے
کہ یاں تو کوئی صورت بھی ہے واں دھوکہ ہی دھوکا ہے

خدا تعالیٰ مسلمانوں کو ایسے شرک اور ایسے مشرکانہ مذہب سے بچائے۔ اگر یہ منارہ تعمیر ہوگیا تو دنیا دیکھے گی کہ مرزا جی کے مرنے کے بعد چند اپاہج اسکے مجاور بن بیٹھیں گے۔ اور کیا عجب ہے کہ اس میں مرزا قادیانی کا بت بھی رکھا جائے۔ مرزا قادیانی اور مرزائیوں کو اب تو یہ مرن ہے کہ منارے کی تعمیر پر مسیحیت اور مہدویت اور بروزیت منحصر ہے، منارہ نہیں تو مرزائی مذہب بھی نہیں۔ یہ وہ منارہ ہے جس کیلئے سال ہا سال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے پیش گوئیاں ہو رہی ہیں کہ منارے کے تیار ہوتے ہی مرزائی چاروں طرف سے پل پڑیں گے اور دھڑا دھڑ سجدے میں گریں گے، پھر تو چھنا چھن پو بارہ ہو جائے گی، جائدادیں خریدی جائیں گی اور تمام مغلانیاں مرصع بجواہر زیورات سے گوندنی کی طرح لد جائیں گی۔ اب یہ تمام ارمان خاک میں ملے جاتے ہیں، مسیحیت یا دجالیت برباد ہوتی ہے۔ اور ہم کو معلوم ہوا ہے کہ جیسے تعمیر منارہ کی مخالفت ہوئی ہے مرزا جی انگاروں پر لوٹ رہے ہیں خواب وخور حرام ہو گیا ہے۔ ہر چند بعض قانونی مرزائی تشفی دے رہے ہیں اور ڈہارس باندھ رہے ہیں کہ حضور اقدس منارہ کی تعمیر کا رکنا محال عقلی و عادی ہے کیونکہ گورنمنٹ آزاد ہے اس نے مذہب کو آزادی عطا کر رکھی ہے وہ ہرگز اپنی عطیہ آزادی کو سلب نہیں کر سکتی۔ اور اچھا ہم مسلمان نہ سہی، اور مذہب اسلام میں ایسی تعمیرات کی اجازت بھی نہ سہی، لیکن آخر ہمارا کوئی مذہب تو ہے جس کی محافظ گورنمنٹ ہے۔

لیکن مرزا جی پر یاس غالب ہے اور جی چھوٹ گیا ہے اور یہی علامت بری ہے کیونکہ جب کسی مریض پر خوف غالب ہو جاتا ہے خواہ اس کا مرض ایسا نہ ہو، تاہم وہ جاں بر نہیں ہوتا۔ ناامیدی ہی اس کے حق میں ملک الموت بن جاتی ہے۔ بلی کسی کبوتر پر جھپٹا مارے اور وہ اس کے پنجے سے نکل جائے، خواہ کوئی زخم بھی کبوتر کے نہ لگا ہو، تاہم وہ خوف سے مر جاتا ہے۔ منارہ تو گیا جہنم میں، ہم کو اس کے ساتھ مرزا جی کی جان کے لالے نظر آتے ہیں۔ مسیحیت اور مہدویت (مرزائیت) چند اینٹوں پر موقوف ہے، وہ ڈھے گئیں تو مذہب بھی ڈھے گیا۔ اس سے زیادہ کون سا مذہب خام اور بے اصل ہوگا۔

ہم ابھی نہیں کہہ سکتے کہ منارہ کے مقدمے کا انجام کیا ہوگا۔ ہاں استخارہ کر کے جناب باری سے دعا کریں گے کہ ہم پر اس کا انجام منکشف ہو جائے۔ انشاء اللہ منکشف ہوگا اور پھر ناظرین کو اطلاع دیں گے کیونکہ یہ ایک امر اہم ہے جس پر الحاد وارتداد کا قیام یا استیصال وانہدام منحصر ہے اور ہم کو کامل امید ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے دین حق کا ضرور حامی ہوگا، وہ الحاد اور کفر کا ہرگز بول بالا نہ ہونے دے گا۔ اڈیٹر

(شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ یکم جون ۱۹۰۳ء نمبر ۲۱۔ جلد ۲۱۔ ۲۳۔ ص ۴۔ ۶)

(الحکم قادیان میں اس منارے سے متعلق ایک مضمون یوں شائع ہوا:

منارۃ المسیح اور اس کی مخالفت:... ہم کو معلوم ہوا ہے کہ سنت اللہ کے موافق اس مینار کی تعمیر کی مخالفت کی جا رہی ہے اور ڈپٹی کمشنر گورداسپور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ذمہ دار حکام کو اس مینار کی تعمیر کی خیالی مضرتوں سے بدظن کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس لئے ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ اپنے فرض منصبی کے لحاظ سے میجر ڈالس کو اس مغالطہ سے بچانے کی کوشش کریں جو ان کو دیا جاتا ہے اور ہم موصوف کی بیدار مغزی اور معاملہ فہمی سے امید کرتے ہیں کہ وہ اس معاملہ پر سرسری نظر نہ کریں بلکہ بغور اس کو دیکھیں گے اور اصل معاملہ کی تہ تک پہنچ کر مناسب نوٹس لیں گے۔

ہم خیال کرتے ہیں کہ صاحب موصوف کو اس امر کی بخوبی اطلاع ہوگی کہ قادیان میں بعض لوگ اس قسم کے موجود ہیں جو مرزا صاحب کی مخالفت کرنا ضروری سمجھتے ہیں اور ہر معمولی اور ادنی معاملہ کو ہندو مسلمانوں کا سوال بنا دینا ان کی اغراض میں داخل ہے۔ چونکہ ہمیں یقین ہے کہ صاحب موصوف کے پاس اس قسم کے لوگوں کی ایک فہرست ہوگی، اس لئے ہم ضرورت نہیں سمجھتے کہ اس پر زیادہ بحث کریں اور تفصیل دیں لیکن ہاں اگر وہ پھر بھی چاہیں تو ہم ان کو اس قسم کے لوگوں کا تفصیل کے ساتھ علم دے سکتے ہیں۔

بہرحال منارۃ المسیح کی مخالفت کا شور جو بلند کیا جاتا ہے اس کی غرض بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان اور آپ کی جماعت کو دکھ دیا جاوے۔

صاحب موصوف اگر خود قادیان میں آئیں اور وہ چند روز قیام کریں تو انہیں مفصل حالات یہاں کے معلوم ہو سکتے ہیں اور بحیثیت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ انہیں معلوم ہونے چاہییں۔ اب تک جو کچھ آپ کو معلوم ہوگا وہ محض عارضی کارجی اور درمیانی اطلاعوں کی بنا پر ہوگا۔

غور طلب امر منارۃ المسیح کی تعمیر کے متعلق یہ ہے کہ کیا یہ منارۃ المسیح کی تعمیر کسی مذہبی امر پر مبنی ہے یا نہیں؟ کیونکہ اگر منارۃ المسیح کی تعمیر مذہبی اصل پر مبنی ہے تو غالباً صاحب موصوف اس نکتہ پر پہنچ جائیں گے کہ مخالفت کرنے والے محض گورنمنٹ کو بدنام کرنا چاہتے ہیں اور یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ وہ مذہبی امور میں باوجودیکہ مذہبی آزادی دی گئی ہے دست اندازی کرتی ہے جو بالکل غلط ہے۔

یہ منارہ ایک مذہبی اصل پر جو عظیم الشان پیش گوئی کے رنگ میں ہے تعمیر کیا جاتا ہے اور اس کے روکنے کی کوشش کرنا ایک کثیر التعداد جماعت کے مذہبی فیلنگس religious feelings کو صدمہ پہنچانے کی کوشش کرنا ہے اور ہماری عبادات میں سد راہ ہونا ہے۔

یہ سوال کہ منارۃ المسیح کی تعمیر سے بے پردگی ہوگی۔ ے خود ڈپٹی کمشنر قانونی طور پر حل کر سکتے ہیں کہ کیا اپنے مکان کے اندر تعمیرات محض اس بنا پر روکی جا سکتی ہیں کہ وہ کسی دوسرے کے مکان سے اونچی ہیں۔ اگر یہ کوئی قانونی نکتہ ہے تو پھر لاہور امرتسر کی وہ تمام عظیم الشان بلند عمارتیں گورنمنٹ کو گرا دینی چاہییں جن پر چڑھ کر دوسروں کے گھروں میں نظر پڑ سکتی ہے۔ ہم تفصیل کے ساتھ ان معاملات پر بحث کریں گے۔

سردست ہم یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ منارۃ المسیح مذہبی اصل کی بنا پر بنایا جاتا ہے۔ دوسرے اس منارہ کی تعمیر سے رفاہ عام مقصود اور مدنظر ہے چنانچہ منارۃ المسیح کا جو اشتہار شائع کیا گیا ہے اس کے اغراض میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس منارہ کی دیوار کے کسی بہت اونچے حصہ پر ایک بڑا لالٹین نصب کر دیا جائے گا یہ روشنی علاوہ مسجد کے روشن کرنے کے انسانوں کی آنکھوں کو روشن کرنے کے لئے دور دور جائے گی اور ایک مطلب اس منارہ سے یہ بھی ہوگا کہ اس منارہ کی دیوار کے کسی اونچے حصہ پر ایک بہت بڑا گھنٹہ جو چار سو یا پانچ سو روپیہ کی قیمت کا ہوگا نصب کر دیا جائے تاکہ نمازی لوگ اپنے وقت کو پہچانیں اور نیز دوسرے انسانوں کو بھی اپنے وقت شناسی کی طرف توجہ ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ اغراض اس منارہ کی تعمیر کے متعلق ہیں غور کرنا چاہیے کہ کیا یہ عام فائدہ کیلئے ہیں یا نقصان کے لئے۔ خاص کر یہ منارہ اسلام کی مذہبی رسوم میں سے ہے اور مسجد کے عام اغراض کی تکمیل اس کا مقصود ہے۔ ہر ایک جگہ ہندوؤں نے اپنے مذہبی معبد بہت اونچے بنا رکھے ہیں اور مسلمانوں نے بھی اور گورنمنٹ عالیہ کی فیاضانہ آزادی نے ایسی عمارتوں کی نسبت خواہ وہ ہندوؤں کی طرف سے ہوں یا مسلمانوں کی طرف سے یا عیسائیوں کی طرف سے کوئی روک نہیں رکھی۔ اس مخالفت سے بجز اس کے اور کچھ غرض نہیں کہ سرکار کا وقت ضائع کرایا جاوے اور ہماری جماعت کے مذہبی معتقدات کو صدمہ اور مالی نقصان پہنچایا جاوے اس لئے ہم ڈپٹی کمشنر بہادر سے امید کرتے ہیں کہ وہ کل امور پر کافی غور کرلیں گے اور چونکہ عام طور پر ہر ایک قابض کسی زمین کا اس پر کوئی عمارت بنا سکتا ہے۔ پھر وہ عمارتیں جو مذہبی رسوم کے ادا کرنے کے لئے کل برٹش انڈیا میں موجود ہیں، ان پر اعتراض کرنے والے درحقیقت ایک مفسدہ کی بنیاد ڈالنے اور گورنمنٹ عالیہ کو دھوکا دینا چاہتے ہیں جو غیر ممکن ہے۔ اس لئے ہم صاحب موصوف کی خدمت میں مکرر عرض کرتے ہیں کہ وہ اس سوال پر جیسا کہ ان کی ذات سے امید کرتے ہیں نہایت دوراندیشی اور انصاف پسندی سے نگاہ کریں گے اور واقعات کی اصلیت معلوم کرنے کی کوشش کریں گے۔ (الحکم ۳۰۔ اپریل ۱۹۰۳ء ص ۳)

نبی ہے یا قہر الٰہی

اس میں کوئی شک نہیں کہ خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے رسولوں اور نبیوں کا مرتبہ بہت بڑا ہے۔ یوں کہیے کہ خدا تعالیٰ کے بعد ان کا درجہ ہے۔ لیکن انبیاء کرام ہی کے واسطے دشواریاں اور طرح طرح کے ابتلاءات بھی تھے جو دنیوی تکالیف اور مصائب کی صورت میں نازل ہوئے اور وہ بتوفیق الٰہی ان سب کو جھیلتے اور تمام آزمائشوں میں پورے اترتے رہے۔ انہوں نے کتّی اور مردار دنیا کو رضائے الٰہی کے عصاء سے ہمیشہ دھتکارا اور اس کو کبھی منہ نہ لگایا۔ دیکھو سچے نبیوں کی یہ صفت ہے۔

انبیاء کرام نے جو تکلیفیں صبر و رضا کے ساتھ برداشت کیں ان کا تحمل عام انسانی طاقت سے باہر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انبیاء کرام علیھم السلام کے حالات اور سوانح دیکھ کر ایمان تازہ ہوتا ہے اور دلوں میں ان کی وقعت و عظمت گڑ جاتی ہے۔

اب فرمایئے قادیانی مرزا جی پر کون سا ابتلاء ہوا۔ کیا تکلیف اٹھائی، کون سا مجاہدہ کیا، کیا کیا ریاضتیں کیں۔ آسمان سے ان پر کون سی نئی ہدایت، کون سا نیا قانون اترا، بجز اسکے کہ میں اپنے باپ (خدا) کا لیپا لک ہوں اور وہ میری جانب محبت سے یوں دوڑتا ہے جیسے کوئی مرغی پر پھیلا کر بچوں کی جانب دوڑتی اور ان کو اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گرم،گرم پروں میں لیتی ہے کہ کہیں کوئی بلی نہ اٹھالے جائے۔

قادیانی مرزاجی نے تمام عمر مختار کاری کے زمانے سے لے کر اب تک پھولی پھولی ماما پختیاں کھائیں ..۔مزے میں ہیں۔اللے تللے ہیں۔روغن بادام کے دم کئے ہوئے پلاؤ اور بریانیاں ہیں۔سقنقوری اور جند بیدستری معجونیں ہیں۔ساٹھے پاٹھے بنے ہوئے ہیں،اور ساتھ ہی تمام حواری سنڈ یار ہے ہیں۔ پل رہے ہیں۔چکنے چپڑے مجرب بن گئے ہیں کہ مکھی بھی بدن پر بیٹھنے سے پھسلتی ہے۔

انبیاء کرام علیہم السلام نے جسمانی اور روحانی مصائب سہے،مظالم پر صبر کیا،اور خدا تعالی کی جناب میں دعا فرمائی کی ظالموں کو چشم بینا عطا کر اور ہدایت دے۔خود آنحضرت ﷺ کو ارشاد ہے

لعلك باخع نفسك على آثارهم یعنی اے محمد (تجھے قوم کے ساتھ جو کچھ ہم دردی اور بھڑاس ہے) شاید تو اپنے نفس کو ان کے پیچھے ہلاک کردے گا۔

سبحان اللہ!ان انیسویں صدی کے فرمائشی نبی مرزاجی کے خوارق دیکھئے کہ کسی نے ایک کہی،تو آپ نے سوسنائی۔اگر کسی نے ایک چٹکی لی،تو آپ نے کلہاڑا رسید کیا۔پھر عوام کو نہیں بلکہ علماء کرام اور مشائخ عظام کو،جنہوں نے محض خلوص سے مرزا قادیانی کو راہ راست پر لانا اور الحاد وزندقہ روکنا چاہا۔پھر اسی پر بس نہیں بلکہ بعض انبیاء کرام کی ارواح مقدسہ کو اس کی تیغ زبان اور سنان قلم سے پناہ نہ ملی۔جھوٹے اور مکار مصنوعی لوگ ایسی ہی حرکتوں سے پہچانے جاتے ہیں پس مرزا سے اس کا صادر ہونا ضروری اور عین حکمت ومشیت الٰہی ہے

انبیاء کرام کا نزول ایک رحمت ایزدی ہے،مگر قادیانی مرزاجی کا خروج ملک کے لئے مصیبت اور زحمت ہے۔ان (مرزا قادیانی) کی نبوت کی پہلی تبلیغ تو یہ ہوئی کہ فلاں اتنے دنوں میں ہلاک ہوگا،اور فلاں اتنی مدت میں،حالانکہ ایک بھی ہلاک نہ ہوا۔الغرض نئے نبی صاحب اپنے ساتھ ہلاکت ہی کی لینڈوری لائے۔ آسمانی باپ نے اپنے ننھے منے لیپا لک کو ہلاکت کا سبق پڑھا کر بھیجا نہ کہ نجات کا۔پھر آپ دعوی سے کہتے ہیں کہ میں طاعونی نبی ہوں اور طاعون میرے ساتھ ساتھ آیا ہے۔الغرض خدا تعالی نے اب تک دنیا میں ایسے غضب ناک نبی کی نظیر نہیں بھیجی۔..

پھر مرزائیوں کے سواد نیا میں کوئی شخص مرے،مرزاجی یہی کہیں گے کہ میری بددعا سے مرا کیونکہ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے مجھے نبی اور امام الزمان تسلیم نہ کیا تھا۔لیکن ہم پوچھتے ہیں کہ سینکڑوں مرزائی کیوں مرے (اور وہ بھی طاعون سے جو مرزاجی کا ایڈی کانگ ہے) ان کو کس کی بددعا کھا گئی، کیا علماء کرام اور مشائخ عظام کی۔اب دیکھو ہمارے علماء و مشائخ زبردست ہیں یا مصنوعی بروزی نبی کہ اس کی بددعا سے تو باوصف پیشین گوئی کے ایک بھی نہ مرا اور ہمارے علماء و مشائخ کا اقبال اور جبروت دیکھئے کہ انہوں نے بددعا بھی نہیں کی مگر خود طاعون جو مرزاجی کا سرہنگ ہے خود مرزاجی کے بچوں کو کھا گیا، جیسے سکندر کے اقبال سے دارا کے دو پیادوں نے دارا کا کام تمام کر دیا۔ فاعتبروا یااولی الابصار ۔اڈیٹر (شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ یکم جون ۱۹۰۳ء نمبر ۲۱۔جلد ۲۱۔۲۳۔ص ۶۔۸)

الہام کی تعریف

الحکم مطبوعہ ۷ امئی ۱۹۰۳ء میں الہام کی کوئی سات تعریفیں لکھی ہیں مگر معلوم نہیں ان میں ذاتی یعنی بالکنہ یا بکنہ یا بالوجہ اور بوجہہ کون سی ہے، اور عرضی کون سی۔یہ وہ جانے جس نے منطق پڑھی ہو، قادیان میں کوئی ایسا غوجی اور قال اقول بھی پڑھا ہوا نہیں تاکہ ذرہ سے غور سے معلوم ہو کہ ایک شئے کی متعدد ماہتیں نہیں ہوتیں، اور اگر یہ سب عرضیات ہیں تو مبہم ہیں، قطعی اور ممیّز نہیں۔منجملہ سات تعریفوں کے ایک تعریف یہ بھی لکھی ہے:

سچا الہام خدا تعالی کی طاقتوں کا اثر اپنے اندر رکھتا ہے اور ضرور ہے کہ اس میں پیشین گوئیاں ہوں اور وہ پوری بھی ہوں۔

معلوم نہیں یہ قرآن میں یا حدیث میں کہاں لکھا ہے کہ جس پر الہام ہو وہ پیشین گو (غیب دان) بھی ہو جائے، یعنی بروزی طور پر خدائی صفت اس میں حلول کر جائے۔الہام تو سب پر ہوتا ہے، فاسق یا پرہیز گار فاجر ہو، یا بدکار۔جیسا کہ آیت ذیل سے ظاہر ہے: الھمھا فجورھا وتقواھا

پھر ملاحظہ ہو کہ انسان تو انسان مکھی پر بھی وحی نازل ہوتی ہے۔جیسا کہ کلام مجید میں ہے:

واوحی ربك الی النحل (یعنی اے محمد تیرے خدا نے مکھی پر وحی نازل کی)

قرآن و حدیث میں تو ہے نہیں، شاید بروزی لیپا لک (مرزا قادیانی) کی لال کتاب میں لکھا ہو کہ مکھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی پیشین گو اور غیب دان ہے۔

سچے الہام کی یہ تعریف بھی لکھی ہے کہ: اس میں ایک شوکت اور بلندی ہوتی ہے۔ اور دل پر اس سے مضبوط ٹھوکر لگتی ہے۔ اور قوت اور غضب ناک آواز کے ساتھ دل پر نازل ہوتا ہے۔

اور جھوٹے الہام کی یہ تعریف بیان کی ہے کہ: اس میں چوروں اور مخنثوں اور عورتوں کی سی دھیمی آواز ہوتی ہے کیونکہ شیطان چور اور مخنث اور عورت ہے۔،

غالباً قادیانی مرزا جی کو اس کا تجربہ ہو گیا ہے اور تجربہ بغیر جلیس وانیس ہونے کے حاصل نہیں ہوسکتا۔ کند ہم جنس باہم جنس پرواز۔ مرزا جی نے دونوں باتیں اپنے تجربہ سے بیان کی ہیں جن کا یہ مطلب ہوا کہ ان پر جھوٹا الہام بھی ہوتا ہے اور سچا بھی۔ یہ عجیب بروزی نبی ہے جو اضداد کا مجموعہ ہے۔ اب یہ کام حواری کا ہے کہ ..مرزا جی سے پوچھیں کہ آپ پر جھوٹا الہام کس وقت ہوتا ہے اور سچا کس وقت، اور شیطان کے جلیس کس وقت ہوتے ہیں اور آسمانی باپ کے انیس کس وقت۔

مرزا جی یہ دونوں باتیں الہام ہی سے بتائیں گے۔ پس دو جانب سے الہام کے ڈونگرے چھما چھم برسیں گے۔ ایک باپ کی جانب سے، دوسرا شیطان کی جانب سے۔ اڈیٹر

(شحنۂ ہند میرٹھ ضمیمہ یکم جون ۱۹۰۳ء نمبر ۲۱۔ جلد ۲۱۔ ۲۳۔ ص ۸)

مجدد الف ثانی پر مرزائیوں کا بہتان

ہم نے اکثر پڑھے لکھے مرزائیوں کو مرزا صاحب قادیانی کی مسیحیت کی یہ دلیل بیان کرتے سنا ہے کہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی اپنے مکتوبات میں (بلا حوالہ جلد و نمبر مکتوبات و صفحہ و سطر) لکھتے ہیں کہ:

جب حضرت عیسیؑ پیدا ہوں گے تو علماء ان کو کافر کہیں گے چونکہ مرزا صاحب کو تمام مولوی کافر کہتے ہیں اس لئے آپ سچ مچ عیسی ہیں۔،

بالفرض اسے صحیح بھی مان لیں تو یہ صحیح ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کو تمام علماء کافر کہتے ہیں، مگر یہ غلط ہے کہ جس شخص کو علماء کافر کہیں وہ نعوذ باللہ مسیح ابن مریم ہو۔ ہاں مسیح الدجال ہو تو ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تجسس وتلاش سے معلوم ہوا کہ مجدد الف ثانی کے مکتوبات جلد دوم نمبر ۵۵ صفحہ ۱۰۷ مطبوعہ نولکشور ۱۸۹۱ء میں یہ عبارت ہے:

نزدیک است کہ علماء ظواہر مجتہدات او را از کمال دقت وغموض ماخذ انکار نمایند ومخالف کتاب و سنت دانند مثل روح اللہ مثل امام اعظم کوفی است کہ ببرکت ورع تقوی و بدولت متابعت سنت ورجہ علیا دراجتہاد واستنباط یافتہ است کہ دیگران درفہم آں عاجز اند۔ مجتہدات او را بواسطہ دقت معانی مخالف کتاب وسنت دانند واو را و اصحاب او را اصحاب الرائے پندارند کل ذلك لعدم الوصول الی حقیقة علمه و درائة و عدم الاطلاع علی فهمه و فراسته

یعنی قریب ہے کہ علماء ظواہر آپ کے مسائل اجتہادیہ کا انکار کریں، اور کتاب وسنت کے مخالف جانیں۔ کیونکہ ان مسائل کا ماخذ گہرا اور نہایت دقیق ہوگا۔ روح اللہ کی مثال امام اعظم کوفی کی مانند ہے کہ تقوی اور پرہیزگاری کی برکت اور اتباع سنت کی بدولت آپ کو اجتہاد اور استنباط میں ایسا بلند درجہ حاصل ہوا ہے کہ دوسرے اسکے سمجھنے سے عاجز ہیں، اور آپ کے مسائل اجتہادیہ کو دقت معانی کی وجہ سے کتاب وسنت کے مخالف جانتے ہیں۔ اور آپ کو اور آپ کے متبعین کو اصحاب الرائے خیال کرتے ہیں۔ یہ باتیں صرف اسلئے ہیں کہ آپ کے علم کی حقیقت اور ماہیت تک نہیں پہنچے اور آپ کے فہم وفراست پر مطلع نہیں ہوئے۔

خلاصہ یہ کہ جس طرح امام الآئمہ حضرت امام اعظمؒ کے مسائل اجتہادیہ کو بعض علماء کتاب وسنت کے خلاف جانتے ہیں اسی طرح ممکن ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کے مسائل اجتہادیہ کو خلاف کتاب وسنت کہیں۔ کیا علماء حضرت امام اعظم کو نعوذ باللہ کافر کہتے ہیں۔ حاشا وکلا ہرگز نہیں۔ بلکہ آپ کے اتقا اور ورع اور فقاہت دین کے معتقد ہیں۔ فروعی اجتہادی مسائل میں اختلاف اور چیز ہے۔ اسی طرح ممکن ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کے اجتہادی مسائل کو بعض علماء خلاف کتاب وسنت کہیں کیونکہ یہ ان کی عادت اور سمجھ کا تقاضا ہے لیکن یہ صرف قیاسی بات ہے۔ کلمہ ،نزدیک است، کی طرف غور وفکر کرنے سے اہل فہم پر یہ بات مخفی نہیں رہ سکتی۔

بہرصورت یہ بات بالکل غلط اور سراسر افتراء ہے کہ کہیں حضرت مجدد الف ثانیؒ نے تحریر فرمایا ہو کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علماء حضرت عیسیٰؑ کو نعوذ باللہ کافر کہیں گے۔ پس ہم اپنے مسلمان بھائیوں سے عرض کرتے ہیں کہ اس فرقے کی دھوکہ بازیوں اور چالاکیوں سے خبردار اور ہوشیار رہیں۔ والسلام۔ ولی محمد۔ لودھیانہ۔

(شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۸ جون ۱۹۰۳ء نمبر ۲۲۔ جلد ۲۱ و ۲۳۔ ص ۱۔۲)

مرزائی کے اشعار کا ترکی بترکی جواب

ایس ایم یوسف صاحب مرزائی نے اپنے پیشوا مرزا غلام احمد قادیانی کی تعریف میں اٹکل پچو کچھ تک بندی کی تھی جو ضمیمہ شحنہ ہند میں درج ہو چکی ہے، اور اس کا ایک جواب نظم میں منجانب نصیر احمد ایجنٹ بھی شائع ہو چکا ہے۔ دوسرا جواب حکیم محمد حسن خان برادر زادہ حکیم محمد ناصر خان لودیانوی نے حسب ذیل ہے:

ارے او مریدان مرزا خدارا
بتاؤ کہ ہے دین کیسا تمہارا
رسول خدا سے پھرے جا رہے ہو
نبوت کو مرزا کی تم گا رہے ہو
دلوں میں نہیں خوف رکھتے خدا کا
نہ اندیشہ ہے تم کو روز جزا کا
گھٹایا ہے رتبہ حبیب خدا کا
بڑھایا ہے رتبہ مگر میرزا کا
بلاشبہ ہیں چرخ پر ابن مریم
زمیں میں مکیں ہیں رسول اکرم
دوبارہ جب آئیں گے عیسیٰ زمین پر
پس مرگ مدفون ہوں گے یہیں پر
گھٹا اس میں کیا رتبہ خیر الوری کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حبیب خدا اشرف انبیاء کا
گئے ہیں فلک پر مع الجسم عیسی
ہوا ہے یہ قرآن سے ہم پر ہویدا
احادیث و قرآن کو دیکھو سمجھ کر
پڑے ہیں تمہاری تو عقلوں پہ پتھر
عبث دین برحق کو چھوڑا ہے تم نے
صداقت سے منہ اپنا موڑا ہے تم نے
تصانیف مرزا پہ رکھتے ہو ایمان
بھلا بیٹھے دل سے احادیث و قرآن
کلام خدا سے جو آگاہ ہوتے
تو یوں دین حق سے نہ گمراہ ہوتے
کلام الہی سے لو ہم پتا دیں
سنو غور سے لاؤ ایماں بتا دیں
چھٹے پارہ قرآن میں سورہ نساء ہے
پڑھو اس کی تفسیر میں کیا لکھا ہے
فلک پر مع الجسم عیسی کا جانا
صداقت سے سب عالموں نے ہے جانا
فقیہ و محدث ہوئے جس قدر ہیں
سبھی متفق حق کے اس قول پر ہیں
سمجھ میں نہ یہ بات کیا ان کی آئی
جو مرزا نے ہے اس صدی میں سجھائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقیدہ یہی اہل اسلام کا ہے
رہے گا ہمیشہ سے یوں ہی رہا ہے
یہی تھا بزرگوں کا مذہب تمہارے
اسی قول کو مانتے آئے سارے
مگر آج تم دام مرزا میں پھنس کر
ہوئے جاتے ہو قائل قول منکر
تمہیں کون رستہ بتانے کو آئے
پڑھو علم دین جو جہالت مٹائے
دوبارہ وہ آئیں گے بے شک زمین پر
جو ہیں ابن مریم خدا کے پیمبر
عقیدہ ہمارا یہی مستند ہے
حدیثوں سے بڑھ کر بھلا کیا سند ہے
نہیں بات مشکل یہ کچھ نزد داور
کہ عیسی کو لائے فلک سے زمین پر
تمہاری سمجھ گرچہ الٹی ہوئی ہے
خدا کے تو نزدیک ممکن سبھی ہے
عقیدہ نہیں ہے جو اس پر تمہارا
تو سمجھو کہ دین سے کیا ہے کنارا
بتا کیا رسول خدا نے کہا ہے
ذرا لا بخاری کہاں یہ لکھا ہے
کہ موعود عیسی جو آئے جہان میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو پنجاب کے موضع قادیان میں
دکھاؤ وہ ہیں کون سی تمیں آیت
جو ہیں مرگ عیسی پہ کرتی دلالت
کوئی ایک آیت تو لا کر دکھاتے
وفات مسیحا کا جھگڑا مٹاتے
نشان سماوی بھلا کون سے ہیں
کہ مرزائیوں پر وہ ظاہر ہوئے ہیں
ذرا ان نشانوں کا ہم کو نشان دو
کہ موعود کا وقت جن سے عیاں ہو
مسیحائے موعود گر میرزا ہے
کہاں پہلے دجال اس سے ہوا ہے
یہ ہے افتراء محض اور بدگمانی
بغاوت کے مرزائیو تم ہو بانی
وہ انگریز تم پر جو فرماں روا ہیں
رعایا کے حق میں جو فضل خدا ہیں
ملے عہد میں جن کے آرام اتنے
بنے ہیں بگڑتے ہوئے کام اتنے
یہی ان کا احسان مانا ہے تم نے
کہ دجال اب ان کو جانا ہے تم
عجب بد گمان ہو بڑے بے وفا ہو
نہایت ہی محسن جش و نا سزا ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بتاتے ہو ریلوں کو دجال کافر
یہ بیہودگی اور خری ہے سراسر
اگر ریل کو کوئی دجال مانے
سوار اس پہ ہوتے ہیں کیوں لنگڑے کانے
وہ دجال جو ہو عدوّ مسیحا
گدھے پر چڑھے اس کے ہیہات مرزا
ہوئے کب ہیں ظاہر نشان سماوی
کہ بن بیٹھے عیسی عبث میرزا جی
کہاں ہے یہ فرمایا حق نے قرآن میں
کہ موعود ہوگا عیان قادیان میں
نہ زنہار دے گا کلام الٰہی
کسی دعویء میرزا پر گواہی
یہ قول نبی صدق سے مان لو تم
کہ دجال تیس آئیں گے جان لو تم
بتاتے ہیں ہم کو احادیث و قرآن
کہ مرزا نہیں فی الحقیقت مسلمان
خدا کے لئے سیدھے رستے پر آؤ
حدیث اور قرآن پر ایمان لاؤ
مریدی سے اب اس کی ہو جاؤ تائب
کہ ہے میرزا مفتری اور کاذب
عقیدہ کرو ٹھیک اپنا خدارا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان بنو مانو کہنا ہمارا
خدا سے ڈرو اس کی بیعت کو توڑو
وہ دجال ہے اس سے منہ اپنا موڑو
خدا کے مٹانے سے بے شک مٹے گا
نبی کے ہٹانے سے بے شک ہٹے گا
جو دار الفتن موضع قادیان ہے
بنایا اسے تم نے دار الامان ہے
ہوئے حج کعبہ سے منکر سراسر
سمجھتے ہو جانا وہاں حج اکبر
پسند آئی دجال کی کیوں اطاعت
ہوئے حیف کیوں تم گرفتار لعنت
اطاعت جو ہے چھوڑی رسول خدا کی
محمد نبی خاتم الانبیاء کی
یقین ہے اسی حال میں تم مرو گے
جہنم کو مرزائیوں سے بھرو گے
دعا ہے خدایا یہ نامی کی دائم
کہ رکھنا ہمیں سیدھے رستے پہ قائم
رہ حق سے امت نبی کی نہ بھٹکے
کسی اور رستے نہ جائے وہ ہٹ کے
رہے شیفتہ دین خیر الورا کی
فدائی رہے سنت مصطفٰی کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بحق نبی حج کعبہ کراوے
گناہوں کی ظلمت دلوں سے مٹاوے
دکھا اپنے پیارے کا مجھ کو مدینہ
کہ معمور ہو نور سے میرا سینہ
یہ نامی کی ہے التجا میرے مولی
کہ بالخیر ہو خاتمہ مومنوں کا

(شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۸ جون ۱۹۰۳ء نمبر ۲۲۔ جلد ۲۱ و ۲۳۔ ص ۲۔۳)

پیشین گوئیاں پیشانی کا دھبا بن گئیں

ہم معمولی پیشین گوئیوں کی بارہا حقیقت کھول چکے ہیں مگر قادیانی مرزا جی ان میں بھی بیٹے ہی نکلے اور کیوں نہ نکلتے عادۃ اللہ اسی طرح جاری ہے کہ مفتری علی اللہ کی تحریر اور تقریر خود مفتری کے لئے سواد الوجہ فی الدارین بن جاتی ہے۔

سینکڑوں نجومی لال پوتھیاں لئے، سینکڑوں رمال قلم دان اور قرعہ یا کعبتین بغل میں دبائے، کوڑی پیسہ روٹی ٹکڑا مانگتے پھرتے ہیں، کوئی ان سے تعرض نہیں کرتا۔ آپ نے باوصف ادھورے رمال اور ادھ کچرے نجومی ہونے کے چونکہ نبوت کا دعوی کیا ہے، لہذا مسلمانوں پر آپ کی مزاج پرسی فرض ہوگئی ہے۔ پھر نجومیوں اور رمالوں کی اٹکل کا تیر تو کبھی کبھی نشانے پر لگ بھی جاتا ہے، مگر آپ کی ساری پیشین گوئیاں اناڑی کے تیر کی طرح ہوا میں اڑ گئیں۔ پھر بھی وہی دم خم ہے کہ سب پوری ہوئیں۔ کیا بے چاری حیا کو قادیان سے بالکل ہی دیس نکالا دے دیا ہے۔

پہلی پیشین گوئی یہ تھی کہ مغلانی کے حمل کے اصطبل سے کنوتیاں بدلتا ہوا ایک عراقی نر نکلے گا۔ مگر افسوس: چو دم برداشتم مادہ برآمد

دوسری دفعہ آپ نے جند بیدستر اور سقنقور اور ریگ ماہی کے حلوے کھا کر اور کچا پکا کرے۔ اگست

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸۸۷ء کو اعلان دیا کہ ان کے ضرور بالضرور..لڑکا ہوگا، اور یہی بشیر موعود ہے۔ یوں کرے گا، اور ووں کرے گا۔ ایسا ہوگا اور ویسا ہوگا۔ اور جیسا تیسا ہوگا تمام شاہان روئے زمین اس سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اور خود لیپا لک کا آسمانی باپ فخر کرے گا کہ کیسا کلونٹا پوتا پیدا ہوا۔ گویا دادا ہی بروزی طور پر پوتے کے قالب میں ڈھل کر آئے گا۔

مگر یہ نرم چارہ تھوڑے ہی دنوں میں اجل کا لقمہ بن گیا۔ مرزا جی پھر بھی بھیگی بلی نہ بنے، اور باوصف آسمانی تھپڑ کھانے کے پیش گوئیاں کرنے سے نہ چوکے۔ سقنقوری اور جند بیدستری معجون کا اپھان جو اٹھتا ہے تو جھٹ سے مشتہر کر دیا کہ خود آسمانی باپ نے آسمان میں میرے نکاح کا لگّا فلاں مسماۃ (محمدی بنت احمد بیگ) سے لگا دیا۔ اور یہ نکاح بہت سی برکتوں کا اسٹور ہوگا۔ دیکھو مرزا جی کا خط مورخہ ۱۷ جولائی ۱۸۹۰ء۔ صفحہ ۱۰، رسالہ مسیلمہ قادیانی کا مکر شیطانی یا نکاح آسمانی کا راز نہانی مطبوعہ چشمہ نور پریس امرتسر۔

اور پیش گوئی کی کہ اگر کوئی اور شخص اس سے نکاح کرے گا تو ڈھائی برس کے اندر مر جائے گا۔

یہ میعاد اگست ۱۸۹۴ء میں ختم ہوگئی اور خالق اناث و ذکور وازواج نے اس مسماۃ کو ایک نوجوان شخص (مرزا سلطان محمد) کے حوالے کیا۔ اب میرا شیر مرزا جی کی چھاتی پر مونگ دل رہا ہے، اور ان کے ارمانوں کا دلیا کر رہا ہے۔ کوئی نصف درجن بچے تو نکال چکا ہے۔ خدا نے چاہا تو چند روز میں درجن بھر بچے ہو جائیں گے۔ ہاں مرزا جی چونکہ آواگون کے قائل ہیں اور اپنی بروزی یا استدراجی نبوت پر ان کا ایمان ہے، تو یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ (محمدی بیگم) جورو تو درحقیقت میری ہے مگر میں نے نیوگ کے موافق بچے نکلوانے کو اپنے رقیب کے سپرد کر رکھی ہے کیونکہ میری کمر میں اب بوتا نہیں رہا اور رجولیت ریشہ خطمی بن گئی ہے۔ اور میں نے یہ قانون اپنے بعض مریدوں کی بیگمات کے لئے بھی بوجہ موجود ہونے رگ شیطانی کے نیوگ کے لئے جاری کر دیا ہے۔ اور اس کی سند بعض اخبارات اور ضمیمہ شحنہ ہند سے مل سکتی ہے۔

اگر بعض مرزائی کہیں کہ مرزا جی تو نیوگ کے مخالف اور آریوں پر معترض ہیں، تو جواب یہ ہے کہ مرزا جی جس امر کو اوروں کیلئے برا سمجھتے ہیں اس کو اپنے لئے باعث فخر و شیخی قرار دیتے ہیں۔ مثلاً مسیح علیہ السلام کی جانب فحش کو منسوب کیا، اور خود کو ان کا مثیل بلکہ عین بنایا۔ اخباروں اور اشتہاروں میں تقوی اور طہارت اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صداقت کی ڈینگ ماری، مگر خود جھوٹ کے پتلے اور مکر کے فوٹو بن گئے۔ یہی حال نیوگ کا ہے۔ اور اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ بیوہ ءالنقوا کی آل ہونے کے باعث خود نیوگ کی نسل سے ہیں۔ گویا نیوگ ان کے نیچر میں یوں مل گیا ہے جیسے زعفرانی حلوے میں ریگ ماہی کا ست۔ کیونکہ ان کے جدامجد.. چنگیز خان نے جس کا خمیر بدھ کے مذہب سے تھا، اسی نیوگ کی بدولت جنم لیا تھا۔ اور مرزا جی کو اول اول اسی بنا پر عیسی مسیح کے مثیل بننے کا خبط سوجھا تھا کہ ان کی دادی بی بی آلنقوا بیوہ نے کسی شخص سے بچے جنے تھے۔ شاید انہیں حالات پر قیاس کر کے مصنف کتاب عصائے موسی نے مرزا جی کو ولید بن مغیرہ کا مثیل سمجھ کر آیت لا تطع کل حلاف مھین کو ان پر چسپاں کیا ہے۔

پچھلے دنوں اعجاز احمدی میں پیش گوئی کی کہ مجھے پانچویں لڑکے کا وعدہ دیا گیا ہے حالانکہ بجائے نر کے مادہ (دختر) پیدا ہوئی۔ دوم اولاد نرینہ کی تعداد میں جو اضافہ ہونے کی پیش گوئی کی تھی بجائے اس کے کہ اضافہ ہوتا ایک جوان کماؤ بیٹا.. مر گیا جس کے سہارے پر مرزا جی آسمانی منکوحہ کے تعشق میں اس کو اپنے حق میں بڑی بھاری فتح بنائیں گے کہ فرزند ارجمند نے مرزا جی کا حکم نہ مانا اور اپنی زوجہ کو طلاق نہ دی لہذا سزا پائی۔ وہ کہیں گے کہ چندروز میں میرے رقیب کی بھی باری ہے۔ ابھی تو ذرا ٹپکا ٹپکی شروع ہوئی ہے ذرا تیل دیکھئے تیل کی دھار دیکھئے، رقیب مرے اور ضرور مرے اور پھر آسمانی منکوحہ میرے ہتھے چڑھے اور ضرور چڑھے۔ اور جب خود مورث اعلی آسمانی باپ نے نکاح پڑھ دیا تو کیوں میرے قبضہ میں نہ آئی۔

(شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۸ جون ۱۹۰۳ء نمبر ۲۲۔ جلد ۲۱۔ ۲۳۔ ص ۳۔ ۵)

تحریف لفظی ومعنوی

حضرت مجدد السنہ مشرقیہ۔ سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

ہم چندروز سے مرزائیوں کی زبانی رسالہ عسل مصفی (مصنفہ مرزا خدا بخش قادیانی) کی بڑی دھوم دھام سے تعریف سنتے تھے کہ اس میں یوں لکھا ہے، ووں لکھا ہے۔ اسکے دیکھنے سے ضرور بالضرور مرزا صاحب کو مہدی برحق مان لیں گے۔ میں نے بھی کتاب مذکور تلاش کر کے دیکھنا شروع کیا۔ واللہ! سچ لکھتا ہوں کہ وہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسم قدیم جو مرزا صاحب قادیانی اور مرزائیوں کی عادت ہے، لفظی تحریف، معنوی تحریف، دھوکہ، کفر بکنا، بجز اس کے کچھ حقانیت اس میں نظر نہ آئی۔

چنانچہ لفظی یہ کہ، ہم اکثر یہ شعر سنا کرتے تھے

آسمان پر عیسی اور داؤد و موسی خاک میں
لے کے توریت و زبور انجیل حق سے چال سے

مصنف عسل مصفی تحریفاً یوں لکھتے ہیں:

حضرت عیسی نبی داؤد و عیسی خاک میں
لے کے توریت و زبور انجیل حق سے چال سے

معنوی تحریف یہ کہ مجمع البحار میں توفی کے معنی اس طرح لکھے ہیں:

متوفيك و رافعك على التقديم و التاخير و قد يكون الوفات قبضاً ليس بموتٍ۔،

مصنف عسل مصفی اسکا تحریفی ترجمہ کرتے ہیں یعنی متوفيك و رافعك مقدم موخر ہیں اور موت قبض کی موت ہوگی نہ حقیقی موت و قد يكون الوفات قبضاً ليس بموت کے صریح معنی ہیں کہ کبھی وفات کے معنی قبض ہوتے ہیں نہ موت کے۔ مگر مصنف عسل مصفی نے کیا ایمان داری سے معنی لکھے ہیں اور کس قدر تحریف برتی ہے دھوکہ دہی ملاحظہ ہو۔

عسل مصفی کے صفحہ ۵۹۴ میں دجال کے معنی گروہ عظیمہ کے لکھے ہیں۔ تمام کتب لغات منتہی الارب، قاموس وغیرہ کا حوالہ دیتے دیتے یہاں تک لکھا ہے کہ غیاث اللغات میں بھی یہی معنے لکھے ہیں۔ چونکہ یہ کتاب اکثر مقام پر بکثرت دست یاب ہوسکتی ہے ہمارے محلّہ کے قریب چار جلد کتاب مطبوعہ مطبع نولکشور و علی بخش جو ۱۲۶۹ھ میں چھپی ہے، جس کو عرصہ ۵۲ برس کا ہوتا ہے، موجود ہیں۔ چاروں لغات میں دال و جیم کی تختی میں بجز چار الفاظ، دجی، دجاج، دجاجہ، دجلہ، پانچواں لفظ ہی نہیں۔ جس نے جھوٹ اور دھوکا دہی پر علانیہ کمر باندھ رکھی ہے، اس سے خدا بچاوے۔ کیا عوام بے چارے ان کے دھوکہ اور دام فریب میں نہیں آسکتے۔ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہہ سکتا ہوں کہ ضرور تمام کتب تفاسیر و کتب لغات و تواریخ وغیرہ جن کا اپنے رسالہ میں حوالہ دیا ہے سب میں تحریف اور دھوکا دہی کام میں لائے ہیں۔ مشتے نمونہ از خروارے، ہم نے ظاہر کر دیا۔

کفر بکنا ملاحظہ ہو کہ اسی کے آخر میں دو قصیدے درج ہیں ایک قصیدہ میں شعر لکھا ہے

زندہ کردی دین احمد بلکہ احمد مصطفیٰ
زندہ کردی نور قرآن بلکہ جملہ انبیاء

یہاں جو اہل علم تھے ان سے میں نے معنی پوچھے۔ سب نے یہی کہا کہ اس کا مطلب صریح کفر ہے اور غلام کو آقا سے بڑھایا ہے۔ اب میری التجا ہے کہ ہمارے مجدد صاحب السنہ مشرقیہ بوضاحت اس شعر کا مطلب پبلک پر ظاہر فرمائیں گے اور اس رائے سے صاف وصریح طور پر جیسا کہ ہمیشہ شحنہ ہند کے ضمیمہ میں تحریر فرمایا کرتے ہیں تحریر فرماویں گے اس میں کیا تاویل ہو سکتی ہے۔ افسوس کہ مرزا صاحب و مرزائیاں راہ حق کے تو مہدی نہیں ہیں طریقہ ضلالت کے مہدی البتہ ہو سکتے ہیں۔

گر ہمیں اسے مہدی معہود
کشتے دین غرق خواہد بود

محمد احسن ساکن اٹاوہ۔ سب انسپکٹر پنشن یافتہ۔

(شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۸ جون ۱۹۰۳ء نمبر ۲۲۔ جلد ۲۱۔ ۲۳۔ ص ۵۔ ۶)

اعجاز احمدی کا جواب

قادیانی مرزا جی نے اپنے قصیدہ کا جواب لکھنے والے کے لئے دس ہزار روپیہ کے انعام کا اعلان دیا تھا۔ ہم اس کا نصف یعنی پانچ ہزار روپیہ طلب کرتے ہیں، بشرطیکہ کسی مقام پر اپنے اور ہمارے مقبولہ امین یا کمیٹی کے پاس جمع کر دیئے جائیں، ورنہ مرزا جی کا کیا اعتبار ہے کہ پانچ ہزار روپیہ دے سکیں گے۔

کتنی مرتبہ مرزا جی نے خالی خولی تھیلیاں دکھائیں مگر کسی کو ایک ٹکا بھی نہیں دیا۔ ہم بڑی جرأت اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلیری اور استحکام کے ساتھ لکھتے ہیں کہ اگر ۵ ہزار روپئے کی پوری کفالت ہو جائے، تو ہم تحدی کرنے کو تیار ہیں ۔مرزا جی یہ بتائیں کہ کس قسم کے مضامین چاہتے ہیں ۔کیا وہی تردیدی مضامین جو ہمیشہ شحنہ ہند میں شائع ہوتے ہیں یا کسی اور قسم کے مضامین ۔دو ہفتے کے مابین جواب دیں ۔اڈیٹر (شحنہ ہند ضمیمہ ۸ جون ۱۹۰۳ء ۔ص ۶)

ضمیمہ کا اثر

خدا کی عنایت سے ضمیمہ اخبار کے ساتھ اور نیز علیحدہ جو پلندے بندھ بندھ کر جاتا ہے اور مدارس اور انجمنوں اور لائیبر یوں میں اس کا مطالعہ ہوتا ہے ۔اگر یہ فرض کیا جائے کہ کم از کم دس آدمیوں کی نظر سے گزرتا ہے، تو ہفتہ وار کئی ہزار آدمی اس کا مطالعہ کرتے ہیں ۔اور تحریریں بھی وہ مدلل اور دھواں دھار کہ نہ تو آج تک مرزائیوں اور مرزا جی کی طرف سے کبھی ان کا جواب بن پڑا، نہ آئندہ کبھی بن پڑے گا ۔انشاء اللہ تعالی ۔

شوکت اللہ کی تحریریں کاغذ اور سیاہی سے اٹھ کر پبلک کے سویداء قلب میں گھس جاتی ہیں، اور ربڑ بن کر وسوسات شیطانی کو چاٹ جاتی ہیں ۔ایک مرزائی نے ہم کو لکھا کہ ایسے لاکھ ضمیمے بھی جاری ہوں، تو حضرت اقدس (مرزا قادیانی) کا مشن رک نہیں سکتا ۔دریں چہ شک! لیکن مرزائیوں کو خبر نہیں کہ غضب الٰہی کی بجلی میں چمک اور دھڑاکے کی آواز نہیں ہوتی، وہ آنکھوں سے الوپ انجن ہو کر منکروں کے خرمن امید پر گرتی اور جلا جلا کر تباہ اور بھسم کر ڈالتی ہے ۔

مرزا جی اپنے مرزائیوں کی تعداد تقریباً دولاکھ بتاتے ہیں، مگر کمشنر مردم شماری ۱۳۰۰ بتاتا ہے ۔اگر مرزائیوں نے درحقیقت اپنے مرزائی جدید مذہب کو چھپایا ہے یعنی بجائے احمدی لکھوانے کے اپنے کو محمدی لکھوایا ہے، تو وہ نہایت بودے اور بزدل بلکہ سخت منافق ہیں ۔وہ مشرک فی الرسالت ہیں کہ جدید نبی گھڑنے کے بعد بھی اپنے کو دوسرے نبی کی جانب منسوب کرتے، یعنی محمدی بنتے اور کہلاتے ہیں ۔اس لئے کسی طرح مرزا جی کے رجسٹر بیعت میں رہنے کے قابل نہیں ہیں ۔اور خود مرزا جی الحکم میں چند بار ایسے دورویہ مرزائیوں کو ڈانٹ بتا چکے ہیں ۔اور جب کہ مرزا جی یہ کہتے ہیں کہ موجودہ زمانہ کا میں رسول اور نبی اور امام الزمان ہوں اور مجھ پر ایمان لانا فرض ہے اور جو شخص ایمان نہ لائے وہ دنیا میں کشتنی اور عقبی میں جہنمی ہے، تو نہایت افسوس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات ہے کہ دولاکھ آدمی باستثناء تیرہ سو کے اپنے کو محمدی لکھوائیں، اور وہ بھی کیا ان کمشنر مردم شماری کے دفتر میں، جو فی دس سال ہندوستان کی مردم شماری اور آبادی کی قسمت کا فیصلہ کرتا ہے۔ ان بزدل مرزائیوں نے تو غضب ہی کر دیا کہ مرزا جی کی نبوت کو جوش سے دھکا دے کر تحت الثریٰ میں گرایا۔ ایسے میرزائی منہ پھونک دینے کے لائق ہیں۔

قادیانی مرزا جی اپنی بعثت و رسالت ۳۰ سال سے بتاتے ہیں۔ مگر حیرت ہے کہ جب ۲۵۔۲۶ سال میں ۱۳ سو مرید پیدا کیے تو پانچ چھ سال میں یعنی سب سے بعد کی مردم شماری سے لیکر اب تک کچھ کم دولاکھ مرید کہاں سے اور کیوں کر پیدا ہو گئے۔ اگر بفرض محال بجائے ۳۰ سال میں ۱۳ سو مرید ہونے کے فی سال ۱۲ سو مرید بڑھے، جب بھی سات آٹھ ہزار مریدوں سے زیادہ نہیں ہو سکتے۔ اور بفرض محال مرزا جی کی مصنفہ تعداد ۲ لاکھ سہی، مگر ضمیمہ شحنہ ہند تو ۷ کروڑ مسلمانوں کو ہفتہ وار درس دیتا، اور دین محمدی پر قائم رہنے اور ضلالت سے بچنے کی ہدایت اور تنبیہ کرتا ہے، تو خیال کر لیجئے کہ ۷ کروڑ محمدیوں کے مقابلے میں دولاکھ ملحدوں کی کیا حقیقت ہے اور کس کا اثر قوی ہے۔ یعنی ضمیمہ شحنہ ہند کا یا مرزا جی کے مشن کا۔ مرزائی مشن جو اہل اسلام کی طبائع پر زہر اگلتا ہے ضمیمہ شحنہ ہند تریاق بن کر اس زہر کا ازالہ کر دیتا ہے۔ ہر سال مرزا جی پیشگوئی کرتے ہیں اور اپنے خامکاروں کو طفل تسلی دے کر تھامتے ہیں کہ ضمیمہ اب بند ہوا، اور اب بند ہوا۔ مگر ہر سال جھوٹے کے منہ میں وہ ہو جاتا ہے، اور ضمیمہ ملحدوں کے سروں پر آرے کی طرح گزرتا چلا جاتا ہے اور انشاء اللہ گزرتا چلا جائیگا ۔.. بعض بدمعاش مرزائی بھی یہ دیکھنے کو کہ ہمارے لال گرو کی کیسی درگت ہو رہی ہے ضمیمہ کی خریداری کیلئے مختلف لوگوں کے نام سے درخواستیں بھیجتے ہیں، مگر آپ جانئے ہم تو ایسے بدمعاشوں مفت خوروں کے گور گڑھے تک سے واقف ہیں۔ جواب میں دو جوتے اور حقے کا پانی بھیج دیتے ہیں۔ پھر بھی یہ حرام زادے ایسے بے حیا ہیں کہ حرامی پنے سے باز نہیں آتے، اور ہر پھر کر دھوکے دیتے ہیں۔ ہم کبھی ان کی قلعی اچھی طرح کھولیں گے۔ یہ لوگ مرزا جی کے خوارق کے بہت اچھے نمونے ہیں۔ الولد سر لا بیہ۔ اڈیٹر

(شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۸ جون ۱۹۰۳ء نمبر ۲۲۔ جلد ۲۱۔۲۳۔ ص ۶۔۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیچریت مرزائیت عیسائیت

اس میں بالکل شک نہیں کہ مرزائیت نیچریت سے بہتر ہے، کیونکہ کسی نیچری نے آج تک نبوت کا دعوی نہیں کیا۔ چونکہ آج کل نئی تہذیب نئی روشنی اور پھر سائنس اور فلسفہ کی تعلیم کا زور ہے، لہذا سرسید احمد خان مرحوم خواب غفلت میں پڑے ہوئے مسلمانوں کو مغربی تعلیم کی ٹھوکر مار گئے ہیں۔ اور اس لحاظ سے ان کو ایجوکیشنل ریفارمر کہنا بے جا نہیں۔ اور اس وقت تقریباً ایک کروڑ مسلمان ان کے پیرو ہیں اور درحقیقت ان کو ریفارمر سمجھتے ہیں۔ مرزا جی کو تو تمام عمر بھی یہ فروغ نصیب نہ ہوگا۔ ہاں اسکے بعد مرزائی لوگ منارہ کی پرستش کیا کریں تو شاید مرزائیت کا چراغ روشن رہے۔

لیکن نہ تو سرسید احمد خان نے آج تک نبی ہونے کا دعوی کیا، نہ ان کے معتقدین نے کبھی ان کو نبی سمجھا۔ نہ خلاف اصول وعقائد اسلام ان میں کوئی عظمت وفضیلت بنائی، نہ پیدا کی۔ حالانکہ اگر سرسید احمد خان چاہتے تو دعوی نبوت میں کامیاب ہو سکتے تھے۔ مگر انہوں نے ایسے دعوے کو الحاد وارتداد اور سراسر کفر سمجھا، کیونکہ وہ مسلمان تھے، اور قرآن پر ان کا ایمان تھا۔ بھلا وہ قرآن کا خلاف کیونکر کر سکتے تھے۔ مرزائیت تو عیسائیت سے بھی گئی گزری ہے۔ عیسائی لوگ حضرت عیسی مسیح کو خدا کا بیٹا اور خدا یقین کرتے ہیں۔ مرزا جی بھی ان کی تقلید پر اپنے کو خدا کا لیپا لک بتاتے ہیں نہ کہ بیٹا، کیونکہ اس سے عیسوی مذہب کے ساتھ تشبہ ہوتا تھا۔ لیکن اب بھی بات ایک ہی ہے کیونکہ بیٹوں کی دو ہی قسمیں ہیں، صلبی اور متبنی۔

قادیانی مرزا جی نے تو یہ غضب ڈھایا کہ سیدنا المسیح کو گالیاں دیں کیونکہ وہ رقیب اور وراثت کا شریک تھا۔ پس انہوں نے یہ ثابت کرنا چاہا کہ باپ نے صلیبی بیٹے کو عاق کر دیا ہے، کیونکہ اس کے خوارق اچھے نہ تھے اور مجھے گود لے لیا ہے۔ لیکن کسی نے یہ دعوی تسلیم نہ کیا۔ عیسائیوں نے تبرّا پڑھا اور مسلمانوں نے کافر اور ملحد بنا کر اسلام کی چار دیواری سے بارہ پتھر باہر نکال دیا۔

مرزا جی نے تو سب کچھ بننا چاہا کہ بروزی محمد بھی ہیں، مہدی بھی ہیں، مسیح بھی ہیں۔ مگر میں کے گلے پر بالآخر چھری پھر ہی گئی۔ جو دعوی ہے لچر اور متناقض۔ جب آپ لیپا لک ہیں تو بروزی محمد کیوں کر ہیں۔ کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ نے تنبیت کا دعویٰ کیا تھا۔اور آپ مسیح ہیں تو محمد کیوں کر ہیں۔کیا مسیح اور محمد پہلے باہم بروزی ہو چکے ہیں۔حالانکہ عیسیٰ مسیح آپ کے نزدیک ایک مہذب انسان بھی نہ تھا،مہذب کا غیر مہذب کے ساتھ بروز ہو کر پھر دونوں (آخری سطر پڑھی نہیں جاتی۔ بہاء) (شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۸ جون ۱۹۰۳ء نمبر ۲۲۔جلد ۲۱۔۲۳۔ص ۸)

مرزا جی کے دعاوی

کرزن گزٹ کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ ہم مرزا قادیانی کو اس وقت سچا جانیں کہ وہ کابل،ایران،روم (ترکی)،عربستان،بخارا میں خود جا کر یا کسی حواری کو بھیج کر تبلیغ رسالت کریں،تو ہم بھی نقد چہرہ شاہی کا دس ہزار روپئہ نذر کریں گے،اس شرط پر کہ وہ مرقومۃ الصدر شہروں میں پہنچ کر ہم کو ایک خط بھیجیں کہ لو صاحب! ہم وہاں پہنچ گئے اور اشاعت دین احمد یہ کررہے ہیں۔ہم اسی وقت خالص اور کھرے کھرے دس ہزار نیمے پانچ ہزار گن کر حوالہ کردیں گے۔اگر ضمانت مانگتے ہو تو ہم مولوی سراج دین احمد بیرسٹرایٹ لاء مالک چودھویں صدی کو پیش کرتے ہیں۔مگر ساتھ ہی اپنی وحی بھی شائع کردیں گے جو ہم کو اس وقت ہوگی کہ مرزا صاحب پھر مع الخیر کبھی قادیان کی ہوا نہ کھائیں گے۔وہیں کے لوگ آپ کی زیارت اس جگہ بنالیں گے۔

ناظرین پر بخوبی روشن ہے کہ ہر وقت مرزا جی اور مرزائی جماعت اس دھن میں لگے رہتے ہیں کہ کوئی موٹا مرغا پھنسے،کوئی فربہ شکار ہاتھ لگے۔دھڑا دھڑ چندے ہوں مینار بنے،اثاث البیت زیورات سجاوٹ کے سامان عیش وعشرت کے اسباب مہیا ہوں۔ ......

آنحضرت ﷺ نے تو نہ دنیادی سامان بنائے،نہ چندے بٹورے،نہ زیورات خریدے۔وہ تو ایک مسافر کی طرح بغیر دل بستگی کے جیسے تشریف لائے ویسے ہی تشریف لے گئے۔میں حیران ہوں کہ کیسی ظلّیت اور کیسی بروزیت اور کیسا آئینہ کا عکس،مشبّہ اور مشبّہ بہ میں کچھ تو مماثلت ہونی چاہیے۔....

اور اس پر یہ غرور اور خشونت اور بدزبانی جیسا کہ اس جماعت کا طریقہ ہے اس کی نظیر دنیا میں نہیں۔ گویا حلم،موعظہ حسنہ،خلق محمدی کی یہ جماعت بالکل ضد ہے۔

مرزا جی کی جماعت میں آگے سے جو موٹے موٹے شکار موجود ہیں،کسی کو حکیم الامت کا خطاب،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی کو خلیفہ اول کا، کسی کو خلیفہ ثانی کی عزت، کسی کو خلیفہ ثالث کا فخر، کسی کو خلیفہ چہارم کا عرف بخشا گیا ہے۔ یہ تو معمولی بات ہے کہ جب مرزا جی نے خود خلعت نبوت پہن کر محمد کا روپ دھار لیا ہے تو مریدوں کو خلفاء کا خطاب ملنا ضروری ہے۔ یہ مرزا جی کی فیاضی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

خدا کا وعدہ ہے کہ نحن نزّلنا الذکر و انّا له لحافظون یعنی قرآن کریم کی گم شدہ عزت وعظمت کو پھر بحال کرنے کے لئے غلام احمد کی صورت میں یقیناً محمد رسول اللہ ﷺ آیا۔ اور خدا نے آسمان سے قرآن کریم کی حفاظت اور اس کی عظمت وجلال کے اظہار کا ایک ذریعہ پیدا کیا۔ اور ارادہ کیا کہ قرآن کریم کا نزول دوبارہ ہو۔ اور پھر دنیا کو اس کی عظمت پر اطلاع دی جاوے۔ اس غرض سے اس نے پھر محمد ﷺ کو بروزی رنگ میں غلام احمد قادیانی کی صورت میں نازل کیا۔

(الحکم قادیان ۱۰۔ مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۹ کالم اول)

اور پھر ایسے سامان کی موجودگی میں یہ بھی لازم ہوا کہ بقول مرزا صاحب:

مماثلت سلسلہ موسوی کی غرض سے خدا نے تیرہ سو برس تک تو نبوت اور وحی پر مہر لگائے رکھی اور بہ پاس ادب آنحضرت ﷺ کسی نئے نبی و رسول کی ضرورت نہ سمجھی۔ مگر اب تیرہ سو سال بعد وہ مہر توڑ دی اور اس عاجز کو یا نبیّ الله صریح طور پر پکار کر ممتاز فرمایا اور سلسلہ موسوی کی طرح جیسا کہ حضرت موسیٰ کے حواری نبی کہلائے، اسی طرح حضرت محمد ﷺ کا (مرزا جی) بھی نبی کہلایا۔

(الحکم قادیان ۲۳۔ اپریل ۱۹۰۳ء)

اس پر طرہ یہ کہ مرزا جی کو آنحضرت ﷺ کی قبر میں مسیح موعود کے دفن ہونے کا بھید بہت عجیب طور سے منکشف ہوا۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ مسیح موعود کی قبر میری قبر میں ہوگی۔ اس پر میں نے سوچا کہ یہ کیا سرّ ہے؟ تو معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد ہر قسم کی دوری اور دوئی کو دور کرتا ہے، اور اس سے اپنے مسیح موعود کے وجود میں ایک اتحاد کا ہونا ثابت کرتا ہے اور ظاہر کر دیا ہے کہ کوئی شخص باہر سے آنے والا نہیں ہے بلکہ مسیح موعود کا آنا گویا آنحضرت ﷺ کا آنا ہے جو بروزی رنگ رکھتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر کوئی اور شخص آتا تو اس سے دوئی لازم آتی، اور عزت نبوی کے تقاضے کے خلاف ہوتا۔ خدا نے جو قرآن میں اس قدر تعریف رسول اللہ ﷺ کی، کی ہے اور آپ کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا ہے، اگر کسی اور کو آپ کے بعد تخت نبوت پر بٹھا دیتا، تو آپ کی کس قدر کسر شان ہوتی، جس سے یہ ثابت ہوتا کہ آنحضرت ﷺ کی قوت قدسی بہت ہی کمزور ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر موسیٰ زندہ ہوتے تو وہ بھی میری ہی اطاعت کرتے، تو اس سے یہ مطلب ہے کہ کتنی بڑی بات ہے کہ اگر سوائے میرے مسیح موعود عیسیٰ جو بنی اسرائیل کا آخری نبی ہے آوے اور آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت کی مہر توڑے تو آپ کو غیرت نہ آوے گی؟ اور کیا خدا تعالیٰ آنحضرت ﷺ کی اس قدر ہتک کرنا چاہتا ہے؟ افسوس ہے کہ لوگ باوجود مسلمان ہونے اور آنحضرت کو خاتم الانبیاء ماننے کے نبوت کی مہر توڑتے ہیں۔ (الحکم۔۱۰ مئی ۱۹۰۳ء ص۲).

مرزا صاحب کا صاف مطلب یہ ہے کہ اگر حضرت عیسیٰؑ یا حضرت موسیٰؑ اولوالعزم پیغمبر پھر تشریف لاویں تو اس سے ہتک اور کسر شان اور قوت قدسی کی کمزوری آنحضرت کی ثابت ہوتی ہے اور خود بدولت مرزا جی، نبی بن کر اس مہر کو توڑیں تو اس میں نہ نبی کو غیرت آوے، اور نہ خدا ہی برا مانے۔ کیونکہ محمد ﷺ نے مرزا جی کا روپ دھارا ہے۔ میرا اور مسلمان کا کانشنس یہ کہتا ہے کہ خدا نے محمد رسول اللہ ﷺ کو ختم الانبیاء فرمایا اور نبوت پر مہر لگا دی۔ اب نہ تو حضرت عیسیٰؑ کی مجال ہے کہ خدا کی لگائی ہوئی مہر توڑ سکے اور نہ حضرت موسیٰؑ کی۔ مرزا جی بیچارے کس باغ کی مولی ہیں۔ کسی کو کیا پڑی ہے کہ مرزا جی کی ابلہ فریبیوں میں آوے اور ہاتھ کو سر کے گرد گھما کر ناک پکڑے۔ مرزا جی عقل کے اندھوں ہی کو جل دے کر اپنا الّو سیدھا کریں، ہم ایسے خدا کو جس کا قول اور فعل مخالف ہو، ایک ناقص بے کار کم عقل خدا کہیں گے کہ کہے کچھ اور کرے کچھ۔ تیرہ سو سال تک تو نبوت کی مہر مضبوط لگائے رکھی اور تیرہ سو سال کے بعد کمال بے وقوفی سے ایک ادنیٰ ترین انسان کے واسطے اپنے قول کا خیال نہ کر کے اس مہر کو توڑ دیا۔

بات بات پر جو مرزا جی دس دس ہزار، پانچ پانچ ہزار روپیہ کی شرطیں لگاتے ہیں، شائد ان کا خدا نفع نقصان میں شریک ہے۔ ہمارا خدا تو نہایت صادق الوعد، دانا بینا، قول کا سچا، غیور ہے جو بات کہتا ہے اس کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کبھی نہیں بدلتا۔اس کا قول اور فعل موافق ہے۔جیسے اس نے نبوت اور وحی پر مہر لگائی ہے قیامت تک اس کو کوئی نہ توڑے گا۔مرزا جی جیسے کروڑوں کو ہلاک اور پیدا کرے گا، کانے گنجے لنگڑے تو کس شمار میں ہیں۔

(شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۱۶ جون ۱۹۰۳ء نمبر ۲۳۔ جلد ۲۱ و ۲۳۔ ص ۱۔۳)

مرزائی دیانت

حضرت مولانا شوکت اللہ مجدد السنہ مشرقیہ دام مجدکم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

یہاں شہر کپورتھلہ میں ایک مسجد بنا کردہ (تعمیر کردہ) حاجی ولی محمد صاحب مرحوم جج ریاست کپورتھلہ و رئیس سراوہ ضلع میرٹھ ہے جس کا متولی حضرت حاجی صاحب مرحوم کا برادرزادہ مسمی حبیب الرحمٰن مرزائی ہے۔ مسجد کے متعلق سرکار والا کی طرف سے آپ کو ایک سو اسی (۱۸۰) روپیہ سالانہ کی آمدنی معاف ہے۔حاجی صاحب کے انتقال کو تیرہ سال ہو گئے، مسجد کی آمدنی مرزائی تنور میں پڑتی رہی۔اور مسجد کا چاہ شکستہ اور سقاوہ مثل غربال یا دل عاشق ہے۔غسل خانہ کی بھی یہی حالت ہے۔اوس کا پانی کنویں میں پڑتا ہے۔مسجد اور حجروں کی حالت بھی ناگفتہ بہ ہے۔تمام مسجد میں ایک صف ہے۔نہ شطرنجیوں کا انتظام ہے، نہ دیگر سامان ضروری متعلقہ مسجد ہے۔افسوس ہے کہ جس مسجد کی آمدنی اس قدر ہو اوسکی مرمت تک نہ ہو، اور ایک سو اسی روپیہ مرزائیوں اور قادیان کے تنور میں پڑے، یا پلاؤ سقنقوری دہن چڑھایا جاوے، یا متولی مرزائی صاحب ہضم فرمائیں اور انما یاکلون فی بطونھم نارا و سیصلون سعیراً کی مصداق ہوں۔

اس مسجد کے متعلق دو مرزائی تنخواہ دار امام متولی صاحب نے مقرر فرما رکھے ہیں۔حافظ امام الدین مرزائی..ماہوار، مولوی عبدالقادر لدھیانوی مرزائی...ماہوار۔مولوی صاحب اول درجہ کے امام ہیں اور حافظ امام الدین صاحب درجہ دوم کے۔سیدھے سادے مسلمان عوام الناس آج تک ان ہی کے پیچھے نماز ادا کرتے ہیں، اور بعض علیحدہ پڑھتے رہے۔جب مرزا صاحب اور اون کے مریدوں کی طرف سے زیادہ غلو ہوا تو تمام مسلمانوں نے اون کے ساتھ نماز پڑھنا چھوڑ دیا۔پھر تو مرزائیوں نے یہ طعنہ دیا کہ تمہارا تو امام نہیں۔قریب ایک ماہ سے مادہ فساد پک رہا تھا جس فریق کو موقع ملتا اپنی جماعت اول اول کر لیتا اور نماز مغرب میں لمبی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرأت کی جاتی۔ چنانچہ ۲۴ مئی کو مسلمان نماز پڑھ رہے تھے اور جماعت آخری قعدہ میں تھی کہ ۲۰۔ ۲۵ مرزائیوں نے حملہ کیا اور امام کا دوپٹہ اوتار لیا، اور اس کے کان کھینچے۔ قصہ مختصر مسلمانوں نے نماز صبر سے تمام کی اور پھر اشتعال پاکر مرزائیوں پر پل پڑے۔ پھر تو ایک مرزائی بھی نظر نہ پڑا، ایسے غائب ہوئے جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ اب مقدمہ بازی ہو رہی ہے۔ اعلیٰ حکام تک ناراض ہیں۔ متولی صلح کے خواستگار ہیں۔ مسلمان کہتے ہیں کہ آمدنی ایک سو روپیہ مسلمانوں کے سپرد ہو، جس کا انتظام مسلمانوں کی معزز اور موقر انجمن کرے اور ۱۳ سال کا گزشتہ حساب دیجئے اور مسجد میں کوئی مرزائی قدم نہ رکھے۔ حضرت ایک سو اسی روپیہ کا سوال کڑا ہے مسجد کی تو خیر ہے اون کے لئے سجدگاہ قادیان کافی ہے۔ نامہ نگار از کپورتھلہ۔

(شحنۂ ہند میرٹھ ضمیمہ ۱۶ جون ۱۹۰۳ء نمبر ۲۳۔ جلد ۲۱ و ۲۳۔ ص ۳۔ ۴)

وہی جعلی بیعت اور فرضی فہرست

مکرمنا مولانا شوکت۔ سلام مسنون ورحمۃ اللہ و برکاتہ

مجھے کچھ عرصہ سے مرزائی اعتقادات کی نسبت شبہ تھا اس لئے اکثر تصانیف مرزا قادیانی اور اخبار الحکم اور البدر دیکھتا رہا، لیکن بجز حبّ جاہ و دنیا طلبی کچھ دیکھنے میں نہ آیا۔ اور جب مرزائی اخباروں میں میں نے فرقہ احمدیہ کی تعداد ایک لاکھ سے زائد (تقریباً دو لاکھ) دیکھی تو ہجوم وساوس نے پریشان کر دیا۔ مگر الحکم مطبوعہ ۲۴، اپریل و ۲۴ مئی و ۳۱ مئی دیکھ کر وہ وسوسہ بھی رفع ہو گیا یعنی ۲۴۔ اپریل کے الحکم میں بیعت کرنے والوں کے جو نام شائع ہوئے ہیں وہ محض بنظر اضافہ جماعت مرزائیہ ہیں۔ مثلاً جو نام دین محمد ساکن کرہل ضلع مین پوری کا نمبر ۱۷ پر درج ہے، وہی نام اسی فہرست کے نمبر ۸۸ میں درج ہے۔ اور نمبر ۵۳ پر حکیم محمد یوسف کا نام لکھا ہے اور پھر یہی نام نمبر ۱۰۱ پر مکرر اس طرح درج ہے (حکیم یوسف علی صاحب مینیجر صبح صادق پریس اوٹاوہ) اور جس مقام پر مطبع ہے وہیں میرا مکان بھی ہے اور نمبر ۱۱ پر نام خداداد خان ہے اور زیر اسماء بیعت کنندگان میزان کل ۱۱۲ بتائی ہے۔

پھر الحکم ۳۱ مئی میں وہی خداداد خان ولد قائم خان ساکن اوٹاوہ خاص درج ہے یعنی تعداد بڑھانے کو ایک جگہ بلا ولدیت اور دوسری معہ ولدیت وسکونت ہے۔ ارے واہ رے مرزائیو تمہارے کیا کہنے ہیں (بنئے کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گون میں لاکھ من کا دھوکہ) مجھ پر مرزا جی کی نبوت کا پاکھنڈ ضمیمہ شحنہ ہند اور صحیفۃ الولاء اور درۃ الدرانی وغیرہ سے اچھی طرح کھل گیا۔ بیعت کی فہرست کا عنوان یہ ہے (خاص خدا کے ہاتھ کی لکھی ہوئی فہرست) اور دھوکہ کی یہ کیفیت۔ معلوم ہوا کہ مرزا کا خدا ہر وقت دھوکے ہی کا الہام کرتا رہتا ہے یا لکھنے میں غلط کار ہے۔ مرزا قادیانی اور اوس کا خدا دونوں ایک ہی کھیت کے دساور ہیں۔ کیا عجب ہے کہ چند روز میں اپنی خدائی کا ٹھیکہ مرزا ہی کو دے دے، پھر تو چند مرتدوں اور ملحدوں کے سوا ایک مسلمان بھی زندہ رہے تو میرا ذمہ۔ مرزا قادیانی کے خدا نے طاعون تو اپنے نبی کی لینڈوری میں بھیج ہی دیا ہے پس دیر ہی کیا ایک ہی اشارے میں مرزائی نبوت کے منکرین کا صفایا ہے۔ انعام میں دس ہزار اور ۱۲ ہزار کی رقم صرف کاغذ پر اگلنا کچھ بات ہی نہیں، لیکن اگر کسی کے لئے پیسوں کی بھی تھیلی کا منہ کھلا ہو تو خدا کرے مرزا قادیانی کی طرح اعلی واسفل کے امراض میں دائم المریض ہو جائے۔ الغرض وہی مثل ہے: روٹی تو کما کھائے کسی طور مچھندر۔ راقم۔ محمد احسن پنشنر پولیس۔ ۹ جون ۱۹۰۳ء۔

اڈیٹر: اگر مرزا جی کو ذیابیطس نے ہڑپ نہ کیا تو سال بھر میں ایک کروڑ مرید ہو جاویں گے کیونکہ اضافہ کرنے کو قلم ان کے ہاتھ میں ہے۔ جتنا چاہو بڑھا دو۔ لیکن جتنے بڑھیں گے در حقیقت گھٹیں گے۔ کاغذی ناؤ چل نہیں سکتی۔ عرفی نے اپنے ممدوح کی تعریف میں کیا خوب لکھا ہے

گر جاہ حسودت لبربند سی افتد
در مرتبہ نقصان رسد از صفر رقم را

یعنی تیرا حاسد ایسا بدبخت ہے کہ اگر کسی مہندس یا محاسب کے خیال میں اس کا مرتبہ آ جائے تو جس قدر صفر دے گا بجائے بڑھنے کے وہ عدد گھٹتا ہی چلا جائے گا۔ مرزا جی تو تمام انبیاء کے حاسد تمام اولیاء کے حاسد تمام علماء کرام اور مشائخ عظام کے حاسد، ان کا مرتبہ محض مفروضی رقموں اور ہندسوں اور ناموں سے کیوں بڑھنے لگا اور پھر مرزا جی کو یہ شعر غنغنانا پڑے گا

بے اعتباریوں سے سبک سار ہم ہوئے
جتنے زیادہ ہوگئے اتنے ہی کم ہوئے

(شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۱۶ جون ۱۹۰۳ء نمبر ۲۳۔ جلد ۲۱ و ۲۳۔ ص ۴۔ ۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی بننے کا ارمان

انسانوں کے دلوں میں مادے اور فطرت کے موافق مختلف ارمان ہوتے ہیں۔ مفلس یہ چاہتا ہے کہ میں مالدار ہو جاؤں۔ مالدار یہ چاہتا ہے کہ میں بڑا رئیس ابن رئیس ہو جاؤں۔ رئیس یہ چاہتا ہے کہ میں بادشاہ ہو جاؤں۔ اور بادشاہ یہ چاہتا ہے کہ میں شہنشاہ ہو جاؤں۔ الغرض جو دنیادار ہاتھی پر چڑھا ہے، وہ بانس پر چڑھنا چاہتا ہے۔ اگرچہ آخر میں سب کو چار کے کاندھے پر چڑھنا ہوتا ہے۔

علی ہذا، ایک طالب علم یہ چاہتا ہے کہ میں عالم و فاضل ہو جاؤں۔ ایک عابد و زاہد صوفی صافی یا طالب حق یہ چاہتا ہے کہ میں ولی اللہ ہو جاؤں۔ لیکن یہ کوئی نہیں چاہتا کہ میں نبی ہو جاؤں، کیونکہ یہ امر اس کی فطرت اور قابلیت اور حیثیت وظرف اور امکان سے باہر ہے، بلکہ طلب محال ہے۔

امت محمدیہ میں کیسے کیسے اولیاء اللہ اور مقربان الٰہی گذرے، جن کے نام بڑی وقعت و عظمت کے ساتھ زبانوں پر جاری ہیں، اور جن کے سنجیدہ حالات اور ستودہ صفات سے تواریخ کے دفاتر معمور ہیں۔ بھلا ان میں سے کسی نے بھی نبی بننے کی خواہش کی، چہ جائے کہ دعوی نبوت کیا ہو۔ سوڈان میں بھی بہت سے مکاروں نے مہدویت کا دعوی کیا، مگر بروزی یا ظلی محمد بننے کا دعوی کسی نے نہیں کیا۔ مرزا قادیانی کی جسارت دیکھئے کہ نبی کیا معنی خود خاتم الانبیاء محمد بن گیا۔ پھر اس میں یہ شرارت اور فریب کہ میں محمد کا غیر نہیں تا کہ مہر نبوت ٹوٹ جائے، بلکہ میں تو ہو بہو محمد ہوں۔ گویا خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ کی روح پاک نے حلال خوروں کے لال گرو کے بھائی کے ناپاک جسد میں حلول کیا ہے۔ آپ کے بھائی لال گرو کے خوارق کا نمونہ سب دیکھ چکے ہیں۔ پس آپ اس سے گھٹ کر کیوں رہنے لگے۔ دونوں ایک ہی جھاڑو کی تیلیاں، ایک ہی سنڈاس کے کیڑے، ایک ہی کوڑی کے درخت، ایک ہی درخت کے کھاد، ایک ہی جیسے کماؤ پوت ہیں۔ پس جو نسبت آپ کو اپنے بھائی سے ہے، وہی نسبت آپ کے چیلوں کو بھائی کے چیلوں سے ہونی چاہیے۔

تعلیم و تربیت کے موجودہ زمانے میں ریفارمیشن کا دور دورہ ہے، اور ہر قوم اور ہر فن کا ایک ایک ریفارمر موجود ہے۔ لیکن کیا ان میں سے کس نے نبی بننے کا دعوی کیا ہے۔ مرزا جی نے تو اپنے کو پرافٹ (غیب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دان) بنالیا ہے۔پس وہ نبی نہیں بلکہ چھلے چھلائے فرمائشی خدا ہیں، اور یہ کچھ چھپی بات نہیں وہ کھلم کھلا کہتے ہیں کہ دیکھو میری فلاں پیش گوئی پوری ہوئی اور فلاں پوری ہوئی۔ کیا اس کے یہی معنیٰ نہیں کہ میں غیب دان بلکہ خدا ہوں، حالانکہ انبیاء کرام میں سے کسی نے نہ تو غیب دانی کا دعوی کیا، نہ غیب دانی کو اپنی نبوت کا معیار ٹھہرایا ۔اور کیونکر ٹھہراتے خود انبیاء کا اس پر ایمان ہے کہ غیب دان صرف خدا ہے جس کی صفت علام الغیوب ہے۔

قادیانی مرزا جی اپنے کو مسلمان اور قرآن پر ایمان بتاتے ہیں، حالانکہ قرآن کا سراسر خلاف کر رہے ہیں۔قرآن میں ہے: ان اللہ یعلم ما فی الارحام ۔یعنی خدا جانتا ہے کہ رحم مادر میں کیا ہے۔ ، اور: و ما تدری نفس بای ارض تموت ۔اور خدا ہی جانتا ہے کہ انسان کون سی زمین میں مرے گا۔

مگر مرزا جی نے علی رؤس الاشہاد متواتر غیب دانی (پیشین گوئی) کی کہ میری زوجہ کے آئندہ گابھ سے مجھ جیسا، بلکہ مجھ سے بڑھ کر، فرزند ارجمند پیدا ہوگا۔لیکن قدرت کی جانب سے گھونسا جو لگتا ہے تو نر کی جگہ کھٹ سے مادہ نکل پڑی۔

مرزا جی نے غیب دانی کی کہ طاعون میرا ایڈی کانگ ہے، مرزائیوں کو اس سے کچھ خوف نہ کرنا چاہیے اور خاص کر جو شخص میرے نزول و بعثت کی سرزمین میں آجائے گا وہ تو مجھ سے پہلے مرہی نہیں سکتا۔مگر آپ جانئے طاعون ایک ہی کائیاں ہے، نہ لیپا لک کا منہ کیا، نہ آسمانی باپ کا۔اور نہ صرف مختلف مقامات میں بلکہ خود دارالامان قادیان میں مرزائیوں کا کھلیان لگا دیا۔ بہت سے مرزائی قادیان کے بلوں میں دم سے چھاج باندھ کے گھسے، مگر طاعونی چوہوں کی طرح مرے کے مرے رہ گئے۔اور گورداسپور کی میونسپلٹی کو ان چوہوں کے مارنے پر انعام بھی مشتہر کرنا نہ پڑا، اور میونسپلٹی کا فنڈ اس رقم میں ٹکا خرچ کرنے سے محفوظ رہا ۔مرگئے مردود فاتحہ نہ درود، اور بحکم رب ودود، ہالک نمرود، منہ کالے اور دست و پا کبود، عاقبت نامحمود وانجام نامسعود، سراسر بے بہبود، از سرتا پا بے سود، مورود ہوکر قعر عدم میں غتر بود ہوگئے، فی النار والسقر مع الجدّ والپدر

موجودہ زمانہ یورپئین آزادی کی ٹکسال ہے۔کھرے کھوٹے کا کوئی جانچ کرنے والا نہیں۔ نبی کیا، خدائی کا بھی کوئی دعوی کرے تو باز پرس نہیں۔لیکن اگر بروزی رسالت کی تبلیغ افغانستان اور وسط ایشیا وغیرہ کی خودمختار اسلامی ریاستوں میں کی جائے تو گھٹنوں گھٹنوں مزا آجائے۔(شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۱۶ جون ۱۹۰۳ء ص ۶۔۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انجیل مقدس کی عجیب پیش گوئی

مسیحی اخبار طبیب عام، دینانگر لکھتا ہے: متی کی انجیل میں ہے:

اگر کوئی تم کو کہے کہ دیکھو مسیح یہاں یا وہاں ہے، تو باور نہ کرنا کیونکہ مسیحان کا ذب وانبیاء کا ذب ظاہر ہونگے، اور ایسے بڑے نشان اور کرامات دکھائیں گے کہ اگر ہوسکتا تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کرتے۔

حاجت نہیں کہ اس پیشین گوئی کے بموجب جھوٹے نبیوں کی فہرست دی جائے کیونکہ تواریخ دان لوگوں پر روشن ہے کہ.. دوسری صدی عیسوی تک تو یہ پیشین گوئی کچھ خاموش رہی لیکن تیسری صدی سے زمانہ حال تک بہت سے جھوٹے مسیح ظاہر ہوکر معہ اپنی بطالت کے لقمہ اجل ہوئے۔ تاہم زمانہ حال پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انجیل کی صداقت پر یہ پیش گوئی مہر از لی ہے، اور کوئی مخالف مسیح اس کے برخلاف دلیل نہیں دے سکتا۔ کئی اخباروں کے پڑھنے سے معلوم ہوا کہ شہر لندن میں بھی ایک مسیح موعود ظاہر ہوا، مگر اس کی نسبت اور کچھ معلوم نہیں۔ مگر یہ پیش گوئی جس قدر ملک پنجاب میں مکمل اور آشکارا ہوئی، دیگر ممالک میں شاید ہی ہوئی ہو۔ موضع قادیان میں چند سال سے مرزا غلام احمد نے دعوی کیا ہے کہ میں مثیل مسیح ہوں اور الہام اور نبوت و معجزات کا بھی مدعی ہے۔ غور کرنے کی جگہ ہے کہ آیت مذکورۃ الصدر میں صاف لکھا ہے کہ علامتیں اور معجزے انبیاء کا ذب بھی دکھلائیں گے خواہ سچ ہوں یا نہ ہوں، اور پھر یہ کہ اگر کوئی تم کو کہے کہ مسیح یہاں یا وہاں ہے، تو مت مانیو، حالانکہ مرزا صاحب قادیانی کہتے ہیں کہ مسیح قادیان میں ظاہر ہوا اور وہ میں ہوں۔

آیت متی میں یہ بھی مسطور ہے کہ برگزیدوں پر بھی ہاتھ ڈالیں گے۔

اس سے میرا یہ مطلب نہیں کہ اس نے بہت سے عیسائیوں پر فتح پائی ہے، اور ان کو اپنی مسیحیت کا قائل کر دیا بلکہ وہ ایسے پھندے لگاتا ہے کہ مسیحی حیران رہ جاتے ہیں اور اکثر ٹھوکر بھی کھا جاتے ہیں۔ مگر ایسوں کی بابت یہ نہ سمجھا کہ وہ برگزیدوں میں سے تھے، کیونکہ یوحنا حواری یوں فرماتے ہیں کہ

وہ نکلے تو ہم ہی میں سے، مگر ہم سے نہ تھے۔ اگر ہم میں سے ہوتے تو ہمارے ساتھ رہتے، لیکن ہم میں سے اسی لئے نکل گئے کہ یہ ظاہر ہو کہ وہ سب ہم میں سے نہیں ہیں (یوحنا ۲:۔۱۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

They went out from us, but they were not of us; for if they had been of us, they would no doubt have continued with us; but they went out , that they might be made manifest that they were not all of us. (1 John 2:19)

افسوس ہے کہ مرزا بائیبل کے اور مقامات تو بڑی ہوشیاری سے نقل کرتا ہے مگر کبھی اس کی تصنیف میں ایسا تذکرہ نہیں ہوتا۔شاید اس سے خود مرزا قادیانی کو شرم آتی ہوگی۔مگر کیا کرے کیونکہ وہ ایک منہ سے دعوے کر بیٹھا،اب کس منہ سے کہے کہ یہ جھوٹ ہے۔چاہیے کہ مرزا قادیانی اتنے ہی پر قناعت کرے،اور آئندہ کے لئے سچا تائب بنے اور جھوٹوں کا حصہ آگ اور گندھک کی جھیل میں ہوگا جہاں توبہ کا موقعہ نہیں ملتا۔مکاشفہ باب ۲۱ آیت ۸۔

But the fearful, and unbelieving, and abominable, and murderers, and whoremongers, and sorcerers, and idolators, and all liars, shall have their part in the lake which burneth with fire and brimstone; which is the second death. (Revelations 21:8)

(شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۲۴ جون ۱۹۰۳ء نمبر ۲۴۔جلد ۲۱ و ۲۳۔ص ۱)

پشاور میں مرزائیت کا دھڑ ٹوٹ گیا

یہاں اول اول مرزائیت نے خروج کیا تھا۔مگر آپ جانتے ہیں جہاں سانپ ہوتے ہیں وہاں ان کا سر بھنبھوڑنے والے نیولے اور ان کا زہر دور کرنے والے تریاقی بھی ہوتے ہیں۔بعض خاصان الٰہی نے مرزائیت اور دجالیت کے افسون کو اپنی مسیحائی سے کارگر نہ ہونے دیا،اور ان قدسی نفسوں کی بادصرصر نے جعلی بروزیت اور مصنوعی ظلیت کا چراغ گل کر دیا اور کتاب وسنت کے عصائے موسیٰ کی ضربوں سے خانہ ساز نبوت کا سر کچل دیا۔ جزا هم الله۔

اب چند غریب عطائی مرزائی اپنے پیر کی لکیر پیٹ رہے ہیں اور بس۔اور چونکہ پشاور میں بعض رجال الغیب کی مردانہ ہمت سے ضمیمہ شحنہ ہند کو بہت کچھ فروغ ہے،اور ہفتہ وار سینکڑوں مسلمانوں کی نظر سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گزرتا ہے،تو ضمیمہ کے ہوتے مرزائیت کے پاؤں کیوں جمنے لگے۔ یوں اکھڑ گئے جیسے برٹش فوج کے مقابلے میں ٹرنسوالی بوئروں کے اور جیسے ٹرکی فوج کے مقابلے میں مقدونی باغیوں کے پاؤں۔ اور اخیر میں مولانا محمد ابراہیم صاحب واعظ کے دھواں دھار وعظوں سے تو مرزائیت ایسے کافور ہوگئی، جیسے تند ہوا کے جھکڑ سے پتلے پتلے چھوٹے بادل۔ مولانا موصوف صرف قرآن مجید سے... مہدیوں اور جھوٹ اور مکروفریب کے سانچوں میں ڈھلے ہوئے مسیحوں کی کارستانیوں کے تاروپود بکھیرتے ہیں۔

معزز نامہ نگار نے لکھا کہ مولوی صاحب ممدوح کے وعظ کا پشاور میں اچھا اثر پڑا ہے اور اب تمام طاعونی بروزی چوہے شیرے کے مٹکوں کی پینیدی میں دبک گئی ہیں، اور چوروں کی مائیں کوٹھی میں سر دے کر رو رہی ہیں۔ خدا تعالی مولوی صاحب کے دل و دماغ میں زیادہ قوت دے اور ان کے وعظ میں معجزہ.. پیدا کرے۔ آمین۔ اڈیٹر (شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۲۴ جون ۱۹۰۳ء نمبر ۲۴۔ جلد ۲۱ و ۲۳۔ ص ۱۔۲)

وہی منارہ مرزائیوں کا ٹھاکردوارہ

منارے کے مقدمہ کی نسبت اول ہی سے قادیان میں افسردگی چھائی رہی..... مرگ آتھم کی پیشگوئی کی طرح ہاتھی کے کان سے بھی لمبا چوڑا کوئی اشتہار نہیں نکلا۔ اور غضب تو یہ ہے کہ جب مجسٹریٹ گورداسپور نے منارے کے مقدمے میں دست اندازی سے انکار فرمایا اور عذرداروں کو عدالت دیوانی میں مقدمہ دائر کرنے کی ہدایت کی جب بھی مرزاجی کے محل پر فتح یابی کے نقاروں کے بجانے کی نوبت نہ آئی، نہ مسجد قادیان پر جو منارے کے متصل ہے، دھونسے بجے کہ: دون است دون است دجال دون

یہ افسردگیاں تو ہم کو بھلی معلوم نہیں ہوتیں۔ یہ پست حوصلگیاں صاف بدشگونیاں ہیں جن سے بخوبی مترشح ہوتا ہے کہ مرزاجی نے ہمت ہاردی ہے، اور سارا جوش وخروش ہانڈی کے ابال کی طرح بیٹھ گیا ہے۔ اور ساتھ ہی لیپا لک کے آسمانی باپ نے بھی اپنی گردن سے فتح یابی کے الہام کرنے کا جوا پھینک دیا ہے، بلکہ الہام کا دفتر ہی گاؤ خورد کردیا ہے کیونکہ باپ بیٹے دونوں کو الہامی پیش گوئی کے پورا ہونے کا اعتماد نہیں رہا۔ رل کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرعوں اور نجوم کی پوتھیوں کو دیمک چاٹ گئی۔ اٹکل پچو کے تیروں کا ترکش خالی ہو گیا۔ پیش گوئیوں کی وہ توپیں جو آئے دن دنادن گونجتی تھیں، اب ان کی سرسراہٹ سننے تک بھی نہیں پہنچتی۔... کیا کہیں ہمیں تو رہ رہ کر ارمان آتا ہے کہ کیا سے کیا ہو گیا۔ اور یہ بھی اس وقت جب کہ ..منارہ اپنی گردن بلند کر کے تمام فرعونی گردن کشوں کا قبلہ گاہ بنتا۔ چونکہ قدرتی طمانچوں سے پیش گوئیوں کے منہ پھر گئے ہیں اور انا جعلنا فی اعنا قھم اغلالاً فھی الی الا ذقا ن فھم مقمحو ن کے مصداق بن گئے ہیں یعنی ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیئے ہیں، جو ٹھوڑیوں تک ہیں۔

کوئی پوچھے کہ جو لگا تار پیش گوئیاں چند سال قبل ہوتی تھیں، اب وہ کیوں بند ہو گئیں۔ خصوصاً مقدمات جو انگریزی عدالتوں میں دائر اور مرزائی مشن کے حق میں اہم ہیں، ان میں بھی خاصۃً منارہ جو بروزی نبوت کا حصن حصین اور مسیحیت کا رکن رکین ہے، اس کی نسبت بھی آسمانی باپ نے لیپا لک کے منہ میں گھنگھنیاں بھر دی ہیں۔ پھر پیش گوئیاں بھی زیادہ تر لوگوں کی ہلاکت کے بارہ میں ہوئی ہیں، یا اپنی فتح یابی کے متعلق۔ حالانکہ اب تک نہ کوئی مرا، نہ لیپا لک کو کوئی آسمانی فتح حاصل ہوئی۔ جب کہ شکست ہی شکست ملتی رہی مگر شکست کی پیش گوئی کبھی نہیں کی گئی۔ یہ جعل اور فریب نہیں تو کیا ہے۔ مرزا جی بالکل اپنے کانشنس کے خلاف کارروائی کر رہے ہیں۔ ان کو اچھی طرح معلوم ہے کہ نہ میں غیب دان ہوں، نہ نبی اور مہدی اور مسیح ہوں، اور جو کچھ کہہ رہا ہوں محض دنیا کو فریب دینے اور سادہ لوحوں سے روپیہ پیسہ ٹھگنے کو کر رہا ہوں۔ کیا اپنے کانشنس کے خلاف کارروائی کرنے والا نبی صادق ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ آنحضرت ﷺ جن کی نسبت و ما ینطق عن الھوی ہے، فوراً بذریعہ وحی متنبہ کئے جاتے تھے۔ حضرت زینب ؓ کا معاملہ، ازواج مطہرات کا تنازع، اور شہد کا اپنے اوپر حرام کرنا، وغیرہ جناب باری نے بذریعہ وحی تمام مومنوں پر منکشف کر دیا۔ مرزا صاحب آنحضرت ﷺ سے بھی زیادہ معصوم، بلکہ خدا کی طرح بالکل بے عیب ہیں کہ کوئی خطا آپ سے سرزد ہی نہیں ہوئی کہ بذریعہ الہام اس کی اصلاح ہو جائے۔

مرزا جی تو سراسر خطا اور ہمہ تن عیوب ہیں۔ پس عیوب کو یوں چھپاتے ہیں جیسے بلی اپنے براز کو اور عورتیں اپنے لتّوں کو۔ اپنی برائی اور مخالفوں کی بھلائی کی کبھی پیشین گوئی نہیں ہوتی۔ الہام بھی وہی ہوتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جوتعریفوں سے بھرپور ہو کہ لیپا لک ایسا ہے اور ویسا ہے، اور آسمانی باپ اس کی جانب یوں جھپٹتا ہے جیسے بکری ممیاتی ہوئی اپنے بزغالہ کی طرف، اور گائے ڈکراتی ہوئی اپنے بچھڑے ہو بچھڑے کی جانب۔

دیکھو اظہار صداقت اسے کہتے ہیں یعنی جناب باری آنحضرتﷺ کی غیب دانی کی نفی کیسی دھوم دھام کی وحی سے کرتا ہے

قل لو کنت اعلم الغیب لا استکثر ت من الخیر وما مسّنی السوء .. یعنی کہدے اے محمد کہ اگر میں غیب کی باتیں جانتا تو کثرت کے ساتھ خیر ہی خیر کرتا اور مجھ کو نہ برائی چھوتی۔

اس آیت سے تین باتیں نکلیں: اولاً، آنحضرتﷺ غیب دان نہ تھے۔ دوم، آپ بھلائی کرنے پر قادر نہ تھے۔، سوم۔ برائی نے آپ کو بھی چھوا ہے۔ کیونکہ خیر وشر کا مالک صرف خدائے وحدہ لاشریک ہے۔

لیکن مرزا جی کا ایمان قرآن پر نہیں ہے، وہ خیر وشر کے مالک ہیں وہ اپنے کو خیر ہی خیر اور اپنے مخالفوں کو شر ہی شر پہنچانے پر قادر ہیں۔ وہ غیب دانی کے مدعی ہیں کہ فلاں اتنے دنوں میں مرے گا، اور فلاں اتنے دنوں میں ، اور میں قیامت تک منارے کے کلس کی چوٹی پر بے دال کا بودم بن کر یا بدوح کے نعرے مارونگا۔

کیا وجہ کہ نہ تو آسمانی باپ نے الہام کیا، نہ لیپا لک نے پیش گوئی کا اظہار کیا کہ منارے کے بننے میں ضرور کھنڈت پڑے گی اور پھر مقدمہ دیوانی میں جائے گا کیونکہ مجسٹریٹ نے یہی حکم دیا ہے کہ میں دست اندازی نہیں کرتا۔ یعنی اس معاملہ کا استقرار حق اور احقاق حق دیوانی کا منصب ہے جو مالی معاملات کا تصفیہ کرتی ہے۔ اور مال کی دو ہی قسمیں ہیں، دینی اور دنیوی۔ دینی مال دنیوی مال سے افضل اور قیمتی ہے کیونکہ فانی نہیں۔ اور دنیوی مال فانی ہے اور چونکہ منارے کی تعمیر ایک احداث اور بدعت ہے، لہذا دینی مال کا غصب ہے۔ اور حدیث شریف میں وارد ہے کہ جہاں کہیں ایک بدعت حادث ہوتی ہے وہاں سے ایک سنت اٹھ جاتی ہے۔ اور سنت رسول اللہﷺ پر عمل کرنا مسلمانوں کا ایمان ہے۔ لہذا منارے کی تعمیر مسلمانوں کے دینی مال کا غصب کرنا ہے جس کو برٹش عدالتیں ہرگز جائز نہیں رکھتیں، اور مال مغصوب کو غاصبوں اور ظالموں سے نکال لیتی ہیں۔ لہذا امید کی جاتی ہے کہ قادیان کے سنی مسلمان جنہوں نے عذرداری کی ہے، حسب ہدایت مجسٹریٹ گورداسپور بالضرور عدالت دیوانی میں رجوع کر کے اپنا دینی حق حاصل کریں گے۔ اور اعلی محکموں اور عدالتوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک بھی تعاقب سے باز نہ آئیں گے، اور خدا تعالی سے قوی امید ہے کہ کامیاب ہوں گے۔ اور یہ ہم کو پہلے ہی یقین ہے کہ جب تک دیوانی سے فیصلہ نہ ہو جائے، منارے کی تعمیر حیز التواء میں جا پڑی ہو گی اور فیصلہ کے لئے سال ہا سال درکار رہیں کیونکہ طرفین سے یکے بعد دیگرے ضرور اپیلیں ہوں گی۔ الغرض منارہ ابھی ایک عرصہ تک معلق رہے گا اور چونکہ مرزا جی اعلی اور اسفل کی بیماریوں میں مبتلا اور اپنی زندگی سے مایوس ہیں، لہذا امید نہیں کہ ان کی زندگی تک منارے کا تصفیہ ہو جائے اور بعد میں تصفیہ ہوا بھی تو کس کام کا:

گر از پس من کن فیکون شد شدہ باشد

افسوس ہے کہ مسیح کاذب تو نہ ہو، اور منارہ ہو

میرے خیال بعد مرے پر فشاں رہے
افسوس ہے کہ میں نہ ہوں اور جہاں رہے

اڈیٹر (شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۲۴ جون ۱۹۰۳ء نمبر ۲۴۔ جلد ۲۱ و ۲۳۔ ص ۲۔۴)

(الحکم قادیان میں اس معاملے پر درج ذیل تحریر شائع ہوئی تھی:

منارۃ المسجد اور اس کی مخالفت: الحکم کی کسی گزشتہ اشاعت میں اس مینار کے متعلق جو جامع مسجد قادیان کی تکمیل کی خاطر اس کے مشرقی کونہ پر بنایا جانا تجویز ہوا ہے اور جس کا ابتدائی حصہ قریباً ساڑھے چار ہزار روپیہ کے صرف سے تیار ہو گیا ہے، ہم ایک آرٹیکل لکھ کر ڈپٹی کمشنر گورداسپور کو توجہ دلا چکے ہیں اور ہمیں کامل امید ہے کہ صاحب موصوف اس پر پوری توجہ فرمائیں گے۔

۸ مئی ۱۹۰۳ء کو جناب تحصیل دار صاحب بٹالہ بھی اس مینار کا موقع دیکھنے کے واسطے تشریف لائے تھے تحصیل دار صاحب نے موقع کو دیکھا اور فریقین کے عذرات کو تحریری طور پر لے لیا گیا ہے۔

ہمیں یہ معلوم کر کے ازبس افسوس ہوا کہ منارہ کے متعلق کسی ذمہ دار افسر نے اس قسم کی رپورٹ کی ہے یا بعض لوگوں نے ایسا کہا ہے کہ وہ ایک سیر گاہ ہو گا یا بطور تماشہ لوگ اس پر چڑھیں ہم اس مثل کی باقاعدہ نقل حاصل کرنے کے بعد اس پر مفصل رائے زنی کر سکیں گے لیکن سردست اس افواہ پر اگر یہ سچ ہے ہم کو یہ کہنے کا حق حاصل ہے کہ مسجد کی نسبت ایسی رائے ظاہر کرنا بھی نہیں کہ گورنمنٹ کو مغالطہ دینا ہے بلکہ مسلمانوں کے مذہبی عبادت گاہ کی توہین اور اون کے اعتقاد پر حملہ کرنا ہے کیونکہ مسجد میں تماشا گاہ بنانا حرام ہے۔ مسجدیں عبادت کے لئے ہوتی ہیں نہ تماشا گاہ۔ اس قسم کا لفظ مسجد یا اس کے کسی حصہ کی نسبت استعمال کرنا خطرناک مذہبی دل آزاری ہے جس کا اپیل ہم ڈپٹی کمشنر بہادر کے حضور کرتے ہیں کہ اگر مثل میں اس قسم کا کوئی لفظ ہو تو اس پر مناسب نوٹس لیا جاوے۔ سردست ہم صاحب ڈپٹی کمشنر کی توجہ کے لئے دہلی کے بیدار مغز ڈپٹی کمشنر کا ایک تازہ فیصلہ ایک مسجد کی تعمیر کے متعلق پیش کر کے آپ کو اس معاملہ کے متعلق غور کرنے کے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدد دینا چاہتے ہیں۔

دہلی میں اس قسم کا ایک مقدمہ میونسپلٹی میں پیش ہوا ہے نوعیت ایک ہی قسم کی ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ اگر صاحب ضلع دہلی کے فیصلہ پر غور کیا جاوے گا تو میجر ڈالس صاحب بہادر کو اچھا موقع ایک فیصلہ کے لئے مل جاوے گا چنانچہ اس مقدمہ کے حالات حسب ذیل ہیں جو کہ کرزن گزٹ مطبوعہ ۸ مئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۴ میں بہ تفصیل درج ہے۔ ہم کامل وثوق سے کہتے ہیں کہ حضور ڈپٹی کمشنر گورداسپور آپ کے لئے اس فیصلہ کے بعد منارۃ المسیح کی تعمیر کا سوال بڑی صفائی سے حل ہو جاتا ہے۔ اس سوال کے باضابطہ حل کئے جانے کے بعد ہمیں ضرورت پڑے گی کہ ڈپٹی کمشنر بہادر کو اس راز سے آگاہ کرنے کی کوشش کریں جو اس مخالفت کی تہ میں ہے۔

صاحبزادہ سلطان احمد خان بیرسٹر نے جو سول لائن میں رہتے ہیں ایک درخواست اس مضمون کی میونسپل کمیٹی میں گزرانی کہ مجھے اپنی کوٹھی کے احاطے میں ایک مسجد بنانے کی اجازت مل جائے۔ جس وقت وہ درخواست جلسہ میں پیش ہوئی تو سب سے پہلے دہلی کے سول سرجن بہادر نے اس کی مخالفت کی اور کہا کہ سول لائن میں مسجد کبھی نہیں بن سکتے۔ اس پر ایک مسلمان ممبر نے صاحب بہادر سے سوال کیا کہ کیا وجوہات ہیں جس سے آپ ایسا فرماتے ہیں۔ کیا کوئی میونسپل ایکٹ ایسا ہے جس سے سول لائن میں مسجد بنانے کی ممانعت نکلتی ہے یا خاص اور کوئی وجہ ہے۔ سول سرجن صاحب نے جواب دیا کہ صبح کے وقت موذن کی اذان سے ہمارے آرام میں خلل پڑے گا اس لئے ہم ہرگز اس بات سے رضامند نہیں ہیں کہ وہاں کوئی مسجد بنے۔ مسلمان ممبر نے اس کا نہایت ہی معقول دیا اور بیان کیا کہ تمام دنیا میں صرف گورنمنٹ انگلشیہ کو یہ بہت بڑا فخر ہے کہ اس کے ہاں اول درجہ کی مذہبی آزادی رعایا کو عطا ہوتی ہے۔ اگر سول لائن میں مسجد کو روکا گیا تو اس کے معنی یہ ہیں کہ برٹن اعظم کی حکمت عملی کو صدمہ پہنچایا گیا۔ رہا اذان کا آرام میں خلل انداز ہونے کے متعلق، اس کا جواب یہ ہے کہ موذن کی آواز زیادہ سے زیادہ بیرسٹر صاحب کے احاطہ تک جا سکتی ہے وہاں سے قریب ملی ہوئی کسی انگریز کی کوٹھی نہیں ہے کوٹھی کے ایک طرف رسالہ پڑا ہوا ہے جس میں مسلمان بھی ہیں، ایک طرف قبرستان ہے۔ پھر نہیں سمجھ آتا آرام میں خلل کیوں کر پڑ سکتا ہے۔ اگر آرام میں کوئی خلل پڑنے کا اندیشہ ہے تو سب سے زیادہ انجن کی سیٹی سے خلل پڑنا چاہیے حالانکہ اس کے خلاف آج تک کچھ نہیں سنا گیا۔ اس پر جدید ڈپٹی کمشنر صاحب نے جو اول درجہ کے انصاف پسند اور رحم دل ہیں مسلمان ممبر کی تائید ان الفاظ میں کہ بے شک گورنمنٹ انڈیا کو مذہبی آزادی دینے کا بہت بڑا فخر حاصل ہے۔ پھر دوران تقریر میں ایک ہندو ممبر نے یہ سوال کیا کہ آیا سول لائن میں کوئی مسجد بنی بھی ہے یا نہیں۔ اس پر دوسرے مسلمان ممبر نے یہ جواب دیا کہ ہاں یعقوب خان آفندی مرحوم کی کوٹھی میں مسجد بنی ہوئی ہے۔ اس کا جواب ایک ہندو ممبر نے یہ دیا کہ وہ صرف ایک چبوترہ ہے مسجد نہیں۔ مسلمان ممبر کی طرف سے جواب الجواب یہ دیا گیا کہ مسجد کے معنی جائے سجدہ ہے گنبد اور مینار سے نہیں ہے۔ ہر شخص کی توفیق ہے جس کی جو توفیق ہوئی اس نے ویسی مسجد بنا لی۔ غرض وہاں مسجد کا بنانا ڈپٹی کمشنر صاحب نے منظور فرما لیا اور صاحبزادہ صاحب کی درخواست پر یہ لکھا کہ سائل کمیٹی میں نقشہ داخل کرے کہ کس طرز کی مسجد بنانا چاہتا ہے۔

ہم ڈپٹی کمشنر کے ممنون ہیں کہ انہوں نے اس معاملہ میں اس فراخ حوصلگی اور عالی طرفی سے کام لیا جو برٹش قوم کا درحقیقت ایک تمغہ ہے جس سے برٹش قوم تمام دنیا کی قوم سے سربرآوردہ ہے۔ (الحکم ۱۷ مئی ۱۹۰۳ء ص ۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی اور مجدد میں فرق

مرزا جی کی تو وہی مثل ہے کہ اونگھتے کو ٹھیلتے کا بہانہ۔ کسی سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث سن لی کہ ہر صدی کے بعد ایک مجدد پیدا ہوتا رہے گا، پھر کیا تھا، حمقاء میں پہلے آپ الہامی ہوئے، پھر مجدد ہوئے، پھر مثیل المسیح ہوئے۔ الغرض جب گھان اچھی طرح تیار ہو گیا تو کھٹ سے بروزی اور ظلی نبی اور خاتم الخلفاء اور سچ مچ مسیح اور امام الزمان بن گئے۔

آپ کو بایں ریش وفش یہ بھی معلوم نہیں کہ اسلامی اصطلاح میں مجدد کس کو کہتے ہیں اور نبی اور رسول کسے۔ کیا مجدد اور نبی باہم مترادف ہیں۔ مجدد تو نبی کا تابع ہوتا ہے، نہ کہ خود نبی۔ ورنہ رسول اللہ ﷺ یہ فرماتے کہ ہر صدی پر ایک نبی پیدا ہوگا۔ مجدد کے معنی کسی پرانی شئے کے نیا کرنے والے کے ہیں، یعنی شریعت مستقلہ کاملہ کے وہ اصول وضوابط جو لوگ بھول گئے ہوں، یا ان کی جانب سے تغافل اور ان کے تعامل سے تساہل کرتے ہوں، ان کو یاد دلائے اور تازہ کرے اور جو کامل ہدایت بین دفتی المصاحف موجود ہو، ان کو رواج دے اور دنیا کے دلوں میں ان کی عظمت وجلالت کی بنیاد اسی طرح ڈالے جس طرح قریب زمانہ نبوت کے لوگوں کے دلوں میں ڈالی گئی تھی۔ مجدد کے یہ معنی نہیں کہ شریعت کی ترمیم کر کے نیا نبی بن جائے۔ مرزا صاحب جس نبی امی ﷺ کے قول کی سند اپنے مجدد ہونے پر لاتے ہیں، اسی نے یہ بھی فرما دیا ہے کہ لا نبی بعدی اور نہ صرف نبی امی نے بلکہ خود خدا تعالیٰ نے وحی نازل کر دی ہے کہ

ما کان محمد ابا احد من رجالکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین

اب فرمایئے! مجدد کیوں کر نبی ہوسکتا ہے۔ تمام اولیاء اللہ مجدد گزرے ہیں۔ تمام اسلامی علماء اور فضلاء اور مشائخ مجدد ہیں جو توحید وسنت کو یاد دلاتے ہیں اور ان پر قائم ہونے کی ہدایت کرتے ہیں اگر یہ سب انبیاء ہوتے تو نبوت کے مدارج کا خاتمہ ہو جاتا، یعنی نبوت کوئی شئے نہ رہتی۔ آندھی کے آم اور جھڑبیری کے بیر ہو جاتی، جیسی سال ہا سال سے قادیان کے جنگل میں ہو رہی ہے۔

مجدد کے لقب سے ہر شخص جو کسی علم وفن کی تجدید کرے، ملقب ہوسکتا ہے۔ ہر شخص جو کسی حرفت و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صنعت کا موجد ہو، مجدد کہلا سکتا ہے مگر اس کو نبی اور رسول کوئی نہ کہے گا، اور نہ وہ خود اپنے کو اس لقب سے ملقب کرنے پر رضا مند ہوگا۔ ورنہ موجودہ زمانے کے سائنس والے جنھوں نے حیرت انگیز ایجادوں میں ترقی کی ہے اور کر رہے ہیں اور آئندہ کریں گے سب نبی اور رسول بن جائیں گے۔

دخانی قوت سے کام لینے والوں، اسٹیمر اور صنعت وحرفت کی مشینیں اور ریلوے انجن کے موجدوں کو خود مرزا جی دجال تو کہتے ہیں مگر مجدد بمعنی نبی نہیں کہتے۔ کیا جس طرح عیسی مسیح دجال کو قتل کریں گے، اسی طرح مرزا جی بھی ان دجالوں کو قتل کر کے ان کی مشینوں اور انجنوں کو غارت کریں گے۔

قادیانی مرزا جی کہتے ہیں کہ میں خون ریز مہدی اور مسیح نہیں ہوں۔ لیکن وہ کم از کم دجالوں اور ان کے کارناموں کے مٹانے کو تو ضرور ہی مبعوث ہوئے ہیں۔ اور اگر صرف حسب قول مرزا صاحب ریلیں ہی دجال ہیں، تو مسیح کا فرض ہونا چاہیے کہ ان کا قلع قمع کرے اور جس طرح ممکن ہو ہندوستان میں ان کا اجراء بند کر دے، کیونکہ ظاہر ہے کہ دجال، عیسی مسیح کا بڑا بھاری مخالف اور رقیب ہوگا۔ اور اگر مرزا جی عمداً ایسا نہ کریں گے تو صاف ثابت ہو جائے گا کہ دجال اور مرزا قادیانی ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے، ایک ہی نسل کی پیدائش، ایک ہی خاندان کے رکن، ایک ہی سوسائٹی کے ممبر ہیں۔ اور انیسویں صدی میں دجال اور مسیح دونوں گٹھ جوڑ کر کے اور آسمانی باپ کے پاس سے پاس لے کر آئے ہیں۔ اور اگر ریلیں دجال کا گدھا ہیں، تو مرزا جی اور مرزائی بارہا ان پر سوار ہوئے ہیں۔ اب فرمایئے دجال کون ہوا؟ مرزا جی کے یہ دلائل ایسے ہیں جن کو سن کر گدھے بھی کان دبا کر اور دم اٹھا کر ڈھیچوں ڈھیچوں پکارتے اور لید کرتے کنوتیاں بدلتے پشتنگیں جھاڑتے قادیان کے پزادوں سے بھاگتے ہیں۔

مرزا جی کے نزدیک مجدد اور ولی اور نبی سب ایک ہیں، حالانکہ ولی اور مجدد نبی اور امام الزمان نہیں ہو سکتا۔ یعنی ناقص اور کامل کسی ایک فرد میں جمع نہیں ہو سکتا۔ آپ کی تصانیف ایک متناقض خرافات کا مجموعہ ہیں۔ کیا معنی کہ جب آپ آنحضرت ﷺ کے بروزی نبی بنے ہیں یعنی آپ کے ناپاک اور خبیث قالب میں آنحضرت ﷺ کی روح اطیب واطہر نے (معاذ اللہ) حلول کیا ہے، تو آپ مجدد اور ولی اور ناقص نبی کہاں رہے جیسا کہ آپ کا دعوی ہے کہ کامل نبوت کا خاتمہ ہوا ہے، نہ کہ ناقص نبوت کا۔ آپ تو ہو بہو آنحضرت ﷺ بن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے۔ پھر کبھی تو آپ بجائے مجدد اور مہدی و مسیح ہوئے جری اللہ فی حلل الانبیاء بنتے ہیں یعنی تمام انبیاء کے لباس میں آپ نے حلول کیا ہے اور کبھی صرف بروزی محمد۔ تمام انبیاء کے قوالب میں حلول کرنے کے یہ معنی ہیں کہ آپ کی پلید روح نے قبل از مرگ تمام انبیاء کے اجسام میں تداخل کیا ہے۔

اول، تو ایک روح متعدد اجسام میں داخل نہیں ہوسکتی۔

دوم، انبیاء کے لباس (اجساد) اب کہاں ہیں جن میں آپ کی روح نے حلول کیا ہو۔

سوم، جری اللہ فی حلل الانبیاء کو آپ الہامی فقرہ بتاتے ہیں جو آپ کے دعوے کا مساعد نہیں بلکہ علی العکس ہے۔ آپ کا مطلب تو یہ ہے نا کہ تمام انبیاء نے مرزائی قالب میں حلول کیا ہے اور مرزا سب کا بروزی ہے، حالانکہ جری اللہ فی حلل الانبیاء سے یہ لازم آتا ہے کہ جیتے جیتے آپ کی روح تمام انبیاء کے قوالب میں ڈھل گئی ہے۔،

چہارم، جب آپ بروزی محمد یعنی عین محمد ہیں اور اب اسلامی شریعت کی ترمیم کر رہے ہیں تو یہ معنی ہوئے کہ آنحضرت ﷺ نے انیسویں صدی میں تشریف لاکر خود اپنی شریعت کی ترمیم و تنسیخ کر دی کہ تصویر پرستی جائز اور حج بیت اللہ قطعی موقوف اور اب بجائے حرمین شریفین کے قادیان کا حج کرو۔ وغیرہ

ایک خبط ہو تو کوئی صبر کرے، آپ تو بالکل یتخبطه الشیطا ن من المسّ کے فوٹو بنے ہوئے ہیں اور لیپا لک سے بڑھ کر آسمانی باپ الو کا بھیجا کھا گیا ہے کہ ایسے بے معنی الہامات القاء کرتا ہے۔ جیسی اوٹ پٹانگ تاویلیں مرزا جی کر رہے ہیں، ہم حلفاً کہتے ہیں کہ ہمارے شاگردان شاگرد ایسی تاویلیں گھڑنے کو اپنے حق میں عار سمجھیں گے۔ اڈیٹر (شحنۂ ہند میرٹھ ضمیمہ ۲۴ جون ۱۹۰۳ء نمبر ۲۴۔ جلد ۲۱ و ۲۳۔ ص ۴۔ ۶)

ایک بھیدی نے لنکا ڈھادی

ضلع مراد آباد کے ایک رئیس کا شوق چرایا کہ قادیان جا کر مرزا کے دعووں کا تاؤ دیکھے۔ ہمارے ایک شاگرد رشید مولوی صاحب بھی وہاں موجود تھے، انہوں نے کہا مجھے بھی اپنے ساتھ لیجئے گا تو مزہ آئے گا۔ انہوں نے منظور کرلیا۔ دونوں صاحب قادیان روانہ ہوئے۔ جب بٹالہ پہنچے تو قادیان کو جانے کا اکّا کرایہ کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی کے حواری بٹالہ میں اسلئے موجود رہتے ہیں کہ قادیان جانے والوں کے پیچھے فرشتوں کی طرح نہیں شیطان کی طرح لگ لیں اور جن گاڑیوں اور اکّوں میں مسافر سوار ہوں انہیں میں بیٹھ کر سات کوس تک برابر نئے نبی کی بھٹئی کرنے چلیں اور ان کے دل میں ڈال دیں کہ مرزا جی نبی اللہ اور بروزی اور ظلی اور لیپا لک اور صاحب معجزات ہیں۔ یہ مرزا جی پر منحصر نہیں بلکہ پنجاب کے اکثر سادھو بچے ایسا ہی کرتے ہیں۔ اس اکّے میں بھی تین مرزائی وارد ہو کر لگے اپنی وہی حمام گرد باد کی داستان سنانے۔ سات کوس تک خوب کان کھائے۔ ہمارے شاگرد رشید مولوی صاحب نے کہہ دیا تھا کہ میں قادیان پہنچ کر دیوانہ بکار خویش عاقل بن جاؤنگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جب قادیان پہنچے تو مشہور کیا گیا کہ یہ صاحب جلالی عملیات پڑھنے سے مجنون ہو گئے ہیں، مرزا صاحب دعا کریں یا حکیم الامت المرزائیہ مولوی نور الدین صاحب اپنے معالجہ سے مریض کو شفا بخشیں۔ اب جعلی مجنون لگا اچھلنے اور بکر کود مچانے یاں گھس گیا واں گھس گیا، لوگ گھیر گھار کر لائے۔ خیر کھانا چنا گیا۔ مرزا جی بھی تشریف رکھتے تھے مگر دستر خوان پر آپ کا خاصہ الگ تھا، اس میں کوئی ہاتھ نہ ڈال سکتا تھا۔ مجنون صاحب نے غڑاپ سے ہاتھ مارا اور خستہ اور بیسنی پراٹھے تربتر ستقنقور اور جند بیدستر آمیز کئے ہوئے ہتھیا لئے۔ ہائیں ہائیں یہ کیا۔ مگر کون سنتا تھا، مطلق العنانی تو تھی ہی۔ دیوانہ باش تا غم تو دیگراں خورند

سب کو آئیں غائیں شائیں کر کے موذی کے چنگل میں جس قدر پراٹھے آئے، سب کے سب بندر کی طرح دکھا دکھا کر چکھ لئے۔ قسم ہے منارے کی، بڑے مزے آئے۔ ایسے خستہ کرارے پراٹھے عمر بھر نصیب نہ ہوئے ہوں گے۔ اور پھر ان میں رجولیت کا مصالحہ۔ کھانے کو تو کھا گئے، مگر رات بھر یہ کیفیت رہی کہ کچھ نہ پوچھئے کروٹیں بدلتے بدلتے تڑکا ہو گیا۔ موقع ملتا... تو مرزا جی کے شیعہ استاد کی تقلید پر تقیہ کر کے متعہ ہی کر لیتے مگر یہ بات بھی ہاتھ نہ آئی۔

علی ہذا، ایک روز مجنون صاحب گھومتے گھامتے مرزا جی کے خاص خلوت خانے میں جا ڈٹے۔ دیکھتے کیا ہیں، خلوت خانہ کیا ہے پری زادوں کا جمگھٹ اور اندر کا اکھاڑا ہے، اور مرزا جی سب کے درمیان کنہیا بنے بیٹھے ہیں، مزے ہیں، بہاریں ہیں۔ اس قلندری ملنگ اور مجنونی نہنگ کے دیکھتے ہی سارا نظر فریب زاہد کش طلسم زیروزبر ہو گیا اور پری زادیں پھر سے اڑ گئیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑی محفل میں ہلچل اٹھ چلے سب کیا قیامت ہے
یہ کیسا صور تو نے نالہ آتش فشاں پھونکا

خیر دوسرے روز مجنون صاحب اسی طرح اس کمرے میں جا گھسے جہاں آسمانی باپ کی جانب سے لیپا لک پر الہام ہوتا ہے۔ دیکھتے کیا ہیں کہ چار طرف عربی کتابیں کھلی ہیں، اور مرزا جی الفاظ کی کاٹ تراش کر رہے ہیں کہ کسی فقرے کا سر لیا اور کسی کا پاؤں اور پھر ان کو محاورات عرب سے منطبق کیا۔ مجنون صاحب کے پہنچتے ہی یہ سارا کاغذی جہاز جو جعل کے طوفان میں چل رہا تھا، ڈانواں ڈول ہو گیا۔ الغرض مرزا جی کے غل مچانے پر دو چار آدمی ادھر سے دوڑے اور مجنون صاحب کو ڈنڈا ڈولی کر کے باہر ڈالا۔

جب جاسوس بن کر کوٹھی کٹھلے کا سارا ڈھکا معلوم ہو گیا تو مجنون صاحب قادیان میں بھلے چنگے ہو گئے۔ مرزائی چار طرف دوڑے اور لگے چہ میگوئیاں کرنے۔ بھلا مجال تھی کہ بیماری یا جن بھوت یا موکل.. کا اثر ایک لحظہ کو بھی رہ سکتا۔ یہ باتیں تو حضرت اقدس (مرزا قادیانی) کے ناخنوں میں پڑی ہیں اور چونکہ آپ نبی اللہ ہیں، لہذا تمام جن اور بھوت اور موکل آپ کے تابع ہیں، حکم نہ مانیں تو رہیں کہاں۔ ماثر ندران سے سب جھونپڑے اکھاڑ کر پھینک دیئے جائیں اور فلیتے سلگا کر سب کو فی النار و السقر کر دیا جائے۔ اڈیٹر

(شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۲۴ جون ۱۹۰۳ء نمبر ۲۴۔ جلد ۲۱ و ۲۳۔ ص ۶۔ ۷)

حکیم نورالدین اور اسکے استاد مولوی الٰہی بخش کی خط و کتابت

مولوی نورالدین مرزائی کا خط اپنے استاد کی طرف

مولانا تسلیم۔ اس وقت آپ کے ایک شاگرد نے، جن کا نام محمد شریف اللہ ہے اور ضلع پشاور کے ہیں، آپ کے پرانے شاگرد نورالدین سے ذکر کیا ہے کہ میرے بزرگ استاد مولوی الٰہی بخش نے مجھے نصیحت کی ہے کہ پیروں کے پھندے میں نہ آنا اور نہ مرید بننا۔

میں (یعنی حکیم نورالدین) نے ان سے عرض کیا کہ آپ نے مولانا (الٰہی بخش) سے یہ بھی پوچھا کہ پیر کس کو کہتے ہیں اور مرید کیا ہوتا ہے۔ واجب تھا کہ آپ معنی جامع مانع پیر و مرید کے پوچھ لیتے، مگر انہوں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب میں صفر کو بیان کیا۔

مجھے دیر تک تعجب رہا کہ کہیں اس نصیحت میں خود مولوی الٰہی بخش صاحب بایں پیری پیر نہ بنے ہوں اورمحمد شریف اللہ کو مرید نہ بنالیا ہو (پیری وصد عیب والی پیری میں تو خود ہمارے مولانا بلکہ بوڑھے سید بھی داخل تھے میری مراد اس پیری سے نہیں اور نہ جناب کا منشاء ہوگا) میں نے سید کے اتباع کو اور خود سید کو بھی دیکھا ہے کہ وہ پیری و مریدی اور علماء کے اتباع سے روکتے تھے، اور خود اپنی اتباع کو عملاً پسند فرماتے تھے۔ اس معمہ کو اگر آپ حل فرما دیں گے تو آپ کی قدیم استادی کا لازمہ ہوگا۔

اس خط کا راقم، آپ کا پرانا شکر گزار شاگرد، نورالدین ساکن بھیرہ

اور محمد شریف اللہ ساکن ضلع پشاور۔

نورالدین از قادیان دارالایمان ضلع گورداسپور ۳ مئی ۱۹۰۳ء۔

جواب از جانب اوستاد مولوی الٰہی بخش مدرس پنشنر

بسم الله الر حمن الر حيم ۔ا لحمد لله ر ب العا لمين و الصلوة و السلا م على خا تم النبيين و على آ له و ا صحا به اجمعين

جناب مولوی صاحب مولوی نورالدین صاحب السلا م على من اتبع الهدى ۔

آپ کا خط پہنچا۔ نہایت تعجب ہوا۔ اب تک تو پیری وصد عیب والی حالت پر نہیں پہنچے پھر ایسے اختلاط واختلال کا کیا باعث۔ آپ کو بایں پیری و مریدی جدید پیرو مرید کے معنی میں کس قدر تر دد و تحیر ہوا کہ اس کا معنی جامع و مانع پوچھتے ہیں اور پھر اس کو (باوجود اظہر من الشّمس ہونے کے جس کو جہال واطفال بھی جانتے ہیں) معمہ جان کر اس کے حل کرنے سے اس قدر ممنونیت ظاہر فرماتے ہیں کہ اس کو قدیم استاذی کا لازمہ جانتے ہیں۔ اگر اتنی بھی سمجھ نہیں تو پھر میرے حل کو آپ کس طرح سمجھیں گے۔ خیر میں نے تو محمد شریف اللہ کو بحکم الـدیـن النصیحة کے یہ نصیحت کی ہے کہ جو زمانہ حال کے پیر ہیں کہ اپنے مریدوں کو بدعات و محدثات و زندیقیت و الحاد کی تعلیم کرتے ہیں بلکہ شرک کی طرف توجہ دلاتے ہیں اور ان سے بچنا چاہیے۔ نہ یہ کہ جو علماء و صلحاء صراط

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مستقیم صراط منعم علیہم من النبیین و الصدیقین و الشھداء و الصالحین اورمہاجرین و انصار کا راستہ بتائیں، اون کی بات نہ ماننا۔

اب اپنے معمے کا حل سنئے۔ مولوی صاحب! پیر کہتے ہیں راہ نما اور پیشوا کو، اور وہ منقسم ہیں دو قسم پر۔

قسم اول، پیر ہدایت جو اپنے مرید کو صراط مستقیم کہ صراط منعم علیہم کا ہے، دکھاتے ہیں اور بدعات و محدثات و رسومات کفر و جاہلیت سے ڈراتے ہیں، جیسے اہل خیر قرون و آئمہ ہدی و مصابیح دجی و اتباع صادقین ان کے۔

قسم دوم، پیر ضلالت و الحاد و زندقہ جو لوگوں کو بدعات و محدثات و زندقہ و الحاد و رسوم جاہلیت کی طرف بلاتے ہیں جیسے مخالفین انبیاء و صلحاء ہر زمانہ میں جیسے اس زمانہ میں آپ کا پیر مرشد مرزا قادیانی ہے جس نے جھوٹا دعوی پیغمبری کا اور رسالت و نبوت کا کیا اور علماء و انبیاء و صالحین کو برے الفاظ سے یاد کرتا ہے اور علو و عتو و فساد میں حد سے گزر گیا ہے یہاں تک کہ مرسل و مجدد و مہدی و مسیح و ابن اللہ و ابو اللہ بنا اور اپنی بی بی کو ام المومنین کا خطاب دیا۔

پس میں نے محمد شریف اللہ کو قسم اول کے اتباع سے نہیں روکا، بلکہ میں نے قسم دوم کے دھوکوں اور فریبوں سے روکا ہے۔

آپ نے معنی جامع و مانع پیر کا پوچھا۔ پس میں نے پیر ہدایت و پیر ضلالت کا معنی بیان کر دیا۔ اب آپ بتا دیں یہ معنی جامع ہے یا نہ۔ بر تقدیر ثانی کونسا فرد اس معنی سے خارج ہوا، اور اس کی جامعیت کو توڑا۔ اور مانع بھی ہے دخول غیر سے، یا نہ۔ بر تقدیر ثانی کون سا فرد غیر کا اس میں داخل ہوا، اور اس کی مانعیت کو نقصان پہنچایا۔ ہاں یہ آپ کہہ سکتے ہیں کہ یہاں ایک قسم ثالث بھی ہے اور وہ یہ کہ بعض امور میں باطل پر ہو۔ لیکن یہ خدشہ آپ کا بیجا ہے کیونکہ اعتبار اصول و عقائد و ضروریات دین و غالب امور کو ہے اور بعض فروعات میں خطا مضر نہیں کیونکہ یہ اختلاف صحابہ سے لے کر آج تک چلا آیا ہے، اور ضرور راستے دو ہی ہونے چاہییں، ایک صراط مستقیم صراط منعم علیہم کا جس کا منتہی جنت اور رضاء الہی ہے، اور دوسرا صراط مغضوب علیہم و لا الضالین کا جس کا منتہی جہنم اور غضب رب العالمین کا ہے۔ اور پھر تعجب یہ کہ آپ باوجود اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قدر ادعا علم وفضل کے کہ الحکم میں حکیم الامت سے ملقب ہیں۔ معنی لفظ کا جامع و مانع طلب کرتے ہیں۔ سبحان اللہ! جناب من! یہ شرط جمع ومنع کے اب تک کسی نے الفاظ کے معانی میں بیان نہیں فرمائی، بلکہ معانی میں اشتراک اور ترادف وتضاد وعموم وخصوص..وتشکیک وحقیقت ومجاز وغیرہ بھی ہوتی ہے۔ پھر یہ شرط اطراد و انعکاس یعنی جامع و مانع ہونے کے کس طرح صحیح ہوسکتی ہے۔ یہ شرط جامع و مانع تو تعریفات وحدود میں علماء بیان کرتے ہیں نہ معانی الفاظ میں سبحان اللہ اس فہم پر...اور اپنے استاد سے یہ گستاخیاں۔ آپ کے اس قول سے (مجھے دیر تک تعجب رہا کہ کہیں اس نصیحت میں خود مولوی الٰہی بخش صاحب بایں پیری پیر نہ بنے ہوں اور محمد شریف اللہ کو مرید نہ بنالیا ہو۔الخ) مجھ کو نہایت افسوس اور تعجب ہوا کہ مولوی صاحب کا ہوش وعقل وحکیم امت ہونا کہاں چلا گیا۔ باوجود اس شیخی ودعوی عقل کے اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ پیر وہ ہوتا ہے جو عالم باعمل متقی صابر موقن لوگوں کو حق کی طرف بلانا اس کی صفت لازمہ ہو اور شب وروز تعلیم دین وہدایت خلق میں مشغول ہو۔ قال تعالی

و جعلنا هم آ ئمة يهدو ن با مر نا لما صبروا و كا نوا بآ يا تنا يو قنو ن

اگر ایسا ہوتا جس طرح آپ نے سمجھا ہے کہ میں محمد شریف اللہ کو ایک نصیحت کرنے سے پیر بن گیا تو چاہیے کہ ہر کوئی مسلمانوں میں سے پیر ہی ہو، جہان میں مرید کوئی نہ ہو کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے:

الدين نصيحة قالوا لمن يا رسو ل الله۔ قا ل لله و لر سو له و لآ ئمة المسلمين و عا متهم۔ او كما قا ل رسو ل الله ﷺ

پس چاہیے کہ ہر ایک مسلمان بلکہ کفار بھی پیر ہوں کیونکہ کوئی انسان فی الجملہ نصیحت سے خالی نہیں۔ پھر علاوہ بریں آپ کو دھوبی وخیاط ونائی ورنگریز وغیرہ بلکہ مہتر وبھنگی وقصائی بننا پڑے گا بقول خود کیونکہ غالبًا یہ سب کام آپ نے کئے ہوں گے، گو تمام عمر میں ایک دو دفعہ کئے ہوں۔ کیونکہ جب میں ایک نصیحت کرنے سے پیر ومرشد بن گیا تو کیا آپ ایسے کاموں سے گو تمام عمر میں ایک دو دفعہ کئے ہوں بھنگی ومہتر نہیں بنیں گے، ورنہ کوئی فارق بتادیں۔ دونوں میں آگے انصاف آپ پر ہم نے چھوڑا ہے۔

اور چونکہ آپ جامع ومانع بیان فرمانے معانی کے مشاق وماہر ہیں، اس لئے ہم آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ براہ مہربانی حد وتعریف بدعت شرعیہ کی بیان فرماویں، جو مطرود ومنعکس یعنی جامع ومانع ہو، اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر اپنے پیرومرشد کے بدعات ومحدثات کو اس حد سے اخراج کریں۔اگر آپ بمقتضائے

فعين الرضا عن كل عيب كليلة

وبحکم :حبك الشيء يعمي ويصم ،

اپنے پیرومرشد کے محدثات و بدعات سے بخوبی واقف نہ ہوں،تو ہم سے اس کے بدعات و احداثات کی فہرست طلب کریں۔لیکن اول جامع و مانع تعریف وحد بدعت شرعیہ کی ضرور لکھنی پڑے گی۔

اور نیز ہم آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ آیت الیوم اکملت لیکم دینکم کے کیا معنی ہیں۔کیا خاتم النبین محمد ﷺ کے عہد ہدایت مہد میں دین اسلام پورا و کامل مکمل ہو چکا تھا،اور مہاجرین و انصار نے اس دین کامل کو بیان کیا،یا وہ دین ناقص و نامکمل و قابل ترمیم رہا،اور معاذ اللہ خدا نے خلاف واقعہ یہ اکملت کہہ دیا،اور تکمیل وترمیم آپ کے پیرومرشد مرزا قادیانی کے عہد میں ہو رہی ہے۔

اور تیسری بات ہم یہ پوچھتے ہیں کہ جب آپ اور ہم کسی آیت یا حدیث میں اختلاف کریں،تو فیصلہ کس طرح ہوگا۔آیا مہاجرین وانصار وخیر قرون وآئمہ ہدی کے اقوال سے،یا کوئی اور حکم مقرر فرمائیں گے۔

ہم کو امید کامل ہے کہ آپ اس کے جواب میں صرف صفر کو کام میں لاویں گے،اور بالکل جواب نہ دیں گے۔کیونکہ جب آپ کے پاس اتنا بھی فہم وعلم نہیں کہ پیری ومریدی کا معنی سمجھیں یا معانی الفاظ اور حدود اشیاء میں فرق کر سکیں،تو اس کا جواب کس طرح دے سکیں گے۔

اور پھر اعجب العجائب یہ کہ پیرومرشد آپ کا مرزا قادیانی قصبہ قادیان کو قصبہ یزیدیوں کا کہتا ہے۔ دیکھو ازالۃ الایمان (یعنی ازالہ اوہام) صفحہ ۷۳ حصہ اول،اور آپ اسے دارالامن والایمان فرماتے ہیں۔

من چہ میگویم وطنبورہ من چہ میگوید

اور علماء اسلام اس کو دارالارتداد و الزندقہ والطغیان کہتے ہیں۔

پس اولاً آپ اپنے پیرومرشد کے مخالف بنے،اور ثانیاً تمام علماء اسلام کے مخالف۔

نہ ادھر کے ہوئے نہ ادھر کے ہوئے

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس اب آپ ہی انصاف فرماویں کہ وہ معمہ مزعومہ آپ کا جس نے آپ کو دیر تک تعجب وحیرت میں ڈالا تھا بخوب وجہ حل ہوا، یا نہ۔

اور پھر چوتھی بات بھی ذرا بیان فرما دیویں کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ قول کل بدعة ضلا لة قضیہ موجبہ کلیہ ہے اور نقیض اس کی سالبہ جزئیہ آتا ہے جو لم اور کیف میں مخالف اصل کے ہوتا ہے۔ پس بنا براں بعض البد عة لیس بضلا لة مناقضہ رسول اللہ ﷺ کا ہوگا یا نہ۔ فقط۔

و صلی اللہ علی خیر خلقه محمدو آ له و ا صحا به ا جمعین و الحمد لله رب العا لمین

خط مولوی نورالدین مرزائی بجواب استاد مولوی الٰہی بخش پنشنر

جناب! الدین النصیحة صحیح حدیث کا جملہ ہے، اور اس سے مقدم قرآن کریم کی وہ آیت ہے جس میں ارشاد ہے لاتسبوا الذین یدعو ن من دو ن اللہ ۔ اور باستدلال بالاولی سبّ سے روکا ہے۔ پس آپ نے غلام احمد کو کن کن الفاظ سے یاد فرمایا ہے، اور آخری عمر کے حصہ میں اپنے نامہ اعمال میں کیسا اضافہ کیا۔ غلام احمد اور یہ کنایت آپ کی۔ بہر حال شریف اللہ یہاں سے بیعت کر کے واپس وطن کو گئے ہیں۔ شیخی دعوی اور حکیم الامۃ کا ادعا میری فطرت میں ہے نہیں۔ ہاں انتم شهدا ء الله کے منہ سے نکلا ہے۔ واللہ اعلم۔ فا ن ا لا سماء تتنز ل من السماء ۔ الٰہی بخش الٰہی بخش الٰہی بخش۔ آپ استاد اور شاگرد کو پہلے ہی شوخ فرما چکے، اب میں دریافت کروں تو کیا دریافت کروں، بتاؤں تو کیا بتاؤں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ کہوں غلام احمد کو برا کہنے والے صراط مستقیم سے بہت ہی دور ہیں۔

چشم باز و گوش باز و ایں زمان
خیرہ ام از چشم بندیّ خدا

سبحا ن اللہ و بحمدہ سبحا ن اللہ العظیم و صلی اللہ علی سید نا و مو لا نا محمد خا تم النبیین و رسو ل ر ب العا لمین و علی ا صحا به و خلفا ء ہ و .. الی یو م الدین ثم اعلم ان الله یعلم سر نا و نجوا نا و یعلم السر و ا خفی و نشهد الله و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملائکته و کل من سمع بانا نشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریك له و نشهد ان محمداً عبده و رسوله خاتم الانبیاء و خاتم الرسل خاتم الکملاء و نومن بالملائکة و الرسل و الکتب و الیوم الآخر و القدر و نقیم الصلوة و نؤتی الزکوة و نصوم رمضان و حججنا البیت و نحج انشاء الله تعالی و نعتقد بان القرآن شفاء و هدی و نور و ان مولانا محمد رسول الله المکی المدنی خاتم النبیین و رسول رب العالمین معلمنا و مزکینا و من خالف عدیه و وله و صمة و ما جاء به و اما المغضوب و اما ضال ۔ قل هذه الکلمات و قل ما تشاء و سنسأل من الله تعالی ان شاء الله ۔ آپ کی دھمکی کہ اخبار میں آپ شائع کریں گے اضحوکة الصبیان و الله المستعان ۔ نورالدین ۔۲۰۔ مئی ۱۹۰۳ء از دارالامن والایمان قادیان

جواب منجانب استاد مولوی الٰہی بخش سابق مدرس نارمل سکول راولپنڈی

ایاك نعبد و ایاك نستعین ، بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین و الصلوة و السلام علی خاتم النبیین محمد و آله و اصحابه اجمعین ۔اما بعد۔

جناب مولوی نورالدین صاحب ۔ السلام علی من اتبع الهدی

آپ کا جواب بعد انتظار مدید پہنچا۔ موجب تعجب وافسوس ہوا۔انا لله و انا الیه راجعون ۔ اس سے تو بالکل جواب نہ دینا اچھا تھا۔اس میں میرے خط کے کسی فقرہ کا جواب نہیں اورلغو شکایات ومہمل فقرے بہت ہیں۔ بلکہ کل خط مہمل و بے نتیجہ ہے بجز چند کلمات طیبات تسبیح وتوحید وتمجید کے، وہ بھی دھوکہ دہی کے واسطے کما سیفتح لك عنقریب۔

جناب! میرے خط میں کئی مضامین قابل جواب تھے،جس میں سے آپ نے ایک کا بھی جواب نہیں دیا۔گویا آپ کا خط میرے خط کا جواب ہی نہیں ۔ یہ کاروائی نیک نیتی وصداقت وشرافت وانصاف سے بہت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعید ہے۔خصوصاً آپ جیسے لائق شاگرد سے استاد کے حق میں ۔ یہ نئے نبی قادیان کی تعلیم کا اثر ونتیجہ ہے۔

فہرست مضامین جو میرے خط میں تھے اور آپ نے ان سب کو نظر انداز کر دیا۔

ا۔تفصیل نصیحت محمد شریف اللہ۔۲۔معنی جامع و مانع پیر کا۔۳۔تقسیم پیر ہر دو قسم پر، پیر ہدایت و پیر ضلالت مع تمثیل کے۔۴۔بیان دعاوی کاذبہ مرزا قادیانی۔۵۔سبّ وشتم مرزا قادیانی حق میں انبیاء وصلحاء وعلماء کے۔۶۔آپ سے استفسار کہ یہ معنی جامع و مانع ہے یا نہ، برتقدیر ثانی کیا وجہ ہے۔اور ۷۔رفع خدشہ قسم ثالث کا۔۸۔اور یہ کہ راستے دو ہی میں منحصر ہیں۔۹۔اور تعجب آپ کے ادعاء علم وفضل وحکیم امت ہونے سے کہ الفاظ کے معانی جامع و مانع پوچھتے ہیں اور حدود ورسول وتعریفات میں اور الفاظ کے معانی میں فرق نہیں کر سکتے۔۱۰۔اور تخطیہ آپ کا اس میں کہ میں ایک فضیحت (نصیحت) سے پیر بن گیا۔۱۱۔اور الزام دینا آپ کو خیاط وبھنگی و قصائی ونائی وغیرہ بننے کا بقول آپ کے۔۱۲۔ورنہ فارق بتا دیں۔۱۳۔اور حد وتعریف بدعت شرعیہ کے جامع و مانع کا سوال۔۱۴۔اور اخراج بدعات ومحدثات مرزا قادیانی کا بدعت کی حد سے۔۱۵۔اور پیشین گوئی کہ آپ سے کبھی ان امور کا جواب نہ ہو سکے گا،سوایسا ہی ہوگا۔۱۶۔اور قادیان کو دارالامن والا یمان کہنے میں آپ مخالف اپنے پیر ومرشد مرزا قادیانی کے..اور نیز علماء اسلام کے۔۱۷۔اور استنصاف آپ سے کہ آپ کا معمہ مزعومہ بخوب وجہ حل ہوا، یا نہیں۔۱۸۔اور اخیر میں آپ سے یہ سوال کہ یہ قول رسول اللہ ﷺ کا کل بدعة ضلالة ،اس کا نقیض کیا ہوگا۔

سو ناظرین دیکھ لیں گے کہ آپ نے باوجود اس ادعا کے کہ میرا نام آسمانوں سے حکیم امت اترا ہے کس مضمون وکون سے فقرہ کا جواب لکھا ہے، اور آسمانی حکمت کا کیا نمونہ دکھایا ہے۔ یہ وطیرہ منصفین کا ہرگز نہیں۔ فضلاً عن المو منین ،کہ اولاً خود چھیڑیں اور پھر یہ معاملہ۔اب جناب مولوی صاحب اپنی تحریر اضحوکہ صبیان کا جواب سنیں۔

قولہ (یعنی قول نورالدین): جناب۔

اقول (یعنی قول الٰہی بخش): جناب مولوی صاحب نے مارے تعصب وغصہ کے اپنے استاد و شیخ کے سلام سے بھی استنکاف کیا بلکہ السلام علی من اتبع الھدی بھی نہ لکھا۔اس سے آپ کے تعصب اور تکبر کا پتہ لگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکتا ہے۔رسول اللہ ﷺ اگر کفار کو بھی خط لکھتے تو السلام علی من اتبع الھدی لکھ دیتے۔دیکھو بخاری مطبوعہ احمدی۔صفحہ ۵۔

استادی شاگردی تو درکنار، آشنائی قدیمہ بھی گئی۔مولوی نورالدین صاحب کی یہ عادت وفطرت نہ تھی،لیکن مرزا کذاب کی تعلیم واثر صحبت کا یہ بدتاثیر ونتیجہ ہے۔فا عتبروا یا اولی الابصار

قولہ:الدین النصیحۃ۔صحیح حدیث کا جملہ ہے۔

اقول:واہ سبحان اللہ! کیا ہم نے آپ سے اس حدیث کی تصحیح طلب کی تھی۔یہ کیسا بے موقع وبے ربط فقرہ ہے کہ نہ خود اس سے استدلال کیا،اور نہ ہمارے کسی مضمون کا جواب،اور نہ سیاق وسباق سے کچھ تعلق۔شائد سکر کے حالت میں لکھ دیا ہو۔

قولہ:اس سے مقدم قرآن کریم کی وہ آیت ہے جس میں ارشاد ہے لا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ اور باستدلال بالاولی سبّ سے روکا ہے۔

اقول:سبحان اللہ!اولاً کیا اس حدیث اور اس آیت میں تعارض وتناقض ہے،اس واسطے مولوی صاحب آیت کو مقدم رکھتے ہیں کیونکہ دونوں پر عمل کرنا ممکن نہیں،لہذا مولوی صاحب ترجیح کے درپئے ہوئے ہیں۔ سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر۔

یہ تو ایسی جہالت ہے کہ امید نہیں کہ طفل کتب خوان سے بھی سرزد ہو۔

وثانیاً،آپ نے آیت کا اخیر حذف فرمایا اور نہ الآیہ لکھا،تاکہ کہیں پہلی ہی دفعہ شرمندہ نہ ہونا پڑے۔اور استدلال بالاولی آپ کا کہیں ٹوٹ نہ جائے۔اخیر آیت کا یہ ہے:

فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم

یعنی مشرکوں کے معبودوں کو مت گالی دو۔پس وہ جہالت سے اللہ عز وجل تبارک وتعالی کو گالی دیں گے۔یعنی پھر تمہاری گالی سبب بنے گا اللہ عز وجل کی گالی کا۔

واہ سبحان اللہ! عجب تفقہ وفہم ہے مولوی صاحب کا اور تقوی اور نیک نیتی۔

وثالثاً،اس میں اشارہ ہے کہ مرزا غلام احمد،مولوی نورالدین صاحب کا معبود وطاغوت ہے۔اگر تم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد کو گالی دو گے تو ہم تمہارے اللہ کو گالی دیں گے۔ ورنہ یہاں کوئی اور موقعہ مناسبت کا موجود نہیں۔

ورابعاً، استدلال بالا ولی آپ کا یہاں اعجب العجائب سے ہے، اور یہ مولوی صاحب کا خانہ زاد استدلال ہے۔ کسی مخمور و پوستی کا بھی ایسا استدلال بالا ولی و بالاضعف کہنے سے آدمی کو شرم آتی ہے فضلاً عن المو من المسلم کیونکہ یہ استدلال بالا ولی جب بنے گا کہ اللہ عزوجل تبارک وتعالی تمام مخلوقات سے ادنی و حقیر تر ہو۔ نعو ذ با لله من هذه الجر أة علی الله و علی رسو له و علی کلا مه۔ اور مضمون قول مولوی نورالدین صاحب کا یہ ہوا کہ جب اللہ عزوجل کو گالی دینی منع ہوئی، یا ایسی چیز کو گالی دینی منع ہوئی جو سبب ہو اللہ عزوجل کی گالی کا، جیسے مشرکوں کے معبود، تو اوروں کو گالی دینی بطریق اولی منع ہے کیونکہ اور سب چیزیں اولی ہیں ساتھ تعظیم کے اللہ عزوجل تبارک وتعالی سے۔

مطلب یہ ہوا کہ خادم ونوکر یا دشمن ومخالف یا منافق وکافر ومرتد وزندیق.. وغیرہ کو گالی دینی بطریق اولی منع ہے بہ نسبت اللہ عزوجل کے کیونکہ یہ سب چیزیں اللہ تبارک وتعالی سے بہتر ہیں۔ سبحا ن الله و تعا لی عما یقو ل الظا لمو ن علوا کبیرا۔

اصول فقہ میں قیاس بالا ولی کی یہ مثال دیتے ہیں و لا تقل لهما افّ یعنی ماں باپ کو جب اف کہنی منع ہے، تو سبّ وشتم وضرب بطریق اولی منع ہوئی، کیونکہ یہ امور افّ سے زیادہ ہیں اہانت وایذاء میں۔ دیکھو مولوی صاحب کا علم وفضل ونیک نیتی وتقوی وشہادت کلمہ وحج پکارنا۔ سچ فرمایا اللہ تبارک وتعالی نے

سا صرف عن آ یا تی الذین یتکبرو ن فی ا لا ر ض بغیر الحق و ان یروا کل آ یة لا یو منوا بها و ان یروا سبیل الر شد لا یتخذو ه سبیلا ۔ و ان یروا سبیل الغیّ یتخذو ه سبیلا ذ لك با نهم کذ بوا بآ یا تنا و کا نوا عنها غا فلین

مرزا کذاب نے مولوی نورالدین صاحب کی فطرت کو ایسا بگاڑا ہے کہ کچھ ہوش ہی نہیں آتی، مجانین کی سی بڑیں ہانکتے ہیں۔ ہوش اس وقت آئے گی جب کہا جائے گا

لقد کنت فی غفله من هذا فکشفنا عنك غطا ء ك فبصرك الیو م حد ید

یا جب خود مولوی صاحب اپنی زبان سے اعتراف فرماویں گے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لو کنا نسمع او نعقل ما کنا فی ا صحا ب السعیر

اور جواب ملے گا: فا عتر فوا بذ نبھم فسحقاً لا صحا ب السعیر

یا جب کہیں گے: یا لیتنی اتخذ ت مع الرسو ل سبیلاً یا و یلتی لیتنی لم اتخذ... (مرزا قا دیا نی) خلیلا ۔ لقد ا ضلنی عن الذ کر بعد اذ جا ء نی و کان الشیطا ن للا نسا ن خذو لا ۔

قولہ: پس آپ نے غلام احمد کو کن کن الفاظ سے یاد فرمایا ہے، اور آخری عمر کے حصہ میں اپنے نامہ اعمال میں کیسا اضافہ کیا۔

اقول: مولوی صاحب ہوش میں آجایئے اور مرزا کذاب کی محبت کی پٹی تھوڑی دیر تک آنکھوں سے اتار لیجئے، شائد آپ کو کچھ سمجھ آجاوے لیکن بظاہر مشکل ہے۔ قال تعالی

فلما زا غوا ازا غ اللہ قلو بھم۔ بل را ن علی قلو بھم ما کا نوا یکسبو ن

وقال تعالی:

انا جعلنا فی اعنا قھم ا غلا لاً فھی الی الا ذ قا ن فھم مقمحو ن۔ و جعلنا من بین اید یھم سداً و من خلفھم سداً فا غشینا ھم فھم لا یبصرو ن،

بات تو ظاہر ہے لیکن وہ حجاب مستور حائل ہو جاتا ہے

و جعلنا بینک و بین الذین لا یؤمنو ن با لآ خرۃ حجا باً مستو راً ۔

خیر میں کچھ نصیحتاً بیان کرتا ہوں، ہدایت اللہ عزوجل کے اختیار میں ہے۔

مولوی صاحب! مرزا قادیانی کذاب خود صریح اس آیت کے ساتھ کفر کرتا ہے اور سخت مخالف ہے اس کلام پاک کا

و لا تسبوا الذین ید عو ن من دو ن اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم

کیونکہ اس نے حضرت عیسیٰؑ کہ اولوالعزم انبیاء سے ہے اور جماہیر انبیاء مرسلین سے افضل ہے، اور نصاری کا معبود بھی ہے، بہت سخت گالی دیں اور نغش وقذف ورمی کیا، ان کو کن کن الفاظ سے یاد کیا ہے۔ ان الفاظ سے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چور، جھوٹا، نادان، موٹی عقل والا، بیجا حرکت کرنے والا۔ علمی وعملی قوی میں بہت کچا۔ شریر، مکار، فریبی، شعبدہ باز، متکبر، ناپاک خیال، راست بازوں کا دشمن، بدچلن، ان کی تین دادیاں ونانیاں کسبی وزنا کار تھیں۔

یہ سب کچھ ضمیمہ انجام آتھم میں اپنے نامہ اعمال میں اضافہ کیا: اور مسمریزم یعنی سحر کرنے والا، اور کہا گیا کہ اگر میں ان باتوں کو قابل نفرت ومکروہ نہ سمجھتا تو ان اعجوبہ نمائیوں میں ابن مریم سے کم نہ رہتا۔

دیکھو اللہ عزوجل قرآن مجید میں معجزات حضرت عیسیٰؑ کو آیات بینات فرماتا ہے اور یہ مولوی نور الدین صاحب کا گرو (مرزا غلام احمد قادیانی) کیا کہتا ہے۔ اگر

وجعلنا علی قلوبهم اکنة ان یفقهوه و فی آذانهم وقرا (انعام)

والی بات نہ ہوتی تو مولوی صاحب ایسے لایعقل تو نہیں کہ ایسی واضح واضح باتیں نہ سمجھیں۔

واللہ ما یدری الفتی بمصابه
و القلب تحت الختم و الخذلان

اور (مرزا قادیانی نے) ہندوؤں سے ان کے معبودوں کو گالی دے کر رسول اللہ ﷺ کو سخت گالی دلوائیں، چنانچہ عیسائیوں سے، گویا یہ سب گالی مرزا قادیانی نے دیں، باوجود مخالفت آیت لا تسبوا الذین یدعون۔ الآیه کے صحیح حدیث کا خلاف فاحش کیا۔

قال رسول الله ﷺ من الکبائر شتم الرجل والدیه قالوا یا رسول الله و هل یشتم الرجل والدیه قال نعم یسب ابا الرجل فیسب اباه و یسب امه فیسب امه۔ متفق علیه

اور علماء امت کو (مرزا غلام احمد قادیانی)

یہودی، وبدذات، وضال، ودجال، واعمی وغول اغوی، وشقی، وملعون، وکتا، وخنزیر، وغیرہ سے یاد کرتا ہے۔ بلکہ خود خدا کو گالی دیتا ہے کہ خود خدا کا بیٹا بنتا ہے اور اس کو اللہ عزوجل نے حدیث قدسی میں گا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لی کہا ہے

قال تعالی کذ بنی ابن آ د م و لم یکن له ذ ا لك و شتمنی و لم یکن له ذ لك (..

الی قوله ..) و اما شتمه ایا ی فقو له له و لد وسبحا نی ان ا تخذ صا حبه او

ولداً ۔ رواه البخا ری۔

اورانجام آتھم میں کہا کہ

مریم کا بیٹا کشلیا کے بیٹے سے کچھ زیادت نہیں رکھتا۔

اور کشلیا رام چندر کی ماں کا نام ہے۔اور ضمیمہ انجام آتھم میں تمام جدونسل عیسیٰؑ کو قذف ورمی کیا۔حالانکہ جدونسل تمام انبیاء کرام کی ایک ہی ہے۔تمام انبیاء ابراہیم خلیل اللہ کی نسل سے ہیں۔اور ابراہیم ،نوح کی نسل سےاورنوح،آدم کی اولاد سے۔قال اللہ تعالیٰ:

ان الله ا صطفی آ د م و نو حا و آل ابرا هیم و آ ل عمران علی العا لمین۔

ذرية بعضها من بعض۔

زادالمعاد جلد دوم صفحہ ۲۶۸ میں لکھا ہے:

فان الله سبحا نه جعل عیسی من ذرية ابراهيم بوا سطة مر یم امه و هی من

صميم ذرية ابراهيم ۔

پس مرزا کذاب نے خدا کو گالی دیں،عیسیٰ کو،خاتم النبیین کو،علماء کو،تمام جدانبیاء کو،تمام مسلمانوں کو ۔اس نالائق مرتد کی گالی سے کوئی نہیں بچا۔البتہ نانک کی بڑی تعریف کرتا ہےاوراس کی کرامتوں کا معتقد ہے۔دیکھوست بچن۔

پس اب فرمایئے کہ مرزا کذاب اس آیت کا مخالف ہوایا ہم۔اگر طبع وختم نہ ہو،تو فوراً سمجھ آجاتی ہے کہ مرزا قادیانی تمام دیانات وشرائع سے خارج ہے،علماً وعملاً اصولاً وفروعاً مبداًومعاداً۔لکن ختم وطبع مانع ہوجا تی ہے۔

و قا لوا قلو بنا غلف بل طبع الله علیها بکفر هم فلا یو منو ن ا لا قلیلاً۔کذا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لك يطبع الله على كل قلب متكبر جبا ر

اور ہم نے تو انشاء اللہ اس آخری عمر کے حصہ میں اپنے نامہ اعمال میں ایمان وحسنات اضافہ کئے ہیں کہ دنیا میں ملحدوں زندیقوں مفسدوں مرتدوں سے علیحدہ ہو کران سے بغض للہ کیا، تا کہ آخرت میں ان سے جدا ہوویں۔ جب کہا جاوے

ا حشروا الذین ظلموا و از وا جھم۔

اور کہا جاوے :و امتا زو الیو م ایھا المجر مو ن

اور مہاجرین وانصار وانبیاء وصدیقین وشہداء وصالحین کا راستہ پکڑ کر ان سے حب للہ کیا، تا کہ ان کے ساتھ ہمارا حشر ہو اور ان کی معیت دنیا اور برزخ اور آخرت میں نصیب ہو

و من یطع اللہ و الرسو ل فا و لئك مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین و الصد یقین و الشھدا ء و الصا لحین و حسن او لئك ر فیقاً

مگر افسوس آپ کی حالت نازک پر کہ مرزا کذاب مدعی نبوت وسابّ انبیاء وشاتم اللہ عزوجل کے پنجہ میں بری طرح پھنس گئے

کا لذی استھو تہ الشیا طین فی ا لا ر ض حیرا ن لہ ا صحاب ید عو نہ الی الھد ی أتنا ۔ (انعا م ۔۷۱)

مگر اسی حالت میں آپ کی گزر گئی، تو آپ کا: اذا النفوس زوّ جت ، کے وقت کیا حشر ہوگا ۔ جب آپ کو بحکم المر ء مع من ا حب مرزا ملعون کے ساتھ جکڑ کر کہا جاوے گا

فا ھدو ھم الی صراط الجحیم

ہم تو دعا کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل آپ کو مہاجرین وانصار وآئمہ ہدی ومصابیح دجی کا متبع گردانے اور کذاب ظالم کے پنجہ وشکنجہ سے بچا کر توفیق توبہ کی دے۔ آمین۔

قولہ: غلام احمد اور یہ کنایت آپ کی۔

اقول: غلام احمد میں احمد سے مراد سید احمد نیچری ہوگا، اس لئے آپ نے مجرد احمد کہا بغیر صلوۃ مسنونہ یا مفروضہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے۔ وایضاً مرزا قادیانی نے یہ سب سرمایہ اسی (سرسید احمد خان) سے حاصل کیا ہے۔ اس نے اولاً انکار ختم نبوت کا کیا جیسا کہ منقول ہوا ابن سینا سے۔ اس نے انکار معراج نبوی بجسد مبارک، وانکار رفع مسیح بجسد مبارک، و انکار تولد مسیح بے باپ وغیرہ کا کیا۔ وغیرہ.... پس تمام سرمایہ نبوت ومجددی ومہدی وتفردات کا مرزا قادیانی نے اسی (سرسید احمد) سے حاصل کیا ہے۔ اسی واسطے مرزا قادیانی اسی کا غلام وممنون ہے۔ اگر وہ محسن (سرسید احمد) مرزا قادیانی سے اپنی نیچریت مستعار واپس لے لے، تو پھر مرزا قادیانی کے پاس کچھ نہیں رہتا بلکہ دیوالیہ ہو جاتا ہے۔ اور احمد بن عبداللہ ہاشمی فداہ ابی وامی ﷺ کا تو مرزا قادیانی سخت دشمن ہے، اور نہ ان سے کچھ لیتا ہے۔ بلکہ اگر ہاتھ پہنچے تو ختم نبوت چھیننے کو تیار ہے۔ اگر بالفرض احمد سے مراد رسول اللہ ﷺ ہوں، تو یہ نام ماں باپ نے رکھا ہے، اس وقت مسلمان تھا کل مولود یولد علی الفطرۃ ۔ الحدیث۔

(شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ یکم جولائی ۱۹۰۳ء نمبر ۲۵۔ جلد ۲۱ و ۲۳۔ ص ۱۔ ۸)

بقیہ: حکیم نورالدین اور اس کے استاد مولوی الٰہی بخش کی خط وکتابت

پھر جب (مرزا) مرتد ہوا، تو اس غلامی سے استنکاف واستکبار کر کے خود محمد واحمد واولوالعزم انبیاء سے افضل بنا، اور کہتا ہے کہ سورہ صف میں: و مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد سے میں مراد ہوں اور میرے حق میں اتری ہے، نہ کہ محمد ﷺ کے حق میں۔ اور اپنی جماعت کا نام فرقہ احمدیہ رکھا نہ غلامیہ۔

یا اول آسمان سے لڑکپن میں غلام احمد اترا ہو، اور بعد الارتداد زندیق مرتد کافر ملعون وغیرہ اترے ہوں۔ فان الاسماء تنزل من السماء۔

اور ہماری کتابت میں تو کوئی کلمہ بے جا نہیں بلکہ بعض امور واقعیہ کا بیان ہے، اور آپ خلاف واقعہ بسبب اطر وغلو کے گالی تصور کرتے ہیں، جیسا نصاریٰ نے رسول اللہ ﷺ سے جب مسیح ابن مریم کے حق میں عبداللہ و رسولہ سنا، تو اطراء کے باعث کہنے لگے تنقصت المسیح یعنی تو نے مسیح کو گالی دی۔ اس میں بھی آپ اپنے مرشد کی نص کے مخالف ہوئے دیکھو ازالہ الایمان (ازالہ اوہام) اپنے مرشد کا صفحہ ۱۳۔ ۱۴۔

قولہ: بہرحال شریف اللہ یہاں سے بیعت کر کے واپس وطن گئے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقول: بہر حال کا اس جگہ کیا معنی۔ اور پھر آپ کس قدر اس آیت کریمہ کے نیچے آئے ہیں

لیحملوا او زا ر ھم کاملة یو م القیا مة و عن او زا ر الذین یضلو نھم بغیر علم ۔ ا لا سا ء ما یز رو ن۔

اور آیت کریمہ

و لیحملنّ ا ثقا لھم و اثقا لًا مع ا ثقا لھم و لیسئلنّ یو م القیامة عماکا نوا یفترو ن (عنکبوت:۱۲)

قال تعالیٰ: و من ا ظلم ممن افتری علی ا الله کذ باً۔ او لئك یعر ضو ن علی ر بھم و یقو ل ا لا شھا د ھؤ لا ء الذین کذ بوا علی ر بھم۔ ا لا لعنت الله علی الظالمین۔الذین یصدو ن عن سبیل الله و یبغو نھا عو جا و ھم با لآ خر ة ھم کا فرو ن۔ او لئك لم یکو نوا معجز ین فی ا لا ر ض و ما کا ن لھم من دو ن الله او لیا ء۔ یضا عف لھم العذا ب۔ ما کا نوا یستطیعون السمع و ما کا نوا یبصرو ن ۔ او لئك الذین خسروا انفسھم و ضل عنھم ما کا نوا یفترو ن ۔لا جر م انھم فی ا لآ خرة ھم ا لا خسرو ن(ھو د :۱۸۔ ۲۲)

قولہ: شیخی ودعوی اور حکیم الامۃ کا ادعاء میری فطرت میں نہیں ہاں انتم شھدا ء الله کے منہ سے نکلا ہے و الله اعلم۔ فا ن ا لا سماء تتنز ل من السماء۔ الٰہی بخش الٰہی بخش الٰہی بخش۔

اقول: یہ کیسا تناقض فاحش ہے کہ اول انکسار فطرتی بیان کرنا، اور پھر آسمان پر چڑھ بیٹھنا کہ میرا نام حکیم امت آسمان سے اترا ہے اور شھدا ء الله نے رکھا ہے۔ اپنے منہ میاں مٹھو۔

من ترا قاضی بگوئیم تو مرا حاجی بگو

جناب من! آپ بمقتضائے حدیث:

اذا ر أیتم المدا حین فا حثوا فی و جو ھھم التراب

ایسے شہداء الشیطان کے منہ میں مٹی ڈالتے، نہ یہ کہ میاں مٹھو بن کر فخر کرتے۔ بلکہ ایسے نام جس میں مدح و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خودستائی وتزکیہ نفس ہو، ممنوع ہیں۔ قال تعالیٰ: فلا تزکوا انفسکم

جیسے نوردین وامام دین وشمس الدین وغیرہ، اور رسول اللہ ﷺ ایسے ناموں کو تبدیل کرتے اور علماء اسلام نے بھی منع کیا ہے۔ اور بعضے ناموں کو رسول اللہ ﷺ نے ناپسند کیا ہے، اور اللہ عزوجل فرماتا ہے بئس الاسم الفسوق بعد الایمان کیا یہ سب جائز ومطابق واقعہ ہوتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ آپ نے برعکس نہند نام زنگی کافور نہیں سنا، اور شاید کالے کتے کا نام موتی بھی نہیں سنا، اور عبداللہ بن ابی بن سلول رئیس المنافقین کا نام عبداللہ اور اس کے بیٹے کا نام بھی عبداللہ۔ و بینھما کما بین السماء و الارض۔ ایسی مثالیں بے شمار ہیں، کوئی عاقل اس کا انکار نہیں کرسکتا۔ پھر یہ اسماء نہیں القاب ہیں، نام آپ کا نورالدین اور لقب حکیم امت اور دونوں خلاف نفس الامر اور مطابق برعکس، نام نہند زنگی کافور۔ اور کیا یہ القاب آپ کے آسمان سے اترے ہیں، اور شہداء اللہ کی زبان سے نکلے ہیں۔ اور جو تمام اہل اسلام متبع مہاجرین وانصار آپ کے پیرومرشد کے حق میں بولتے ہیں کہ مرزا قادیانی کافر مرتد زندیق ملحد ملعون لعین جاہل مجہول وغیرہ ہے، اور شب وروز لعنتیں دیتے ہیں اور وہ لوگ قدیمی پختہ مسلمان متبع سلف امت ہیں، آپ جیسے متزلزل ومتحیر ومتذبذب لا الی ھؤلاء و لا الی ھؤلاء نہیں، پس وہ اسماء آسمان سے نہیں اترے، اور شہداء اللہ کی زبان سے نہیں نکلے جن کے حق میں وہ حدیث آئی ہے اور وہ مہاجرین وانصار واتباع ان کے ہیں الی یوم الدین، نہ مرزائی کہ شہداء الشیطان ہیں اور مخالف مہاجرین وانصار کے ہیں اور کوروا ندھا کہنے والے ان کے۔

یہ تو آپ نے تین دفعہ الٰہی بخش، الٰہی بخش، الٰہی بخش کہا ہے۔ میں کہتا ہوں اگر دل میں ایمان واخلاص وانابت وتقوی نہ ہو، تو اگر ستر دفعہ کہیں تو بھی آپ کے حق میں ہرگز قبول نہیں ہوتی۔ قال اللہ تعالیٰ فی امثالکم واشباہکم:

استغفر لھم او لا تستغفر لھم ان تستغفر لھم سبعین مرۃ فلن یغفر اللہ لھم۔

اور فرمایا: ولا تصل علی احد منھم مات ابداً و لا تقم علی قبرہ انھم کفروا باللہ و رسولہ و ماتوا و ھم فاسقون

قولہ: آپ استاد اور شاگرد کو پہلے شوخ فرما چکے، اب میں دریافت کروں تو کیا دریافت کروں اور آپ کو بتاؤں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو کیا بتاؤں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ غلام احمد کو برا کہنے والے صراط مستقیم سے بہت ہی دور ہیں۔

چشم باز و گوش باز و ایں زمان

خیرہ ام از چشم بندیؔ خدا

اقول: استاد نے آپ کو پہلے شوخ نہیں کہا، بلکہ جب آپ نے پہلے خود استاد کو چھیڑا اور تمسخر و استہزاء کیا اور طنزیں لگائیں باوجود اس کم فہمی و بے قلمی و بدنیتی کے، تو البتہ نصیحۃً کہا گیا کہ ایسی گستاخی نہ چاہیے۔ اور آپ مان چکے ہیں کہ الدین النصیحة صحیح حدیث کا جملہ ہے۔ لیکن پھر بھی آپ باز نہ آئے اب اضحوکۃ الصبیان اور صراط مستقیم سے بہت دور، وغیرہ استاد کے حق میں اضافہ کیا، اور کہا کہ اپنا نامہ اعمال اس آخری عمر میں تباہ کیا کہ مرزا غلام احمد کو بے جا الفاظ سے یاد کیا، وغیرہ۔ پھر آپ خود انصاف کریں کہ یہ شوخی و گستاخی ہے، یا نہ۔ اور پھر یہ شوخی اور سب سے زیادہ گستاخی کہ سوال از آسمان و جواب از ریسمان۔ استاد کے خط کے کسی فقرہ کا جواب نہ دیا، اور بیہودہ باتوں میں ٹالا۔ ایسا معاملہ استاد سے سوائے آپ کے کوئی نہیں کرتا۔

بازی بازی باریش بابا ہم بازی

اور مطابق شعر مرقومہ کے چشم و گوش اپنے کو معطل کر کے اپنی چشم بندی سے خیرہ ہونے کا اقرار کیا گویا اپنے صم بکم ہونے پر اس شعر سے استدلال کیا۔ قال تعالی

و الشعراء یتبعهم الغا وون۔ الم تر انهم فی کل وا دٍ یهیمو ن۔ و انهم یقو لو ن ما لا یفعلو ن۔

آپ کے پاس ہے ہی کیا جو بتاویں، بجز صریح مخالفت منقول و معقول اور تکذیب رسول اور تقول علی اللہ و علی الرسول اور تکلم بغیر علم اور الحاد و زندقہ مرزا کذاب کے،

قال تعالی: بل کذ بوا بما لم یحیطوا بعلمه بل کذ بوا با لحق لما جا ئهم فهم فی امر مر یج

اور تکلم بغیر علم سخت حرام ہے۔ قال تعالی: و لا تقف ما لیس لك به علم۔ ان السمع و البصر و الفوا د کل اولئك کا ن عنه مسؤلا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقال تعالی:

ھا انتم ھؤلا ء اعجبتم فیما لکم بہ علم۔ فلم تحا جو ن فیما لیس لکم بہ علم

وقال تعالی:و ان تقولوا علی اللہ ما لا تعلمو ن

وقال تعالی:الم یؤ خذ علیھم میثاق الکتا ب ان لا یقو لوا علی اللہ ا لا الحق و درسوا ما فیہ۔ و الدار ا لآ خرۃ خیر للذین یتقون افلا تعقلو ن(ا عرا ف ١٦٩)

اور بغیر مجادلہ وجدال بالباطل اور دفع حق کے آپ کے پاس کچھ نہیں۔

و جا دلوا بالبا طل لید حضوا بہ الحق ۔ یجا دلو نک فی الحق بعد ما تبین

اور آپ کے پاس لیاقت ہے کیا، جو کوئی معقول بات دریافت کریں۔ اگر دریافت کریں گے تو پوچ بے معنی جیسے آپ کا پیر و مرشد دریافت کرتا ہے کہ عیسیٰؑ کے لئے آسمانوں پر ٹٹی کہاں ہے، اور کھاتے کیا ہیں، پہنتے کیا ہیں۔ وغیرہ۔

پس آپ کو اپنی نادانی و کم فہمی کے چھپانے کے واسطے اچھا بہانہ مل گیا کہ استاد نے مجھ کو شوخ کہہ دیا سبحان اللہ۔

اور پھر آپ نے مجھ کو صراط مستقیم سے بہت دور تو کہہ دیا لیکن صراط مستقیم کی حد و تعریف نہ لکھی اور نہ ہمارے دور ہونے کی کوئی دلیل و سلطان بیّن بیان کیا۔ مجرد دعوے ہی دعوے۔ کیا انصاف و دیانت و عقل و حکیم امت ہونا آپ کا اسی کو چاہتا ہے۔ قل ھا توا بر ھا نکم ان کنتم صا د قین۔

آپ نے بسبب اپنی کج فہمی و کج ادائی کے صراط مستقیم و صراط جحیم کو جو صراط مغضوب علیھم و ضالین کا ہے، صراط مستقیم سمجھ لیا ہے۔ فاتحۃ الکتاب میں ہے کہ صراط مستقیم وہ ہے جو صراط منعم علیھم کا ہے، نہ مغضوب علیھم و ضالین کا۔ اور سورہ نساء میں منعم علیھم کو بیان کیا کہ وہ نبیین و صدیقین و شہداء و صالحین ہیں اور مہاجرین و انصار جو بعد انبیاء کے افضل الاولین و الآخرین ہیں۔ سورہ توبہ میں اللہ عز و جل فرماتا ہے کہ میں مہاجرین و انصار اور ان کے تابعداروں سے راضی ہوں اور وہ مجھ سے راضی ہیں۔ اور فرمایا: و یتبع غیر سبیل المو منین نو لہ ما تولی ونصلہ جھنم و ساء ت مصیراً (نساء:١١٥)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مومنین اس وقت مہاجرین وانصار تھے۔ پس اب اگر کچھ بقیہ والائش واثر انصاف وامانت کا آپ کی فطرۃ میں باقی ہے، تو بتاؤ کہ ہم صراط مستقیم سے بہت دور ہیں یا آپ اور آپ کا پیر کذاب جو انبیاء صدیقین ومہاجرین وانصار کو گالی دینے والا،... ختم نبوت توڑنے والا، سب مومنوں کو کور واندھا کہنے والا، سید احمد نیچری کا کاسہ لیس وغلام، نہ احمد عربی ہاشمی ﷺ کا۔ اب انصاف آپ ہی پر ہم چھوڑتے ہیں لیکن اگر آپ نے اللہ عزوجل ورسول اللہ ﷺ کا لحاظ وطرف داری کو بخاطر پیرومرشد کذاب اپنے کے صاف چھوڑ دیا، تو اس کو بجز بے ایمانی کے کیا کہا جاوے گا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ پیر آپ کا صراط مستقیم سے بمراحل دور ہے اور عدو ہے احمد عربی ﷺ فداہ ابی وامی، کا۔ اگر یہاں آپ چشم بند کر کے اکذب الکذابین و اظلم الظالمین کو صادق خیال فرما کر صم بکم عمی ہو رہے تو میں ڈرتا ہوں کہ کل آپ کو کہنا پڑے گا

لو کنا نسمع او نعقل ما کنا فی اصحاب السعیر

اور مرزا کذاب کو یہ کہو گے:

تاللہ ان کنا لفی ضلال مبین۔ اذ نسویکم برب العالمین۔(شعراء:۹۷-۹۸)

قولہ: سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم و صلی اللہ علی سیدنا و مولانا محمد خاتم النبیین .. الی ... الی یوم الدین ۔

اقول: جب مرزا قادیانی، خدا کا بیٹا بنا اور آپ اس کی تصویر کے پجاری، تو تسبیح کا کیا معنی۔

اور اللہ عزوجل آپ کے نزدیک عاجز ولاچار ہوا کہ ایک آدمی کو مع جسد آسمان پر نہیں اٹھا سکتا، وغیرہ ، تو تحمید کا کیا معنی ہوا۔

اور جب پیر کذاب آپ کا رسول ونبی بنا، تو خاتم النبیین کا سوائے نفاق کے کیا معنی۔

اور جب اصحاب وخلفاء آپ کے مرشد مفتری کے نزدیک اندھے ہوئے یعنی گمراہ، تو ان پر صلوۃ منافقانہ کیسے ہوئی۔

اور پھر خاتم النبیین وخاتم الرسل وخاتم الکملاء کس تجویز سے بنے۔

اور فرشتے جب ارواح کواکب کے ہوئے اور کواکب سے جدا ہونا ان کا اور زمین پر اترنا ان کا محال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا آپ کے پیر کے نزدیک، اور پھر اثر ان کا تمام لوگوں پر یکساں ہونا حتی کہ زانیہ پر حالت زنا میں اور کوئی آدمی آسمان پر نہ جاسکا، تو نبوات وکتب وملائکہ کے ساتھ ایمان آپ کا کیسا ہوا، بجز نفاق ظاہری کے۔

قولہ: ثم اعلم ان اللہ یعلم سر نا و نجوا نا و ھو یعلم السر و اخفی ونشھد اللہ .. الخ

اقول: یہ سب باتیں آپ کی فقط زبانی جمع خرچ ہے، دھوکہ دینے کے لئے اور اللہ عزوجل کے اس قول کی تصدیق:

و من الناس من یعجبك قوله فی الحیا ة الد نیا و یشهِد الله علی ما فی قلبه وھو الد الخصا م ۔ و اذا تولی سعی فی الارض لیفسد فیها ویهلك الحرث و النسل۔ و الله لا یحب الفساد۔ و اذا قیل له اتق الله اخذته العزة بالا ثم فحسبه جهنم و بئس المها د (بقرہ: ٢٠٤۔٢٠٦)

وقولہ تعالی: و اذا قیل لھم آ منوا کما آ من الناس قا لوا انؤمن کما آ من السفهاء ۔الا انهم هم السفهاء و لکن لا یعلمو ن (بقرہ: ١٣)

وقولہ تعالی: فلما جا ء تم رسلهم با لبینات فر حوا بما عند هم من العلم ۔ وغیرذالک۔

مرزا کذاب مفتری علی اللہ کبھی اتنی خرابی وفساد فی الارض وتباہی نہ کرسکتا اگر آپ کا وجود شریف اسکو نہ ملتا۔ اکثر بھیرہ جموں وکشمیر وغیرہ اماکن میں آپ کی بدولت یہ فساد وزندقہ والحاد وکفر وارتداد جہان میں پھیلا۔ اگر توبہ مقدر نہ ہوئی تو ماشاء اللہ آپ رئیس وامام وسرگروہ ملاحدہ وزنادقہ کے محشر میں ہوں گے

و جعلنا هم آ ئمة ید عو ن الی النا ر و یو م القیا مة لا ینصرو ن ۔ و اتبعنا هم فی هذه الد نیا لعنتة و یو م القیا مة هم من المقبو حین۔ (قصص ۴۱۔۴۲)۔

ہم تو آپ کے واسطے دعا کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل آپ کو توبہ نصوح نصیب کرے اگر

ازاغ الله قلو بهم و نوله ما تو لی ،

و سواء علیهم أأنذر تهم ام لم تنذ ر هم

اپنا کام نہ کر گئے ہوں۔ اور اگر ان کے نیچے آچکے ہیں تو پھر انا لله و انا الیه را جعو ن کے سوا کیا کہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قولہ: و نؤ تی و نصو م وحجـجنا و نحج۔

اقول: یہ کلمات ریا وسمع وغرور کے کتنی جہالت قلب پر دال ہیں۔مولوی صاحب آپ اس آیت میں فکر کریں اور خوب تدبر کریں حقیقت آپ پر کھل جاوے گی۔قال تعالی:

ا فـلا یتـد برو ن القر آن ام علی قلو ب اقفا لھا۔ ان الذین ار تدوا علی اد با ر ھـم مـن بعد ماتبین لھم الھدی الشیطان سو ل لھم واملی لھم۔ ذ الك با نھم قا لـوا لـلـذین کر ھوا ما نزّ ل اللہ سنطیعکم فی بعض ا لا مر و اللہ یعلم اسرا ر ھم۔ فکیف اذا تو فتھم الملا ئکۃ یضر بو ن و جو ھھم و اد با ر ھم ۔ذ لك با نھم اتبعوا ما اسخط اللہ و کرھوا ر ضوا نہ فا حبط اعما لھم۔ (محمد ٢٤۔٢٨)

اوراس آیت میں

قـل ھـل نـنبـئکم با لا خسرین اعما لا۔ الذین ضل سعیھم فی الحیوۃ الدنیا و ھـم یحسبو ن انھم یحسنو ن صنعاً ۔او لئك الذین کفروا بآ یات ر بھم و لقا ئہ فحبطت اعما لھم فلا نقیم لھم یو م القیا مۃ وز نا۔

وقولہ تعالی و قد منا الی ما عملوا من عملٍ فجعلنا ہ ھباءً منثو راً(فرقان :٢٣)

وایضاً مولوی صاحب نے حج قبل الردۃ کیا،اس کو ردت (ارتداد) نے باطل کر دیا۔مومن تو ہر وقت اپنے اعمال کے باطل وضائع ہونے سے ڈرتا ہے اور منافق کے تو دانت ہاتھی کی طرح دکھانے کے اور ہوتے ہیں اور حـجـجنـا متکلم مع الغیر کا صیغہ ہے اور مرزا کذاب نے تو حج نہیں کیا، پھر اس کو سوائے فخر و تعظیم نفس کے کیا سمجھا جاوے۔

یاحـجـجـنـا البیـت میں البیت معرف باللام سے قادیان مراد ہو،اسی واسطے اس کو آپ بار بار دارالامن والا یمان کہتے ہیں جو خاص نام مسجد حرام کا ہے اور اسی کے ساتھ اللہ عزوجل نے مخصوص کیا:

و اذ جعلنا البیت مثابۃً للناس و امنا و من د خلہ کا ن آ منا

اور حضرت ابراہیمؑ نے دعا کی رب اجعل ھذا البلد آ منا۔۔ الآ یۃ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اورآپ کا پیر کذاب بھی قادیان کو مکہ و مدینہ قرار دیتا ہے چنانچہ نـــحـــج آپ کا بھی یہی گواہی دیتا ہے۔اور انشاءاللہ آپ کا مثل طائفہ مرازقہ کی ہو کہ تمام اعمال بد میں استثنا کرتے ہیں اور کہتے ہیں آمنت انشاء الله و غير ذلك ۔یعنی اب بھی ہم حج کرتے رہتے ہیں قادیان دارالامن والایمان کا اور کذاب نے اپنے گھر کی پیشانی پر یہ آیت لکھی ہے و من دخله كان آمنا اورازالہ اوہام میں یہی آیت آپ نے گرجا کی نسبت لکھی ہے۔اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ خبیث بھی مثل ابرہہ کے صرف حج کا مکہ سے قادیان کی طرف چاہتا ہے ورنہ وہ تو مکہ شریف میں داخل ہونے سے ممنوع محبوس ہے مثل مسیح الدجال کیونکہ یہ مثیل مسیح الدجال کا ہے۔اگر اس میں شک ہے تو اس کو آپ ذرا لے جاویں، حج تو اس پر سال ہا سال سے فرض ہے و لله على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا و من كفر فان الله غنى عن العالمين یہ اور دلیل اس کے کفر کی ہے۔فاعتبروا يااولى الابصار

قولہ: آپ کی دھمکی کہ اخبار میں آپ شائع کریں گے اضحوكة الصبيان و الله المستعان۔

اقول: ہم نے آپ کو دھمکی نہیں دی بلکہ واقعی بات لکھی ہے اور بحکم الدين النصيحة کے جس کو آپ نے صحیح حدیث کا جملہ تسلیم کر لیا ہے اسکا طبع کرانا مفید و مناسب جانا ہے، تاکہ ناظرین پر کھل جاوے کہ جب رأس و رئیس مرزائیوں کے ہیں اور اپنے نفس کو حکیم امت سمجھتے ہیں، وہ ایسے دھوکا باز، بے انصاف، خائن، مطففین، حق سے روگردانی کرنے والے، مرزا قادیانی کو طاغوت بنانے والے، بے علم و کج فہم ہیں کہ اول خود اپنے استاد کو ایسی بدتہذیبی سے چھیڑتے ہیں، اور پھر جب جواب معقول ملے تو جواب سے لاچارہ کر حق سے اعراض کر کے لغو باتیں خارج از بحث لکھ مارتے ہیں، اور وہ بھی کسی مجرد دعاوی بلا برہان اور تقوی و دیانت و امانت کے بوادی میں نہیں۔ چنانچہ ان کے مرشد کذاب کا بھی یہی سلیقہ ہے۔ چنانچہ اس نے دہلی پٹیالہ بٹالہ وغیرہ اماکن میں کیا، اور جلسہ لاہور کا خود محرک بنا، پھر موقعہ پر بے حیائی سے مستورات میں مستور ہو گیا، ایسا ہی جب مولوی ثناءاللہ صاحب اس کی پیشگوئی کی تکذیب کے لئے اسی کی درخواست پر قادیان جا پہنچے، تو مرزا کذاب بیت الخلاء میں مع الخوالف بیٹھ گیا۔ ایسا ہی ایام جلسہ علماء ندوہ میں بہت سے علماؤں نے دستخط کر کے درخواست بھیجی تو سوائے سرکاری رسید کے کچھ جواب نہ دیا۔ایسا ہی تمام مرزائیوں کا طریقہ ہے۔مثل شیخ و معلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اول کے اولاً انا خیر کم کہد یتے ہیں، اور پھر موقعہ پر بوقت تقابل صفین والتقاء جندین وترا ءالفئتین انی ابر ی منك انی اخا ف الله ر ب العا لمین کہتے ہیں۔ جیسا آپ نے جواب سے اعراض کرکے زنانہ شکائتیں کہ مجھ کو شوخ کہا، وہ کیا، یہ کیا، نامہ اعمال سیاہ کیا، وغیرہ کرکے شہادت کا کلمہ پڑھنا شروع کردیا۔..

ہم نے اس واسطے اس کا چھاپنا مناسب سمجھا ہے نصیحة لله و لرسو له و لآ ئمة المسلمین و عا متهم۔ پس آپ دھمکی نہ سمجھیں..

اور دیکھا جاوے گا کہ ہم اضحوکتہ الصبیان ہیں یا آپ..

الله اکبر هتکت استا رکم
حتی غدر تم ضحکة الصبیان
تا الله قد لا ح الصبا ح لمن له
عینا ن نحو الفجر نا ظر تا ن
و ا خو العبا یة فی عما ئیة یقو
ل اللیل بعد یستوی الر جلا ن

قولہ: نورالدین از دارالامن والایمان قادیان

اقول: اگر نورالدین میں ایک ذرہ بھر نوردین وانصاف کا ہوتا، تو پہلے ہمارے خدشہ کا جواب دیتا کہ مرزا غلام احمد تو قادیان کو یزیدیوں کا قصبہ کہتا ہے اور علماء اسلام اس کو دارالکفر والزندقہ والطغیان فرماتے ہیں اور تم سب سے مخالف دارالامن والایمان کہتے ہو، تم سب کے مخالف بنے

نہ ادھر کے ہوئے نہ ادھر کے ہوئے
نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم

فلا حول ولا قوة الا با لله ۔ یہ کیسا ظلم ہے کہ بے دلیل وبرہان ایسے انجس اخبث مکان کو جو مجمع مفسدین ومرتدین ضالین ومغضوب علیھم کا ہو جیسے رأس الکذابین مرزا قادیانی وعبدالکریم سیالکوٹی وامروہی ونور دین جو ایمانی وروحانی قطاع الطریق ہیں، ایسے ناپاک کفر خانہ کو بیت اللہ شریف کا خاص لقب دیا جائے۔ یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایمان سے بہت بعید ہے۔ مکہ شریف کے مبارک و دارالامن والایمان ہونے پر تو اللہ عز وجل نے قرآن شریف میں گواہی دی ہے، اور بانی اس کے حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن وحضرت اسماعیل ذبیح اللہ ہیں اور حضرت ابراہیم کی دعا، اور مقام ابراہیم وحجراسود وارکان وصفاومروہ وزمزم و، مزدلفہ ومشعرالحرام وعرفات وغیرہ، شعائراللہ واعلام اسلام ومتبرکات ہیں اور مولد خاتم النبیین کا ہونا اور محجوج عالم ہونا، اور جن جبابرہ نے اس کا قصد کیا مثل ابرہہ کے ان کو آسمانی عذاب سے ہلاک کرنا، اور انبیاء سابقین کے بشارات وغیرہ دلائل ہیں۔ اب آپ ذرہ براہ مہربانی بتادیں کہ اس پلید بقعہ کے دارالامن والایمان ہونے کی کیا دلیل ہے۔ ورنہ خداو رسول سے شرماویں۔ فقط مرزا خبیث کی تقلید پلید پر۔ واہ سبحان اللہ۔ یہ ہے علم وفضل وانصاف وامانت وحکیم امت ہونارائس المرزائیین کا فلا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

ہم بطور پیش گوئی کہتے ہیں کہ اگر تمام مرزائی جماعت جمع ہوجاؤ مع مرزا کذاب کے تو بھی ہماری اس تحریر کا جواب اس طرح قول قول پکڑ کر، جس طرح ہم نے تمہاری تحریروں کا جواب لکھا ہے، مبرہن ومدلل منصفانہ کبھی نہ لکھ سکو گے۔

فان لم تفعلوا و لن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودها الناس و الحجارۃ اعدت للکافرین (بقرہ:۲٤)

کیونکہ ہم کو آپ کا سرمایہ علم وفضل معلوم ہے۔ ہاں یا آپ بالکل سکوت کر جاؤ گے یا عورتوں کی طرح شکائتیں وطعن وتشنیع قبیح بلا برہان ولغویات سے پیش آؤ گے۔ کیونکہ حجت وبرہان ودلیل کے نام سے آپ واقف نہیں۔ اگر اور کچھ نہ بن سکا تو جھوٹا تصوف ویا فریبانہ تظلم لے بیٹھیں گے۔ اگر آپ مرد میدان ہیں تو چاہیے کہ میدان میں نکلیں اور مردانگی دکھائیں۔ جیسا پہلے خود چھیڑا اس مناظرہ کو بھی تمام کریں حجت وبرہان سے۔ آپ تو ایسے زبردست نئے رسول کی امت ہیں جو اولوالعزم انبیاء کے مقابلہ میں انا خیر منہ کہتا ہے چنانچہ اس کے معلم اول نے آدم کے مقابلہ میں انا خیر منہ کہا تھا آپ کا رسول کہتا ہے

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو   اس سے بہتر غلام احمد ہے

اور چاہیے تھا اس طرح کہتا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذرہ ابلیس کے ذکر کو چھوڑو اس سے بدتر غلام احمد ہے

تو پھر آپ کو چاہیے کہ پورا پورا جواب لکھیں، قول قول پکڑ کر، جیسا ہم نے تمہاری تحریروں کا جواب دیا ہے۔ اور پہلی تحریر کا بھی ضرور جواب دیں۔ مجرد استبعادیں آپ کی کام نہیں آتیں، جیسا آپ فرماتے ہیں غلام احمد اور یہ کنایت۔ یہ دھوکے مرزائیوں کو دیجئے۔ اور اگر آپ ایسا جواب بالاستیعاب مبرہن نہ دیں (اور نہ دے سکو گے) تو پھر مہربانی فرما کر ہماری اوقات کی تضیع نہ کریں۔ ہم کو امید کامل ہے کہ آپ جواب میں شکائتیں، جو عورتوں کا شیوہ ہے اور عجز کی دلیل کہ مجھ کو یہ کہا وہ کہا وغیرہ، لغویات و بہتان پیش کریں گے

ما عندکم الا الدعاوی و

الشکاوی او شہادات علی البہتان

ھذا الذی واللہ نلنا منکم

فی الحرب اذ یتقابل الصفان

فقط۔ والسلام علی من اتبع الھدی۔ وصلی اللہ علی خیرخلقہ و رسولہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین۔ مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۰۳ء مطابق ۲۹ رجب ۱۳۲۱ھ

(شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۸ جولائی ۱۹۰۳ء نمبر ۲۶۔ جلد ۲۱ و ۲۳۔ ص ۱۔۷)

سومالی مہدی اور مرزاجی کے دولا کھ والینٹر

مرزاجی اپنے رقیبوں (لندنی مسیح مسٹر پگٹ اور پیرسی مسیح ڈاکٹر ڈوئی اور سومالی مہدی عبداللہ) کا جب نام سنتے ہیں تو مارے غصے کے دانت پیستے ہیں اور بدن کا رواں رواں بڑھیا کے چرخے کے تکلے کی طرح بل کھا کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ لیکن تعجب ہے کہ ایسے موقع پر اپنے دولاکھ والینٹر سے کام نہیں لیتے۔ پیرس اور لندن پر چڑھائی کرنا فضول ہے، کیونکہ وہاں کی تعلیم یافتہ اور مہذب پبلک دونوں مسیحوں کو حقارت کی نظر سے دیکھتی ہے اور ان کی کوئی حقیقت اور بساط نہیں سمجھتی اور یہ دونوں مسیح اپنی اپنی گورنمنٹ کے مخالف بھی نہیں اور نہ انہوں نے گورنمنٹوں کے خلاف کوئی جتھا قائم کیا ہے۔ البتہ سومالی مہدی تمام گورنمنٹوں خصوصاً ہماری برٹش گورنمنٹ کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت بڑا حریف ہے، اوراس سے بڑھ کر قادیانی مہدی کا حریف اور گاڑھا رقیب ہے۔ پس معلوم نہیں مرزا جی کس خواب خرگوش میں ہیں، اور انکے دولاکھ والینٹئر کس مرض کی دوا ہیں۔ اگر ایسے وقت میں کام نہ آئے تو کیا چولھے میں جھونکے جائیں۔

مرزا جی برٹش گورنمنٹ کی بار بار خوش آمد تو کرتے ہیں کہ میں اس کے خانہ زاد غلاموں کا غلام ہوں مگر خالی خولی غلامی سے کیا کام چلتا ہے۔ غلام اپنے آقا کے کام نہ آئے، تو منہ جھلس دینے کے لائق ہے۔ پس مناسب ہے کہ مرزا جی اپنے دولاکھ والنٹیئر وں کی خدمت مہم سومالی کے لئے گورنمنٹ میں منتقل کردیں۔ اگر یہ کہو کہ ان کے کان صرف شہنائی کی سریلی آواز سے آشنا ہیں، بندوق کی ٹھوں ٹھاں اور توپوں کی دن دن سے ان کا کلیجہ دھڑکتا ہے، اور ننھا منھا سا دل پنکھے کی طرح ہلتا اور برگ بید کی طرح لرزتا ہے، اوران کو یہ بھی معلوم نہیں کہ تلوار اور بندوق کس جانب سے چلائی جاتی ہے، تو اس کا علاج سہل ہے۔ مرزا جی گورنمنٹ میں درخواست دے کر ایک فوجی جنرل مستعار لیں، اور چونکہ قادیان میں روپیہ کی کمی نہیں اور بات بات میں مرزا جی دس دس بارہ بارہ ہزار کی تھیلیاں جھکانے پر تیار ہو جاتے ہیں، پس اس جنرل کے اسٹاف کی معقول تنخواہ مقرر کریں۔ خدا نے چاہا تو چند ماہ میں دولاکھ والنٹیئر تیار ہو جائیں گے، اور پھر جان توڑ کر نہ صرف گورنمنٹ کے لئے بلکہ اپنے مہدی اور امام الزمان کے لئے سومالی مہدی سے لڑیں گے۔ اور جب اسے زیر کرلیں گے تو برٹش گورنمنٹ اس امداد کے صلے میں مرزا جی کو سومالی ملا کا جانشین بنا کر وہاں کا مہدی مقرر کردے گی۔ مگر اس کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ خود مرزا جی اپنی مرزائی فوج کی کمان کریں تا کہ ایک جانب سومالی مہدی اور دوسری جانب قادیانی مہدی ہو اور پھر دیکھیں کون چت کون پٹ ہوتا ہے۔ اور اگر اس عرصہ میں جب کہ مرزا جی کے والینٹئر تیار ہوں، برٹش فوج نے سومالی مہدی کی چٹنی کردی یا اس کو آہنی پنجرے میں قید کر کے کسی جزیرہ کو چلتا کیا، تو مرزا جی کا اس میں ڈبل فائدہ ہوگا۔ ایک تو رقیب کا جھونپڑا پھک جائے گا، اور برٹش گورنمنٹ کو یقین ہو جائے گا کہ مرزا جو ہمیشہ میری بھٹئی کرتا اور خیر خواہی اور جاں نثاری کا دم بھرتا تھا، تو یہ محض دکھاوا نہ تھا، بلکہ واقعی تھا۔ پس مرزا جی کو لمحہ کی چوتھائی میں گورنمنٹ کے حضور درخواست بھیج دینی چاہیے، چوکنا نہ چاہیے۔ کیونکہ وقت کا سر گنجا ہے، اس کے ماتھے پر بال ہیں، گدی پر نہیں۔ اگر ماتھے کے بال پکڑے جائیں گے تو وہ قابو میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے گا ورنہ بھاگ جائے گا۔

اب یہ دیکھنا باقی ہے کہ منجملہ دو لاکھ کے کتنے مرزائی والنٹر سروں کے ختنہ ہونے پر رضا مند ہوتے ہیں اور کتنے مارے خوف کے طاعونی نبی کے طاعونی چوہے بنتے ہیں۔اس میں یہ بھی فائدہ ہو گا کہ مرزا جی کو اپنے سب مرزائیوں کا امتحان ہو جائیگا کہ مرد میدان خالص مرزائی کون ہے، اور ہاتھی کے روٹ میں پٹی لڑانے والا کون ہے۔ ہم تو ہر وقت مرزا جی کے بھلے میں ہیں، برے میں نہیں، اور ہمیشہ نیک صلاح دیتے رہتے ہیں۔مگر افسوس ہے کہ مرزا قادیانی اور مرزائی ہم پر ایمان نہیں لاتے۔اڈیٹر

(شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۸ جولائی ۱۹۰۳ء نمبر ۲۶۔جلد ۲۱ و ۲۳۔ص ۷۔۸)

تثلیث اور تبنیت، مسیحیت اور مہدویت

۲۴ جون ۱۹۰۳ء کے الحکم میں قادیانی مرزا جی فرماتے ہیں کہ

رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ دونوں ایک ہی ہیں۔آدم زاد کی پرستش کرتے ہیں۔ایک دوسرے سے ممتاز نہیں۔ایک بیٹے کی پرستش کرتا ہے تو دوسرا ماں بھی کو خدا بناتا ہے۔اور اس معاملہ میں وہ عقل مندی سے کام لیتا ہے، جب بیٹا خدا ہے تو ماں بھی ضرور خدا ہونی چاہیے۔الخ

مگر آپ نے مرزائیوں کو رومن کیتھولک اور پروٹسنٹٹ سے کچھ کم درجہ عنایت نہیں کیا۔آپ بھی آسمانی باپ کے لیپا لک ہیں۔ جب باپ خدا ہے تو بیٹا کیوں خدا نہ ہو۔وہاں تثلیث ہے تو یہاں تبنیت ہے ۔آپ نے اپنی تصویر کی پرستش کرائی گویا معبود بن گئے۔یہ تصویر ہر مرزائی کے گھر میں موجود ہے جس کو تڑکے تڑکے ننگے منہ نہار پاؤں ڈنڈوت کی جاتی ہے۔پھر آپ کس منہ سے کہتے ہیں، اب وقت آ گیا ہے کہ انسان پرستی کا شہتیر ٹوٹ جائے۔، اگر آپ کے دم میں چند روز اور دم ہے تو علاوہ انسان پرستی کے دنیا میں تصویر پرستی اور منارہ پرستی بھی شائع ہو جائے گی۔مگر قدرت الٰہی جھوٹے معبودوں اور جھوٹے نبیوں کے دھڑ بہت جلد توڑ ڈالتی ہے اور دنیا میں بہت دنوں ان کو پھلنے پھولنے نہیں دیتی۔چند روز کی شورا شوری کے بعد یوں غائب ہو جاتے ہیں جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔.... بھلا جھوٹے نبیوں اور مہدیوں کا دنیا میں آج کے روز کوئی نام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیوا بھی ہے۔ مر گئے مردود، نہ فاتحہ نہ درود۔ ٹوٹ گیا سب کا تار و پود، اور جہنم واصل ہو گئے اہل نمرو ومفرود، و نزل علیھم الغضب الرب الودود۔

خیر سے مرزا جی کے علاوہ اس وقت تین مسیح معہود اور ایک مہدی نامسعود موجود ہے۔ یعنی لندن میں پروٹسٹنٹ مسیح مسٹر پگٹ، اور پیرس میں رومن کیتھولک مسیح ڈاکٹر ڈوئی اور سمالی لینڈ میں ملا عبداللہ مہدی۔ یہ بھی خدا تعالیٰ کی حکمت ہے کہ چاروں کا عقدہ ایک دوسرے کے مقابل کھل رہا ہے۔ یعنی عقل مند پبلک پہچان رہی ہے کہ چاروں جھوٹے ہیں۔ اور درحقیقت پبلک کی تکذیب کی بھی ضرورت نہیں، خود ہر مسیح اور مہدی دوسرے مسیح اور مہدی کی تکذیب کر رہا ہے۔ گویا چاروں آپ اپنی آگ میں جل رہے ہیں۔ یہ بدمعاش جو دنیا کو گمراہ کر رہے ہیں، میدان میں آ کے آپس میں کیوں فیصلہ نہیں کر لیتے کہ سچا کون ہے اور جھوٹا کون ہے۔ مگر جب سبھی جھوٹے ہیں اور ان کو اچھی طرح معلوم ہے کہ ہم جھوٹے ہیں، تو فیصلہ کرنے کو گھر سے کون نکلے۔ بھلا کہیں چوروں کے بھی پاؤں ہوتے ہیں۔

ان مہدیوں اور مسیحوں میں اتنا فرق ہے کہ یورپ کی پبلک جو فلسفی مزاج ہے، جب وہ تہذیب و آزادی اور فلسفیانہ تعلیم کی بدولت خود مسیح کو واجبی ہی مانتی ہے، تو فصلی اور نقلی مسیحوں کو کیوں ماننے لگی۔ صاف کہہ دے گی کہ انہیں مالیخولیا ہے۔ گردن میں گہرا پلاسٹر لگا کر پاگل خانے بھجوا دو۔ اور اگر کوئی عمداً کانشس کے خلاف مسیح بنا ہے اور دنیا کو لوٹنا چاہتا ہے، تو پولیس کے حوالے کر دو، تاکہ وہ آوارہ گردی اور بدمعاشی میں چالان کر دے اور عدالت سے سال بھر کی قید اور تین ماہ کی کال کوٹھڑی کرا دے۔ مگر وحشی ممالک سوڈان اور افریقہ و غیرہ میں جھوٹے مہدیوں کی دال بہت جلد گل جاتی ہے، اور ان کے ساتھ ایک جم غفیر ہو کر سلطنتوں کے حق میں خوفناک ہو جاتے ہیں۔ سوڈان کے مہدیوں کی حالت مشاہدہ ہو چکی اور سومالی مہدی کی حالت نصب العین ہے، اور غالباً چند روز اس کا وجود باعث تکلیف ہوگا، مگر انجام وہی ہوگا جو تعاشی اور اس کے چیلے کا ہوا۔

اب رہے ہندی مسیح مرزا جی، وہ گورنمنٹ کے لئے تو بظاہر باعث تکلیف نہیں، کیونکہ کیا پدی کیا شوربا، مگر مذہب اسلام کے لئے خصوصاً اور دیگر مذاہب کے لئے عموماً باعث تکلیف ہیں۔ کیونکہ انہوں نے امام الزمان ہونے کا دعویٰ کیا ہے، جس کے یہ معنی ہیں کہ جو شخص مجھ پر ایمان نہ لاوے، وہ ہر طرح کی دینی اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیوی عقوبت کا مستحق ہے۔اس لئے ان کے وجود سے، جب تک وہ زندہ ہیں،ضرر کے پہنچنے کا احتمال ہے
۔اب بھی وہ درگزر کرنے والے نہیں،مگر خیر یہی ہے کہ خدانے گنجے کو ناخن اور لنگڑے کو پائے رفتار نہیں دیا

نامرادم دارد ایں افزونی خواہش بدہر
آب بر من بستہ آید آرے ز استسقائے من

برٹش گورنمنٹ ایک آزادی پسند گورنمنٹ ہے،لہذا ہندوستان میں چندروز مرزاجی کی چلے چڑھے گی۔اگر آپ افغانستان یا ایران وغیرہ اسلامی ممالک میں ہوتے تو معلوم ہوتا کہ کتنے دنوں مہدویت اور مسیحیت کی گرم بازاری رہتی ہے۔

ممالک یورپ چونکہ آزادی کے کھیت ہیں،اور وہاں کی سرزمین میں آزادی خودرو گیاہ کی طرح اگتی ہے،لہذا مرزاجی اپنی تصویر اور رسالے بھیجتے ہیں اور بعض مقامات پر ایجنٹ بھی مقرر کرتے ہیں۔مگر افغانستان اور وسط ایشیاء میں نہ کوئی مشن جاتا ہے،نہ کوئی ایجنٹ۔جب کہ آپ امام الزمان ہیں تو ساری خدائی میں اپنی امامت کی یکساں منادی کیوں نہیں کرتے۔اس صورت میں گویا خود مقر ہیں کہ میں صرف پنجاب وغیرہ کے مرزائیوں کا امام ہوں۔دعوی تو یہ،اور بزدلانہ کاروائی یہ۔کیا امام الزمان اور رسول کی یہ شان ہے کہ وہ جان کے خوف سے اپنی امامت اور رسالت کی تبلیغ میں ہچر مچر کرے۔

در کفے جام رسالت در کفے سندان حق
ہر ہوسناکے نداند جام و سندان باختن

(شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۱۶ جولائی ۱۹۰۳ء نمبر ۲۷۔جلد ۲۱و۲۳۔ص ۱۔۳)

مرزاجی روح اللہ کہلانے سے شرماتے ہیں

مرزاجی اپنے کو بروزی نبی اور ظلی رسول اور مثیل المسیح اور مسیح موعود وغیرہ تو کہتے ہیں مگر روح اللہ نہیں کہتے جو اہل اسلام کے عقیدے کے موافق حضرت عیسی کا لقب ہے اور خود خدا تعالی نے اپنے کلام پاک میں فرمایا ہے کلمۃ القا ھا الی مریم وروح منه ۔مرزاجی اپنے کو کلمۃ اللہ بھی نہیں کہتے،گویا خود بدبختی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو بلاتے ہیں۔ دیکھئے روح اللہ اور کلمۃ اللہ کیسی اعلیٰ درجے کی صفات ہیں جن سے جناب باری نے سیدنا المسیح کو ممتاز فرمایا ہے مگر مرزا جی کو چونکہ مسیح سے عداوت ہے، لہذا انہوں نے ان دونوں مقدس متبرک خطابوں سے انکار کر کے اپنے کو روح الشیطان اور کلمۃ ابلیس کہلانا پسند فرمایا۔ سچ ہے، جیسی روح ویسے ہی فرشتے، اور جیسا منہ ویسے ہی طمانچے۔

جب روح اللہ اور کلمۃ اللہ کہلانے سے عار ہے، تو آپ مثیل المسیح اور پھر اصیل المسیح یعنی عین ہیں، مسیح موعود کیوں کر ہو سکتے ہیں۔ آپ نے تو اپنی آبرو پر خود پانی پھیر دیا۔

پھر آدھا تیتر آدھا بٹیر بھی ہے۔ کیا معنی کہ آپ روح اللہ اور کلمۃ اللہ تو نہیں ہیں، ہاں مسیحیوں کے عقیدے کے موافق ابن اللہ (لیپا لک) ضرور ہیں۔ یعنی اسلام سے خارج ہو کر عیسائیوں میں ملے ہیں، مگر ذرا عیسائیوں سے تو پوچھو کہ وہ آپ کو کیا سمجھتے ہیں۔ اتنا تو ہم کو معلوم ہے کہ جب کسی مسیحی کے سامنے آپ کا تذکرہ ہوتا ہے تو وہ (پیشاب کی) دھار مارنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ الغرض آپ ادھر تو مسلمانوں کے مردود، ادھر مسیحیوں کے مطرود۔ اور آریوں نے تو جیسا ناک میں دم کیا ہے آپ کا جی ہی خوب جانتا ہے۔ پھر کس برتے پر تتا پانی۔ آپ کی تو حسب قول شوکت اللہ القہار یہ حالت ہے۔

نفرت ہے جو مومن کو تو ہے گھر کو ضد
آغوش میں لے نہ کعبہ نے دیر ہمیں

اڈیٹر (شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۱۶ جولائی ۱۹۰۳ء نمبر ۲۷۔ جلد ۲۱ و ۲۳۔ ص ۳)

قرآن مجید پر عمل

مرزائیوں کے حکیم الامت (نور الدین بھیروی) ۲۴ جون (۱۹۰۳ء) کے الحکم میں فرماتے ہیں:

قرآن شریف کی تلاوت کرو مگر عمل کے لئے، اگر قرآن شریف میں کوئی ایسی آیت پاؤ جو دو بھر معلوم ہو اور ایسا نظر آوے کہ اس پر عمل نہیں ہو سکتا، تو یاد رکھو ایسا خیال سخت خطرناک ہے۔،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکیم صاحب کی یہ چکنی چپڑی باتیں نرا شکاری کا جال یا لا سا ہے اور مرزائیوں کا دلا سا ہے، یا اس میں کچھ صداقت بھی ہے۔ ہم تو یہی دیکھ رہے ہیں کہ مرزائیوں میں قرآن مجید پر عمل کرنا دوبھر کیا معنی محال ہو رہا ہے۔ مرزا جی کے گھر میں علاوہ زرنقد دفینہ وخزینہ کے مستورات کے پاس سونے کے جڑاؤ زیورات موجود ہیں اور جائداد اس کے علاوہ، مگر حج کے نام سے موت آتی ہے۔ اور زکوۃ تو کیوں ادا ہونے لگی۔ کچھ دیں گے بھی تو بھوکوں کو نہیں بلکہ قادیان کے بھوتوں کو جو کماؤ پوتوں سے بڑھ کر ہیں۔ خود حکیم صاحب بھی لکھ پتی ہیں مگر حج کے نام سے لرزہ چڑھتا ہے، اور عذر لنگ یہ کہ راستے میں شیر لگتا ہے، جا بجا قرنطینے ہیں۔ کوئی پوچھے قرنطینہ میں کیا خرابی ہے، اور حج کی ممانعت کس گورنمنٹ نے کب کی۔ یوں کیوں نہیں کہتے کہ جہازوں کے غرق ہو جانے کا خوف ہے، جو پہلے کبھی نہیں ہوا، اب خروج دجال کے وقت ہوا ہے اور من استطاع الیہ سبیلا پر عمل کرتے ہیں۔ خدا تعالی نے حج کے لئے صرف استطاعت کی قید لگائی ہے۔ اس کے سوا نہ کوئی شرط ہے، نہ کوئی قید ہے۔ ہاں بزدلوں نامردوں، خدا اور رسولوں کے چوروں کو ہر وقت خوف ہے۔ اور مرزا جی جس صورت میں مارے خوف کے بجز اجرائے سمن یا وارنٹ کے گھر سے بھی باہر نہیں نکل سکتے، تو حج کو کیا خاک جائیں گے۔

اگر اب کے پھرے جیتے وہ کعبہ کے سفر سے
تو جانیں کہ مرزا پھرے اللہ کے گھر سے

حالانکہ آسمانی باپ الہام کر چکا ہے کہ لیپا لک کو کوئی ہلاک نہ کر سکے گا مگر الہام پر لیپا لک کا ایمان نہیں، وہ خیالی خوف سے کونوں کھدروں میں چھپتا پھرتا ہے۔ دیکھو سچا الہام اور سچی پیش گوئی اسے کہتے ہیں جو ہمارے معزز نامہ نگار نے ضمیمہ میں کی تھی کہ مرزا قادیانی اگر چاہے گا بھی تو حج کو نہ جا سکے گا۔ اور خدا تعالی یہ نعمت اس کو ہرگز عطا نہ کرے گا، نہ یہ نعمت اس کی پھوٹی قسمت میں لکھی ہے۔

باوصف اس کے کہ آنحضرت ﷺ پر رسالت اور نبوت ختم ہو چکی، قرآن شاہد حدیث شاہد، پھر بھی ایک نیا نبی گھڑ لیا۔ کیا اسی کا نام عمل بالقرآن ہے۔ حکیم (نورالدین) صاحب کو ابلہ فریبیوں اور منافقانہ وعظوں سے شرم کرنی چاہیے۔ ایڈیٹر (شحنۂ ہند میرٹھ ضمیمہ ۱۶ جولائی ۱۹۰۳ء نمبر ۲۷۔ جلد ۲۱ و ۲۳۔ ص ۳۔ ۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائیوں کومرزاجی کی ڈانٹ

ایک گزشتہ الحکم میں قادیانی مرزاجی نے مرزائیوں کوڈانٹا ہے کہ اگروہ متحمل نہیں ہیں یاان کے دلوں میں دگرگوں خیالات ہیں،تومجھ سے علیحدہ ہوجائیں،وغیرہ۔

ایسے فاسدالعقیدہ مرزائیوں کا نام بھی شائع ہوتا تو بہتر تھا...معلوم نہیں یہ کب کا واقعہ ہےاورکس قدر مرزائیوں کاعقیدہ ڈانواں ڈول ہوگیا ہے۔دوکا،یاچارکا،دس کا،یابیس کا،سوکا،یاہزارکا،کیونکہ جمع کا لفظ بولا گیاہے۔اگر یہ حال کا واقعہ ہےتو معلوم ہوتا ہے کہ مرزائیوں کی ایک جماعت کثیر فرنٹ ہوگئی ہے۔اس صورت میں دولاکھ کی مزعومہ تعدادکودیمک کا چاٹ جاناضروری ہے۔اوراگر یہ کوئی پرانا خواب ہے،جیسا کہ ایک صاحب جومرزاجی کے کوٹھی کٹھلے اورقادیان کے اسرار سےخوب واقف ہیں،ان کی زبانی معلوم ہوا کہ بعض خواص مرزائیوں کے تیور چندسال قبل کسی بات پر بگڑ گئے تھے،اورانہوں نے مرزائیت کا جبہ قلہ اتارنااور اسلامی چولا پہننا چاہا تھا،اورمرزاجی نے اس پران کومرقومہ ڈانٹ بتائی تھی۔تواب اس کا درج کرانا حماقت اور ناعاقبت اندیشی ہی نہیں بلکہ بدشگونی ہے۔انہیں صاحب سے جب ہم نے پوچھا کہ کیا کوئی ایسا واقعہ قادیان میں ہواہے،توانہوں نے وہی جواب دیا کہ آتھم کی زندگی کے وقت،جب کہ وہ پیش گوئی کی میعادکے بعدزندہ رہااوربعض مرزائی فرنٹ ہوگئے تھے،مرزاجی نے اسپیچ دی تھی وہ حال میں چھاپی گئی ہے۔کیونکہ اب توالحکم ..کو جب کوئی مضمون نہیں ملتا تو مرزاجی کی پرانی کرم خوردہ دقیانوسی تحریریں شائع کردی جاتی ہیں اورآج کل اوربھی مجبوری ہے کیونکہ غریب اڈیٹر الحکم مقدمات کی پیروی میں سرگاڑی اور پاؤں پہیئے بنا پھرتا ہے۔اور.. نئے ہفتہ واراخبارکا پوراکرناضروری ہے۔پس رومیں جوآئے رواہے۔اور یہ تحریرضرور بےاطلاع حضرت اقدس (مرزاقادیانی)شائع ہوئی ہے،ورنہ کبھی شائع نہ ہونے دیتے۔... یہ تحریراڈیٹرالحکم کی غیبت میں چھپی ہےاور الحکم کے کاپی نویس مکھی پرمکھی چپکانے والےایک پیرجی ہیں،جو..منارہ کےکلس اورکھڑے الف میں تمیزنہیں کرسکتے۔ادھراودھرسے جوکچھ مل گیا،دھرگھسیٹا۔اڈیٹرالحکم خوش آمددرآمدکرکے مرزاجی کے ملفوظات اورحکیم الامت کی قرابادین سے لستم پشتم کچھ اخذکرلیاکرتا ہےاورجب وہ قادیان سے غیرحاضر ہوتا ہےتو کاپی نویس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی کو سب کچھ کرنا پڑتا ہے۔

تیل باتر بوزا اگرچہ گندہ مگرایجاد بندہ

اوراب تو حکیم صاحب کی بھی چار آنکھیں ہوگئی ہیں۔کیا معنی کہ ان کو اپنے چہیتے لیپا لک کے اخبار البدر کی پیوندکاری اور مرمت سے فرصت نہیں ملتی۔وہ برسات کے دنوں میں پہلے اپنی چھان پر پھوس رکھ لیں، تو دوسروں کا چھپر چھائیں۔اور یہ ملکہ کسی میں ہے ہی نہیں کہ قلم اٹھایا اور دریا بہا دیا۔مجدد السنہ مشرقیہ (احمد حسن شوکت) سے بیعت کریں تو کسی قابل ہو جائیں۔مجدد کا فیض تو عام ہے،اس کو کسی سے بخل نہیں۔اسکے شاگرد تو علاوہ اہل اسلام کے آریا بھی ہیں، سناتن دھرمی بھی ہیں،عیسائی بھی ہیں۔پس فن شاعری اور انشاپردازی میں اس کو مرزائیوں سے کیوں بخل ہونے لگا۔مرزا جی میں بڑی بھاری کمی یہی ہے کہ انہوں نے شاعری اور انشاپردازی میں مجدد سے بیعت تجدید نہیں کی، ورنہ کیا طاقت تھی کہ ان کے کلام پر عرب وعجم میں کوئی نکتہ چینی کر سکتا۔اوراب بھی کچھ نہیں بگڑا۔مرزا جی بیعت کر کے تجدید فن کا کرشمہ دیکھ لیں

در فیض است بنشیب از کشایش نا امید اینجا
برنگ دانہ ہر قفل مے روید کلید ایں جا

(شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۱۶ جولائی ۱۹۰۳ء نمبر ۲۷۔جلد ۲۱ و ۲۳۔ص ۵۔۶)

نبیوں کی قسمیں

قادیانی مرزا جی نے جہاں دوسرے بے سرو پا رسالے تصنیف کیے، وہاں انبیاء کی قسمیں بھی تصنیف کر دیں۔یعنی بروزی اور ظلی،جلالی اور جمالی، ناقص اور کامل۔اور عیسی بھی دو تصنیف کیے۔ایک اصیل دوسرا مثیل۔قرآن وحدیث میں اس تقسیم کا کہیں پتا نہ تھا۔پھر اپنے کو جری اللہ فی حلل الانبیاء بھی بتاتے ہیں،یعنی آپ تمام انبیاء کے لباس میں ہیں،اور جو صفتیں اور خواص تمام انبیاء میں تھے، وہ سب ذات شریف مجموعہ ربیع وخریف عنیف وکثیف میں موجود ہیں۔گویا آپ اضداد ونقائض کے مورد ومحل ہیں۔کیا معنی کہ آپ عینی نبی بھی ہیں،اور ظلی اور بروزی بھی۔جلالی بھی ہیں اور جمالی بھی۔ناقص بھی ہیں اور کامل بھی،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ ظل اور بروز عین کی، جلالی جمالی کی، اور ناقص کامل کی ضد ہے۔ اور جس صورت میں آپ نے نبوت کو متواطی نہیں بلکہ منقسم اور مشکک قرار دیا ہے اور اپنے کو فی حلة الا نبیاء بتایا ہے، تو تمام مذکورہ بالا صفات کا آپ کے وجود بے بہبود، نامسعود میں جمع ہونا لازمی ہے۔ پھر آپ کو یہ بھی بتانا پڑے گا کہ فلاں نبی بروزی اور ظلی تھا، اور فلاں جلالی اور جمالی، اور فلاں ناقص اور کامل۔ یعنی جتنے انبیاء گذرے ہیں سب میری طرح مجموعہ اضداد تھے۔

آپ فرماتے ہیں کہ آیت و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین میں کامل انبیاء کا خاتمہ ہوا ہے، نہ کہ ناقص انبیاء کا۔ پس میں ناقص نبی ہوں، کامل نبی نہیں۔

لیکن یہ محض ابلہ فریبی اور اپنے حمقاء کو جھانسہ دینا ہے۔ بظاہر تو قرآن کی بات بنانے کو یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ میں ناقص ہوں، اور دل میں اپنے کو تمام انبیاء سے کامل اور اکمل سمجھا جاتا اور مرزائیوں کو یقین دلایا جاتا ہے۔ ورنہ غیر ممکن تھا کہ سیدنا المسیح کو دشنام سے یاد کیا جاتا۔ حضرت مسیح اولوالعزم انبیاء سے ہیں، اور جب بزعم مرزا قادیانی معاذ اللہ ایک اولوالعزم نبی ناقص ہے، تو سارے انبیاء ناقص ہیں۔ اگر مرزا قادیانی کو کوئی کہہ دے یا لکھ دے کہ تو ناقص اور نکما ہے، تو وہ قائل کی سات پشت کو بھی نکما اور ناقص بتا کر نہ چھوڑے۔ پس یہ وہی بات ہے کہ: کھانے کے دانت اور، دکھانے کے دانت اور۔

کامل انسان صرف انبیاء ہیں۔ ان کے سوا تمام انسان ناقص ہیں، تو مرزا جی کی طبع زاد منطق کے موافق ہر انسان کو ناقص نبی کہہ سکتے ہیں۔ پس آپ کی کیا خصوصیت رہی۔ انبیاء جو انسان کامل کے لقب سے ملقب ہیں، تو اس کے یہ معنی ہیں کہ ان میں تمام انسانی صفات کاملہ موجود ہیں۔ پس وہ ہرگز ناقص نہیں ہو سکتے، ورنہ زید عمر بکر وغیرہ لاکھوں کروڑوں انسان بھی ناقص کہلائیں گے و اذ لیس فلیس

اب مرزائیوں کو شرم کرنی چاہیے کہ وہ کامل اور اکمل نبی کو چھوڑ کر ناقص نبی کی امت بنے ہیں۔ جب کہ مرزا قادیانی خود کہتا ہے کہ میں ناقص نبی ہوں، تو تمہارا بھی فرض ہے کہ اسکو دل و جان سے ناقص نبی سمجھو اور اس کی ناقص نبوت پر ایمان لاؤ۔ مرزا غلام احمد قادیانی خود اپنے قول سے جھوٹا ہے کیونکہ اپنے کو فی حلة الا نبیاء کہتا ہے۔ ظاہر ہے کہ انبیاء کرام تو ناقص نہیں ہیں، مرزا قادیانی ہی ناقص ہے۔ اور ناقص کاملوں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حلّو ں میں نہیں آ سکتا۔پس غیر ممکن ہے کہ مرزا قادیانی نبی ہو،اور انبیاء کرام کے حلّو ں میں آیا ہو۔ہاں جھوٹے نبیوں اور کاذب مہدیوں اور دجالوں کی روحوں نے ضرور اس کے جسم میں حلول کیا ہے،اور وہ جو کچھ کہتا ہے اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ پلید روحیں کہہ رہی ہیں

در پس آئینہ طوطی صفتش داشتہ اند
آنچہ دجال درا گفت ہماں میگوید

اڈیٹر۔(شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۱۶ جولائی ۱۹۰۳ء نمبر ۲۷۔جلد ۲۱ و ۲۳۔ص ۶۔۸)

تین زبانیں

قادیانی مرزاجی کے حکیم الامت (مولوی نورالدین) صاحب ارشاد فرماتے ہیں کہ: انسان کو تین زبانیں سیکھنی لازم ہیں۔اول دین کی زبان،ملک کے شرفاء کی زبان،اور حاکم وقت کی زبان۔

معلوم نہیں یہ تقسیم از روئے الہام ہے یا از قسم اوہام۔دین کی زبان سے غالبًا مرزائی دین کی زبان مراد ہے،جس کو دین اسلام سے کوئی واسطہ نہیں۔کیونکہ نیا نبی اور بجائے دارالامن مکہ کے نیا دارالامان،اور مسجد الحرام کے نئی مسجد،اور بجائے بیت اللہ کے منارہ۔

پھر قرآن شریف میں تو یہ ارشاد ہے کہ ما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه مرزاجی اپنے کو چینی مغل بتاتے ہیں اور پھر رسول،تو ان کی قومی اور دینی زبان چینی ہونی چاہیے۔عربی میں الہام کیوں ہوتا ہے۔اور کثرت سے فارسی اور اردو میں بھی ہوتا ہے۔مگر اس کو الہام نہیں کہا جاتا،صرف زبان عرب میں چند بے معنی الفاظ کے کبھی کبھی حادث ہو جانے کا نام الہام ہے۔

اور جب کہ بروزی احمد ہیں،تو جو صفت صاحب و ما ینطق عن الھوی کی تھی،آپ کی صفت کیوں نہیں۔یعنی آپ اپنے فارسی اور اردو کلام کو کیوں وحی اور الہام نہیں کہتے۔

اب رہی شرفاء کی زبان۔زبان تو ہر قوم کی ایک ہی ہوتی ہے،صرف غلط اور صحیح تکلم کا فرق ہوتا ہے۔

اب رہی حاکم کی زبان۔یہ فقرہ محض خوش آمدی ہے،ورنہ حاکم کی زبان کا سیکھنا مذہب اسلام میں فر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ض (لازم) نہیں لیکن آپ کو اسلام سے کیا غرض۔اڈیٹر۔(شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۱۶ جولائی ۱۹۰۳ء۔ص ۸)

مرزا جی کا آسمانی نشان

قاضی اشفاق حسین صاحب وکیل درجہ اول ریاست پٹیالہ ساکن سرساوہ نے مرزا صاحب قادیانی کو لکھا کہ میری والدہ بعارضہ فالج بیمار ہیں، اگر آپ کی دعا سے صحت یاب ہو جاویں، تو میں تمام عمر آپ کی خدمت میں صرف کرونگا، اور اکثر خلق خدا کو ہدایت نصیب ہو گی۔ مگر بصورت دیگر مجھے آپ سخت سے سخت مخالفوں میں شمار کریں۔

اس کا جواب مرزا قادیانی کے حواری کی قلم سے جو کچھ تحریر ہوا، ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

قولہ: قادیان۔ یکم مئی۔

اقول: مرزا قادیانی اور مرزا کے حواری خود تصدیق کر رہے ہیں کہ ہم کو اسلام سے کوئی تعلق نہیں ورنہ بسم اللہ اور اسلامی تاریخ اور مہینہ لکھا جاتا۔

قولہ: معجزات کا اقتراح (یعنی سوال) کبھی کسی مامور سے سعید الفطرتوں اور صدیقوں نے نہیں کیا۔

اقول: نہ معلوم یہ مسئلہ کس لال کتاب کا ہے۔ قرآن حدیث تو اس امر کے ثبوت میں مملو ہیں کہ انبیاء کرام اور اولیاء عظام نے معجزات اور کرامات دکھلائے، بلکہ خود انبیاء کرام نے بھی نشان دیکھنے کے لئے اللہ تعالی سے سوال کئے۔ دیکھو قصہ ابراہیمؑ۔ و اذ قال ابراھیم رب ارنی کیف تحی الموتی ۔ اور قصہ عزیرؑ، و ذکریاؑ، و موسیؑ، و قصہ من وسلوی، و قصہ سوال نزول مائدہ جو قرآن میں بالتشریح موجود ہیں۔ کیا معاذ اللہ نقل کفر کفر نہ باشد یہ انبیا و صلحاء و حوارین سعید الفطرت و صدیق نہ تھے؟

قولہ: خدا تعالی صدیقوں کو خود ہزاروں نشان، ایمان کے بعد دکھلا دیتا ہے۔

اقول: اگر نشان کا دکھانا ایمان سے مشروط ہے، تو عرصہ تیس سال سے یہ دعوی کیسا ہے کہ اگر مخالفین نشان آسمانی دیکھنا چاہیں تو قادیان آ کر دیکھیں۔ دروغ گورا حافظہ نباشد

قولہ: نشان مانگنے والے ہمیشہ شقی اور بے نصیب رہے اور راست بازوں کے منہ سے خطرناک القاب سنے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقول: یہ اعتراض آپ کا پہلے حضرت ابراہیمؑ وحضرت موسیٰؑ وحضرت عزیرؑ پر ہوا۔ سچ ہے

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میل او در طعنہ پاکان برد

دوسرے یہ کلام آپ کا دروغ بے فروغ ہے۔ قصہ نزول مائدہ ان کی شہادت دے رہا ہے اور احادیث نبوی میں ایسے کئی قصے ہیں۔ بیہقی میں قصہ سوسمار موجود ہے کہ ایک اعرابی نے لات وعزی کی قسم کھا کر کہا تھا کہ جب تک آپ اس بریان سوسمار کو زندہ نہ کردیں اور یہ ایمان نہ لاوے، میں ایمان نہ لاؤنگا۔ پس آنحضرت ﷺ نے سوسمار کو پکارا، اوس نے کہا لبيك و سعديك اور ایمان لایا۔ اعرابی یہ معجزہ دیکھ کر فوراً ایمان لایا۔ شفائے قاضی عیاض میں حضرت عمرؓ سے بھی اس کو روایت کیا ہے۔ اور روایت دارمی میں ہے کہ ایک اعرابی نے کہا کہ جب تک فلاں درخت ایمان نہ لاوے گا، میں ایمان نہ لاؤنگا۔ چنانچہ وہ درخت آپ کے ارشاد سے آیا، اور ایمان لایا، اور اعرابی بھی یہ معجزہ دیکھ کر ایمان لایا۔

ایسی ہزاروں مثالیں سیرت نبوی میں موجود ہیں۔ اور قصہ قوم حضرت یونسؑ بالتشریح قرآن شریف میں مذکور ہے۔ اور حضرت عیسی علیہ السلام کا معجزہ دیکھ کر بادشاہ کا معہ اپنے ارکان کے ایمان لانا۔ یہ سب بعد مانگنے اور دیکھنے نشان کے سعید الفطرت ہوئے یا نہیں لعنة الله على الكا ذبين ۔

اگر آپ کے پاس کچھ ہوتا، تو سائل پر اتمام حجت کرتے۔ آپ کے دعوی تو محض فریب اور جھوٹ ہیں۔ مامور پر یہ تکلیف نہیں کہ مخالفین یا نشان مانگنے والوں کی آئندہ سعادت وشقاوت پر کاربند ہو۔ یہ تو علم غیب خدا تعالی ہی کو ہے۔ مامور پر یہ فرض ہے کہ وہ علم جو اس کو دیا گیا ہے، پہنچا دے اور وہ نشانات جو اتمام حجت کے لئے اس کو مرحمت ہوئے ہیں، دکھلا کو مخالفین کو عاجز کر دے۔ تا کہ حجت اللہ تمام ہو۔

اور خطرناک القاب قرآن شریف میں تو معلوم نہیں ہوتے شاید قادیانی قرآن میں نازل ہوئے ہوں گے۔

قولہ: حضرت مسیح موعود (مرزا) کی تائید میں خدا تعالی نے سینکڑوں نشان دکھلائے۔ کتابوں میں موجود ہیں۔ لاانتہی مخلوق گواہ ہے۔

اقول: وہ ہزاروں سینکڑوں نشانات کیا بیت الفکر قادیان کے اندر دکھائے گئے۔ کیا یہ وہی نشانات پیش گوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت آتھم، وتزویج مسمات محمدی بیگم، وپیدائش فرزندار جمند ہیں، جن کا فوٹو ہم نے اپنے رسالہ مظہر نعت کے اخیر میں اچھی طرح کھینچ دیا ہے، اور جن کے جھوٹ ہونے کی کل مخلوق خدا گواہ ہے۔ مگر سچ ہے: بے حیا باش و ہر چہ خواہی کن۔ اور اپنی کتابوں میں لکھ کر خوش ہونا اس شعر کا مصداق ہے

ثنائے خود بخود گفتی نمی زیبد ترا صائب
چو زن پستان خود مالد حظوظ نفس کے یابد

ایک تو نشان دکھلایا ہوتا کہ آپ: کارمرداں روشنی گرمی است، کے مصداق ہوتے، اور: کاردوناں حیلہ و بے شرمی است، کے نہ ہوتے۔

قولہ: آپ ان کی طرف استخفاف کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور نیا سوال کرتے ہیں۔ یہ امر خدا تعالی کی سنت کے خلاف ہے۔

اقول: جھوٹوں کو ہمیشہ استخفاف کی نظر سے دیکھا جاتا ہے، آپ تعجب کیوں کرتے ہیں؟ جس امر کا وجود کتاب و سنت سے ثابت ہو گیا وہ سوال نیا اور سنت اللہ کے خلاف ہے؟ برعکس نہند نام زنگی کافور

قولہ:۔ ہم دونوں گواہ موجود ہیں جو بے شمار نشان دیکھ چکے ہیں۔ ایک سلیم الفطرۃ کا دل کس طرح گوارا کرتا ہے کہ ہماری تکذیب کرے۔ (الحکم قادیان۔ یکم مئی ۱۹۰۲ء)

اقول: مرزائیوں کا گواہ ہونا خواجہ کا گواہ ڈڈو کی مثل ہے۔ کوئی سلیم الفطرت آپ جیسے کاذبین کی ہرگز ہرگز تصدیق نہ کرے گا۔ ہاں وہ شخص جس کے دل پر غلبہ شیطانی ہو جائے۔ و السلام علی من اتبع الھدی

راقم محمد عبدالحق سرہندی۔ ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۲۱ھ (شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۲۴ جولائی و یکم اگست ۱۹۰۳ء۔ ص ۱۔۲)

تحریف اور مجاز

چونکہ مرزا جی اور ان کے حواری نہ صرف معجزات انبیاء بلکہ معجزات الٰہی کے بھی منکر ہیں، لہذا اہل نیچر کے مقلد بن کر تاویلات کرتے ہیں۔ یا یوں کہو کہ قرآن مجید میں تحریفات معنویہ کے مرتکب ہوتے ہیں اور کیوں نہ ہوں کلام الٰہی میں پیش گوئی وارد ہو چکی ہے کہ یحر فو ن الکلم عن موا ضعه۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیت قرآنی کو نوا قردۃ خا سئین میں تاویل کرنے پر کسی مسلمان نے اعتراض کیا تھا کہ قرآن میں مجاز ممکن نہیں۔ اگر حکایات میں ہوگا تو سب قرآنی احکامات مجاز ہوں گے اور اس سے کلام الٰہی میں کذب ثابت ہوتا ہے۔،

اعتراض معقول تھا اس پر حکیم الامۃ المرزائیہ (مولوی نورالدین) فرماتے ہیں کہ کلام مجید میں مجاز عقلی (ممکن ہے؟)..پس اس آیت میں بھی مجاز عقلی ہے۔افسوس ہے کہ حکیم الامت حقیقت اور مجاز اور تشبیہ و استعارات میں فرق نہیں کر سکتے۔حکیم صاحب فرماتے ہیں کہ اس کی مثال ایسی ہے جیسی

الله نورالسما وا ت و ا لا ر ض مثل نوره کمشکوة فیها مصبا ح.. الآ یه

ہم کہتے ہیں انا لله و انا الیه راجعو ن۔اس آیت میں مشبہ،مشبہ بہ موجود ہیں۔اداۃ تشبیہ (کاف) موجود ہے۔کو نو ا قردۃ خا سئین میں مشبہ اور مشبہ بہ اور اداۃ تشبیہ کہاں ہے۔براہ عنایت بتائیے۔

آیت میں کا ن بمعنی صا را ہے،جو ماہیت کے استحالے اور تبدل کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔ یعنی مسخ ماہیت ہو کر بن جاؤ کمینے بندر یا بندریاں۔تشبیہ اور استعارہ کہاں ہے۔..

پھر یہ مثل دیگر احکامات الٰہی کے ایک حکم ہے،اور احکامات ہرگز مجازات نہیں ہو سکتے،ورنہ تعمیل غیر ممکن ہوگی،اور یہ خرابی لازم آئے گی کہ خدا تعالیٰ کہتا کچھ اور ہے اور عمل کچھ کراتا ہے۔

پھر یہ کسی نبی کا معجزہ نہیں جس سے آپ کو اسلئے ضد اور رقابت ہے کہ آپ کا بروزی متنبّی معجزات دکھانے سے قاصر ہے۔یہ تو خدائی معجزہ ہے۔

اب معلوم ہوا کہ آپ اور آپ کے امام الزمان معجزات قدرت کے بھی منکر ہیں۔آپ تاویل کرتے ہیں کہ مراد عادات کا بگڑ جانا اور منکروں کے دلوں کا مسخ ہو جانا،اور ان میں بندروں کے خواص کا پیدا ہو جانا ہے۔مگر یہ خواص تو ان میں پہلے بھی موجود تھے،نافرمانی کی کیا سزا ملی۔اور جناب باری کا عتاب کیونکر مترتب ہوا۔البدر یا الحکم میں جواب دیجئے۔مگر جلد۔اڈیٹر (شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۲۴ جولائی و یکم اگست ۱۹۰۳ء۔ص ۲۔۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی کے مختلف چندے

تواریخ موجود ہے کہ کسی نبی اور ریفارمر نے اپنی نبوت کی اشاعت کیلئے آئے دن کے چندوں کا ٹیکس لگا کر دنیا کو نہیں لوٹا، نہ کبھی اپنی دھوم دھام اور شہرت چاہی۔ صداقت ہرگز شہرت کے وسائل نہیں چاہتی وہ خود بخود آفتاب کی طرح دنیا میں پھیلتی اور اپنی برقی اور مقناطیسی قوت سے قلوب کو کھینچ لیتی ہے۔ انبیاء کی نبوت کا خود بخود اقطار عالم میں پھیل جانا منجملہ معجزات کے ایک معجزہ ہوتا ہے۔ مرزا جی حد درجے زور لگا رہے ہیں اور اپنی تصویریں بیچ کر بروزی نبوت کی تبلیغ کر رہے ہیں، مگر بے سود۔

کیا کسی نبی نے دنیا میں اس طرح شرک پھیلا کر اپنا فرض ادا کیا ہے، اور ایسے ناجائز وسائل سے کامیابی چاہی ہے۔ تمام انبیاء صرف تصویر پرستی اور بت پرستی ہی کی بیخ کنی اور توحید کے پھیلانے کو دنیا میں آئے، کیونکہ اسلام کے معنی ایک وحدہ لاشریک مالک الملکوت کے آگے گردن جھکانا ہے اور بس۔ اور ظاہر ہے کہ تصویر کی عظمت اس کی مخالف ہے۔ اسلام کا صرف یہ مقصد ہے کہ بجز واحد مطلق اور واجب برحق کے کسی کی ذرہ بھر وقعت بھی دل میں نہ ہو۔

اب ملاحظہ فرمایئے کہ مرزا جی کی تصویر کو تمام میرزائی آنکھوں سے لگاتے ہیں، چومتے ہیں، عزت و حرمت کے ساتھ گھروں میں رکھتے ہیں۔ اکثر مرزائی اور مرزائنیں تصویر کے درشن سے پراپت ہو کر باغ باغ ہوتیں اور دل کی مرادیں پاتی ہیں اور کہتی ہیں کہ ہمارے ایسے پرابت کہاں کہ مہاراج ادھراج طاؤس دیوتا کے درۃ التاج، بروزی معبد کے سراج وہاج، آج کل کے کال کے رواج میں خالص اناج پھٹکنے کے چھاج، ہنسی مذاق، ظلی معدن کے پکھراج، آکل الجند بیدتر والسقنقو روالدراج، رازمکر کے چھپانے میں فریبیوں کی لاج، شکست خوردہ آریا سماج، مرزا جی مہاراج کی مورتی کے چرنوں میں براجیں۔

مرزا جی کہتے ہیں کہ میں اپنی تصویر کی اشاعت اسلیئے نہیں کرتا کہ لوگ اس کی پرستش کریں۔،

بھلا صاحب اور کس لئے کرتے ہیں۔ مثل ہنود پرستش نہ سہی، آخر عظمت تو ہے۔۔ اگر کوئی شخص اس نیت سے سود لے کہ اس سے غریبوں اور محتاجوں کی مدد کروں گا، تو کیا مذہب اسلام میں سود لینا جائز ہو جائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گا۔ ہاں آپ کو اسلام سے کیا غرض۔ نیا نبی، نیا مذہب، مختلف چندوں نے مرزائیوں کی چندیا کا پلاستر بگاڑ دیا ،۔ مہمانوں کی تواضع اور مدارات کا چندہ، اشاعت کتب واشتہارات کا چندہ، اخبارات کا چندہ، مقدمات کا چندہ، تعلیمات کا چندہ۔ چندہ ہی چندہ ہے۔ چندا کمہار کی گدھی کی طرح ایک ایک مرزائی چندوں کے پالان میں ایسا دیا ہوا ہے کہ ٹس سے مس نہیں ہوسکتا، اور بوجھ اٹھاتے اٹھاتے جب بہت سے مرزائیوں کی کمریں لگ گئیں، پٹھوں اور کمروں میں زخم کیسے، گڑھے پڑ گئے، تو پالان پھینک، کان کھڑے کر، دم اٹھا، یہ جا اور وہ جا۔ وجہ یہ کہ الحکم میں جرنیلی آرڈر شائع ہوتا ہے کہ جو صاحب ہفتے کے درمیان میں فلاں چندہ نہ بھیجیں گے ان کا نام مرزائی دفتر سے خارج ہوگا۔ اگر کوئی مرزائی سخت جان بن کر چندے کے گھاؤ جھیل گیا، تو اس کی سفارش کے لئے بھائی رضوان علیہ السلام کے نام سارٹی فیکیٹ لکھ دیا کہ میں مرد مسلمان بود۔ بس کھٹ سے جنت میں داخل اور جو مرزائی چندے کی بھاری پچر نکلوا بھاگا، اس کے کیفر کردار کیلئے مالک (دوزخ کا داروغہ) کے نام وارنٹ بھیج دیا کہ گھڑی کی چوتھائی میں اس کو جہنم کے طبقہ اسفل میں دھکیل دو۔

اصل یہ ہے کہ بروزی نبی کے یہاں تو چندے کے بغیر کام چل ہی نہیں سکتا۔ چندہ کے لئے تھیلیوں کا منہ کھولنے پر نجات اور بٹوے میں چنٹیں پڑ جانے پر دوزخ کی عقوبات اور نادہندگی کی مکافات۔ اڈیٹر

(شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۲۴ جولائی وکیم اگست ۱۹۰۳ء نمبر ۲۸۔۲۹۔ جلد ۲۱ و ۲۳۔ ص ۳۔۴)

معجزات کا انکار

قادیانی مرزا جی، حضرت عیسی کے معجزہ احیاء موتی کا انکار کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ مراد روحانی احیاء موتی ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ یہ سب معجزوں سے بڑھ کر ہے کیونکہ روح جس کو کبھی موت نہیں جب وہ بھی مر کر زندہ ہوسکتی ہے تو جسد مردہ کیوں زندہ نہ ہو۔

دوم، جب ایک معجزے کا انکار ہے، تو انبیاء کے تمام معجزات کا بدرجہ اولی انکار ہے۔ خصوصاً حضرت ابراہیم کے اس واقعہ کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قــال فـخذ ار بعة من الطير فصر هن اليك ثم اجعل على كل جبل منهن جز ء ثم ادعهن یاتینك سعیاً

دیکھیں مرزاجی یہاں کیا تاویل کرتے ہیں اور اگر اس کو مانتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ دیگر انبیاء کے معجزات تو مانے جائیں اور عیسی مسیح کا معجزہ نہ مانا جائے۔

جی ہاں وجہ یہ ہے کہ میں موعود یعنی اسکا رقیب ہوں اسلئے عیسی مسیح کی کوئی بات ٹھنڈے کلیجے نہیں مان سکتا۔

پھر انبیاء کرام کے معجزات سے تو انکار، مگر اپنے معجزات پیش گوئیوں وغیرہ کا اقرار۔ بلکہ کتابوں اور رسالوں میں مکرر، سہ کرر، تکرار اور ان پر اصرار، حالانکہ ساری پیشین گوئیاں کسی پاگل کا خبط اور کسی مجذوب کی بڑ نکلیں، اور ایک تیر بھی نشانے پر نہ لگا۔ (شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۲۴ جولائی و یکم اگست ۱۹۰۳ء نمبر ۲۸۔۲۹۔ جلد ۲۱ و ۲۳۔ ص ۴۔۵)

فسخ بیعت

مولانا شوکت۔ بعد ہدیہ سلام سنت خیر الانام، عرض ہے کہ فدوی الٰہی بخش بزاز ولد حاجی رحیم بخش ساکن جسونت نگر ضلع اٹاوہ، وکریم بخش ساکن اوٹاوہ عرصہ سے مرزا صاحب (قادیانی) کے سلسلہ بیعت میں داخل تھے۔ اب بسبب پیدا ہو جانے شکوک کے بیعت مذکورہ بالا فسخ کر دی اور اس سے (مرزا قادیانی سے) بیزار ہو گئے۔ لہذا عرض ہے کہ براہ بندہ نوازی ضمیمہ شحنہ ہند میں چھاپ دیجئے۔ ہم لوگ ممنون منت ہوں، اور دوسرے لوگ بچیں گے۔ واجب تھا، عرض کیا۔

فدوی الٰہی بخش بزاز ولد حاجی رحیم بخش ساکن جسونت نگر و کریم بخش ساکن اوٹاوہ

اڈیٹر۔ جزا کم الله و هدا کم الله الی یو م الدین۔

ممکن ہے کہ انسان کسی غلطی میں پڑ جائے اور ایمان کا اقتضاء ہے کہ غلطی کے واقع ہو جانے پر بے تامل راہ راست پر آ جائے، اور غلطی کا اعتراف کرے۔ کیونکہ آدمی کا شیطان آدمی ہوتا ہے۔ تھوڑی سی سمجھ والا بھی سمجھ جائے گا کہ جو شخص بعد ختم نبوۃ اپنے کو نبی بتاتا ہے، اور پھر بعض انبیاء کو گالیاں دیتا ہے، نبی اور رسول کیا معنی وہ تو مسلمان بھی نہیں۔ پھر اس کی بیعت کیسی۔ پھر زیادہ تر تعجب یہ ہے کہ باوصف مخالفت قرآن وحدیث کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے کو مسلمان بتاتا ہے۔ دنیا میں آج کل آزادی کا رواج ہے۔ بہت سے نئے مذاہب پیدا ہو رہے ہیں۔ اگر مرزا جی بھی سب مذاہب سے جدا نیا مذہب گھڑ لیتے تو کون مزاحم ہو سکتا تھا۔ مگر بدبختی کہاں جائے، جب گیدڑ کی شامت آتی ہے تو شہر کی جانب بھاگتا ہے۔ آپ نے باوصف دعوی مسلمانی اسلام ہی کے اصول کو توڑا اور اسلام ہی کے خلاف نبی بن گئے۔ انجام یہ ہوا کہ اسلام ہی نے آپ کو ہر طرف سے مردود کر دیا۔

شیاطین زادوں کے اغواء سے جو بعض سیدھے سادھے بے لکھے پڑھے مسلمان راہ راست سے ڈگمگا جاتے ہیں، تو رجال الغیب کی مدد اور باذنہ وتوفیق الٰہی سے پھر راہ راست پر آ جاتے ہیں، اور شیاطین الانس اور تمام شیطان زادوں کا نتیجہ میں منہ کالا ہو جاتا ہے۔ مگر اس ایمان داری کو دیکھئے کہ مرزائی پرچوں میں بیعت کرنے والوں کے نام تو شائع ہوتے ہیں، اور سینکڑوں آدمی جو بیعت پر لعنت بھیج کر از سرنو اسلام میں داخل ہوتے ہیں ان کا ذکر نہیں کیا جاتا۔ وجہ یہ ہے کہ جڑ سے ناک کٹتی ہے۔ پھر طرہ یہ ہے کہ جب مریدوں کی تعداد بتائی جاتی ہے، تو بیعت فسخ کرنے والے مستثنیٰ نہیں ہوتے بلکہ بدستور قائم رہتے ہیں اور رجسٹر سے بھی ان کا نام خارج نہیں کیا جاتا۔ اور کیسا ہی گھاٹا ہو، مگر بارہا ہی بتایا جاتا ہے۔ اور کاغذی ناؤ ہمیشہ جھوٹ ہی کے طوفان میں چلتی رہتی ہے، مگر کب تک۔ صداقت اور راست بازی ایسی شئے ہے کہ انسان کو اپنا گرویدہ کر لیتی ہے اور ہرگز اپنے قبضے سے نہیں نکلنے دیتی۔

پس جو لوگ کسی دھوکے میں آ کر بیعت کرتے ہیں وہ بوجہ نا تجربہ کاری اور سادہ لوحی یا جہالت کے آپ کو حق پر سمجھ کر پیر یا نبی یا امام الزمان مانتے ہیں، مگر چونکہ واقع میں آپ ایک دنیا پرست مکار ہیں، لہذا چند روز میں لفافہ کھل جاتا ہے، اور مطلب سعدی پڑھ کر سب ففروا ہو جاتے ہیں۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ آپ کے ہاتھ میں ہاتھ دیں آپ کو اپنا پیشوا سمجھیں اور چند روز میں انگوٹھا دکھا کر رخصت ہو جائیں اور پھر آپ کے نام کا کتا بھی نہ پالیں۔ یہ ایک ایسی بدیہی بات ہے جس سے ہر شخص پر آپ کی مکاری تھوڑے سے تامل کے بعد کھل سکتی ہے۔ جو شخص کسی سے بیعت کرتا ہے وہ خدا اور رسول کو بیچ میں ڈال کر ایک قسم کا معاہدہ کرتا ہے جس کا توڑنا امر اہم جانتا ہے۔ لیکن کوئی بات تو مکار مرشد میں ایسی دیکھتا ہے جو معاہدہ فسخ کرنے پر مجبور کر دیتی ہے، حالانکہ اس نے بیعت اس واسطے نہ کی تھی کہ مجھے ایک روز اس کو توڑنا پڑے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات کرنے میں رقیبوں سے ابھی ٹوٹ گیا
دل بھی شائد اسی بدعہد کا پیمان ہوگا

(شحنۂ ہند میرٹھ ضمیمہ ۲۴ جولائی وکیم اگست ۱۹۰۳ء نمبر ۲۸۔ ۲۹۔ جلد ۲۱ و ۲۳۔ ص ۵۔ ۶)

مرزائیوں کے مکائد

کچھ عرصہ ہوا کہ شاہ جہان پور میں خدا جانے کہاں کا خدائی خوار ایک پنجابی مرزائی آ نکلا جس کا بیان تھا کہ میں صرف مرزا صاحب قادیانی کے مذہب کی اشاعت کے لئے سیر وسیاحت کرتا ہوں۔ پھر کیا تھا، یہاں کے مرزائیوں نے اسے ہاتھوں ہاتھ لیا۔ بڑی آؤ بھگت کی اور مرزائیوں کے گروگھنٹال نے، جن کی بدولت اس شہر میں یہ مذہب جدید جاری ہوا ہے، اپنے مکان پر مہمان کیا۔ اور خاطر تواضع کچھ نہ پوچھئے۔

اس سے قبل اہل حدیث کو یہاں کے بعض مرزائی یہ دھوکہ دیتے تھے کہ اب عرصہ سے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی، مرزا قادیانی کی حقانیت کے قائل ہوگئے ہیں اور مرزا قادیانی کو مسیح موعود تسلیم کرنے لگے ہیں، اور عنقریب وہ کھلم کھلا بھی اقرار کریں گے۔ اسی وجہ سے اب انہوں نے بہت عرصہ سے مرزا قادیانی کے خلاف کچھ نہیں لکھا، اور کوئی اشتہار ور سالہ وغیرہ اون کی تردید میں شائع نہیں کیا۔ اوران کے اس بیان کی تصدیق بڑے زور شور سے اس نو وارد مرزائی نے بھی کی، اور کہا کہ اگر یقین نہ ہو تو ابھی خط بھیج کر دریافت کرلو کہ وہ اب ہرگز مرزا صاحب قادیانی کیخلاف نہیں ہیں۔ اس پر میرے ایک مہربان نے جن سے مولوی (محمد حسین بٹالوی) صاحب موصوف سے خط وکتابت تھی اس بارہ میں استفسار کیا۔ مولوی صاحب موصوف کا جواب بلفظہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

راقم ابوالسخا محمد رفعت اللہ شاہ جہان پور

(اڈیٹر: ہم سے بھی بعض مرزائیوں نے کہا کہ مولوی صاحب کو من یر غب کی جھلک پر فریفتہ کیا گیا ہے مگر الحمد للہ کہ یہ بات غلط نکلی)۔

گرامی نامہ جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجی سید صاحب ۔سلام علیکم و رحمة الله و برکاتہ ۔

۱۱ مئی (۱۹۰۳ء) کا محبت نامہ وصول ہوا۔۱۹۰۲ء سے میں مرزا کی ایسی ہی خبر لے رہا ہوں جیسے آگے خبر لیتا تھا۔ اور اس کو ایسا ہی گمراہ، خارج از اسلام سمجھتا ہوں جیسا آگے سمجھتا تھا۔ جلد ۱۹ رسالہ اشاعۃ السنہ کے کئی نمبروں میں اس کے ردّ میں کئی مضامین شائع کر چکا ہوں جو ۱۹۰۳ء میں شائع ہوئے ہیں۔ اس جلد کی قیمت تین روپیہ ہے۔ منگا کر ملاحظہ کریں۔ اگر قیمت نہ دے سکیں تو محصول ڈاک ۲۔آنہ خرچ رجسٹری ۲۔آنہ کل ۴۔آنہ کے ٹکٹ ارسال کریں اور بعد مطالعہ و کاربراری جلد مذکور اسی طور واپس کر دیں۔ میرا یہ خط جس کو چاہیں دکھائیں، مجھے کوئی لحاظ کسی مرزائی کا نہیں ہے۔

ابوسعید محمد حسین بٹالوی مہتمم اشاعۃ السنہ (شحنۂ ہند میرٹھ ضمیمہ ۲۴ جولائی و یکم اگست ۱۹۰۳ء۔ص ۶۔۷)

مرزائی لوگ پادریوں کے مشنوں سے نکالے جاتے ہیں

مرزائی اخبار البدر مطبوعہ ۲۴ جولائی (۱۹۰۳ء) میں ایک نہایت اندوہناک مضمون چھپا ہے۔ مضمون کیا ہے گویا سرخ آنسوؤں سے لکھا ہوا ماتم نامہ ہے۔ کوئی صاحب غلام محمد نام امریکن مشن گورداسپور سے اس لئے موقوف کئے گئے کہ وہ مرزائی تھے۔ البدر نے اس پر بہت کچھ واویلا کی ہے کہ پادری لوگ سخت متعصب ہیں وغیرہ۔،

اس مضمون کا..ناموزوں عنوان (کسر صلیب) رکھا ہے، حالانکہ واقعہ یہ بتاتا ہے کہ اس کا نام کسر منارہ یا کسر مسیح مجعول ہو۔ مرزا جی اور ان کے حواری دنیا کو تو متعصب بتاتے ہیں مگر اپنی آنکھ کا شہتیر نہیں دیکھتے۔ اس سے زیادہ اور کیا تعصب ہو گا کہ کسی نبی کے معجزات و خوارق عادات ان کو نہیں بھاتے، اور سرے سے معجزات ہی کا انکار کر بیٹھے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مرزا قادیانی اور مرزائیوں کے نزدیک تمام انبیاء کرام کے مراتب و کمالات خواب و خیال بلکہ تقویم پارینہ ہیں، پھر آپ سے ساری خدائی کو تعصب کیوں نہ ہو۔ جب آپ عیسی مسیح کو اپنی کتابوں میں گالیاں دیں، اور حواری ان کتابوں کو پڑھ کر عیسائیوں سے مباحثہ اور مناظرہ کریں، تو وہ عیسائی نہایت ہی بے غیرت ہیں جو آپ کے گروہ سے تعصب نہ رکھیں، اور حتی الوسع ان کی جڑ ہیں کھود کر نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھینکیں۔اور درحقیقت یہ مقدس مذہب اسلام سے ارتداد کرنے اور ملحدانہ عقائد پر فریفتہ ہونے کی قدرت الٰہی سے سزامل رہی ہے،اور انشاءاللہ ملے گی۔تمام انبیاء کرام کو گالیاں،مسلمانوں سے جنگ،ہنود سے مہا بھارت،آریا سے پیکار،عیسائیوں سے کارزار ہےتو مرزائیوں کوزیر آسمان کہیں بھی پناہ نہ ملے گی۔اور ہر مقام ہر دفتر ہر محکمہ سے ان کا تخم اکھڑ جائے گا۔اور طلب معاش اور دانہ دانہ کی تلاش میں زمین کا گز بن کر پیوند زمین ہو جائیں گے۔

مرزائی چونکہ.. یاوہ گوئی اور سبّ وشتم میں اپنے پیشوا کے قدم بقدم اور اس کے خوارق کے آئینے ہیں،لہذا سب جگہ مطعون اور خستہ وخراب ہیں۔اور خود موجودہ زمانہ ان سے برسر جنگ ہے۔اور یہی لیل ونہار ہے،توچند روز میں دنیا دیکھ لے گی کہ مرزا قادیانی اور اس کی کاروائیوں کا نام ونشان بھی نہ رہے گا اور منارہ پر الو بولیں گے۔انشاءاللہ تعالیٰ۔

تار و پودے مے تند بر قصر قیصر عنکبوت
چغد نوبت مے زند بر گنبد افراسیاب

اور درحقیقت قادیانی مرزا جی کو اپنے نئے پنتھ کے پھیلنے کا بھی چنداں خیال نہیں،وہ تو کماؤ پوت چاہتے ہیں،جو اپنے گاڑھے خون کا کمایا ہوا روپیہ قادیان بھیجیں،اور منہ مانگے چندے دیں۔اس لئے وہ اشتہار دیتے ہیں کہ جو مرید چندہ نہ دے گا،رجسٹر بیعت سے اس کا نام خارج ہوگا۔پس وہ موٹا اور چرب شکار چاہتے ہیں۔اڈیٹر (شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۲۴جولائی ویکم اگست ۱۹۰۳ء نمبر ۲۸۔۲۹۔جلد ۲۱و۲۳۔ص ۷۔۸)

ماروں گھٹنہ پھوٹے آنکھ

امریکا میں ایک سوسائٹی ہے جو اپنے عمل سے انسان کو بے ہوش کر کے اس کی روح سے مردوں کی روحوں کے ساتھ ملاقات کراتی ہے۔مذہب اسلام میں اس علم وعمل کا کہیں پتا نہیں۔غالباً یہ ویسا ہی دھوکا اور کرشمہ ہے جیسے ہمارے ملک کے مداری پھنک ایک،پھنک دو،کہہ کر ڈگڈگی بجا کر لوگوں کو تماشا دکھاتے اور ان سے کوڑی پیسہ ٹھگتے ہیں۔مگر مرزا جی اور ان کے حواری اس ضعیف الاعتقادی کو تسلیم کرتے ہیں۔چنانچہ مرزائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخبار البدر میں کسی امریکن کی ایک چٹھی شائع ہوئی ہے جس کے راقم نے لکھا ہے:

بعض اعلی درجے کی روحوں نے ہمیں بتایا ہے کہ مسیح واقعہ صلیب سے ۱۲ سال بعد فوت ہوا ہے، اور کچھ عرصہ کے بعد ایک پیتل کی تختی ملے گی جو اس وقت ریت میں دبی ہوئی ہے جس پر مسیح کی موت سے متعلق تمام ضروری باتیں پائی جائیں گی۔

اس پر البدر خوشی سے پھول کر منارہ بن گیا ہے اور لکھتا ہے کہ خدا کے وعدوں کے موافق حضرت مسیح موعود کے انتشار روحانیت نے کس طرح زمین کا تختہ الٹ دیا ہے اور آپ کی تائید میں کس طرح اہل زمین عیسویت کی تردید میں ہاتھ بٹا رہے ہیں، اور مسیح کو آسمان سے اتار کر زمین میں ایک دفن شدہ میت ثابت کیا جاتا ہے۔

ہم کہتے ہیں جب عالم ارواح کا علم مذکورہ بالا سوسائٹی کو حاصل ہے، تو خود مسیح کی روح سے کیوں نہیں پوچھ لیتے کہ تم زمین میں دفن ہو، یا آسمان پر ہو۔ اور تمہارے اصلی واقعات کیا ہیں۔

دوم، مسیح بالفرض زمین ہی میں دفن ہیں، تو اس سے مرزا جی کا مسیح موعود ہونا کیوں کر ثابت ہوا۔ مسیح کی روح سے کیوں نہیں پوچھا جاتا کہ قادیانی مرزا، مسیح موعود ہے یا مسیح الدجال یا کچھ بھی نہیں۔ اڈیٹر

(شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۲۴ جولائی و یکم اگست ۱۹۰۳ء نمبر ۲۸۔ ۲۹۔ جلد ۲۱ و ۲۳۔ ص ۸)

دعوی نبوت نے مرزا جی کا کسر شان کر دیا

جب مرزا جی اپنے استھان پر براجمان ہوتے ہیں اور گرداگرد چیلوں کو دیکھتے ہیں، تو اس وقت کی خوشی کا عالم کچھ نہ پوچھئے۔ اور جب وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ میں نبی ہوں اور یہ سارا جمگھٹ میری امت ہے، تو مارے خوشی کے داڑھی کا ایک ایک بال ایسا کھل جاتا ہے کہ عربی گھوڑے کی دم اور کسی مہنت لال گرو کے چنور اور اون اور ریشم کے لچھوں کو شرماتا ہے، اور مونچھیں کلابتو نہیں سونے کے تار بن جاتی ہیں۔ لیکن ہم سے پوچھئے تو مرزا جی نے اپنے مرتبے اور شان ... کے مطابق کچھ بھی ترقی نہیں کی۔ انبیاء کرام تو ایک لاکھ کئی ہزار گذرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں جب مرزا جی بھی نبی ہی رہے، تو کیا کمال کیا۔ وہ تو انبیاء کرام کے مقلد ٹھہرے، اور اپنے مرتبے سے گر گئے کیونکہ مقلد کبھی مجدد نہیں ہوسکتا۔

اور خاتم الخلفاء (خاتم الانبیاء) بھی ہوئے تو کون سا تیر امارا۔ اپنے شخصی اوصاف اور خواص اور تشخصات کا ہر شخص خاتم ہے، اور ہر شخص اپنے عوارض میں بے مثل ہے۔

اولوالعزمی تو اس امر کی مقتضی تھی کہ مرزا جی تقلید انبیاء کی بیڑی پاؤں سے نکال کر آگے بڑھتے۔ آج کل تو فلسفہ اور سائنس کا دور دورہ ہے۔ دنیا پرانے مردہ انبیاء سے اجیرن ہوگئی ہے، اور جدت پسندی انسانی طبائع کا خمیر بن گئی ہے۔ مرزا جی اول اول ایک بزرگ پارسا ہوئے۔ پھر الہامی، پھر صاحب کشف، پھر مثل المسیح، پھر عین مین مسیح موعود اور مہدی مسعود، پھر ظلی اور بروزی نبی، اور امام الزمان، پھر خاتم الخلفاء بن گئے۔ اور یہاں آکر کاندھے سے جوا ڈال دیا، ہمت ٹوٹ گئی، حوصلہ پست ہوگیا۔ گویا مرزا جی کی ترقی کرنے کا اب کوئی زینہ باقی نہ رہا۔ واہ جی واہ! بس آپ اتنے ہی پانی میں تھے۔ باایں ہمہ الوالعزمی نمرود اور فرعون سے بھی گئے گزرے جو خدا بن گئے تھے۔ آپ کو جب اتنے زینے طے کرنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آئی تو ہم ذمہ کرتے ہیں کہ خدا بننے میں بھی کوئی مشکل پیش نہ آئے گی۔ فرعون بھی آخر آپ جیسا انسان ہی تھا۔ اس میں سرخاب کا کون سا پر تھا جو آپ میں نہیں۔

ہم کو مرزا جی کی ہتھیا ہارنے پر اس قدر غصہ آتا ہے کہ قابو چلے تو منارے سے سر دے ماریں اور سر پیٹ ڈالیں۔ بھلا غضب ہے نا کہ فرعون اور نمرود تو خدا بن جائیں اور مرزا جی ابھی تک نبوت ہی کے زینے پر دھرے رہیں۔ جس طرح فرعون کے زمانہ میں خود غرض احمقوں چپڑ قنانیوں... کی کمی نہ تھی اسی طرح اب بھی کمی نہیں۔ کیا معنی کہ فرعون کو اول اول خوش آمدیوں نے خدا بنایا۔ رفتہ رفتہ فرعون ان کی چاپلوسی اور لابہ گری سے متاثر ہوکر واقعی اپنے کو خدا سمجھنے اور انا ربکم الاعلی کے نعرے مارنے لگا۔ پس جن الو کے پٹھوں، چغد کا بھیجا کھانے والوں، لقّوں کی قئے چاٹنے والوں، یاروٹ چکھنے والوں لنگڑے لولوں اپاہجوں نے مرزا جی کو نبی بنایا ہے کیا وہ خدا نہیں بنا سکتے۔ اگر چاہیں اور ہمت کریں تو ضرور بنا سکتے ہیں۔

اور ترقی نہ کرنے میں درحقیقت مرزا جی کا قصور نہیں کیونکہ وہ تو ایک پتلی ہیں، نہیں بلکہ بت پرستوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ہاتھوں میں ایک مورتی ہیں کہ مندر کے جس استھان پر چاہیں رکھ دیں۔ قصور تو پوجاریوں اور مہنتوں کا ہے جو اپنی مورتی کو عالم بالا کے کنگروں پر نہیں بٹھاتے اور ابھی تک صرف خاتم الانبیاء کے زینے پر ٹپک رکھا ہے۔ اور سچ پوچھئے تو جس طرح مرزا قادیانی نے اول اول نبوت کا اعلان نہ کیا تھا، اگرچہ نبی کے اوصاف اپنے اندر بتاتے تھے، اسی طرح اگرچہ اب کھلم کھلا اپنے کو خدا نہیں بتاتے مگر خدائی اوصاف کے ساتھ متصف ہونے کے ضرور قائل ہیں۔ کیا معنی کہ عالم الغیب خاص خدا کی صفت ہے۔ مرزا جی اپنی پیشین گوئیوں سے بتا رہے ہیں کہ میں بھی عالم الغیب ہوں۔ محیی اور ممیت خاص خدا کی صفت ہے، مگر مرزا جی بھی نمرود کی طرح انا احیی و امیت کے نقارے دنیا میں بجا رہے ہیں کہ میں نے اپنے فلاں مخالف کو اس کی مخالفت کی وجہ سے مار ڈالا۔ جتنے مخالف مرے سب میرے مارے ہوئے ہیں۔ پھر آپ کے مخالف تو علاوہ دیگر مما لک کے خود ہندوستان میں ۳۰ کروڑ ہیں، ان میں سے جو شخص مرتا ہے اس کو آپ ہی مارتے ہیں، ہاں مرزائیوں کو دوسرا خدا مارتا ہے جو آپ سے زبردست اور جبار وقہار ہے۔ یہاں آپ کی خدائی طاق میں دھری رہتی ہے۔ زندہ مخالفوں کو تو آپ مارتے ہیں، مگر اپنے مرزائیوں کو موت کے چنگل سے نہیں بچا سکتے۔ شروع سال پر پیشین گوئی کی کہ امسال میرے مخالفین بہت مریں گے۔ اب ہندو، مسلمان، عیسائیوں میں جو مرتا ہے اس کو آپ ہی مارتے ہیں۔ روم کے اسقف اعظم نے جو ۲۰ جولائی گزشتہ کو قضا کی تو البدر مطبوعہ ۳۱ جولائی میں لکھا ہے کہ یہ بھی مرزا صاحب ہی کی پیشین گوئی سے مرا، کیونکہ وہ بھی مثل دیگر عیسائیوں کے مرزائی مذہب کا سخت مخالف تھا۔ اس کے مارنے والے بھی خیر سے آپ ہی ہیں۔ واہ رے مرزائیو! تمہاری عقل اور تمہارے عقیدے کے قربان جایئے۔

بس مرزا جی کے خدائی اوصاف تو ڈنکے کی چوٹ بج رہے ہیں مگر خدا ہونے کا ابھی تک پورا پورا اعلان نہیں ہوا۔ وہ بھی غالباً ہونے والا ہے۔ مہینوں یا برسوں یا دنوں کی تعداد تو مجدد السنہ مشرقیہ نہیں بتا سکتا ہاں یہ کہہ سکتا ہے کہ مذکورہ بالا تمام غرّے ڈبے جلد خاک میں ملنے والے ہیں کیونکہ عادۃ اللہ اسی طرح جاری ہے خدا کی لاٹھی میں آواز نہیں ہوتی۔ اڈیٹر (ضمیمہ اخبار شحنہ ہند وطوطی ہند میرٹھ۔ ۸۔ اگست ۱۹۰۳ء نمبر ۳۰ جلد ۲۱و۲۳ ص ۱۔۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خصوصاً بمطالعہ شہزادہ عبدالمجید مرزائی لودیانوی بگذرد

(جن اشعار پر !!! کا نشان ہے، وہ عبدالمجید قادیانی کے ہیں جنہیں اس نظم میں مخاطب کیا گیا ہے)

الا مفسر قرآن مشو نہ خود رائی
حدیث مصطفوی خوان بہ چشم دانائی
بیان حق ز بیان رسول اگر فہمی
بہ بحکم انّ علینا بیانہ آئی
حدیث مصطفوی چیست وحی پاک خدا
تو در اطاعت آں جد و جہد بنمائی
عطا شد ست چو قرآن پاک با قرآن
بہ مصطفیٰ ز کرامات و فضل مولائی
جو اس میں ہو متکبر تو پوچھ قرآن میں
نماز و روزہ کی تفصیل ہے کہاں آئی
کہاں ہے قص شوارب ہے ذکر ختنہ کہاں
ممانعت ہے بہ تغییر خلق ایمائی
کہاں ہے لفظ محدث کہاں ہے حرمت خر
گدھا نہ کہا کہ گدھا کھا نے میں ہے رسوائی
حدیث ہی نے کہا ہوتے تھے محدث بھی
حدیث ہی نے خبائث کی شرح فرمائی
اسی طریق سے تفصیل کل ہے قرآن میں
نبی کو وحی خفی نے وہ سب ہے سمجھائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث گفت بہ شان و شکوہ و جاہ جلال
مسیح بشکند آخر صلیب ترسائی
ابو ہریرہؓ بہ الا لیـــؤمـــنـــن بـــــہ
زبان کشودہ بہ تفسیر آن بگویائی
بہ ابن ماجہ روایت شدہ کہ گفت مسیح
دوبارہ آمدنم ہست عہد ایفائی
خدائے قبل قیامت مرا کند نازل
برائے کشتن دجال قوم موسائی
نمردہ عیسے و باز آید آمدہ بہ حدیث
بہ گفتہ حسن ز بصری دیدہ بکشائی
رسول گفت کہ من خاتم النبیّنم
کہ نیست ہیچ پس از من رسول بالائی
ز سی دجاجلہ آگاہ کردہ امت را
پئے رسول شدن ہر یکے تمنائی
بہ قادیان شد ازانجملہ یک ستمکارہ
نبی و مرسل یزدان ز قوم مرزائی
چو دور سیز دہم در زمانہ کرد ظہور
کشید فتنہ دجال سر بہ بالائی!!!
ہیں اوسکے نام کے اعداد تیرہ سو پورے
یہ صنعت او س نے ازالہ میں خود ہی دکھلائی
ہوا غلام جو موصوف قادیانی کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ مبتداء ہوا دجال ہے خبر پائی
یہ پورا جملہ نبی بن کے قادیانی نے
خروج اپنے کی تاریخ ہم سے لکھوائی
خروج کردہ بہر گونہ کہ بعد آں کافر
بعشق لعبت تثلیث گشتہ سودائی!!!!
کہ نام محبت انسان و داب صحبت حق
نتیجہ روح قدس در مرام مرزائی
نہیں جدا کوئی روح القدس یہ ہے تثلیث
جو احمقوں کی سمجھ میں ابھی نہیں آئی
باتخاذ ولد کرد متہم حق را
باستعارہ ہمان اعتقاد ترسائی
مسیح راہ مرا حاصل ست ابنیت
نگفت ہیچ مریدے چہ ژاژ میخائی
باین خیال کہ اسلام را فرو بخورد
دہن کشادہ مثال نہنگ دریائی!!!
گرفت چنبر اسلام با ستیزہ و کیں
چنانکہ حلقہ زند اژدہائے صحرائی!!!
فسون و جادوئے مکرش قرار دلہا برد
شدہ مسخر او ہرزہ کار ہرجائی!!!
چنان اسیر بدام فریب او جہال
چنانکہ محو تماشا بود تماشائی!!!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متاع دین کہ چو گنجے بہ بعض دلہا بود
بہ برد جملہ بغاوت چوں خواب یغمائی!!!
گروہ بے خبراں خود ستودگان بادے
ستائشس بزنان ہمہ بیکتائی
جماعتے ست فراہم ز اعور و اعرج
کنند بر در وے روز و شب جبیں سائی
ز شور فتنہ تلخ زندگانی خلق
چنانکہ تلخی کام از مواد صفرائی!!!
نفست گفت جمالا منم مثیل مسیح
نمود چندے ازاں رفق مسند آرائی
شریک اس میں یہ عاجز بھی ابتدا سے تھا
جو پیش گوئی مسیحا کے حق میں ہے آئی
کہ وہ تو ہیں مہدی اور ظاہری مصداق
مجھے خدا سے ملی باطنی توانائی
تھے اس درخت کے ہم دونوں پھل مسیح اور میں
و لیک اب ہے مجھے برتری و بالائی
زبان پہ لاؤ نہ اب ذکر ابن مریم کو
ہے اس سے افضل و اعلی غلام مرزائی
کجا مسیح کہ او پا نہد منبر من
ضمیر اس کی یہ کہتے ہوئی نہ شرمائی
کبھی تو لکھتا تھا آئیں گے وہ جلال کے ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور آج بکتا ہے گم گشت آں مسیحائی
بنا تھا تو تو جمالی، جلال یہ کیسا
لگا جو بکنے چہ در انتظار عیسائی
تو مدعی تھا کہ عیسی دوبارہ آئیں گے
جہان میں بات یہ مامور ہو کے پھیلائی
اوسے تو لکھتا ہے ظاہر کیا گیا مجھ پر
وہ کون تھا ترا مظہر یہ کس نے سمجھائی
بر وے مشابہت تامہ چساں داری
مسیح رفعت بناکامی و بہ پس پائی
تو کامران و ترقی تست روز افزوں
بایں سخن بہ مریدان کنی دل افزائی
بانکسار و توکل بہ غربت و ایثار
نشان زندگی او لین؟ عیسائی
کجا ست زندگی ثانی مسیح اگر
مسیح مرد و نمانَدش کنون مسیحائی
اشارہ کرتا تھا قرآن سوے نزول جلال
خبر وفات کی تفسیر نیچری لائی
ہے احمدیہ لقب ٹھیک تیرے فرقہ کا
کہ یہ ہدایت اسی نیچری سے ہے پائی
ڈبو دیا تجھے تفسیر نیچری نے ارے
طمع کے دام میں ٹھوکر یہ کیا بری کھائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ دابّہ علماء ہیں سو ہیں ترے مکفر
تو کیوں جمے نہ ترے منہ پہ کفر کی کائی
امید نیست کنوں باز ایستادہ شوی
کہ پیر گشتی دناید ز پیر برنائی
گماں بخویش مبر شیر مرد و برنایم
تو روبہی کہ بہ سلطان و زوجہ بر نائی
مگر ز آتھم و پنڈت بزرگ و شیخ و حسین
بگو ز دست رقیبت چسان شکیبائی
چہ غیرتے ست کہ از بہر زوجہ است ترا
بہ خصم شاد بہ بینش دول بیا سائی
وہ کیا وفات پدر ہی سے ہو چکی بیوہ
ارے یہ مرگ پدر کیسی بے سری گائی
چرا جداء ازو باوجود زوجـــــــــــــنك
چو روز و شب ہمہ تن مجو ایں تمنائی
ازیں کہ معنی تجدید نو نمودن شد
مجددی و بیک قول خود نمے پائی
گہے محدث گہ حارث و گہے مہدی
گہے مثیل وے و گاہ خود مسیحائی
نصیحتے ختمت اے ولید بوزنجر
زبان طعن بہ عیسے مسیح نکشائی
مغول ہستی و آلنقوا است جدہ تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آلا دہن بہ محمد منم نیالائی
مگر کہ مہدی آل محمد آمدہ ام
ز نسل مرتضوی نیستی مغل زائی
ہر آنکہ مے شنود حیرتش ہمے گیرد
یکے مغل قرشی شد بہ طرفہ رعنائی
شدی محمد و احمد پس از غلامی وے
یقین کہ ہیچ نہء ہرزہ باد پیمائی
خلیل و آدم و نوح آمدی ہمہ یک جا
گذار بو الہوسی و شکستہ پیرائی
بحکم کــــل جـــد یـــد لـــذ یـــذ مفتونان
فدائے عشوہ ہر فتنہ کہ میزائی
رسول مدحت سلمان فارسی فرمود
تو از تتاسر کبر بر ثریائی
توئی کہ حارثی و مہدی و امام زمان
بکبر و مفسدہ ہر لحظہ خامہ فرسائی
نہ دین بدست تو چیزے نہ دولت ایمان
مجیب و مہدی و عیسائی بے سرو پائی
یہ بت فروشی ہے بنیاد بت پرستی کی
جو تو نے فوٹو میں تصویر اپنی کھنچوائی
بنا ہے یوں جو بروزی محمد آخر کار
تو صاف نکلا آواگون کا تولّائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ معجزات رسل عیب مسمریزم تھے
بدیں سبب تو ز ایمان و دین معرائی
نہ شد حقیقت دجال و دابّہ معلوم
بہ مصطفیٰ کہ ز خوانشت و زلہ بر بائی
نباشد آنچہ بخوانش تو از کجا بخوری
مگر بہ مزبلہ کفر لب بیند ذائی
شدی مثیل مسیحے کہ دیر محبس اوست
تو نیز پا بہ سلاسل بہ قادیان شائی (مسیح الدجال)
ز حلیہ تو کند دور نقص دجالی
مجاور تو بیک چشمی و بیک پائی
وقو بہ کردن از الہام و پیش گوئی ہا
بہ پیش حاکم گورداسپور نہ شرمائی
دجاجلہ ہمہ رفتند و آخری باقیست
تو پیش خیمہ آئی بزور و رعنائی
ایا کہ بہر نجاتت ہمین قدر کافی ست
کہ ایں مسیح و غل بکشدت پذیرائی
بدیں حیات پذیرفتش چہ سود دہد
چو وقت قطع سبب ہا بود تبرائی
جواب بشنوی ازدے فـــلا تــلــومـــونـــی
بیاس و غصہ یــــفـــــنـــــی بقعر تنہائی
کہ ہائی ہائے فلان را نمے گرفتم یار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فغان و نالہ کنی ہر دو دست خود خائی
پناہ تست خدایا ز فتنہ دجال
بہ ضعف بندہ عاجز خبیر و دانائی
ترا پرستم و بس آں موعدم گردان
بہ حق وصف رحیمی و شان یکتائی
محمد عربی ہادیم براہ تو بس
کہ در متابعت وی کنم جبیں سائی
پئے صلوۃ و سلام آں چنانکہ فرمودی
بروح پاک وے از ما قبول فرمائی

شہزادہ (عبدالمجید) صاحب اگر اس کا صحیح جواب بھیج دیں، یا کوئی اور ان کا بھائی یا خود ان کا مسیح، تو مبلغ پانچ روپئے انعام پائیں۔ مگر بدکلامی اور کذب سے بچیں۔ لودہانہ۔ ۳۔اگست ۱۹۰۳ء۔

مولانا احمد حسن شوکت اڈیٹر شحنہ ہند میرٹھ، ادارتی نوٹ میں لکھتے ہیں:

سبحان اللہ کتنا مضبوط اور مربوط اور ٹھوس اور مدلل اور مفخم کلام ہے۔ مرزا قادیانی اور مرزائیوں کا کیا منہ ہے کہ ایسا ایک بھی مصرعہ موزوں کر سکیں۔ اگر کوئی صحیح جواب دے سکے تو انعام ہم بھی دیں گے۔ کیوں بھئی مرزائیو، اب کیا دیر ہے۔ (ضمیمہ اخبار شحنہ ہند وطوطی ہند میرٹھ۔ ۸۔اگست ۱۹۰۳ء نمبر ۳۰ جلد ۲۱ و ۲۳ ص ۲۔۶)

وہی حیات وممات مسیح

ہم عصر کرزن گزٹ (دہلی) کا نامہ نگار صلاح دیتا ہے کہ:

سنی علماء مرزائی علماء سے حیات وممات پر بحث کریں۔

ہماری رائے میں یہ بحث فضول ہے۔ ہم بارہا قرآن وحدیث سے مسکت مضامین اس مسئلے پر لکھ چکے ہیں۔ مگر مرزائی لوگ جنہوں نے ایک نیا نبی گھڑ لیا ہے، وہ قرآن وحدیث کے دلائل ہرگز نہ مانیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی تو آنحضرت ﷺ کے معراج کے بھی قائل نہیں اور اس میں بھی ویسی ہی تاویلیں کرتے ہیں جیسی حیات مسیح میں، گویا معجزات کے منکر ہیں۔ پس وہ معجزات پر ویسے ہی اعتراض کرتے ہیں جیسے آریا اور دہریئے کہ دو ہزار برس تک کوئی انسان بے کھائے پیئے کیوں کر زندہ رہ سکتا ہے۔ اور کیا حضرت عیسی کو حضرت مریم روٹیاں پکا کر کھلاتی ہیں۔ اور کیا آسمان پر کوئی پائخانہ اور سنڈاس بھی ہے جہاں حضرت عیسی بول و براز کرتے ہیں۔ یہ وہ اعتراضات ہیں جن کو سن کر سادہ لوح مسلمان ساکت ہو جاتے ہیں۔ ان کو یہ معلوم نہیں کہ ایسی گفتگوئیں ملحدانہ ہیں۔ ہم کہتے ہیں اور بارہا کہہ چکے ہیں کہ مرزا قادیانی اور مرزائیوں سے یہ بحث ہی نہ کرنی چاہیے جب تک وہ یہ اقرار نہ کریں کہ ہم آریا یا دہریے ہیں، مسلمان نہیں۔ ان سے تو یہ کہنا چاہیے کہ تم مرزا قادیانی کا مہدی اور مسیح اور نبی اور امام ہونا ثابت کرو۔

ہم تھوڑی دیر کو فرض کئے لیتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ آسمان پر نہیں گئے، مگر یہ تمہارے لئے مفید نہیں۔ تمہارے لئے جب مفید ہو کہ جس کلام الٰہی سے تم مسیح کی وفات ثابت کرتے ہو، اسی سے دنیا میں مسیح موعود کا آنا بھی ثابت کرو، اور پھر قادیان سے اس کا خروج۔ وجہ یہ ہے کہ آپ احادیث کو یکساں نہیں مانتے، صرف ان احادیث کو مانتے ہیں جو آپ کے مطلب کی ہیں۔ مثلاً عیسی موعود کے آنیکی حدیث پر تو ایمان ہے مگر ثلاثون دجالون والی حدیث سے انکار ہے۔ گویا اس آیت پر عمل ہے کہ نؤمن ببعض و نکفر ببعض۔

بس آپ محض قرآن سے، جس پر آپ کا اور ہمارا اور تمام مسلمانوں کا یکساں اتفاق ہے، مسیح موعود کا آنا ثابت کریں۔ اسکے بعد خود بدولت کا مسیح ہونا۔

جتنے مہدی اور مسیح موعود آج تک گذرے، اور اب بھی مسیحیت و مہدویت کے تین مدعی موجود ہیں، ان میں سے کوئی مکار اپنے وعدہ میں سچا نکلا ہے جو آپکے سچے ہونے اور محک امتحان پر پورا اترنے کی امید ہو۔ جیسی دلیل آپ پیش کرتے ہیں اس سے کہیں بڑھ کر آپ کے رقیب پیش کر رہے ہیں۔ پس کس کو سچا ماننا چاہیے

ممات مسیح کو کوئی تعلق آپ کے دعوی سے نہیں اور یہ بھولے بھالے جاہل اور ضعیف الاعتقاد مسلمانوں کے لئے ایک سفسطہ ہے۔ ایسی تحریک کرنے والے ضرور مرزائی ہیں جو دھوکا دے کر لوگوں کی آنکھوں میں خاک ڈالنا اور ان کو مقدس مذہب اسلام سے منحرف کرنا چاہتے ہیں۔ ذی عقل اور ذی ہوش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کے لئے ہماری تحریر بالا کافی ہے اور ہم عصر کرزن گزٹ سے امید کی جاتی ہے کہ وہ ایسی غلطی میں نہ پڑے گا۔ نہ ایسی دھوکا دینے والی بحث کے لئے کرزن گزٹ کے کالم کھولے گا۔ بلکہ مرزائیوں اور مرزا جی سے صرف ان کے مسیح موعود ہونے کے دلائل طلب کرے گا۔ اسی میں بخیہ کھل جائے گا اور دو ہی تین بحثوں میں ترکی تمام ہو جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اب رہا آپ کا یہ دعوی کہ میں پیشین گو اور رمال اور نجومی ہوں، علاوہ اس کے کہ آپ اس دعوی میں بھی ہیٹے اور جھوٹے ہیں جیسا کہ واقعات شہادت دے رہے ہیں، جن کے دوہرانے کی ضرورت نہیں، خود قرآن کی رو سے غیب دانی کا دعوی کرنے والے مردود ہیں۔ اور اگر آپ کو اپنے نظم و نثر کا دعوی ہے، اول تو اس کی بھی ہم کما حقہ چھتاڑ کر چکے ہیں۔ دوم، اصلی مسیح نے ناظم و ناثر اور شاعر بننے کا کب دعوی کیا اور قرآن و حدیث میں کہاں لکھا ہے کہ مسیح موعود ناظم اور ناثر اور شاعر بن کر آئے گا۔ کسی بات کا تو جواب دیں۔ اڈیٹر

(ضمیمہ اخبار شحنہ ہند وطوطی ہند میرٹھ ۔ ۸۔ اگست ۱۹۰۳ء نمبر ۳۰ جلد ۲۱ و ۲۳ ص ۶۔۸)

مرزائی مردہ زندہ ہو گیا

گذشتہ مرزائی اخبار میں لکھا ہے کہ فلاں مرزائی کا لڑکا سخت علیل قریب بمرگ تھا مرزا جی کی دعا اور توجہ سے زندہ ہو گیا۔

اس صورت میں تو تمام طبیب جو سخت سخت امراض کا علاج کرتے ہیں مسیح موعود ہیں، پھر مرزا جی کا مردے کو زندہ کرنا تو خلاف قانون فطرت نہیں مگر عیسی کا احیاء اموات خلاف فطرت ہے یعنی ابری ء ا لا کمه و ا لا بـر ص و احیـی الـمـو تی با ذ ن الله.. ا لآ یه سے مراد روحانی احیا ہے۔ جو بات دیگر انبیاء کے لئے محال ہے وہ مرزا جی کے لئے ممکن بلکہ واقع ہے۔ اس مسئلے کو آپ کی بلا جانے کہ

الممکن ممکن دا ئماً و المحا ل محا ل دا ئماً۔

پچھلے سال خود قادیانی مرزا جی کا کلوتا اور چاہیتا بیٹا ہاتھوں پر آ گیا تھا اور ام المرزائیین روتی بسورتی اپنے لاثانی نبی (شوہر) کے پاس آئی تھی کہ یہ آسمانی باپ کا پیارا ہو گیا ہے، اس کو واپس لاؤ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی نے اسی وقت پھنک ایک، پھنک دو، کا بروزی چھو منتر پڑھ کر زندہ کر دیا تھا۔ اور اس کی شہادت خودام المرزائین نے دی کہ لیپا لک کی قسم، آسمانی باپ کی قسم، منارے کی قسم، مرزائی ٹھاکر دوارے کی قسم جو اس میں ذرا بھی شک ہو، ہو بہو عین اسی طرح ہوا۔

اب غور فرمایئے کہ ام المرزائین کی ایک شہادت دو لاکھ مرزائیوں کی شہادت کے برابر، بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ پھر جب خاص الخاص مرزا جی کا نور العین مر کر زندہ ہو گیا تو کسی مرزائی کا فرزند کیوں زندہ نہ ہو۔ اب تو مرزائی سنت جاری ہو گئی در ین چہ شک۔ بھلا ایسی حماقتوں پر وہی بے دال کے بودم ایمان لاتے ہیں جن کی آنکھیں نیل مکر کی سلائی پھر کر ابلیس علیہ اللعنۃ نے چوپٹ کر دی ہیں۔ اڈیٹر

(ضمیمہ اخبار شحنہ ہند وطوطی ہند میرٹھ۔ ۸۔ اگست ۱۹۰۳ء نمبر ۳۰ جلد ۲۱ و ۲۲ ص ۸)

مرزا صاحب کا مکاشفہ یا تریا چلتر

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حامداً و مصلیاً۔ اما بعد

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب فرماتے ہیں کہ مولوی نذیر حسین صاحب بعد انتقال مرزا جی کی جماعت میں داخل ہوئے۔ (البدر۔ قادیان۔ نمبر ایک۔ جلد ایک)۔

اس مکاشفہ کے سمجھنے میں مرزا جی نے بڑا دھوکہ کھایا کہ اپنی ناپاک جماعت سمجھ لی۔ مولوی (سید نذیر حسین) صاحب تو اس جماعت میں داخل ہوئے جس کا ذکر حدیث ما انا علیہ و اصحابی میں ہوا ہے (مشکوۃ) اور جس جماعت کے تابع مولوی (سید نذیر حسین) صاحب زندگی میں تھے اور جس جماعت سے علیحدہ ہونے کے باعث مرزا صاحب مع ذریۃ خود بحکم ید اللہ علی الجماعۃ من شذ شذ فی النار قابل دخول جہنم بن رہے ہیں۔

یہ عجیب قصہ اور غریب معمہ ہے کہ مولانا (سید نذیر حسینؒ) صاحب تو مرزا جی کو زندیق دجال فرماتے رہے، اور مرزا جی ان کو اپنی جماعت میں داخل شدہ بتاتے ہیں۔ ھذا شیء عجیب۔

نہیں نہیں! مرزا صاحب قادیانی نے اپنے مریدین کے پرچانے کے واسطے تریا بید کا چلتر کھیلا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ تو اس عالم غیبی کا حال ہے جس کی خبر کوئی سوائے مخبر صادق آنحضرت ﷺ کے نہیں دے سکتا۔ اور جس پر سوائے عالم الغیب والشہادۃ کے کسی کو اطلاع نہیں۔ مگر مرزا صاحب قادیانی جو کچھ کہیں بحکم حبك الشیء یصم و یعم مرزائی اندھا دھند سر تسلیم خم کرنے لگتے ہیں۔

مرزا صاحب قادیانی تو مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو بھی اپنی جماعت کی طرف مائل اور داخل فرما کر اپنے اندھے مریدوں کو تسلیم کرا رہے ہیں اور بحکم: چہ دلا ور است دز دے کہ بکف چراغ دارد، یہ کہتے ہوئے ذرا نہیں جھجکتے۔

غرض مرزا صاحب قادیانی نے عملاً قولاً : بے حیا باش و ہر چہ خواہی کن، پر عمل کر کے دکھایا ہے اور اپنے آپ کو مضحکہ طفلاں بنایا ہے۔

ابوالمنظور محمد عبدالحق کوٹلوی السر ہندی۔ (ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ ۱۶۔ اگست ۱۹۰۳ء نمبر ۳۱ جلد نمبر ۲۱ و ۲۳ ص ۱)

مساجد کی بربادی کی آرزو کرنے سے مرزا اور مرزائیوں کی خانہ بربادی

اللہ جل جلالہ وعم نوالہ اپنی کتاب پاک میں فرماتے ہیں:

و من اظلم ممن منع مساجد الله ان یذکر فیها اسمه و سعی فی خرابها اولئك ما كان لهم ان يدخلوها الا خائفين لهم فی الدنيا خزی و لهم فی الآخرة عذاب عظيم۔ یعنی، اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہے جس نے خدا کی مسجدوں میں وہاں اس کا نام لینے سے روک دیا اور بربادی کے لئے دوڑا یہ لوگ اس قابل نہیں کہ اس میں داخل ہوں مگر ڈرتے ہوئے ان کے لئے دنیا میں ذلت اور آخرت میں بڑا عذاب ہے۔

سبحان اللہ اس کلام معجز نظام کا یہ کیسا روشن معجزہ ہے کہ باوجود کسی کے مانع نہ ہونے کے بھی مرزائی لوگ مساجد میں داخل ہونے سے ڈرتے ہی نہیں، بلکہ ان کی خرابی و بربادی کے درپئے ہوتے ہیں۔ چنانچہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں کہ مسجدیں برباد ہو کر ہمارے قبضہ میں آجاویں گی۔ (البدر۔قادیان نمبر ۵ جلد ا)۔

یہی وجہ ہے کہ مرزائیوں کو ہر جگہ اور ہر موقعہ میں سوائے ذلت اور رسوائی کے کچھ ہاتھ نہیں لگتا، اور جیسے مرزائی مساجد کی ویرانی کے لئے کھڑے ہوتے ہیں، اسی طرح جہنم ان کے لئے منہ کھولے ہوئے ہے۔ بے شک بحکم:

ما کان للمشرکین ان یعمروا مساجد الله شاهدین علی انفسهم بالکفر اولئك حبطت اعمالهم و فی النار هم خالدون ۔ (توبہ ۱۷)

یہ معجزہ قرآنی ہے کہ مرزائیوں کے کفر و شرک کے باعث ان کا خیال معاذ اللہ مساجد کی بربادی کی طرف دوڑتا ہے، نہ آبادی کی جانب۔ کیونکہ تعمیر مساجد بحکم:

انما یعمر مساجد الله من آمن بالله و الیوم الآخر (توبہ :۱۸)

ایمان سے مشروط ہے، جس سے مرزائی کوسوں دور و مہجور ہیں۔ لاریب بحکم:

انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامهم هذا (توبہ ۲۸)

ایسا ہی ہونا چاہیے۔ مسجدیں تو بحکم:

ان المساجد لله فلا تدعوا مع الله احداً

واسطے واحد پرستی کے ہیں۔ پس جو شخص تصویر اور تثلیث پرستی کا وطیرہ رکھتا ہے، اس کو مساجد سے کیا کام اور مساجد کی بربادی نہ چاہے تو کیا کرے۔ بھلا ابغض المخلوق، احب البلاد کی طرف کیوں جھکیں، وہ تو ابغض المواضع و منارہ کی جس قدر پرستش کریں بجا ہے۔

الغرض مرزا صاحب قادیانی قولاً و عملاً اس امر کا کافی ثبوت دے رہے ہیں کہ بحکم آیت قرآنی معہ ذریت خود مجسم شرک و کفر ہیں، ورنہ مومن باللہ کی زبان سے بے ادبی اور توہین شعار الٰہی کی کب ہو سکتی ہے نہیں نہیں! جب کہ تعظیم شعائر الٰہی بحکم:

و من یعظم شعائر الله فانها من تقوی القلوب

اہل تقوی کا شعار اہل ایمان کا دثار ہے، تو مرزائی ان کی تعظیم کس طرح کر سکتے ہیں۔ قال اللہ تبارک وتعالیٰ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یو م یکشف عن سا ق و ید عو ن الی السجود فلا یستطیعو ن ۔

ابوالمنظور محمد عبدالحق کوٹلوی السر ہندی ۔(ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ ۱۶۔اگست ۱۹۰۳ء نمبر ۳۱ جلد نمبر ۲۱ و۲۳ ص ۱۔۲)

جواب کافی دینے پر دس روپئہ انعام کا وعدہ

البدر نمبر ۴ جلد ایک میں مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں کہ عبداللہ آتھم نے پیش گوئی کے پہلے دن رجوع کیا تھا۔ چالیس مسلمان اور عیسائی گواہ ہیں۔

جواباً عرض ہے کہ اگر پہلے دن رجوع کرلیا تھا تو:

پندرہ ماہ تک اس کی موت کا کیوں انتظار کیا گیا۔

اور ہر طرف مرزائی جماعت میں شور و غوغا کیوں پڑا رہا۔

اور چہار جانب سے مرزائیوں نے تار کی گھوڑ دوڑ کیوں جاری رکھی۔

اور پندرھویں مہینے کے آخیر دن کے غروب تک قادیان میں مرزائیوں کا کیوں جھمیلہ رہا۔

اور پیٹ پیٹ کر اور رورو کر کیوں دعائیں مانگی گئیں۔

اگر مرزا صاحب اس کا معقول جواب جس کو مخالفین مذہب تسلیم کرلیں عطا کریں، تو مبلغ دس روپئہ انعام ۔ورنہ لعنت اللہ علی الکا ذبین۔ و السلا م علی من اتبع الھدی۔

ابولمنظور محمد عبدالحق کوٹلوی سرہندی ۔(ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۱۶۔اگست ۱۹۰۳ء نمبر ۳۱ جلد نمبر ۲۱ و۲۳ ص ۲)

وہی حیات و ممات مسیح

قادیانی مرزا جی آیات قرآنی میں تحریف بالمعنی کر کے مسیح کو اس لئے مارتے ہیں کہ اگر وہ زندہ ہیں اور مخبر صادق کی بشارت کے موافق دنیا میں آئیں گے تو میں مسیح موعود نہیں ہوسکتا۔ لیکن آپ کا پیٹ پھر بھی خیالی پلاؤ سے نہیں بھر سکتا۔ آپ اور آپ کے چیلے گلے میں منادی کا ڈھول ڈال کر عبث پیٹ رہے ہیں۔

پھر آپ کی تحریف اور تاویل بھی دوکوڑی کی ہے اس کی وجہ ایک تو خبط اور مالیخولیا اور فریب اور کید،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوم جہالت ہے اگر کلام مجید کی بلاغت سے واقفیت ہوتی تو یہ ہذیان ہرگز نہ بکا جاتا۔

بل رفعه الله اليه.. میں آپ رفع روحانی بتاتے ہیں، یعنی روحانی بلندی یا رفیع الدرجاتی۔

اول تو سیاق آیت اس معنی کے منافی ہے، کیونکہ کلام مجید میں رفع سے جہاں کہیں رفع درجات مراد لی ہے، وہاں رفع کا مضاف الیہ ضرور مذکور ہوا ہے۔ مثلاً:

رفعناه مکاناً علیاً یعنی رفع مکان۔ اور

اليه يصعد الكلم الطيب و العمل الصالح يرفعه یعنی صعود کلمات اور رفع عمل۔

تھوڑی سی عربی استعداد والا بھی سمجھ سکتا ہے کہ صعود کے معنی اوپر چڑھنے کے ہیں، جس کے مقابلے میں رفع موجود ہے، اس کے معنی بھی چڑھنے اور بلند ہونے کے ہیں۔ اور بل رفعه الله میں ضمیر مفعول عیسی کی جانب ہے، یعنی خود عیسی مسیح کو اٹھالیا، جہاں رفع کے ساتھ درجات یا مکان نہیں یعنی یوں نہیں فرمایا کہ بل رفعه الله درجاته۔

پھر قتل اور صلیب کے بعد رفع حیات ہوتا ہے یا رفع روحانی۔ رفع روحانی (روح کی رفیع الدرجاتی) تو حالت زیست میں بھی ہوسکتی ہے، کیونکہ روح حالت حیات میں بھی قائم وجود رہتی ہے۔ ہاں بعد ممات اس کا تعلق جسم سے قطع ہو جاتا ہے۔ انبیاء و اولیاء اور صلحا کی روح حالت حیات ہی میں بڑے بڑے درجے پاتی ہے۔ کیا عیسی مسیح حالت زیست میں رفیع الدرجات نہ تھے، جو بعد ممات ہوتے۔

ہاں مرزائی عقائد تو یہی ہیں کہ عیسی مسیح (نعوذ باللہ) نبی کیا معنی، مہذب انسان بھی نہ تھے۔ ہم حیران ہیں کہ بعد ممات رفیع الدرجات کیوں ہوئے۔ مرزا قادیانی اور مرزائی اپنے منہ پر تھپڑ ماریں۔

پھر ما قتلوه و ما صلبوه میں جو نفی قتل ہے، تو ضرور باعتبار مقابلہ کے بل رفعه الله میں نفی موت مقصود ہے۔ یعنی خدا تعالی اضراب تاکیدی کے ساتھ فرماتا ہے کہ نہ تو عیسی مسیح کو یہود نے قتل کیا، اور نہ سولی پر چڑھایا۔ بلکہ خدا تعالی نے اس کو زندہ اٹھالیا۔ اور اگر نفی موت مراد نہیں، تو نفی قتل نے کیا فائدہ دیا۔ اور حسب عقیدہ مرزائی اگر عیسی فوت ہوگئے ہیں، تو لفظ رفع بے کار ٹھہرتا ہے۔ پس یا تو ما قتلوه و ما صلبوه کو بے کار سمجھو، یا بل رفعه الله کو۔ قرآن مجید سے تو مرزا جی کا مطلب ثابت ہو نہیں سکتا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید حشو وزوائد اور اختلافات سے بالکل پاک ہے۔

ذرا خیال کرنا چاہیے کہ کلام مجید میں جہاں کہیں توفی کا لفظ آیا ہے، تو سیاق وسباق کے قرینے سے اس کے معنی موت کے ہیں، کہیں بھی لفظ رفع نہیں آیا صرف آیت یاعیسی انی متو فیك و را فعك الیّ میں رفع آیا ہے۔ اس میں بھی مرزا جی کے عقیدے کے موافق وہی خرابی ہے کہ جب وفات ہو چکی تو پھر رفع فضول، حالانکہ توفی کے معنی منجملہ دیگر معانی کے پورا کرنے کے بھی ہیں۔ جس کے یہ معنی ہوئے کہ میں تجھ کو نبوت کی پوری نعمت دوں گا، اور پھر اپنی جانب اٹھاؤنگا، یا تیرا درجہ بلند کرونگا۔ اگر توفی کے معنی پورا کرنے کے لئے جائیں نہ کہ وفات کے، تو رفع سے رفع درجات مراد ہو سکتی ہے۔

بل کے ساتھ اضراب کرنا اور پھر تائید میں کا ن اللہ عزیزاً حکیماً فرمانا ضرور ایک مہتم بالشان واقع پر دلالت کرتا ہے۔ اور وہ کیا ہے؟ عیسیٰ مسیح کا زندہ آسمان پر جانا۔ ورنہ رفع روحانی تو ہر ذی روح کا ہو جاتا ہے، عیسیٰ مسیح کی کیا خصوصیت ہوئی۔ اور اس صورت میں لفی شك منه بھی فضول ٹھہرتی ہے، کیونکہ رفع روحانی (سلب روح) میں کسی کو شک نہیں۔ علی ہذا شبہ لھم بھی بے کار ہوگا۔ یوں کہیے کہ سارا واقعہ بھی غلط ہوتا ہے۔

قادیانی مرزا جی کا تو صرف اتنا مقصد ہے کہ عیسیٰ مسیح دنیا میں اپنی موت مرے۔ اتنی سی بات کی خاطر آپ قرآن مجید کو جھٹلا رہے ہیں۔ قرآن جھوٹا ہو، حدیثیں غلط ہوں، مگر عیسیٰ مسیح کسی طرح مریں جن کو مسلمانوں نے زندہ رکھ چھوڑا ہے۔ پھر بھی مصیبت ٹل نہیں سکتی، یعنی آپ کسی طرح مسیح موعود نہیں ہو سکتے کیونکہ مسیح کی ممات سے کوئی تعلق قادیانی مغل کو نہیں۔

ہزاروں برس تک بے کھائے پیئے کسی کا زندہ رہنا اور طبقہ زمہریر تک کسی ذی روح کا صحیح سالم پہنچنا محال ہے، مگر آسمانوں کی چھتوں پر آسمانی باپ کا اپنے چہیتے لیپا لک (مرزا قادیانی) کی محبت میں دوڑے دوڑے پھرنا اور اس کی بھڑ اس میں بھیڑ کی طرح ممیانا اور گائے کی طرح ڈکرانا اور مرغی کی طرح پنکھ پھیلانا ممکن بلکہ واقع ہے۔ تمام انبیاء کرام کے معجزات خلاف فطرت، مگر مرزا جی کے مصنوعی فطرت کے خلاف نہیں۔ کیا معنی کہ رفعه اللہ میں رفع مسیح خدا کا فعل ہے، جو رفع کا فاعل ہے۔ خود عیسیٰ مسیح کا فعل نہیں جو مفعول ہیں۔ مگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی اس کے منکر ہیں۔ یہ بات بھی خلاف فطرت الٰہی ہے، حالانکہ فطرت الٰہی کے خود منکر۔ اس سے بڑھ کر کون سی بلادت، سفاہت، خرافت، حماقت یا قابل لعنت تہمت اور خلاف ایمان جرأت و جسارت ہوگی جو چند خود غرض نکھٹوؤں نے ان میں پیدا کر دی ہے۔ اڈیٹر (ضمیمہ شحنہ ہند ۱۶۔ اگست ۱۹۰۳ء نمبر ۳۱ جلد نمبر ۲۱ و ۲۳ ص ۲۔۴)

بہت بڑا نکتہ فرمایا

اخبار البدر قادیان مطبوعہ ۷۔ اگست میں قادیانی مرزا جی فرماتے ہیں کہ

میرے خیال میں یہ بات گذری کہ دوزخ کے تو سات دروازے اور بہشت کے آٹھ۔ ایک نمبر کیوں بڑھ گیا، مگر معاً خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ جرائم کے اصول بھی سات ہیں اور محاسن بھی سات۔ مگر ایک دروازہ رحمت الٰہی کا ہے جو بہشت کے دروازوں میں زیادہ ہے۔،

ماشاء اللہ کیا کہنا ہے بھلا ایسے نکتے بجز مرزا قادیانی کے کون بیان کر سکتا ہے اور ایسے معمے کون حل کر سکتا ہے۔ یہ الہامی باتیں ہیں دوسروں میں ایسی باتوں کے القاء ہونے کا مادہ کہاں، کیوں جناب خدا کی رحمت کا بس ایک ہی دروازہ ہے باقی سات دروازوں میں رحمت نہیں، آپ کے موافق شائد زحمت ہے (معاذ اللہ) تو خدا کی رحمت کو آپ نے تنگ اور محدود کر دیا، حالانکہ بہشت جس کا نام ہے وہ خود رحمت ہے۔ بہشت کا گوشہ گوشہ رحمت ہے۔ بہشت کی ہر شئے رحمت ہے۔ خدا کا وہاں ہر وقت دیدار ہونا عین رحمت ہے۔ مگر یہ بات وہ سمجھے جو رحمت کی ماہیت سے واقف ہو۔ آپ رحمت خداوندی سے دور ہیں، لہذا رحمت کو کیوں جاننے لگے۔

مجدد (احمد حسن شوکت) پر یہ الہام ہوا کہ مرزا قادیانی بالکل جھوٹا ہے، اس پر ہم نے کوئی الہام نہیں۔ وہ چونکہ ہماری رحمت کو تنگ اور محدود بتاتا ہے تو جیسا ہم قرآن میں فرما چکے ہیں کہ ان الشیاطین لیوحون الی اولیاء ھم اس پر شیاطین الہام کرتے ہیں کیونکہ وہ ہماری رحمت کے منکر ہیں۔ بہشت کے آٹھ دروازے اس لئے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ سبقت رحمتی علی غضبی یعنی میری رحمت غضب پر سبقت لے گئی ہے۔ اڈیٹر

(ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۱۶۔ اگست ۱۹۰۳ء نمبر ۳۱ جلد نمبر ۲۱ و ۲۳ ص ۴۔۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحاد کی تعلیم

اسی نمبر کے البدر قادیان میں قادیانی مرزا جی فرماتے ہیں کہ

قرآن شریف سے جو نتیجہ نجات کے بارے میں استنباط (مستنبط) ہوتا ہے وہ یہ کہ نجات نہ تو صوم سے ہے، نہ صلوۃ سے، نہ زکوۃ وصدقات سے، بلکہ محض دعا اور خدا کے فضل سے۔،

بھلا اس سے بڑھ کر کون سی ملحدانہ تعلیم ہوگی کہ نجات خدا تعالی کے فرض کئے ہوئے فرائض اور احکام بجالانے سے نہیں ہوتی، بلکہ محض دعا اور خدا کے فضل سے ہوتی ہے۔ کوئی شخص خدا تعالی کے احکام تو بجانہ لائے اور صرف دعا کرلیا کرے تو کیا اس کی نجات ہو جائے گی، اور ایسے شخص پر خدا تعالی کیوں کے فضل کرسکتا ہے ۔کلام مجید کی پہلی تعلیم پارہ الم کے شروع میں یہ ہے:

یقیمو ن الصلوۃ ومما رز قنا ھم ینفقو ن

آگے چل کر ارشاد ہوتا ہے:

اولئك علی ھد ی من ر بھم و اولئك ھم المفلحو ن

یعنی نماز پڑھنے والے، اپنی کمائی خرچ کرنے والے ہی فلاح (نجات) پانے والے ہیں۔ علی ہذا، اسی مضمون کی اور آیتیں بھی ہیں۔ معلوم نہیں مرزا جی نے اپنے قول کے موافق مذکورہ بالا نتیجہ قرآن کی کون سی آیت سے مستنبط کیا ہے کہ نماز، روزہ، زکوۃ، حج ادا نہ کرو، اور صرف دعا مانگو۔ بس خدا تعالی فضل کرے گا۔ بس اب کیا تھا، یار لوگ شراب خوری، عیاشی، فسق وفجور میں دھڑلے سے مصروف ہوں گے اور کبھی کبھی بھاگتے دوڑتے ٹکریں مارلیا کریں گے، اور دعا کرلیا کریں گے، بس بیڑا پار ہے۔ اور جب محض فضل نجات کا ذریعہ ہے، تو اس کھڑاگ کی بھی ضرورت نہیں، کیونکہ فضل کی تعریف یہ ہے کہ بے علت ہو۔

اسلام کی بنیاد چار چیزیں ہیں۔ نماز، روزہ، حج، زکوۃ۔ اور انہیں پر نجات منحصر ہے جیسے عناصر اربعہ پر اجسام کا وجود منحصر ہے، مگر مرزا جی انہیں چار ارکان کے مخالف ہیں۔ گویا اسلام کی بنیاد ڈھانا اور مسلمانوں میں وسیع المشربی کا طوفان پھیلانا، اور سب کو اسلامی شریعت سے آزاد اور مطلق العنان کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ اللہ!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ نماز جس کی نسبت آنحضرت ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

من ترك الصلوة معتمداً فقد كفر

اور : الفرق بين المومن و الكافر الصلوة

اور خود قرآن مجید میں ہے:

فويل للمصلين الذين هم عن صلاتهم ساهون

اور : اذا قاموا الى الصلوة قاموا كسالى

دیکھو نماز میں سستی کرنے والوں کے لئے وعید ہے، تو تارکوں کے لئے کیسی وعید ہونی چاہیے۔ لیکن قادیانی مرزاجی اس کی کچھ پرواہ نہیں کرتے، اور مسلمانوں کو تارک الصلوۃ بنانا اور فرقہ مرجئہ میں داخل کر کے جہنمی کرنا اور اسلام کو دنیا سے مٹانا چاہتے ہیں۔ لیکن اسلام تو کسی کے مٹائے تا قیامت مٹ نہیں سکتا، سینکڑوں ملحد اور مرتد پیدا ہوئے، مگر خود ہی مٹ گئے۔ اڈیٹر (ضمیمہ شحنہ ہند مطبوعہ ۱۶۔ اگست ۱۹۰۳ء نمبر ۳۱ جلد نمبر ۲۱ و ۲۳ ص ۵)

بے معنی الہام

قادیانی مرزاجی نے حال ہی میں تازہ بتازہ نو بنو ڈال کا ٹوٹا یہ الہام بیان کیا کہ

الفتنة و الصدقات۔ اور فرمایا کہ: اب الہام بھی اسے کیا کہیں، ایسی صاف اور واضح وحی ہوتی ہے کہ کسی قسم کے شک وشبہ کی بالکل گنجائش نہیں رہتی، شاذ و نادر ہی کوئی ایسی وحی ہو تو ہو، ورنہ ہر وحی میں پیشینگوئی ضرور ہوتی ہے۔

درین چہ شک! الہام کیا معنی، یہ تو آسمانی باپ کی وحی ہے، جس کا مطلب یا تو آسمانی باپ نے سمجھا ہے یا لیپالک (مرزا قادیانی) نے۔ الہام تو ابلاغ و تبلیغ اور ہدایت کے لئے ہوتا ہے جس کی صفت یہ ہے کہ واضح ہو، صاف ہو۔ کیا ایسا مجمل اور مہمل اور ناتمام کلام، ربانی الہام ہو سکتا ہے جس کا سر ہے نہ پاؤں۔

فتنہ اور صدقات، علاوہ اس کے کہ باہم متضاد ہیں، کیونکہ جہاں صدقہ اور خیرات ہوگا، وہاں کسی قسم کے فتنہ کو ہرگز دخل نہ ہوگا، اگر ان کو معطوف و معطوف علیہ مانا جائے، تو صرف مبتداء ہوگی جس کی خبر غتر بود ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔ بظاہر معلوم نہیں ہوتا کہ صدقے اور فتنے دونوں جمع ہو کر کیا کریں گے۔ لیکن مجدد (احمد حسن شوکت) اس کے معنی لیپا لک اور آسمانی باپ دونوں سے بڑھ کر سمجھتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ مرزائی لوگ کفر اور الحاد شرک اور بدعت کے کاموں تعمیر وغیرہ میں صدقات (چندہ) دیں گے اور فتنہ (غضب الٰہی) میں مبتلاء ہوں گے۔

اس الہام کے حقیقی معنی تو یہی ہیں اور لیپا لک (مرزا قادیانی) نے اس کے معنی یہ سمجھے ہیں کہ جلد جلد چندہ دو، ورنہ فتنہ میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ سر نیچے ہوگا اور ٹانگیں اوپر۔ اور پھر کیا عجب ہے کہ سولی پر لٹکائے جاؤ کیونکہ قادیانی مسیح وہ مسیح نہیں کہ خود سولی پر لٹک کر دنیا کا کفارہ بنے اور سب کو پاک کر دے۔ یہ تو وہ مسیح ہے کہ اوروں کو سولی پر چڑھائے گا اور خود ناپاک رہے گا۔

یہ ویسا ہی الہام ہے جیسا چند سال قبل ہوا کرتا تھا کہ فلاں اور فلاں مارا جائے گا، اس کے پیٹ میں بغدا بھونکا جائے گا، اور اس کے سر پر آرہ چلایا جائے گا، فلاں کو کولہو میں پیلیں گے، اور فلاں کو تہِ تیغ کریں گے۔ اتنا فرق ہے کہ یہ غضب ناک الہام خاص و عام دونوں کے لئے تھا جس کی بولتی مجسٹریٹ گورداسپور نے بند کر دی۔ لیپا لک (مرزا قادیانی) اور باپ (مرزا قادیانی کا ملہم) دونوں سہم گئے۔ خطا ہو گئے، اب از سر نو یہ غضبی الہام خاص خاص مرزائیوں کے لئے ہوا ہے کہ بچہ جی! صدقہ نہ دو گے، تو ایسے اڑ گڑے میں جوتے جاؤ گے کہ لید تک نکل پڑے گی، اور گھاس دانہ اور راتب سب بھول جاؤ گے۔ کبھی کبھی کا کھایا پیا اگلنا پڑے گا۔

ہم تو کچھ نہیں کہتے، ہاں مرزائیوں کو چوہے کا بل ڈھونڈ لینا چاہیے۔ خیر اسی میں کہ جو کچھ کماؤ سیدھا قادیان کو چلتا کرو، ورنہ تم ہو اور طرح طرح کے فتنے اور بلائیں ہیں۔ پھر تو بھاگتے راہ نہ ملے گی۔ نہ آسمان پناہ دے گا نہ زمین۔

اسکے مقابلے میں مجدد السنہ مشرقیہ شوکت اللہ پر یہ الہام ہوا ہے کہ:

الفتنة و الد جا ل ۔ البرو زی و الطا عو ن۔ البروزی و اللعنة ۔ الملحد و النار ۔ المفتری و الا د با ر ۔ و الکذا ب البطا ل و الد جال ا لکذا ب ۔ و السجین ۔ الجا عل و العذا ب المھین ۔ المنکر المر تد المر ید و سو ط النار و الحد ید ۔ و غلوھتم الجحیم ۔ صلوہ ثم فی سلسلة زر عھا سبعو ن زرا عاً دا سلکو ہ ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لعنتی الی یو م الدین

ناظرین غور فرما سکتے ہیں کہ ہمارا الہام فصیح وبلیغ مربوط ومضبوط ہے یا آسمانی باپ کا الہام جو لیپا لک پر ہوا ہے۔ اڈیٹر (ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ۔ ۱۶۔ اگست ۱۹۰۳ء نمبر ۳۱ جلد ۲۱ و ۲۳ ص ۶۔۷)

مسیح موعود کے زمانے میں عمریں بڑھ جائیں گی

قادیانی مرزا جی فرماتے ہیں:

اس کے یہ معنی نہیں کہ موت کا دروازہ بند ہو جائے گا بلکہ یہ معنی ہیں کہ جو لوگ اس کے (جعلی مسیح کے) مویداور جان و مال سے اس کے ساتھ ہوں گے اور ہر حال میں اس کے شفیق و رفیق ہوں گے ان کی عمریں بڑھادی جائیں گی اور وہ لوگ دیر تک زندہ رہیں گے۔ الخ

اس مردودیت ونمرودیت اور استکبار کو ملاحظہ فرمایئے کہ مذکورہ بالا عبارت میں مردود نے خدا تعالی کا کہیں نام نہیں لیا۔ صرف یہ لکھا کہ ان کی عمریں بڑھادی جائیں گی، گویا یہ دجال عمریں بڑھائے گا۔

کلام مجید میں تو خدا تعالی یہ حکم دے کہ

لا تقو لن لشیء انی فا عل ذ لك غداً ا لا ان يشاء الله

اور یہ مردود استثناء بھی نہ کرے، گویا اپنے کو فاعل ومختار اور قادر مطلق سمجھے، پھر اعمال حسنہ اور تقوی اللہ کا بھی ذکر نہیں، صرف مسیح موعود کا ذکر ہے کہ جو لوگ جان و مال سے اسکے ساتھ ہوں گے، وہ ان کی عمریں بڑھادے گا۔ اس کا دوسرا پہلو یہ نکلا کہ جو لوگ جان و مال سے اسکے ساتھ ہوں گے، اور جس طرح ممکن ہوگا سو گھر مار، ڈاکہ ڈال کر بھی لوگ چندہ نہ دیں گے، ان کی عمریں کم ہو جائیں گی اور وہ مر جائیں گے۔ گویا خلق اللہ کی حیات وممات مرزا قادیانی کو چندہ دینے اور نہ دینے پر موقوف ہوئی۔

ہم حیران ہیں کہ جب مرزا جی چندہ نہ دینے والوں کی عمریں گھٹا سکتے ہیں، یعنی ان کو ہلاک کر سکتے ہیں، تو چندہ دینے والوں پر ہمیشہ کے لئے موت کا دروازہ کیوں بند نہیں کر سکتے۔ الغرض مقصود تو چندہ ہے جس طرح بنے چندہ دو۔ چندے ہی کے لئے طرح طرح کی دھمکیاں ہیں۔ جرنیلی آرڈر ہیں۔ الہام بھی اسی کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتے ہیں۔ وعظ بھی اسی کا ہوتا ہے۔ مرزائی اخباروں کا کوئی پرچہ ایسا نہیں ہوتا جس میں چندہ کے لئے ہاتھ نہ پھیلائے جاتے ہوں، اور یہ تازیانہ نہ جمایا جاتا ہو، اور دھمکی نہ دی جاتی ہو کہ جو لوگ چندہ نہ دیں گے بیعت کے رجسٹر سے ان کا نام خارج کر دیا جائے گا۔

بھلا کسی نبی نے آج تک ایسا کیا ہے، اور یوں کاسہ گدائی گھر گھر اور در در پھرایا ہے کہ میرے پاس وہی لوگ آئیں جو چندہ دیں۔ یعنی موٹی چڑیا اور چرب شکار ہوں۔ انبیاء کرام کو تو سب سے پہلے غریبوں اور مسکینوں نے قبول کیا ہے، اور وہ لوگ انبیاء کرام کی بیعت میں داخل ہوئے ہیں جنھوں نے دنیا پر لات ماردی ہے۔ کیونکہ سب سے پہلے انبیاء کرام نے دنیا پر لات ماری ہے۔ پھر مرزا جی بارہا اسباب پرستی کے خلاف وعظ کرتے ہیں اور توکل کی تلقین کرتے ہیں، لیکن چندہ طلب کرنا اسباب پرستی نہیں، یہ خدا پرستی ہے۔ یہ تو کھلی شکم پرستی اور عیش پرستی ہے۔ مرزا جی کی نبوت اور بعثت کا وجود تو صرف چندہ پر ہے۔ یہ نہیں تو نبوت گاؤ خورد اور بعثت دریا برد ہے۔ لا حول و لا قوة الا با لله ۔اڈیٹر۔ (ضمیمہ شحنہ ہند ۱۶۔ اگست ۱۹۰۳ء نمبر ۳۱ جلد ۲۱ و ۲۳ ص ۷۔۸)

اسلام سے ارتداد کی وجہ

قادیانی مرزا جی سچ کہتے ہیں کہ خود غرض آدمی اغراض کی وجہ سے اہل اقبال کے ساتھ ہو لیتے ہیں۔ سوال یہ تھا کہ لوگ مرزائیت سے کیوں تائب ہوتے ہیں اور کس لئے فسخ بیعت کرتے ہیں، اس کا جواب مرزا جی نے کتنا معقول دیا ہے۔ مطلب یہی ہوا نا کہ میں دولت مند ہو گیا ہوں اس لئے لوگ میرے پیچھے ہو لئے ہیں۔ یہ بات مرزا جی نے تجربے سے کہی ہے کیونکہ بہت سے خود غرض اپاہج جن کو ہر طرف سے جواب مل گیا ہے، اور خدا نے بھی ان کو جواب دے دیا ہے، قادیان میں پڑے روٹیاں توڑ رہے ہیں، اور مرزا جی کے دم قدم اور ان کے منارے کی خیر منا رہے ہیں کہ اس کی جڑ تحت الثری میں ہو، اور شاخیں عالم بالا میں۔ یہ لوگ بے شک اسلام ہی سے ارتداد کر کے قادیان آئے ہیں۔ جب دولت مندی اور اقبال مندی ہے تو خلوص اور للٰہیت معلوم۔ غریب غرباء اور اپاہج اور نادار مفلس تو محض لالچ اور طمع سے شامل ہوتے ہیں وہ پکے مومن نہیں ہیں۔ سچے اور پکے مومن تو مالدار ہیں جو مرزا جی کا خزانہ بھرتے اور آپ کی مستورات کو سونے کے جڑاؤ زیوروں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنانے کا موقع دیتے ہیں۔پس مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تمام منافقین جو قادیان میں تر لقمے کھا کھا کر اینڈ رہے ہیں، بیک بنی ودوگوش بارہ پتھر باہر نکال دیئے جائیں،اوران کی جگہ قارون کے پوتے پڑپوتے وارد کردیں جو کماؤپوت بن کر رہیں۔اڈیٹر (ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ۔۱۶۔اگست۱۹۰۳ءنمبر۳۱ جلد۲۱و۲۳ص۸)

مسیح اورمہدی کیوں پیدا ہوتے ہیں

فطری طور پر انسان اپنے کو دوسرے بااقبال انسانوں کی مانند بنانا چاہتا ہے،اوراس مقصد کے لئے طرح طرح کی تدابیر اور وسائل اور مکروحیل کام میں لاتا ہے۔دنیا میں اکثر واقعات بلکہ خونریزیاں اسی رشک اور خبط اور دنیوی جاہ وجلال کے لئے ہوئیں۔سوڈان میں مہدیوں کے متواتر پیدا ہونے کے یہی وجوہ ہیں۔قادیانی مرزاجی نے سوچا کہ نبی بننا کیا مشکل ہے،نبوت میں کون سا عنقا کا پر ہے۔ایک لاکھ کئی ہزار پیغمبر جو دنیا میں گزرے ہیں سب کے سب انسان تھے۔اگر وہ انسان نہ ہوتے بلکہ فرشتے ہوتے،تب تو البتہ مشکل تھی مگر جب ہر جگہ انسانیت ہی کا ظہور ہے،تو جو کام ایک انسان نے کیا،کیا وجہ ہے کہ اس کو دوسرا انسان نہ کر سکے۔اور جو صفت ایک انسان میں ہے،کیا وجہ ہے کہ دوسرے انسان میں نہ ہو،یا وہ اپنے میں پیدا نہ کرسکے۔قدرت الٰہی بخیل نہیں،وہ سب کو ایک آنکھ دیکھتی ہے،وہ ہر انسان کو نبی بنا سکتی ہے۔بلکہ خود ہر انسان چاہے تو نبی بن سکتا ہے،بشرطیکہ وہ اپنے کو پست فطرت نہ بنائے،اوراولوالعزمی کو طاق نسیان پر نہ دھرے۔

مرزاجی نے کہا حواس خمسہ قوت مدرکہ دماغ عقل وغیرہ جو کچھ انبیاء میں تھا،مجھ میں بھی موجود ہے بلکہ ان سے کئی حصہ زیادہ۔اور کسی شخص کا امتی (غلام) بننا ایک ذی عقل اور ذی ہوش کے لئے باعث ننگ ہے اور عالی فطرت انسان کا کام ہے کہ اوروں (جاہلوں اور وحشیوں) کو اپنا امتی بنائے،نہ کہ خود کسی کا امتی اور غلام بنے۔والدین نے میرا نام غلام احمد رکھا،اگر وہ زندہ ہوتے تو میں مزہ دکھاتا۔باپ کی تو داڑھی گھسوٹا اور ماں کا چونڈا پکڑ کر گھسیٹتا کہ تم نے کیا جھک مارا کہ مجھے عرب کے ایک امی کا غلام بنادیا۔خیر میں اب اس کی یوں تاویل کرتا ہوں کہ احمد خود میں ہوں،یعنی آپ اپنا غلام ہوں۔خود ہی غلام اور خود ہی آقا ہوں۔ایسے تیسے ماں باپ نے جیسی میری توہین کی تھی،اس سے سوحصہ زیادہ میں نے اپنی عزت ووقعت بڑھالی۔کیا معنی کہ خود نبی بن گیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دولاکھ آدمیوں کو اپنی امت (غلام) بنا کر ان کی ناک میں نکیل ڈال دی۔ اب جس طرح چاہتا ہوں ان سے اٹھک بیٹھک کراتا ہوں، اور اون کا گاڑھے خون کا کمایا ہوا روپیہ مانگ لیتا ہوں، اور سقنقوری حلوہ اور معجونیں کھاتا ہوں،۔

دوم، جب حیا اور ایمان اٹھ گیا، تو انسان سب کچھ بن سکتا ہے۔ نبی کیا معنی، خدا بن سکتا ہے۔ بات یہ ہے کہ دنیوی طمع اور حبّ جاہ نے مرزا قادیانی کا کانشنس بالکل الٹا توّا بنا دیا، نور ایمان سلب ہو گیا۔ اب اپنے کو جو چاہیں بنا دیں۔ تمام کاروائیاں کانشنس کے خلاف ہیں۔ اپنی غلطی کبھی تسلیم نہ کریں گے۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ ان کی پیشین گوئیاں عبداللہ آتھم کا مرنا، اور آسمانی منکوحہ کا ان کے قبضے میں آنا وغیرہ سراسر غلط نکلیں۔ لیکن مرزا جی سے غلطیوں کا کوئی اقرار تو کرالے۔ آسمانی باپ ہی آسمان سے نازل ہو کر غلطیوں پر متنبّی کرے جب بھی انشاء اللہ اقرار نہ کریں گے۔ اقرار کریں تو نبوت باطل ہوتی ہے کیونکہ نبی جھوٹ نہیں بولتے۔ لیکن چونکہ مرزا جی اپنے جھوٹ کے سچ کرنے کی تاویلیں گھڑتے ہیں، لہذا ایک جھوٹ کے ثابت کرنے کو بہت سے جھوٹ بولتے ہیں، پھر بھی سچے نبی بلکہ خاتم الانبیاء ہیں۔

مرزا جی کو اپنے پاکھنڈ کا حال اچھی طرح معلوم ہے۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ میں روپ گانٹھ رہا ہوں ان کو خوب معلوم ہے کہ جس طرح ۱۳ سو برس میں میرے دوسرے بھائی جعلی مہدی وغیرہ بنتے چلے آئے ہیں اور اب موجود ہیں، ایسا ہی میں ہوں۔ اور ممکن ہے کہ میرے بعد بھی کوئی عیار اور چالاک پیدا ہو کر..مہدی بن جائے، پھر بھی اپنے کو خاتم الخلفاء (خاتم الانبیاء) بنالیا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ آپ بروزی اور ظلی محمد ہیں، یعنی آنحضرت ﷺ کی روح اطیب نے ان کے جسد اخبث میں حلول اور بروز کیا ہے۔ بروز اور حلول اور تناسخ تینوں ایک ہیں۔ گویا آپ نے ہنود پر یہی ثابت کرنا چاہا ہے کہ..جس کلینک اوتار یا کلجگ اوتار کے آنے کا ذکر ہے وہ میں ہوں، تو چونکہ آپ اپنے کو آنحضرت ﷺ کا بروزی بتاتے ہیں اور آپ ﷺ خاتم النبیین تھے تو بروزی بھی ضرور ہے کہ خاتم الخلفاء (خاتم الانبیاء) ہو۔ اس لئے آپ نے اپنے کو خاتم الانبیاء کا لقب عطا کیا ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ آپ عیسی مسیح بھی بنے، مہدی بھی بنے، بروزی محمد بھی بنے، کلنک اوتار بھی بنے، مگر نہ تو عیسائیوں نے آپ کو مسیح مانا، نہ مسلمانوں نے مسیح اور مہدی، نہ ہنود نے کلنک اوتار اور آریا نے تو ایسی گت بنائی اور بنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے ہیں کہ مرزا جی کا دل ہی جانتا ہے۔ اگر آپ سچے ہوتے تو کوئی گروہ تو مانتا۔ نظروں میں گر جانے کی وجہ یہ ہوئی کہ آپ سبھی کچھ بن گئے۔ مجدد نبی مسیح مہدی اوتار، مگر بالآخر کچھ بھی نہ رہے۔ سر پر برنگ زلف چڑھے اور گر گئے۔ اور کچھ بگڑے دل یا اعجوبہ پرست یا بھوکے مسلمان آپ کے ساتھ ہو لئے ہیں، تو ان پر نہ پھولئے۔ یہ چندروز کی ہوا ہے۔ جب تار و پود کھل جائے گا تو یکے بعد دیگرے سب کے سب فـفـروا ہو جائیں گے۔ چنانچہ ٹپکا ٹپکی تو ابھی سے لگ گئی ہے۔ یہ خدا کی عنایت اور جادہ توفیق محض ضمیمہ کی وجہ سے ہے۔

سوم: سادہ لوحی اور بوالہوسی، انسان کے ساتھ لگی ہے۔ جب تک حمقاء کا وجود دنیا میں باقی ہے، جھوٹے مہدی اور مسیح اور نبی پیدا ہوتے ہی رہیں گے۔ اس معاملہ میں وحشی اور مہذب قومیں دونوں برابر ہیں۔ کیا معنی کہ جس طرح سوڈان میں متواتر مہدی پیدا ہوئے، اسی طرح اب یورپ میں مسیح پیدا ہوئے۔ لندن میں مسٹر پگٹ اور پیرس میں ڈاکٹر ڈوئی۔ اگر یورپ میں فلسفہ کی تعلیم نے جیسا کہ دعوی کیا جاتا ہے عقل مندی پھیلائی ہوتی تو مسیحوں کا پیدا ہونا محال تھا۔ صدق اللہ: ان الانسان خلق هلوعاً،

جب عالم بالا کی تہذیب اور تعلیم و تربیت کی یہ کیفیت ہے، تو ہندوستان جو جہالت کے گڑھے میں گرا ہوا ہے اور پھر مسلمان جو اعجوبہ پرستی میں لاجواب ہیں، کیوں مہدی اور مسیح پیدا نہ کر لیں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ مرزا جی عیاری خراری چالا کی بے باکی میں آج کے روز اپنی نظیر نہیں رکھتے۔ دس پانچ ہزار آدمیوں کو مونڈنا اور پھر ان سے رقمیں اینٹھنا اور مختلف کارخانے کھڑے کر دینا، ہر شخص کا کام نہیں۔ پھر دل اور گردہ بھی بہت بڑا ہے، یعنی بعد ختم نبوت نبی بن جانا مرزا جی کے سوا دوسرے مسلمان کا کام نہیں۔

(ضمیمہ اخبار شحنہ ہند میرٹھ ۲۴ اگست ۱۹۰۳ء نمبر ۳۲ جلد ۲۱ و ۲۳ ص ۱۔۲)

قادیانی مرزا اور امیر کابل

کچھ دن گذرے کہ ملا لطیف جو علاقہ سرحد میں جاگیر دار تھا، اور امیر کابل سے اچھا رسوخ رکھتا تھا، حج بیت اللہ کے لئے تیار ہوا۔ تقریباً ایک ہزار روپیہ امیر کابل کی طرف سے اس کو زادراہ ملا۔ جب ملا صاحب مکہ معظّمہ کو روانہ ہوئے تو راستہ میں قادیان میں وارد ہوئے اور قادیانی مسیح موعود کی باتوں میں آ کر ان کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرید بن گئے۔ مکہ معظمّہ جانے کا ارادہ فسخ کر کے مرزا صاحب کے لئے وعظ کرنے کی ٹھانی۔ جب یہ معاملہ امیر کابل کو معلوم ہوا تو انہیں کسی طرح بلوا کر سمجھایا کہ یہ فرقہ خارج از اسلام ہے اور مکہ معظمّہ اور مدینہ کے علماء کے فتوی موجود ہیں، لہذا اس خیال سے باز آ ؤ۔ اور سوچنے کے لئے مہلت بھی دی گئی۔ لیکن ملا لطیف اپنی ہی بات پر ڈٹے رہے۔ اور یہ امید رہی کہ اگر ہم کو کوئی ایذا پہنچاوے گا، تو اس کی خبر ہمارے مسیح کو بذریعہ الہام پہلے ہی ہو جائے گی، اور وہ ضرور مدد کریں گے۔ لیکن بعد ایام مہلت ملا صاحب توپ کے سامنے کھڑے کر کے اڑا دیئے گئے۔

ہم بڑے افسوس کے ساتھ ظاہر کرتے ہیں کہ شائد اب وہ الہام کی تار، جو آسمانی خدا اور قادیانی مرزا کے درمیان لگی ہوئی تھی، جس کے سبب سے وہ آنے والے واقعوں کو پہلے ہی جان جاتے تھے، ٹوٹ گئی ہے۔ لیکن نہیں، شاید بوڑھا ہونے کے سبب وہ الہام کا مقناطیسی اثر جاتا رہا ہے یا دوسرے بادشاہ کی حکومت میں یہ ڈھکوسلے نہیں چل سکتے۔ خیر کچھ ہو پول تو کھل ہی گیا۔

نوٹ: یہ بالکل سچ ہے کیونکہ یہ میرے ایک دوست سے ملا لطیف کے چچیرے بھائی نے بیان کی ہے۔ اور اس واقعہ کو ایک ماہ کے قریب گذرا ہے۔ راقم: نامہ نگار سرحد ساکن بنوں۔ پنجاب سماچار۔

اڈیٹر شحنہ۔ ضمیمہ میں اس معاملے پر بحث ہو چکی ہے اور ایک صاحب اعلان دے چکے ہیں کہ اگر مرزا غلام احمد صاحب افغانستان جائیں تو میں پچاس ہزار روپئہ دینے کو تیار ہوں۔

اور ہم تو کہتے ہیں کہ مرزا جی کابل خود تو کیا جائیں گے، اپنا ڈیپوٹیشن بھیجتے ہوئے بھی کپکپاتے ہیں کیونکہ افغانی عمل داری میں ملحدوں اور مرتدوں کے ساتھ زبان سیف سے تصفیہ کیا جاتا ہے، نہ قلم وزبان سے۔ وہاں دلیل وبیل طاق پر دھر دی جاتی ہے، اور سیدھا دار البوار کو چلتا کر دیا جاتا ہے۔

کشتہ زن تو میگوئی کہ من نبی ہستم متنبّی الہہ ہستم، مسیح موعود ہستم، مہدی ہستم مایاں یار سر تراش دوش تو جدا میکنم وترا ازیں زحمتہا کہ برخود قبول کردہء مے رہا ہم اے مادر بخطا، باش کہ ترا نزد ندیمان و جلیسان وانیسان تو یعنی نزد نمرود وفرعون میر سانید وخطہ پنجاب بل قلم رو ہندوستان را از وجود بے بہبود وجسم خبیث تو پاک کنیم۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ کہہ کر ایک بغدا رسید کرتے ہیں، تو سر بھٹا سا گردن سے الگ جا پڑا، اور دوسرا بغدا جو رسید کیا جاتا ہے تو زمین پر آنتوں کا ڈھیر ہو گیا، ادھر دوزخ کے مالک نے ندا دی کہ اہلاً وسہلاً خوش آمدی۔ اور جناب باری نے حکم دیا ... فوق رأسه من عذاب الحمیم ذق انك انت العزیز الکریم۔ بھلا مرزا جی یا مرزائی کابل جائیں اور جہنم میں داخل ہوں۔ توبہ توبہ۔ اڈیٹر (ضمیمہ اخبار شحنہ ہند میرٹھ ۲۴ اگست ۱۹۰۳ء نمبر ۳۲ جلد ۲۱ و ۲۳ ص ۲-۳)

کفر بھی اور اشاعت اسلام بھی

اخبار زمین دار لاہور لکھتا ہے کہ اکثر مسلمان تو مرزا صاحب قادیانی کے مکفر یا سخت مخالف ہیں، مگر یہ عجیب کفر ہے کہ اشاعت اسلام یہی کر رہا ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ مرزا جی کا کفر جو اشاعت اسلام کر رہا ہے، کچھ بھی عجب نہیں۔ ہاں ہمارے ہم عصر کو ایسے کفر کا عجب معلوم ہونا عجیب تر ہے۔ شائد قرآن وحدیث پر اس کی نظر نہیں۔ قرآن کریم میں ہے و لکن رسول الله و خاتم النبیین۔ جب آنحضرت ﷺ پر نبوت کا خاتمہ ہو چکا تو اب کسی مرتد اور ملحد کا یہ دعوی کرنا کہ میں نبی بلکہ خاتم الخلفاء (خاتم الانبیاء) ہوں، قرآن کو جھٹلانا ہے، جو صریح کفر ہے۔ اب خود غرضی کی یہ تاویل رکیک کہ نبوت کاملہ کا خاتمہ ہوا ہے، نہ کہ نبوت ناقصہ کا۔ اور مرزا جی ناقص نبی ہیں اور ناقص انبیاء قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے، کسی عقل مند کا کام تو ہے نہیں کہ ایسی لغو تاویل کو مانے۔

دین اسلام تو حسب آیت الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی کامل پورا مکمل ہے اور جو انبیاء اس میں قیامت تک پیدا ہوں وہ ناقص۔ پھر خدا تعالی کی اس میں کیا حکمت ہے کہ پہلے تو ایک کامل نبی بھیجے اور پھر بہت سے ناقص انبیاء بھیجنے کا تانتا باندھ دے، کیونکہ کامل کے بعد ناقص کی کیا ضرورت ہے۔ ایسی تاویل اور ایسا عقیدہ کفر نہیں تو کیا ہے، اور اس میں تعجب کیسا۔

پھر جب کہ مرزا جی بروزی نبی یعنی ہو بہو معاذ اللہ آنحضرت ﷺ ہیں جو ہر طرح کامل و اکمل نبی تھے تو آپ ناقص نبی کیوں ہیں۔ معلوم ہوا کہ بروزی نبی نہیں ہیں، بلکہ کسی کے برازی ہیں۔

پھر ناقص بھی اور خاتم الخلفاء یعنی خاتم الانبیاء بھی۔ ایک حماقت ہو تو صبر کیا جائے آپ تو خیریت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے حماقتوں کا مجسمہ ہیں۔

ہمارے ہم عصر اخبار زمین دار کو مرزا جی کے کفر اور دعوی اشاعت اسلام پر کچھ تعجب نہ کرنا چاہیے۔ اجتماع ضدین و نقیضین تو ان کی قسمت میں لکھا ہے۔یعنی جس طرح کفر اور اسلام میں ضد اور نقیض ہے، اسی طرح مرزا جی کے سب دعوی باہم متناقض و متضاد ہیں۔جیسا کہ ہم نہ صرف اب، بلکہ بارہا ثابت کر چکے ہیں۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ میرے بعد ۳۰ جھوٹے دجال پیدا ہوں گے، ان میں سے ہر ایک یہی زعم کرے گا کہ میں نبی ہوں حالانکہ لا نبی بعدی یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔یہ پیش گوئی بالکل پوری ہو رہی ہے مسیلمہ سے لے کر اب تک کتنے جھوٹے نبی اور مہدی پیدا ہوئے۔اور سوڈان میں تو دس پانچ برس کے بعد مہدی پیدا ہوتے ہی رہتے ہیں۔یہ سب نبی کفر کے ساتھ اشاعت اسلام ہی کا دعوی کرتے ہیں اور یہی دعوی کرتے کرتے فی النار ہو جاتے ہیں۔پس ہمارے ہم عصر کو مرزا جی کے کفر کے ساتھ اشاعت اسلام پر بالکل تعجب نہ کرنا چاہیے۔مرزا جی تو اپنے جدید مذہب اور کفریہ عقائد کی اشاعت کرتے ہیں۔اسلام کا دعوی سادہ لوحوں اور بوالہوسوں کے پھانسنے کا ایک لاسا ہے: ماخوب مے شناسیم پیران پارسارا۔

ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارا ہمعصر اگر مرزا جی کے کیرکٹر پر اچھی طرح غور کرے گا، تو جس تعجب کا اس نے اظہار کیا ہے، وہ بالکل جاتا رہے گا۔اڈیٹر (ضمیمہ اخبار شحنہ ہند میرٹھ ۲۴ اگست ۱۹۰۳ء نمبر ۳۲ جلد ۲۱ و ۲۳ ص ۳۔۴)

ڈاکٹر ڈوئی کے پاس کئی کروڑ ڈالر

اخباروں میں یہ خبر چکر کاٹ رہی ہے کہ ایک حواری نے ڈاکٹر ڈوئی پر کسی وجہ سے لائیبل کی نالش دائر کی تھی، مقدمے کے دوران تحقیق میں معلوم ہوا کہ ڈاکٹر صاحب کے پاس کئی کروڑ ڈالر جمع ہیں۔،

مسیح موعود بننے کے یہ مزے اور گل چھرے ہیں۔ہم کو افسوس ہے کہ مرزا جی کو ۳۰ سال تک مسیحیت ومہدویت کے پاپڑ بیلتے گزر گئے، مگر کئی کروڑ کیا معنی، کئی لاکھ روپیہ بھی نصیب نہ ہوا۔ہاں مرزائیوں کے پاس دو چار دس پانچ ہزار کا زیور مرصع بجواہرات ضرور موجود ہے۔اور سنا ہے کہ مرزا جی نے کچھ جائداد بھی اپنی جیب سے روپیہ دے کر اوروں کے نام سے خریدی یا رہن کی ہے۔بس یہی کائنات اور یہی اوڑھنا اور بچھونا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے نزدیک تو قادیان میں وہی حواری اچھے ہیں، جو زندہ پیر کے مجاور بنے بیٹھے ہیں اور چڑھاوے چکھ رہے ہیں، اور ایسے تو ندیلے اور لحیم شحیم ہو گئے ہیں کہ اگر کاٹو تو خون نہ نکلے گا، چربی ہی چربی برآمد ہوگی۔ مزے میں درحقیقت یہ لوگ ہیں۔ دلالی میں مرزا جی کے تو ہاتھ ہی کالے ہیں۔...

کس قدر افسوس ہے کہ دو لاکھ مرید، اور ہمیشہ دست سوال کشادہ ہے۔ کاسہ گدائی گشت کرتا ہے۔ جھڑکیاں دی جاتی ہیں، ڈانٹ بتائی جاتی ہے۔ قارون کے سگوں نادہندوں کے ہمیشہ اخباروں میں ترلے لئے جاتے ہیں۔ پھر بھی مرزائی فنڈ میں دس ہزار پانچ ہزار روپیہ بھی جمع نہیں۔ بات یہ ہے کہ مرید ہی نالائق ہیں۔ اگر اپنے بروزی نبی کے سر پر سارا مال ومتاع..جمع پونجی قربان نہ کر دیا، تو ایسے مریدوں کو لے کر کیا بھاڑ میں جھونکیں۔..اگر مرزا جی تنہا بیک بینی و دو گوش ٹڑوں ٹوں ہوتے اور نبوت کا دعوی کرتے اور پھوٹی کوڑی بھی جیب میں نہ ہوتی، تو کچھ غم نہ تھا، کیونکہ مجبوری تھی۔ غصہ تو ہم کو اس بات پر ہے کہ مرزا جی کے دو لاکھ والنٹئر کس مرض کے دارو ہیں۔ اگر سب کے سب کاسہ گدائی میں ایک ایک پیسہ ڈالیں، تو دو لاکھ پیسے ہوتے ہیں۔ پھر چندے مختلف ہیں۔ منارے کا چندہ، اسکول کا چندہ، مقدمات کا چندہ، مرزائی مہمانوں کی خاطر مدارات کا چندہ، اشتہارات کا چندہ، جدید مطبوعات کا چندہ، لات ومنات یعنی مرزا جی کی تصویرات کا چندہ۔ فی چندہ ایک ایک پیسہ، گویا قطرہ قطرہ دریا ہوتا ہے۔ مگر مرزائیوں نے تو ایسی ہتھیا ہاری ہے کہ سب کا منہ جھلس دیا جائے۔ اور تو کیا کم بختوں کو ذرا شرم نہیں آتی کی ان کا بروزی نبی اور امام آئے دن پیسے کوڑی کے لئے ہاتھ پھیلاتا ہے۔ عقیدت اور ارادت کے تو یہ معنی ہیں کہ..جو کچھ ہو، سب قادیان میں جھونک دیں اور بال بچوں کو سنکھیا دے دیں۔ ڈاکا ڈالیں، چوری کریں، مگر بروزی نبی کا پیٹ بھریں۔ آنتوں کا گودا تک نکال کے دے دیں۔ نہیں تو یاد رکھنا مجدد السنہ مشرقیہ (احمد حسن شوکت) ایک ایک کے کان پکڑ کر افریقہ کو چلتا کر دے گا، اور سب کے سب سومالی ملاں کے حوالے کر دیئے جائیں گے، جہاں نہ دانہ ہے، نہ پانی، مگنے کو پان پان سیر، اور کھانے کو پیسا بھر نہیں۔..

ہمارے امام الزمان ہمارے مسیح موعود ہمارے..بروزی نبی، مگر ٹکا خرچ کرتے تھیلی اور بٹوے کے منہ میں چنٹیں پڑ جاتی ہیں۔ قسم ہے آسمانی باپ اگر ہم نے پھر سنا کہ چندہ دینے میں کسی نے جھول جھال لگائی ہے، تو ہم سے برا کوئی نہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ بہت سے نو گرفتار مرزائی چندے کی ک مشقت اٹھانے کو دوبھر سمجھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر کاندھے سے جوا پھینک کر چمپت ہو گئے ہیں۔آخر ہم بھی تو دیکھیں وہ جائیں گے کہاں،اور رہیں گے کہاں ۔چارطرف آسمانی باپ کی عمل داری اور دنیا میں لیپا لک کا سکہ جاری ہے۔جہاں جائیں گے، پڑے جائیں گے، دھرے جائیں گے۔ہم پولیس والوں کے حوالے کئے جائیں گے، کھڑے کھڑے ہگیں گے اور لیٹے لیٹے موتیں گے۔اڈیٹر (ضمیمہ اخبار شحنہ ہند وطوطی ہند میرٹھ یکم ستمبر ۱۹۰۳ء نمبر ۳۳ جلد ۲۱ و ۲۳ ص ۱۔۲)

تازہ بے معنی الہام

گورداسپور میں مرزائیوں کے مقدمات فوجداری چل رہے ہیں۔تعجب ہے کہ مسیح موعود اور امام الزمان کا اجلاس چھوڑ کر یہ مقدمات برٹش عدالتوں میں گئے۔جب کہ دنیا پر لیپا لک کا ہر طرح قبضہ ہے اور آسمانی باپ کمک پر ہے تو مخالفوں کو خود سزا مل جاتی، ان کے گھروں کا اتالیقہ ہو جاتا، ان سے جیل خانے بھر جاتے، دریائے شور کی زمینیں آباد ہو جاتیں۔ایک ایک مخالف پر طاعون مسلط ہو جاتا جو لیپا لک کا ایڈی کانگ ہے۔مگر مرزائیوں نے لٹیا ڈبو دی۔ایسا اجلاس چھوڑ کر انگریزی اجلاس میں گئے اور اپنے ساتھ لیپا لک کو بھی سبک اور خفیف کیا۔

بات یہ ہے کہ انگریزی عدالتیں آسمانی باپ اور اس کے لیپا لک (مرزا قادیانی) سے بہت زبردست ہیں اور تو اور جب سے مقدمات کے دائر ہونے کا سلسلہ شروع ہوا ہے، جس کو تقریباً گیارہ ماہ ہوئے، الہام بھی غت ربود ہو گیا۔اس عرصہ میں آسمانی باپ گونگے کا گڑ کھا گیا، اور لیپا لک گپ چپ کے لڈو۔انگریزی عدالتوں کا کچھ ایسا خوف غالب ہوا کہ دونوں کا ناطقہ بند ہو گیا۔

اب ذرا عدالت کا رخ اور تاؤ دیکھ کر ادھر تو آسمانی باپ نے مہر سکوت توڑی، ادھر ننھا منا چھٹو لیپا لک ہوں ہاں کرنے اور چرغنے لگا۔چنانچہ خاص گورداسپور میں جب مقدمہ کی چند پیشیاں ہوئیں اور لیپا لک بھی بطور شہادت حاضر ہوا، تو آسمانی باپ نے کھٹ سے یہ الہام ٹپکا دیا:

ساکرمك بعد التوهين ۔یعنی میں توہین کے بعد تجھے بزرگی دونگا۔

یہ الہام سنتے ہی راسخ الاعتقاد مرزائیوں کے عقیدے کی کڑھائی میں اوبال آیا...کہنے لگے کہ بس فتح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، پانچوں گھی میں اور سر چولھے میں۔

یہ فقرہ ایسا بھدا اور بے ربط اور لچر ہے کہ ہدایۃ النحو اور کافیہ پڑھنے والے طلبہ اس سے بہتر گھڑ لیتے ہیں۔آپ فرماتے ہیں بعد التو ھین۔جب توہین کامل طور پر ہوچکی ،یعنی مولوی کرم الدین کے استغاثے پر آپ کے نام وارنٹ نکلا، تو اب اکرام کیسا۔اور نہ صرف لیپا لک کی بلکہ خود آسمانی باپ کی بھی توہین ہوچکی کیونکہ ضرب الغلام اہانۃ المولی۔تو آسمانی باپ کو اس کی تدارک کی فکر بالکل فضول ہے۔یوں کہیے نا کہ خود آسمانی باپ نے توہین کی، اور پھر چمکار دیا کہ میں نے بہت جھک مارا کہ انگریزی عدالت کے ہاتھوں تیری توہین کرائی۔یہ وہی بات ہے کہ کوئی شخص کسی کی مرمت اور درگت کرے اور پھر قصور معاف کرانے لگے۔ یہ تو عذر گناہ بدتر از گناہ، بلکہ الٹا چڑانا ہوا۔پھر توہین تو ہوئی تقریباً دس ماہ پیشتر ،اور اکرام ہوا اب۔ذلت کی میعاد تو بھگتنی ہی پڑی۔اگر کوئی قیدی اپنی دس ماہ کی مقررہ سزا بھگت کر جیل خانے سے نکلے تو کیا اس کی توہین اکرام سے بدلی جائے گی ،اور کلنک کا ٹیکہ جو اس کے ماتھے پر لگ چکا ہے، کیا وہ دھل جائے گا۔الغرض بعد کے لفظ نے الہام کی مٹی خراب کردی۔اگر آسمانی باپ کو زبان عرب سے کچھ بھی مسّ ہوتا، تو یوں الہام کرتا

تو ھینک اکرا مک یعنی تیری توہین ہی درحقیقت اکرام ہے۔

چونکہ ہر شئے اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہے، لہذا جس قدر بڑی توہین اسی قدر بڑا اکرام ہوا۔توہین نہ ہوتی تو اکرام کی شان کیونکر معلوم ہوتی۔پس توہین ہی درحقیقت اکرام ٹھہری۔

جاؤ کیا یاد رکھو گے مجدد (احمد حسن شوکت) نے ایسی فصیح و بلیغ اصلاح دی ہے کہ آسمانی باپ مان جائے گا گو لیپا لک نہ مانے۔اڈیٹر۔ (ضمیمہ اخبار شحنہ ہند وطوطی ہند میرٹھ یکم ستمبر ۱۹۰۳ء نمبر ۳۳ جلد ۲۱ و ۲۳ ص ۴۔۵)

قادیان کے مقدمات

اخبار وطن بحوالہ سراج الاخبار (جہلم) لکھتا ہے کہ ۱۳۔اگست سے ۱۶۔اگست ۱۹۰۳ء تک عدالت رائے چندو لال مجسٹریٹ درجہ اول ضلع گورداسپور میں یکے بعد دیگرے چار مقدمات پیش ہوتے رہے جن کی مختصر کیفیت کا لب لباب یہ ہے کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳۔اگست کو حکیم فضل الدین بنام مولوی محمد کرم الدین صاحب کا مقدمہ سرقہ کتاب نزول مسیح پیش ہوا۔اور بعد بیانات مستغیث اور شہادت استغاثہ اوراس پر جرح وقدح وغیرہ کے وکلائے فریقین کی تقریروں کے لئے یکم ستمبر کی تاریخ مقرر ہوئی۔

۱۴۔اگست کو ازالہ حیثیت عرفی والا مقدمہ پیش ہوا جو شیخ یعقوب علی صاحب تراب اڈیٹر الحکم نے بنام مولوی صاحب موصوف اوراڈیٹر سراج الاخبار دائر کر رکھا ہے، جس میں اگر چہ دن بھر شیخ صاحب کے بیانات پر جرحیں ہوتی رہیں مگر ختم نہ ہوئیں۔اسی لئے اس کی آئندہ تاریخ پیشی ۲۴ ستمبر قرار پائی۔

۱۵۔اگست کو مقدمہ ازالہ حیثیت عرفی مولوی کرم الدین صاحب بنام مرزا غلام احمد صاحب قادیانی وحکیم فضل الدین صاحب پیش ہوا۔ پہلے مرزا صاحب کے وکیل نے درخواست کی کہ مرزا صاحب کو حاضری عدالت سے معاف رکھا جائے مگر عدالت نے منظور نہ کیا اور حکم دیا کہ مرزا صاحب سے حاضری عدالت کے لئے مچلکہ لیا جاوے۔چنانچہ اسی وقت مچلکہ داخل کر دیا گیا اور آئندہ پیشی کی تاریخ ۲۳ ستمبر ۱۹۰۳ء مقرر ہوئی۔

۱۶۔اگست کو چوتھا مقدمہ پیش ہوا جو حکیم فضل الدین نے مولوی کرم الدین پر...دغا کا دائر کیا ہے۔یہ اجلاس عدالت نے کمرہ عدالت سے باہر میدان میں شامیانہ لگا کر کیا تھا،اور علاوہ فرشی دریوں کے بہت سی زائد کرسیاں اور بنچیں لگوادی گئی تھیں جن پر عدالت کی کارروائی دیکھنے کے لئے علاوہ مرزا محمد ظفر اللہ خان و رائے لبھو رام صاحب مجسٹریٹان درجہ اول ضلع، ومولوی نیاز علی صاحب اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس ومولوی محمد اشرف صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس ورائے سوبھارام صاحب سول سرجن وبابو برکت علی صاحب اسسٹنٹ سرجن شفاخانہ اور سر دفتر صاحب ضلع کے اکثر وکلاء صاحبان اور معزز اہلکاران گورداسپور نشست فرماتھے۔اور عوام الناس کا تو کچھ شمار نہ تھا۔انتظام کے لئے ایک گارڈ پولیس مع ہتھکڑیوں اور سارجنٹ کے بھی موجود تھی۔ پہلے گواہان استغاثہ پر منجانب وکلاء مولوی کرم الدین صاحب کچھ جرح کی گئی، پھر مرزا صاحب قادیانی کا،جو بطور گواہ ملزم طلب ہوئے تھے، بیان ہوا۔جو ۱۱ بجے سے شروع ہو کر ۴ بجے ختم ہوا۔مرزا صاحب قادیانی کا بیان عام گواہوں کی طرح اجلاس میں کھڑا کر کے لیا گیا۔اس عرصہ میں مرزا صاحب قادیانی تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد دودھ میں برف ملا کر نوش جان فرماتے رہے۔باقی گواہوں کی شہادت کیلئے ۲۔اکتوبر ۱۹۰۳ء کی تاریخ مقرر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئی۔ (ضمیمہ اخبار شحنہ ہند وطوطی ہند میرٹھ یکم ستمبر ۱۹۰۳ء نمبر ۳۳ جلد ۲۱و۲۳ص ۵)

مرزا جی نے تمام مرزائیوں کو غیر مقلد بنا دیا

قادیانی مرزا جی کے چیلے چاپڑ یوں تو نہ مقلد ہیں نہ غیر مقلد، کیونکہ یہ دونوں مسلمانوں کے فریق ہیں اور وہ مرزائی ہیں جو اسلام کو استعفا دے چکے ہیں، مگر یقیناً کثرت سے برائے نام حضرت امام ابوحنیفہؒ ہی کے مقلد ہیں۔ لیکن مرزا جی نے اب ان کو اس مقلدی سے بھی آزاد کر دیا اور غیر مقلد بنا دیا۔ کیا معنی کہ الحکم میں ایک مرزائی کی نماز جنازہ غائب پڑھنے کا فتوی شائع کر دیا جو حضرت امام ابوحنیفہؒ کے مذہب میں جائز نہیں۔ جو مرزائی اس سے پہلے حنفی مقلد تھے، وہ تو ضرور چونکنے ہوئے ہوں گے کہ بروزی نبی نے ہمارے باپ دادا کی رسم اٹھا دی۔ یعنی ہم نے آج تک اپنے کسی مردے کی نماز جنازہ غائب نہ پڑھی تھی، نہ باپ دادے سے ایسا سنا تھا، آسمان سے یہ سنگ سخت کیا نازل ہوا۔ لیکن جب وہ یہ غور کریں گے کہ ہم تو اب نہ حنفی رہے، نہ محمدی، نہ مسلم، بلکہ مرزائی ہو گئے، یعنی مرزا قادیانی کو بعد ختم نبوت نبی مان لیا، تو ان کو صبر آ جائے گا۔ امام ابوحنیفہ کا مرتبہ آنحضرت ﷺ سے تو زیادہ نہیں۔ پس جب ہم نے انہیں کو چھوڑ دیا تو امام ابوحنیفہ کیا چیز ہیں۔ وہ اگر امام ہیں تو اپنے مقلدوں کے اور مرزا جی امام الزمان ہیں یعنی ساری دنیا کے امام۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔

(یہ مرزائی) جہلاء کیا جانیں کہ اب ہم کہیں بھی نہیں رہے۔ نہ خدا کے، نہ رسول کے، یعنی مشرک فی الرسالۃ بھی ہو گئے اور مشرک فی التوحید بھی، کیونکہ مرزا جی تو ان پر یہی ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ میں محمد رسول اللہ ﷺ کا متبع ہی نہیں ہوں بلکہ ہو بہو وہی ہوں۔ بس جہلاء ایسے جھانسوں میں آ جاتے ہیں اور ظلی اور بروزی نبی پر ایمان لے آتے ہیں۔ اور قادیان میں غیر مقلدوں کا اکھاڑا تو پہلے ہی سے ہے۔ حکیم نور الدین صاحب غیر مقلد اور مولوی عبدالکریم صاحب غیر مقلد اور مولوی محمد احسن امروہی صاحب تو اب تک سنت سنت لگا رہے ہیں اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو شیشے میں اتار رہے ہیں اور بہت کچھ للو پتو کر رہے ہیں۔ اور مولوی عبد اللہ صاحب چکڑالوی قرآنی کو ملاحیاں سنا رہے ہیں تاکہ مولوی محمد حسین بٹالویؒ خوش ہوں۔ مگر اب تک تو بروزی افسوں کارگر نہیں ہوا، آئندہ یا قسمت یا نصیب۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعجب ہے کہ جب نیا نبی گھڑ لیا تو نبی امی ﷺ کی سنت پر عمل کیسا۔ اور حنفی تقلید تو کوئی چیز ہی نہیں۔ مگر سادہ لوح مسلمانوں کو دام تزویر میں لانے کے لئے مرزا جی اور اون کے حواری حنفیوں میں حنفی اور غیر مقلدوں میں غیر مقلد بن جاتے ہیں۔ گنگا گئے گنگا داس، جمنا گئے جمنا داس۔ یہ منافقانہ کاروائیاں اور صداقت کا دعوی۔ چھی چھی چھی۔ اڈیٹر (ضمیمہ اخبار شحنہ ہند وطوطی ہند میرٹھ یکم ستمبر ۱۹۰۳ء نمبر ۳۳ جلد ۲۱ و ۲۳ ص ۶)

مرزائی طلسم کا تار و پود کھل رہا ہے

جس طرح سیہ بختی سے قادیانی مرزا جی کی جھوٹی پیش گوئیاں الٹے توّے کی طرح روز روشن میں چوک گئیں اور مرزا جی ان کی سیاہی پر... سفید پاوڈر لگا کر سرخرو بننے کو یہی کہے جاتے ہیں کہ میری پیش گوئیاں سچی نکلیں، لیکن اوسی طرح جو سادہ لوح.. بعض مرزائیوں کے جھانسے میں آ کر چند روز کے بعد دام تزویر سے نکل جاتے ہیں اور مرزائیت کے منہ پر جھاڑو مار جاتے ہیں، ان کی نسبت مرزائی اخباروں میں خواہ نخواہ یہی مشتہر ہوتا ہے کہ وہ تو بدستور راسخ الاعتقاد مرزائی ہیں۔ گویا مرزائیت کے منہ کی کالک دھونے کو یہ دوسرا فریب گانٹھا جاتا ہے حالانکہ دو روسیاہیاں جمع ہو کر بروزیت کا منہ اور بھی کالا کرتی ہیں اور قسمت کی روسیاہی پر کالک کی دوسری تہ چڑھ جاتی ہے مگر اس کا غم کسے، الحیاء شعبة من الایمان

اٹاوہ کے چند مسلمانوں کا حال جو مرزائیت پر تین حرف کہہ کر از سر نو دائرہ اسلام میں آئے، ضمیمہ میں چھپ چکا ہے مگر مرزائی اخبار یہی لکھے جاتے ہیں کہ وہ لوگ بدستور مرزائیت کی دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں اور ضمیمہ میں جو کچھ لکھا گیا وہ بالکل غلط ہے۔ اس کے جواب میں بجز اس کے کہ لعنة الله علی الکاذبین لکھا جائے ہم اور کیا لکھ سکتے ہیں۔

مرزائیوں کے از سر نو مسلمان ہونے کی جو خبریں ہم کو ملتی ہیں وہ ایسے مستند اور ثقہ اور معتبر حضرات کی بھیجی ہوئی ہوتی ہیں جن پر کذب کا احتمال بھی نہیں ہوسکتا۔ اور اگر بعض حجام وغیرہ رذیل اقوام کسی دباؤ یا لالچ و غیرہ سے بظاہر مرزائی ہونے کا اقرار کرتے ہیں، تو یہ کون سے فخر کی بات ہے۔ یہ غریب تو لیپا لک کے بھنڈاری ہیں۔... اٹاوہ کی مراسلت ناظرین ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ (ضمیمہ شحنہ ہند وطوطی ہند میرٹھ یکم ستمبر ۱۹۰۳ء۔ ص ۶۔۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دمدار ستارہ

المویدلکھتا ہے کہ

جوستارہ حضرت عیسی کی ولادت باسعادت کے وقت آسمان پر ظاہر ہوا تھا اس کی نسبت ماہران علم نجوم وہیئت نے خبر دی ہے کہ ۱۹۱۰ء و۱۹۱۱ء میں یہ دم دار ستارہ پھر ظاہر ہونیوالا ہے جیسا کہ یوسیفوس مورخ اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ یہ ستارہ اب تک ۲۳ دفعہ آسمان پر ظاہر ہو چکا ہے اور اب چوبیسویں دفعہ اس کا ظہور ہونے کو ہے ...اس ستارہ کے ظہور پر دنیا میں کوئی عالی شان بزرگ پیدا ہوتا ہے جیسا کہ منجموں نے اس ستارہ کو دیکھ کر حضرت عیسی کے وجود پر استدلال کیا تھا کہ بیت اللحم میں کوئی بزرگ پیدا ہوا ہے، شائد اب بھی کوئی بزرگ پیدا ہوگا۔

ہم کہتے ہیں جس طرح دم دار ستارے اکثر پیدا ہوتے ہیں، اسی طرح مہدی اور مسیح بھی پیدا ہو رہے ہیں۔ اگرچہ نجومی اپنے مزعوم بزرگ کی پیدائش ۱۹۱۰، و۱۹۱۱ء میں بتاتے ہیں مگر مہدی اور مسیح تو ۱۹۰۳ء میں پیشگی ہی موجود ہیں، اور خدا جانے چھ سات برس کے عرصہ میں حشرات الارض کی طرح کتنے پیدا ہو جائیں گے۔ سب کے ساتھ دم چھلے کی طرح ایک ایک ستارہ ہوتا تو بہتر تھا، کیونکہ چپقلش اور ہما ہمی مٹ جاتی یعنی ہر ایک مہدی اور مسیح کا نشان جدا جدا ہوتا۔

قادیانی مسیح اگرچہ اپنی بعثت ورسالت ۳۰ سال سے بتاتے ہیں مگر اب یہ تاویل کریں گے کہ میرا کامل عروج ۱۹۱۰، و۱۹۱۱ء میں ہوگا، اور چونکہ ان کے پیچھے چند امراض ذیابیطس اختلاج قلب وغیرہ لگے ہوئے ہیں، اگر وہ اس عرصہ میں آسمانی باپ کے پیارے ہوگئے تو ستارہ وتارہ سب دھرا رہ گیا اور ہاتھی کا روٹ چکھنے والوں کی چکھوتیاں بھی گاؤ خورد۔ اور اگر اس عرصہ تک مرزا جی زندہ رہے (امید تو زندہ رہنے کی نہیں کیونکہ مجدد پر الہام ہو چکا ہے کہ مرزا جی کسی طرح تین سال سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتے۔ انشاءاللہ) تو لندنی مسیح مسٹر پگٹ اور پیرسی مسیح ڈاکٹر ڈوئی سے ان کی خوب کھٹ پٹ ہوگی اور ہر ایک کو اپنے اپنے موعود ہونے کا ثبوت دینا پڑے گا اور انجام میں سب جھوٹے نکلیں گے۔ ان شاءاللہ۔ (ضمیمہ اخبار شحنہ ہند وطوطی ہند میرٹھ یکم ستمبر ۱۹۰۳ء نمبر ۳۳ جلد ۲۱ و ۲۳ ص ۷۔۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی کی صداقت کا معیار خواب ہے

میرزائی اخباروں میں اکثر مرزائیوں کے خواب شائع ہوتے رہتے ہیں کہ فلاں نے مرزا صاحب قادیانی کو اس حالت میں دیکھا، اور فلاں نے اس حالت میں۔ اور خواب میں فلاں بشارت یوں ہوئی، اور فلاں ووں ہوئی، پس مرزا جی سچے نبی ہیں۔

اگر خواب ہی پر نبوت کا دارومدار ہو، تو ہر شخص نبی ہے۔ کیونکہ ایسا کوئی انسان نہیں جو اچھا یا برا خواب نہ دیکھتا ہو۔ پھر اس کی کیا وجہ ہے کہ جو شخص مرزا جی کو ٹھیک ان کے حالات وافعال کے موافق بری حالت میں دیکھے، تو وہ خواب غلط اور وسوسہ، اور جو شخص اچھی حالت میں دیکھے، تو وہ رؤیا صادقہ۔

ناظرین کو یاد ہوگا کہ ہم نے خواب میں قادیانی مرزا جی کا سر ان کے قدموں میں لگا ہوا دیکھا تھا۔ گویا ان کا قد دھنئے کی کمان تھا۔ یہ خواب ٹھیک آیت قرآنی

یو م یعرف المجر مو ن بسیماھم فیوخذ با لنوا صی و الاقدام

کے مطابق تھا۔ تو جواب میں .. کہا کہ کیا مرزا جی آیت موصوفہ کے مصداق ہیں؟

بھلا جو خواب قرآن مجید کے موافق ہو وہ کیونکر جھوٹا ہوسکتا ہے۔ مگر مرزائیوں کا ایمان قرآن پر ہو بھی۔ یہ عجیب سچا نبی ہے کہ اپنے مریدوں کو تو اچھی حالت میں نظر آتا ہے، اور غیروں کو بری حالت میں۔ سچے انبیاء کرام تو سب کو یکساں حالت میں نظر آتے ہیں کیونکہ ان کا جاذبہ صادقہ خاص و عام کو اپنی صداقت کی جانب کھینچ لیتا ہے۔ مختلف صور و اشکال میں ظاہر ہونا، تو جن وشیاطین کا خواص ہے، نہ کہ انبیاء کرام کا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے:

(ترجمہ حدیث) جس شخص نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے ٹھیک مجھی کو دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں متمثل نہیں ہوتا۔

اس حدیث سے صاف ثابت ہے کہ مرزا جی ہرگز نبی نہیں ہیں، ورنہ وہ بیشتر صلحاء کو بری حالت میں نظر نہ آتے۔ ضرور شیطانی بروز ان کے قالب میں حلول کئے ہوئے ہے۔ الہام اور وحی کی بھی یہی صورت ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ دونوں بھی نبوت کے معیار نہیں کیونکہ کلام مجید میں ہے

فا لهمها فجو ر ها و تقوا ها ۔اور : ان الشيا طين ليو حو ن الى او لياء هم

دیکھئے فجور کا بھی الہام ہوتا ہے اور شیطان بھی وحی کرتا ہے۔ بات یہ ہے کہ جو خواب یا جو الہام کتاب وسنت کے مطابق ہو، وہ سچ ہے اور جو اس کے خلاف ہو وہ خرافۃ الشیطان ہے۔اب ناظرین غور کر سکتے ہیں کہ مرزا جی کا ایک فعل بھی کتاب وسنت کے موافق نہیں۔ دعوی نبوت ہی کون سا کتاب وسنت کے موافق ہے۔ جب نبوت ختم ہوگئی، تو وحی بھی ختم اور منقطع ہوگئی کیونکہ یہ غیر ممکن ہے کہ اصل شئے یعنی جوہر کا تو خاتمہ ہو جائے اور اس کی صفت، یعنی عرض، جس کی صفت قائم بالخیر ہے، قائم رہے۔اڈیٹر

(ضمیمہ اخبار شحنہ ہند وطوطی ہند میرٹھ یکم ستمبر ۱۹۰۳ء نمبر ۳۳ جلد ۲۱ و ۲۳ ص ۸)

شیطانی اور رحمانی رگ

مرزا جی کے دام میں جو نادان شکار پھنستا ہے اور پھر چند روز میں رگ وریشہ سے واقف ہو کر اڑ جاتا ہے تو حماقت مٹانے کو مرزا جی یہ کہتے ہیں کہ اس میں شیطانی رگ تھی جو میری رحمانی رگ سے مل گئی تھی، گویا بعد میں رحمانی رگ پر شیطانی رگ غالب ہوگئی۔اور آسمانی باپ نے جو رشتہ قائم کیا تھا وہ بھی ٹوٹ گیا۔

لیپا لک (مرزا قادیانی) کو تو شیطانی رگ کا کیا علم ہوتا، مسخرے آسمانی باپ (مرزا قادیانی کے الہام کنندہ) کو بھی علم نہ ہوا۔ یہ تو نہیں کہتے کہ اپنا ہی قصور تھا، یعنی اس پر تار وپود اچھی طرح نہ تنا تھا۔مکڑی کا جالا بھی مکھی پر بخوبی نہیں تنا جاتا، تو دام سے نکل جاتی ہے، یہ تو انسان تھا۔مگر معلوم ہوا کہ مرزا جی کا دام تزویر تار عنکبوت سے بھی زیادہ لچر اور سست ہے۔ جب راز فاش ہوا تو جو شکار دام سے نکل جاتے ہیں۔ان کا تو کبھی ذکر بھی نہیں ہوتا کیونکہ یہ خوف ہوتا ہے کہ دوسرے شکار بھی نکل جائیں گے، مگر جو شکار پھنستے ہیں ان کے پھنسنے کی ڈونڈی ضرور پٹتی ہے۔شاید مرزا جی کو یہ امید ہوتی ہے کہ وہ پھر پھنسیں گے یا بظاہر اڑ گئے ہیں مگر درحقیقت پھنسے ہوئے ہیں، جیسے آسمانی منکوحہ جو بظاہر حبالہ نکاح میں نہیں آئی، مگر دراصل مرزا ہی کے نکاح میں ہے۔پس بیعت فسخ کرنے والوں کا نام اسی وجہ سے نہ تو مشتہر کیا جاتا ہے، نہ رجسٹر سے ان کا نام خارج ہوتا ہے، اور دو لاکھ مریدوں کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعداد میں برابر محسوب ہوتے رہتے ہیں۔اور جب تک لیپا لک آسمانی باپ کے پاس نہ جائے گا برابر محسوب ہوتے رہیں گے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ مرزائیوں کی بڑی تعداد اصل لم سے واقف ہو کر بدظن ہوگئی ہے بلکہ بیعت فسخ کر چکی ہے مگر بظاہر اقرار نہیں کرتی۔ یہ خوف رہتا ہے کہ لوگ مطعون کریں گے کہ کیا سمجھ کر بیعت کی تھی اور کیا سمجھ کر اب فسخ کی۔ایسے لوگ بے شک ضعیف الایمان ہیں ورنہ سچے مومنوں کا یہ کام ہے کہ جب ان کو اپنی غلطی پر آ گاہی ہو،تو کھلم کھلا اس کا اظہار کریں اور جناب باری میں توبہ واستغفار کر کے اپنے کومزکی اور اطیب بنائیں۔

مرزا جی چاہتے تو ہمیشہ یہی ہیں کہ دام میں موٹے شکار پھنسیں ،مگر بدقسمتی سے اکثر شکار لاغر ہی پھنستے ہیں۔ان سے پیسہ ٹکا دھیلا دمڑی تو خاک وصول نہیں ہوتا، ہاں رجسٹر کی تعداد بڑھانے میں کام آتے ہیں۔کیا معنی کہ جب مرزا جی گورنمنٹ میں کوئی خوش آمدی میموریل بھیجتے ہیں،تو گورنمنٹ پر دھونس ڈالنے کو یہ ضرور لکھتے ہیں کہ میرے مرید ۹۹ ہزار کم ایک لاکھ ہیں۔بس گورنمنٹ سہم جاتی ہے کہ جس شخص کے قبضے میں اتنے والنٹیئر ہیں وہ جب چاہے گا غدر ۱۸۵۷ء قائم کرا دے گا۔

بھلا ایسی بھیڑ بھاڑ کا یہ فائدہ کیا کم ہے کہ ان سے گورنمنٹ پر بدوں توپ گولے کے دھونس پڑتی ہے اور لیپا لک کی سطوت وجبروت کے دھونسے بج جاتے ہیں۔ بہت سے آدمی جن میں رحمانی رگ ہے نہ کہ شیطانی، جو بیعت کرنے کے بعد پیدا ہو جاتی ہے،ہم سے کہا کرتے ہیں کہ مرزائیوں نے جھانسے دے کر ہمارا ایمان بگاڑنا چاہا تھا۔مگر جب ہم نے غور کیا اور جاذبہ توفیق الٰہی نے کشش کی،تو ہم بال بال بچ گئے۔

ایک صاحب نے ہم سے، جو مرزائیوں کے بڑے بھاری جتھے میں رہتے ہیں مگر دین اسلام کے صراط مستقیم پر قائم ہیں،مسئلہ حیات وممات مسیح میں بحث کی۔ہم نے ان کا کافی اطمینان کر دیا اور اخیر میں کہا کہ جب مرزا جی وفات مسیح کو،جس کا ذکر قرآن میں ہے،اپنی موعودیت کی دلیل ٹھہراتے ہیں اور احادیث متعلقہ حیات مسیح کو بمقابلہ قرآن کے نہیں مانتے ،تو تم مرزائیوں سے یہ کہو کہ تمام مسلمانوں کے لئے پہلا واجب العمل قرآن ہے،پس تم وفات مسیح کی طرح قرآن ہی سے مسیح موعود کا آنا بھی ثابت کرو۔انہوں نے کہا کہ آمنا و صدقنا مرزا قادیانی اور مرزائیوں کے ساکت کرنے کو اس دلیل سے بڑھ کر دوسری دلیل نہیں،اب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرا ایمان بالکل فسخ ہو گیا۔

علی ہذا بعض گاڑھے مرزائی برملا کہتے ہیں کہ ہم مرزا قادیانی کو بزرگ مانتے ہیں مگر نبی نہیں۔ یہ منافق مرزائی ہیں، مرزا جی کا فرض ہے کہ کانوں کے بیچ میں ان کا سر کر دیں۔ اڈیٹر (ضمیمہ اخبار شحنہ ہند ۸ ستمبر ۱۹۰۳ء ص ۱۔۲)

ضمیمہ میں گمنام اور غیروں کے مضامین

الحکم مطبوعہ ۲۴۔ اگست ۱۹۰۳ء میں ایک مراسلت منشی مختار احمد صاحب اڈیٹر اخبار ایڈورڈ گزٹ کی جانب سے شائع ہوئی ہے۔ یہ ہم کو ابھی معلوم ہوا کہ منشی صاحب احمدی (مرزائی) ہیں، پس مجدد السنہ مشرقیہ (احمد حسن شوکت) کی تجدید سے جو کچھ ان کو متعصّبانہ مخالفت ہے اب ہم کو اس کا کچھ تعجب اور افسوس نہیں رہا۔ وہ اپنے اخبار میں مجدد کے خلاف جو کچھ لکھیں ان کو زیبا ہے، کیونکہ تعصب اندھا ہے وہ جو ہر کمال کو نہیں دیکھ سکتا، حالانکہ ہم نے بحیثیت مجدد ہونے کے غیر مذاہب والوں سے کبھی تعصب نہیں برتا۔ ہندوستان میں ہمارے شاگرد مختلف مذاہب کے لوگ ہیں۔ شیعہ، سنی، آریا، عیسائی اور خود بعض مرزائی ہمارے شاگرد ہیں۔ ہمارے پاس آتے ہیں ہم سے مستفید ہوتے ہیں۔

خاص فن شاعری اور تجدید کو مذہب سے کوئی تعلق نہیں، مگر منشی مختار صاحب کے تمدن اور تہذیب کا باوا آدم سب سے اور خود اپنے مذہبی بھائیوں سے نرالا ہے۔ لہذا شکایت کا کوئی محل نہیں۔..

بحث یہ تھی کہ مذکورہ بالا مراسلت میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ یکم اگست ۱۹۰۳ء کے ضمیمہ میں جو مضمون بعنوان: میرزائیوں کے مکائد، من جانب ابوالسخا محمد رفعت اللہ صاحب شاہ جہان پوری شائع ہوا ہے، وہ ان کا بھیجا ہوا اور لکھا ہوا نہیں۔ اور اس مراسلت میں ایک خط محمد رفعت اللہ کا بھی ہے جو شحنہ ہند میں مضمون بھیجنے کے بالکل منکر ہیں۔ اس مراسلت سے صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ وہ مضمون رفعت اللہ خان صاحب کا بھیجا ہوا نہیں اور ہم کو بھی افسوس ہے کہ ان کے نام سے کیوں شائع ہوا، مگر مراسلت سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اصل واقعہ جو ضمیمہ میں شائع ہوا، وہ غلط تھا۔ مثلاً مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب کا خط جس کی نقل نہ صرف ضمیمہ میں بلکہ الحکم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بھی بذیل مراسلت مذکور شائع ہوئی ہے، اس کی تکذیب نہیں کی گئی۔

مراسلت کے پیرایہ سے صاف ظاہر ہے کہ وہ مضمون چند حضرات کی صلاح ومشورہ سے لکھا گیا اور ایک صاحب کی جانب سے شحنہ ہند میں بھیجا گیا۔ مگر بعد میں بعض خارجی وجوہ سے آپس میں نزاع ہو گیا۔ خیر ہم کو اس سے مطلب نہیں، جب محمد رفعت اللہ صاحب انکار کرتے ہیں کہ وہ مضمون میرا بھیجا ہوا نہیں، تو کوئی ان کو مجبور نہیں کر سکتا کہ تم خواہ مخواہ مضمون کے بھیجنے کا اقرار کرو۔ ہم بھی کہتے ہیں کہ فی الحقیقت وہ مضمون انہوں نے نہیں بھیجا، لیکن اصل مضمون کی تکذیب تو جب ہوتی کہ تمام واقعات مندرجہ شحنہ ہند کی مدلل اور معقول تردید کی جاتی۔ ناظرین کی نظر تو واقعات پر ہوتی ہے خواہ ان کا بھیجنے والا کوئی ہو۔

محمد رفعت اللہ خان صاحب نے جہاں مضمون کے بھیجنے کا انکار کیا ہے اگر واقعات کا بھی انکار کر دیں تو ہم بھی انکار اور تردید پر آمادہ ہیں۔ بے شک شحنہ ہند میں بیسیوں مضامین، جو جادہ تہذیب سے گرے ہوئے ہوتے ہیں، مرزا جی کے خلاف آتے ہیں مگر ہم ان کو شائع نہیں کرتے۔ ہمارا اور مرزا جی کا معاملہ تو خاص ہے۔ ہم مجدد السنہ مشرقیہ اور مرزا جی قادیانی موعود۔، ہم ان کو جو چاہیں لکھیں مگر اور ونکی کیا مجال ہے کہ مرزا جی کی شان کے بیچوں میں کچھ کر سکے، ہم سب کے مجدد ہیں تو مرزا جی کے بھی مجدد ہیں اور جب خود چند مرزائیوں نے ہم کو مجدد مان لیا ہے، تو کوئی وجہ نہیں کہ مرزا قادیانی اور ان کے بعض نئے مرید (مثلاً منشی مختار صاحب) مجدد پر ایمان نہ لائیں...اڈیٹر (ضمیمہ اخبار شحنہ ہند میرٹھ ۸ ستمبر ۱۹۰۳ء نمبر ۳۴ جلد ۲۱ و ۲۳ ص ۲۔۳)

(اڈیٹر شحنہ ہند نے منشی مختار احمدی کی جس مراسلت کا حوالہ دیا ہے وہ درج ذیل ہے۔ منشی مختار صاحب لکھتے ہیں:

ہمارے مخالفوں کی حالت قابل غور ہے: اخویم السلام علیکم: پچھلے ہفتہ کے ضمیمہ شحنہ صفحہ ۶ میں ایک مراسلہ ابوالسخا محمد رفعت اللہ خان صاحب شاہجہان پوری کے نام سے شائع ہوا ہے جس کا عنوان ہے، مرزائیوں کے مکائد۔

مراسلہ ابوالسخا محمد رفعت اللہ خان صاحب کا نہیں ہے بلکہ یہ ایک اور مولوی صاحب کی راست بازی اور صداقت شعاری کا نمونہ ہے جن کا نام نامی واسم گرامی ابوداؤد مولوی سید محمد عبدالودود صاحب ہے۔ بات سرف اتنی تھی کہ ڈاکٹر محمد عمر خان صاحب نے (جو کچھ عرصہ ہوا شاہ جہان پور تشریف لائے تھے) اثناء گفتگو میں یہ فرمایا تھا کہ مولوی محمد حسین صاحب اب خاموش ہیں اور کچھ نہیں کہتے۔ موجودہ احمدیوں میں سے کسی نے شائد اس کی تائید بھی کی ہو کہ ہاں ایسا ہی ہے۔ اتنی بات کو مولانا ابوداؤد سید محمد عبدالودود صاحب نے جس پیرایہ میں ادا کیا ہے وہ انہیں کا حصہ ہے۔ اس پر طرہ یہ کہ اپنی طبع نقاد وذہن وقاد کے نتیجہ کو کسی خاص مصلحت سے ابوالسخا محمد رفعت اللہ خان سے منسوب کر کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا عنوان قائم فرمایا: مرزائیوں کے مکائد۔ خوب

مولانا ہم آپ کو بکف چراغ دارد کا مصداق تو کیا کہیں مگر نہایت ادب سے آپ کو آپ کی پاکیزہ کاروائیوں اور پسندیدہ شیوا بیانیوں کی طرف توجہ دلا کر درد بھرے کانپتے ہوئے دل کے ساتھ اتنا عرض کر دینے پر اکتفا کرتے ہیں اتق الله اتق الله اتق الله

مذکورہ بالا بیان کی تصدیق کے لئے ذیل میں ہم وہ مضمون بلفظہ درج کرتے ہیں جو ہم کو ابوالسخا محمد رفعت اللہ خان صاحب نے اس مضمون کی تردید میں دیا ہے جو ان کے نام سے ضمیمہ شحنہ ہند میں شائع ہوا ہے۔ وھو ہذا

ایک مہربان کی عنایت اور اس کا شکریہ

یکم اگست کے ضمیمہ شحنہ ہند میں یہ دیکھ کر مجھ کو سخت تعجب ہوا کہ اس میں میرے نام سے ایک مضمون جو کہ درج ذیل ہے شائع ہوا ہے (مضمون درج ہے مع خط بٹالوی صاحب درج ہے جو قبل ازیں نقل ہو چکا ہے۔ بہاء) حالانکہ میں نے اس وقت تک .... ضمیمہ میں نہ کوئی مضمون روانہ کیا نہ اڈیٹر شحنہ ہند سے کسی قسم کی خط و کتابت کی۔ ممکن تھا کہ مجھ کو پوشیدہ عنائت فرما کا پتہ نہ چلتا مگر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے خط نے مجھ کو یہ بتا دیا کہ یہ مضمون ابوداؤد سید عبدالودود صاحب سہسوانی کا ہے کیونکہ یہ خط سید عبدالودود صاحب کے پاس (جب وہ شاہ جہان پور میں ابو یحیٰ مولوی محمد صاحب کے پڑھتے تھے) آیا تھا اور جو شائع ہونے قبل میری نظر سے گذر چکا تھا اور وہ اب تک انہیں کے پاس موجود ہوگا۔ باوجود یہ سمجھ لینے کے بھی میرا ارادہ تھا میں اس کو ظاہر نہ کروں کہ یہ مضمون میرا نہیں ہے کیونکہ میں مرزا صاحب کے مخالفوں میں ہوں پھر اگر میرے نام سے شائع ہوا تو کیا حرج مگر دو وجہ سے میں نے اس کا اظہار مناسب سمجھا۔ اول یہ کہ آئندہ میرے مہربان کسی اور کے یا میرے نام سے مضمون شائع نہ کر سکیں۔ دوسرے یہ کہ مضمون میں اصل قصہ نہیں بیان کیا گیا تھا بلکہ میری جانب سے مرزائیوں پر اتہام لگایا تھا پس یہ دیکھ کر میں اصل واقعہ کے اظہار پر مجبور ہو گیا کیونکہ ایسا نہ کرنے میں عام طور اور خاص کر ان لوگوں کی نظروں میں جو اصل واقعہ سے باخبر ہیں میں کاذب سمجھا جاتا اور نیز عنداللہ بھی گنہ گار رہوتا۔

اب اصل واقعہ سنئے وہ صرف اس قدر ہے کہ مجھ سے ایک نو وارد فیروز پوری مرزائی نے دوران گفتگو میں بیان کیا کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی بالکل خاموش ہیں اور کچھ نہیں لکھتے۔ اس کی بعض اور مرزائیوں نے بھی جو وہاں موجود تھے تصدیق کی۔ بس اس کا ذکر میں نے سید عبدالودود صاحب سے کیا۔ انہوں نے مولانا مذکور کو خط لکھا جو اوپر نقل کیا گیا۔ اس کے سوا جو کچھ ہے مجھ سے کسی مرزائی نے نہیں کہا اور نہ یہ کہا کہ مولوی محمد حسین صاحب نے مرزا صاحب کو مسیح تسلیم کر لیا اور نہ میں نے اس کے طبع ہونے کی اجازت دی اور نہ میں اس سے خبردار ہوں۔ خیر اب مولوی سید عبدالودود صاحب کو خبردار کرتا ہوں کہ خلاف واقعہ امور شائع نہ کریں۔ آخر میں یہ بھی بتلاتا ہوں کہ مجھ سے اور اڈیٹر شحنہ ہند سے خط و کتابت نہ تھی اس وجہ سے وہ نہ جان سکے کہ فرضی مضمون ہے یا اصلی اور واقعہ کیا ہے کیونکہ اگر وہ واقعہ سے خبردار ہوتے تو ہرگز شائع نہ کرتے اس لئے ان سے کسی قسم کی شکایت نہیں۔ ابوالسخا محمد رفعت اللہ خان محلہ انٹہ متصل چوکی پولیس مکان نمبر ۲۴ از شاہجہان پور روہیل کھنڈ.. (پھر اس جعل سازی پر مختار صاحب نے خوب بحث کی ہے۔) خاکسار مختار احمد احمدی شاہ جہان پوری ۱۰۔ اگست ۱۹۰۳ء (الحکم ۱۷۔ اگست ۱۹۰۳ء ص ۹۔۱۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیر مہر علی شاہ صاحب پر حملہ

کوئی بابو صاحب مرزائی کسی اسٹیشن سے بدل کر گولڑہ ضلع راولپنڈی کے اسٹیشن پر آئے ہیں۔ گولڑہ حضرت پیر صاحب ممدوح کا وطن ہے، اور پیر صاحب نے مرزا جی کو بارہا شکستیں دی ہیں کہ وہ کبھی میدان علم و فن میں مناظرہ اور مباہلہ کے لئے پیر صاحب کے مقابلہ پر نہیں آئے اور طاعونی چوہوں کی طرح بلوں میں چھپے ہی رہے۔ اس پر اڈیٹر صاحب الحکم لکھتے ہیں کہ

یہ گولڑہ پیر مہر علی شاہ صاحب کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ بعض نادان کہتے ہیں کہ بابو شاہ دین صاحب چونکہ ایک سخت مخالف کے علاقہ میں ہیں جہاں ان کے پیروؤں کا (جو سرحدی علاقہ کے پر جوش پٹھان ہیں) زور ہے، اس لئے وہ امن میں نہ رہیں گے۔،

بھلا (قادیانی اخبار الحکم کے) اڈیٹر صاحب کو گدی کے پیچھے ہاتھ لے جا کر ناک پکڑنے اور ایچ پیچ کے ساتھ فقرے لکھنے کی کیا ضرورت ہوئی۔ صاف کیوں نہ لکھا کہ بابو صاحب کو پیر صاحب قتل کرا دیں گے۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ پیر صاحب بڑے ظالم اور قاتل ہیں۔،

ایسے الزام سے چشم پوشی کرنا بڑے صابروں اور حلیم مزاجوں کا کام ہے۔ سچ ہے انسان کو اپنی آنکھ کا تو شہتیر بھی نظر نہیں آتا مگر دوسروں کی آنکھ کا تنکا نظر آتا ہے۔ ساری خدائی کی ہلاکت کا تو مرزا جی اعلان دیں اور مخلوق کی اسی ہلاکت کو اپنی بعثت کا تمغہ بنائیں، اور جب ان کے مخالفوں میں سے کوئی شخص بقضائے الٰہی مر جائے تو بڑے دعوے سے اعلان کریں کہ میری مخالفت نے اس کو ہلاک کیا، اور پھر ہلاکت کی پیش گوئی یاد دلائی جائے اور جلی حرفوں سے اشتہاروں اور اخباروں میں مشتہر کی جائے، پھر بھی مرزا جی تو قاتل نہ ٹھہریں اور دوسرے لوگ جو کنج عافیت میں گوشہ نشین ہیں، نہ بروزیت و مسیحیت کا دعوی کرتے ہیں، نہ کسی کی ہلاکت کے درپئے ہو کر اس کی نسبت پیشین گوئی کرتے ہیں، جن کو ہمیشہ خلق اللہ کی صلح اور امن سے کام ہے، قاتل ٹھہرائے جائیں۔ بھلا پر امن برٹش عمل داری میں کون کس کو قتل کر سکتا ہے۔ قتل کرنا تو کیا معنی، ادنی سی تخویف کے لئے بھی قانون تعزیر موجود ہے۔ لیکن صرف مرزا جی ہیں جو جرم تخویف کے بارہا مرتکب ہوئے۔ لوگوں کی ہلاکت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی پیش گوئیاں کیں۔ بالآخر اس طوفان بے تمیزی کو برٹش حکام نے روکا اور مرزا جی سے توبہ نامہ اور عہد نامہ لکھوایا کہ توبہ ہے، توبہ ہے، کان پکڑتا ہوں اور دانت میں تنکے لے کر عہد کرتا ہوں کہ آئندہ کسی کی ہلاکت کی پیشین گوئی نہ کروں گا۔ برٹش کی دوہائی اور آسمانی باپ کی چوتھائی ہے کہ مخلوق خدا کا بدخواہ نہ ہونگا۔

جن مرزا صاحب کو چند ماہ پیشتر یہ غرّے ڈبّے تھے اب وہ بھیگی بلی بن کر اوروں پر الزام دہرتے ہیں کہ وہ لیپا لک کے ننھے ننھے معصوم بچوں کو قتل کر ڈالیں گے۔..معلوم ہوتا ہے کہ آسمانی باپ نے مرزا جی اور ان کے اہالی موالی سے اپنی حفاظت اٹھالی اور ٹکا سا جواب دے دیا ہے کیونکہ خود آسمانی باپ پیر مہر علی شاہ کے جبروت کو مان گیا اور لیپا لک صاحب سے کہدیا کہ یہاں میری بھی پیری نہیں چلتی، تم اپنے اونوں بونوں کی حفاظت کے خود ذمہ دار بنو۔ اڈیٹر۔ (ضمیمہ اخبار شحنہ ہند میرٹھ ۸ ستمبر ۱۹۰۳ء نمبر ۳۴ جلد ۲۱ و ۲۳ ص ۳۔۴)

(الحکم میں شائع ہونے والا متعلقہ مضمون ذیل میں کیا جاتا ہے:

ایک احمدی گولڑہ میں: ہمارے مکرم مخدوم بھائی جناب بابو شاہ دین صاحب سٹیشن ماسٹر گوجر خان کا تبادلہ گولڑہ ضلع راولپنڈی کے سٹیشن پر ہوا۔ یہ گولڑہ پیر مہر علی شاہ صاحب کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ بعض نادان کہتے ہیں کہ بابو شاہ دین صاحب چونکہ ایک سخت مخالف کے علاقہ میں ہیں جہاں اون کے پیرؤوں کا (جو سرحدی علاقہ کے پر جوش پٹھان ہیں) زور ہے اور اس لئے وہ امن میں نہ رہیں گے۔ مگر ہم ایسی باتوں کو نہایت حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں پیر صاحب اپنی ذمہ داریوں کو ضرور سمجھتے ہیں کہ اگر خدانخواستہ بابو شاہ دین صاحب کو کسی قسم کا نقصان بھی پہنچے تو کم از کم پیر صاحب یا اون کی جماعت اس کے لئے نشانہ بن سکتی ہے۔ ایسی حالت میں بابو شاہ دین صاحب کے جان و مال کی بلا واسطہ حفاظت گویا پیر صاحب خود کریں گے اور ہم امید کرتے ہیں کہ بابو صاحب کو گولڑہ سٹیشن پر کوئی ایسا گزند نہ پہنچے گا جس کا اون کو اندیشہ دلایا جاتا ہے...محکمہ ریل کے اعلیٰ افسران کو بھی اس امر کا نوٹ ضرور کر رکھنا چاہیے کہ بابو شاہ دین صاحب اس سٹیشن پر ہیں جہاں ان کا ایک سخت مذہبی مخالف اور اس کی ایک جماعت ہے (الحکم ۲۴۔ اگست ۱۹۰۳ء ص ۶)

اڈیٹر سراج الاخبار جہلم متوجہ ہوں

سراج الاخبار کے اڈیٹر پر جو الحکم کے اڈیٹر نے لائبل کا دعویٰ کیا ہے، تو بعض مرزائیوں نے جو مقدمہ کی پیشی کے وقت موجود تھے ہم سے بیان کیا کہ اڈیٹر سراج الاخبار نے شحنہ ہند کے چند ضمیمے پیش کر کے عدالت کو متوجہ کیا کہ دیکھو مجھی پر نالش کی گئی ہے اڈیٹر شحنہ ہند پر نہیں کی گئی۔ مدعیوں کے بیرسٹر مولوی کمال الدین صاحب نے بیان کیا کہ ہم اختیار رہے جس پر چاہیں نالش کریں، جس پر چاہیں نہ کریں۔ کوئی ہم کو مجبور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کر سکتا،۔

معلوم نہیں اڈیٹر سراج الاخبار نے اس فعل سے کیا ارادہ کیا۔ یہی نا کہ اہل اسلام میں عام قانونی جنگ ہو جائے، اور اب تو صرف گورداسپور میں ہے آئندہ ہندوستان کے اکثر شہروں میں یہ وبا پھیل پہنچ جائے اور پھر یہ مصرعہ صادق آئے:

تن ہمہ داغ داغ شد، پنبہ کجا کجا نہم

اڈیٹر سراج الاخبار کو ایسی حرکت سے شرم کرنی چاہیے تھی کہ وہ بجائے اس کے کہ اپنی آگ بجھائے اوروں میں بھی آگ لگانا چاہتا ہے۔

مولوی کمال الدین صاحب نے نہایت حزم اور دوراندیشی سے کام لیا اور جو چنگاری کسی نے چھوڑی تھی، اس کو فطانت اور فراست کے بوٹ سے وہیں کا وہیں رگڑ دیا۔ اڈیٹر سراج الاخبار جو طوفان بے تمیزی کا پھاگ کھلوانا چاہتا تھا وہ ایک پھونک سے دفع کر دیا۔

کیا اڈیٹر سراج الاخبار کا اس تحریک سے یہ مدعا تھا کہ اگر اوروں کے ساتھ مرزا جی اور ان کے حواری کی مقدمہ بازی ہو جائے گی، تو میں بچ رہوں گا اور مجھ سے یہ آفت ٹل جائے گی۔ سو... اس کا حال جلد کھل جائے گا۔ کیا اڈیٹر سراج الاخبار، شحنہ ہند کے مقابلے میں مرزا جی کے ہم درد دوست تھے کہ ان کو ایسی صلاح دی ہے۔.. کیا وہ دوران مقدمہ مرزائی ہو گئے ہیں یا ہونا چاہتے ہیں کہ... بھلائی کا تحفہ عدالت میں پیش کیا۔

مرزا جی سے ہماری بحث تین سال سے جاری ہے اور خدا جانے کب تک جاری رہے، مگر دوسرے کا کیا منصب ہے کہ اس معاملہ میں دخل در معقولات دے۔ راز نیاز کی باتیں ہیں۔.... ہماری باتیں خدائے جل جلالہ وعم نوالہ سے ہیں جسکی صفت لم یلد ولم یو لد ہے، اور لیپا لک کا راز و نیاز آسمانی باپ سے ہے جس سے ہمیں اچھی طرح واقفیت ہے۔ اوروں کو کیا ضرورت ہے... کہ ہمارے معاملے میں بولیں یا طرفین میں سے کسی کو اشتعال دیں۔

سراج الاخبار جہلم کی یہ زبوں حرکت قابل معافی تو ہے نہیں، مگر خیر ہم درگذر کرتے ہیں۔ دیکھنا ہم مجدد السنہ مشرقیہ اور شوکت اللہ ہیں، ہمارے جلال کی یہ شان ہے کہ دہار ماریں تو چار طرف کیروسین آئل کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چشمے جاری ہو جائیں۔ (ضمیمہ اخبار شحنہ ہند میرٹھ ۸ ستمبر ۱۹۰۳ء نمبر ۳۴ جلد ۲۱ و ۲۳ ص ۴۔۵)

درازی عمر کا لٹکا

مرزا جی باوصف مسیح ہونے کے مردے تو زندہ کر نہیں سکتے، نہ کوڑھیوں کو اچھا کر سکتے ہیں، لہذا انہوں نے سوچا کہ کم از کم اتنا تو ہو کہ بیسویں صدی کا مسیح لوگوں کی عمریں بڑھا سکے۔ پس وہ اپنے چیلوں کو اکثر یہ تلقین کرتے رہتے ہیں کہ دین مرزائی کی تبلیغ کرنے سے نیچ کھیت عمریوں بڑھتی ہے جیسے پانی سے کھیتی۔

قرآن مجید میں تو یہ حکم ہے اذا جاء اجلهم لایستاخرون ساعة ولایستقدمون ۔عمر تو اتنی ہی رہے گی جتنی مقدر میں لکھی ہے، البتہ اعمال نیک اور اتقاء سے صحت انسانی بڑھتی ہے اور فسق و فجور میں مبتلا رہنے سے صحت خراب ہوتی ہے۔ پس عمر کی درازی اور کمی کی یہی لـــــم ہے، پھر بھی یہ دونوں تابع تقدیر ہیں۔ مگر مرزا جی نے عمر کے بڑھنے اور گھٹنے کا کوئی پیمانہ نہیں بنایا کہ بروزی نبی کی تبلیغ کرنے سے زیادہ سے زیادہ کہاں تک عمر کے بڑھتی ہے اور تبلیغ نہ کرنے سے کتنی عمر گھٹتی ہے، تاکہ مرزائیوں کو پورا معیار مل جاتا اور پھر وہ جان توڑ کر رات دن مرزائیت کی تبلیغ کرتے کیونکہ عمر کی درازی اور کمی ایک اضافی امر ہے۔ مثلاً جس شخص کی عمر سو برس کی ہوئی وہ اس شخص کی نسبت دراز عمر ہے جس کی عمر ۸۰ برس کی ہوئی، اور جس شخص کی عمر ۲۰ برس کی ہوئی وہ اس شخص سے کم عمر ہے جس کی عمر ۴۰ یا ۵۰ برس کی ہوئی۔ علی ہذا۔ اڈیٹر (ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ ۸ ستمبر ۱۹۰۳ء۔ ص ۵)

مرزا جی کے رقیب بلائے بے درمان ہیں

ہم لکھ چکے ہیں کہ یورپ میں اس وقت دو مسیح موعود، قادیانی مرزا جی کے رقیب پیدا ہوئے ہیں۔ لندنی مسیح مسٹر پگٹ کا تو مرزا جی کو چنداں خیال نہیں، شائد اس سے دانت کاٹی ٹھہر گئی ہے، اور تنبان اور پتلون کا رشتہ مل گیا ہے، مگر فرانسیسی مسیح ڈاکٹر ڈوئی مرزا جی کی نگاہ میں کھٹک رہے ہیں۔ ان کا ذکر بار بار ہوتا ہے۔ اس سے پایا جاتا ہے کہ ڈاکٹر ڈوئی مرزا جی سے زیادہ چلتا ہوا ہے۔ اور قرینہ بھی یہی بتا رہا ہے۔ کیونکہ یورپ کے لوگ فلسفی تعلیم یافتہ اور بڑے کائیاں ہیں، اور ہندوستان کے باشندے نرے وحشی سادہ لوح اور بالکل بودم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔مگر جب ڈاکٹر ڈوئی نے یورپ والوں کو بھی مونڈ لیا ہے،تو مسیحیت میں مرزا جی سے ان کا مرتبہ بہت بڑھا ہوا ہے۔مرزائی یورپ وامریکہ میں اپنے رسالے اور تصویریں بھیج رہے ہیں،مگر بجز اس کے کہ لوگ ان کو دیکھ کر قہقہے اوڑائیں،کسی پر کوئی اثر مترتب نہیں ہوتا۔پھر وہاں جب یورپین کے گوشت پوست ڈاکٹر ڈوئی جیسے مسیح موعود کا سکہ جما ہوا ہے،تو ایک اجنبی سادھو کے بچے کو کون پوچھتا ہے۔

یورپ میں مرزا جی کا کچھ سکہ جم بھی جاتا مگر شامت کے دھکّے کہاں ٹلنے والے تھے۔آسمانی باپ کے حقیقی بیٹے عیسی مسیح کو جورب النصاری ہے،گالیاں دینی شروع کر دیں۔یورپ والے کب گوارا کر سکتے تھے کہ ان کے خدا کو کوئی گالیاں دے۔پس مرزا جی کے نام پر چاروں طرف سے شیم شیم کے آوازے بلند ہونے لگے۔قرآن مجید میں تو بت پرستوں کو بھی برا کہنے کا حکم نہیں۔چنانچہ

لاتسبو الذین ید عو ن من دو ن الله.. الآ یه

وارد ہے،اور مرزا جی ایک اولوالعزم نبی اور یورپ کے خدا کو گالیاں دیں۔بھلا اس شنیع فعل اور کمینہ حرکت کو کون گوارا کر سکتا تھا۔

بالآخر مصیبت یہ پڑی کہ خود آسمانی باپ لیپا لک سے ناراض ہو گیا۔اگرچہ چھوٹی اولاد سے والدین کو زیادہ محبت ہوتی ہے اور گو بقول مرزا صاحب،حضرت عیسی مسیح نے اپنے کو آسمانی باپ کا خلف ارجمند ثابت نہیں کیا،مگر آپ جانتے ہیں کہ خون کا جوش اور خون کی محبت ایک نیچرل امر ہے۔صلبی بیٹا کیسا ہی نالائق ہو،مگر ہر حالت میں باپ کو اسکے ساتھ لیپا لک سے بہت زیادہ محبت ہوگی۔پس لیپا لک نے جو گالیاں اپنے سوتیلے بھائی اور آسمانی باپ کے سگے بیٹے کو دیں،وہ گویا آسمانی باپ کو دیں۔پس وہ ایسا ناراض ہو گیا کہ اب لیپا لک کے نام کا کتا پالنا بھی گوارا نہیں کرتا۔پھر دوسرے یورپئن بیٹے کیوں ناراض نہ ہوں۔

بیٹا کیسا ہی نالائق اور باپ کیسا ہی کٹر اور قسی القلب ہو،مگر آپ جانتے ہیں کہ ہاتھ ٹوٹے گا تو گلے کو آئے گا۔باپ بیٹے کا اپنا خانگی معاملہ ہوتا ہے،دوسرا شخص ان کے پھٹے میں پاؤں دے گا تو دل پھٹ جائے گا۔پس صلبی بیٹے نے باپ سے فریاد کی اور آسمانی پریوی کونسل میں اس فریاد کی سماعت ہوئی۔یوں لیپا لک راندہ درگاہ ہو گیا۔مرزا جی نے بیس برس تک بعثت اور رسالت کی خوب ماما پختیاں کھائیں،مگر اب آکر وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب رائیگاں گئیں۔آسمانی باپ چونکہ ناراض تھا،لہذا اس نے الہام نہ کیا کہ تیرے دو رقیب اور بھی پیدا ہوں گے جو بروزیت اور مسیحیت میں کھنڈت ڈالیں گے اور منہ سے تر لقمہ چھین لیں گے۔

یورپ کے عیسائیوں کو تو رہنے دیجئے،مرزا جی نے اپنے جو رسالے مصر وغیرہ کے عربی اخبارات میں بھیجے تھے اور ان پر جو جو کچھ ریویو کئے گئے،مرزا جی ان سے خوب واقف ہیں۔ضمیمہ میں بھی ان کی نقلیں شائع ہو چکی ہیں۔پس مرزا جی کا حال شوکت اللہ کے اس شعر کے مطابق ہوا

ہر مومن و گبر کو ہے یکساں نفرت
آغوش میں لے نہ کعبہ نے دیر ہمیں

پس لندن اور پیرس کے دو گاڑھے حریفوں کا خیال مرزا جی کے لئے بلائے بے درمان اور سوہان روح ہو رہا ہے۔مگر ان کو مرزا جی کا ذرہ بھر بھی خیال نہیں کیونکہ وہ آسمانی بادشاہی کی وراثت اور ملکیت کے شفیع اور خلیط ہیں۔مسیح ان کا اور وہ مسیح کے۔قادیانی مرزا جی تو نہ تین میں ہیں،نہ تیرہ میں۔پھر کورنمکی سے باپ بیٹے دونوں کے دشمن۔اڈیٹر (ضمیمہ اخبار شحنہ ہند میرٹھ ۸ ستمبر ۱۹۰۳ء نمبر ۳۴ جلد ۲۱ و ۲۳ ص ۵۔۷)

مرزائی علماء

پیر سراج الحق صاحب جو پہلے جمالی تھے اور اب مرزائی ہو گئے،تعجب ہے کہ اپنے کو بجائے احمدی کے نعمانی (حنفی) لکھتے ہیں۔یہ تو شرک فی الرسالۃ البروزیہ ہے۔کیا مجتہد کا مرتبہ نبی سے زیادہ ہے۔ایسا معلوم ہوتا ہے ابھی تک پکے مرزائی نہیں ہوئے۔مجدد السنہ مشرقیہ (احمد حسن شوکت) کو یہ بات سخت ناگوار ہے کہ وہ اپنے کو دوسرے کی جانب منسوب کریں۔خیر اسی میں ہے کہ اس شرک جلی سے توبہ کیجئے ورنہ مجدد فتوی دے گا کہ آپ دارالامان قادیان میں رہنے کے لائق نہیں۔بھلا لیپا لک کے مندر میں مشرکوں کا کیا کام۔

خیر یہ تو ایک تمہید تھی،غزل کا مقطع سنئے۔آپ (سراج الحق نعمانی) نے الحکم میں اعلان دیا ہے کہ میں حضرت اقدس (مرزا قادیانی) کی تائید میں عجیب طرز کا ایک رسالہ لکھ رہا ہوں۔ایک ضروری مقام علماء احمدیہ کے ناموں کا آ گیا ہے۔پس مناسب ہے کہ جماعت احمدیہ میں جس قدر علماء ہیں،یعنی جنہوں نے باقاعدہ علم عربی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تحصیل کی ہے، اپنے اپنے نام خاکسار کے پاس بھیج دیں۔،

واقع میں یہ رسالہ عجیب طرز کا ہوگا۔ آخر آپ خاندانی پیرجی ہیں نا۔، اگر آپ کو ایسے لٹکے نہ سوجھیں تو کسے سوجھیں۔ مگر معلوم نہیں مرزائی جماعت میں علماء کون سے ہیں۔ ہم کولٹو شاہ اور پٹو شاہ اور چپڑ خٹو شاہ اور مدار بخش اور خواج بخش وغیرہ کے سوا کوئی معلوم نہیں۔ خندقوں کھائیوں کوٹھی کھٹلوں میں مرزائی علماء چھپے ہوں، تو ہوں۔ علماء ہوتے تو قادیان میں ہوتے۔ ہاں لے دے کے صرف مولوی حکیم نورالدین صاحب ہیں۔ یہ بے شک عالم ہیں اور یہی قادیانی کان کے شب چراغ ہیں۔ اور کسی زمانہ میں تو برگزیدہ علماء اہل حدیث سے تھے۔ خیر خدا تعالی رحم کرے۔ حکیم صاحب کے بعد مولوی محمد احسن صاحب امروہی ہیں۔ یہ بھی کسی زمانے میں بشرح صدر تھے۔ آپ اکثر اوقات مرزا جی کے مخالفوں کی تصانیف کے ردّ میں کتابیں اور رسالے اور اخباروں میں مضامین بھی دیتے رہتے ہیں۔ یوں کہیے کہ لیپا لک نے ان کو اپنا کفارہ بنا رکھا ہے۔ خدا تعالی ان پر ڈبل رحم کرے۔ علماء کے نام سے باقی صفر۔ ہاں جس طرح ہر ایک وکیل امتحان پاس کر کے عالم بن جاتا ہے اسی طرح ہر ایک شخص مرزائی ہونے کے بعد مولوی اور عالم بن جاتا ہو، تو مضائقہ نہیں۔

شوکت اللہ نے ہر طرح دیکھ بھال لیا، ٹٹول لیا، کسوٹی پر کس لیا، مگر مرزائیوں میں کوئی کامل عیار نہیں نکلا۔ منطق فلسفہ ہیئت کلام معانی و بیان کے مضامین کا ضمیمہ میں دریا بہا دیا، مگر کوئی غواص اور پیراک معلوم نہ ہوا۔ علوم و فنون سے کسی کو مسّ بھی نہیں۔ قادیانی مرزا صاحب کو البتہ فارسی اور عربی نظم لکھنے کا سلیقہ ہے مگر سب اصلاح طلب ہے۔ سارا کلام مجدد (احمد حسن شوکت) کی نظر سے گزر جائے تو کندن ہو جائے اور پھر ہندوستان میں کسی کی کیا طاقت ہے کہ مرزا جی کے کلام پر چونچ کھول سکے۔

اس میں بالکل شک نہیں کہ مرزا جی اور ان کے لکھے پڑھے حواری دل میں مجدد کی تجدید پر ایمان لے آئے ہیں، مگر ہم کو غصہ صرف اس پر ہے کہ جس طرح سب تصدیق بالقلب کر چکے ہیں اسی طرح اقرار باللسان بھی کریں۔ اور تو اور ایڈورڈ گزٹ کے مرزائی اڈیٹر کو دیکھئے کہ غریب نہ لکھا، نہ پڑھا، مگر ہاتھی سے گنے کھانے چلا ہے۔ اس بیچارے کو الفاظ کی سقم و صحت تک کی خبر نہیں، مگر اپنے پیر کے خوش کرنے کو اخبار میں اٹکل پچو کچھ نہ کچھ ہانکتا ہی رہتا ہے۔ مجدد کے کلام کا محمل نہیں سمجھ سکتا۔ ایک شعر کا مطلب نہیں بتا سکتا، ویسا شعر لکھنا تو کجا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگراس کے استادالاساتذہ بھی گور سے نکل کر آئیں، تو مقابلے میں ایک مصرعہ موزوں نہیں کر سکتے۔ لیاقت کی یہ کیفیت کہ جو کچھ لکھتا ہے اسے خود نہیں سمجھتا۔...۔ دنیا میں شوکت التجدید کے نقارے بج گئے، مگر اسکے کانوں میں چونکہ تعصب نے سیسا پلا دیا ہے، لہذا قوت سامعہ کافور ہوگئی ہے اسی لئے یہ عطائی مجبور ہے:

کے شود مردہ دل ازبانگ دور

معنی لا تسمع من فی القبور

اڈیٹر (ضمیمہ اخبار شحنہ ہند میرٹھ ۸ ستمبر ۱۹۰۳ء نمبر ۳۴ جلد ۲۱ و ۲۳ ص ۷۔۸)

قرآن کی آیات میں تغیر وتبدل اور کمی بیشی کرنا کفر ہے

قادیانی مرزا جی کو نہ خدا کا خوف ہے، نہ بندوں کی شرم۔ آیات قرآنی میں یہ کہہ کر کہ: مجھ پر یہی آیتیں، جو خاتم النبیین احمد مجتبی محمد مصطفی ﷺ پر بطور وحی نازل ہوچکی ہیں، مکرر الہام ہوتی ہیں، بے تامل تغیر وتبدل کرتے ہیں۔ مثلاً ایک حصہ آیت کا لیا، اوراس میں ایک حصہ اپنی طرف سے ملا دیا۔ گویا کمخواب اور اطلس میں، نہیں، بلکہ سندس واستبرق کے بہشتی حلّوں میں، جو مومنین صادقین اور توحید و رسالت پر قائم ہیں کے لئے قطع اور تیار ہوئے ہیں، ٹاٹ کا پیوند لگاتے ہیں۔ مرزائی کتابوں اور اخباروں میں ایسے الہامات سینکڑوں موجود ہیں جن میں آیات قرآنی کو مسخ کیا گیا ہے الامان الامان۔

ان مرزائیوں کی عقلوں پر خدا جانے کیسے پتھر پڑے ہیں کہ کلام الٰہی اور دین الٰہی کے ناسخ اور مرمّم اور محرف کو مامور من اللہ اور نبی اور رسول وغیرہ سمجھتے ہیں۔ عاقبت کے وبال اور نکال میں مبتلا ہونے کے علاوہ یہ حرکت کس قدر حماقت آمیز ہے کہ جو کلام ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ پر نازل ہو چکا، وہی دوبارہ مرزا قادیانی پر نازل ہوتا ہے۔ گویا جو واقعات پیغمبر عرب ﷺ کو پیش آئے، جن کے مطابق وحی نازل ہوئی، وہی معدوم واقعات لوٹ کر قادیانی کو پیش آتے ہیں، اور وہی آیتیں نازل ہوتی ہیں۔ مگر حواری نہیں سمجھتے، ان کے دلوں پر مہریں لگ گئی ہیں۔ دہریوں کا ایک فرقہ ہے.. جس کے نزدیک تمام گزشتہ واقعات، مثلاً طوفان نوح اور سکندر ذوالقرنین کے واقعات، سب زمانہ کے ظرف میں موجود ہیں مگر ہماری آنکھوں سے مخفی ہیں۔ ماحصل یہ ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس فرقہ ضالہ کے نزدیک کوئی شیء معدوم نہیں۔یہی فاسد عقیدہ بروزی قادیانی کا ہے

حضرت قاضی عیاض اپنے کتاب شفا میں لکھتے ہیں

قد اجمع المسلمون على ان القرآن المتلو فی جمیع الاقطار الارض المکتوب فی المصاحف بایدی المسلمین مما جمعه الدفتان من اول الحمد لله رب العالمین الی آخر قل اعوذ برب الناس انه کلام الله المنزل علی نبیه محمد ﷺ و ان جمیع ما فیه حق و ان من نقص منه حرفا قاصداً لذلك او بدله بحرف آخر مکانه او زاد فیه حرفً مما لم یشتمل علیه المصحف الذی وقع علیه الاجماع و اجمع علی انه لیس من القرآن عامداً لکل هذا انه کافر۔ترجمہ۔تمام مسلمانوں نے اس امر پر اجماع کیا ہے کہ تحقیق جو قرآن زمین کی تمام اطراف میں تلاوت کیا گیا ہے اور جو جلدوں میں لکھا ہوا، مسلمانوں کے ہاتھوں میں موجود ہے، جس کو جمع کیا ہے دو پٹھوں نے، شروع الحمد سے لے کر آخر قل اعوذ برب الناس تک، خدا تعالی کا کلام ہے جو اس کے نبی ﷺ پر نازل ہوا ہے۔اور جو کچھ اس میں ہے، حق ہے۔جس شخص نے اس میں سے ایک حرف کم کرنے کے ارادہ سے کم کیا یا کوئی حرف اسکے حرف کی جگہ بدلا، یا کوئی ایسا لفظ بڑھایا جو قرآن میں نہیں، عمداً ایسی تمام باتوں کا ارتکاب کرنے والا بالاجماع کافر ہے۔

اور مفتاح السعادت میں لکھا ہے (ترجمہ) اور ایسے مرتد کا اپنی عورت کے ساتھ صحبت کرنا زنا ہے۔اور ایسی حالت میں جو بچہ پیدا ہو، وہ حرامی ہے گرچہ بطریق عادۃ یہ مرتد توحید وشہادت کا کلمہ پڑھے۔

اور ظاہر ہے کہ ایسے شخص پر اعتقاد رکھنے والے بلکہ ناسخ ومرمم قرآن کو نبی سمجھنے والوں کی نسبت بھی یہی حکم ہوگا اور اشباہ ونظائر میں ہے:

و اذا مات او قتل علی ردته کم یدفن فی مقابر المسلمین و الا اهل الملة و انما یلقی فی حفرة کالکلب۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی یہ مرتد جب مر جائے یا اپنے ارتداد کے باعث قتل کیا جائے تو مسلمان اور اہل ملت کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے اور کتے کی طرح گڑھے میں ڈال دیا جائے۔اڈیٹر

(ضمیمہ اخبار شحنہ ہند وطوطی ہند میرٹھ ۱۶ ستمبر ۱۹۰۳ء نمبر ۳۵ جلد ۲۱ و ۲۳ ص ۱۔۲)

فاضل امروہی کے کلام میں تناقض

مولوی محمد احسن صاحب امروہی قادیانی کا رقیمۃ الوداد ۲۴۔اگست ۱۹۰۳ء کے الحکم میں چھپا ہے جو کسی سائل کے خط کے جواب میں ہے جس نے چند سوالات کئے تھے۔اپنے موعود کے دعووں کے ثبوت میں آپ فرماتے ہیں:

> اگر یہ پیشین گوئیاں مخبر صادق علیہ السلام کی، جس کا مصداق یہ مسیح موعود ہے، نہ بھی ہوں، تب بھی یہ مجدد اسلام اپنی ذات میں ایک ایسا مجمع نشانوں الٰہی کا ہے جس کی تصدیق کے لئے قرآن وحدیث ہم کو مجبور کر رہی ہیں۔

اول تو لفظ: اگر، سے جو صرف شرط اور تشکیک پیدا کرنے والا ہے، یہ نکلتا ہے کہ مسیح موعود کی نسبت آنحضرتﷺ کی پیشین گوئیاں قطعی اور یقینی نہیں ہیں۔اس صورت میں موعود موعود نہ رہا، حالانکہ وہ حدیثوں ہی کو اپنے دعویٰ کے ثبوت میں پیش کرتا ہے۔مثلاً

ان اللہ یبعث لھذہ الا مۃ علی ر أس کل مأۃ من یجدد لھا د ینھا

اگر چہ یہ اس پر منطبق نہ ہو کیونکہ اس صورت میں آنحضرتﷺ کی وفات سے لے کر اب تک ۱۳ مجدد ہونے چاہییں جنہوں نے نبی مہدی مسعود مسیح موعود امام الزمان خاتم الخلفاء ہونے کا دعویٰ کیا ہو، کیونکہ آپ کے نزدیک مجدد تو وہی ہے جو مذکورہ بالا صفات کا مجموعہ ہو۔اور اگر آپ تاویل سے ثابت کریں کہ ۱۲ مجدد تو اس شان کے نہ تھے، بلکہ مرزا جی سے گھٹیل تھے، اول تو حدیث میں نہیں لکھا کہ وہ مجددین مراتب میں ناقص اور کامل ہوں گے۔یعنی ۱۲ مجدد تو ناقص اور تیرھواں مجدد سب سے اکمل اور خاتم الخلفاء ہوگا۔اور اس صورت میں خود ۱۳ مجددوں ہی کی نفی ہوتی ہے کیونکہ ناقص فی الکمال یا فی الدین ہرگز مجدد نہیں ہوسکتا۔پھر خدا کو کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضرورت تھی کہ اپنے کامل دین کے لئے ناقص مجدد بھیجتا۔ سب کو کامل ہی بنا کر کیوں نہ بھیجا۔

اور اگر مولوی امروہی صاحب یہ کہیں کہ سب کامل تھے اور قیامت تک کامل ہی مجدد پیدا ہوں گے، تو قادیانی مرزا جی کی کوئی خصوصیت نہ رہی اور دعوی خاتمیت خلفاء بھی باطل ہو گیا، کیونکہ آپ آگے چل کر فرماتے ہیں کہ حدیث من یجدد لھا دینھا کا مصداق وہی مجدد ہو گا خواہ خلیفہ اول صدیق اکبر ہوں، یا مسیح موعود خاتم الخلفاء و مہدی مسعود ہوں۔ لیکن صدیق اکبر تو خاتم الخلفاء نہ تھے، ورنہ مرزا جی خاتم الخلفاء ہرگز نہ ہوتے

اور اگر یہ کہو کہ قادیانی مرزا جی، حضرت ابا بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے افضل ہیں کیونکہ وہ خلیفہ اول تھے اور مرزا جی خلیفہ آخر اور خاتم الخلفاء ہیں، تو اب قیامت تک کسی اور مجدد کی بعثت نہ ہونی چاہیے جو حدیث مذکور کے منطوق واجب الوثوق کے بالکل خلاف ہے۔ کیونکہ حدیث میں علی رأس کل مأۃ وارد ہے، یعنی ہر صدی کے شروع میں ایک مجدد پیدا ہو گا۔ یہ نہیں لکھا کہ چودھویں صدی کے شروع میں جو مجدد پیدا ہو گا وہ خاتم المجدد دین ہو گا۔

آگے چل کر آپ (یعنی امروہی صاحب) دفع دخل کے لئے فرماتے ہیں:

ہاں یہ مجدد دین سب کے سب یکساں اور متساوی فی الدرجہ نہیں ہیں بلکہ بحکم تلك الرسل فضلنا بعضھم علی بعض امت محمدیہ میں بھی یہ حکم فضیلت جاری و نافذ ہے۔

آپ نے مرزا جی کی خاتمیت برطرف کر دی۔ علاوہ اس کے یہ ان رسولوں کی فضیلت کا ذکر ہے نہ کہ مجددوں کی فضیلت کا، تاکہ حدیث مذکور سے مطابقت ہو۔

اور اگر آپ وہی گنجی اور لنگڑی تاویل کریں کہ تمام مجدد رسول ہیں، تو آیت خاتم النبیین کا انکار ہے۔ گو آپ کو کسی کی کچھ پرواہ نہ ہو، اور دائرہ اسلام سے خارج ہونا پڑے۔

اگر مجدد سے مراد نبی ہوتی تو یہ حدیث اس طرح وارد ہوتی:

ان اللہ یبعث لھذہ الا مۃ علی را س کل مأۃ نبیاً یجدد لھا دینھا

آپ کا یہ فرمانا کہ سب مجدد دین یکساں اور متساوی فی الدرجہ نہیں، اس کا بھی یہی مطلب ہے کہ مرزا جی سب سے افضل ہیں اور رسولوں سے بھی افضل ہیں کیونکہ آیت تلك الرسل فضلنا بعضھم کا پیش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا اسی غرض سے ہے۔ اس سے آپ کا اور تمام مرزائیوں کا عقیدہ اچھی طرح کھل گیا، خواہ آپ اپنے عقیدہ پر کیسا ہی پردہ ڈالیں۔

لاکھوں لگاؤ ایک چرانا نگاہ کا

لاکھوں بناؤ ایک بگڑنا عتاب میں

خدا کرے آپ ہمارا مطلب اچھی طرح سمجھیں، اور نازک طبع بنیں نا کہ بلید الطبع۔ اور بہتر ہے کہ آپ قلم اٹھائیں اور پھر مجدد کی جولانیاں دیکھیں۔ اڈیٹر (ضمیمہ شحنہ ہندوطوطی ہند میرٹھ ۱۶ستمبر ۱۹۰۳ء۔ص۲۔۳)

کیا مرزا جی حرمین شریفین کی زیارت کریں گے

ہرگز نہیں۔ کیونکہ سفر حجاز میں مصائب، جہازوں کے ڈوبنے کا خوف ہے۔ پھر جدے اور مکہ اور مدینہ کی راہ میں بدو لگتے ہیں، جو مال واسباب لوٹ لیتے ہیں، ورنہ مار ڈالتے ہیں۔ جابجا قرنطینے ہیں۔ طاعون ہے۔ ہیضہ ہے۔ الغرض طرح طرح کی آفات ہیں، اس لئے نہ مرزا جی خود جائیں گے، نہ اپنے حواری اور مریدوں کو حج کی اجازت دیں گے۔ بس ایسے پر آشوب وقت میں تو قادیان ہی مکہ اور مدینہ بلکہ ان سے بھی کئی حصے زیادہ شرف رکھتا ہے کیونکہ وہ دارالامان ہے اور مکہ اور مدینہ اور اون کی راہ میں امن نہیں بلکہ ہر وقت جان کا خطرہ ہے۔،

لیکن مرزا جی کا یہ عذر لنگ ثابت کرتا ہے کہ وہ موعود عیسیٰ نہیں بلکہ مردود دجال ہیں۔ چنانچہ ابن عسا کر نے حضرت ابی ہریرہؓ سے روایت کی کہ

قال رسول اللہ لیھبطن اللہ عیسی بن مریم حکماً عدلاً و اماماً مقسطاً فیسلکن فج الروحاء حاجاً او معتمراً و لیقفن علی قبری لیسلمن علیّ و لاردن علیہ

ترجمہ: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے البتہ خدا تعالیٰ عیسیٰ بن مریم کو اتارے گا حاکم عادل اور امام منصف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنا کر پھر وہ حج یا عمرہ کرتے ہوئے روحا کی راہ سے چلیں گے اور میری قبر کے پاس کھڑے ہو کر مجھ کو سلام کریں گے اور میں سلام کا جواب دونگا۔

اب فرمایئے مرزا جی، مسیح موعود کیوں کر ہوئے۔ ان کے واسطے تو روحاء قادیان اور گورداسپور کی سڑک ہے۔ وہ اس راہ سے بھی اس وقت بجبوری جاتے ہیں جب کہ مقدمات میں عدالت ان کو طلب کرتی ہے۔ خدا نہ کرے کہ مرزا جی حرمین شریفین جائیں، وہاں تو سچے مومن جاتے ہیں جو خدا وحدہ لاشریک اور اس کے رسول خاتم النبیین پر ایمان رکھتے ہیں۔ مرزا جی احادیث کے اس جزء کو مانتے ہیں جو ان کے مطلب کے موافق ہوتا ہے، باقی اجزاء نہیں مانتے اور اس آیت کے مصداق ہیں :نـو من ببعض و نكفر ببعض ۔

اڈیٹر (ضمیمہ اخبار شحنہ ہند وطوطی ہند میرٹھ ۱۶ستمبر ۱۹۰۳ء نمبر ۳۵ جلد ۲۱و۲۳ ص ۳)

مرزا جی کا الہامی قصیدہ

مرزا جی کا ایک فارسی قصیدہ جس کو الہامی بتایا جاتا ہے اور جس پر مرزائیوں کو بہت بڑا دعوی ہے (مرزا جی کو تو سب سے زیادہ ہوگا کیونکہ وہ ملہم ہیں) نظر سے گذرا۔ ہم ذیل میں اس کے پیاز کے سے چھلکے اتار کر دکھاتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ پوست ہی پوست ہے، مغز ندارد۔ فرماتے ہیں:

جائیکہ از مسیح و نزولش سخن رود
گویم سخن اگرچہ ندارند باورم
کاندر دلم دمید خداوند کردگار
کان برگزیدہ را ز رہ صدق مظہرم

لیجیئے جناب عیسی مسیح برگزیدہ ہو گئے۔ شائد یہ قصیدہ بروزی اور مہدی بننے سے پہلے تصنیف کیا گیا ہے اور جب جنون نے زور کیا تو حضرت عیسی مسیح کو خدا جانے کیا کیا بنا کر چھوڑا، نبی ہونا تو کجا، وہ تو مہذب انسان بھی نہ رہے۔ جو مسیح ایسے اور ویسے ہیں مرزا جی ان کے مظہر بنے ہیں۔ یہ قصیدہ شعر انوری کے اس شعر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے اخذ کیا ہے:

جائیکہ از بلندی و پستی سخن رود

از آسمان بلند تر از خاک کمترم

قرآن میں سے جو آیتیں چرا کر تغیر و تبدل اور مسخ کے بعد اپنا الہام قرار دیتے ہیں، وہ تو مسلمانوں پر کھل جاتا ہے کیونکہ ہزاروں علماء اور حفاظ موجود ہیں۔ پس کا جل کا چور اپنا منہ کالا کرتا ہے، تو پکڑا جاتا ہے۔ مگر شعراء کے قصائد پر تو لوگوں کی بہت ہی کم نظر ہوتی ہے، پس آپ اس کو چرا کر حمقاء میں سرخرو ہو جاتے ہیں لیکن تاڑنے والے تاڑ جاتے ہیں۔ اور مجدد السنہ مشرقیہ (احمد حسن شوکت) کے سامنے تو مرزا جی کی کوئی چوری کب چھپ سکتی ہے۔ اس کی شان میں تو مولانا نظامی پہلے ہی فرما گئے ہیں

اگر دزد بردہ بر آرد نفیر

بر دوست او شحنہ دزد گیر

قادیانی قصیدہ کا ایک شعر یوں ہے:

موعودم و بحلیہ ماثور آمدم

حیف است گر بدیدہ نہ بینند منظرم

ہم نے تو یہ سنا تھا کہ کانوں سے دیکھتے ہیں، ناک سے دیکھتے ہیں، سر سے دیکھتے ہیں، پاؤں سے دیکھتے ہیں، گھٹنوں سے دیکھتے ہیں۔ یہ آج ہی معلوم ہوا کہ لوگ آنکھوں سے دیکھتے ہیں جب کہ آپ کا یہ مصرعہ نظر پڑا: حیف است گر بدیدہ نہ بینند منظرم

یوں فرمایئے: حیف است گر بغور نہ بینند منظرم

ایک شعر یوں ہے:

از کلمہ منارہ شرقی عجب مدار

چون خود ز مشرق است تجلّی نیّرم

تمام اشعار میں ردی مفتوح ہے، مگر یہاں مکسور۔ یہ لفظ نیّر بروزن فیعل بکسر یاء ہے نہ کہ بفتح یاء۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ آپ کی الہامی شاعری و ہمہ دانی ہے۔ جی ہاں بجا ہے جو مشرق میں رہے اور ایک منارہ کھڑا کر لے وہ مسیح موعود ہے۔

پھر مرزا قادیانی فرماتے ہیں:

آن قبلہ رو نمود بگیتی بچار دہم
بعد از ہزار و سہ کہ بت افگند در حرم

چار دہم کو بسکون ہاء ہوّز ملاحظہ کیجئے۔ پھر چار دہم سے چودھویں صدی مراد لینا شائد تقاضائے الہام ہے۔ علی ہذا، ہزار و سہ سے تیرھویں صدی۔ پھر: بت افگند در حرم، کے تو یہ معنی ہوئے کہ حرم میں بت لاکر ڈال دیئے، برافگندن، البتہ ڈھا دینے کے معنی میں مستعمل ہے۔ ترکیب کتنی مضطرب ہے۔ آپ جو چاہتے ہیں شعر میں اس کو ادا نہیں کر سکتے۔ آپ کا مدعا یہ ہے کہ دنیا میں اس قبلہ (آنحضرت ﷺ) نے تیرھویں صدی کے بعد پھر منہ دکھایا جس نے حرم سے بتوں کو اکھاڑ پھینکا تھا۔ مگر شعر سے یہ معنی نہیں نکلتے بلکہ اسکے خلاف نکلتے ہیں، یعنی اس قبلہ نے پھر منہ دکھایا جس نے تیرہ سو برس قبل حرم میں بت لاکر ڈال دیئے تھے۔ یہ آنحضرت ﷺ اور ان کے بروزی کی تعریف ہوئی واہ واہ الہام کیا ہے خبط کا مرقع ہے۔

پھر مرزا قادیانی فرماتے ہیں:

جوشید آنچنان کرمِ منبع فیوض
کآمد ندائے یار زہر کوئے و معبرم

(یار) تو بہت ہی خوب ہے اور (کوئے) کے ساتھ معبر کے تو کیا ہی کہنے ہیں۔ معبر بالفتح بمعنی پل اور بالکسر بمعنی کشتی ہے، یہاں دونوں معنی سے کیا مناسبت ہے؟ یوں فرمائیے

کا ندائے غیب زہر کوئی تو منظرم

مرزا صاحب کا ایک شعر یوں ہے:

آخر نخواندہء کہ گمان نکو کنید
چون میروی برون ز حدودش برادرم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو شخص اپنے آپکو برملا خدا کا لیپا لک بتائے، بعد ختم نبوت، دعوی نبوت کرے، انبیاء کو گالیاں دے اور اپنے کو غیب دان بتائے، اس پر نیک گمان کرنا مومن کا کام نہیں، اور (برادرم) تو بہت ہی فصیح واقع ہوا ہے۔

پھر مرزا قادیانی فرماتے ہیں:

ماموروم و مرا چہ دریں کار اختیار
رہ ایں سخن بگو بخداوند آمرم

پھر قافیہ غلط، آمِر بکسر میم ہے، نہ کہ بفتح میم۔ مرزا صاحب یہ شاعری ہے، کاتا اور لے دوڑی نہیں۔

مرزا صاحب قادیانی کا ایک شعر یوں ہے:

اے قوم من بگفتہء من تنگدل مباش
ز اوّل چنیں مجوش ببیں تا بہ آخرم

قافیہ پھر غلط۔ سنیئے ایک آخر تو بکسر خاء اسم فاعل ہے اور ایک آخر بفتح خاء بمعنی دیگر کے ہے۔ آپ کی مراد بکسر خاء ہے، نہ کہ بفتح خاء۔ ورنہ بے معنی ہوگا اور یہ معنی ہونگے کہ مجھے دوسرے کے ساتھ دیکھ۔ خود بدولت کا بھی یہ مطلب نہیں اور آخر اسم فاعل کی صورت میں ردی غلط ہوتی ہے۔ الفاظ کی صحت وسقم کی بھی تمیز نہیں

پھر مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

ہر لحظہ مئے خوریم ز جام وصال دوست
ہر دم انیس یار علی رغم منکرم

ردی پھر غلط۔ آپ کی مراد منکِر بکسر کاف اسم فاعل ہے نہ کہ منکَر بفتح کاف اسم مفعول، ورنہ مہمل ہے

مرزا صاحب قادیانی کا ایک شعر یوں ہے:

بر سنگ میکند اثر ایں منطقم مگر
بے بہرہ این کسان ز کلام موثّرم

ردی پھر غلط۔ کیونکہ موثّر سے اسم فاعل مراد ہے جو بکسر ثاء مثلثہ ہے، نہ بفتح۔

مرزا صاحب قادیانی کا ایک شعر یوں ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زان گو نہ دست او دلم از غیر خود کشید
گوئی گہے نبود دگر در تصوّرم

واہ وا! ردی بجائے مفتوح کے مکسور تو ہو رہی تھی اب ردی مضموم بھی ہونے لگی۔ کیوں جناب تصوّر بضم واو ہے یا بفتح واو۔

مرزا صاحب قادیانی کا ایک شعر یوں ہے:

ہر تار و پود من بسراید بعشق او
از خود تہی و از غم آں دلستان پرم

ردی پھر مضموم۔ تار و پو کا گانا نیا محاورہ ہے۔ یوں فرمایئے:

ہر تار موئے من بسراید بعشق او

مرزا صاحب قادیانی کا ایک شعر یوں ہے:

من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب
ہاں ملہم استم و ز خداوند منذِرم

ردی پھر غلط۔ آپ ڈرانے والے ہیں یا ڈرائے گئے ہیں۔ بے شک ڈرائے گئے۔ اور احمد حسن شوکت آپ کا منذر، یعنی قہر خدا اور عذاب آخرت سے ڈرانے والا ہے۔

یہ قصیدہ غالباً اس زمانے کا لکھا ہوا ہے جب کہ دماغ کے تھرمامیٹر کا نمبر مالیخولیا کے درجے سے بڑھ کر رسالت تک نہ بڑھا تھا۔ اب تو آپ فرمائشی بروزی رسول ہیں۔

آپ تو الہامی قصیدے کے لکھنے میں مجبور ہیں، قصور تو مسخرے آسمانی باپ کا ہے کہ الّم غلّم جو کچھ چاہتا ہے الہام کر دیتا ہے۔ اس کا فرض تھا کہ لیپا لک پر الہام کرنے سے پہلے یہ قصیدہ مجدد کے پاس بغرض اصلاح بھیج دیتا تا کہ رسوائی نہ ہوتی۔ خبردار جو آئینہ ایسی خودسری کا سودائے خام پکایا۔ اڈیٹر

(ضمیمہ اخبار شحنہ ہند وطوطی ہند میرٹھ ۱۶ ستمبر ۱۹۰۳ء نمبر ۳۵ جلد ۲۱ و ۲۳ ص ۳۔۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزاجی نے اپنی سی سالہ بعثت میں کیا کاروائی کی

ہم کونہایت ارمان بھرے دل سے اور طرح طرح کی امیدوں سے، جوقادیانی مہدی کے وجود سے وابستہ ہیں، یہی کہنا پڑتا ہے کہ اس نے اپنی سی (۳۰) سالہ بعثت میں فرہاد بن کرکون سی کوہ کنی کی ۔فرہاد نے شیریں کے غم میں اور کچھ نہیں، تو مایوسی کی حالت میں اپنا ہی سر پھوڑلیا، اور معرکہ عشق ومحبت میں تمام بوالہوسوں سے بازی لے گیا، اور ایک بڑا اہتم بالشان کارنامہ چھوڑ گیا۔اور ایسا کام کر گیا کہ قیامت تک کوئی نہ کر سکے گا۔ قادیانی مرزاجی سے تو کچھ بھی نہ ہوسکا۔قادیان سے باہر نکلتے ہوئے مارے خوف کے روح قبض ہوتی ہے، حالانکہ آسمانی باپ وعدہ کر چکا ہے کہ میں تیری جان کا ہر وقت محافظ ہوں۔اگر بری نگاہ سے کوئی دیکھے گا تو اس کی آنکھیں نکال دوں گا۔مگر مرزاجی کو آسمانی باپ کی ڈھارس باندھنے پر ذرا بھی ایمان واعتماد نہیں۔

ہم کو حیرت ہے کہ جب خود لپا لک، آسمانی باپ کے وعدوں کو گوزشتر اور دال بھات ساگ کھانے والوں کی تو ندکا اپھان سمجھتا ہے، تو عوام میں اپنی اور آسمانی باپ کی ہوا کیا باندھ سکے گا۔جب ہم تواریخ میں گزشتہ مہدیوں کے کارنامے دیکھتے ہیں کہ انہوں نے دنیا میں انقلابات ڈال دیئے، بڑی بڑی سلطنتوں میں زلزلے پیدا کر دیئے، چار طرف کھلبلی مچادی، میدان ہستی کو تہ وبالا کر دیا، تو رہ رہ کر ہمارے دل میں یہی ارمان پیدا ہوتا ہے کہ ہمارے زمانے کا مہدی ان کے مقابلے میں کچھ تو ہاتھ پاؤں ہلاتا۔ان سے آدھی تہائی چوتھائی دسواں بیسواں سوّاں حصہ ہی اپنی مہدویت کے ...کرشمے دکھاتا۔گزشتہ مہدیوں کی تو دور بلا، بڑوں کی باتیں بڑی، ان کا کام بڑا، ان کا نام بڑا، خود ہمارے زمانہ کے مہدیوں محمد احمد تعالشی وغیرہ نے مصر کو کیا کیا ناچ نہیں نچایا۔وہ بہادر انگریز جن کی وسیع سلطنت میں آج کے روز آفتاب غروب نہیں ہوتا، جب انہوں نے مصر کی کمک پر آ کر فوج کشی کی تو سوڈانی مہدی نے ان کو کیا کیا تماشا نہیں دکھایا۔بالآخر یہ غریب اپنی جان پر کھیل گیا اور تمام مہدیوں کی آبرو رکھ گیا۔

شکست و فتح نصیبوں سے ہے مگر اے میر
مقابلہ تو دل ناتواں نے خوب کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

...سومالی ملا عبداللہ ہی کو دیکھ لیجئے، کس دم خم اور کس ٹھاٹھ سے برٹش کے مقابلے کی کڑی جھیل رہا ہے۔ ماتھے پر چیں تک نہیں۔ میرا شیر افریقہ کے جنگلوں اور کچھاروں میں دھاڑ رہا ہے، اور ایسے ہیبت ناک نعروں سے کوک رہا ہے کہ مرزا جی اگر سن پائیں تو پتہ پانی ہو کر بہہ جائے۔

دیکھئے مہدیوں کی یہ شان ہے۔ ایک ہمارے قادیانی مہدی ہیں کہ نہ ان میں جوش ہے، نہ ہمت، نہ جرأت، نہ اولوالعزمی۔ گوشہ عافیت میں بیٹھے چار طرف کاغذی گھوڑے دوڑا رہے ہیں، اور توپ کے گولے کی جگہ خالی خولی گیدڑ بھبکیوں (موت کی پیش گوئیوں) سے کام لے رہے ہیں اور ہنکار رہے ہیں کہ میری فوج طاعون ہے، کالرا (ہیضہ) ہے، جو آنکھوں سے الوپ انجن ہو کر مخالفوں کی کمین گاہ میں ہر وقت لگا ہوا ہے۔ ادھر کوئی منکر ڈہب پر چڑھا اودھر اس نے ہڑپ کیا۔،

بھلا کسی مہدی نے بزدل بن کر ایسی کارروائیاں کیں؟ انہوں نے تو صرف زبان تیغ سے بڑی بڑی جرار سلطنتوں کی مزاج پرسی کی ہے، اور اپنی شان جبروت دکھا کر منکروں کو منوایا ہے، ان کی ناک میں تیر ڈال دیا ہے۔ پس کس مسالے پر آسمانی باپ خوش ہو سکتا ہے کہ میرا لیپا لک (مرزا قادیانی) کسی قابل ہوگا۔ اور آسمانی باپ کے پوتے (مرزائی لوگ) کس برتے پر اچھل رہے ہیں کہ ہم اپنے باپ دادا کے کئی حریفوں پر فتح یاب ہوں گے۔ اگر مرزا جی کا یہی جبن (بزدلی) ہے، تو یاد رکھیں کہ مجدد السنہ مشرقیہ، مہدویت کا جبہ قلہ چھین کر کسی دوسرے مہدی کو دے دے گا اور قادیانی کو معزول کر کے بیک بینی و دو گوش عدم آباد کو چلتا کر دے گا۔ اڈیٹر

(ضمیمہ اخبار شحنہ ہند وطوطی ہند میرٹھ ۱۶ستمبر ۱۹۰۳ء نمبر ۳۵ جلد ۲۱ و ۲۳ ص ۶۔۷)

الحیاء شعبة من الا یمان

مخبر صادق ﷺ کا مندرجہ عنوان ارشاد کتنا صحیح اور درست اور بے حیاؤں کے مطابق حال ہے۔ اگر اس ارشاد پر عمل ہو، تو دنیا میں ایک بھی بے حیا نہ رہے، اور بے حیائی اپنا منہ کالا اور ہاتھ پاؤں نیلے کر کے کافور ہو جائے۔ بھلا تیرہ سو برس کے عرصہ میں یہ ڈھٹائی اور بے حیائی کس نے اپنا شعار بنایا ہے کہ اپنے کو مسلمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور امت محمد یہ میں بتائے اور نبی بننے کا دعوی کرے۔ اسلام کی بنیاد ڈھائے اور بدستور مسلمان بنا رہے۔ اور جب اس کا دعوی مختلف مضبوط دلائل سے توڑا جائے، تو ذرا شرم نہ آئے۔ بلکہ اڑیل ٹٹو کی طرح اور بھی ہٹ کرے۔ تمام صحابہ عظام، اولیاء کرام، کبراء فخام کو جو متبع سنت خیر الانام اور عمائد اسلام تھے، جھوٹا بتائے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ حیا جو ایمان کا شعبہ ہے، باقی نہیں رہی۔ اور بے حیائی، جو کفر کا تمغہ ہے، اس کے دل پر مسلط ہوگئی ہے۔ دین میں شرک سے بڑھ کر کوئی بے حیائی نہیں۔ مشرک فی التوحید اور مشرک فی الرسالۃ سے زیادہ کون بے حیا ہوگا۔ سچ ہے حیا مومنین کی صفت ہے، صالحین کی صفت ہے، صدیقین کی صفت ہے، انبیاء کی صفت ہے اور خود خدا تعالی کی صفت ہے۔ بھلا ملحدوں اور مشرکوں کو اس صفت سے کیا واسطہ۔

جس شخص میں حیا نہیں، نہ اس کے لئے کوئی ضمانت ہے، نہ اس کا کوئی ضامن ہے، نہ اس کا کوئی کفیل ہے، نہ اس کا قول وفعل قابل اعتماد ہے کیونکہ اس کے دل میں مطلق خوف خدا باقی نہیں رہا۔ وہ خدا کا منکر ہے اور عملاً خدا کو بھول گیا ہے۔ دنیا کے سارے کاموں میں حیا اس طرح داخل ہے جیسے اجسام میں خون اور خون میں حرارت۔ اگر حیا موجود ہو، تو کوئی مجرم کسی جرم کا ارتکاب نہ کرے۔ اور عدالتیں جو مجرموں کو سزا دیتی ہیں تو یہ ایک قسم کی تادیب اور سرزنش ہوتی ہے کہ دیکھو تم نے جو حیا جیسی صفت سے قطع تعلق کر لیا، تو اب تم کو جبراً حیا دلوائی جاتی ہے، اور جب تک تم اس سزا میں مبتلا رہو گے تمہارا نور ایمان تمہیں خود حیا اور شرم دلاتا رہے گا۔ تو نے جو جھک مارا تھا اب اس کا خمیازہ چکھ۔

قیامت میں جب مجرمین دوزخ میں ڈالے جائیں گے اور عقوبت میں مبتلا ہوں گے تو یہی کہیں گے یا لیتنی اتخذ ت مع الرسول سبیلاً یہ ان مجرموں کا حال ہوگا جنہوں نے رسول مقبول ﷺ کا طریقہ چھوڑ دیا ہے۔ اور جو لوگ خود ہی رسول بن گئے ہیں اور رسول کو جھٹلایا ہے، خیال کرنا چاہیے کہ ان کی کیسی بری حالت ہوگی۔ کاش وہ خدا اور رسول سے شرم کریں بے حیا نہ بنیں۔ اگر دنیا میں ان کو اس بے حیائی کا تدارک نہیں ملا تو اسپر نہ پھولیں، کیونکہ آخرت کا عذاب دنیا کے عذاب سے بہت سخت ہے اور دائمی ہے۔ اڈیٹر

(ضمیمہ اخبار شحنہ ہند وطوطی ہند میرٹھ ۱۶ ستمبر ۱۹۰۳ء نمبر ۳۵ جلد ۲۱ و ۲۳ ص ۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی اور خلیفہ

آنحضرت ﷺ کو خدا تعالیٰ نے خاتم النبیین بنایا، اسی بنا پر آپ نے فرمایا لا نبی بعدی ۔مرزا جی کو آسمانی باپ نے خاتم الخلفاء بنایا، لہذا آپ نے نعرہ مارا کہ لا خلیفة بعدی ۔کلام مجید میں بجز حضرت آدم کے کسی کو جناب باری نے خلیفۃ اللہ کہہ کر نہیں پکارا، مگر مرزا جی کو آسمانی باپ نے نہ صرف خلیفۃ اللہ بلکہ خاتم الخلفاء بنا دیا، کیونکہ آپ آسمانی باپ کے خلف فرزند ہیں، باقی سب ناخلف ۔اور خلیفہ اور خلفہ ہم معنی ہیں۔

مرزا جی کا مقولہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کامل اور اکمل انبیاء کے خاتم ہیں، نہ کہ ناقص انبیاء کے۔اور ناقص انبیاء قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے۔اس پر ہم بارہا بحث کر چکے ہیں اگر اطمینان نہ ہوا تو اور لیجئے۔

ناقص، ناقص کا خاتم ہوگا اور کامل، کامل کا۔ پہلے تو اس فاسد عقیدے نے آنحضرت ﷺ کا کسر شان کیا، پھر خود مرزا جی کا، کیونکہ آپ اپنے کو خاتم الانبیاء کہتے ہوئے تو ذرا جھجکتے ہیں مگر خاتم الخلفاء بڑے دھڑلے سے بنتے ہیں۔اس صورت میں آپ ناقص خلفاء کے خاتم ہوں گے نہ کہ کامل خلفاء کے۔اور خلفاء بھی انبیاء ہیں تو اپنے ساتھ آپ نے تمام انبیاء کو ناقص ٹھہرا دیا۔اور آپ کے عقیدے کے موافق قیامت تک جتنے خلفاء (انبیاء) ہوں گے سب ناقص ہوں گے۔ یہ وہی بات ہوئی:

میں تو ڈوبا ہوں مگر تم کو بھی لے ڈوبوں گا

آسمانی باپ نے بایں ریش وفش لیپا لک کو تاویل کرنا بھی نہ بتایا۔اتنی خبر نہیں کہ جب آنحضرت ﷺ کمال نبوۃ کے خاتم اور مکمِل ہیں، تو ناقص نبوۃ کے بدرجہ اولیٰ مختم اور مکمِل ہیں۔ یہ تو ایسی مثال ہے جیسے کوئی شخص کہے کہ جب آفتاب طلوع ہوتا ہے تو چاند ماند ہو جاتا ہے مگر ستارے ماند نہیں ہوتے۔گویا آفتاب صرف چاند کو مغلوب کرتا ہے نہ کہ ستاروں کو۔ایسی اندھی تاویل کو وہی لوگ دیکھیں اور پسند کریں گے جو انسانی ماہیت سے مسخ ہو کر چمگادڑ کی ماہیت میں حلول اور بروز کئے ہوئے ہیں۔مرزا جی تمام انبیاء کو ناقص بتاتے ہیں لیکن اگر کوئی ان سے کہے کہ آپ ناقص خاتم الخلفاء اور ناقص امام الزمان ہیں تو وہ اور ان کے تمام چیلے چاپڑ کاٹ کھانے کو دوڑیں گے۔کھانے کے دانت اور، دکھانے کے دانت اور۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناقص چیزوں اور ناقص انسانوں کی خاتمیت کون سا اعجوبہ امر یا اعجاز ہے۔ناقص انسان یا ناقص اشیاء یا تو کامل ہوں، ورنہ ان کا معدوم ہو جانا بہتر ہے۔آسمانی باپ کے سب بیٹے یا تو خلف ہوں ورنہ تلف۔ جب مرزاجی ناقص نبی یا خلیفہ ہیں،تو آپ کی امت بھی ناقص ہوگی۔تعجب یہ ہے کہ آنحضرتﷺ تو کامل اور آپ کا بروز اور ظل ناقص۔اڈیٹر (ضمیمہ اخبار شحنہ ہند وطوطی ہند میرٹھ ۱۶ستمبر ۱۹۰۳ءنمبر ۳۵ جلد ۲۱و۲۳ص ۷۔۸)

آرا آرا دھڑیم

ارے بیٹھے بٹھائے یہ دھماکے کی آواز کیسی آئی۔آسمانی باپ کی طرف سے کوئی زلزلہ تو نہیں آکودا جس طرح لیپا لک کی حمایت پر طاعون ایڈی کانگ بن کر آکودا تھا۔مگر وہ تو تمام ہندوستان میں اچھلتا کودتا رہا اس کا بڑا بھائی زلزلہ خاص قادیان دارالامان ہی میں تشریف کا پوٹلا،یا ادبار کا گٹھا لایا۔لیکن نہ تو منارے پر،نہ لیپا لک کے محل سرا پر،غریب اڈیٹر الحکم کے ہی مکان پر یوں گرا جیسے مردار پر کندے جوڑ کر گدھ۔

ماحصل یہ ہے کہ پچھلے سال بارشوں کے موسلا دھار دونگڑوں میں بے چارے اڈیٹر الحکم کا مکان یوں بیٹھ گیا جیسے کسی مایوس اور ناکام عاشق کا دل۔اور دم کے دم میں لیپا لک کی چوکھٹ اور منارے کے استھان کے آگے سربسجود ہو گیا۔زلزلہ بھی تھا عقل مند کہ غریب اڈیٹر ہی کے مکان کو قادیان کے مکانات کا کفارہ بنایا۔اب مکان کی تعمیر کے لئے چندہ ہو رہا ہے۔چندوں میں ایک ڈبل چندہ یہ بڑھ گیا۔

...اب ہمیں قادیان کے دوسرے مکانوں کے لالے پڑ رہے ہیں کیونکہ آسمانی باپ کے اڈیکانگ کا دست شفقت تو سبھی پر پھرنا چاہیے۔جیسے طاعون کہ آیا تو مخالفوں کے لئے،مگر خود آسمانی باپ کے بعض پوتوں کا بھی سلفہ کر گیا۔ہماری رائے میں تو یہ تعمیر منارہ سے بھی مقدم ہے کیونکہ الحکم ہی نے منارۃ المسیح کو پبلک میں بانس پر چڑھایا ہے،اور ہفتہ وار چڑھاتا رہتا ہے،ورنہ کہیں وہی معاملہ نہ ہو کہ کھاڑی کے چھپڑ پر پھونس نہیں ہوتا۔اڈیٹر۔ (ضمیمہ اخبار شحنہ ہند میرٹھ ۲۴ستمبر ۱۹۰۳ءنمبر ۳۶ جلد ۲۱و۲۳ص ۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی اور مجدد

نبی اور رسول صاحب شریعت ہوتا ہے مگر مجدد ان امور کو جو مرور زمان کی وجہ سے پرانے یا دلوں سے نسیاً منسیاً ہو گئے ہوں، نئے کرتا اور یاد دلاتا ہے۔ نہ وہ نبی اور رسول ہوتا ہے، نہ نبوت و رسالت کا دعوی کرتا ہے۔ جیسے مولانا و مجددنا مولانا اسماعیل شہیدؒ نے کہ مسلمان توحید و سنت کو بھول گئے تھے، چار طرف سے شرک اور بدعت اور ہوا پرستی پھیل گئی تھی، آپ نے تجدید کی ٹھوکر لگائی اور مردہ سنت و توحید کو زندہ کر دیا، جس سے نہ صرف عوام بلکہ سچے علماء کرام کی بھی آنکھیں کھل گئیں۔ بے شک یہ حضرت شہید مغفور مبرور کے دم قدم کی برکت ہے کہ ہندوستان میں توحید کا نور پھیل رہا ہے، اور اتباع سنت کا ظہور ہو رہا ہے۔ مجدد ایسے ہوتے ہیں جن کی نسبت حدیث شریف میں من یجدد لھا دینھا کی پیش گوئی وارد ہوئی ہے۔ بھلا اس زمانہ سے لے کر اب تک حقانی علماء میں سے کسی نے بھی مولانا اسماعیل شہید مرحوم کی تجدید سے انکار کیا۔ ہرگز نہیں، بلکہ آپ کا نام بڑی عظمت سے مسلمانوں کی زبان پر دائر و سائر ہے، اور قیامت تک رہے گا اور مسلمان ہمیشہ آپ کی مساعی جمیلہ کے مشکور رہیں گے۔

اب میرزا جی کو دیکھئے، ہندوستان سے لیکر حرمین شریفین اور تمام ملک عرب تک کسی عالم نے بھی آپ کے لاطائل دعووں کو مانا؟۔ پچاس سو دس بیس دو چار کو تو جانے دو، کسی مرے گرے ایک آدھ عالم نے بھی آپ کو حق پر سمجھا؟ مشائخ عظام اور علماء کرام نے آپ کے نام اور کلام پر تین حرف ہی بھیجے،...اور کوئی عالم ایسا نہیں جس نے آپ کے کفر کے فتووں پر اپنی مہر یا دستخط ثبت نہ کئے ہوں۔ وجہ یہ ہے کہ معاملات دین سے علماء ہی باخبر ہوتے ہیں۔ ان کے سامنے مکاروں کا مکر اور زوریوں کا زور نہیں چل سکتا۔ انہیں کے نفوس قدسیہ سے دین اسلام قائم ہے۔ انہیں کی برکت سے مسلمان راہ راست سے نہیں ڈگمگاتے اور گمراہ گمراہی سے نکل کر صراط مستقیم پر قائم ہو جاتے ہیں۔ اور ہر صدی پر خدا تعالی ایسے مجدد دین بھیجتا رہتا ہے کیونکہ وہ اپنے دین کا حامی اور حافظ و ناصر ہے۔

موجودہ عہد سلطنت میں آزادی اور وسیع المشربی کا دور دورہ ہے کل جدید لذیذ والوں کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاشنی خوب دال گلتی ہے۔ ہر طبقہ میں آسان پسندی پھیل گئی ہے۔ تکالیف شرعیہ سے بباعث ضعف ایمان و اعتقاد کے سب بچتے ہیں۔ پس سادھو بچوں کی چڑھ بنی ہے۔ اگر ہندوستان کے علماء ومشائخ مرزا جی کا تعاقب نہ کرتے اور مرزائی عقائد کی مسموم ہواؤں کو بذریعہ ہوا خواہی دین اسلام کے تقریری اور تحریری وسائل یعنی کتابوں اور رسالوں کی اشاعت سے دور نہ کرتے، تو ہندوستان میں مرزائی مذہب طاعون کی طرح پھیل جاتا ۔اس میں کوئی شک نہیں کہ علماء کا وجود باجود دین اسلام کے قیام واستحکام کی ضمانت ہے۔

ذرا غور کرنے کی بات ہے کہ اگر ہر مجدد نبی ہوتا، تو آنحضرت ﷺ خاتم النبیین کیوں کر ہوتے۔ بھلا کسی نے آج تک عرفاً واصطلاحاً لغۃً وشرعاً مجدد کو نبی یا نبی کو مجدد مانا بھی ہے۔ نبی کو مجدد کے لقب سے ملقب کرنا اس کی توہین ہے۔ ہر فن کا ایک مجدد ہوتا ہے۔ یورپ میں اس وقت سائینس اور جرثقیل اور ڈاکٹری وغیرہ فنون کے صدہا مجدد ہیں، لیکن وہ رسول اور پرافٹ (غیب دان) نہیں ہیں۔ نہ انہوں نے ایسا دعوی کیا۔ پھر رسول اور نبی ماموراور مبعوث من اللہ ہوتا ہے، مجدد ایسا نہیں ہوتا۔ مگر مرزا جی کو لغوی اور اصطلاحی اور شرعی مناسبت سے کیا غرض۔ انہوں نے تو تمام عمدہ اور بزرگ خطابات چھانٹ کر الم غلّم توند میں بھر لئے۔ یہ نہ سوچا کہ ان کی سمائی بھی ہوگی یا نہیں، اور یہ مختلف اور متضاد خطابات پیٹ کے ڈربے میں جا کر آپس میں لڑنے تو نہ لگیں گے۔

مرزا جی کو دنیا طلبی اور حبّ جاہ کی عیاری تو خوب سوجھی، مگر یہ نہ سوجھا کہ چل بھی سکے گی یا نہیں۔ اب مالیخولیا یا واقعی الحاد وارتداد کے طغیان کی نوبت یہاں تک پہنچی ہے کہ مرزا قادیانی اور مرزائیوں کی نظروں میں کسی نبی اور رسول اور مجدد کی کوئی حقیقت نہیں، اور ہے بھی تو اتنی کہ کوئی نبی اور رسول ہوں گے، مگر اب کہاں ہیں۔ مر گئے، گل گئے۔ ان کے اقوال ان کے الہامات ان کے وجود ہی کے ساتھ فرسودہ ہو گئے۔ قادیانی مرزا جی زندہ نبی، زندہ رسول، زندہ امام الزمان وغیرہ ہیں۔ پس ان پر نہ صرف مسلمانوں کو بلکہ ساری خدائی کو ایمان لانا چاہیے۔

آپ حدیث رسول سے اپنا مجدد ہونا اخذ کرتے ہیں اور کلام مجید سے صرف عیسی مسیح کا مرنا مگر قرآن سے اپنا عیسی موعود ہونا ثابت نہیں کر سکتے کیونکہ قرآن میں خود عیسی ہی کے آنے کا ذکر نہیں۔ مگر حدیث میں جو تیس دجالوں کے آنے کا ذکر ہے اس سے چیں بر جبین ہوتے ہیں، کیونکہ خود بدولت بھی انہیں میں سے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خود مرزا جی ایمان سے کہیں کہ دنیا میں اب تک بہت سے جھوٹے مہدی اور جھوٹے نبی آئے یا نہیں ۔پس کیا ضمانت ہے کہ آپ خلاف قرآن وحدیث کے سچے مہدی اور مسیح موعود ہیں۔گھبرایئے نہیں چند روز میں سب کھلا جاتا ہے، ذرا ذیابیطس اور ضعف قلب کو بڑھنے دیجئے۔اڈیٹر (ضمیمہ شحنہ ہند ۲۴ ستمبر ۱۹۰۳ء۔ص ۱۔۳)

تردید ردّ التجدید

چند ہفتہ سے اڈیٹر ایڈورڈ گزٹ شاہجہان پور مولانا شوکت اڈیٹر شحنہ ہند پر بے جا حملے کر رہا ہے۔ہم سوچتے تھے کہ آخر اس بحث کا منشاء کیا ہے، اور کیوں اڈیٹر ایڈورڈ گزٹ نے مولانا کو اپنا مخاطب بنایا ہے۔لیکن تھوڑے غور سے معلوم ہو گیا کہ اڈیٹر مذکور کو دو چیزوں نے اس بحث کے لئے ابھارا۔اول تو طلب شہرت جسکا ذریعہ آج کل اس سے اچھا اور کوئی نہیں کہ کسی بڑے شخص سے الجھ کر اپنے کو مشہور کیا جائے۔یا کسی معزز اخبار کے کالموں میں اپنا نام لکھوا کر اپنے نام کو شہرت دی جائے۔چونکہ آج کل یہی طریقہ شہرت کا ہے اس وجہ سے منشی مختار احمد نے اس پر عمل کیا اور ایک اچھا موقع شہرت کا ڈھونڈ نکالا اور بے جا طور پر دخل در معقولات دیا۔یہ ضرور ہے کہ اون کے دخل در معقولات سے ان کی کم علمی روز روشن کی طرح ظاہر ہو گئی، مگر انہوں نے اس مصرع پر عمل کیا:

بدنام اگر ہوں گے تو کیا نام نہ ہوگا

اب رہی دوسری چیز جس نے اون کو خاص کر مولانا شوکت کے ساتھ الجھنے پر مجبور کیا، تو وہ ان کا مرزائی ہونا ہے۔اور انہوں نے اس عداوت کو اس پیرایہ میں ظاہر کیا ہے۔گو عام طور پر لوگوں کو یہ معلوم نہ ہو، مگر جاننے والے جانتے ہیں کہ..کس پیرایہ میں دل کی بھڑاس نکالی جاتی ہے۔اڈیٹر صاحب! خواہ آپ کسی رنگ میں جلوہ افروز ہوں اور کسی پیرایہ میں گفتگو شروع کریں مگر:

من انداز قدت رامی شناسم

حضرت! جو تاڑنے والے ہیں قیامت کی نظر رکھتے ہیں۔اچھا تو پھر آپ کا یہ دعوی کرنا کہ ہم مولانا شوکت صاحب کے دوست ہیں اور خیر خواہی سے کہتے ہیں، کیا بالکل جھوٹ اور سفید جھوٹ نہیں۔کیا آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باوجودیکہ مرزا غلام احمد کے مرید ہیں اوران کی شان میں ایک قصیدہ لکھ چکے ہیں مجدد کے دوست ہو سکتے ہیں۔ نہیں ہرگز نہیں۔ یہ صریح جھوٹ ہے۔اوراگر آپ گریبان میں منہ ڈالیں تو خود آپ کا دل آپ کو بتادے گا کہ میں کس نیت سے اخبار میں اس قسم کے مضامین لکھ رہا ہوں اور سچائی کس طرف ہے۔

ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ ناظرین کی دلچسپی کیلئے مختار کے قصیدہ کے چند شعر اس مقام پر نقل کریں جس سے صاف طور پر ثابت ہو جائے گا کہ مختار ایک سخت متعصب اور پرانے مرزائی ہیں۔ یہ قصیدہ مسک العارف مصنفہ محمد احسن امروہی مرزائی کے صفحہ ۶۲ تا ۶۴ میں شائع ہوا ہے جو کہ مارچ ۱۸۹۸ء میں طبع ہوئی ہے قصیدہ میں اس بات کا صاف طور پر بیان موجود ہے کہ مرزا مسیح موعود اور سچے رہنما ہیں۔ چنانچہ ہمارے دوست مختار، مرزا غلام احمد قادیانی کی شان میں فرماتے ہیں۔

تو ہے ہمارا پیشوا ، تو ہے ہمارا رہنما
تو ہے ہمارا مقتدا ، اک چاکر کمتر ہیں ہم
گو رنج و غم سہتے ہیں ہم ، مشق ستم رہتے ہیں ہم
لیکن یہی کہتے ہیں ہم ، تجھ پہ فدا ہو جائیں ہم
ہوتے ہیں ظلم ناروا ، لیکن ہمیں پرواہ ہے کیا
جب تیرے آگے کر دیا، ہم نے سر تسلیم خم
ہے سب کو ہے اے نیک خو ، تیری لقا کی آرزو
کرتے ہیں تیری گفتگو ، لحظہ بلحظہ دم بدم

ایک جگہ فرماتے ہیں

اے مہدیء عالی ہمم ، اے ہادیء والا حشم
اے عیسی فرخ شیم ، اے رہبر راہ ارم
اے عشق تو ایمان من ، اے الفت تو جان من
اے درد تو درمان من ، اکنون بمطلب آورم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ناظرین مقطع کی داد دیں :

مختار روک اپنی زبان، مختار تھام اپنا قلم

معزز ناظرین یہ ہے مختار کا قصیدہ، جس سے آپ کو ان کے متعصب مرزائی ہونے کا پتہ چل جائے گا۔ ہمارا ارادہ تھا کہ ہم قصیدہ کی غلطیاں بھی پبلک پر ظاہر کریں لیکن چونکہ ہم اس وقت دوسرے پہلو پر گفتگو کر رہے ہیں اس لئے قصیدے کی اصلاح کو دوسرے وقت پر اٹھا رکھا ہے۔

معزز ناظرین! آپ کو یہ تعجب تو ضرور ہوگا کہ جب ایڈورڈ گزٹ کے ان مضامین کے لکھنے کا منشاء بغض وعناد نہیں، تو کیوں کھل کر مرزا غلام احمد قادیانی کی تائید نہیں کرتا اور کیوں ضمیمہ شحنہ ہند کے مضامین کا جواب نہیں دیتا۔

ہم آپ کا تعجب دور کرنے کے لئے یہ جواب دیتے ہیں کہ اول تو اوس بے چارہ میں اس قدر لیاقت نہیں کہ اپنے پیر کی حمایت کر سکے، دوسرے ایڈورڈ گزٹ یہ نہیں چاہتا کہ میں تعلیم یافتہ پبلک اور اخباری دنیا میں اپنا مرزائی ہونا ظاہر کروں۔ اس وجہ سے وہ دوسرے طور پر اپنے مخالفوں سے الجھتا ہے، اور اپنے نام کو شہرت دینا چاہتا ہے، کیونکہ بوجہ بے علم ہونے کے اس کے پاس کوئی شہرت کا ذریعہ نہیں۔ بھلا جو شخص صحیح اردو لکھنا تک نہ جانتا ہو، اور خدا تعالیٰ کے لئے ، محسوس ، کا لفظ استعمال کرے تو کیا زبان دانی کے متعلق اوس کی رائے قابل وقعت ہو سکتی ہے۔ ایسے شخص کو کبھی مذہبی اور علمی بحثوں میں دخل نہ دینا چاہیے۔ حالانکہ ایڈورڈ گزٹ نے ان تمام چیزوں میں دخل دیا ہے جس کو ہم آگے چل کر ظاہر کریں گے۔

ایڈورڈ گزٹ میں ردّ التجدید کے عنوان سے کئی مضمون شائع ہو چکے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ سلسلہ وار ان مضامین کی تردید کریں۔ اس وقت ہمارے میز پر ۴۔ اگست ۱۹۰۳ء کا ایڈورڈ گزٹ رکھا ہوا ہے جس .. میں جلی قلم سے ردّ التجدید درج ہے۔ یہ عنوان کسی طرح درست معلوم نہیں ہوتا کہ مضمون نویس نفس تجدید کا ردّ کرتا ہے یا بالفاظ دیگر وہ کسی مجدد کے آنے کا قائل نہیں۔ حالانکہ اس کا قول اسکے عقیدہ کے صریح خلاف ہے کیونکہ وہ مرزا غلام احمد کو نہ صرف مجدد بلکہ مسیح ومہدی وغیرہ مانتا ہے۔ لہذا ہم اوس کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ مضمون کا عنوان تبدیل کرے۔ خیر یہ تو عنوان پر بحث تھی، آگے چل کر تحریر فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم دیکھتے ہیں کہ جب کسی کو دوستانہ سمجھایا جاتا ہے تو اوس کو بہت برا معلوم ہوتا ہے۔ اڈیٹر شحنہ ہند کو چاہیے تھا کہ وہ ہمارا شکر گزار ہو کر دعوی تجدید سے باز رہتا۔

کیا خوب آپ اور دوستانہ طور پر سمجھائیں، اور وہ بھی کس کو، اڈیٹر شحنہ ہند کو۔ سچ ہے اور بہت سچ۔ مگر حضرت یہ تو فرمایئے کہ اڈیٹر شحنہ ہند آپ کا شکر گزار کیوں ہوتا۔ کیا اس وجہ سے کہ آپ کھلم کھلا مہمل اعتراضات اوس پر کر رہے ہیں۔ کیا اس وجہ سے کہ آپ اپنے اخبار میں اوس کو سخت سست لکھ رہے ہیں۔ بھلا ہم بھی تو دیکھیں کہ وہ کون اسباب ہیں اور آپ کے اوس پر کیا احسانات ہیں جس کی وجہ سے اوس کو شکریہ ادا کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔

اڈیٹر مذکور نے ایک پرچہ میں لکھا تھا کہ: خدا کو ضرورت محسوس ہوئی۔

اس کا جواب شحنہ ہند میں ایک نامہ نگار نے کافی طور پر دے دیا ہے۔ کیوں نہ ہو میرے بھولے اڈیٹر (تھینکس) اس کے بعد فرماتے ہیں:

ہمارے معزز ہم عصر نے یہ تو لکھ دیا کہ اول کمال علم وفن اور پھر تعلیم یافتہ پبلک نے مجدد بنایا ہے ایسے مہمل فقرے تفصیل طلب ہیں مجدد کو بتانا چاہیے کہ وہ کون سے علوم وفنون ہیں جنھوں نے کامل بنادیا اور یہ کہ وہ علوم وفنون اوس نے کس حد تک حاصل کیئے ہم تعلیم یافتہ پبلک کی تعداد بھی معلوم کرنا چاہتے ہیں۔

اگر ہم عصر نے یہ لکھ دیا تو کیا غضب کیا۔ کیا کمال علم وفن کے سوا اور چیز بھی انسان کو معزز بناتی ہے۔ مگر ہم سمجھائیں تو کس کو سمجھائیں۔ آپ کی عبارت کا یہ حال ہے کہ آپ نے مذکورہ بالا عبارت میں دو سوال کیئے ہیں، جن میں سے دوسرا بالکل مہمل ہے کیونکہ آپ فرماتے ہیں کہ وہ کون سے علوم وفنون ہیں جنھوں نے کامل بنادیا اور اسکے بعد لکھتے ہیں کہ وہ علوم وفنون اوس نے کس حد تک حاصل کیئے۔ حالانکہ دوسرے سوال کا مطلب پہلے سوال میں بخوبی آ گیا کیونکہ جن علوم نے کامل بنادیا وہ یقینی انتہائی درجہ تک حاصل کیئے ہوں گے پھر اس سوال کی کیا ضرورت کہ وہ علوم وفنون اوس نے کس حد تک حاصل کیئے۔ کیا دوسرا سوال مہمل نہیں۔

رہا یہ سوال کہ ہم تعلیم یافتہ پبلک کی تعداد معلوم کرنا چاہتے ہیں، تو اسکا جواب یہ ہے کہ مولانا شوکت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے کوئی رجسٹر تعلیم یافتہ پبلک کے نام درج کرنے کے لئے نہیں بنایا جن کی فہرست اخبار میں شائع کر دی جائے۔ مگر نہیں، آپ نے اپنے پیر پر مولانا شوکت کی حالت کو ہی خیال کیا ہو گا جن کے یہاں مریدوں کے نام کا ایک رجسٹر موجود ہے جن کی تعداد کبھی ایک لاکھ بتائی جاتی ہے اور کبھی ایک دم سے دو لاکھ، حالانکہ کمشنر مردم شماری بہت ہی تھوڑی تعداد لکھتا ہے۔ اور نیز ضمیمہ میں بار بار مریدوں کی قلعی کھل چکی ہے۔ خیر یہ تو مرزا قادیانی کی پرانی عادات ہیں، ہم کو اس سے بحث نہیں۔ اس وقت یہ بیان کرنا مقصود ہے کہ مولانا شوکت کے پاس کوئی رجسٹر نہیں، اور رجسٹر کا نہ ہونا مولانا شوکت کے ساتھ خاص نہیں، کسی ذی علم وفاضل ومجدد نے اپنے متعلقین کی کوئی فہرست شائع نہیں کی۔ آپ کے پیر مرزا غلام احمد نے ضرور ایک فہرست ۳۱۳ ناموں کی ضمیمہ رسالہ انجام آتھم میں شائع کی ہے۔ اس میں اون لوگوں کے نام ہیں جو اپنی حماقت سے مرزا جی کے پھندے میں پھنس گئے۔

ہاں تو اب بھی آپ کی سمجھ میں آیا کہ فضلاء کے کمال کو لوگ خود بخود تسلیم کر لیتے ہیں۔ وہ فہرستیں نہیں شائع کرتے مگر ساتھ کچھ حاسد بھی ایسے لوگوں کے پیدا ہو جاتے ہیں جو انکی شہرت کو اچھی نگاہ سے نہیں دیکھ سکتے

اس کے بعد آپ ارشاد فرماتے ہیں:

تفصیل دریافت ہونے پر ہم مقابلہ کریں گے کہ اب ہندوستان میں کوئی دوسرا شخص بھی اس کمال کا ہے یا نہیں اور وہ خاقانی اور بیدل اور غالب وغیرہ کے کلام کا حل لکھ سکتا ہے یا نہیں۔،

حضرت ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ آپ تعلیم یافتہ پبلک کی تعداد دریافت ہونے کے بعد دوسروں کی لیاقت پر کیسے رائے زنی کر سکیں گے کہ فلاں شخص اس کام کو کر سکتا ہے یا نہیں۔ اس کے لئے تعلیم یافتہ پبلک کی تعداد دریافت کرنا بالکل غیر ضروری ہے۔ مولانا شوکت نے ان شاعروں کے کلام کا جو حل کیا ہے اس کو دیکھئے۔ اور.. مولانا شوکت تو ان شاعروں کے کلام کا حل کر چکے ہیں، آپ اب یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ آیا کوئی حل کر سکتا ہے یا نہیں۔ گویا آپ امکان پر بحث کر رہے ہیں اور ہم وقوع پر۔

اور اسکے علاوہ آپ نے ابھی تک تعین بھی نہیں کیا کہ فلاں شخص اس کام کو کر سکتا ہے۔ اور اگر بالفرض آپ کسی کا نام لے بھی دیں تو ہم کیسے یقین کر لیں کہ یہ شخص اس لیاقت کا ہے۔ ہاں جب حل کر کے دکھایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے گا اس وقت پبلک خود فیصلہ کرلے گی۔ خالی باتوں سے کام نہیں چل سکتا۔

اور اگر آپ کسی کام کا کر سکنا اور کرنا برابر سمجھتے ہیں، تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ فلاں فلاں ادیب مرزا قادیانی کے قصیدہ کا جواب لکھ سکتے ہیں۔ مگر افسوس کی بات ہے کہ ہمارے اس کہنے کے وقت تم کہتے ہو کہ لکھ کے دکھاؤ جب جانیں، حالانکہ اوس قصیدے سے عمدہ قصیدے اس وقت موجود ہیں۔ مگر فرق صرف اتنا ہے کہ اون شاعروں نے اعجاز کا دعوی نہیں کیا۔ اور اگر صرف اعجاز کا دعوی کرنا کوئی قابل وقعت چیز ہے، تو متنبّی نے صرف اپنے عمدہ کلام کی وجہ سے نبوت کا دعوی کیا تھا۔ پھر مرزا قادیانی اور متنبّی میں کیا فرق۔

بہر حال جب تک لکھ کر نہ دکھایا جائے مولانا شوکت کا دعوی باطل نہیں ہوسکتا کیونکہ امکان کے لئے وقوع ضرور نہیں، ورنہ ہم ہر شخص کو زانی اور شرابی کہہ سکیں گے کیونکہ اس میں زنا اور شراب نوشی کی قوت موجود ہے حالانکہ ایسا نہیں کہتے (مگر نہیں آپ اپنے کانشنس کے موافق ہر ایک پر حد لگانے کا فتوی دے دیں گے۔ الہی توبہ) اور یہاں تو تم نے اس کام کے لئے کسی کا نام بھی نہیں لیا،۔

اسکے بعد بھولا اڈیٹر یوں لکھتا ہے: ایک دانش مند کا مقولہ ہے کہ جو بلا ضرورت قسم کھاتا اور حلف اٹھاتا ہے اوس کی کوئی بات سچی نہیں ہوتی۔،

کیا خوب! اب تو آپ مسائل شرعیہ میں بھی دخل دینے لگے (حالانکہ عربی کا آپ ایک حرف نہیں جانتے) کہ قسم کھانا ناجائز ہے۔ مگر افسوس کہ ہم کو اوس دانش مند کا نام اب تک معلوم نہ ہوا جس نے احکام شرع کے خلاف یہ زبردست فتوی دیا اور قوانین مروجہ کو بھی درہم برہم کر دیا۔

آنکھ کھول کر دیکھو کہ شرع کا کھلا ہوا مسئلہ ہے

البینه للمدعی و الیمین علی من انکر

مگر نہیں نہیں، معاف فرمایئے، شائد وہ دانش مند (مگر آپ ہی کے نزدیک) مرزا غلام احمد ہوں گے لیکن اگر آپ کا یہی خیال ہے تو بالکل غلط کیونکہ وہ خود بھی سینکڑوں جگہ بلا ضرورت قسم کھاتے ہیں اور دوسروں کو قسم کھانے پر مجبور کرتے ہیں۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ مرزا جی نے ڈپٹی عبداللہ آتھم کو قسم کھانے کے واسطے کس قدر مجبور کیا تھا، اور پے در پے متعدد اشتہار شائع کر کے اس پر زور دیا تھا کہ وہ قسم کھالے تو میں اس قدر روپیہ اس کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوں گا۔اور پھر بڑے زور شور سے یہ پیشین گوئی کی کہ وہ ہرگز قسم نہیں کھائے گا کیونکہ وہ جھوٹا ہے۔ چنانچہ انجام آتھم کے صفحہ ۳۰ میں مرزا جی لکھتے ہیں کہ

> ناظرین یاد رکھیں کہ آخری پیغام جو آتھم صاحب کو پہنچایا گیا وہ اشتہار ۳۰ دسمبر ۱۸۹۵ء کا تھا۔اس میں یہ غیرت دلانے والے الفاظ بھی تھے کہ اگر آتھم کو عیسائی لوگ ٹکڑے ٹکڑے بھی کر دیں اور ذبح بھی کر ڈالیں تب بھی وہ قسم نہیں کھائیں گے۔

ان کے علاوہ بھی بہت سی عبارتیں ہیں جن میں قسم پر زور دیا گیا ہے اور ہم بوجہ طوالت اوس کو چھوڑے دیتے ہیں۔اب ہماری سمجھ میں نہیں آیا کہ ہم مرزا جی کی بات مانیں یا ان کے مرید مختار کی، مگر ہم تو دونوں کو گمراہ سمجھ کر چھوڑتے ہیں اور صرف شارع کے اقوال پر عمل کرتے ہیں۔

اسکے بعد منشی مختار نے پنجابی اخباروں پر حملہ کیا ہے (کیونکہ اڈیٹر شحنۂ ہند نے پنجاب اور ہندوستان کے معزز اخباروں کو اس فیصلہ کیلئے حکم بنایا تھا) اور ان اخباروں کی نسبت یہ لکھ دیا کہ وہ زبان اردو سے ماہر نہیں اور ہندوستانی اخباروں کی نسبت یہ لکھ دیا کہ وہ ہمارے حق میں ڈگری کریں گے، حالانکہ اردو زبان دانی اور خوش فہمی کسی خاص شخص کا حصہ نہیں۔یہی بات کہ ہندوستان کے اخبار ہم کو ڈگری دیں گے صرف خیال ہی خیال ہے جن کا آپ کے پاس کچھ ثبوت نہیں۔اسکے علاوہ ہم بہت تعجب سے دیکھتے ہیں کہ مختار کو پنجابی اخباروں پر اعتراض کرتے وقت مرزا غلام احمد کی اردو نویسی کا کچھ بھی خیال نہ رہا اور بے ساختہ پنجابیوں کو لتاڑ ڈالا۔گو یہ اور کسی کی شان سے بعید نہ ہو، مگر مختار جیسے پیر پرست کی شان سے ضرور بعید ہے۔

اس کے بعد ریاض الاخبار کے ایک نوٹ پر جو مولانا شوکت کی بابت ہے، آپ نے رائے دی ہے اور ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ریاض الاخبار کا منشاء مولانا شوکت کی تعریف نہ تھا۔

اگر مختار (اڈیٹر ایڈورڈ گزٹ) اوس نوٹ کو کسی پرچہ میں نقل کریں، تو ہم فیصلہ کر سکتے ہیں کہ آیا وہ کس کی جانب ہے۔ چونکہ ہم نے وہ نوٹ نہیں دیکھا اس وجہ سے ہم نے اس پر بحث بھی نہیں کی۔

اب ہم مختار احمد سے چند سوال کرتے ہیں اور ہم کو امید ہے کہ وہ ضرور ان سوالوں کا جواب دے کر پبلک پر اچھی طرح اصل حال ظاہر کر دیں گے اور نیز ہم بھی باخبر ہو کر اوس پر اچھی طرح بحث کر سکیں گے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوالات متعلق اخبار

نمبر۱۔کیا اخبار آپ نے اس وجہ سے جاری کیا ہے کہ قومی اور ملکی خدمت کریں۔

نمبر۲۔یا اسلئے کہ آئندہ چل کر اس اخبار کو مرزا غلام احمد کی تائید کا ذریعہ بنائیں۔

نمبر۳۔یا اس لئے کہ اس سے روپیہ کمائیں اور اس کو تجارتی اصول پر قائم رکھیں۔

بہرحال جو وجہ ہو اوس کو ظاہر فرمایئے۔

سوالات متعلق اڈیٹر۔

نمبر۴۔آپ کو مرزائی ہوئے کس قدر زمانہ گذرا۔

نمبر۵،آپ مرزائی خود ہوئے یا کسی کی تحریک سے۔

نمبر۶۔آپ نے مرزا جی کو دیکھا ہے یا نہیں،اور اگر دیکھا ہے تو کب اور کتنی مرتبہ۔

نمبر۷۔آپ نے عربی کی تحصیل کی ہے یا نہیں۔اور اگر کی ہے تو کہاں تک اور کس سے۔اور جب آپ نے عربی تحصیل کی ہے تو ضرور ہے کہ آپ قرآن وحدیث سے بھی واقف ہوں گے،تو ایسی صورت میں تو آپ پر ضرور لازم ہے کہ مرزا قادیانی کے سچے ہونے کے دلائل کافی طور پر پیش کریں۔اور اگر عربی تحصیل نہیں کی تو پھر کس وجہ سے مرزائی ہوئی اور اب مرزائی ہونے کے آپ کے پاس کیا دلائل ہیں۔

۸۔کیا آپ نے کسی زبان کی نثر ونظم میں کوئی کتاب لکھی ہے۔اور اگر لکھی ہے تو اس کا نام کیا ہے۔

اگر آپ نے ان تمام باتوں کا جواب دیا تو خیر،ورنہ ہم تحقیق کر کے ان تمام باتوں کا جواب شحنہ ہند میں ارسال کریں گے۔اس کے علاوہ ہم کو یہ بھی امید ہے کہ آپ ہمارے اس مضمون کا جواب بھی ضرور شائع کریں گے۔مگر یہ ضرور خیال رہے کہ ہماری تمام باتوں کا بالتفصیل جواب دیا جائے اور خاص کر ان باتوں کا جو مرزا جی کے متعلق ہیں اور آپ نے اپنی سعادت مندی سے اپنے پیر صاحب کا جابجا خلاف کیا ہے۔اگر آپ نے ان باتوں کا جواب نہ دیا تو آپ کی بہت بڑی گریز سمجھی جائے گی اور آپکی کم علمی عام طور پر ظاہر ہو جائے گی

مائی ڈیر مختار تسلیم اب ہم آپ سے رخصت ہوتے ہیں اور عنقریب انشاءاللہ ردّ التجدید کے دوسرے نمبر کا ردّ لکھ کر آپ سے ملاقات کریں گے۔راقم:ایم۔ڈی۔ایل۔شاہجہان پوری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ضمیمہ اخبار شحنہ ہند میرٹھ ۲۴ ستمبر ۱۹۰۳ء نمبر ۳۶ جلد ۲۱ و ۲۳ ص ۳۔۸)

کپورتھلہ کی ایک مسجد پر مرزائیوں کا دعوی

یہاں کے سنیوں اور مرزائیوں کے مابین ایک مسجد کی بابت تنازع ہو رہا ہے۔ مرزائیوں نے عدالت میں اپنے استقرار حق کا دعوی کیا ہے۔ کچھ عرصہ ہوا ضمیمہ شحنہ ہند میں اس نزاع کی کسی قدر ابتدائی کیفیت درج ہو چکی ہے۔ اب بڑے زور شور سے مقدمہ چل رہا ہے۔

اگر چہ اکثر دیسی ریاستوں میں کسی قانون پر بہت کم عمل درآمد ہوتا، ہے جس طرح جی میں آتا ہے مقدمات کا تصفیہ کر دیا جاتا ہے، تاہم اکثر انگریزی قوانین ہی پر عمل ہوتا ہے۔ سنیوں کا یہ دعوی ہے کہ:

مرزائی لوگ مسلمان نہیں ہیں، کیوں کہ انہوں نے ایک نیا نبی پیدا کر لیا ہے،

اور ان کے بہت سے عقاید بالکل دین اسلام کے خلاف ہیں۔

حج کو باوصف استطاعت کے ضروری نہیں سمجھتے۔

تصویروں کے بنانیا ورشائع کرنے کو برا نہیں سمجھتے، بلکہ تصویر مرزا قادیانی کو مرزائی دین کی اشاعت کا بڑا ذریعہ سمجھتے ہیں۔

ارکان نماز میں بھی اختلاف ہے۔

اور مرزا جی اپنے کو خدا کا متبنی (لیپا لک) بتاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ مجھ پر یہ الہام ہوا ہے انت بمنزلة ولدی اور انت منی و انامنك یعنی تو میرا لیپا لک ہے اور تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے۔ یہ عقیدہ صریح شرک اور عیسائیوں کے عقیدے سے ملتا جلتا ہے۔

اور مرزائیوں کے مسلمان نہ رہنے کا بڑا ثبوت یہ ہے کہ فحول علماء ہندوستان نے جن میں نہ صرف ہر طبقہ کے سنی مسلمان ہیں، بلکہ شیعہ علماء نے بھی ان کی تکفیر کا فتوی دے دیا ہے۔ اور باوصف اس کے کہ مرزا صاحب مسیح موعود ہیں عیسائیوں نے بھی آسمانی باپ کی بادشاہی اور اس کے فرزندوں کے گروہ سے نکال باہر کیا ہے۔ تعجب ہے کہ آپ تو بڑے زور شور سے اپنے کو مسیح موعود اور مہدی اور امام الزمان اور بروزی یعنی تناسخی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلنک اوتار بتائیں اور مسلمانوں ہندوؤں اور عیسائیوں اور آریہ وغیرہ سے کوئی بھی آپ کو اپنا نجات دہندہ نہ مانے، اور حسرتوں کا ہر طرح خون ہو، اور تمام ارمان یوں زندہ در گور ہو جائیں۔ مولانا عبدالقادر بیدل مرحوم نے کیا خوب لکھا ہے:

من و پر فشانی حسرتے کہ گم است مقصد بسلمش
بصدائے خون نرسی مگر بزبان خنجر قاتلش

علماء اسلام کو مرزا جی سے کچھ عداوت نہ تھی، نہ مرزا جی نے کسی کا باپ مارا تھا کہ خواہ مخواہ بھی سب کے سب بالاتفاق ان کو کافر بناتے۔ اسلامی علماء نے عرصہ تک بڑے غور سے مرزا جی کے خوارق کو دیکھا اور انتظار کیا کہ شاید راہ راست پر آ جائیں، اور مالیخولیا یا حبّ جاہ دور ہو جائے۔ علماء و مشائخ نے مرزا جی کے دعووں کے جواب میں مبسوط کتابیں اور چھوٹے چھوٹے رسالے بھی شائع کیے کہ شائد اب سمجھیں اور اب سمجھیں مگر کس کا سمجھنا۔ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔

بالآخر حسب مقولہ عرب، آخر الدوا الکیّ یعنی آخری علاج داغ دینا یا پچھنا لگانا ہے، ہمارے علماء نے اپنا منصبی فرض ادا کیا، یعنی تکفیر کا فتوی دیا تاکہ عوام اہل اسلام گمراہی سے بچیں۔

اور اب بھی کچھ نہیں بگڑا۔ اگر مرزا جی ایمان اور سچے دل اور خلوص سے توبہ کریں اور ظاہری علامات سے علماء پر ثابت کر دیں، یعنی عمل کر کے بھی دکھا دیں، یعنی خلاف اسلام جس قدر کتابیں اور رسالے لکھے ہیں ان کی تردید کر دیں، اور سب کتابوں کو بتی دکھا دیں، تو ہم ذمہ کرتے ہیں کہ ہمارے علماء بھی تکفیر کے فتوے واپس لیں گے۔

باز آ باز آ ہر آنچہ کردی باز آ
صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

مسلمانوں کی باگ بالکل حقانی علماء و مشائخ کے ہاتھ میں ہے جو شریعت محمدی کے وارث ہیں۔ وہ خودسر اور مطلق العنان نہیں۔ اور موجودہ زمانہ کی عدالتیں بھی علماء ہی کے فتووں کو مانتی ہیں۔ اور کوئی عدالت خلاف شریعت محمدی فیصلہ نہیں دے سکتی۔ پس کپورتھلہ کی عدالت میں یہ تمام فتوے پیش ہوں گے، تو وہ انہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مطابق فیصلہ دے گی، اور مرزائیوں کی جھوٹی تاویلیں جو آیات واحادیث کے معانی میں برخلاف جمہور علماء ومجتہدین ومحدثین ومفسرین کرتے ہیں، ہرگز نہ چل سکیں گی۔ نہ تقیہ کارگر ہوگا جیسا کہ مرزا جی نے ایک کتاب بنام ایک غلطی کا ازالہ شائع کی ہے۔

ہاں جیسا کہ ہم ابھی ابھی لکھ چکے ہیں اگر عدالت میں سچے دل سے تائب ہوں اور تمام دعاوی سے باز آئیں، تو ہم ذمہ کرتے ہیں کہ کپورتھلہ کے سنی مسلمان مرزائیوں سے مساجد میں آنے کے مزاحم نہ ہوں گے اور ان کو اپنا بھائی سمجھیں گے۔ اور پھر عدالت کا وہ فیصلہ معہ توبہ نامہ تمام ہندوستان میں شائع ہوگا۔ مگر مرزائیوں سے یہ کام غیر ممکن معلوم ہوتا ہے۔ مرزا جی مہدی مسعود اور مسیح موعود ہندوستان سے لے کر یورپ تک مشہور ہو گئے۔ آپ کی تصویریں جا بجا پھیل گئیں۔ منارہ تیار ہو گیا جس پر دعوی سے تیس سال بعد مسیح موعود اتریں گے، حالانکہ منارہ تیار بھی نہیں ہوا۔ تعمیر کی راہ میں روڑے اٹکے ہوئے ہیں۔ پس تمام دعووں اور تمام بنا کردہ آثار و علامات پر کپورتھلہ کے چند مسلمانوں کی خاطر خاک ڈالنا بڑے جگرے کا کام ہے۔ اور کپورتھلہ کی عدالت سے مرزائی دعوی خارج بھی ہو گیا تو کیا، ایسی پیٹھ پیچھے کی باتیں بہت ہو چکی ہیں اور شاید بہت سی ہوں۔ وہی بات ہے کہ ہم تو بڑے بڑے محلوں سے نکلوائے گئے ہیں، یہ تو عدالت کا چھوٹا سا کمرہ ہے۔

مرزائی لوگ داڑھی مونچھوں پر ہاتھ پھیر کر عدالت میں یہی کہیں گے کہ ہم سچے اور پکے مسلمان توحید ورسالت پر ایمان رکھنے والے محمدی ہیں۔ اب ہمارا احمدی (مرزائی) ہو جانا محمدی ہونے میں مخل نہیں۔ اور ہم نے سنا ہے کہ مرزائیوں کی طرف سے عدالت میں وہ فیصلے پیش کئے جائیں گے جن میں اہل حدیث کو عدالت ہائے ماتحت سے لے کر پریوی کونسل لندن تک مساجد سے متعلق ڈگریاں ملی ہیں۔ معلوم نہیں یہ فیصلے مرزائیوں کے حق میں کیا مفید ہوں گے۔ اہل حدیث کی جانب سے ایک جزوی دعوی (آمین بالجہر کا) تھا، اور وہ بھی شاذ ونادر شہروں میں۔ آمین بالجہر کی مخالفت بعض نادان مقلدین یا متعصب علماء کی طرف سے ہوئی تھی، تمام مقلدین اور علماء مقلدین خوب جانتے ہیں کہ آمین بالجہر سنت رسول اللہ ہے، ورنہ امام شافعی وغیرہ آئمہ اس کے کیوں عامل ہوتے۔ اور سینکڑوں شہر ایسے ہیں جہاں آج تک مقلدین اور اہل حدیث کے مابین آمین بالجہر وغیرہ پر کبھی جھگڑا نہیں ہوا، اور فریقین ایک ہی مسجد اور ایک ہی جماعت میں ایک ہی امام کے پیچھے نماز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھتے ہیں۔خود جامع مسجد دہلی میں جا کر جس کا جی چاہے دیکھ لے۔پس یہ ایک فروعی اختلاف ہے نہ کہ اصولی۔اہل حدیث نے خدانخواستہ کوئی نیا نبی نہیں گھڑا، نہ اصول اسلام کو مرزا جی کی طرح برہم کیا۔انہوں نے تو صرف نبی امی و ما ینطق عن الھوی کے اتباع اور کتاب وسنت پر عمل کرنے کے لئے زور دیا ہے۔ چنانچہ ہزاروں غیر متعصب اور باخبر حنفی اس امر کے قائل ہو گئے ہیں کہ اہل حدیث عمل بالحدیث میں حق پر ہیں اوران سے تعرض نہ چاہیے۔اہل حدیث اور مقلدین توحید ورسالت پر یکساں ایمان رکھتے ہیں اور ارکان اربعہ نماز، روزہ، حج، زکوۃ کو فرض جانتے ہیں اور ان کے منکر کو کافر سمجھتے ہیں، حالانکہ مرزا جی نے چاروں اصول میں ترمیم بلکہ قطع و برید اور چھانٹ چھونٹ کر دی، اور توحید ورسالت کو بھی کھو دیا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔پس حنفی مقلدین کے دعوی میں جو انہوں نے اہل حدیث پر کیا، اور مرزائیوں کے دعوی میں جو انہوں نے کپورتھلہ کے سنیوں پر کیا، زمین وآسمان کا فرق ہے۔اور فریقین مرزا قادیانی کی تکفیر میں یکساں متفق ہیں، امید نہیں کہ باخبر عدالت اس دھوکے میں آئے۔باقی آئندہ۔اڈیٹر (ضمیمہ اخبار شحنہ ہند میرٹھ یکم اکتوبر ۱۹۰۳ء نمبر ۳۷ جلد ۲۱ و ۲۳ ص ۱۔۳)

اہل حدیث اور اہل قرآن اور مرزائیوں کا دخل در معقولات

اہل حدیث واہل قرآن میں چند روز سے بحث ہو رہی ہے۔اہل قرآن کہتے ہیں کہ صرف قرآن واجب العمل ہے، اہل حدیث کہتے ہیں کہ حدیث بھی مثل قرآن ہے۔قادیانی مرزا جی کو تو حدیث سے غرض نہ قرآن سے، آپ خواہ مخواہ دونوں کے بیچ میں کیوں کھٹورہ لائے، اور وہ بھی اس طرح کہ ایک پچلی اہل حدیث کو دکھائی تو باچھیں چیر کر دوسری تیز پچلی اہل قرآن پر چلائی۔آپ تو حدیث اور قرآن دونوں کو استعفاء دے چکے ہیں۔کیا معنی کہ جب خود نبی بن گئے، تو قرآن وحدیث دونوں مسترد ہو گئے، پھر ان کا ذکر ہی کیا۔آپ فرماتے ہیں فریقین افراط وتفریط کی جانب گئے ہیں۔ترکستان کی جانب، جیسا کہ سعدی فرما گئے ہیں

این رہ کہ تو میروی بترکستان است

آپ نے اہل حدیث واہل قرآن دونوں پر طوفان اور بہتان باندھا ہے۔چنانچہ ریویو کے صفحہ ۲ پر لکھتے ہیں :

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ (اہل حدیث) حفظ مراتب کے قاعدے کو فراموش کر کے احادیث کے مرتبہ کو اس بلند مینار پر چڑھاتے ہیں جس سے قرآن شریف کی ہتک لازم آتی ہے، اوراس سے (قرآن سے) انکار کرنا پڑتا ہے اور کتاب اللہ کی مخالفت و معارضت کی وہ (اہل حدیث) کچھ پرواہ نہیں کرتے اور حدیث کے بیان کو کلام اللہ کے بیان پر ہر حالت میں مقدم سمجھتے ہیں حالانکہ اللہ جل شانہ قرآن شریف میں فرماتا ہے فبای حدیث بعد اللہ و آیاتہ یومنون۔

ہم اس کے جواب میں قرآن پر عمل کریں گے یعنی یہ کہیں گے کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ اس ڈھٹائی اور سینہ زوری کو دیکھئے کہ اپنا الزام اوروں پر دھرتے ہیں۔ کلام مجید اور حدیث شریف دونوں کی خود پرواہ نہیں کرتے۔ خدا تعالی تو یہ فرمائے کہ ہم نے یہ قرآن نبی امی محمد ﷺ پر اتارا ہے، مرزا جی کہتے ہیں کہ مجھ پر اتارا ہے۔ خدا تعالی تو فرمائے: و ما محمد الا رسول۔ اور

وما کان محمد ابا احد من رجالکم و لکن رسول اللہ وخاتم النبیین

اور مرزا قادیانی کہیں کہ

وما غلام احمد قادیانی الا رسول۔

اور معاذ اللہ قرآن مجید میں خاتم النبیین کا لفظ غلط ہے۔ دیکھو میں فرمائشی ہٹا کٹا خاتم الخلفاء یعنی خاتم الانبیا موجود ہوں۔

آنحضرت ﷺ تو یہ فرمائیں کہ میں اسلئے مبعوث ہوا ہوں کہ کسی تصویر کو بغیر مٹائے نہ چھوڑوں

اور فرمائیں لعن اللہ المصور و المصور لہ

اور مرزا جی تصویر کی اشاعت کو اپنی نبوت کا اعلی رکن سمجھیں۔

فرمایئے قرآن وحدیث کو کس نے طاق پر رکھ دیا۔ اگر صرف قرآن پر آپ کا عمل ہے، تو بتایئے کہ ہندوستان خصوصاً ملک پنجاب اور پھر قادیان میں مرزا غلام احمد بیگ کے عیسی موعود ہونے کا ذکر قرآن میں کہاں ہے۔

کوئی صحیح حدیث قرآن مجید کے خلاف نہیں، اور نہ صرف اہل حدیث بلکہ تمام فرق اسلام کا یہ عقیدہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ جو حدیث قرآن کے خلاف ہو وہ حدیث نہیں بلکہ ایک مردود قول ہے۔

اس کے بعد مرزا جی نے شیخ اہل قرآن مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی کے سر پر دست شفقت پھیرا ہے مگر عجیب طرح سے۔........ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

اور مولوی عبداللہ صاحب نے تفریط کی راہ پر قدم مارا ہے، اور سرے سے احادیث ہی کا انکار کر دیا ہے حالانکہ احادیث کا انکار ایک طور سے قرآن شریف کا بھی انکار ہے کیونکہ اللہ تعالی قرآن کریم میں فرماتا ہے قل ان کنتم تحبو ن الله فا تبعو نی

اور آگے چل کر فرماتے ہیں

اور مولوی عبداللہ صاحب کا یہ قول کہ تمام حدیثیں محض شکوک اور ظنون کا ذخیرہ ہے... اس خیال کی اصل جڑ محدثین کی ایک غلط اور نامکمل تقسیم ہے۔ کیونکہ وہ یوں تقسیم کرتے ہیں کہ ہمارے ہاتھ میں ایک تو کتاب اللہ ہے، اور دوسری حدیث۔ اور حدیث کتاب اللہ پر قاضی ہے۔ گویا احادیث ایک جج کی طرح کرسی پر بیٹھی ہیں اور قرآن ان کے سامنے مستغیث کی طرح کھڑا ہے، اور حدیث کے حکم کا تابع ہے... پس قرآن تو یوں ہاتھ سے گیا کہ بغیر قاضی صاحب کے فتووں کے واجب العمل نہیں اور قاضی صاحب یعنی احادیث صرف میلے کچیلے کپڑے زیب تن رکھتے ہیں جن سے احتمال کذب کسی طرح مرتفع نہیں کیونکہ ظن دروغ کے احتمال سے خالی نہیں ہوتا۔ اس صورت میں نہ تو قرآن ہمارے ہاتھ میں رہا نہ حدیث۔ اس غلطی نے اکثر لوگوں کو ہلاک کیا۔ الخ۔

حافظہ تو ملاحظہ ہو کہ ہاتھ تو لپکایا تھا، مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی کی داڑھی کھسوٹنے کو اور مونچھ جا پکڑی اہل حدیث کی۔ ارے واہ رے واہ.. تیرے کیا کہنے ہیں۔ لیکن آپ خود ہی میدان میں چت ہو گئے کیوں کر، یوں:

اول، تو السنة قا ضية علی الکتاب وارد ہوا ہے نہ کہ الحد یث قا ضية علی الکتا ب۔

اور خود آپ کے قول کے موافق حدیث اور سنت میں بڑا فرق ہے۔ حدیث قول ہے اور سنت وہ تعامل ہے جو بطور تواتر ہم تک چلا آیا ہے۔ آپ نے گویا عمداً دھوکا دیا اور شحنہ ہند کے اجلاس میں جرم خلاف بیانی کے مرتکب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے جس کا فیصلہ بہت جلد سنایا جائے گا۔

دوم، یہ ایک قول ہے، نہ کہ حدیث اور آیت۔اور یہ آپ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ اہل حدیث بجز قرآن وحدیث کے کسی قول کو مستند اور واجب العمل نہیں سمجھتے۔

سوم، السنة قاضية على الكتاب کے یہ معنی ہیں کہ اگر اختلاف طبائع کی وجہ سے آیات کلام اللہ کے محمل ومعانی کے سمجھنے میں نزاع واقع ہو، تو سنت اس کا فیصلہ کر دے گی، یعنی اختلاف کو مٹا دے گی۔

چہارم، خود قرآن مجید ہم کو ایسا ہی حکم دیتا ہے کہ فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ و الرسول۔ اگر سنت یا حدیث مرادنہ ہوتی تو اس آیت میں الی اللہ کافی تھا نہ کہ و الرسول بھی جو بالکل حشو ٹھہرتا ہے۔اور ایسے معاملات ہمیشہ واقع ہوتے رہتے ہیں جب کسی آیت کے سمجھنے میں اختلاف واقع ہوتا ہے تو لوگ علماء متبعین سنت کی جانب رجوع کر کے مطمئن ہو جاتے ہیں۔افسوس ہے کہ سنت کے لغوی معنی سمجھنے میں بھی آپ گیا کھا گئے۔سنت کے معنی طریقت کے ہیں، یعنی قرآن وحدیث کے مسئلہ پر جس طریق سے صحابہ وتابعین نے عمل درآمد کیا ہے اور آج تک ہورہا ہے، اسی طرح تم بھی کرو کیونکہ السنة قاضية على الكتاب

پنجم: اس کے یہ بھی معنی ہیں کہ سنت صرف قرآن کے موافق حکم جاری کرنے والی ہے، نہ کہ قیاس اور رائے اور ہوائے نفس کے مطابق۔ایک لفظ کے صحیح اور حقیقی معنی نہ سمجھنا اور ویسے ہی اعتراض کر بیٹھنا کچھ مشکل نہیں، ہاں پیچھا تھامنا مشکل ہے۔

کوئی قاضی یا مفتی یا جج اپنی جانب سے حکم نافذ نہیں کرتا، بلکہ وہ ایک قانون کا پابند ہوتا ہے۔کیا یہ سمجھ میں آسکتا ہے کہ آنحضرت ﷺ اور صحابہ کی سنت، قرآن کے خلاف ہو اور اس کے خلاف کوئی حکم نافذ کرے۔اس صورت میں یہ متضاد معنی پیدا ہوں گے کہ سنت جس کا تعامل کتاب اللہ کے موافق ہے، وہ کتاب اللہ پر حکم اور جج ہے۔پس اس قول کے معنی غلط سمجھے گئے ہیں اور بناء فاسد علی الفاسد تعمیر کی گئی ہے۔

ہفتم، قاضی قانون شریعت کا نگران ہوتا ہے کہ اس کے مطابق عمل ہوتا ہے یا نہیں اور کوئی شخص اس قانون کے خلاف تو نہیں کرتا۔پس سنت کے قاضی ہونے کے یہ معنی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوتا ہے کہ سنت کے نام ہی سے دراصل مخالفان سنت کو نفرت یا خوف ہے کیونکہ سنت ان کے ہتھ کنڈے اور پینترے چلنے نہیں دیتی اور ان کی بنی بنائی اور چنی چنائی تعمیر ڈھا دیتی ہے۔ مرزاجی کا یہ فرمانا کہ

تمام اہل حدیث، حدیث کے قصے کو ان قصوں پر ترجیح دیتے ہیں جو کلام اللہ میں بتصریح موجود ہیں اور حدیث کے بیان کو کلام اللہ کے بیان پر ہر حالت میں مقدم سمجھتے ہیں جو صریح غلطی اور جادہ انصاف سے متجاوز ہے۔ الخ،

ناظرین اس کی لِم بہت کم سمجھے ہوں گے۔ اس سے مرزاجی کا مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید سے ان کے زعم میں عیسیٰؑ کی وفات ثابت ہوتی ہے اور حدیث شریف سے حیات۔ لیکن قرآن شریف میں عیسیٰؑ اور مہدیؑ کے آنے کا ذکر کہاں ہے جس کے آپ قائل ہیں۔ پھر عیسیٰ مسیح کی حیات کا تو انکار اور حدیث شریف میں جو دونوں کے آنے کی پیش گوئی ہے، اسکا اقرار۔ یہ زیادۃ علی القرآن نہیں تو کیا ہے۔ ایسے کورنمک اور احسان فراموش بھی کم دیکھے ہوں گے کہ جو حدیث مرزاجی کو عیسیٰ موعود اور مہدی مسعود بناتی ہے، اسی کے دشمن ہیں اور عاملین بالحدیث کو برا سمجھتے ہیں۔ حدیث کے بغیر چارہ نہیں اور حدیث ہی کی جڑ کھود رہے ہیں۔ آگے چل کر آپ فرماتے ہیں:

ہماری جماعت کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ اگر کوئی حدیث معارض ومخالف قرآن وسنت نہ ہو، تو کیسی ہی ادنی درجہ کی حدیث ہو، وہ اس پر عمل کریں اور انسان کی بنائی ہوئی فقہ پر اسکو ترجیح دیں۔ اور اگر حدیث میں کوئی مسئلہ نہ ملے، نہ سنت میں، نہ قرآن میں، تو فقہ حنفی پر عمل کریں کیونکہ اس فرقہ کی کثرت خدا کے ارادے پر دلالت کرتی ہے۔ الخ

بہتر ہوتا مرزاجی اپنے پیٹ کی بات ظاہر کر دیتے اور لکھ دیتے کہ تصویر کا بنانا چونکہ قرآن کی رو سے حرام نہیں، بلکہ جواز ثابت ہے جیسا کہ حضرت سلیمانؑ کے عہد میں تماثیل اور محاریب بنائی جاتی تھیں اور حدیث میں مصوری حرام ہے، لہذا اس حدیث کو نہ ماننا چاہیے۔ لیکن حج کے باب میں کیا کہیے گا جو قرآن و حدیث دونوں کی رو سے فرض ہے، اور مرزاجی امتناعی آرڈر صادر کر چکے ہیں، اور اس کی جگہ قادیان کے حج کا نادر شاہی حکم دے چکے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حنفی جماعت کی کثرت کو جو آپ نے ارادۃ اللہ کے موافق قرار دیا ہے تو کیا وجہ ہے کہ آپ اس بڑی جماعت کی مخالفت کر کے نبی اور امام الزمان بنے ہیں۔ ہندوستان میں کم وبیش سات کروڑ حنفی مقلدین ہیں اور سب سے پہلے علماء حنفیہ ہی نے آپ کی تکفیر کے فتوی دیئے ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ آپ ان کی مخالفت کر کے ارادۃ اللہ کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حنفی مقلدین ہی کثرت سے مرزائی ہو رہے ہیں۔ پس آپ ان کو للو پتو کر رہے ہیں کہ کہیں ہاتھ سے نہ نکل جائیں۔ جس طرح ضمیمہ شحنہ ہند کی بدولت بہت سے مرزائی ہدایت پا کر از سر نو مسلمان ہو گئے ہیں، اور مرزا صاحب پر تبرے بھیج چکے ہیں۔ لیکن اگر یہ مرزائی باوصف بروزی نبی اور امام الزمان پر ایمان لانے کے اب بھی حنفی مقلد اور زندہ امام کے ہوتے مردہ امام کے مقلد ہیں، تو وہ پکے مرزائی نہیں ہیں۔ مذبذب اور ڈھمل یقین یا بالکل منافقین ہیں۔ اور مرزا جی سے بھی تعجب ہے کہ وہ ان کو فقہ حنفی پر عمل کرنے کی ہدایت کرتے ہیں گویا اپنی نبوت وامامت کی تردید کرتے ہیں۔

آگے چل کر آپ فرماتے ہیں:

کہ ہماری جماعت بہ نسبت عبداللہ (چکرالوی) کے اہل حدیث سے اقرب ہے۔

اس تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزائی جماعت مولوی چکرالوی سے قریب تر تو ہے، مگر اقرب نہیں اور اہل حدیث سے اقرب ہے۔ مگر اہل حدیث سے تو ذرا پوچھئے کہ مرزا قادیانی کی جماعت کو اپنے سے اقرب سمجھتے ہیں یا ابعد۔

مدعی سست گواہ چست۔ اہل حدیث تو مرزائیت کے نام کا کتا بھی نہیں پالتے، البتہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی اور مولوی حکیم نورالدین صاحب جو کسی زمانہ میں اہل حدیث کے نام لیوا تھے، سب سے پہلے یہی مرزائی ہو کر اہل حدیث سے خارج ہو گئے۔ مگر اب تک اپنے کو بظاہر اہل حدیث ہی بتاتے ہیں۔ پس مرزا جی نے اپنے دونوں خلیفوں کی بھی دلداری کی ہے اور چونکہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی عبداللہ صاحب چکرالوی کے مابین چل رہی ہے، لہذا بٹالوی صاحب کو بھی منانا ہے اور ساز باز کرنے کے لئے ان کو مرزائیت کے شیشے میں اتارنا چاہا ہے۔ مگر یقین نہیں کہ وہ شیشے میں اتر سکیں اور مرزا جی کا افسوں ان پر چل سکے کیونکہ وہ پڑھے جن ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آگے چل کر مرزا جی نے اپنی وہی بروزیت اور وہی مطلب سعدی بگھارا ہے۔ یعنی آپ نوٹ میں فرماتے ہیں:

میں جب اشتہار ختم کر چکا، شاید دو تین سطریں باقی تھیں، تو خواب نے میرے پر زور کیا یہاں تک کہ میں مجبوراً کاغذ کو ہاتھ سے چھوڑ کر سو گیا، تو خواب میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی عبداللہ صاحب چکرالوی نظر کے سامنے آ گئے۔ میں نے ان دونوں کو مخاطب کر کے یہ کہا

خسف القمر و الشمس فی ر مضا ن فبایّ آ لا ء ر بکما تکذ با ن

یعنی چاند اور سورج کو تو رمضان میں گرہن لگ چکا، پس تم اے دونوں صاحبو! کیوں خدا کی نعمت کی تکذیب کر رہے ہو۔

پھر میں خواب میں اخویم مولوی عبدالکریم صاحب کو کہتا ہوں آ لا ء سے مراد اس جگہ میں ہوں۔ اور پھر میں نے ایک دالان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا کہ اس میں چراغ روشن ہے، گویا رات کا وقت ہے اور اسی الہام مندرجہ بالا کو چند آدمی چراغ کے سامنے قرآن شریف کھول کر اس سے یہ دونوں فقرے نقل کر رہے ہیں۔ گویا اسی ترتیب سے قرآن شریف میں وہ موجود ہے اور ان میں سے ایک شخص کو میں نے شناخت کیا کہ میاں نبی بخش صاحب رفوگر امرتسری ہیں۔

اہوہوہوہو۔ کیا کہنا ہے۔ گواہ کتنے معتبر اور ثقہ ہیں۔ کیا یہ الہام ٹھیک قرآن کے موافق ہے اور یہ دونوں آیتیں بھی قرآن کی ہیں۔ کلام مجید کو کیسا مسخ کیا ہے اور خدا تعالیٰ پر کیسا بہتان رکھا ہے۔ اگر زمین دھنس جائے اور آسمان پھٹ پڑے تو کچھ تعجب نہیں۔ یہی شامت اور تیرہ بختی ہے جس کی وجہ سے غضب الٰہی طاعون کی صورت میں نازل ہوا۔ اور ابھی کیا ہے، اگر مرزا جی کا وجود ہے تو دیکھتے جایئے آسمان سے کیسی کیسی بلائیں نازل ہوتی ہیں۔

آگے چل کر آپ نوٹ میں فرماتے ہیں:

بعض نیم ملاں مجھ پر اعتراض کرتے ہیں کہ ہمارے نبی ﷺ نے ہمیں یہ خوش خبری دے رکھی ہے کہ تم میں تیس دجال آئیں گے اور ہر ایک ان میں سے نبوت کا دعویٰ کرے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب یہ ہے کہ اے نادانو، بدنصیبو! کیا تمہاری قسمت میں ۳۰ دجال ہی لکھے تھے۔ چودھویں صدی کا خمس بھی گذرنے کو ہے...اور دنیا ختم ہونے لگی، مگر تم لوگوں کے دجال ابھی ختم ہونے میں نہیں آتے۔ شائد تمہاری موت تک تمہارے ساتھ رہیں گے۔ اے نادانو! وہ شیطان جو دجال کہلاتا ہے خود تمہارے اندر ہے اس لئے تم وقت کو نہیں پہچانتے۔ آسمانی نشانوں کو نہیں دیکھتے۔ مگر تم پر کیا افسوس، وہ جو میری طرح موسیٰ کے بعد چودھویں صدی میں ظاہر ہوا تھا اس کا نام بھی یہودیوں نے دجال ہی رکھا تھا فالقلوب تشابہت۔

مرزا جی ہی تواریخ کو ٹٹول کر بتائیں یا آسمانی باپ کے سامنے گڑگڑائیں، بالک ہٹ کریں تاکہ وہ الہام کردے کہ ۳۰ دجالوں کی تعداد اب تک پوری ہوگئی ہے یا کچھ دجال ابھی باقی ہیں۔ تین دجال تو یورپ و افریقہ میں مرزا جی کے سامنے ہی ڈنڈ پیل رہے ہیں اور خم ٹھونک رہے ہیں۔ اور خود مرزا جی ان کو اور وہ مرزا جی کو دجال بتا رہے ہیں۔ مرزا جی کے پاس کیا ضمانت ہے کہ آئندہ کوئی دجال نہ آئے گا، اور اگر آئے تو یہ عجیب امر ہوگا کہ مسیح موعود کے بعد دجال آئیں گے، حالانکہ جن احادیث کو مرزا جی اپنی مسیحیت کا تمغہ بناتے ہیں ان میں یہ درج ہے کہ پہلے دجال آئے گا اور عیسیٰ موعود نازل ہو کر اس کو قتل کریں گے۔ مرزا جی نے تو اب تک ایک چوہیا کا بچہ بھی قتل نہیں کیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ دجال ریلیں ہیں، تو کیا مرزا جی نے ریلیں برباد کر دی ہیں، یا آئندہ برباد کریں گے۔ اور ریلوں کے ڈرائیوروں اور منتظموں کو تہ تیغ کر دیں گے۔

بے شک شیطان بھی دجال سے کم نہیں، بلکہ وہ تو تمام دجالوں کا قبلہ گاہ اور خالق دجاجلہ ہے جو دجال صفت انسانوں کو عیسیٰ موعود بناتا اور ان کو یقین دلاتا ہے کہ تم مسیح موعود ہو۔ یہودیوں پر کیا حصر ہے جنہوں نے اولوالعزم پیغمبر کو دجال بتایا، بلکہ دنیا کی مختلف قوموں نے تمام انبیاء خصوصاً آنحضرت ﷺ کو کیا کچھ نہیں کہا۔ لیکن کیا ان کا کہنا کچھ چل سکا۔ انبیاء تو انبیاء ہی رہے۔

اب ہم بہت جلد دنیا کو دکھاویں گے کہ مرزا جی تمام گزشتہ دجالوں کے مقابلہ میں...دجال ہی رہے یا ان سے بھی کئی بانس آگے بڑھ گئے۔ اور انشاء اللہ ہم اپنی زندگی میں ہی علاوہ موجودہ چار دجالوں کے چند دجال اور بھی پیدا ہوتے دکھائیں گے اور وہ بھی دنیا کو اسی طرح دعوت دیں گے جس طرح مرزا جی دے رہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔اڈیٹر (ضمیمہ اخبار شحنہ ہند میرٹھ یکم اکتوبر ۱۹۰۳ء نمبر ۳۷ جلد ۲۱ و ۲۳ ص ۳-۸)

مباحثہ مابین رفعت اللہ محمدی و شرافت اللہ مرزائی

مباحثہ مابین محمد رفعت اللہ خان محمدی، حلہ آنٹہ شاہ جہان پوری۔ وشرافت اللہ خان مرزائی شاہ جہان پوری محلّہ مہمند جلال نگر

معزز ناظرین یہ مباحثہ کوئی باقاعدہ نہیں تھا۔ دوران گفتگو میں ہو پڑا۔ صرف دو پرچے ہوئے۔ ایک اون (شرافت اللہ خان) کا اور ایک میرا (یعنی رفعت اللہ خان کا)۔ اور پھر وہ ساکت ہو گئے، آج تک جواب نہیں دیا۔ میں اہل انصاف سے انصاف چاہتا ہوں کہ دونوں پرچوں پر نظر کر کے مرزائیوں کی سخت کلامی کی داد دیں اور باقی مفصل حالات میرے جواب الجواب سے معلوم ہوں گے

سوال از جانب رفعت اللہ خان

جو موجودہ حالت اسلام کی ہے کبھی نہ یہودیوں کی ہوئی، نہ عیسائیوں کی، نہ اور کسی امت کی۔ ہاں کسی آئندہ زمانہ میں وہی شکل ہو جائے تو بحث سے خارج ہے۔ اور اگر کسی کو دعوی ہو تو آیت یا حدیث صحیح قابل اعتبار سے ثابت کیا جاوے۔ فقط۔ راقم۔ رفعت اللہ خان عفی عنہ بقلم خود۔

اور یہاں اس امر پر بحث ہے کہ توریت میں لکھا ہے (کہ ایلیا نبی آسمان سے اترے گا۔ بعد کو عیسی آئے گا.. جواب عیسی یوحنی یعنی یحی مماثلت کی شکل میں آ چکے، لہذا میں سچا ہوں) اگر آیت یا حدیث سے یہ بات ثابت ہو گئی تو بلا کسی دوسرے عقیدہ پر جرح کرنے کے میں بیعت مرزا صاحب (قادیانی) کی کرلوں گا۔ فقط۔ رفعت اللہ خان عفی عنہ

جواب از جانب مرزائی

بسم الله الر حمن الر حيم۔ نحمده و نصلی علی رسوله الکر یم

واضح ہو کہ ایلیا نبی یعنی حضرت الیاسؑ کے آنے کی پیش گوئی ملا کی نبی کی کتاب کے باب ۴، آیت ۵ میں درج ہے اور حضرت عیسی اس پیش گوئی کے متعلق انجیل متی ۱۱، ورس ۷ میں فرماتے ہیں کہ الیاسؑ جو آنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والہ تھا، یہی ہے (یعنی حضرت یحیٰ) چاہو تو قبول کرو جس کے کان سننے کو ہوں، سنے۔

اب جاننا چاہیے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے یا جماعت احمدیہ کے کسی اور شخص نے جہاں کہیں اس واقعہ کا بیان کیا ہے وہ انہیں کتب مقدسہ کے حوالے سے لکھا ہے اور یہی کتابیں اس دعوی کی تائیدی گواہ ہیں۔ آپ ان کتابوں کو دیکھ کر اپنا اطمینان اور اس دعوی کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ اور اگر ان کتابوں کا دیکھنا بوجہ اہل حدیث ہونے کے مکروہ یا حرام سمجھتے ہوں، تو کسی پادری صاحب سے دریافت کر کے اپنی تسکین کر سکتے ہیں۔ لیکن آپ کو تو اس کچھ غرض نہیں کیونکہ یہ تو وہی کر سکتا ہے جو طالب صادق اور متلاشی حق ہے۔ تعجب ہے کہ آپ نے نہ اصل دعوی کو دیکھا کہ کس کتاب سے کیا گیا ہے، اور نہ اس کے ثبوت پر غور کیا کہ کہاں سے دیا گیا ہے، اور نہ ان کتابوں پر توجہ فرمائی جن کا حوالہ دیا گیا تھا، بلکہ اپنی طرف سے جھٹ ایک ایسا سوال کہ جو انکار کا پہلو اپنے اندر رکھتا ہے اور کوتاہ بینوں اور تنگ نظروں کی نگاہ میں مخالفت ظاہر کرتا ہے، اپنے فرضی خیال کے موافق سامنے ہو کر پیش کر دیا۔ اگرچہ یہ سوال اس روشن ثبوت کے سامنے اس قابل نہ تھا کہ اس پر کچھ توجہ کی جاتی یا قلم فرسائی کر کے اوقات عزیز کو ضائع کیا جاتا، مگر ہم اس خیال سے اس کا جواب لکھے دیتے ہیں تا کہ آئندہ آپ اپنے تراشیدہ خیالوں کے موافق یہ کہہ کر کہ ہمارے سوال کا کچھ جواب نہ دیا، عوام کو دھوکے میں ڈالنے کی جرأت نہ کر سکیں۔ لہذا اب سن لیجئے۔

آپ جو کچھ فرماتے ہیں میرے نزدیک اوس کا خلاصہ آپ کی طرف سے یہ ہے کہ اگر آیت یا حدیث سے یہ بات (یعنی خبر متذکرہ بالا) ثابت ہوگئی تو میں مرزا صاحب قادیانی کی بیعت کرلوں گا، تو آپ کے اس بیان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ شاید آپ کے نزدیک توریت وانجیل کی آیت، آیت نہیں ہے۔ اور حضرت یحیٰ اور حضرت عیسیٰؑ کا قول حدیث نہیں ہے۔ شائد اس جگہ آپ کی مراد آیت سے آیت قرآن مجید اور حدیث سے مراد حدیث رسول خدا حضرت محمد ﷺ ہے۔ مگر آپ نے قرآن شریف کا نام پاک کسی وجہ سے، جس کو آپ جانتے ہوں گے، تحریر نہیں کیا، اور محمد ﷺ کا اسم مبارک کسی عقیدہ مخفیہ کی وجہ سے نہیں لیا۔ مگر یہاں پر ہم کو آپ کے اس عقیدہ مخفیہ پر بحث کرنا منظور نہیں ہے، اگر آئندہ خدا خود کھول دے یا آپکی تحریروں سے ظاہر ہو جاوے تو اس وقت ہم کو بھی اس کی تصدیق میں کچھ تامل نہ ہوگا۔ اب آپ اپنے سوال کے جواب کو ملاحظہ فرمائیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اول تو جہاں تک مجھ کو معلوم ہے میں کہہ سکتا ہوں کہ اس خبر میں کسی آیت قرآن یا حدیث رسول اللہ ﷺ کا حوالہ نہیں دیا گیا، تو آپ کا فرض ہے کہ اس آیت یا حدیث کو بحوالہ اس کتاب کے جس میں یہ خبر درج کی گئی ہو، یا وہ عبارت جس میں اس خبر کی بابت کسی آیت یا حدیث کا حوالہ دیا گیا ہو، اور اس سے آپ کی تسکین نہ ہوئی ہو، پیش کریں۔ اور جب آپ ایسا کرینگے تو ہمارا فرض یہ ہوگا کہ ہم اس کو ثابت کر کے آپ کو دکھلا دیں۔ اور اگر ایسا نہ کیا گیا تو پھر ہم کو اسی بات کے ظاہر کرنے کا حق حاصل ہوگا کہ آپ کے یہ بات بخوبی ذہن نشین تھی کہ اس خبر کی بابت کسی آیت یا حدیث رسول اللہ ﷺ کا حوالہ نہیں دیا گیا ہے، لیکن آپ نے عوام الناس کو بہکانے کے واسطے اس سوال کو پیش کر کے جواب طلب کیا ہے تا کہ جاہلوں میں بیٹھ کر اس کہنے کا فخر حاصل ہو جائے کہ ہم نے حضرت اقدس مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے دعوی کی تصدیق قرآن وحدیث سے چاہی، لیکن ان کی جماعت سے کوئی شخص ثابت نہ کر سکا۔

اب میں آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ خالق باری کی فلاں بیت بہت اچھی ہے تو کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ یہ بیت ہم کو گلستان میں دکھلا دو، تو ہم اس کے اچھی ہونے کا اعتبار کر سکتے ہیں۔

یا مثلاً کوئی کہے کہ دارمی یا نسائی کی فلاں حدیث صحیح ہے، تو کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ یہ حدیث ہم کو بخاری میں دکھا دو، تو ہم اس کی صحت کے قائل ہو سکتے ہیں۔

یا مثلاً کوئی کہے کہ گورنمنٹ ہند نے فلاں فلاں قانون بہت مفید جاری فرمایا ہے، تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ یہ قانون ہم کو سلطان روم کے ممالک میں دکھلا دو۔

یا مثلاً کوئی کہے کہ سورہ بقرہ میں آیت الکرسی بہت متبرک آیت ہے، تو کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ یہ آیت ہم کو سورہ یسین میں دکھلا دو، تو ہم اس کی فضیلت کا اقرار کر سکتے ہیں۔

یا مثلاً کوئی کہے کہ زمین پر جو دریا جاری ہیں اون سے مخلوق کو بہت نفع پہنچتا ہے، تو کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ یہ دریا ہم کو آسمان پر جاری دکھلا دو، تو ہم مان سکتے ہیں اور ان کی نفع رسانی کے قائل ہو سکتے ہیں۔

ان مثالوں کے بیان کرنے سے تو آپ اپنے سوال کا جواب بخوبی سمجھ گئے ہوں گے، لیکن یہاں پر آپ کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ حضرت اقدس مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے جو دعوی مثیل مسیح ہونے کا فرمایا ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو دلائل وثبوت اس کی تائید میں تحریر فرمائے ہیں، تو وہ دلائل وثبوت کسی خاص قوم یا فرقہ کے مقابلہ میں نہیں لکھے گئے ہیں بلکہ تمام دنیا کے کل مذاہب کے لوگوں جیسے یہود ونصاری، ہنود وغیرہ اور کل فرقہ کے لوگوں جیسے آریہ، برہمو، مقلد، غیر مقلد وغیرہ کو مخاطب ٹھہرایا گیا ہے۔ اور ہر مذہب کے موافق دلائل اور ثبوت پیش کر دیئے گئے ہیں۔ اب ان میں سے ہر شخص، ہر مذہب والا، اپنے اصول کے موافق استنباط کر کے ان کی رو سے سوال و جواب بحث مباحثہ کر کے اپنی تسکین کر سکتا ہے ہے کیونکہ یہ دعوت عام ہے، نہ کہ خاص کسی ایک مذہب کے لوگوں کے لئے۔ لیکن آپ نے ان آیات قرآن مجید اور احادیث رسول اللہ ﷺ سے جو اہل اسلام کے مذہب کے موافق پیش کی گئی ہیں کچھ فائدہ نہ اٹھایا، اور ان کو چھوڑ کر اس سوال کو اختیار کیا کہ جو یہودیوں نے کیا تھا جس کی تصدیق توریت وانجیل سے ہوتی ہے، تو اب ہم حیرت میں ہیں کہ آپ کو کس مذہب اور کس فرقہ میں شمار کریں۔ تاوقتیکہ ہم کو آپ سے کوئی دستاویز خاص آپ کے اصل مذہب کی بابت حاصل نہ ہو جائے، تب تک ہم آپ کو اپنی رائے سے کسی فرقہ میں داخل نہیں کر سکتے۔ اور یہاں پر آپ کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ جن کو حق تعالی نے چشم بینا، گوش شنوا، دل زندہ، دماغ روشن، عقل سلیم، فہم رسا عطا فرمایا ہے وہ ہر ایک حکایت، ہر ایک روایت، ہر ایک شئے، ہر ایک ذرہ، ہر ایک قطرہ سے عبرت اور نصیحت حاصل کر لیتے ہیں۔ اور جن کی آنکھیں اندھی، کان بہرے، دل مردے، دماغ گندے، عقلیں موٹی، فہم کوتاہ ہیں، اون کا ذکر ہی کیا، اور اون کا وعظ و پند میں حصہ ہی کیا ہے۔ وہ تو آیت کریمہ ختم اللہ علی قلو بھم و علی سمعھم و علی ابصا ر ھم غشا وۃ کے تحت میں داخل ہیں۔

دوسرے یہ کہ اس شرط کے لگانے سے ظاہر ہوتا ہے کہ شاید آپ کے نزدیک وہ قول یا فعل یا خبر یا پیشین گوئی خواہ کسی نبی کی ہو، یا ولی کی، اور خواہ قبل از نزول قرآن مجید ہوئی ہو، یا بعد میں اور خواہ وہ قبل از جمع ہونے احادیث رسول اللہ ﷺ ہوئی، یا بعد میں، اس وقت تک قابل اعتبار واستدلال نہیں ہے جب تک کہ وہی قول یا فعل یا خبر یا پیشین گوئی ہو بہو لفظ بلفظ قرآن مجید یا احادیث رسول اللہ ﷺ میں آپ کے ملاحظہ اقدس سے گذار نہ دی جائے۔

اگر آپ کا یہی عقیدہ ہے تو میں کہہ سکتا ہوں کہ اس عقیدے کی رو سے کوئی اہل اسلام کسی فریق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخالف پر فتح نہیں پا سکتا اور حق و باطل میں فرق کر کے نہیں دکھلا سکتا تاوقتیکہ انہیں کی کتابوں میں انہیں کے قول اور فعلوں اور خبروں سے ان کے دلائل کو توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے نہ کر دے۔ تو اب بجز اس کے کہ ہم آپ کی اس شرط لگانے کو آپ کی عدم استعداد یا سادہ لوحی پر محمول کریں، یا آپکے کسی حیلہ باطنی پر مبنی سمجھیں، اور کیا کہہ سکتے ہیں

تیسرے یہ کہ اگر آپ حق کے متلاشی اور صدق کے طلب گار رہیں تو ان امور سے بحث کرتے اور ثبوت مانگتے جن کا حوالہ قرآن شریف اور احادیث رسول اللہ ﷺ سے دیا گیا ہے۔ لیکن آپ نے اس پر کچھ التفات نہ کیا۔ تو اب فرمایئے کہ یہ یہودیت کی مشابہت ہوئی یا نہیں۔ کیا قرآن مجید کی آیتیں آپ کے سامنے پیش نہیں کی گئیں۔ کیا احادیث رسول اللہ ﷺ آپ کے سامنے پیش نہیں کی گئیں۔ کیا اقوال صحابہ وآئمہ مجتہدین ومجددین آپ کے سامنے پیش نہیں کیئے گئے۔ کیا بندگان دین اور اولیاء اللہ کے الہامات ومکاشفات ورؤیائے صادقہ آپ کے سامنے پیش نہیں کی گئیں۔ کیا عسل مصفی کا مطالعہ آپ نے نہیں کیا۔ کیا آپ نے ان پیش کردہ ثبوتوں پر کچھ توجہ فرمائی۔ کیا آپ نے آیات الٰہی کو قبول کیا۔ کیا آپ نے احادیث رسول اللہ ﷺ کو نظر وقعت سے دیکھا کیا۔ آپ نے اقوال صحابہ وآئمہ ومجتہدین ومجددین کو غور سے پڑھا۔ کیا آپ نے اولیاء اللہ کے الہامات ومکاشفات ورؤیائے صادقہ پر کچھ غور وخوض کیا۔ ہرگز نہیں کیا۔ بلکہ کچھ بھی نہیں کیا۔ آپ نے تو ان سب کو پس پشت ڈال دیا، اور ان سے منہ پھیر لیا۔ افسوس صد افسوس! سوجھی بھی تو کیا سوجھی۔ یعنی وہ سوال جو یہودیوں نے پیش کیا تھا اور جس کا ردّ حضرت عیسیٰؑ نے کر دیا تھا اسی کو معیار صداقت اور وسیلہ بیعت ٹھہرایا۔ یہی تو یہودیت کی مشابہت ہے یا اور کچھ۔

چوتھی یہ کہ یہودیوں میں وہ کون کون سی صفتیں تھیں جن کی وجہ سے وہ مغضوب علیھم کا نشانہ بن گئے۔ یہی تو تھیں کہ انہوں نے کتب سماویہ میں تحریف وتبدیل کی تھی، نبیوں کو جھٹلایا تھا، ان کی توہین وتحقیر کی تھی، طرح طرح کی بدزبانیوں سے ستایا تھا، کافر وملحد ٹھہرایا تھا، ان لفظوں سے یاد کیا تھا۔

اور پھر یہ بھی یاد کر لیجیئے اور خوب اچھی طرح یاد کر لیجیئے کہ وہ یہودی جن سے یہ حرکتیں وقوع میں آئی تھیں وہ کون تھے اور کس لقب سے مشہور تھے۔ وہ سب عامل بالحدیث تھے اور اہل حدیث کہلاتے تھے جیسا کہ آج کل ہمارے زمانے میں ایک فرقہ غیر مقلدوں کا ہے جو اپنے آپ کو عامل بالحدیث کہتا ہے اور اہل حدیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے پر بڑا فخر کرتا ہے۔اب آپ ہی ذرا انصاف کر دیجئے کہ یہودیوں کی طرح غیر مقلدوں کا عامل بالحدیث ہونا اور اپنے آپ کو اہل حدیث کہلا نا، کیا یہ یہودیوں کی مشابہت ہے یا نہیں۔کیا ان غیر مقلدوں نے یہودیوں کی تقلید کی یا نہیں۔ یہ پہلی صفت یہودیوں کی تھی کہ انہوں نے کتب سماویہ سابقہ میں تحریف کی تھی، لفظوں کو بدل دیا تھا، معنیٰ کو الٹ پلٹ دیا تھا۔اوران اہل حدیث غیر مقلدوں نے قرآن مجید کی سورتوں اور آیتوں کو منسوخ کر دیا۔آیات قرآن کو احادیث کا تابع بنا دیا۔وہی معنیٰ چسپاں کیۓ جن کو احادیث نے قبول کیا۔ان اسرار وحقائق قرآنی کو رد کر دیا جن سے احادیث نے مخالفت کی۔مقدم کو موخر اور موخر کو مقدم کر کے تراشیدہ معنیٰ درست کیۓ۔کیا اب بھی ان اہل حدیثوں نے یہودیوں کی مشابہت کی یا نہیں۔اب بھی ان اہل حدیث نے کلام مجید کے معجزہ ہونے سے انکار کیا یا نہیں۔کیا اب بھی ان اہل حدیث نے احادیث کو فرضی قرآن ٹھہرایا یا نہیں۔

تیسری صفت یہودیوں کی یہ تھی کہ انہوں نے نبیوں کو جھٹلایا تھا، اور ان کی توہین وتحقیر کی تھی اور ان کو بدزبانیوں سے ستایا تھا جو ان کے زمانہ میں موجود تھے۔اوران غیر مقلدوں اہل حدیث نے، جن کے فرقہ میں شائد آپ بھی شمار کیۓ جاتے ہیں، ان تمام نبیوں اور رسولوں کو جو ابتداۓ عالم سے دنیا میں مامور من اللہ ہو کر بحیثیت نبوت یا رسالت بشیر ونذیر ہو کر تشریف لاۓ جن پر وحی الٰہی وقتاً فوقتاً نازل ہوتی رہی، جو احکام الٰہی کی تبلیغ فرما کر اہل عالم کو ہدایت فرماتے رہے، جن کی پیروی باعث نجات اور جن کی مخالفت باعث عذاب و عقاب ٹھہری، جن کو خلیل اللہ کلیم اللہ روح اللہ حبیب اللہ کا لقب حاصل ہوا صلوۃ اللہ علیھم اجمعین ، اور جن پر کتب سماویہ زبور، توریت، انجیل، قرآن مجید نازل ہوا، اور تمام ملائکہ مقربین جن میں حضرت جبریل ومیکائیل واسرافیل وعزرائیل بھی شامل ہیں، جن کا اقرار بموجب آیت کریمہ کل آمن باللہ و ملا ئکتہ و کتبہ و رسلہ لا نفرق بین ا حد من رسلہ ہمارا جزوایمان ٹھہرا، کتاب تقویۃ الایمان میں جو ان اہل حدیث کا دستور العمل ہے، ان پاک اور مقدس نفوس کو لفظ مخلوق میں شامل کر کے اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل بنا دیا، تو اب ان جلیل القدر نبیوں اور فرشتوں کا یہ مرتبہ ٹھہرا، تو صحابہ کرام واولیاء عظام و صالحین ومجتہدین کس حساب میں رہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوراب ہم نہیں سمجھ سکتے کہ بعد اس عقیدہ مذکورہ کے یہ غیر مقلد کس درجہ میں شمار کرنے کے قابل ہیں۔ کیا اب بھی آپ کہہ سکتے ہیں کہ ان اہل حدیث نے سنت یہود کو اختیار نہیں کیا۔ کیا اب بھی یہ لوگ یہود کے قدم بقدم نہیں چلے۔ کیا اب بھی یہ لوگ یہودیوں کے پیچھے رہ گئے۔ بلکہ یوں کہو کہ منزلوں آگے نکل گئے۔

یہاں تک تو صرف تھوڑا سا ذکر یہودیت سے مشابہت کا کیا گیا ہے، اب آگے عیسائیت کی صفات کا ملاحظہ فرمائیے، اور وہ یہ ہیں کہ پادریوں بے چاروں نے تو صرف اس عقیدہ پر اکتفا کیا تھا کہ مسیح صلیب پر چڑھ کر اپنے سچے عیسائیوں کے گناہ کا کفارہ ہو کر تین دن رات ہاویہ میں رہ کر آسمان پر اپنے باپ کے پاس جا بیٹھے، لیکن یہ اہل حدیث مسلمان عقائد عیسائیت کے نشہ میں آکر کچھ ایسے مست و مدہوش ہو گئے کہ آگے دیکھا نہ پیچھے، دون کی جو لی تو جھٹ حضرت عیسی کو جیتے جاگتے اسی جسد عنصری کے ساتھ سیدھا آسمان پر چڑھا دیا، اور پھر اسی جسد عنصری کے ساتھ آسمان سے اترنے کے منتظر ہو بیٹھے۔ اور پھر اس پر طرہ یہ کہ خالق الطیور محی اموات وغیرہ صفتوں سے بھی موصوف کر دیا۔ کیوں نہ ہو، سچی عیسائیت اسی کا نام ہے۔

خیر یہاں تک بھی خیریت تھی، اب آگے اور سنیئے کہ عیسائیوں نے تو حضرت عیسیٰؑ کو الوہیت کا ایک جزو قرار دیا تھا، اور یہ اہل حدیث جو جوش میں آئے تو دجال میں وہ وہ صفتیں ثابت کر دیں جو کسی مخلوق کو حاصل نہیں ہو سکتیں۔ یہاں تک کہ نعوذ باللہ منہا خدا بنا دیا۔ اگرچہ بظاہر اس کی خدائی کا تو اقرار نہیں کیا لیکن وہ سب صفتیں جو خاص باری تعالی کی ذات پاک سے تعلق رکھتی ہیں، اس میں ثابت کر دیں۔ جیسا کہ زندوں کو مارنا، مردوں کو جلانا، پانی برسانا، کھیتی کا اگانا، وغیرہ وغیرہ۔ اور طرفہ یہ کہ اس کی پیشانی پر کافر بھی لکھا ہوا ہوگا، اور باوجود کافر ہونے کے ساری خدائی کے اختیار بھی رکھتا ہوگا۔ اب کہیے کہ یہ مشرکانہ عقاید نہیں ہیں تو کیا ہیں۔ یہ نصرانیت کا جوش نہیں تو کیا ہے۔ یہ عیسائیت کی مشابہت نہیں ہے تو کیا ہے۔

اگر اب بھی کچھ کسر باقی رہ گئی ہو، تو وہ بھی پوری کر لو، تا کہ دل میں کوئی ارمان باقی نہ رہ جائے۔ اے عقل کے دشمنوں اور اے غافلو! ذرا خدا سے ڈرو اور اس کے قہر و غضب سے پناہ مانگو، کہیں ایسا نہ ہو جو ان عقائد کی وجہ سے یہودیوں کی طرح تم پر بھی طاعون مسلط ہو جائے اور پھر بجز حسرت و افسوس کے کچھ ہاتھ نہ آئے۔

اب ایک طرفہ ماجرا اور سنئے کہ اہل حدیث غیر مقلدوں نے اسم ذات باری تعالی کے بعد جو الفاظ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعظیمی مثل جل شانہ وعم نوالہ وتعالی وعز اسمہ اور مثل اس کے دیگر اہل اسلام استعمال کرتے ہیں، بجائے ان کے اپنے اختراع اور ایجاد سے لفظ صاحب کا موزوں کیا ہے جو کہ بنی آدم کے تمام فرقوں کے ناموں کے بعد عموماً اور عیسائیوں اور انگریزوں کے ناموں کے بعد خصوصاً مستعمل ہوتا ہے۔ جیسے علی العموم کہتے ہیں ٹھاکر صاحب، پنڈت صاحب، بابو صاحب، ماسٹر صاحب وغیرہ۔ بلکہ ہندوستان میں اہل یورپ کو بلا اظہار کئے نام کے صرف اسی لفظ کے ساتھ مخاطب کیا جاتا ہے، اسی طرح سے اہل حدیث اپنی تحریروں اور اپنے قولوں میں بجائے اللہ جل شانہ وعم نوالہ کے لکھتے اور کہتے ہیں کہ اللہ صاحب نے یہ کہا اور اللہ صاحب نے یوں کہا۔... ذرا تو سوچو کہ جناب الٰہی میں یہ کیا گستاخی اور بے ادبی ہے جو تم اپنے عقاید اور اعمال سے کر رہے ہو۔ کیا تم کو کوئی کلمہ تعظیمی جو شان الٰہی کی عظمت اور جلال کو ظاہر کرتا، کلام مجید یا احادیث رسول اللہ ﷺ میں نہیں ملتا جو تم نے اس کلمہ کو جو ادنی ادنی فرقہ کے لوگوں کے واسطے بولا جاتا ہے، اختیار کر لیا۔ ایسی حالت میں اب بجز اسکے ہم اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ خداوند کریم تم پر رحم کرے اور تمہارے دلوں سے ان حجابوں کو دور کرے، تا کہ تم عظمت الٰہی کو چشم یقین سے مشاہدہ کر کے خالص نیت سے اس پر ایمان لاؤ۔

اب سنو اور غور سے سنو کہ جب اہل حدیث مسلمانوں کی یہاں تک نوبت پہنچی اور یہودیت اور عیسائیت میں یہاں تک غلو کیا کہ بالکل اقوال وافعال ان کے انہیں لوگوں کے مشابہ ہو گئے، تب عزت الٰہی جوش میں آئی اور اوس قادر ذوالجلال نے اپنی رحمت خاص سے مفسدان دین کی سرکوبی کے واسطے حضرت اقدس مسیح موعود ومہدی مسعود (مرزا قادیانی) کو چودھویں صدی کے سر پر مجدد و مامور فرما کر کھلے کھلے آسمانی نشانات کے ساتھ دارالامان قادیان میں نازل فرمایا الحمد الله رب العالمین و الصلوة و السلام علی رسوله محمد و آله و اصحابه اجمعین۔

اور اسی موید من اللہ، مہدی برحق کے نزول اجلال کی آسمان، زمین، چاند، سورج، رات دن، ماہ و سال، قرآن مجید واحادیث رسول اللہ ﷺ واقوال صحابہ وآئمہ ومجتہدین ومجددین، الہامات ومکاشفات اولیاء اللہ ورؤیائے صادقہ بزرگان دین نے، جیسا کہ بالتفصیل کتابوں میں درج ہے، گواہیاں دیں اور تصدیق کی (دیکھو اگر آنکھیں رکھتے ہو اور سنو اگر کان رکھتے ہو۔ براہین احمدیہ وازالہ اوہام وآئینہ کمالات وتحفہ گولڑی وکشتی نوح وغیرہ کو) لیکن نہ مانا تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان اہلحدیث نے، یہاں تک کہ جو پچھلا مادہ یہودیت وعیسائیت کا دلوں اور دماغوں میں باقی رہ گیا تھا وہ سب یہاں پر اگل دیا۔ اور جیسا کہ عالم فاضل یہودیوں نے حضرت عیسیٰؑ کو بدزبانیوں سے ستایا تھا اور فتوی کفر لگایا تھا اسی طرح اس مثیل المسیح کے مقابلہ میں محمد حسین بٹالوی نے جو کہ بڑا مفسد متعصب غیر مقلد اہل حدیث یہودیت کی رنگت میں سرتاپا غرق ہے، فتوی مرتب کر کے پہلے اپنے استاد نذیر حسین دہلوی سے جو کہ گزشتہ مہینہ میں اپنے نقش قدم پر چلنے والوں کو قد خلت کا سبق دے گئے ہیں، مہر کرائی اور پھر اپنے اور ہم سبقوں سے مہریں و دستخط کرا کے شائع کر دیا۔ پھر کیا تھا، چاروں طرف سے کفر کے فتوے نکلنے اور گالیوں کی بوچھاڑ ہونے لگی اور اخباروں واشتہاروں کی تو کوئی حد ہی نہ رہی۔ کوئی گندہ لفظ ایسا نہ رہا جو نہ لکھا ہو۔ کوئی ناپاک فقرہ ایسا نہ رہا جو چھوڑ دیا گیا ہو۔ یہاں تک نوبت پہنچی کہ عیسائیوں سے دعوی قتل کا کرا دیا اور خود اہل حدیث بن کر عیسائیوں کی طرف سے عدالت میں گواہی کو جا موجود ہوئے، جس سے بجز ذلت اور ناکامی کے کچھ فائدہ نہ اٹھایا۔ دیکھو کتاب البریہ تا کہ تم لوگوں کی آنکھیں کھلیں اور خواب غفلت سے بیدار ہو۔

اب سچے دل اور پاک نیت سے خوب غور کر کے دیکھو کہ کیا یہی تعلیم قرآنی ہے۔ کیا یہی اسلام کی نشانی ہے۔ کیا احادیث سرور عالم فخر بنی آدم ﷺ کا یہی منشاء ہے۔ کیا اسی کا نام عامل بالحدیث ہونا ہے جو غیر مقلدوں سے سرزد ہوا ہے۔ کیا اب بھی ان اہل حدیث کے اقوال وافعال اور دلوں اور باتوں اور زبانوں اور آنکھوں اور کانوں اور چہروں اور مہروں سے یہودیت نہیں ٹپکتی۔ کیا اب بھی ان اہل حدیث کی تحریروں میں اور گفتگوؤں اور عقائد مشرکانہ اور حرکات جاہلانہ سے عیسائیت نہیں برستی۔ کیا اب بھی کوئی شبہ باقی ہے، یا اب بھی انکار کا کوئی موقع ہے۔ اور اس بات کو خوب سمجھ لو کہ یہ سلسلہ احمدیہ خدا کی طرف سے ہے، اور اس کا خداوند مددگار ہے۔ کوئی اس کو مٹا نہیں سکتا۔ کوئی اسکو روک نہیں سکتا۔ مخالفوں نے کیا کچھ زور نہیں لگائے۔ کیا کچھ فکریں نہیں کیں، آخر کو وہی ہوا جو خدا نے چاہا۔ دن دونی رات چوگنی ترقی ہوتی گئی۔ یہاں تک کہ اب ایک لاکھ سے بھی زیادہ نوبت پہنچ گئی ہے اور روز ترقی افزوں ہوتی جاتی ہے۔ ڈرو اس خدا سے جو سب پر غالب ہے۔ ڈرو اس خدا سے جس کا عذاب سب عذابوں سے بڑھ کر ہے۔ وہی وقت قریب ہے جو طاعون سے یہودیوں پر گزر چکا ہے۔ اب وہی وقت قریب ہے جس کا وعدہ ہو چکا ہے۔ پس نصیحت حاصل کرو اقوال انبیاء برحق اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبرت پکڑو امت سابقہ سے تاکہ مومنوں میں شمار کئے جاؤ۔ اب میں آپ کے سوال کو لفظ بلفظ نقل کر کے اس کا جواب لکھتا ہوں، حرف س سے اپنے سوال کی عبارت اور حرف ج سے اس کا جواب سمجھ لیجئے گا اور دھیان لگا کر ہمہ تن چشم ہو کر خوب غور سے پڑھئے گا آپ فرماتے ہیں:

(س) جو موجودہ حالت اسلام کی ہے، کبھی نہ یہودیوں کی ہوئی، نہ عیسائیوں کی، نہ کسی اور امت کی۔

(ج) اول تو یہ فرمایئے کہ کسی تحریر کی آغاز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ لکھنا اور حمد و نعت کو ترک کر کے مطلب شروع کر دینا یہ طریقہ یہودیوں کا ہے اور عیسائیوں کا یا اہل اسلام کا۔ اس تحریر کی رو سے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے فضائل کا انکار آپ نے کیا یا نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنی اور رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے کو واجب الترک سمجھا یا نہیں۔ اس کا جواب آپ کے ذمہ ہے۔

اور دوسرے جو معنیٰ اس فقرہ کے مناسب الفاظ سے مترشح ہوتے ہیں وہ یہی ہیں یا کچھ اور جو حالت خراب سے خراب اس وقت اسلام کی موجود ہے یہ حالت نہ کبھی یہودیوں کی ہوئی نہ عیسائیوں کی نہ اور کسی امت کی، جس کا ماحصل یہ ہوا کہ موجودہ حالت اسلام کی یہودیوں اور عیسائیوں سے بھی بری ہے۔ تو اب کہیے کہ جب آپ خود ہی اسلام کو اس ذلت اور خرابی کو پہنچا رہے ہیں، اور اس کو یہودیت اور عیسائیت سے ذلیل اور بدتر ٹھہرا رہے ہیں، تو پھر اب اور شواہد کی ضرورت ہی کیا ہے۔

یہ عجیب معاملہ ہے کہ خود ہی تو اسلام کی حالت کو یہودیوں اور عیسائیوں کی حالت سے بدتر ٹھہراؤ اور خود ہی دوسروں سے اس کا ثبوت مانگو۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ آپ نے یہ طرز تحریر کہاں سے سیکھی ہے کہ جس کے ہر لفظ میں یہودیت اور عیسائیت کا جوش ہے۔ اور اگر یہ معنیٰ، جو کہ میں نے بیان کئے ہیں، آپ کے نزدیک اس مفہوم سے جس کو آپ نے اپنے ذہن میں قائم کر رکھا ہے، مغائرت ظاہر کرتے ہوں، تو آپ کو چاہیے کہ وہ معنیٰ جو کہ ان الفاظ سے پیدا ہوتے ہیں ظاہر کر دیجئے۔ اور اگر آپ ظاہر نہ کر سکتے ہوں یا لکھ نہ سکتے ہوں تو اپنے استاد مولوی محمد صاحب یا کسی اور مولوی صاحب یا طالب علم سے لکھوا کر اون کے دستخط کرا لیں، تاکہ آئندہ وہ مولوی صاحب یا طالب علم صاحب اپنی قابلیت کی داد پانے سے محروم نہ رہیں۔

(س) ہاں کسی آئندہ زمانہ میں ہو جاتے ہیں تو بحث سے خارج ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ج) اب ان دونوں فقروں کے ملانے سے یہی مطلب ہوا یا کچھ اور کہ یہ خراب حالت اسلام کی جو اس وقت موجود ہے اگر آئندہ کسی زمانہ میں یہودیوں اور عیسائیوں کی افضل اور عمدہ حالت اسلام کی جو اس وقت موجود ہے اگر آئندہ کسی زمانہ میں یہودیوں اور عیسائیوں کی افضل اور عمدہ حالت کی مانند ہو جائے، تو وہ بحث سے خارج ہے یعنی وہ ذکر سننے کے قابل نہیں ہے۔

افسوس صد افسوس آپ کی اس عقل رسا اور خوبی فہم و ذکا کی کہاں تک تعریف کی جائے اور کہاں سے الفاظ قابل مدح لائے جائیں بقول شخصے۔

اے ز فہم و عقل و دانش دور تر
آنچہ میگوئی بگوئی خرقہ تر

(س) اگر کسی کو دعوی ہو تو آیت یا حدیث صحیح قابل اعتبار سے ثابت کیا جاوے۔

(ج) یہ بھی عجیب فقرہ ہے۔ نہیں معلوم کہ آپ کے ذہن میں آیت کس کا نام ہے اور حدیث آپ کس کو کہتے ہیں۔ آیا زبور کی آیت مراد ہے، یا توریت کی، یا انجیل کی، یا فرقان حمید کی، یا کوئی اور نشان۔ اور حدیث سے حدیث سردار اولین و آخرین خاتم الانبیاء محمد ﷺ مقصود ہے، یا کسی اور انبیاء اولیاء بزرگ مشائخ کے اقوال۔

اول تو یہی نہیں ثابت ہوتا کہ جس دعوی کا ثبوت آپ مانگتے ہیں وہ کون سا دعوی ہے۔ آیا وہ یہی دعوی ہے کہ جو آپ نے اپنی اس تحریر میں اسلام کی موجودہ حالت کی نسبت ظاہر کیا ہے یا کچھ اور ہے۔ اگر یہی دعوی ہے تو اس کو آپ خود ثابت کر سکتے ہیں دوسروں سے اس کے ثبوت مانگنے کی کیا ضرورت ہے۔ اور آپ کو اپنے دعوے کی تائید کرانا منظور ہے تو کسی اپنے ہم عقیدہ غیر مقلد وغیرہ کو تلاش کر لیا ہوتا، تا کہ یک نشد دو شد کا مصداق ہو جاتا۔ اور اگر کوئی اور دعوی ہے کہ جو ابھی آپ کی زبان اور قلم سے نہیں نکلا ہے اور روز ازل سے اب تک آپ کے دماغ میں بند ہے، تو کوئی اس کا ثبوت ہی کیا دے سکتا ہے اور آپ کے فرضی خیالوں اور ذہنی سوالوں کا جواب ہی کہاں سے لا سکتا ہے۔

اور دوسرے یہ کہ آپ کے الفاظ حدیث صحیح قابل اعتبار سے یہ واضح ہوتا ہے کہ شاید آپکے نزدیک بہت سی حدیثیں ایسی بھی ہیں کہ جو باوجود صحیح ہونے کے بھی اعتبار کے قابل نہیں ہیں، ورنہ حدیث صحیح کے بعد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لفظ قابل اعتبار کا استعمال کرنا کیا معنی رکھتا ہے۔ اور اگر آپ کا عقیدہ یہی ہے جیسا کہ ان الفاظ سے ثابت ہوتا ہے۔ (باقی آئندہ) (ضمیمہ اخبار شحنۂ ہند میرٹھ ۸۔ اکتوبر ۱۹۰۳ء نمبر ۳۸ جلد ۲۱ و ۲۳ ص ۱۔۸)

مدعیان نبوت

آزاد ضمیمہ اودھ پنچ لکھنو کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ مرزا جی دعوی کرتا ہے کہ حضرت مسیح کی قبر (سرکتے سرکتے) کشمیر میں پہنچی اور یوزاسف کی قبر کے نام سے مشہور ہوگئی۔ کیوں نہیں، ابھی تو حضرت مسیح کی قبر نے رحلت کی ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ قادیان سرکتے سرکتے جہنم پہنچ جائے۔ کشمیر تو جنت نظیر کہلاتا ہے قادیان جہنم نشان کہلائیگا۔

مرزا صاحب قادیانی کا وہ خدا جس نے انہیں مبعوث برسالت کیا ہے، (غالبًا وہی ہے جس نے فرعون کو مدعی الوہیت کر دیا تھا، یعنی شیطان)، مرزا صاحب کی زبان سے نابلد ہے۔ مکاشفات انگریزی میں ہوا کرتے ہیں اور مرزا قادیانی انگریزی سے ناواقف ہے۔ اب بڑی مشکل یہ ہے کہ مرزا قادیانی کو مطالب والہامات کون سمجھائے۔ جو مرض (یعنی جہل) کہ مرزا صاحب کو ہوا ہے اس کا علاج ابوبکر خوارزمی نے اپنے بعض رسائل میں لکھا ہے۔ بے اس علاج کے غیر ممکن ہے کہ مرض زائل ہو۔ اگر مرزا قادیانی کو الہام ہوتا ہے تو وہ سمجھ جائیں کہ وہ کیا ہے۔

کتب تاریخ کے دیکھنے سے اکثر ایسے اشخاص ملیں گے جنہوں نے قبل و بعد ختم المرسلین روحی فداہ چھوٹا دعوی نبوت کیا اور تھوڑے دنوں تک مرجعیت رہی پھر زائل ہوگئی۔ یعنی مصور، سجاح کذابہ اور مسیلمہ کذاب، متنبّی شاعر وغیرہ کا حال مشہور ومعروف ہے۔ سمجھنے کی بات ہے کہ انہوں نے عرب میں خاص رسول کی موجودگی میں دعوی کیا اور قرآن تصنیف کیے، مگر کچھ نہ ہو سکا اب ان کا کوئی نام بھی نہیں لیتا۔ مرزا قادیانی ایک جہل مجسم ہے، ان کو کوئی کب تک یاد رکھے گا۔ اگر یاد رکھے گا بھی تو اسی طرح جس طرح ان کو یاد رکھا۔

زمانہ مامون رشید میں ایک مصری شخص نے دعوی نبوت کیا اور گرفتار ہو کے خلیفہ کے سامنے پیش کیا گیا۔ خلیفہ نے پوچھا کہ تو کون ہے۔

اس نے کہا میں پیغمبر ہوں، موسی کی روح نے مجھ میں حلول کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ نے کہا کہ حضرت موسیٰ کا عصا اژدھا ہو جاتا تھا، تو بھی یہی معجزہ دکھا۔

اس نے کہا فرعون نے انا ربکم الاعلیٰ کہا، جب عصا اژدہا ہوا، تم انا ربکم الاعلیٰ کہو، تو میں معجزہ دکھاؤں۔

مامون نے کہا اچھا میں چاہتا ہوں کہ ابھی تخم خربوزہ کا بویا جائے اور ابھی بار آور ہو، اور ابھی میں کھاؤں۔

اس نے کہا اچھا تین دن کی مہلت دو۔

خلیفہ نے انکار کیا۔ تو اس نے کہا کہ خدا باوجود اس قدر قدرت کے تین مہینے میں خربوزہ پیدا کرتا ہے تم مجھ کو تین دن کی مہلت نہیں دیتے۔

اسی طرح زمانہ خلیفہ مہدی عباسی میں ایک شخص نے عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کیا (جیسا کہ زمانہ عیسویت میں مرزا قادیانی نے مہدویت کا)۔ خلیفہ نے کہا، مردہ زندہ کر سکتے ہو۔

اس نے کہا ہاں اگر حکم ہو تو آپ کے وزیر کی گردن تہ تیغ کروں اور پھر زندہ کر دونگا۔

خلیفہ نے وزیر سے پوچھا کہ راضی ہو۔

وزیر نے کہا معاف رکھئے بندہ بغیر امتحان ہی آپ کی نبوت پر ایمان رکھتا ہے۔

غرض اس طرح کے صدہا ایسے واقعات گزر چکے ہیں اور اسلام کو اس سے شمہ بھر نقصان نہیں پہنچا۔ مرزا قادیانی نے بھی چندیں شکل برائے اکل، کا مصداق بن کر اپنے جنون ...کا اظہار کیا تو کیا کر سکتے ہیں۔ اسلام الحمدللہ ایسا عقلی مذہب ہے کہ اس کے ستون وارکان شرعی کی بنیاد حکمت ناموس واخلاق سے مستحکم ہیں۔ اگر عوام جہلاء کو بچانا منظور نہ ہوتا، تو اس کے جواب کی ضرورت بھی نہ تھی۔

مرزا قادیانی کے ساتھی ایک شخص تھوڑا زمانہ ہوا کلکتہ میں پیدا ہوئے۔ ناسا نائیل ان کا نام تھا، اور جواد ساباطی کے نام سے مشہور تھے۔ اونھوں نے ایک کتاب لکھی تھی جس کا نام براہین ساباطیہ رکھا تھا اور بزعم خود اسے منزل من اللہ جانتے تھے۔ کتاب کمیاب ہے اس وجہ سے ان کی لیاقت دکھانے کو ایک چھوٹا سا سورہ لکھا جاتا ہے

با۔ با۔ لا م۔ یا۔ و انا قد ارسِل الینا کتا ب کر یم من یحی و انہ السجل بلیغ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حلیم ۔ و ان یحی لهو السید الشر یف ا لا میر الکبیر و انا قد ار سلنا الیك
من قبله کتا باً عر بیاً مبیناً ۔ و انا لما فتنّا نه لم نتخذ فیه نصیراً و لا معیناً ۔
و ما کا ن جوا بنا ا لا ان عزّز نا بثا لثٍ و کا ن سا با ط علیه قد یراً ۔ و یقو ل
لا یعلمو ن التکسیر و العرو ض ان هذا ا لا شعراً و سحر عظیم ، قل انما یعلم
عند الله سا باط و ان هذا ا لا کتا ب عر بی مبین ۔ لو انفقت الملا ئکة و
الشیاطین علی ان یحاجوا بمثل هذا البر هان لا یحا جو به و لو کان
بعضهم لبعض ظهیراً۔ فا ذا جاء وعدنا و التقی الجمعا ن ذ لك یو م السرور ۔
یو م یصطف المجنو ن علی الما ئدة ا مام ا لا میر متکئین فیها علی کرا سی
مصفو فة فی حجو القصور تدور علیهم کهلا ن مستخد مو ن بنفا ئس
الاغنیة و فوا که مما یشتهو ن و خند ر یس عتیق لا یقا بل عنهم الما ئده و لا
هم عنها بمز حز حین ینا لك فیتد بر الذین کفروا ایّ مر صد یر صدو ن

اس بے تکے پن کو دیکھئے اور اس نقالی وجعل کو۔ اس نے قادیانی سے مرجعیت بہم پہو نچائی تھی ۔ خوب خوب سورے تصنیف فرمائے تھے، مگر پھر بھی عربی زبان خوب جانتے تھے، قادیانی کی طرح کندہ ناتراش نہ تھے کہ بے سروپا باتیں ہانکتے ۔ اس نے تفسیر بھی لکھی تھی، مگر زبان درازی کی عادت نہ تھی ۔ شراب پیتا تھا۔ آخر ایک روز کا ٹا لگا اور مر گیا۔ بعض کہتے ہیں گھوڑے سے گرا اور مر گیا، مجھے اسکی تحقیق نہیں کہ اصل اسکی کیا تھی

لکھنؤ میں بھی ایک شخص محمد ادریس نامی کہ اصلی نام ان کا غلام محمد ہے، مدعی نبوت ہے ۔ بعض مجتہدین لکھنو سے انہوں نے عبرانی و عربی پڑھی ۔ معقولات و ادب تواریخ و رجال وسیر میں دست گاہ کامل حاصل کی ۔ بعد کو بیچارے مراق میں مبتلا ہوئے ۔ اب گلیوں گلیوں، کلیسا حق، والدیر حق، والمسجد حق، والوید والفرقان و الکتب العتیقہ حقہ کہہ کے صلح کل کا جھنڈا گاڑتے پھرتے ہیں ۔ سورے تصنیف کرتے اور اپنے مریدوں کو سناتے ہیں ۔ مگر عارضہ مراق نے ان کا بازار کھوٹا کر دیا ورنہ ادریس (کہ ادریس ہی ہونے کا ان کو دعوی ہے) کے بجائے ابلیس کا کام انجام دیتے ۔ تاہم بوجہ علم و قربت اگر ہم کو کسی نبی کی ضرورت ہوتی تو ہم یقیناً بجائے غلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمد قادیانی کے غلام لکھنوی کو پسند کرتے کیونکہ ان سے ۲۹ حصے علم و فضل میں زیادہ ہے۔ میں دیکھتا ہوں قادیانی کا دماغ آخر خشک ہوتے ہوتے اس کو مختل کر دیگا۔ و لله الحجة البالغه (ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ ۱۶۔ اکتوبر ۱۹۰۳ء۔ ص ۱۔۲)

بقیہ مباحثہ مابین رفعت اللہ محمدی و شرافت اللہ مرزائی

تو بجز اس کے کہ ہم آپ کو خدائے رحیم و کریم کے حفظ و امان میں سپرد کر دیں اور کچھ نہیں کہہ سکتے۔

(س)۔ اور یہاں اس امر پر بحث ہے کہ توریت میں لکھا ہے (کہ ایلیا نبی آسمان سے اترے گا بعد کو عیسیٰ آئے گا)

(ج)۔ یہاں پر یہ نہیں معلوم ہے کہ آیا اس عبارت کا توریت میں لکھا ہوا ہونا آپ خود ہی بیان کر رہے ہیں یا کسی کتاب کی نقل کر رہے ہیں، یا کسی کا قول ثابت کر رہے ہیں، یا کیا لکھ رہے ہیں۔ یہاں پر وہی مثل صادق آرہی ہے کہ من بسے سپنے ڈسے۔ ایک حضرت عیسیٰ کے آسمان سے اترنے کے آپ کیا منتظر ہیں کہ بے اختیار ہر شخص کی نسبت آسمان سے اترنے کا لفظ خود بخود زبان پر جاری ہو جاتا ہے کہ خواہی نخواہی کوئی ہو اور کچھ ہی ہو لیکن آپ اس کو آسمان ہی سے اتارا چاہتے ہیں۔ بھلے آدمی یہ تو دیکھا ہوتا کہ یہ خبر کتابوں میں کن الفاظ کے ساتھ لکھی ہوئی ہے، اور اس کا مطلب کیا ہے۔ یا یوں ہی بے سوچے سمجھے زمین آسمان کے قلابے ملانے لگے۔

(س) جو اب عیسیٰ یوحنا یعنی یحیٰ مماثلت کی شکل میں آچکے۔

(ج) اس فقرہ کی بھی وہی حالت ہے۔ اول تو یہی ظاہر نہیں ہوتا کہ اس جواب کی صدا آپ کے کان میں کہاں سے آ گئی، اور ان الفاظ کا سبق آپ کو کس نے پڑھا دیا۔ اس ہاتف غیبی کا نام لینا چاہیے تھا جس نے یہ اعجاز بھری آواز آپ کو سنائی، اور یا اس استاد شفیق کا ذکر کرنا چاہیے تھا جس نے یہ سبق دل کشا آپ کو پڑھایا۔ اگر آپ کسی پڑھے لکھے سے اپنی تحریر میں اصلاح لے لیتے، یا خود سوچ سمجھ کر خدا کا نام لے کر، یا کسی کتاب کو اپنے سامنے رکھ کر اس سے نقل کر لیتے تو اس تحریف کے الزام کے نیچے نہ آتے جو یہودیوں اور عیسائیوں سے خصوصیت رکھتا ہے اب بجز اسکے کہ آپ یہودیوں اور عیسائیوں کی مماثلت کا اقرار کریں اور کچھ چارہ نہیں ہے

اور دوسرے یہ کہ جو آپ نے حضرت عیسیٰ اور حضرت یحیٰ علیھم السلام کے نام پر اس شکل (ؑ) کا حرف عین بنا دیا ہے، اس کا مطلب سمجھ میں نہیں آتا۔ کیونکہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اور حمد خدا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلوۃ رسول اللہ ﷺ کو تو آپ پہلے ہی ترک کر چکے تھے۔ اب حرف سلام کا لفظ رہ گیا تھا جو انبیاء علیہم السلام کے نام کے بعد اہل اسلام لکھا کرتے ہیں، اس سے بھی منکر ہو گئے۔ اور تمجید خداوند کریم اور تعظیم وتکریم انبیاء علیہم السلام سے پورا پورا انحراف ثابت کر دیا۔ کیوں نہ ہو، یہی غیرت اسلام اور تقاضائے ایمان ہے۔

یا اس حرف (ؑ) کے لکھنے سے آپ کا مطلب یہ ہے کہ دراصل تو آپ کو لفظ سلام سے نفرت یا انکار ہے، لیکن اس خوف سے کہ شائد کوئی مسلمان اہل ایمان اعتراض کر بیٹھے یہ اشارہ کر دیا، تاکہ اوس وقت یہ کہنے کا موقع مل جاوے کہ ہم نے علیہ السلام کا اختصار کر کے حرف (ؑ) تو لکھ دیا تھا، اور اپنے دل میں بھی کہہ لیا تھا، گو پورا نہیں لکھا تو کیا ہوا۔ آیت حدیث سے یہ بھی درست ہے۔

(س) لہذا میں سچا ہوں۔

(ج) اب یہاں پر لہذا کے بعد جو لفظ، میں، کا واقع ہوا ہے وہ بھی عجب شان کے ساتھ استعمال کیا گیا ہے۔ نہیں معلوم کہ اس، میں، سے مراد آپ کی ذات شریف ہے یا آپ کے ذہن میں کوئی اور ہے جس کی صراحت آپ اپنے کسی تقاضائے باطنی کی وجہ سے نہ کر سکے۔ بے جوڑ فقرہ گھڑنا اور ایسی بے تکے لفظ میں لکھنا بس آپ ہی کا کام ہے اور آپ ہی کا حصہ ہے۔

(س) اگر آیت یا حدیث سے یہ بات ثابت ہو گئی۔

(ج)۔ نہیں معلوم کہ آپ یہاں پر کس بات کا ثبوت مانگتے ہیں۔ آیا ان لفظوں کا ثبوت مانگتے ہیں جو آپ نے لکھے ہیں، یا اس خبر کا ثبوت مانگتے ہیں جو توریت وانجیل سے ثابت ہوتی ہے۔ اور وہ آیت وحدیث جس سے آپ ثبوت چاہتے ہیں آپ کے ذہن شریف میں کون سی ہے۔ کیونکہ توریت کی آیت اور حضرت عیسی علیہ السلام کا قول حدیث ہونا، تو خود آپ کی تحریر ہی سے ثابت ہے۔ اور اگر آپ کو سوا اس کے اور کسی آیت یا حدیث کی تلاش تھی تو صراحت کے ساتھ اوس کا ذکر کرنا چاہیے تھا، یا اشارۃً کنایتاً بتانا چاہیے تھا۔ یا جوں ہی جیسے کورے کاغذ آپ پڑھتے ہو ویسے ہی دوسروں سے پڑھوانا چاہتے ہو۔ اور اگر آپ کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے تراشیدہ الفاظ قرآن مجید یا احادیث رسول اللہ ﷺ میں نکل آئیں، تو آپ کی اس مراد کو تو بجز خدائے غالب کے کہ وہ ہر شئے پر قادر ہے اور کوئی پورا نہیں کر سکتا۔ اور اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ یہ خبر آیات قرآن شریف یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیث رسول اللہ ﷺ سے انہیں الفاظ مندرجہ توریت وانجیل کے ساتھ ثابت ہو جائے، تو اس کے واسطے پہلے آپ کو یہ ثابت کرنا چاہیے کہ کتب سابقہ سماویہ کی خبریں اور پیشین گوئیاں اور کل اقوال اور کل مسائل ہو بہو قرآن شریف یا احادیث رسول اللہ ﷺ میں پائی جاتی ہوں۔ اور جب آپ یہ ثابت کر دیں گے تو آپ کا سوال خود بخود حل ہو جائے گا اور کسی سے پوچھنے اور ثبوت مانگنے کی ضرورت نہ رہے گی۔

(س) تو بلا کسی عقیدہ پر جرح کرنے کے میں بیعت مرزا صاحب (قادیانی) کی کرلوں گا۔

(ج) آپ نے اپنی خوبیٔ فہم سے اس ایک عقیدہ پر جرح کر کے جو نتائج پیدا کئے ہیں ان میں سے کچھ تھوڑے بطور: مشتے نمونہ از خروارے، اس مختصر میں لکھ کر آپ کے سامنے پیش کر دیئے گئے ہیں۔ اور اگر آپ کا جی چاہتا ہے تو آئندہ کسی دوسرے عقیدہ پر جرح کر کے ارمان نکال لیجئے تا کہ کوئی آرزو دل کی دل میں باقی نہ رہے۔ اور اس کو خوب یاد رکھئے کہ آپ یا آپ کے ہم عقیدہ مولویوں کے پاس کوئی دلیل عقلی یا نقلی ایسی نہیں ہے کہ جس سے وہ حضرت عیسی علیہ السلام کی حیات دنیوی ثابت کر کے اون کو آسمان سے اوتار سکیں۔ بجز اس کے کہ حضرت اقدس مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے ماموریت من اللہ ہونے کا اقرار کر کے سلسلہ بیعت میں داخل ہو جائیں اور کوئی ملجاو مامن نہیں ہے۔

منت آنچہ حق بود گفتم پیام
تو دانی و گر بعد ازیں و السلام

فقط۔ راقم محمد شرافت اللہ خان مورخہ ۹ نومبر ۱۹۰۲ء

جواب الجواب از جانب ابوالسخا محمد رفعت اللہ خاں ضلع شاہجہان پور محلہ انٹہ نمبر مکان ۲۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ۔

ایک سوال میں نے تو باتوں باتوں میں اپنے معزز مہربان مرزا جی (شاہ جہان پوری مرزائی جن کے ساتھ رفعت اللہ خان کا اٹھنا بیٹھنا تھا۔ بہاء) سے کیا تھا۔ اس کا جواب میرے مقابل شرافت اللہ خان نے بغیر غور فرمائے ہوئے اور حالت واقعی کو چھپا کر لکھا، اور فرقہ اہل حدیث کو جو صراط مستقیم پر ہے، سخت الفاظی سے یاد فرمایا۔ جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ انہوں نے سخت الفاظی سے کام لیا ہے میں اس کا جواب لکھ کر اپنے قلم کو خراب کرنا نہیں چاہتا۔ ہاں چند دلائل فاسد جو اون کے طبع زاد ہیں ان کا جواب لکھتا ہوں۔

مجھ کو فرقہ احمدیہ سے سخت تعجب ہے کہ اون کے قلم سے وہ الفاظ نکلتے ہیں جو اون کے دعوی کے خلاف ہیں۔ اون کا اور نیز مرزا صاحب قادیانی کا دعوی ہے کہ ہم کو اور ہمارے مطیعوں کو سخت الفاظی نہ کرنا چاہیے اور اکثر احمدیوں سے بھی یہ سنا گیا مگر وہ اس پر عامل نہیں جیسا کہ پرچہ شرافت اللہ خان صاحب سے ظاہر ہے۔

اول پوری حقیقت لکھ دینا واجب ہے کہ میں نے سوال کیوں پیش کیا۔ تو سنئے جیسا کہ میں اوپر ظاہر کر آیا ہوں کہ مرزا جی صاحب (یہ کوئی شاہجہان پور کے رہنے والے مرزائی ہیں جن کے ساتھ رفعت اللہ خان صاحب کا اٹھنا بیٹھنا تھا۔ بہاء) میرے مہربان ہیں۔ میں اکثر ان کی دکان پر جا کر بیٹھتا ہوں۔ اور وہ بہت خلق اور مہربانی سے (باوجود عقیدہ میں خلاف ہونے کے) پیش آتے ہیں۔ بارہا ان سے عقیدہ میں گفتگو بھی ہوئی (اس کا ظاہر کرنا فضول ہے کہ وہ ہارے ہیں یا میں۔ پبلک جانبین کی تحریروں سے خود فیصلہ کر لے گی کہ کس کو زک ہوئی)۔

ایک روز گفتگو کرتے ہوئے مرزا جی صاحب فرمانے لگے کہ ہمارے بھائی مسلمان بالکل یہودیوں کی چال پر چلتے ہیں۔ وہی عادات اختیار کر رہے ہیں جو یہودیوں کے تھے، اور ہمارے امام برحق (مرزا غلام احمد قادیانی) کا وہی معاملہ ہے جیسا کہ عیسی کا تھا۔

میں نے عرض کیا کہ بالکل غلط ہے، ایسا نہیں ہے۔ اور وہ کون سا دعوی عیسی کا تھا اور یہودیوں نے کیا نہ مانا۔ تو فرمایا کہ توریت میں لکھا ہے کہ ایلیا نبی آسمان سے اترے گا اس کے بعد عیسی آوے گا۔ مگر ایلیا نبی نہیں اترے، اور یوحنا یعنی یحی نے دعوی کیا۔ بعدہ عیسی نے دعوی کیا۔ اور عیسی نے فرمایا (کہ یوحنا وہی ایلیا ہے جس کی خبر توریت میں تھی، چاہو مانو یا نہ مانو) انجیل میں لکھا ہے۔ پس یوحنا ایلیا ہو کر آئے مگر یہود ظاہر معنوں پر عامل رہے اور تین نبیوں کا اس غلط فہمی سے انکار کیا۔ اسی طرح ہمارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ عیسی اترے گا، تو یہ حقیقی معنی پر نہیں ہے بلکہ مجاز پر ہے، یعنی ہمارے امام مرزا صاحب (قادیانی) مثیل (مسیح) ہو کر آئے۔

میں نے عرض کیا کہ جناب یہ حجت بیہودہ نصاری پر پیش کیجیے جو کہ توریت وانجیل کو مانتے ہیں، ہم سے کیا غرض۔ ہم تو ان کو محرفہ کہتے ہیں۔ ہمارے نزدیک اون میں تحریف ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ پیش گوئی بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملادی گئی ہوگی، یا اصل توریت میں اور کچھ ہو، یہود نے اور کچھ کردیا ہو۔ لہذا ہم نہیں مان سکتے۔

گفتگو کو طول ہوا۔ یہاں تک کہ میں نے عرض کیا کہ آپ اس امر کو حدیث یا آیت سے ثابت کردیں کہ توریت میں جو کچھ ہے، یا یہی پیش گوئی باین الفاظ ٹھیک ہے، یا انجیل میں اس کا جواب درست ہے، تو میں بغیر جرح کے کسی دوسرے عقیدہ پر مرزا صاحب (قادیانی) سے بیعت کرلوں گا۔

ہمارے مرزا جی صاحب (شاہ جہان پوری مرزائی) نے فرمایا کہ اگر کوئی قوت ثابت کرنے کی نہ رکھتا ہو، تو میں نے کہا کہ دوسرے سے دریافت کرکے بتادے۔

اس پر انہوں نے فرمایا کہ اگر آپ اپنے قول سے انکار کرجائیں؟

تو میں نے عرض کیا کہ لاؤ قلم دوات کاغذ میں لکھ دوں۔ چنانچہ میں نے چند سطریں اونہیں کی بتائی ہوئی پیش گوئی کے متعلق لکھ دیں۔ مجھ کو ہرگز یہ معلوم نہ تھا کہ انجیل میں کیا ہے، اور توریت میں کیا، جو کچھ مرزا جی صاحب (شاہ جہان پوری مرزائی) نے پیش گوئی کے متعلق فرمایا، لکھ دیا۔

(شرافت اللہ) خان صاحب اگر الفاظ پیش گوئی پر جرح کرتے ہیں، تو واپس لیں، یا مرزا جی صاحب سے طالب جواب ہوں۔ اور انکار اوس پیش گوئی کا اس وجہ سے کیا کہ توریت و انجیل محرفہ ہیں، جس کے (شرافت اللہ) خان صاحب بھی قائل ہیں، اور بندہ کے پاس کافی ثبوت ہے جو آگے لکھا جاوے گا۔

اور بسم اللہ اور درود نہ لکھنے کی وجہ یہ ہے کہ ایسے موقعوں پر جلدی میں اس کا خیال نہیں رہتا۔ عموماً خط دیکھے جائیں، فیصدی ایک میں شائد اس کا التزام ہو۔

دوسرے، اس کا لکھنا فرض و واجب نہیں، تارک اس کا گنہگار نہ ہوگا۔ اور اگر ہو تو ہمارے مقابل ثابت کریں۔

تیسرے، یہ کہ میں نے زبان سے کہا تھا لکھنا ضروری نہیں زبان سے کہنا کافی ہے۔

اور اسکا ثبوت کہ میں نے زبان سے کہا تھا اور وہ سطریں یہ ہیں (جو موجودہ حالت اسلام کی ہے کبھی نہ یہودیوں کی ہوئی نہ عیسائیوں کی نہ اور کسی امت کی ہاں کسی آئندہ زمانہ میں یہی شکل ہو جاوے تو بحث سے خارج ہے اگر کسی کو دعوی ہو تو آیت یا حدیث صحیح قابل اعتبار سے ثابت کیا جاوے فقط راقم رفعت اللہ عفی عنہ بقلم خود)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتنا لکھ کر میں نے مرزا جی صاحب (شاہ جہان پوری مرزائی) کو دیا، تو مرزا جی صاحب نے فرمایا کہ تو نے پیش گوئی، جس کے متعلق گفتگو تھی، نہ لکھی۔ ممکن ہے کہ تو انکار کر جائے اور کہے: یہ نہیں، یہ گفتگو تھی۔

میں نے کہاں ہاں میری گفتگو اسی سے ہے، مجھے اور معاملہ سے بحث نہیں، مگر مجھ کو وہ پیش گوئی معلوم نہیں جو لکھوں۔ تو (شاہ جہان پوری مرزائی نے) کہا میں بتاتا ہوں لکھو۔ چنانچہ انہوں نے فرمایا اور میں نے لکھا بایں الفاظ (اور یہاں اس امر پر بحث ہے کہ توریت میں لکھا ہے کہ (ایلیا نبی آسمان سے اترے گا بعد کو عیسی آئے گا۔ جواب عیسی یوحنا یعنی یحی کی مماثلت کی شکل میں آ چکے لہذا میں سچا ہوں) اگر آیت یا حدیث سے یہ بات ثابت ہوگئی تو بلا کسی دوسرے عقیدہ پر جرح کرنے کے میں بیعت مرزا صاحب کی کرلوں گا۔ فقط۔ راقم۔ رفعت اللہ خان عفی عنہ)

کاش کہ ہمارے (شرافت اللہ) خان صاحب موصوف مرزا صاحب جی سے دریافت کر کے لکھتے تو اون کو غلطی نہ ہوتی۔ یہی واقعہ بے کم و کاست ہے جو میں نے نقل کیا۔ مرزا جی صاحب قسم کھا کر کہدیں کہ ایسا نہیں ہوا تھا۔

ہاں پھر مرزا جی صاحب نے (بعد میں ایک موقع پر) مجھ سے فرمایا کہ آیت وحدیث میں اس کا ذکر نہیں ہے اب کوئی اور مسئلہ دریافت کرو۔

میں نے کہا کہ میرے سوال کے جواب میں لکھ دو کہ اس کا ثبوت آیت وحدیث سے نہیں تو پھر اور سوال کروں۔ بہت عرصہ کے بعد اس کا جواب لاکر دیا جس کا جواب الجواب یہ ہے۔

نہ میری (شرافت اللہ) خاں صاحب سے گفتگو تھی، نہ اون کو سمجھانا مقصود تھا۔ ورنہ ان کے فہم عالی کے موافق لکھتا۔ جس کو سمجھانا مقصود تھا، وہ میرا مطلب سمجھ گیا تھا۔ مرزا جی صاحب قسم کھا کر کہدیں کہ میں نہیں سمجھا تھا۔ وہ کہدیں کہ تیری مراد آیت سے آیت قرآنی یا حدیث سے حدیث نبوی ﷺ نہ تھی۔ یہ الفاظ تو ایسے معروف ہیں کہ ایک بچہ بھی اہل اسلام کا سمجھ لیتا ہے۔ تعجب ہے کہ (شرافت اللہ) خان صاحب نہ سمجھے۔

اول ہم جماعت احمدیہ ہی کی کتابوں سے انجیل و توریت کا محرفہ ہونا ثابت کرتے ہیں، پھر (شرافت اللہ) خان صاحب کے دلائل کی طرف توجہ کریں گے۔

سراج الدین جس کا دوسرا نام برہان الحق ہے، تصنیف شیخ عبدالحق صاحب طالب علم بی اے احمدی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے،اس میں لکھا ہے:

نمبر ۱۶ (از سوالات ۲۸) ۔ چاروں اناجیل میں کیوں اختلاف ہے۔ اگر خدا کے کلام میں فرق ہو تو انسان کا کلام کیوں ناحق ٹھہرتا ہے۔ (پادری) عماد الدین اپنی تفسیر میں لکھتا ہے کہ تالاب کے قصہ والا باب الحاق ہے۔ کیا آپ اسے سچ خیال کرتے ہیں۔ جس کتاب کا ایک باب الحاق ثابت ہو گیا تو اسکے تمام بابوں پر یہی شک لازم آتا ہے۔

نمبر ۱۷: کیا ساری بائبل الہامی ہے اور کوئی انسانی ملاوٹ اس میں نہیں۔ اس حالت میں کیا ضرورت ہر بار ہوتی ہے کہ نیا سے نیا ترجمہ کیا جائے، الہام تو وہی پرانا ہو، اور اسے بدل بدل کر نئے الفاظ میں پیش کیا جائے تو کیا اسکی خوبی فوت نہ ہوگی۔

نمبر ۱۸: لکھا ہے کہ ایک رتّی ایمان کے ساتھ عیسائی پہاڑوں کو ہلا سکیں گے۔ اگر یہ الہامی ہے تو کس زمانہ میں ایسا ہوا اور کس نے پہاڑوں کو ہلایا۔ اگر کوئی دعوی کرے تو ہمیں ایک تنکا ہلا کر دکھائے۔ اگر الہامی نہیں تو تحریف کسے کہتے ہیں۔

نمبر ۱۹: یوحنا میں لکھا ہے کہ اگر مسیح کے کام لکھے جاتے تو اس دنیا میں سما نہ سکتے، یہ بھی الہامی ہے۔ الخ

نمبر ۲۱: پولوس نے چند رسومات کا ذکر کیا ہے۔ سوال ہے کہ مسیح کے مرنے کے بعد اور پولوس کے عیسائی ہونے تک کون سی الہامی تعلیم اس بات میں تھی۔ ثابت کرو کہ پولوس ملہم تھا۔

متی کی انجیل: اکثر اشخاص اس بات پر متفق ہیں کہ متی نے اپنی انجیل عبرانی زبان میں لکھی۔ برخلاف اس کے اکثر یہ بھی کہتے ہیں کہ ہماری موجودہ انجیل جو یونانی ہے، عبرانی سے ترجمہ نہیں کی گئی بلکہ پہلا نسخہ یونانی ہی میں تھا۔ کیا متی نے دو انجیلیں لکھیں یا پہلے مصنفوں کو اسکے عبرانی کرنے میں غلطی ہوئی، یا وہ عبرانی نسخہ جس کا انہوں نے ذکر کیا جعلی تھا۔ زمانہ کے بعد مصنفوں نے ایک کتاب بنام عبرانی کے انجیل کا جسے کلیسا نے نامنظور کیا لیکن یہودا کے فرقہ نے قبول کیا حوالہ دیا ہے اور اس کی عبارت بھی اخذ کی ہے۔ بعض حصص اوس انجیل کے اب تک موجود ہیں لیکن ہماری انجیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ نہیں ملتی۔ متی کی انجیل یوحنا، یا لوقا کی انجیلوں کی طرح تدبیر وتفکر سے نہیں لکھی گئی اور اسی لئے پہلے بزرگوں نے اسکا نام سومینک یعنی جسمانی انجیل رکھا ہے۔ اڈیٹر صاحب یوں اپنے بھائیوں کے جھگڑے کا فیصلہ نہیں کرتے۔ انجیل نویسی تو فریب دہندہ نہیں تھی لیکن متی نے جسمانی انجیل ضرور لکھی ہے واہ ری چنی ہوئی قوم؟

مرقس کی انجیل: یہ روایت صحیح ہے اوس کی انجیل کے لئے پطرس سے سامان ملا تھا۔ پپیکس جو دوسری صدی کے پہلے نصف میں گزرا ہے، بیان کرتا ہے کہ پطرس ناقل مرقس نے نہایت صحت سے پطرس کی تحریریں قلم بند کی ہیں مگر اس میں خداوند کے قول وفعل کی ترتیب کا لحاظ نہیں رکھا گیا۔ نیز ۱۲۔ اختتام آیات یعنی باب ۱۶ کے ۹ سے ۲۰ تک کے اصلی ہونے میں شک ہے۔

اجی صاحب کیوں نہیں کہہ دیتے کہ الحاق ہے۔ اڈیٹر صاحب! اب سنئے کہ یہ پادری صاحب کیا فرمارہے ہیں کہ ۱۲، آیات خدا کے بیٹے پر ایمان رکھنے والے کسی ملہم نے ملادی ہیں۔ انجیل نویس تو ورق لکھیں، کیا دوسروں کا اتنا بھی حق نہیں کہ وہ چند آیات بھی لکھ سکیں۔ فرمایئے کیا ایک گندی مچھلی تمام تالاب کو گندہ نہیں کردیتی۔

لوقا کی انجیل: لوقا کو اکثر روائتوں میں پیارا طبیب کہا جاتا ہے مارکن مرتد نے جو مسیح کے ۱۳۸ سال بعد ایک مصنف گذرا ہے، لوقا کی انجیل کو مستعمل دیکھ کر اپنے مطلب کے مطابق بنالیا، جیسے مرقس کی انجیل پطرس کے خیالات کے موافق تھی، ویسی ہی لوقا کی انجیل پولوس کے تفکرات کے لحاظ سے لکھی گئی۔ چنانچہ پولوس تمطاؤس نے دوسرے خط کے باب ۲ آیت ۱۸ میں اس انجیل کو اپنی انجیل کہا ہے ۔اس کی تصنیف کی جگہ معلوم نہیں۔ جناب من! اگر ایک شخص نے لکھی ہو تو جگہ معلوم ہوسکتی ہے۔ اب بتایئے کہ اتنے مقامات کا پتہ ملنا کچھ آسان امر ہے۔ اڈیٹر صاحب! ذرا غور کیجئے شائد کسی آسمانی شہر یا گاؤں سے اتری ہو۔

یوحنا کی انجیل: مخالفین نے اس انجیل پر خاص حملہ کیا ہے اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ مسیح کے بعد دوسری صدی کے دوسرے نصف تک اس کتاب کا نام ونشان نہ تھا۔ ناستک فرقہ یوحنا کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگی میں پیدا ہوا جس نے انجیل کے واقعات کو فلسفہ کے ساتھ ملا دیا جز کیئم جس نے اس انجیل کو رد کیا ہے۔اس کی تاریخ تصنیف ۱۰۰ عیسوی،۱۱۲ عیسوی بتا تا ہے۔اب بتائیے کہ آپ کے پاس اسکی سچائی کے کیا دلائل ہیں۔یوحنا کی زندگی ہی میں اتنے تفرقہ پڑ گئے کہ بچانہ سکے انجیل بھی رد کر دی گئی۔

ہمارے پاس ایسے الہام کی ..تردید کے اتنے ثبوت ہیں کہ اگر لکھے جائیں تو دنیا میں نہ سماویں
(صفحہ ۶۱،۶۲،۶۳۔سراج الدین،برہان الحق)

اور ہمارے (شرافت اللہ) خان صاحب اپنے پرچہ میں خود ہی فرماتے ہیں (انہوں نے کتب سماویہ میں تحریف وتبدیل کی تھی) دوسری جگہ فرماتے ہیں: کہ انہوں نے کتب سماویہ سابقہ میں تحریف کی تھی لفظوں کو بدل دیا تھا۔

لفظ (انہوں) جمع ہے جو یہودیوں عیسائیوں سب کو شامل ہے اس میں زائد لکھنا فضول ہے۔جماعت احمدیہ کے اقوال سے کتب سماویہ سابقہ کا محرفہ اور غیر معتبر ہونا میں نے ثابت کر دیا۔اگر اور ثبوت درکار ہو اور خان صاحب کے نزدیک جماعت احمدیہ اور نیز اپنے اقوال غیر معتبر ہوں تو پھر ہم انشاء اللہ زائد ثبوت دینگے۔

جماعت احمدیہ خاص کر مرزا صاحب کو میرے سامنے ایسی محرفہ کتابوں سے دلیل پیش کرتے کچھ باک نہ ہوا جن کی تحریفات کے خود قائل ہیں اور اس کی سند کتاب وسنت سے پیش نہ کر سکے۔فضول بات میں اپنا اور میرا وقت ضائع کیا۔عوام کے دکھانے اور ان میں علم دار بننے کو ایک دو ورقہ لمبا چوڑا لکھ دیا۔مگر سوال سے سروکار نہیں۔میرا ارادہ جواب الجواب کا نہ تھا،مگر محض اس خیال سے کہ (شرافت اللہ) خان صاحب کو درصورت جواب الجواب نہ ہونے کے کہنے کا موقع ملے گا کہ ہمارا جواب گروہ اہل حدیث سے نہ ہو سکا اب میں اصل کتابوں سے پیش گوئیاں نقل کرتا ہوں۔

کتاب ملاکی میں زبان رومن باب۴ آیت ۵۔دیکھو خداوند کہ بزرگ اور ہولناک دن کے آنے سے پیشتر میں تم میں ایلیا نبی کو تمہارے پاس بھیجوں گا۔

انجیل متی رومن باب ۱۱-۱۲ : یوحنا۳ ۔شاگردوں سے یسوع مخاطب ہو کر فرماتے ہیں

آیت ۱۰ کیونکہ یہ وہی ہے جس کی بابت لکھا ہے کہ: دیکھو میں اپنا رسول تیرے آگے بھیجتا ہوں جو تیرے آگے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیری راہ درست کرے گا۔

آیت ۱۴۔اور الیاس جو آنے والا ہے یہی ہے چاہو تو قبول کررو۔

اردو انجیل میں بھی قریب قریب یہی لکھا ہے مگر بجائے الیاس کے الیا درج ہے۔اور فارسی انجیل میں صراحت کے ساتھ یحی کا نام لکھا ہے۔

Behold, I shall send you Elias the prophet before the coming of the great and dreadful day of the lord. (Malachi 4:5)

And as they departed, Jesus began to say unto the multitudes concerning John, What went ye out into the wilderness to see? A reed shaken with the wind?

But what went ye out for to see? a man clothed in soft raiment? behold, they that wear soft clothing are in kings' houses.

But what went ye out for to see? A prophet? yea, I say unto you, ' and more than a prophet.

For this is he, of whom it is written, 'Behold, I send my messenger before thy face, which shall prepare thy way before thee.

Verily I say unto you, Among them that are born of women there hath not risen a greater than John the Babtist: notwithstanding he that is least in the kingdom of heaven is greater than he.

And 'from the days of John the Babtist until now the kingdom of heaven suffereth violence, and the violent take it by force.

For all the prophets and the Law prophesied until John.

And if ye will receive it, this is Elias, which was for to come.

He that hath ears to hear, let him hear. (Matthew 11: 7-14):

اول جواب اس کا یہی ہے کہ کتب سماویہ سابقہ محرفہ ہیں، قابل حجت نہیں۔دوسرے یہ کہ اگر کتب مذکورہ بالا صحیح اور قابل حجت بھی مان لی جاویں، جب بھی تائید مرزا صاحب (قادیانی) کی نہیں کرسکتیں۔اوروہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اون سے سند پیش نہیں کر سکتے کیونکہ پیش گوئیوں مذکورہ بالا اور دعوی مرزا صاحب میں فرق ہے۔ وہاں ایک نبی نے الہام صحیح سے دعوی کیا کہ میں وہی ہوں جس کی بابت توریت میں درج ہے، اور دوسرے نبی نے الہام راست سے اوس کی تصدیق کی کہ واقعی یہ سچا ہے۔ یہاں مرزا صاحب قادیانی کا ایسا شخص، جو کہ نبی کا ہم پلہ ہو، کون مصداق ہے۔ اور مرزا صاحب قادیانی کا الہام کس دلیل سے سچا از جانب خدا مانا جاوے۔

اول شرافت اللہ خان صاحب کو ثابت کرنا واجب ہے کہ مرزا صاحب قادیانی سچے اور ان کا الہام از جانب خدا ہے۔ دوسرے کوئی شخص ایسا گواہی میں پیش کریں جو نبی بنی اسرائیل کی شہادت کے ہم پلہ ہو۔ اس وقت یہ خبر درست ہو سکے (حالانکہ یہ ثابت کرنا غیر ممکن ہے) لہذا مرزا صاحب کا مثیل مسیح ہونا محال۔

اور جب تک کتب سابقہ غیر محرفہ ثابت نہ ہوں، اس وقت تک یہ تانا بانا تار عنکبوت کی مثال ہے...

...الحمدللہ کہ ہم کتب سابقہ کا محرفہ ہونا جماعت احمدیہ کے اقوال سے ثابت کر چکے۔ اب اگر زائد ضرورت ہو تو کتاب وسنت وتواریخ سے بھی دکھا دیں۔ احمدیہ سب پکار پکار کر کہتے ہیں کہ کتب مذکورہ محرفہ ہیں قابل سند نہیں اور نیز میرے پیش نظر فارسی اردو رومن کتابیں موجود ہیں ہر ایک میں فرق ہے پھر کیسے ان کی صحت کا یقین ہو۔

باقی آئندہ (ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ ۱۶۔ اکتوبر ۱۹۰۳ء نمبر ۳۸ جلد ۲۱ و ۲۳۔ ص ۳۔۸)

بقیہ مباحثہ مابین رفعت اللہ محمدی وشرافت اللہ مرزائی

میں (یعنی رفعت اللہ) انجیلوں سے ان کا محرفہ ہونا ثابت کر سکتا ہوں گو کہ (شرافت اللہ) خان صاحب کے پرچہ کا جواب کافی ہو چکا، مگر اون کے ساکت کرنے کو اون کے اقوال نقل کر کے بھی جواب لکھتا ہوں۔

قولہ: اب جاننا چاہیے کہ حضرت مسیح موعود مہدی مسعود یا جماعت احمدیہ کے کسی اور شخص نے جہاں کہیں اس واقعہ کا بیان کیا ہے، وہ انہیں کتب مقدسہ کے حوالہ سے لکھا ہے اور یہی کتابیں اس دعوی کی تائید میں گواہ ہیں۔ آپ ان کتابوں کو دیکھ کر اپنا اطمینان اور اس دعوی کی تصدیق کر سکتے ہیں۔

اقول: آپ ان کتابوں کو تائیدی گواہ اور مقدسہ بھی کہتے ہیں، محرفہ ہونے کے بھی قائل ہیں۔ دیکھو اپنے قول جو اوپر نقل ہوئے۔ ان دونوں قولوں میں کون سا قول آپ کا سچا ہے۔ یا آپ کے یہاں محرفہ اقوال سے بھی تائید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو سکتی ہے۔ بیان فرمایئے۔

قولہ: اگران کتابوں کا دیکھنا جو بوجہ اہل حدیث ہونے کے مکروہ یا حرام سمجھتے ہوں تو کسی پادری سے..الخ

اقول: اے صاحب آپ کو اتنا بھی فہم نہیں، جب ہم اون کی کتابیں دیکھنا منع سمجھیں گے تو اوروں سے پوچھنا بدرجہ اولی منع خیال کریں گے۔ ہمارے یہاں مذہب غیر کی کتابیں دیکھنا منع نہیں۔اور یہ آپ کو کہاں سے ثابت ہوا کہ میں طالب صادق نہیں اور میں نے اصل کتابیں نہیں دیکھیں، اور ثبوت پر غور نہیں کیا۔اسکا ثبوت دیجئے یا اگر الہام سے معلوم ہوا ہو، تو فرمایئے بغیر تحقیق وتصدیق یہ فقرے کیسے تحریر کئے۔

قولہ: بلکہ اپنی طرف سے جھٹ ایک ایسا سوال جو انکار کا پہلو اپنے اندر رکھتا ہے اور کوتاہ بینوں کی نگاہ میں مخالفت ظاہر کرتا ہے، پیش کر دیا۔

اقول: جی ہاں آپ ایسے کوتاہ بین ہوں گے۔نہ اصل حال پوچھا، نہ غور کیا، اور قلم لے کر لکھنے کو موجود۔کاش کی اپنے پیر بھائی (شاہ جہان پوری مرزائی) ہی سے دریافت کر لیتے تو ٹھوکر نہ کھاتے۔

قولہ: شاید آپ کے نزدیک توریت یا انجیل کی آیت آیت نہیں اور حضرت یحیٰؑ اور عیسیٰؑ کا قول حدیث نہیں۔

اقول: ہاں نہیں۔محرفہ اقوال کو حدیث وآیت کون کہتا ہے۔

قولہ اس جگہ آپ کی مراد آیت سے آیت قرآن شریف اور حدیث سے مراد حدیث رسول خدا ﷺ ہے، مگر آپ نے قرآن شریف کا نام....تحریر نہیں کیا اور حضرت ﷺ کا اسم مبارک..الخ

اقول: میں اوپر ثابت کر آیا ہوں کہ علی العموم اہل اسلام کا محاورہ ہے کہ آیت سے آیت قرآنی اور حدیث سے اقوال رسول رحمانی ﷺ مراد لیتے ہیں۔ہاں جو اسلام سے بے بہرہ اور کودن محض ہیں مصطلحات نہیں سمجھ سکتے۔

قولہ: اول تو جہاں تک مجھ کو معلوم ہے میں کہہ سکتا ہوں کہ اس خبر میں کسی آیت قرآن شریف یا حدیث رسول اللہ ﷺ کا حوالہ نہیں دیا گیا، اور اگر دیا گیا ہو تو آپ پر فرض ہے کہ اس آیت یا حدیث کو بحوالہ اس کتاب کے پیش کریں۔اور جب آپ پیش کریں گے تو ہمارا فرض ہوگا کہ ہم اس کو ثابت کر کے آپ کو دکھلا دیں۔

اقول: یہ کہیے کہ ہے نہیں، اگر ہوتا تو آپ سب سے پہلے پیش کرتے۔اگر بھول گئے ہیں تو اب پیش کر دیجئے میں اپنے وعدہ پر قائم ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ہم پر فرض کب ہے کہ ہم خود ہی تو آپ سے ثبوت مانگتے ہیں اور انہیں وجوہ سے مرزا صاحب قادیانی کو کاذب کہتے ہیں۔ اگر کچھ مصالحہ ہو تو مرزا صاحب قادیانی کا صدق ظاہر فرمایئے۔ اور جب ہم نے پیش کیا تو آپ کیا ثابت کریں گے۔ ثبوت تو ہم دے دیں گے۔ کیا حقانیت کے یہی معنی ہیں کہ آپ سے کوئی ثبوت یا نشان مانگے آپ کہیں کہ تم لے آؤ ہم ثابت کر دیں۔

قولہ: آپ کے یہ بات بخوبی ذہن نشین تھی کہ اس ضد کی بابت کسی آیت قرآن شریف یا حدیث رسول اللہ ﷺ کا حوالہ نہیں دیا گیا تھا۔

اقول: آپ تو یہ امر ظاہر کر چکے، اب کیا دوبارہ ظاہر کریں۔ اور جو آپ نے آگے مثالیں لکھی ہیں اون سے منشاء کیا ہے۔ کتب سماویہ سابقہ کو محرفہ آپ مان چکے۔ یہ مثالیں سب غارت ہوئیں اور میں اپنا وقت مثالوں اور قصوں میں ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ ہاں کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ ﷺ سے ثبوت ملنا چاہیے۔

آگے آپ لکھتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی کا دعوی کل قوم اور ہر ایک ملت والوں سے ہے۔ پس ہر ایک ملت والوں کو اون کے موافق ثبوت دیا گیا۔

تو جناب یہ مرزا صاحب قادیانی سے فرمایئے کہ ازالہ اوہام وغیرہ میں مسلمانوں کو مخاطب کر کے اس خبر سے اپنی تصدیق کیوں چاہی، اور ہمارے مہربان مرزا صاحب جی (شاہ جہان پوری مرزائی) سے دریافت فرمایئے کہ انہوں نے یہ خبر پیش کر کے مرزا صاحب قادیانی کی تصدیق کیوں کی۔ میں مسلمان تھا، کوئی آیت یا حدیث پیش کی ہوتی۔

قولہ: لیکن آپ نے ان آیات قرآن مجید اور احادیث رسول اللہ ﷺ سے جو اہل اسلام کے مذہب کے موافق پیش کی گئی تھیں، کچھ فائدہ نہ اٹھایا۔

اقول: ہمارے مہربان مرزا جی صاحب نے ہمارے سامنے کچھ پیش نہیں کیا۔ اور اگر کیا تو جواب باصواب پایا۔ اسی خبر میں اولجھے۔ پس بموجب آپ کے فرمانے کے وہ یہودی یا عیسائی ہوں گے تو صاف کہہ دیا کہ ہم آیت یا حدیث کو مانیں گے۔ چنانچہ ہمارے سوال سے ظاہر ہے اور اب ہم کہتے ہیں کہ (مرزا قادیانی کی تائید میں ایک حدیث یا ایک آیت نہیں۔ اگر ہو تو پیش کرو) جو کچھ وہ اپنی تصانیف میں بتاویل رکیکہ پیش کرتے ہیں سب کا جواب پا چکے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھو تصانیف مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی و مولوی بشیر احمد (محمد بشیر سہسوانی) صاحب و پیر مہر علی شاہ صاحب و مولانا عبداللہ صاحب (شاہ جہان پوری) وغیرہ۔

قولہ: اب ہم حیرت میں ہیں کہ آپ کو کس مذہب اور کس فرقہ میں شمار کریں۔ تاوقتیکہ ہم کو کوئی دستاویز خاص آپکے اصل مذہب کی بابت حاصل نہ ہوجائے تب تک ہم آپکو اپنی رائے سے کسی فرقہ میں داخل نہیں کرسکتے۔

اقول: حضرت اوپر مجھ کو آپ اہل حدیث فرما چکے ہیں، اب ایسا فرماتے ہیں۔ دونوں قولوں میں سے کون سا صحیح مانا جاوے۔ جب آپ میرے مذہب میں تردد ظاہر کرتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ یہ عاجز کس مذہب کا ہے، تو یہ جواب کس بنا پر لکھا گیا۔ اور اوپر اپنی اسی رائے سے کیوں اہل حدیث فرمایا۔ آپ کے فہم مبارک پر آفرین ہے۔ لیجئے مذہب کی بھی دستاویز، دیکھوں اب کیا کریں گے (سنی محمدی اور کسی امام کے میں تقلید نہیں کرتا۔ کتاب وسنت سے مطلب ہے۔ اور یہ بھی میں کہتا ہوں کہ جو بات کتاب وسنت سے اشارۃً یا کنایت سے بھی نہ ثابت ہو، وہ قابل حجت نہیں۔ اول کتاب اللہ، پھر حدیث رسول اللہ ﷺ، پھر اجماع وقیاس صحیح بلاتعیین شخص قابل حجت ہیں)۔

باقی رہا دیگر مذاہب کا ردّ وہ بغیر اون کی کتابوں کے ہو نہیں ہوسکتا، کیونکہ وہ ہماری کتاب وسنت کو کب مانیں گے۔ لہذا اونہیں کی کتابوں سے ان پر حجت پیش کی جائے گی۔ جیسے ہم لوگ سوائے کتاب وسنت کے دوسری چیز کو معتبر نہیں مانتے۔ اسی بنا پر آپ سے بحث کی ٹھہری (اور دراصل اجماع وقیاس اس کتاب وسنت کی شاخ ہیں) جناب من! آپ کے مرزا صاحب قادیانی نے آیات کلام مجید اور احادیث رسول اللہ ﷺ میں تاویل بیجا کی ہے، اور وہی تاویل شدہ آیات واحادیث واقوال میرے سامنے پیش کئے گئے جس سے صاف ثابت ہو گیا کہ مرزا صاحب قادیانی نے روش یہودیانہ اختیار کی ہے اور ان کا کوئی قول قابل تسلیم نہیں۔

آگے آپ نے یہودیوں کی صفات میں اہل حدیث کو شامل کیا ہے اوس کا جواب بھی سنئے:

قولہ: کتب سماویہ میں تحریف وتبدیل کی تھی۔

اقول: مرزا صاحب قادیانی نے ایسا ہی کیا، لہذا بقول آپ کے یہودی ہوئے۔

قولہ: انہوں نے نبیوں کو جھٹلایا تھا۔ توہین وتحقیر کی تھی۔ طرح طرح کی بدزبانیوں سے کافر وملحد ٹھہرادیا تھا۔

اقول: مرزا صاحب قادیانی نے علماء وصلحاء امت محمدیہ ﷺ کو یہودی عیسائی کافر کہا، عیسیٰ کی توہین وتحقیر وتذلیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی۔دیکھوازالہ اوہام۔لہذا بقول آپ کے مرزا صاحب قادیانی یہودی ہوئے۔

قولہ: یہودی عامل بالحدیث تھے اور اہل حدیث کہلاتے تھے۔

اقول: لعنت اللہ علی الکافرین۔اہل حدیث مخالف کتاب وسنت کو مردود کہتے ہیں۔اگر یہود ایسے ہوتے تو عیسی کے آنے کی کیا ضرورت تھی (کیونکہ جب تک لوگ کتاب وسنت کو نہیں چھوڑتے ہرگز دوسرا نبی نہیں آتا)۔جب خدا کا راستہ چھوٹ جاتا ہے اسی وقت نبی کی ضرورت ہوتی ہے۔لہذا عیسی کا آنا بتا رہا ہے کہ یہودی دوسرے مسلک پر تھے اور کیا عجب ہے جو اون کا مسلک ایسی تقلید پر ہو جیسے احمدی آنکھ بند کئے ہوئے مرزا صاحب قادیانی کی تقلید کر رہے ہیں جس کا اشارہ غیر المغضوب علیھم میں ہے۔اور اگر آپ کو دعوے ہو کہ اہل حدیث ہی تھے،تو ثبوت صحیح پیش فرمایئے ورنہ گریبان میں منہ ڈالئے اور شرمایئے۔

قولہ: ان غیر مقلدوں نے جن کے فرقہ میں شائد آپ بھی شمار کئے جاتے ہیں تمام مقدسوں کو لفظ مخلوق میں شامل کر کے اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل بنا دیا۔

اقول: یہ جناب کی دوسری خوش فہمی ہے۔اپنی رائے سے مجھ کو کسی فرقہ میں کیوں شامل کیا۔آپ کا یہ اعتراض تقویۃ الایمان پر ہے۔(اول تو ہمارے مذہب کا مدار کسی عالم کی تصنیف پر نہیں ہے)مگر اتنا یاد رہے کہ یہ وہی کتاب ہے اور یہ وہی مولانا (شاہ اسماعیل شہید) ہیں،جن کی تعریف آپ کے مرزا صاحب قادیانی اور ان کے داہنے باز و حکیم نور الدین صاحب اور مولانا محمد احسن صاحب امروہی نے کی ہے۔

قطع نظر اس سے میں پوچھتا ہوں کہ انبیاء اور اولیاء مخلوق ہیں یا نہیں؟ اگر ہیں،تو اس جملہ کا کیا مطلب ہے (کہ مخلوق میں شامل کر کے)۔اور اگر مخلوق نہیں تو خالق ہوئے۔مرزا صاحب قادیانی کی تائید میں ایسی آنکھ بند کی کہ کروڑوں خدا بنا دیئے۔اور واقعی بات یہ ہے کہ خدا کی شان کے روبرو کوئی ہو،لا شئے محض ہے قل انما انابشر مثلکم۔انما الھکم الہ واحد۔

اور حضرت امام غزالیؒ نے خدا کی شان کے روبرو رسول اللہ ﷺ کو اونٹ کی مینگنی سے بدتر فرمایا ہے اس امام کی بابت کیا حکم ہے۔ارشاد فرمایئے۔

آگے آپ نے بیجا اور فضول بلا دلیل وثبوت جناب عیسی و وجود دجال پر اعتراض کیا ہے جو احادیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیحہ سے ثابت ہے، تو یہ اعتراض مخبر صادق ﷺ پر کیجئے اون کو یہودی یا عیسائی فرمائیے۔ اور آپ کو زیبا بھی ہے کیونکہ آپ کے پیر صاحب (مرزا قادیانی) روز بروز درجہ بڑھاتے جاتے ہیں۔ مجدد بنے، پھر مہدی، مثل عیسیٰ وآدم ونوح وموسیٰ وابراہیم وغیرہ۔ یہاں تک کہ بروزی محمد ﷺ بھی بن گئے۔ ابن اللہ ہونے کا بھی دعوی کیا۔ ہاں خدائی کا دعوی باقی ہے جو دجال کرے گا۔

قولہ: ایسا نہ ہو جوان عقاید کی وجہ سے یہودیوں کی طرح تم پر طاعون مسلط ہو جائے۔

اقول: دیکھئے بہت جلد آپ لوگوں کو معہ آپ کے پیر صاحب کے خدا ہاویہ میں گرادے گا۔ اور آپ نے اعتراض کیا ہے کہ لفظ اللہ کے آگے صاحب کیوں لکھتے ہیں، عم نوالہ، جل شانہ کیوں نہیں لکھتے۔ تو عرض ہے:

لفظ تعظیمی لکھنا چاہیے، خواہ کسی زبان کا ہو۔ اردو میں لفظ تعظیمی، صاحب، کا ہے۔ لہذا یہی لکھا گیا۔ عم نوالہ و جل شانہ لکھنا واجب شرعی نہیں۔ اگر ہے تو ثابت فرمائیے۔

اور جو آپ تحریر فرماتے ہیں کہ چودھویں صدی کے سرے پر مجدد کو کھلے کھلے نشانات سے بھیجا۔ جناب وہ کھلے کھلے نشانات کون سے ہیں۔ ایک بھی نشان تو دکھائیے۔ مجھ کو تو امام قادیانی، نشانات سے دجال معلوم ہوتے ہیں۔

خاص اس آخری فقرہ نے تو اون کی تکذیب نقش کالحجر کردی۔ اہل ایمان ہرگز فریب میں نہیں آسکتے۔ ہاں ایرہ وغیرہ نجات سے بے بہرہ پھنسیں تو پھنسیں یا جن کو شقاوت ازلی ہے وہ اس گمراہی کو خرید کریں۔

سب سے اول جناب مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی ؒ نے دجال قادیانی کے کید ظاہر کر کے اسلام سے الگ اور مسلمانوں کو ہوشیار کردیا۔ پھر ہمارے شیخ الکل فی الکل (نذیر حسین محدث ؒ) نے اپنی تصدیق کفر نامہ پر کی۔ اور کل علماء دین نے تصدیق فرمائی۔

جس کو کل علماء دین گمراہ کہتے ہوں، اور نہ اسکے پاس کوئی دلیل ہو، نہ نشان ہو، وہ گمراہ کیوں کر نہ مانا جاوے۔ مرزا صاحب قادیانی نے جو گندے اور بیہودہ الفاظ علماء دین اور صلحاء امت محمدیہ ﷺ کی نسبت اپنی تصانیف میں خاص کر حضرت عیسیٰ ؑ کی نسبت درج کیئے ہیں، اون کو دیکھ کر ایمان داروں کی روح کو صدمہ ہوتا ہے۔ علماء نے اوس کا عشر عشیر بھی جواب نہ دیا۔ لکھنو کے پھکڑ یا چنڈوخانے کے بھنگڑ دے سکتے تھے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیتے ہیں۔علماء کی شان یہ نہیں جو ایسے بیہودہ کلموں کی طرف توجہ کریں۔جو کچھ مخالفان اسلام کرتے چلے آئے وہ پورا مواد مرزا صاحب قادیانی نے اوگل کر ثابت کر دیا کہ میں بیخ کن اسلام ہوں۔

باقی رہا یہ کہ حقانیت کی وجہ سے اون کی جماعت کو ترقی ہوئی، یہ بالکل غلط ہے۔ورنہ آریہ،عیسائی، نیچری سب حق پر ہو جاویں۔اور ہم بھی کہتے ہیں کہ اب وہ وقت قریب ہے کہ مسیح موعود اور مہدی مسعود کا ظہور و نزول ہو کیونکہ تیس دجالوں کی حدیث میں پیش گوئی درج ہے اس میں سے چند ہو گئے اور جو باقی ہیں وقت جلد آوے گا۔اس وقت کل مذاہب ایک ہو جاویں گے اور حق ظاہر ہو گا۔

اور رہا یہ اعتراض کہ علیہ السلام انبیاء علیہ السلام کے نام کے بعد کیوں نہ لکھا۔تو جواب اس کا اوپر گذرا،مکرر لکھنا فضول ہے۔

حرف (ؑ) سے مراد علیہ السلام ہی ہے۔یہ محاورہ معروف و مشہور ہے۔اگر خلاف ہو تو ثابت کرو۔

اور آپ یہ یاد رکھیں کہ آپ یا آپ کے پیر صاحب قادیانی یا آپ کے ہم مشربوں کے پاس اس کا ثبوت ہرگز نہیں ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کو مار کر اون کی گدی پر دجال قادیانی کو بٹھا دیں۔بجز اس کے اور کچھ نہیں کر سکتے کہ پھر دین اسلام کی طرف رجوع کریں۔

اور آپ نے جو الفاظ سے بحث کی ہے تو میں اردو زبان کا عالم نہیں جو پہلو بچانے کو فضولیات سے تحریر بڑھا کر جہلاء میں فخر کروں کہ ہم نے اتنا لمبا چوڑا جواب لکھا۔آپ کی اتنی فضولیات کا جواب بھی آپ کی خاطر سے لکھ دیا گیا،آئندہ خارج از مبحث کلام نہ کیجئے گا۔جو میرا سوال ہے اوس کو ثابت کیجئے،ورنہ بیہودہ کلموں کا جواب قلم انداز کیا جاوے گا۔جو چیز میرے اور آپ کے زیر بحث ہے اوسی میں قلم فرسائی فرمایئے گا کسی دوسری بحث میں،تاوقتیکہ اس امر کا فیصلہ نہ ہوا، جواب ہرگز نہ دیا جائے گا۔اور سخت گوئی سے معاف فرمایئے ،ورنہ جواب ترکی بترکی ملے گا۔و ما علینا الا البلاغ ۔

منت آنچہ حق بود گفتم پیام
تو دانی دگر بعد ازیں و السلام

راقم ابوالسخا محمد رفعت اللہ خان محلّہ انٹہ مکان نمبر ۲۴ متصل چوکی پولیس ضلع شاہ جہان پور قسمت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روہیل کھنڈ بقلم خود۔

ناظرین! خدارا انصاف۔ میرے سوال کا جواب مختصر اثبات ونفی میں ہوسکتا تھا مگر شرافت اللہ خان صاحب نے دفع الوقتی کر کے جواب کو طول دیا اور زبان درازی سے کام لیا۔ مگر اس کا گلہ ان سے نہیں، یہ طریقہ تو وہ اپنے پیر صاحب (مرزا قادیانی) سے سیکھے ہیں۔ مگر تعجب ہے کہ ۴۔۵ ماہ ہوچکے جواب نہ دیا۔ مجبور ہوکر شائع کر دیا۔ ہاں ہم شرافت اللہ خان صاحب کی حالت سے واقف ہیں۔ اون کی لیاقت کہاں جو وہ قلم اٹھا سکیں جو کچھ سید علی نے (جو کہ مختار اڈیٹر ایڈورڈ گزٹ کے والد ہیں) لکھا یا لکھ دیا، اب ان کا ذہن بھی اس جواب الجواب سے کند ہو گیا اور ساکت ہو رہے۔ اور اگر مرد ہیں اور شرم ہے، تو بے حیائی کا برقعہ اٹھا کر سامنے آویں۔ مردوں کا سامنا کریں۔ جواب لکھیں ورنہ کونے میں بیٹھ رہیں۔ آئندہ کسی مرد سے گفتگو نہ کریں۔ مکرر یہ کہ فضولیات علاوہ خبر مذکورہ کے اگر کچھ دیا تو جواب نہیں پایا جائے گا۔ محمد رفعت اللہ

(ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۰۳ء نمبر ۳۹ جلد ۲۱ و ۲۳۔ ص ۱۔ ۵)

پیشین گوئی اور نشان

ہتھیار ہاتھ سے چھوٹ گئے۔ ڈھالیں کمر سے کھل گئیں، کمانیں ٹوٹ گئیں۔ اب تو خالی تیر تکّے بھی نہ رہے۔ ہائے پیشین گوئیاں غارت غول ہوگئیں۔ اون کی جگہ اب کبھی کبھی کوئی نشان دکھانے کی سرسراہٹ ہوتی ہے، مگر خوش قسمتی سے یہ تیر بھی نشانے پر نہیں لگتا۔ چونکہ دنیا میں کوئی نہ کوئی واقعہ ہوتا رہتا ہے، لہٰذا ادھر کسی مکھی نے چھینکا یا پڑاوے پر کسی حمار نے ڈھیچوں ڈھیچوں کی، یا کسی شتر بے مہار نے گوز مارا، ادھر مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے ہنکارا کہ وہ نشان ظاہر ہوا۔ الغرض دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے، اس کو آسمانی باپ اپنے لیپا لک کا نشان بتاتا ہے۔ مجدد السنہ مشرقیہ (احمد حسن شوکت) کے ضمیمہ کے بارہ میں ہر سال پیشین گوئی ہوتی ہے کہ اب بند ہوا، اور اب بند ہوا۔ اب تیسرا سال ختم ہوکر چوتھا سال شروع ہونے والا ہے، مگر ضمیمہ خدا کی عنایت سے بدستور اپنے دھواں دھار گولوں سے کفر والحاد اور جعلی نبوت ورسالت کی تعمیر ڈھا رہا ہے، اور اس کے گرد وغبار سے مدعیان بروزیت ومسیحیت کی آنکھیں اندھی ہو رہی ہیں۔ خدا نے چاہا تو چند روز میں بالکل چوپٹ ہو جائیں گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سچی پیشین گوئی اسے کہتے ہیں جو مجدد السنہ مشرقیہ (احمد حسن شوکت) نے پچھلے سال کی تھی کہ امسال مرزا جی سے کوئی آسمانی یا زمینی مواخذہ ضرور ہوگا، چنانچہ ہوا۔ یعنی مرزا جی پر وارنٹ جاری ہوئے، ضمانتیں ہوئیں، مچلکے لئے گئے اور سال بھر ہو چکا کہ مقدمات کا شیرہ بہہ رہا ہے۔ الحکم نے ضمیمہ کی مخالفت کی تھی، وہ بھی مقدمات کی بدولت اٹیرن بنا ہوا ہے۔ الحکم کی اشاعت میں روڑے اٹک گئے۔ طوفان کا ریلا جو آیا ہے تو مطبع کا مکان دھڑام سے سر نیچے ٹانگیں اوپر۔ دوڑیئو! دمڑی دھیلا کوڑی پیسہ چندہ دو۔ الغرض اب تک تانا بانا بکھرا ہوا ہے۔ دیکھا! مجدد (احمد حسن شوکت) کی اور مخالفت کرو۔

ہم پھر علی الاعلان پیشین گوئی کرتے ہیں کہ مقدمات متدائرہ حسب مراد فیصل ہوں گے انشاءاللہ۔ اسکو ابھی سے لکھ رکھو اور پھر مرزا جی اور ان کے تمام حواری کا فرض ہوگا کہ مجدد کے ہاتھ پر بیعت کریں اور اس پر ایمان لائیں ورنہ یاد رکھو کہ ایسا غضب ناک آسمانی نشان ظاہر ہوگا کہ..سارا طلسمی کارخانہ ٹوٹ پھوٹ کر ھباءً منثوراً ہو جائے گا۔ اور قانون الٰہی بھی اسی طرح جاری ہے کہ وہ سرکشوں کو زیادہ مہلت نہیں دیتا امھلھم رویداً۔ اڈیٹر (ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۰۳ء نمبر ۳۹ جلد ۲۱و۲۳۔ ص ۵۔۶)

وہی تصویر پرستی

الحکم مطبوعہ ۳۰ ستمبر (۱۹۰۳ء) میں جہلم کے امام مسجد اور دو مولویوں اور ایک مجمع کے فوٹو کھنچوانے پر جو کسی مسجد کے مقدمے میں داخل کیا گیا، بڑی لے دے کی گئی ہے کہ مرزا جی کی تصویر کا کھنچوانا اور شائع کرنا تو کفر، مگر اپنی تصویروں کا کھچوانا مباح۔

ہم کو اصل مقدمہ کا حال معلوم نہیں کہ تصویریں کیوں اور کس ضرورت سے کھنچوائی گئیں، مگر اس میں شک نہیں کہ جہلم کے مسلمانوں نے یہ تصویریں تیمناً وتبرکاً اور اشاعت دین اسلام کے لئے نہیں کھنچوائی اور نہ انہوں نے گھروں میں رکھ کر اون کی تعظیم کی۔ مرزا جی نے اپنے نئے دین کی اشاعت کا دارومدار ہی تصویروں پر رکھا ہے چنانچہ مرزائی نامہ نگار لکھتا کہ:

حضور (مرزا قادیانی) کا فوٹو کھچوانا محض اعلاء کلمۃ اللہ کی غرض سے ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے ثابت ہے کہ تصویروں کا بنوانا اور شائع کرنا مرزائی مذہب کا پہلا رکن ہے۔

دوم: موجودہ زمانہ میں مسلمانوں کا کوئی گھر شاذونادر ایسا ہوگا جس میں تصویر نہ ہو، تاہم وہ اس کو اچھا نہیں سمجھتے اور دل میں یقین رکھتے ہیں کہ یہ فعل سراسر گناہ ہے۔ مگر مرزائی اس پر اصرار کرتے ہیں اور اس کو اپنے دین کا رکن اعظم سمجھتے ہیں۔ اور خود مرزا جی کی یہی تلقین ہے۔

قطع نظر تصویر کے بہت سے مسلمان مے خوری اور حرام کاری وغیرہ جرائم کے مرتکب ہوتے ہیں۔ مگر معترف بقصور اور اپنی حرکات سے نادم اور خدا تعالیٰ سے عفو کے خواستگار ہوتے ہیں۔

سوم: جہلم کے مسلمانوں نے بہت برا کیا کہ تصویریں کھنچوائیں۔ مگر تم بھی اسی طرح اقرار کرو کہ مرزا جی نے بہت برا کیا کہ اپنی تصویر کی اشاعت پر زور دیا۔ ورنہ تمہارا یہ الزامی جواب داب مناظرہ کے بالکل خلاف ہوگا۔ اڈیٹر (ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۰۳ء نمبر ۳۹ جلد ۲۱ و ۲۳۔ ص ۶)

(ویسے مرزا صاحب خود بھی تصویر والے معاملے کو بعد میں بدعت قرار دیتے تھے۔ اور کل بدعة ضلالة و کل ضلالة فی النار کے مصداق ہو گئے تھے۔ جیسا کہ لکھا ہے: الحکم میں لکھا ہے:

منشی نظیر حسین نے سوال کیا کہ میں فوٹو کے ذریعہ تصویریں اتارا کرتا تھا اور دل میں ڈرتا تھا کہ کہیں یہ خلاف شرع نہ ہو لیکن جناب کی تصویر دیکھ کر یہ وہم جاتا رہا۔

(مرزا صاحب نے) فرمایا انما الاعمال بالنیات۔ ہم نے اپنی تصویر محض اس لحاظ سے اتروائی تھی کہ یورپ کو تبلیغ کرتے وقت ساتھ تصویر بھیج دیں کیونکہ ان لوگوں کا عام مذاق اسی قسم کا ہو گیا ہے کہ وہ جس چیز کا ذکر کرتے ہیں ساتھ ہی اس کی تصویر دیتے ہیں جس سے وہ قیافہ کی رو سے بہت سے صحیح نتائج نکال لیتے ہیں۔ مولوی لوگ جو میری تصویر پر اعتراض کرتے ہیں وہ خود اپنے پاس روپیہ پیسہ کیوں رکھتے ہیں کیا ان پر تصویریں نہیں ہوتی ہیں۔ الحکم ۲۴ مئی ۱۹۰۴ء ص ۳)

مرزا جی کی نسبت پیشین گوئی

آریہ گزٹ نے کسی نجومی یا رمال کی پیشین گوئی شائع کی تھی کہ مرزا جی تاریخ مقررہ پر عدالت میں دربارہ مقدمات مرجوعہ نہیں جاسکیں گے اور اگر جائیں گے تو عارضہ درد شکم اور پیچش میں مبتلا ہوں گے۔

اس پر اڈیٹر الحکم بغلیں بجاتا ہے کہ پیشین گوئی غلط نکلی۔ یعنی مرزا جی دندناتے گورداسپور گئے اور کودتے اوچھلتے آئے۔ پیچش اور درد شکم تو کجا، خدانخواستہ ادنیٰ سی ریح کی بھی سرسراہٹ نہیں ہوئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آریہ گزٹ نے درحقیقت مرزاجی کوڈرایا تھا۔اس کا مطلب یہ تھا کہ اس خوف سے شکم مبارک اور تو ند مقدس میں باؤ کے گولے دوڑتے پھریں،اور مرزاجی کسی طرح تاریخ مقررہ پر عدالت میں حاضر نہ ہوں ،اوراس کانتیجہ یہ نکلے کہ ان پر وارنٹ جاری ہو،اورتعزیر کا سبق پڑھایا جائے کہ لیپا لک

بمکتب نمی رود وے برندش

و سلمنا ۔آریہ گزٹ کی تو ایک ہی پیشین گوئی پٹ پڑی،حالانکہ اس کے مقابلہ میں مرزاجی کی بیسیوں پیشین گوئیاں گوزشتر بن کر ہوا میں اڑ گئیں۔ان کی نسبت الحکم کو کبھی پسینہ بھی نہ آیا،اور آیا تو پونچھ ڈالا۔ یا بے حیائی کے اسپنج نے جذب کرڈالا۔اڈیٹر (ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ ۲۴۔اکتوبر ۱۹۰۳ء نمبر ۳۹ جلد ۲۱ و ۲۳۔ص ۶)

یکسر الصلیب و یقتل الخنا زیر

یہ صحیح بخاری کی حدیث ہے۔مرزاجی قادیانی کہتے کہ اس کا مورد و مصداق میں ہوں۔ہم پہلے بھی مرزاجی سے پوچھ چکے ہیں اوراب پھر پوچھتے ہیں کہ یکسر الصّلیب سے کیا مراد ہے اورخنازیر کون ہیں؟ کیا یہی عیسائی صلیب مراد ہے۔اور کیا خنازیر یہی تمام عیسائی ہیں؟ لیکن ہم نے اب تک نہیں سنا کہ مرزاجی نے کسی گرجا کی صلیب کوتوڑا ہو،یا کسی پادری وغیرہ کو قتل کیا ہو۔

اگر تاویلی معنی مراد ہیں،یعنی بجائے صلیب پرستی کے مرزائیت پھیلے گی اور جن لوگوں کے خواص و عادات سوروں کے ہیں،وہ بدل جائیں گے،اگرچہ حدیث میں یبدل الخنازیر و یصلح الخنازیر نہیں آیا،تاہم مرزاصاحب کی اس تاویل کا بھی اب تک ظہور نہیں ہوا۔صلیب پرستی تو خود الحکم کے اقوال کے مطابق روز بروز بڑھ رہی ہے۔جبکہ مسیح موعود ہٹا کٹا موجود ہے،تو صلیب کیوں مغلوب نہیں ہوتی؟

اوراگر صلیب (مرزا قادیانی کے) مرنے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے یا مغلوب ہوگی تو آپ مسیح موعود نہیں ۔اوراگر مرزائی مراد ہیں جو پہلے خنازیر تھے اوراب اصحاب کہف کے قطمیر بن گئے ہیں تو مرزاجی پر جو اقوام و مذاہب اب تک ایمان نہیں لائے،سب خنازیر ہیں۔پس جب تک تمام دنیا ان پر ایمان نہ لائے یا سارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خنازیر، یعنی انسان، قتل نہ کئے جائیں آپ مسیح موعود نہیں بن سکتے۔

غور سے دیکھئے تو یکسر الصّلیب کیا معنی، مرزا جی سے بڑھ کر تو کوئی عبد الصلیب یا صلیب پرست نہیں۔ وہ ہمیشہ بلا ضرورت صلیب پرست گورنمنٹ کے گرجا میں نک گھسنی کرتے ہیں اور بلا وجہ خوش آمدی میموریل بھیجتے ہیں کہ میں گورنمنٹ کے غلاموں کا غلام ہوں۔ پھر سوروں کو تو آپ کیا قتل کریں گے، جہاد کے نام سے لرزتے ہیں۔ اور جہاد پر نہیں بلکہ خود مذہب اسلام پر لعن طعن کرتے ہیں کہ وہ ایک ظالمانہ اور قاتلانہ مذہب ہے، اور نہ صرف اصحاب کبار بلکہ آنخضرتﷺ بڑے بھاری قاتل اور جابر اور ظالم تھے اور اب میں دنیا سے جہاد کی رسم کو اٹھانے آیا ہوں۔ پھر اچھے خاصے مسلمان اور مذہب اسلام کے مجدد۔

اور چونکہ تمام یورپ ضرورت کے وقت جہاد کرتا ہے یعنی باغیوں کو سزا دیتا ہے، جس طرح برٹش گورنمنٹ نے پچھلے سال بوئروں کو سزا دی، اور اب سومالی ملا کو سزا دے رہی ہے، تو وہ بھی مرزا جی کے نزدیک ظالم اور قاتل اور ملعون ہے۔ پھر آپ اپنے آپ کو قاتل الخنازیر کیوں بتاتے ہیں۔ ذرا جنگل میں شکار کھیلنے جائیں اور کسی جنگلی سور سے سابقہ پڑے تو روح فنا ہو جائے۔

بات یہ ہے کہ مرزا جی برٹش گورنمنٹ کی آزادی کو دعا دیں جس کی بدولت آپ کا بروزی طلسم قائم ہے۔ ورنہ جس طرح عدالت کی ایک ڈانٹ پر آپ نے مہلک اور قاتل پیش گوئیوں سے توبہ کر لی، اسی طرح دوسری ڈانٹ پر مسیحیت مہدویت کا جبہ قلہ اتار کر گورنمنٹ کے حوالہ کر دیں اور یہی کہیں کہ بندی لنڈوری ہی بھلی۔ مکسر الصلیب اور قاتل الخنازیر بنتے شرم نہیں آتی، یہ بزدلی اور مسیحیت و مہدویت کا دعوی، لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ اڈیٹر (ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۰۳ء نمبر ۳۹ جلد ۲۱ و ۲۳۔ ص ۷۔ ۸)

دو مرزائی اخبار

یہ آسمانی باپ اور اس کے لیپا لک کی بڑھتی دولت ہے کہ قادیان سے الحکم کے مقابلہ میں ایک ہفتہ وار پرچہ البدر بھی شائع ہونے لگا ہے جس کی قیمت سب لوگوں سے ..ہے، حالانکہ الحکم کی قیمت عوام سے ..اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواص سے.. ہیں۔اس سے غریب الحکم کو دھڑکن پیدا ہوئی ہے کہ میرا ستارہ ڈوب جائے گا کہاں قیمت..اور کہاں..اور۔گویا نصف اور چہارم کا بل۔

ہم خدالگتی کہتے ہیں کہ الحکم کی قیمت اگر چہ البدر سے بہت زیادہ ہے لیکن مرزائیوں کو ذرا، ارزاں بعلت وگراں بحکمت، پر بھی نظر کرنا چاہیے۔الحکم کے مقابلے میں البدر ایک شیر خوار بچہ ہے اور الحکم کا حجم بھی البدر کے حجم سے سہ چند ہے، اور مرزائیت کے طول طویل گرانڈیل منارہ سے بھی لمبے مضامین ہیں۔البدر کو وہ بات نصیب نہیں اور کیونکر ہو کہ البدر کے مربی حکیم الامۃ المرزائیہ ہیں اور الحکم کے بانی مبانی خود مرزا جی ہیں ۔پس اصل اور فرع کا فرق ہے اور اب تک مرزائیوں میں جو وقعت الحکم کی ہے وہ البدر کی ہرگز نہیں۔

البدر میں چونکہ مضامین کا کال ہے، لہذا اس نے مرزا جی کے وہ مضامین جو الحکم میں شائع ہو چکے ہیں مکرر چھاپنے شروع کر دیئے ہیں۔ یہ سرقہ بالجبرا ڈیٹر الحکم پر نا گوار گذرا ہے اور اس نے در پردہ البدر پر نہایت تہذیب اور قابلیت کی چوٹ کی ہے۔اور بات بھی نا گوار گزرنے کی ہے کیونکہ یہ الحکم کے نزدیک الش کا کھانا بلکہ قئے کا چاٹنا ہے۔چھی چھی!

ہماری رائے میں مناب ہے کہ الحکم اپنی قیمت کم کر دے، ورنہ مدعیان درکمین اندوخریداران ارزاں زیں۔پس کچھ عجب نہیں کہ البدر اپنی ننھی سی قیمت سے الحکم کی بدھیا بٹھا دے۔اگر چہ بالفعل البدر کا کوئی وجود نہیں۔ بسیار سفر باید تا پختہ شود خامی۔تاہم الحکم کو سارے پہلوؤں پر غور کر کے اپنی اشاعت میں پھونک پھونک کر قدم رکھنا چاہیے۔دشمن نتواں حقیر و بیچارہ شمرد

یہ ہم ضرور کہیں گے کہ صحیح انشا پردازی کے لحاظ سے الحکم اور البدر دونوں نے ایک ہی رنگ رنگا ہوا ہے۔خود مرزا جی اور حکیم الامت دونوں کا لٹریچر ایسا ہے جیسے ہوا میں کوئی کٹی ہوئی گڈی غوطہ کھاتی ، ڈانواں ڈول چلی جاتی ہو۔جیسے کوئی بڑھیا چرخ چوں چرخا کاتتی اونگھتی ہو۔...وجہ یہ ہے کہ جب تک مجدد السنہ مشرقیہ (احمد حسن شوکت) سے کوئی شخص بیعت نہ کرے عربی فارسی اردو انشا پرداز اور شاعر نہیں ہوسکتا۔اڈیٹر

(ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ ۲۴۔اکتوبر ۱۹۰۳ء نمبر ۳۹ جلد ۲۱ و ۲۳۔ص ۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مراسلت مابین محمدی ومرزائی

بسم الله الر حمن الر حیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسو له الکر یم

ناظرین! میرے چچا مرزائی ہیں۔ جب کہ وہ منی پور آسام میں تھے اس وقت ان سے خط وکتابت ہوئی تھی۔ اس کو عرصہ ۵۔۶ سال کا ہوا۔ اب تک چچا صاحب کے خیال سے خطوط شائع نہیں کئے۔ مگر روز بروز اون کی سختی بڑھتی جاتی ہے، مجبور ہو کر شائع کر دیئے، امید کہ سلسلہ وار بغور ملاحظہ ہوں۔ زائد لکھنے کی ضرورت نہیں۔ خطوط سے مرزا صاحب قادیانی کے مریدوں کی لیاقت معلوم ہو جائے گی۔ چونکہ اس وقت میں مقلد تھا اس وجہ سے بعض جگہ وہی خیالات ظاہر کئے ہیں۔ مگر اب اہل حدیث ہوں اور میرے نزدیک ایک صدی میں کئی مجدد بھی ہوئے ہیں۔ اپنے خطوط میں (جب میں مقلد تھا) مولانا عبدالحیؒ صاحب کو میں نے مجدد اس صدی کا تسلیم کیا ہے۔ مگر اب تحقیق سے معلوم ہوا کہ تجدید حضرت مولانا سید نذیر حسینؒ صاحب سے بڑھ کر کسی نے نہیں کی۔ مجھ کو مولانا عبدالحی صاحب کی تجدید کا انکار نہیں۔ وہ بھی ہیں اور دوسرے علماء بھی ہوں مگر حضرت مولانا صاحب (میاں صاحب نذیر حسین محدث) مرحوم سے بڑھ کر کوئی نہیں۔ آگے خطوط ملاحظہ ہوں۔

فقط از جانب کمترین رفعت اللہ عفا اللہ عنہ

جناب چچا صاحب! خدا آپ کو ہدایت کرے۔ السلام علیکم

خط آیا۔ احوال معلوم ہوا۔ آپ نے ایک ورق مرزا صاحب قادیانی کی تعریف میں سیاہ کیا ہے مگر کوئی دلیل شرعی نہیں لکھی جس کے جواب کی طرف توجہ کی جائے۔ مگر جو کچھ آپ نے خامہ فرسائی کی ہے میں اوس کا جواب صرف آپ کی خاطر سے لکھتا ہوں۔

قولہ: جو بات تمہاری سمجھ میں نہ آوے، اوس کو جناب مولانا اعظم شاہ صاحب اور سید علی سے پوچھ لو۔

اقول (یعنی رفعت اللہ): مرزا صاحب کی کوئی عبارت دقیق نہیں جو مجھ کو دریافت کرنے کی ضرورت ہو۔ اور اگر جناب مولانا مولوی محمد اعظم شاہ صاحب سے دریافت کرلوں، تو عیب نہیں، گناہ نہیں، وہ میرے استاد ہیں اور ہمارے فرقہ اہل سنت کے ایک معزز مولوی ہیں۔ مگر سید علی سے دریافت کر لینا گناہ بھی ہے اور عیب بھی۔ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجہ سے کہ وہ گمراہ ہے، اور گمراہ سے مشورہ لینا موجب گمراہی کا ہے۔ اور عیب یوں ہے کہ وہ عالم نہیں، نہ اس لائق کہ عبارت دقیق بتا سکے۔ پھر جاہل سے دریافت کرنا محض حماقت اور کسر لیاقت ہے۔

اور آپ نے جو وظیفہ کا طریقہ لکھا ہے کہ اس طرح کرو تو تم پر خواب میں حق ظاہر ہوگا۔ میں نے اس کو مانا اور ایسا کروں گا۔ مگر یہ یاد رہے کہ اگر اس وظیفہ کے موافق اثر نہ ہوا (اور ان شاء اللہ ہرگز نہ ہوگا) تو پھر مرزا صاحب قادیانی کی قلعی کھل جائے گی کیونکہ غالباً یہ طریقہ مرزا صاحب قادیانی کا بتایا ہوا ہوگا۔

قولہ: اگر جس راہ پر علماء ہیں اس راہ پر امام ہوتا، تو اتنے بڑے امام کے آنے کی ضرورت نہ تھی۔

اقول: آپ کا یہ دعوی بلا دلیل ہے۔ ہم مرزا صاحب قادیانی کو بڑا امام کیا، چھوٹا امام بلکہ گروہ علماء سے بھی تسلیم نہیں کرتے۔ آپ دلیل شرعی سے ان کی امامت ثابت کریں۔ اور جو آپ کی تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ امام وقت علماء وقت کے خلاف ہوتا ہے، تو ایسے امام کو ہم نہیں مانتے۔ وہ امام نہیں ہوتا بلکہ مردود ہوتا ہے۔ کیا امام اعظم صاحب و امام شافعی صاحب و امام مالک صاحب و امام احمد صاحب وغیرہ، علماء وقت کے خلاف تھے۔ یا انہوں نے کوئی جدید شریعت قائم کی۔ آپ کو لامحال ماننا پڑے گا کہ انہوں نے علماء کے خلاف نہیں کیا، اور نہ جدید شریعت قائم کی اور یہ امام بھی ہیں۔ پھر آپ کا یہ قاعدہ کلیہ مہمل ہوا کہ امام، علماء وقت کے خلاف کرتا ہے۔

قولہ: اگر امام ۷۳ فرقوں میں سے ایک فرقہ کا خلاف کرے، تو اور فرقہ برا کہیں۔

اقول: بس آپ کے امام کی قلعی کھل گئی۔ معلوم ہوا کہ وہ ابن الوقت ہیں، کل فرقوں کو راضی رکھتے ہیں اور حق پوشیدہ کرتے ہیں۔ ایسا شخص امام نہیں ہوسکتا، اسکو دجال اصغر کہہ سکتے ہیں۔ کل اماموں کا قاعدہ ہے کہ خواہ کوئی برا کہے مگر وہ کبھی اخفاء حق نہیں کرتے ہیں۔ اور امام قادیانی نے ایک جدید قاعدہ مقرر کیا۔ کیوں نہ ہو جن کو شیطانی الہام ہوتا ہے اون کا یہی حال ہے۔ اس پر دلیل شرعی قائم کریں ورنہ میں تسلیم نہیں کرتا۔

قولہ: اور لکھا ہے کہ عالم اس پر کفر کا فتوی دیں گے۔

اقول: محض بہتان ہے، کس کتاب میں لکھا ہے۔ اگر کفر کے فتوے سے ایک شخص امام بن سکتا ہے تو سید احمد خان واندرمن کو بھی امام کہیے۔

قولہ: اور خدا کی عادت نہیں کہ ایک جسم دار چیز آسمان سے اوتارے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقول: صریح کذب ہے۔ خدا سے خوف کرو۔ کلام ربانی کے منکر مت بنو۔ میں یہاں پر تو نہیں مگر اپنے ثبوت میں کل آیتیں اور حدیثیں لکھوں گا۔

قولہ: ایمان اسی کا نام ہے کہ غیب پر ایمان لائے اور جب سامنے آ گیا تو کافر بھی ایمان لے آویں گے۔

اقول: بے شک ایمان بالغیب ہی معتبر ہے، مگر خاص اللہ کے واسطے۔ رسول و امام وغیرہ کے جب تک کمالات ہم بنظر خود یا معتبر روایت سے نہ سن لینگے، ہرگز ایمان نہیں لا سکتے۔ کوئی کمال دکھلایئے ورنہ یہ دعوی بلا سود ہے۔

قولہ: اور ہر زمانہ میں جب کوئی نبی یا امام اون کی غلطی نکالنے کو آیا، تو وہ اون کی کتابوں پر عمل کرنے کو نہیں آیا بلکہ غلطی نکالنے کو آیا۔

اقول: چچا صاحب عقل سے کام لیجئے۔ یہ مسلّم ہے کہ جب کتاب آسمانی کو کوئی امت ردّ و بدل کر دیتی ہے، اس وقت دوسرے نبی کی ضرورت پڑتی ہے۔ اور جب امت راہ ہدایت پر ہے اور کتاب آسمانی کو مضبوط پکڑے ہوئے ہے، اور ایک شخص نے امامت یا نبوت کا دعوی کیا اور اس کتاب آسمانی کے خلاف عقیدے تراشے تو اوس کو ہم امام کیسے مانیں گے۔ بلکہ اس کو کاذب کہیں گے۔ اور اگر آپ کا قاعدہ مسلّم رکھا جائے تو مسیلمہ کذاب وغیرہ مدعیان نبوت کو نبی مرسل ماننا ہوگا۔ امام اور نبی کسی کتاب آسمانی کا خلاف نہیں کرتا۔ یہ ضرور ہوتا ہے کہ ایک نبی دوسرے نبی کی شریعت کا ناسخ ہوتا ہے، مگر امام کا یہ بھی مرتبہ نہیں۔ اون کو ضرور کتاب کے موافق عمل کرنا ہوتا ہے، ورنہ وہ امام نہیں کاذب ہے، میں دعوی کرتا ہوں کہ جب تک ایک نبی کی امت راہ راست پر رہی اور کتاب کو مضبوط پکڑے رہے، ہرگز دوسرا نبی نہیں آیا اور اگر آیا ہو تو آپ بتائیں۔

قولہ: مولویوں نے راہ راست سے بہکا رکھا ہے۔

اقول: لعنة الله على الكاذبين۔ یہ کیسے معلوم ہوا کہ مولویوں نے راہ راست سے بہکایا ہے۔ آپ برہان قائم کریں ورنہ یہ قول آپ کا مردود ہے۔ بے شک دجال اصغر یعنی مرزا قادیانی نے چند جہلاء کو بہکا دیا ہے۔

قولہ: تم تو خدا کے فضل سے دانا ہو۔

اقول: مجھ کو جب آپ نے دانا تسلیم کر لیا تو کیوں نہیں میری بات کو مانتے۔

قولہ: کیا مولوی عرب میں نہیں ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقول: مگراس سے آپ کا مطلب؟

قولہ: اور وہاں بہت زمانہ سے اجماع بھی تھا۔

اقول: یہ بھی تسلیم، مگراس سے بحث۔

قولہ: اور دین کو مضبوط پکڑے تھے۔

اقول: بالکل غلط سب، بے دین تھے۔اوراس وجہ سے ہمارے سرورعالمﷺ کے مبعوث ہونیکی ضرورت ہوئی۔

قولہ: پھر دیکھو حضرت ابوبکر صدیقؓ ایمان لائے۔

اقول: بے شک ایمان لائے، مگر کیا اندھوں کی طرح جھک پڑے جیسے عوام مرزا قادیانی کی طرف۔ ہرگز نہیں۔ سرورعالمﷺ نے طرح طرح کے معجزوں سے ان کو مجبور کیا۔اس وجہ سے اون کو بجز ایمان لانے کے چارہ نہ ہوا۔اگرمرزا صاحب قادیانی ایک ادنی بات دکھادیں، بخدامیں ابھی بیعت کرتا ہوں۔

قولہ: حضرت نے فرمایا تھا کہ دجال کے ہمراہ ۷۰ ہزار یہود ہوں گے۔اس سے اشارہ یہ ہے کہ نصاری نے ۷۰ ہزار سے زاید مسلمانوں کو عیسائی بنادیا۔

اقول: چچا صاحب حضرت نے فرمایا تھا کہ عیسی کعبہ کی چھت سے اتریں گے۔اس سے اشارہ یہ ہے کہ رفعت اللہ اپنی چھت سے اترا ہے اور ایمان لاؤ۔اگرآپ کہیں کہ یہاں یہ کیا طریقہ ہے، بس ہمارا اعتراض آپ کے قول پر ہے۔آپ خدا سے ڈریں اور اگر استعاروں پر دین کو محمول کیا جائے گا، تو کوئی ایسا ملحد نہیں جو اپنا مطلب نہ نکالے۔استعارہ سے اس وقت کام لیا جاتا ہے جب کوئی قوی قرینہ ہو۔

قولہ: حضرت نے فرمایا ہے کہ میری امت مثل یہود ونصاری کے ہوجاوے گی، وہ اب پورا ہوا۔

اقول: چچا صاحب آپ کو بھی الہام ہونے لگا۔ابھی تو قادیان بھی نہیں گئے۔کیا منی پور میں فرشتہ آنے لگا۔ آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ یہ اب پورا ہوا۔کیا حدیث میں یہ بھی الفاظ آ گئے ہیں کہ ۱۳۱۵ھ میں میری امت یہود و نصاری کے مثل ہوجاوے گی۔اور اگر مرزا قادیانی کو الہام سے معلوم ہوا ہے تو ایسے الہام پر لعنت۔اور اگر آپ کا قیاس ہے تو یہ وہی قیاس ہے انا خیر منه خلقتني من نار و خلقته من طين۔ہم بھی کہہ سکتے ہیں کہ مخبر صادقﷺ کی مراد یہود ونصاری سے مرزا صاحب قادیانی اوران کے حوارین ہیں۔اور قرینہ یہ ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ ہمارے نبی ﷺ کی پیش گوئی صادق ہوئی اور مصداق اوسکے مرزا صاحب اوران کے حواری ہیں۔

قولہ: خوب سمجھ لو کہ آسمان سے کسی مجسم شئے کا اترنا بالکل خلاف واقعہ ہے۔

اقول: چچا صاحب آگے جا کر ثابت کرونگا مگر انصاف کی نظر سے دیکھنا۔

قولہ: یہ بڑی باریک بات ہے کہ عیسی آسمان سے اتریں اور سب اون کو دیکھیں اور اسپر عمل کریں اور جس پر علماء ہوں تو سچے ،نہیں تو جھوٹے ،اور جس فرقہ کے موافق ہوں وہی اچھا کہے باقی ۷۲ فرقہ جھوٹا، یہ بڑی نادانی ہے۔

اقول: باریک بات ہے۔ بقول آپ کے جب ہی مرزا قادیانی کی سمجھ میں نہیں آیا اور گمراہ ہوگیا۔ چچا صاحب کل فرقوں اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ عیسی آسمان سے اتریں گے اور جس فرقہ پر وہ ہوں گے وہی حق ہے۔ یہ مرزا قادیانی کی بڑی نادانی ہے کہ اور فرقہ عیسی کو برا کہیں گے۔ کوئی برا نہیں کہے گا۔ یہ سراسر بہتان ہے۔ چچا صاحب کیا علماء اپنے گھر جا کر کہتے ہیں۔ ہرگز نہیں کلام پاک اور حدیث شریف سے استدلال کرتے ہیں، مرزا قادیانی کیوں نہیں مانتا۔ جو اندھوں کی طرح ایک شعبدہ باز کو مسیح مان لیں خواہ وہ اون کو اچھا کہے یا برا۔

قولہ: وہ تو اس واسطے آئے ہیں کہ قرآن شریف کو اور جو کچھ حضرت ﷺ نے فرمایا ہے اوس کو حق پر کریں، اور تم لوگ کہو نہیں جیسا ہم کہیں وہ کرو، بڑے غیرت کی بات ہے۔

اقول: واہ چچا صاحب و اکملت لکم دینکم کو ۱۳۰۰ برس نازل ہوئے ہوگئے، مگر ابھی کلام پاک حق پر نہیں ہوا۔ ہزار ہا محدث و امام وفقیہہ گزر گئے مگر سب غیر حق پر یعنی گمراہ رہے۔ اور نیز اب ہمارے مرزا صاحب کلام پاک کو سمجھے اور حق پر کرتے ہیں۔ افسوس علماء تو کہتے ہیں کہ حضرت مسیح کی یہ علامتیں ہیں اور وہ بقید حیات ہیں اور ان کا نزول آسمان سے ہوگا اور اون کے دلائل قرآن پاک اور حدیث شریف سے بیان کرتے ہیں، اور مرزا صاحب قادیانی کہتے ہیں کہ ہم تو کلام پاک کو حق پر کرنے آئے ہیں، ابھی تک سب گمراہ تھے۔ ہم تو یہ نہیں مانتے۔ بڑے غیرت کی بات ہے چچا صاحب آپ کسی عالم کا قول دکھا دیں جو اس نے لکھا ہو کہ جو کچھ میں کہوں وہی مانو، کلام مجید و حدیث شریف کو نہ مانو، تو میں مرزا صاحب قادیانی سے بیعت کرلوں۔

کیا مرزا صاحب کی بیعت کا اصول یہی ہے کہ جھوٹ بولو لعنة الله على الكاذبين۔

چچا صاحب آپ انصاف کریں۔ اب میں اپنا ثبوت پیش کرتا ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب نزول ملائکہ کے منکر ہیں اور آپ کی تحریر سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ کسی مجسم شئے کا آسمان سے نزول نہیں ہوتا، مگر اس عقیدہ فاسد کی سورہ قدر تردید کر رہی ہے

انـا انـز لـنـاه فی لیلة القدر۔ و ما ادراك ما لیلة القدر۔ لیلة القدر خیر من الف شهـر۔ تـنـز ل الـمـلا ئـكةو الرو ح فیهابا ذن ر بهم من كل امر۔ سلا م هی حتی مطلع الفجر ۔(ہم نے یہ اتارا شب قدر میں اور تو کیا پوچھا گیا ہے شب قدر۔ شب قدر بہتر ہے ہزار مہینے سے، اترتے ہیں فرشتے اور روح اس میں، اپنے رب کے حکم سے۔ ہر کام پر امان ہے وہ رات صبح کے نکلنے تک ہے)۔

مرزا صاحب قادیانی زمان ظلماتی اس شب کو قرار دیتے ہیں اور اللہ تعالی اس کی تعریف میں فرماتا ہے کہ شب قدر بہتر ہے ہزار مہینے سے، تو بموجب عقیدہ قادیانی کے اللہ تعالی بڑا دھوکہ باز ہے کہ ایک ظلماتی زمانہ کی تعریف کر کے اپنے بندوں کو آفت میں مبتلا کرانا چاہتا ہے۔ نعوذ باللہ۔ اب بتائیے کہ مرزا قادیانی کلام اللہ کے خلاف کرتا ہے یا علماء۔

اور دیکھئے صاف نزول ملائکہ ثابت ہوتا اور مرزا قادیانی منکر ہے۔ اب بتاؤ کہ تـنـز ل الملا ئكة کے کیا معنی ہیں۔ مگر یہ یاد رہے کہ جو کچھ آپ کہیں وہ کلام پاک کے لفظوں سے ثابت کر دیں اور تفسیر بے دلیل نہ پکڑیں اور نہ حدیث ضعیف سے، ورنہ بموجب آپ کے پیر صاحب کے قاعدہ کے وہ دلیل مردود ہوگی۔

اور خوان کا نزول آسمان سے ثابت ہے۔ کیا خوان مجسم شئے نہیں ہے۔ گو کہ وہ جاندار نہیں مگر مجھ کو مجسم شئے کا نزول ثابت کرنا ہے، وہ انشاء اللہ ثابت کر دونگا۔

از قال الحوا ریو ن یا عیسی ابن مر یم هل یستطیع ر بك ان ینز ل ع لینا ما ئـدة من السماء (مائدہ: ۱۱۲) جس وقت کہا حواریوں نے اے عیسی بن مریم آیا کر سکتا ہے پروردگار تیرا یہ کہ اتارے اوپر ہمارے خوان آسمان سے۔

چنانچہ عیسی نے دعا کی۔ قـال عیسـی ابـن مـر یـم اللهم ر بنا انز ل علینا ما ئدة من السمـا ء تـكـو ن عیداً لا و لنا و آ خر نا و آ یة منك و ار زقنا و انت خیر الرا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زقین،

جواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے،قا ل الله انی منز لها علیکم۔ فمن یکفر بعد منکم فانی اعـذ بـه عـذا باً لا اعذ به ا حداً من العا لمین (مائدہ:۱۱۵)۔یعنی کہا عیسی بن مریم نے، یا اللہ ہمارے پر اتار خوان آسمان سے کہ ہووے واسطے ہمارے عید اول ہمارے اور آخر ہمارے کو اور نشانی تیری طرف سے اور رزق دے ہم کو اور تو بہتر رزق دینے والا ہے۔

جواب اللہ کی طرف سے: کہا اللہ نے تحقیق میں اتارنے والا ہوں اوپر تمہارے۔ پس جو کوئی کفر کرے بعد اسکے تم میں سے، پس میں تحقیق عذاب کرونگا کہ نہ عذاب کروں گا وہ کسی کو عالموں سے

چچا صاحب انصاف سے دیکھو اگر مجسم شئے کا نزول خلاف قانون قدرت ہوتا تو ایسا جلیل القدر نبی اس کی استدعا نہ کرتا، بلکہ اپنے حواریوں کو فہمائش کر دیتا۔ اور اگر بالفرض محال ہم مان لیں کہ عیسی نے نادانی سے دعا کی، تو اگر مجسم شئے کا اترنا آسمان سے خلاف ہوتا تو اللہ تعالیٰ اتارنے کا وعدہ نہ کرتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ خوان ضرور اترا، کیونکہ اللہ کا قول سچا ہے۔ معاذ اللہ وہ معبود برحق جھوٹا نہیں کہ جو وعدہ کر کے پورا نہ کرے۔

اور مرزا صاحب کا عقیدہ ہے کہ کسی نبی نے آج تک مردہ زندہ نہیں کیا۔ اور حضرت عیسیؑ نے مٹی کی چڑیا اصلی بنا کر نہیں اڑائی بلکہ وہ مسمریزم کا اثر تھا یا نظر بندی تھی۔

افسوس آپ کے پیر صاحب کلام پاک کو بالکل نہیں دیکھتے، اور اگر دیکھتے ہیں تو اندھے بن کر، یا انہیں سمجھنے کی لیاقت نہیں۔ اور اگر ہے تو ان کو حق بات کہنے کی اجازت نہیں دیتے، یا ان کو اپنی شہرت منظور ہے خواہ شیطان ہی بن کر ہو۔ دیکھو احیاء الموتی اور معجزات عیسی کلام پاک سے ثابت ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ:

انـی قـد جـئتکم بآ یة من ر بکم انی ا خلق لکم من الطین کهیئة الطیر فا نفخ فیـه فتـکـو ن طیراً با ذن الله و ابر یء ا لا کمه و الا بر ص و ا حی المو تی با ذن الـلـه و ا نبـئکم بما تا کلو ن و ما تد خرو ن فی بیو تکم ان فی ذ لك لا یة لکم ان کنتم مو منین ۔یہ کہ تحقیق آیا ہوں میں تمہارے ساتھ ایک نشانی کے پروردگار تمہارے کی طرف سے، یہ کہ بناتا ہوں میں واسطے تمہارے مٹی سے مانند صورت جانور کی، پس پھونکتا ہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بیچ اس کے۔ پس ہو جاتا ہے جانور اللہ کے حکم سے۔ اور چنگا کرتا ہوں میں پیٹ کے اندھے کو اور کوڑھی کو۔ اور جلاتا ہوں میں مردہ کو ساتھ حکم اللہ کے۔ اور خبر دیتا ہوں میں ساتھ اس چیز کے کہ کھاتے ہو تم اور جو کچھ ذخیرہ کرتے ہو بیچ گھروں اپنے سے۔ تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانی ہے واسطے تمہارے اگر ہو تم ایمان والے۔

دیکھو اس سے مرزا صاحب قادیانی کی تردید ہو رہی ہے۔ اس آیت سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مٹی کا جانور بناتے تھے اور وہ اصلی جانور ہو جاتا تھا اور مرزا قادیانی اس کا منکر ہے۔

اور مردہ کا زندہ کرنا بھی ثابت ہوتا ہے ورنہ احی الموتی کے کیا معنی ہوئے۔ اور مرزا قادیانی کہتا ہے (اگر یہ قول یعنی مسمریزم معیوب نہ ہوتی تو بندہ اعجاز نمائی میں مسیح ابن مریم سے کم نہ رہتا) پھر لکھتا ہے:

اینک منم کہ حسب بشارات آمدم
عیسی کجاست تا بنہد پا بمنبرم

وہ مردود اپنے زعم باطل میں عیسیٰ سے اپنے کو بڑھ کر جانتا ہے۔ استغفر اللہ۔ بھلا ایک نبی معزز سے مرزا صاحب قادیانی بڑھ سکتے ہیں۔ یہ کفر کے کلمے لکھنا اور ایک نبی معظم کی توہین کرنا اسی دجال اصغر کا کام ہے۔ اور اگر مثل مسیح ہیں تو بتائیں کہ کون سا جانور بنایا، کون سا مردہ زندہ کیا، کون سا مادرزاد اندھا اچھا کیا، کون سے مبروص کو شفا دی، کون سی آئندہ بات کی خبر دی۔

اگر وہ واقعی مثل مسیح ہے تو نظر بندی ہی کر دکھائے، یا اصلی معجزے دکھا دے تو میں ایمان لے آؤں۔ مگر مثل مسیح ہو تو ایسا کر دکھائے۔ کہیں فرعون کا چھوٹا بھیا ایسا کر سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ خدا آپ کو اس فرعون ثانی سے نجات دے۔ آمین۔

اور مرزا صاحب کا عقیدہ ہے کہ بعد مرنے کے روح دوزخ یا بہشت میں فوراً داخل ہو جاتی ہے اور پھر وہاں سے نہیں نکلتی، اسی وجہ سے احی الموتی و حیات مسیح کے منکر ہیں۔ مگر میں تعجب کرتا ہوں کہ پھر یوم الحساب کو میدان قیامت میں ارواح کیسے آئیں گی اور حساب کیسے ہوگا۔ نہ معلوم آپ کے پیر صاحب اس کا کیا جواب دیں گے۔ مگر معلوم ہو کہ اہل سنت کا یہ عقیدہ ہے کہ بعد مرنے کے ارواحیں علیین یا سجین میں موافق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مراتب کے چلی جاتی ہیں۔ ہاں یوم الحساب کو اللہ تعالیٰ حساب کر کے دوزخ یا بہشت میں داخل کرے گا اور پھر وہاں سے نکلنا نہ ہوگا اور ہمیشہ رہیں گے۔ ابھی علیین یا سجین سے روح کا واپس آنا شرعاً منع نہیں اور ہمارے اس دعویٰ کی حضرت عزیرؑ کا قصہ تائید کر رہا ہے جو کہ کلام پاک میں آیا ہے:

او کالذی مر علی قریۃ و ھی خاویۃ علی عروشھا فانی یحیی ھذہ اللہ بعد موتھا فاماتہ اللہ مأۃ عام ثم بعثہ ۔یا مانند اس شخص کی کہ گذرا اوپر ایک گاؤں کے کہ گرا ہوا تھا اوپر چھتوں اپنی کے، کہا کیونکر زندہ کرے گا اون کو اللہ بعد موت اس کی کے۔ پس مار ڈالا اس کو اللہ نے سو برس تک پھر زندہ کیا اس کو۔

اگر بعد موت ہی کے بہشت یا دوزخ میں انسان داخل ہوتا تو وہاں سے نکلنا محال ہے، پھر حضرت عزیرؑ بعد موت کے اور سو برس گزرنے کے کیسے زندہ ہوئے۔ غالباً مرزا صاحب قادیانی کہیں گے کہ حضرت عزیرؑ مرے نہیں بلکہ نوم غالب ہوگئی تھی۔ میں اس اندھے سے پوچھتا ہوں کہ فاماتہ اللہ کے موت کے ہیں یا نوم کے۔ ویسے تو بہت لفظ پیش کرتا ہے لائیے کوئی لفظ دکھائیے۔

اب میں ثبوت حیات مسیح اور ان کے آسمان پر اٹھ جانے کا دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

و قولھم انا قتلنا المسیح عیسی بن مریم رسول اللہ و ما قتلوہ و ما صلبوہ و لکن شبّہ لھم ۔اور بسبب کہنے ان کے کہ تحقیق ہم نے مار ڈالا عیسیٰ بن مریم رسول اللہ کو، اور نہیں مارا اسکو انہوں نے، اور نہیں سولی دی انہوں نے اسکو، ولیکن شبہ ڈالا گیا واسطے ان کے

دیکھو اس سے حیات حضرت عیسیٰؑ کی ثابت ہوتی ہے۔ اگر مرزا قادیانی کہے یہود نے نہیں مارا بلکہ اللہ تعالیٰ نے موت سے مار کر روح کو اٹھا لیا، تو میں کہتا ہوں کہ اگر عیسیٰؑ اپنی موت سے مرتے تو یہودیوں کو شبہ کس بات کا تھا، وہ خود جان لیتے کہ عیسیٰؑ بے شک زندہ اٹھائے گئے اور اسی وجہ سے یہودیوں کو شبہ ہوگیا اور پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

و انّ الذین اختلفوا فیہ لفی شكٍ منہ مالھم من علم الا اتباع الظنّ و ما قتلوہ یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ و کان اللہ عزیزاً حکیماً۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(باقی آئندہ)۔ (ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ یکم نومبر ۱۹۰۳ء نمبر ۴۰۔ جلد نمبر ۲۱ و ۲۳۔ ص ۱۔۶)

مرزا جی کا اسم اعظم

آپ (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) نے تمام مریدوں اور حواریین کو ہدایت کی ہے کہ مندرجہ ذیل عبارت کا تکرار نماز کے رکوع وسجود وغیرہ اور دوسرے وقتوں میں بکثرت کیا کریں، یہ خدا نے اسم اعظم بتایا ہے

رب کل شیء خا د مك ر ب فاحفظني و انصر نی

کیا کہنا ہے۔کتنا تازہ بتازہ الہام کی ٹکسال کا گھڑا ہوا اسم اعظم ہے۔ ہدایت النحو اور کافیہ پڑھنے والوں کو اس سے بہتر اسم اعظم الہام ہوسکتا ہے۔کلام مجید اور فرقان حمید کا لفظ لفظ اسم اعظم ہے، ورنہ لازم آئے گا کہ کلام مجید میں بعض الفاظ اصغر یعنی کم درجہ کے ہیں، حالانکہ تمام کلام مجید یکساں وحی اور کلام الٰہی ہے۔ چنانچہ اليـوم اكملت لكم د ينكم .. ا لآ يه ناطق ہے۔لیکن مرزا جی کے نزدیک کلام مجید میں اسم اعظم کیا معنی، کوئی اسم اصغر بھی نہیں۔ان کے نزدیک تو اعظم وہ ہے جو آسمانی باپ بیت الخلاء (اے توبہ) بیت الخلوت میں الہام کرتا ہے۔اسی کے ورد رکھنے اور نماز میں بجائے آیت قرآنی پڑھنے کی اپنے چیلوں کو ہدایت کرتے ہیں اور بات بھی ٹھیک ہے کیونکہ جب ان کی بروزی نبوت نے تمام نبوتوں کو منسوخ کردیا ،تو انبیاء پر جو صحائف نازل ہوئے تھے وہ بھی منسوخ ہوگئے۔اڈیٹر (ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ یکم نومبر ۱۹۰۳ء۔ص ۷)

مرزائیوں کے گورداسپور والے مقدمات

پیسہ اخبار کے نامہ نگار نے ان مقدمات کی پیشیوں کی کیفیت حسب ذیل لکھی ہے۔ (مگر یہ پرانے حالات ہیں، جدید پیشیوں کی کیفیت معلوم کرنے کے لئے ناظرین منتظر رہیں۔اڈیٹر)۔

آج کل گورداسپور میں مرزائیوں کے مقدمات بڑے دھڑلے سے چل رہے ہیں۔۲۳ ستمبر ۱۹۰۳ء کو مرزا جی بحیثیت ملزم اس مقدمہ میں پیش ہوئے جو ان پر اور حکیم فضل دین صاحب پر منجانب مولوی محمد کرم الدین صاحب دائر عدالت ہے۔مرزا جی کی طرف سے خواجہ کمال الدین اور مولوی محمد علی، شیخ نور احمد صاحبان وکلاء اور منجانب مولوی کرم الدین صاحب، شیخ علی بخش و بابو مولا مل صاحبان وکلاء پیروکار تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب قادیانی کے وکلاء نے ملزمان کی طرف سے ایک تحریری درخواست پیش کی کہ جب تک ہمارے استغاثے فیصلہ نہ ہولیں یہ استغاثہ ملتوی رہے۔ چنانچہ دو روز وکلاء ملزمان نے زور شور سے بحث کی اور وکلاء مستغیث نے اسکی تردید کی۔ مجسٹریٹ نے اس درخواست کو نامنظور کیا اور شہادت استغاثہ کیلئے ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۰۳ء مقرر ہوئی۔ استغاثہ کی طرف سے حسب ذیل اصحاب شہادت کیلئے معرفت عدالت طلب ہوئے:

شمس العلماء مولوی مفتی محمد عبداللہ صاحب۔ شمس العلماء مولوی عبدالحکیم صاحب کلانوری۔ محمد علی صاحب بی اے منصف بٹالہ۔ ملک تاج الدین صاحب واصل باقی نویس تحصیل جہلم۔ چودھری عبداللہ خان صاحب رئیس ضلع جہلم

۲۰۔ اکتوبر ۱۹۰۳ء کو مقدمہ حکیم فضل دین صاحب بنام مولوی محمد کرم الدین صاحب زیر دفعہ ۴۲۳ تعزیرات ہند پیش ہوا، جس میں اصحاب ذیل کی شہادت ڈیفنس میں گزری۔

منشی شمس الدین صاحب شائق مالک شمس الہند پریس لاہور، حکیم غلام محی الدین صاحب، پیر منور شاہ صاحب ضلع جہلم، منشی قادر بخش صاحب ایجنٹ، شیخ محمد دین صاحب وکیل جہلم۔

اس مقدمہ میں ...مرزائیوں نے پھر ایک درخواست زیر دفعہ ۵۴ ضابطہ فوجداری واسطے طلبی پیر مہر علی شاہ سجادہ نشین گولڑہ دی جو عدالت نے نامنظور کی۔ اس مقدمہ میں ۲۳۔ اکتوبر ۱۹۰۳ء مقرر ہوئی۔

اور مقدمہ ۱۴۱ تعزیرات ہند میں بھی ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۳ء مقرر ہوئی اور بمقدمہ منشی یعقوب علی اڈیٹر الحکم بنام مولوی محمد کرم الدین زیر دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند بغرض شہادت استغاثہ ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۰۳ء مقرر ہے۔

اور نیز اس امر کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ مرزا نظام الدین نے زیر دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری رپورٹ کی..ڈپٹی انسپکٹر تھانہ بٹالہ نے بعد تفتیش رپورٹ کی کہ واقعی احتمال نقص امن ہے، اور مرزا ناصر نواب صاحب (خسر مسیح قادیانی) کی نسبت زیادہ احتمال ہے۔ اس پر مجسٹریٹ علاقہ نے نوٹس بنام مرزا ناصر نواب صاحب جاری کیا کہ تم حاضر عدالت ہو کر وجہ بیان کرو کہ کیوں ضمانت نہ لی جائے۔ ۲۳۔ اکتوبر ۱۹۰۳ء تاریخ مقرر تھی مگر قبل ازیں مرزا صاحب قادیانی اور ان کے حواریوں نے مرزا نظام الدین صاحب کو راضی کر لیا۔

نامہ نگار گورداسپور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی کیفیت قادیانی اخبار الحکم حسب ذیل لکھتا ہے جو مذکورہ بالا کیفیت سے ملتی جلتی ہے مگر دونوں کیفیتوں سے یہ نہیں نکلتا کہ منارے کے کلس پر فتح یابی کے ڈھونسے بجیں گے۔ بہر حال بات آسمانی باپ کے ہاتھ ہے، اگر لیپا لک کی اسے بھڑاس نہیں رہی تو جو کچھ ہوا، سو تھوڑا ہے۔

مقدمات کے متعلق ۲۳ و ۲۴ ستمبر کی تاریخیں مقرر تھیں۔ ۲۳ ستمبر کو مولوی کرم الدین کا استغاثہ جو حکیم فضل دین صاحب کے خلاف ہے، پیش ہوا۔ حکیم فضل دین صاحب نے ایک درخواست اپنے وکلاء کی معرفت پیش کی کہ یہ مقدمہ جب تک مقدمہ زیر دفعہ ۴۲۰ فیصلہ نہ ہو لیتا، ملتوی رہے کیونکہ اس مقدمہ کا انحصار ایک پہلو سے انہیں واقعات اور دستاویزوں پر ہے۔ وکلاء کی بحث کے بعد مجسٹریٹ نے اس مقدمہ کی تاریخ ۱۷۔ اکتوبر درخواست نامنظور کر کے مقرر کر دی۔

۲۴۔ ستمبر کو اڈیٹر الحکم کا مقدمہ بنام مولوی کرم الدین و اڈیٹر سراج الاخبار جہلم پیش ہوا۔ ملزم نے شہادت کے موجود ہونے پر مستغیث پر بقیہ جرح کرنی چاہی۔ شہادت استغاثہ چونکہ اس تاریخ پر طلب نہیں ہوئی تھی اس لئے ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۰۳ء مکرر اس مقدمہ کی سماعت کے لئے مقرر ہوئی۔

مقدمہ زیر دفعہ ۴۲ جس میں مولوی کرم الدین کی شہادت صفائی گذرنی ہے، اسکے لئے ۲۳۔ اکتوبر ۱۹۰۳ء مقرر ہے۔ ۱۷۔ اکتوبر کے لئے مولوی کرم الدین کو کہا گیا کہ وہ اپنی شہادت استغاثہ بھی طلب کرے۔

۲۸۔ ستمبر کو مقدمہ سرقہ کے متعلق وکلاء فریقین کی تقریریں ہونے والی تھیں، مگر ملزم کی درخواست پر وہ ۵۔ اکتوبر ۱۹۰۳ء پر ملتوی ہو گیا۔ اس سے زیادہ مقدمات کے متعلق کوئی اور خبر نہیں ہے۔

(ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ یکم نومبر ۱۹۰۳ء نمبر ۴۰۔ جلد نمبر ۲۱ و ۲۳۔ ص ۷۔ ۸)

بقیہ: مراسلت مابین محمدی و مرزائی

اور تحقیق جو لوگ کہ اختلاف کیا انہوں نے بیچ اس کے البتہ بیچ شک کے ہیں اس سے، نہیں واسطے اس کے ساتھ اس کے کچھ علم مگر پیروی کرنا گمان کی، اور نہیں مارا اس کو یقیناً بلکہ اس کو اٹھا لیا اللہ نے طرف اپنی، اور ہے اللہ غالب حکمت والا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر آپ کہیں بے شک اٹھالیا مگر مار کر روح کو اٹھالیا تو بالکل غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
و ما قتلو ہ یقیناً بل رفعه الله اور نہیں قتل کیا اون کو یقیناً، بلکہ اٹھالیا۔
تو کیا روح بھی قتل کی جاتی ہے جو روح کو اٹھالیا۔ اور لفظ قتل جسم پر صادق آتا ہے، تو معلوم ہوا کہ مع جسم کے حضرت روح اللہ اٹھالئے گئے۔

چچا صاحب اور بہت نصوص قرآنی حیات مسیح پر دلالت کرتے ہیں جن کو بخوف طوالت چھوڑ دیا گیا۔ جس وقت اس خط کا جواب آپ کے نداف صاحب لکھیں گے تو دیکھا جائے گا۔ اب ایک حدیث نزول مسیح کی لکھ کر ختم کرتا ہوں۔

بخاری اور مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اوس کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ بیشک قریب ہے کہ ابن مریم تم میں اتریں گے حاکم عادل ہو کر، تو صلیب کو توڑیں گے، اور خنزیر کو ماریں گے، اور مال کی ایسی کثرت ہوگی کہ اوس کو کوئی قبول نہیں کرے گا۔ اور ایک سجدہ اس وقت میں دنیا و مافیھا سے بہتر ہوگا۔ پھر ابو ہریرہؓ بولے اگر چاہو تم کلام پاک سے اس بات کی تصدیق کے لئے اس آیت کو پڑھ لو
و ان من اهل الكتا ب ا لا ليو منن به قبل مو ته ۔

اب بتاؤ کوئی طالب حق اس مفتری کذاب کو مثل مسیح کیسے مانے اور حدیث کا خلاف کیوں کرے۔ دیکھو ہمارے مخبر صادق ﷺ نے ابن مریم فرمایا ہے، جس سے مراد وہی نبی مرسل حضرت عیسیٰؑ ہے، مرزا صاحب ہرگز نہیں ہو سکتے۔ اگر فخر عالم ﷺ کی مراد اس سے مثل مسیح ہے، تو کیوں لفظ مثل نہ فرمایا، ابن مریم کیوں فرمایا۔ اگر آپ کہیں کہ سرور عالم ﷺ کی مراد اس سے مثل مسیح ہے، تو اس کی دلیل پیش کرو۔ بلا ضرورت ہم لفظی معنی کیوں تبدیل کریں۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مریم سے میں مراد ہوں، تو کیا آپ مجھ پر ایمان لے آویں گے۔ ہرگز نہیں ۔ پھر ہم مرزا قادیانی پر کیوں ایمان لاویں۔ جو بات لکھا کرو، با دلیل لکھا کرو، ورنہ مردود ہوگی۔

اگر بالفرض محال مان بھی لیں کہ ابن مریم سے مراد مثل مسیح ہے، اور یہی غلام احمد قادیانی ہیں، تو وہ نشا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نات جو حدیث نبوی میں مذکور ہیں، مرزا صاحب بتلایئے کہاں کے حاکم ہیں، کون سا انصاف کیا۔ بلکہ برخلاف اس کے دین پر ظلم کیا کہ ایک خلق خدا کو گمراہ کر دیا۔

کون سی صلیب توڑی۔ بلکہ برخلاف حدیث کے گورنمنٹ کی جو کہ صلیب کی معاون مددگار رہے خوش آمدانہ تعریف کرتے ہیں، اور خلیفۃ المسلمین یعنی سلطان روم کی ہجو۔

بتایئے کون سا خنزیر قتل کیا۔ وہ بخلاف حدیث کے قوم نصاری کی جو خنزیر کھاتے ہیں ہمیشہ مدح کرتے ہیں اور جہاد کو ایک ظالمانہ فعل بتاتے ہیں۔

اور بتایئے اون کے قدم میمنت لزوم سے کون سا افلاس دور ہو گیا۔ کون سا متنفس ایسا ہے جس کو روپیہ دیا جائے اور وہ انکار کرے لا حول و لا قوۃ۔ مرزا قادیانی خود چندہ یعنی بھیک مانگتا ہے پھر دوسروں پر کیا اثر ہو گا۔

چونکہ مرزا صاحب میں سب اوصاف خلاف حدیث کے پائے جاتے ہیں، لہذا اون کو مثل مسیح کہنا سراسر حماقت ہے، اور مثل دجال و شیطان کہنا بہت مناسب ہے۔

جناب چچا صاحب! میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ اس چاہ ضلالت سے نکلئے۔ بھلا خیال تو فرمائیں کہ اگر یہ شخص پنجابی صاحب کمال ملہم ہوتا، تو کیا اس کا مریدوں پر اثر نہ پڑتا۔ ضرور پڑتا، اور مرید بھی پابند شرع ہوتے۔ اور لطف یہ کہ مرزا قادیانی اپنی تصانف میں دعوی کرتا ہے (میرے متبع پابند شرع ہیں)۔ واہ رے مرزا ! یہ تیری بے حیائی ہے کہ دروغ گویم برروئے تو۔

اب میں ان کی قلعی کھولتا ہوں مگر بسبب خوف غیبت کے نام نہیں لکھوں گا۔ ہاں اگر آپ کو یقین نہ ہو تو پھر ثبوت کافی دونگا۔ ایک صاحب ان کے مرید ہیں، انہوں نے ایک فاحشہ سے زنا کیا اور پھر اسی عورت سے نکاح کیا۔ اور کوئی صاحب داڑھی چڑھاتے ہیں، کوئی صاحب مونڈاتے ہیں، کوئی ٹخنے سے نیچے پاجامے پہنتے ہیں، کوئی تارک الجماعت، کوئی تارک الصلوۃ۔ کوئی صحیح بخاری کو رجسٹر سرکاری کہتے ہیں۔ خدا ان بے ادبوں کو غارت کرے۔ غرض کہاں تک لکھوں، ایک آپ ہی ہیں کہ افیون جو شرعاً حرام ہے، کھاتے ہیں۔ ان لوگوں پر اور آپ پر ملہم صاحب کا اثر نہیں پڑتا۔ آپ ضرور اعتراض کریں گے کہ یہی اعتراض نبی ﷺ پر پڑتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اون کی امت بھی طرح طرح کے منہیات شرعیہ میں مبتلا ہے۔تو جواب یہ ہے کہ ہمارے نبی مکرم نے یہ ہرگز دعوی نہیں کیا کہ میری امت پابندر ہے گی، بلکہ یہی فرمایا ہے کہ اخیر زمانہ یعنی قرب قیامت میں میری امت خراب ہو جاوے گی۔تو وہی ہوا۔پھر حضرتﷺ کی امت آپ کی وفات کے بعد زمانہ دراز کے بگڑی ہے،اور آپ کے ملہم صاحب کے چیلے تو اون کی موجودگی میں بگڑ گئے،اور زبان حال سے کہہ دیا کہ یہ دعوی تیرا جھوٹا ہے ہم پابند شرع نہیں۔اگر ملہم (مرزا قادیانی) صاحب کو کچھ مادہ ہے تو آجائیں علماء کا سامنا کریں اور ڈریں نہیں۔غیر مقلد جو چند مرتبہ اوس کی سرکوبی کر چکے ہیں سامنا نہیں کریں گے،مقلدین کا سامنا کرے۔دہلی یا شاہ جہان پور میں آجاوے۔اگر بحث تقریری میں علماء ساکت ہو گئے،تو اس کے کل خرچہ کا میں ذمہ دار،اور پھر بیعت بھی کرلوں گا۔اور اگر وہ زک اٹھا کر بھاگا،تو ہمارے خرچہ کا وہ ذمہ دار،اور اپنے دعوی سے دست بردار ہو۔

مجھ کو خوب یقین ہے کہ آپ اس خط کا جواب نہیں لکھ سکتے کیونکہ عربی سے ناواقفیت ہے۔اب وہ نداف میرے سامنے آجاوے،میں دیکھوں وہ کیسا عالم ہے۔آپ نے لکھا تھا کہ اس نداف کو بہت ادب سے لکھا کرو۔بھلا خیال کرو کہ ہماری طرف کے علماء کو جب آپ برا لکھتے ہیں اوران کا ادب ملحوظ نہیں رکھتے،تو میں اس نداف جاہل کا ادب کیوں کروں۔خیر مجھ کواس سے کچھ بحث نہیں وہ عالم سہی اور جیسا آپ نے لکھا ہے ویسا ہی سہی،اب اس کا احوال کھل جائے گا۔اگر عالم ہے تو اس کا جواب آیات واحادیث سے لکھے گا،ورنہ خاموش ہو جائے گا۔

اب اتنی عرض خدمت مبارک میں ہے اس کو بغور پڑھنا اور تعصب نہ کرنا اور حق کو قبول کرنا۔میں سچ عرض کرتا ہوں کہ میں نے اب تک کسی عالم کی کتاب نہیں دیکھی،اور نہ تعصب سے لکھا۔بلکہ جو کچھ مجھ کو کتاب اللہ اور فرمودہ رسول اللہﷺ سے تحقیق ہوا،وہی لکھ دیا۔آپ کو خیال ہوگا کہ شاید یہ تقریر مولانا محمد اعظم شاہ صاحب سے صلح کر کے لکھی ہے۔ہرگز نہیں۔بھلا آپ کے یا اس نداف کے مقابلہ کے لئے مولانا صاحب موصوف کی تقریر لکھتا۔ہاں صاحب اگر آپ کے پیر صاحب کے مقابلہ میں جناب مولانا اعظم شاہ صاحب کھڑے ہوں تو زیبا ہے۔اب مجھ کواس فضولیات سے کچھ سروکار نہیں۔آپ یا وہ نداف صاحب یا ملہم صاحب جو چاہیں اس کا جواب لکھیں۔میں دیکھوں کہ آپ لوگ ممات مسیح و مثل مسیح کا کیا ثبوت رکھتے ہیں و ما علینا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں یہ تحریر ختم کر چکا تھا کہ آپ کا دوسرا خط آیا۔گو کہ اس کی طرف توجہ کرنا بالکل حماقت ہے کیونکہ آپ نے دلیل شرعی نہیں لکھی ،مگر میں اس کا بھی جواب لکھتا ہوں کہ آپ یہ نہ کہیں کہ کچھ جواب نہ بن پڑا اور خاموش ہو گئے ۔اب میں ایک التجا کرتا ہوں وہ یہ کہ میرے سخت الفاظ سے ناراض نہ ہونا جیسا آپ نے اور آپ کے پیر صاحب نے ہمارے علماء کو لکھا اسی کا جواب ترکی بترکی دیا جاتا ہے۔

جواب خط دوم: قولہ: جو کچھ تم نے لکھا یہ کوئی عقل کی بات نہیں۔

اقول: یہ اعتراض شارع پر کیجئے کیونکہ کوئی قول میرا خلاف کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کے نہیں ہے۔

قولہ: ہم تم کو بہت دور کی بات لکھتے ہیں مگر تم نادانی کرتے ہو۔

اقول: بے شک آپ بہت دور کی بات لکھتے ہیں۔منی پور قادیان سے بہت دور ہے۔نادان مرزا قادیانی ہے جو ہمارے مخبر صادق ﷺ کے فرمودہ کے سراسر خلاف کرتا ہے۔

قولہ: جو بات ہم لکھتے ہیں تمہاری سمجھ میں نہیں آتی۔

اقول: اس کا برعکس سمجھئے، بلکہ میں جو لکھتا ہوں آپ کے فہم مبارک میں نہیں آتا۔

قولہ: کیا عقل اسی کا نام ہے کہ ایک آدمی آسمان سے اترے جب ایمان لاویں، ورنہ نہیں۔

اقول: ہاں اسی کا نام عقل ہے۔جب آپ اس کو خلاف عقل بدلائل معقول ثابت کریں گے تو جواب دیا جائے گا ایسے بے ہودہ سوالوں کا میرے پاس جواب نہیں۔

قولہ: ایمان اسی کا نام ہے کہ پوشیدہ بات پر ایمان لاؤ۔

اقول: یہ ایمان کی تعریف کس کتاب میں لکھی ہے، ثابت کیجئے۔

قولہ: یہ کیا بات لکھ دی کہ دہلی سے ملہم صاحب کے ردّ کی کتابیں منگا لوں۔

اقول: افسوس جب آپ ایسی ایک موٹی بات نہ سمجھے، تو نکات دینیہ کیا سمجھو گے۔دیکھئے میں نے لکھا تھا کہ دہلی سے ملہم صاحب کے ردّ کی کتابیں منگا لوں جو کہ علماء محققین نے لکھی ہیں اور مرزا قادیانی کی تصانیف اور علماء کے اقوال کا مقابلہ کرلوں، پھر جو میرے نزدیک حق ثابت ہوگا اس پر بلا تعصب کاربند رہوں گا۔بتائیے اس میں کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خرابی ہے۔مگر شکر ہے اس کریم کارساز کا کہ بلا دیکھے مجھ پر دجالیت مرزا قادیانی کی مثل آفتاب نیم روز کے کھل گئی اور اللہ تعالی نے اپنے کرم سے مجھ کو اس گمراہی سے بچا لیا۔خدا آپ کو بھی ہدایت کرے۔

قولہ: ردّ کوئی نئی بات ہے، یہ تو علماء قدیم کا حق چلا آتا ہے۔

اقول: سبحان اللہ! کیا اچھی آپ کی تقریر ہے۔آپ بتائیں کہ ایک دوسرے کی تردید میں کیا قباحت ہے۔شکر ہے اللہ کا کہ آپ کے ہی قول سے تردید مذاہب باطلہ کی مثل قادیانی وغیرہ کی کرنا ثابت ہو گیا کہ آپ حق کہہ رہے ہیں کہ تمام علماء کا حق ہے، لہذا آپ کے قول سے اجماع ثابت ہو گیا پھر اجماع سے خلاف کے کیا معنی۔

قولہ: جو فریق اہل سنت کے ہیں ایک دوسرے کا بے سمجھے ردّ کرتا ہے۔

اقول: آپ کا اس سے کیا منشاء ہے۔کیا ردّ مذاہب باطلہ کا بند کیا جائے۔اگر یہی مطلب ہے تو اول اس شیطان قادیانی کو نصیحت کیجئے اور اگر یہ خیال ہے کہ علماء بے سمجھے تردید کرتے ہیں تو علماء موصوف کی بے سمجھی موافق قواعد شرعیہ کے ثابت کیجئے۔

قولہ: پھر وہ نعوذ باللہ خدا اور رسول پر ہو خواہ دوسرے کے ثبوت میں آیت وحدیث ہو مگر ان (بے) سمجھ علماء ردّ کر دیتے ہیں۔

اقول: بے شک یہ سچ ہے کہ بعض علماء تعصب سے ردّ لکھتے ہیں مگر سب ایسے نہیں۔اگر آپ ایسے ہیں تو بقول آپ کے مرزا قادیانی سے اول کل علماء گمراہ تھے اور جب علماء گمراہ ہوئے تو جاہل بدرجہ اولی گمراہ ہوئے۔مگر جب آپ کے نزدیک سب گمراہ ہیں تو یہ حدیث غلط ہو گئی:

قال رسول اللہ ﷺ کہ میری امت میں ۷۲ فرقے ہوں گے ایک ناجی اور سب ناری۔

جب کل اہل اسلام گمراہ ہو گئے، تو ناجی کون رہا۔

قولہ: کیا مولوی نذیر حسین وعبدالحی کا ردّ نہیں ہوا۔کون سا مولوی ہے جس کا ردّ نہیں ہوا۔

اقول: کیا ایک عالم کا جب کہ ردّ ہو جائے تو اسکا قول مردود ہو جاتا ہے اگر آپ کا یہی عقیدہ ہے تو آپکے نزدیک کسی کا بھی قول معتبر نہیں۔نہ اللہ کا، نہ رسول کا، نہ علماء وغیرہ کا، کیوں کہ ردّ سب کا ہو چکا ہے۔اور آپ کے اس قول سے آپ کے پیر صاحب کی ڈیڑھ اینٹ کی منڈیا بھی گر گئی کیونکہ ان کا بھی ردّ ہو گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قولہ: بس جہاں کوئی بات سنی اور پائجامہ اتر پڑا۔

اقول: چچا صاحب کیا یہ خبر تحقیق ہے کہ مرزا شیطانی الہام والے کا پائجامہ اتر گیا۔ ہاں ہاں درست ہے۔ دہلی میں مولانا بشیر احمد (محمد بشیر سہسوانی) صاحب کے خوف سے پائجامہ اتر گیا ہوگا اور پھر بے حیا باز نہیں آتا۔ مولوی بشیر احمد (محمد بشیر سہسوانی) صاحب کے مقابلہ سے ایسا بھاگا کہ پھر مقابلہ کا نام نہیں لیا۔ ورایک خبر مجھ کو اور پہنچی ہے وہ یہ کہ جب مولانا عبدالحق (مصنف تفسیر حقانی) نے مباحثہ کے واسطے طلب کیا تو مرزا صاحب خطا ہو گئے۔، نہ معلوم یہ بات کہاں تک درست ہے۔ ایسے ڈرپوک کو ملہم کیونکر مانا جاوے۔

قولہ: کچھ سوچو تو، ردّ کو دوڑ پڑے۔

اقول: خوب سمجھ لیا کہ مرزا مردود، شیطان، شعبدہ باز، مکار ہے۔

قولہ: ردّ تو رسولوں کا ہوتا آیا ہے۔

اقول: جناب چچا صاحب جس نبی کا کسی کافر نے رد کیا تو اس کافر کو انبیاء نے طرح طرح کے معجزات سے ساکت اور معقول کر دیا۔ اگر مرزا قادیانی سچا ہے تو کوئی نشان آسمانی کیوں نہیں دکھاتا۔ خوف کے سبب گھر میں کیوں چھپتا پھرتا ہے۔ اگر آپ کہیں کہ چند لوگوں کے مرنے کی پیشین گوئی مرزا صاحب نے کر دکھائی تو معلوم ہو کہ یہ سب رمل اور نجوم کا کام ہے۔ اور لطف یہ کہ مرزا قادیانی اس فن میں بھی کامل نہیں۔ ہمارے یہاں دو پنڈت جو لنگوٹ کئے در در بھیک مانگتے ہیں وہ مرزا قادیانی سے اچھا بتاتے ہیں۔ مرزا قادیانی چند روز نجوم اور سیکھ لے پھر نبوت اور امامت کا دعوی کرے۔ افسوس مرزا قادیانی کا ایک الہام تو سچا ہوتا۔ عبداللہ آتھم و مولوی محمد حسین صاحب کے مرنے کی اور سلطان روم کے یونان سے مقابلہ میں شکست کی پیش گوئی کی مگر ایک بھی پوری نہ ہوئی۔ نہ یہ لوگ میعاد الہام کے اندر مرے، نہ سلطان روم کو شکست ہوئی بلکہ یونان ہارا۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ قادیانی خدا سے غلط فہمی ہوئی۔ یہ کیا بات ہے کہ ہر ایک الہام کا اولٹا اثر ثابت ہوتا ہے، بلکہ مذکور (مولوی محمد حسین) تو اب تک اون کی سرکوبی کر رہے ہے۔

قولہ: ہم نے حق بات دریافت کرنے کو کتابیں بھیجی تھیں یا ردّ کرنے کو۔

اقول: جب مجھ کو مرزا قادیانی حق پر معلوم نہ ہوا، تو اون کی تردید کر کے آپ کو آگاہ کیا۔ مگر آپ اس نداف چیلہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیطان کے دھوکہ دہی میں ایسے مصروف ہیں کہ حق کی طرف رجوع ہی نہیں کرتے۔

قولہ: لکھ دیا کہ مرزا کی بیعت ترک کردو اور کچھ دریافت نہیں کیا۔

اقول: جب آپ نے اس دجال اصغر کی کتابیں مجھ کو بھیج دیں اور ان سے مرزا قادیانی کی میرے نزدیک دجالیت کھل گئی، تو کیا دریافت کرتا۔ اور آپ کو ترک بیعت کے بارے میں جو لکھا تو کیا برا کیا۔ اگر آپ کے زعم باطل میں میں نے برا کیا تو اس برائی کو ثابت کیجئے۔

قولہ: معلوم نہیں کہ یہود کی بغل میں تو توریت اور سر پر جمہور تھا، پھر حضرت عیسی کو کیوں سولی دیا۔

اقول: یہ بات یہود سے دریافت کرو۔ مگر میں اتنا کہنے سے باز رہ نہیں سکتا کہ اگر یہود توریت کو مانتے تو حضرت عیسیٰؑ کو ہرگز سولی پر چڑھانے کی فکر نہ کرتے۔ اور اگر توریت ردّ و بدل نہ ہوتی تو عیسیٰؑ کے پیدا ہونے کی ضرورت کیا تھی۔ اور جمہور کے تابع ہونے سے انسان حق پر نہیں ہوتا جب تک کہ اس کی تائید کتاب آسمانی نہ کرتی ہو۔ ہاں جب کہ کلیات شرع سے ایک بات معلوم نہ ہو، تو اوس وقت اجماع بعدہ جمہور کو ماننا فرض ہوگا۔

قولہ: ارے حدیث حضرت کی موجود ہے کہ آپ نے فرمایا تھا (کہ میری امت یہود و نصاری کی طرح ہو جاوے گی)۔ اگر مرزا صاحب نے یہ حدیث بیان کر دی تو اون کی تردید کیوں کی اور کفر کا فتوی کیوں دیا۔

اقول: اسی حدیث کا جواب خط اول کی تردید میں دیکھ لو اور مرزا قادیانی کو بسبب اسی حدیث بیان کرنے کے کافر نہیں کہا، بلکہ انہوں نے دعوی نبوت کا کیا۔ ختم نبوت کا انکار کیا۔ مسیح کی ہجو کی، وغیرہ کے سبب سے کافر کہا۔

قولہ: اور ان کو کہا تو کس کو کہا، معاذ اللہ حضرت کو کہا۔

اقول: جب آپ کی دلیل جو مفید اس دعوی کی تھی، ٹوٹ گئی تو یہ دعوی بھی مہمل ہو گیا۔

قولہ: زبان روکو اور حضرت کو برا مت کہو۔

اقول: یہ نصیحت بھی اسی دلیل پر مبنی ہے، جب وہ دلیل ہی اکھڑ گئی تو یہ نصیحت بھی باطل ہو گئی۔

قولہ: اور علماء تو کافر بہت جلد کہہ دیتے ہیں۔ کوئی عالم ایسا نہیں جس کو دوسرے فرقہ والوں نے کافر نہ کہا ہو، یہاں تک کہ کسی کافر نے نبی تک کو نہ چھوڑا اور قتل تک کیا۔

اقول: چچا صاحب جو شخص یا عالم دلائل قویہ سے کافر بنایا گیا ہو، اوس کو کافر مان لو۔ اور جس کو تعصب مذہبی سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کافر کہا ہو، تو اون کو نہ مانو۔ اور انبیاء کو جو قتل کیا اور ساحر کہا، تو دنیا ہی میں اس کا بدل ظاہر ہو گیا۔ اگر مرزا قادیانی سچا ہے تو اپنے کافر کہنے والوں کو کوئی نشان دکھائیں۔

قولہ: اور ابھی علماء کا ردّ نہیں گیا۔

اقول: علماء کا ردّ ہرگز نہیں جا سکتا۔ اگر علماء اسلام ردّ نہ کریں، تو اسلام کو قادیانی ایسے دجال بالکل برہم کر دیں۔

قولہ: اگر مرزا صاحب کا ردّ کر دیا تو کیا مشکل۔

اقول: کفر توڑا خدا خدا کر کے۔ سچ ہے ایک ملحد کا ردّ کر دینا چنداں مشکل نہیں۔ شکر خدا کا کہ اس کو آپ نے قبول کر لیا۔

قولہ: اور جاہل تو ہمارے رسول مقبول کو کہا کرتے ہیں، مرزا صاحب کو کہا تو کیا کیا۔

اقول: اس کا جواب میں اوپر لکھ چکا ہوں نظر سے گذرا ہوگا کہ رسول مقبول جاہل و ساحر کہنے والوں کی آنکھیں معجزات دکھا کر خیرہ کر دیتے تھے، اور اگر مرزا قادیانی کو ہم بلا دلیل امام مان لیں تو آپ مسیلمہ کذاب وغیرہ مدعیان نبوت کو کیوں نہیں مانتے۔

قولہ: مولوی لوگ کہتے ہیں کہ جب حضرت مہدی و مسیح ظہور کریں گے تو علماء کفر کا فتوی دیں گے۔ آیا یہ مولوی یہود و نصاری کے ہوں گے یا اسلام کے۔

اقول: اول اپنے دعوی پر دلیل لائیے، پھر سوال کیجئے۔ بتائیے کس عالم معتبر نے یہ الفاظ لکھتے ہیں۔

قولہ: علماء تو ایسے ہیں کہ خواہ قرآن شریف و حدیث شریف چھوٹ جائیں مگر ان کی لکیر نہ چھوٹے، اگر ان کی لکیر چھوٹی اور کافر کہا۔

اقول: آپ نے بھی مثل دجال قادیانی کے جھوٹ بولنا شروع کر دیا، بہت جلد امام صاحب سے درجہ شیطانی طے کرائیے۔ اول کسی عالم کا قول خلاف شرع ثابت کیجئے، بعد کو یہ اعتراض کیجئے۔

قولہ: پھر چاہے تمام دنیا ایک طرف ہو۔

اقول: ارے چچا صاحب یہ گرگٹ کے سے رنگ کیوں بدلنے لگے اب جمہور کو کیوں تسلیم کیا۔ میں کہتا ہوں کہ ایک عالم جس کی تائید کلام پاک کرتا ہے، اگر اوس کے خلاف تمام جہان کے لوگ کریں وہ سب گمراہ ہونگے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قولہ: اور حق کو تو بالکل نہیں جانتے۔

اقول: وہ شیطان قادیانی حق کو نہیں جانتا، اور میں خط اول کی تردید میں اس کو ثابت کر آیا ہوں، حاجت اعادہ کی نہیں۔

قولہ بس بھانڈوں کی طرح تام جھام لاؤ یعنی ردّ کی کتاب لاؤ۔

اقول: سبحان اللہ چچا صاحب آپ کو ملہم صاحب نے خوب تہذیب سکھائی۔ میں تسلیم کرتا ہوں آپ کے پیر صاحب اعلیٰ درجہ کے نقال ہیں۔ کیا اچھی نقلیں یاد ہیں، فلاں مر جائے گا، فلاں ذلیل ہوگا۔ اور دہلی سے جو سراویل ہلاتے بھاگے اور قادیان جا کے دم لیا۔ یہ کیا خوب نقل ہے، میں بھی اس نقل کی داد دیتا ہوں۔ مگر علماء کو یہ نقلیں نہ دکھایئے۔ کیا نتیجہ علماء سے بے خبر جوتی پیزار کھانے کے اور کیا حاصل ہوگا۔ ہاں کسی نواب کے پاس چلے جائیں تو مبلغ علیہ السلام وصول ہوں۔

قولہ: پہلے سوچو کہ جو دعوی امام و مسیح ہونے کا کرتا ہے آخر وہ کیا کہتا ہے۔

اقول: چچا صاحب اول تو خیال کیجئے کہ تمام زمانہ کے علماء جو مرزا کو بطال کہتے ہیں، آخر وہ کیا کہتے ہیں۔

قولہ: جاہل تو حضرت کو کہتے ہیں کہ جو کچھ سلمان فارسی بتاتا ہے لکھ دیتے ہیں پھر مرزا کو کہا تو کیا کہا۔

اقول: اس کا جواب چند مرتبہ لکھ چکا ہوں، لایئے کوئی نشان آسمانی، ورنہ مرزا قادیانی جھوٹا۔

قولہ: اور جو لکھا ہے کہ خنزیر کو ماریں گے، صلیب کو توڑیں گے تو کیا دوکان رکھیں گے۔

اقول: میں ملہم نہیں جو اس کی وجہ بتاؤں۔ ہاں اول اپنے کفر کا اقرار کیجئے پھر اس قسم کے اعتراض کیجئے۔

قولہ: اب ہوش کرو کہ خنزیر سے یہ مطلب ہے کہ کفر کو ذبح کریں گے، اور صلیب کا یہ مطلب ہے کہ کفر توڑیں گے۔ ورنہ قتل خنزیر اور توڑنے صلیب سے کیا مطلب۔ اور نصاری کا کیا حرج۔ تم توڑو گے وہ اور بنائیں گے، تم قتل کرو گے وہ اور خرید لیں گے۔

اقول: واہ چچا صاحب آپ کو بھی الہام ہونے لگا، ورنہ کسی لغت یا محاورہ عرب یا کسی حدیث سے اس کی نظیر تو دکھایئے (اور انشاءاللہ دکھا نہ سکیں گے) تو آپکی یہ تفسیر باطل ہے۔ باقی آئندہ (ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ ۸ نومبر ۱۹۰۳ء ص ۱۔ ۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا کے لوگ دیکھنے والے ہوا کے ہیں

مرزائی مقدمات بلائے جان ہوگئے۔ بوالہوسی کی ہانڈی میں کھچڑی تو یہ پکائی تھی کہ ہم اپنے مخالفوں کو عدالت میں گھسیٹتے ہی بھنبھوڑ کر کھا جائیں گے، ورنہ سب کے سب آسمانی باپ کے لیپا لک کے قدموں پر گھگھی باندھ کر اور دانت میں تنکے لے کر آپڑیں گے۔ مگر وہ لوہے کے چنے نکلے اور معدے کی مزاج پرسی کرنے لگے۔ پورا برس روز ہوگیا کہ توند شریف میں کھل بلی مچا رکھی ہے، ارے یہ کیا ہوگیا۔

جی کچھ نہیں، آسمانی باپ اپنے لیپا لک کا نشان ظاہر کرے گا۔ الہام تو ہوگیا مگر مفصل نہیں ہوا۔ ابھی تک گول مٹول اور ڈھول کے اندر پول ہے۔ آسمانی باپ بھی بڑا اکائیاں شاطر ہے کہ چت بھی لیپا لک کی اور پٹ بھی لیپا لک کی۔ اب آسمانی نشان کے ظہور کی دو صورتیں ہیں۔ اگر مخالفین تعزیر کی چکی میں دلے گئے تو آسمان وزمین خصوصاً منارے کی چوٹی پر فتح کے شادیانے دن دن بجیں گے، اور ایک ایک راسخ الاعتقاد مارے خوشی کے پھول کر فرانس کا بیلون بن جائے گا کہ وہ آسمانی نشان ظاہر ہوا صدق الرسول البروزی صدق ابوہ و صدقنا و آمنا علی الولد و والدہ اور پھر پانچوں گھی میں اور سر گلگلوں کی چھن چھن کرتی کڑاہی میں۔ اور اگر پانسا خلاف پڑا، جب بھی پو بارہ ہیں۔ آسمانی نشان کے ظاہر ہونے میں پھر بھی شک نہیں ہر کہ شک آرد لیپا لک گردد۔ لیپا لک اپنی شہ نشین میں بیٹھ کر اسپیچ دے گا کہ میرے بڑے بھائی ابن اللہ عیسی مسیح پر یہودیوں نے کیا کیا ظلم نہیں کیے، قتل کیا، پھانسی پر چڑھایا، میں اس کا چھوٹا بھائی ہوں، لہذا جو کچھ ہوا تھوڑا ہے۔ حالانکہ عدالت میں نہ پھانسی لگے گی، نہ کوئی جلاوطن ہوگا۔ تاہم شکست کی صورت میں یہ یاد رکھیے کہ بہت سے الو جو دام میں پھنسے ہوئے ہیں، ضرور یا بدوح کی بھیانک اور وحشت ناک آوازیں دیتے ہوئے پھر ہو جائیں گے۔ صرف چند چڑیاں رہ جائیں گی جن کے بال و پر نچے ہوئے ہیں۔

الغرض مقدمات پر بروزی نبوت اور ظلی رسالت اور آسمانی تبنیت اور والدیت اور مولودیت کے قیام واستحکام کا بہت کچھ انحصار ہے۔

عدالتوں میں لوگ ہمیشہ فتح وشکست پاتے ہیں۔ آسمانی نشان کے ظہور کا کوئی بھی مدعی نہیں ہوتا، مگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیپا لک کے تمام معاملات میں آسمانی نشان کا اڑنگا لگا ہے۔

ہمیں تو غریب الحکم کے ساتھ ہمدردی ہے کہ بے چارہ مقدمات کی دم کے پیچھے ایڑن بنا ہوا ہے۔ اسکے حق میں آسمانی نشان دمدار ستارہ..ہو گیا، پھر کسی ناکام عاشق کے دل کی طرح غریب کا گھر بیٹھ گیا۔ الحکم کی اشاعت میں روڑا اٹک گیا۔ جامہ عافیت میں جھڑارے لگ گئے۔ بہنبا تے کھل گئے کہاں کہاں رفو ہو۔

ہر	بلائے	کز	آسمان	بارد
خواہ	بر	دیگرے	قضا	باشد
بر	زمین	نارسیدہ	میگوید	
خانہ	انوری	کجا	باشد	

مگر چونکہ سب لیپا لک کے آسمانی نشان ہیں لہذا بسر وچشم قبول کرنا چاہیے، کیونکہ آسمانی نشان ہی کے ساتھ اللے تللے ہیں، ورنہ نہ راتب ہے، نہ وظیفہ ہے۔ پھر تو پیٹ سے کاٹھ کی روٹی باندھنے پڑے گی۔ یعنی مسیح نے انجیل میں کہا ہے میں آسمانی روٹی ہوں مجھے کھاؤ، مگر مثیل المسیح ایسا نہیں کہہ سکتا۔ وہ تو یہ کہتا ہے کہ ہاتھی کے روٹ میں سب کا حصہ۔ میں بھی کھاؤں، تم بھی کھاؤ۔ اڈیٹر (ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ ۸ نومبر ۱۹۰۳ء نمبر ۴۱ جلد ۲۱ و ۲۳ ص ۷۔۸)

گورنمنٹ کی خیر خواہی

پانیئر میں کسی نامہ نگار (بی) نے ایک پادری کی کتاب جو مرزا جی کے بارہ میں لکھی گئی ہے، ریویو کیا ہے اور مرزا جی کے کیریکٹر پر بحث کی ہے۔ بحث کیا معنی، مضحکہ اڑایا ہے۔ خیر مرزا جی کو ایسے مضحکوں کی تو پرواہ نہیں، بلکہ خوش ہوتے ہیں کہ ہم پانیئر کے کالموں تک پہنچ کر شہرت کے آسمان پر چڑھ گئے۔ مگر نامہ نگار کا یہ لکھنا کہ ان کے مریدوں کی تعداد دس ہزار ہے، بالکل سفید جھوٹ ہے، طوفان ہے، بہتان ہے۔ وہ مرزا جی کا حاسد ہے، اور دن دونی رات چوگنی بڑھتی دولت کو دیکھ نہیں سکتا۔

غضب ہے نا، آسمانی باپ تو یہ الہام کرے کہ میرے لیپا لک کے چیلوں کی تعداد دو لاکھ ہے، اور یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیسائی کل دس ہزار بتائے۔اور مرزا جی کے بڑے بھائی اگر بھنگیوں کے لال گرو بنے تھے تو نامہ نگار کے دل میں غبار کیوں ہوا۔اس نے اپنے سر پر کدورت کی خاک کے ساتھ مرزا جی کا خاکہ کیوں اڑایا،اور پانیئر کے صفحات پر کوڑا کرکٹ کیوں پھیلایا جب کہ آسمانی باپ نے انجیل مقدس میں کہہ دیا ہے کہ سچائی جھونپڑوں میں ہے نہ کہ اونچے اونچے عالی شان ایوانوں میں۔خود مرزا جی بھی بھنگیوں کے لال گرو بن جاتے،تو اس میں کیا بھس مل جاتا۔اور اب بھی ایک ہی بات ہے،کیا معنی کہ مرزا جی اور ان کے بھائی دونوں ایک جھاڑو کی تیلیاں اور باہم ایسے ملے ہوئے ہیں جیسے بول کے ساتھ براز۔لال بیگی حلال خور اپنے کو مسلمان بتاتے ہیں،کلمہ پڑھتے ہیں،مسلمانوں کی طرح مردے کا جنازہ اور تیجا اور دسواں بیسواں وغیرہ کرتے ہیں۔مرزا جی کے بھی سب مرید مسلمان ہیں،خصوصاً جب کہ آسمانی باپ نے کہہ دیا ہے کہ تمام انسان میرے بیٹے ہیں،تو مرزا جی ایسے ناخلف نہیں کہ اس کے حکم کی مخالفت کریں اور دل میں حلال خوروں سے غبار رکھیں،اور جب وہ مرزائی بننے کے لئے آئیں تو ان کے منہ پر جھاڑو ماردیں۔ان کا عمل تو، خانہ دوستاں بروب و درِ دشمناں مکوب، پر ہے۔آدمی جھوٹا کھاتا ہے تو میٹھے کے لالچ میں۔

اخیر میں نامہ نگار نے لکھا ہے کہ:

مرزا ہمیشہ میموریل بھیج کر اپنے کو گورنمنٹ کا خیر خواہ بتاتا ہے مگر اس کی خیر خواہی مشکوک ہے۔،

یہ بھی غلط۔مرزا جی کے پاس دس ہزار نہیں بلکہ دس لاکھ والنٹئر بھی ہو جائیں تو وہ گورنمنٹ کے کلیسائے جبروت کو سجدہ ہی کریں گے۔اول تو کیا پدی اور کیا پدی کا شوربہ۔دوم مرزا جی اگر گورنمنٹ کو جھکتے نہ رہیں تو مزے کہاں سے اڑائیں۔یہ بات تو برٹش جیسی آزاد گورنمنٹ کے عہد میں حاصل ہے۔شاید نامہ نگار کا یہ خیال ہے کہ اب تک جس قدر مہدی پیدا ہوئے ان کے جم غفیر نے ضرور ہی گورنمنٹ سے بغاوت کی ،مگر ہندوستان میں یہ ممکن نہیں اور نہ مرزا جی کا ایسا خیال جب کہ تمام مذاہب اس کے خلاف ہیں۔اڈیٹر

(ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ ۸ نومبر ۱۹۰۳ء نمبر ۴۱ جلد ۲۱و۲۳_ص ۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دجالی دعوت کا جواب

میر ناصر نواب دہلی کے رہنے والے کبھی محکمہ نہر میں نقشہ نویس تھے، قادیانی مسیح کی درخواست پر ردّ و کد کے بعد اپنی لڑکی اس کے نکاح میں دے بیٹھے۔ اوس کے بعد معتبر ذریعہ سے بھید کھلنے پر سخت ناراض ہوئے اور بہت واضح طور سے دلی ناراضگی ظاہر کی کہ اوس کو تو دن رات نسخہ جات باہ کی فکر ہے، اور کتابوں کے ذریعہ سے روپئے ٹھگتا ہے، ایسا شخص ملہم من اللہ کب ہوسکتا ہے۔ اپنے فخر کے لئے مجھ کو سچ مچ کا نواب مشہور کر رکھا ہے۔ کتاب براہین احمدیہ صرف روپئے کمانے کے لئے شروع کی ہے۔ یہ دجال دغا باز فریبی ہے۔ اون ایام میں یہ مضمون نظم کے پیرایہ میں آپ نے تحریر فرمایا تھا فھذا بعضه ۔ قال شاکیاً من ناس الزمان

ہے کہیں نوٹس بزرگی کا لگا
آؤ لوگو ہم پہ ہے فضل خدا
ہو ہمارے فضل میں تم بھی شریک
ہم تمہیں دیں فیض تم دو ہم کو بھیک
مال و دولت اور بیٹے پاؤ گے
گر بجا خدمت ہماری لاؤ گے
تم پھلو پھولو گے دشمن ہوں گے خوار
تم پہ رحمت اون پہ ہو گی حق کی مار
اور کہیں تصنیف کے ہیں اشتہار
یہ ہی لوگوں نے کیا ہے روزگار
پیشگی قیمت مگر لیتے ہیں وہ
خلق کو اس طرح دم دیتے ہیں وہ

(جیسے براہین احمدیہ کے پانچ پانچ دس دس پچیس پچیس روپئہ لے کر چار ہی جلدیں کل ۳۵ جزء کی کتاب دے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرٹکا سا جواب دے دیا کہ ہدایت کے لئے یہی کافی ہے، حالانکہ ۳۰۰ جزء کی کتاب تیار ہوگئی، کا اشتہار تھا)

قیمتیں کھا کر نہیں لیتے ڈکار
جیسے آتا تھا کہیں اون کا ادھار
جو کوئی مانگے وہ بے ایمان ہے
وہ بڑا ملعون اور شیطان ہے
آج دنیا مکر سے لب ریز ہے
اب دغا بازی میں ہر اک تیز ہے
کہہ کے میٹھا دیتے ہیں کھٹا دہی
کچھ نہیں پرتیت دنیا کی رہی
بدمعاش اب نیک ازحد بن گئے
بو مسیلم آج احمد بن گئے
عیسی دوراں بنے دجال ہیں
ہر طرف مارے انہوں نے جال ہیں

جب براہین احمدیہ کی چار جلدیں یعنی صرف ۳۵ جزء چھپ چکے تو انہیں میر صاحب کی زبانی معلوم ہوا کہ اس سے آگے مضمون ہی نہیں۔ پانچویں جلد کبھی نہیں نکلے گی۔ سوفی الحقیقت پانچویں جلد فی بطن مرزا ہی رہی۔ توضیح مرام کا شور مچ گیا جس سے بالکل ازالہ تجدید وتحدیث ومثلیث ہوگیا، اور نبوت ورسالت کے فرضی حلّوں میں خاصا دجال نکل کھڑا ہوا۔ میر صاحب نے ایک دفعہ پھر اوس کی طرف رجعت کی اور اوس کے بعد پھر تائب ہوئے۔ آخر ملازمت سے ناکافی پنشن ہو جانے پر لڑکی کے دروازہ پر جا بیٹھے، اور خاص مریدوں میں شامل ہوگئے۔ اندر باہر اب بھی میر صاحب مختار ہیں۔ ان کی اس الٹا پلٹی کو خود مسیح قادیان نے بھی ازالہ اوہام صفحہ ۸۰۹ پر قبول کیا ہے اور اس کو ایک ابتلاء قرار دیا ہے۔ اب انہیں میر صاحب نے خسرانہ جوش میں آکر اوس داماد بقول خود دجال کے لئے سب مسلمانوں کو خصوصاً اہل دہلی کو دعوت کی ہے اور علماء دین کو بت پرست، گد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ھے، کافر، اندھے، ظالم وغیرہ خطابات عنایت کئے ہیں۔ ختم نبوت محمدی سے بالکل چشم پوشی کر کے دیدہ دانستہ کوری اختیار کر لی، پھر اس خسرانہ جوش کا نام دعوت الحق رکھا ہے۔ چونکہ دعوت کے لئے اجابت ضروری ہے اس لئے اطلاعاً پیش ہے

اجابت دعوت

واہ مسیح کے سسرے ناصر
دین میں خاسر عقل میں قاصر
ہو دجال سے تیری بیعت
اس پر کرے تو حق کی دعوت
یاد ہے جب تو گھبراتا تھا
لڑکی دے کر پچھتاتا تھا
تو دجال تھا اس کو کہتا
پاس ہمارے روتا رہتا
نسخہ بازی کا تھا شاکی
تو ہی ڈوبا شان خدا کی
تجھ میں بھی تصویر پرستی
لعنت حق تھی یوں برستی
مانتا تھا تو حدیث اور قرآن
ختم نبوت پر تھا ایمان
پہلے خاصا مومن تھا تو
کفر کیا پھر تو نے بدگو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر ایک بنا تو مومن
کافر ہو گیا آخر لیکن
روز بروز اس میں ہے زیادہ
اب مشکل ہے ترا اعادہ
ہو گئی اہل حدیث سے نفرت
ہو گیا منکر ختم نبوت
بن گیا وہ دجال اب مرسل
سچا ہے آج جو کاذب تھا کل
اوس کو نبی اب تو نے بنایا
کچھ بھی خدا کا خوف نہ آیا
سنتا ہے تقریریں اس کی
بیچتا ہے تصویریں اس کی
کاغذی اس کے بت ہیں بکتے
چھپتے ہیں دجالی نکتے
ایک روپئہ چھ آنے قیمت
ہوتی ہے البدر میں شہرت
اک بت گر اک بیچنے والا
کیا روزی کا ڈھنگ نکالا
میر تیری تصویر پرستی
اور ابھی تو ہوگی سستی
ہے مختار تو اس کے گھر کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھیدی جھوٹے پیغمبر کا
ملک و زمین جو تھی دجالی
بیٹی کے نام وہ رہن رکھوالی
دعوت حق یہ تو نے کیا کی
دین کی شرم نہ کچھ دنیا کی
لوگوں کو تیرا یہ بلانا
ہے دجال کے دام میں لانا
پنشن ہو گئی تیری تھوڑی
پیٹ کی خاطر ہے یہ دلیری
طبع براہین کے وہ وعدے
سچ کہہ جھوٹے تھے یا سچے
تو نے ہی کھولا بھید یہ ہم پر
جھوٹا ہے یہ دجال سراسر
مضمون چوتھی جلد سے آگے
لکھا ہے کچھ نہیں جھوٹ ہیں وعدے
تین سو اس کی جزیں بتانا
پیٹ کے بھرنے کا ہے بہانا
لوگو اس کے دم میں نہ آؤ
ہوش کرو دیکھو بچ جاؤ
جب تک تھا معقول گذارا
گھر میں ملتا تھا خاصا چارا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوس کی نہیں تھی پروا تجھ کو
بلکہ وہ کچھ کھاتا تھا تجھ کو
اب آخر معذور ہوا تو
دین سے اس لئے دور ہوا تو
اوس کی لگا تعریفیں گانے
بیٹھا در پر ڈھول بجانے
دلی میں بھی میر ہی تھا تو
قادیان میں اب میر بنا تو
حلفیہ ظاہر ہے کیا حاصل
ظاہر صورت ہے کیا حاص
وصف ہیں جب دجالوں سے
حاصل رنگت اور بالوں سے
ایسے بال اور رنگت والے
دنیا میں ہیں بہت منہ کالے
کس کام آئیں بال اور رنگت
اوپر سے جب برسے لعنت
لعنت بھی منہ مانگی پائی
جس سے ہے آگاہ ساری خدائی
جھوٹی پیشین گوئیاں کرکے
ہے دجال بچا مر مر کے
رسّا گلے میں اور منہ کالا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹوکرا سر پر لعنت والا
جینے کے ہیں کوئی یہ سامان
پر بے شرمی تیرے قربان
جس کے سہارے پر ہیں جیتے
اچھا کھاتے اچھا پیتے
لعنت اس کھانے پینے پر
اس بے شرمی کے جینے پر
کرتا ہے کیا دجال شرارت
دی عیسی نے میری شہادت
نام محمد کا ہے جلالی
میرا ہے احمد نام جمالی
وہ تھا لڑائیاں مارا کرتا
میں ہوں رفق و مدارا کرتا
ذکر جمالی اور جلالی
ہے یہ ایک نئی دجالی
اب جو بنا ہے آپ محمد
کرتا ہے پہلی بشارت کو رد
اپنی کشتی آپ ڈبو دی
شیطانی تزویر ہے بودی
نام تھا پہلے غلام احمد
پھر لے لیا مقام احمد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن کے مثیل عیسے مریم
اب کم بخت ہے ان سے بھی افضل
ان کے تو حصے میں ناکامی
اور یہ ہے مثیل مرسل نامی
جو الہام رسولوں کے تھے
یہ سمجھا وہ آپ نہ سمجھے
اس کا تو کن ہے کن خدا کا
شرک ہیں لیک اعجاز مسیحا
عیسی بھی تو آنے نہ پائے
اون سے افضل مرسل آئے
ان سے ٹوٹی ختم نبوت
یہ پیدا ہو کچھ نہیں دقت
احمق پھنس گئے اس کی بڑ میں
ماری کلہاڑی اپنی جڑ میں
دین نبی سے کیا تبرّا
خوب دیا دجال نے بھرّا
دیکھو کیسی قسمت پھوٹی
ان پر غضب کی بجلی ٹوٹی
ظالم بنا خدا کا بیٹا
عیسے کو بھی ساتھ لپیٹا
پہلے تھے ایک درخت کے دو پھل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب ہے ظالم ان سے افضل
دجل فریب دغا اور دھوکا
دل نہیں ایک بدی سے روکا
ہاں یہ سچ ہے کہ نیکوں کی
بعض بروں نے ہے بد گوئی کی
لیکن جس کو برا کہے دنیا
کیا ہے ضرور ضرور ہو اچھا
گر یہ سچ ہے تو سب سے بڑھ کر
چاہیے نیک ابلیس ستم گر
اچھا برا کاموں سے عیاں ہے
ظاہر کب محتاج بیان ہے
ختم رسل کے بعد پیمبر
بننے سے کیا کام ہے بدتر
آپ خدا کا بیٹا بننا
چیلوں سے کہلانا آمنّا
پھر جو مسلمان روکیں اس پر
کافر ان کو بنائے کافر
ناصر میر! بتا دے سچ سچ
بات کی اپنے مت کے جنو پچ
کیا تعلیم مسیح یہی ہے
جس پر تو نے دعوت کی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا کچھ اور بھی ہے! تو کیا ہے
کیا سیکھا ہے تو نے زیادہ
خام طبیعت عقل کے سادہ
عیسا مر گیا مرزا ہے عیسا
کہتے ہیں نیچری ملحد کافر
عیسا مر گیا سولی چڑھ کر
تم ہوئے اس میں ان کے مضاہی
بکتے ہو یوں واہی تباہی
بڑھ کر کیا بات اور نکالی
ہاں یہ مسیحیت دجالی
سولی پر لٹکا ہے عیسی
چوروں کے ساتھ ملا ہے عیسی
نیچری بڈھا لکھ گیا ہے سب
جو تم کو الہام ہوا اب
وہ الحاد الہام تمہارا
کچھ شرماؤ دل میں خدا را
مـــــا صـــــلبـــــو، صـــــلبـــــو ٹھہرایا
کی تحریف اور خوف نہ آیا
گاہ انہیں شام میں دفناتے ہو
پھر کشمیر میں لے جاتے ہو
جھوٹے ہو جھوٹے کا حافظہ کچا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے مشہور مقولہ سچا
یا رب ان کے شر سے بچانا
مکاروں کے ضرر سے بچانا
دل سے سنو سعادت مندو
ایک نصیحت رب کے بندو
ختم رسل کا ہے یہ فرمان
جو درماندوں کا ہے درماں
احمد ذی شان مرسل رحمان
جس کا ہدایت نامہ ہے قرآن
مطلبی مدنی اور مکی
جس کی شریعت سب سے پکی
ہے ہر بات یقینی اس کی
حق تعلیم ہے دینی اس کی
ہم پر رؤف رحیم وہ پیارا
جس سے مٹا دکھ درد ہمارا
خیر اندیشی ہے جس کا پیشہ
حق سے صلوۃ و سلام ہمیشہ
اس پر آل اصحاب پر اس کے
یوں ہم کو آگاہ کیا ہے
سب کے لئے اعلان کیا ہے
پچھلے دن سے پہلے پہلے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب کے دل میں زعم ہو ایسے
میں ہوں نبی رسول کا
یاد رہے یہ تم کو لیکن
میرے بعد نبی نہیں ممکن
ختم نبوت ہو گئی مجھ پر
یعنی حق نے کیا ہے مقرر
آپ کے بعد نہ ہوگا پیدا
کوئی نبوت پانے والا
ہوتا کوئی تو اس کے لائق
سب سے عمر فاروق تھا فائق
جب نہ نبوت پائی عمر نے
پھر کون آئے نبوت کرنے
پہلا ہی کوئی آئے تو آئے
جس کو معین حق فرمائے
ختم نبوت نے فرمایا
ہے یہ صحیح حدیث میں آیا
موسیٰ بھی گر ہوتے جیتے
میرا ہی جام اطاعت پیتے
قبل قیامت عیسیٰ آئیں
اس امت کی شان دکھائیں
اور ان کا آنا پھر ہے ضروری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تا کہ نبوت ہو نہ ادھوری

جیسا ہے ان پہ ہمارا ایمان

لائیں یہود و نصاری ایمان

جب خدمت سے فراغت پائیں

یاں سے پھر رحلت فرمائیں

جن کے مبشر بن کے تھے آئے

قبر میں ہوں ان کے ہمسائے

ہو صدیق و شہید نبی کا

ساتھی بندہ صالح چوتھا

تیس وہ لعنت پانے والے

جھوٹے نبی کہلانے والے

سب سے جھوٹا ان جھوٹوں کا

کانا دجال آخر ہوگا

جب وہ آئے خدا کہلائے

شعبدے کچھ لوگوں کو دکھائے

جاہل دوڑیں اس کے پیچھے

یا رب امن دے اس کے شر سے

کفر ہو لکھا منہ پر ظاہر

جس کو پڑھیں ایمانی ماہر

حشر میں ان پڑھ لوگ بھی جیسے

اپنا عمل نامہ پڑھ لیں گے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیسی اتریں قتل کو اس کی
چرخ سے فوق منار دمشقی
اور ہو امام مسلمانوں کا
ان سے پہلے زیب مصلا
اس کے پیچھے نماز گزاریں
پھر کانے دجال کو ماریں
دیکھ کے ان کو وہ گلتا جائے
سامنے آنے کی تاب نہ لائے
کھا لے آخر ان کا برچھا
ہو کر رہے نوشتہ پورا
یا رب ان فتنوں سے بچا لے
ہم کو نہ کے جئو ہمارے حوالے
ہم ہیں تیرے بندے بچارے
چاہے تو بخشے چاہے مارے
مار سے تیری پناہ ہے تیری
کی جئو قبول اک عرض یہ میری
رکھ مجھے اپنے حفظ و امان میں
تجھ سے خوش ہوں دونوں جہاں میں
مجھ میں بل نہیں اور نہ طاقت
کوئی نہ خوبی ہے نہ لیاقت
تو نے وجود عدم سے بخشا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو نے بنایا میرا نقشہ
پھر ایمان عطا فرمایا
ختمِ رسل کا بخشا سایہ
بخشی اس کی تابع داری
کیا کروں اس کی شکر گذاری
میں تیرے فرمان کے قربان
اس تیرے احسان کے قربان
ہر دم ہے یہ تمنا جی کی
سنت پر رہوں تیرے نبی کی
گرچہ گناہ خطا اور نسیان
رکھتا ہوں بے حد پایان
دیکھ کے تجھ کو سب سے ارحم
لب پر ہے رب اغـــــفـــــر و ارحـــــم
صادق مومن مجھ کو بنا کر
خاص خزانے میں سے عطا کر
خالص نیت پاک ارادے
بلا تکلف سیدھے سادے
عرض کی تجھ سے حاجت کیا ہے
دل کا بھید بھی تجھ پہ کھلا ہے
ادعـــــونـــــی بھی چونکہ ہے فرمان
اور تکبر موجب حرمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بندگی اس کی ہے متقاضی
مولا چاہیے ہر دم راضی
پس وہ مانگنا مجھ کو سکھا دے
اور طرف کا دھیان چھڑا دے
تو ہی یاد ہو تجھ کو پکاروں
تیرے ہی در پر آہیں ماروں
یوں ہی رہوں جب تک رہوں جیتا
چلوں تو جام شہادت پیتا
میں ہوں اس دم تجھ سے راضی
تو اے مالک مجھ سے راضی
قبر میں جب رکھ جائیں مجھ کو
میرا مونس وحشت تو ہو
آئیں جب کہ نکیر اور منکر
تجھ کو پکاروں آہٹ سن کر
شکل نبی جب سامنے آئے
سعدی تیرا فدا ہو جائے
جائیں سلا کر جیسے دلہن
محشر میں پھر ہو یوں سامان
میرا ہاتھ نبی کا داماں
کوثر کا وہ جام پلا دے
جو دل کی سب پیاس بجھا دے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بندوں میں تیرے ہو کر شامل
جنت میں ہو جاؤں داخل
میں اور سارے لواحق میرے
قرب نبی میں لگائیں ڈیرے
ہوں فردوس میں مہمان تیرے
تیری رحمت سب کو گھیرے
باقی کوئی نہ ہو اندیشہ
ہم سے تو راضی رہے ہمیشہ
جنت خلد میں پائیں بسیرا
ہوتا رہے دیدار بھی تیرا
واں کچھ خوف نہ کوئی غم ہو
تیری حمد و ثنا ہر دم ہو

(ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۱۶ نومبر ۱۹۰۳ء نمبر ۴۳ جلد ۲۱ و ۲۳ ص ۱ تا ۶)

فرانسیسی مسیح ڈاکٹر ڈوئی اور اس کی دعا کرنے کی کل

ڈاکٹر ڈوئی کے کیریکٹر سے ناظرین اچھی طرح واقف ہیں۔ ان کا ذکر ضمیمہ میں بمقابلہ قادیانی مسیح بار ہا ہوا ہے۔ روزانہ پیسہ اخبار میں ان کی تصویر اور دعا کرنے کی کل کا فوٹو معہ کوائف شائع ہوا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مسیح بننے کی سائنس میں ابھی مرزا جی ادھورے ہیں، گویا فرانسیسی مسیح کے مقابلہ میں پرائمری تعلیم پا رہے ہیں۔ بہتر ہو کہ چندروز ڈاکٹر ڈوئی کو اپنا ماسٹر یا لیڈر بنائیں، پھر دیکھیں کیسا چوکھا رنگ نکلتا ہے۔ ڈاکٹر ڈوئی کی نسبت لکھا ہے کہ وہ اپنی دعا کرنے کی کل کے ذریعے سے فی گھنٹہ کئی ہزار آدمیوں کو آسمانی باپ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجلاس سے بخشش کا سارٹیفکیٹ دلوا سکتا ہے۔مرزا جی نے تو ابھی تک ایسی ایک کل بھی ایجاد نہیں کی۔ لے دے صرف ایک مینار کی بنیاد ڈالی۔اوس کی تعمیر بھی ابھی تک ہوا پر ہے۔ بلکہ بدخواہوں کی بدولت اس میں روڑے اٹکے ہوئے ہیں۔افسوس اور نہایت افسوس۔وہ حالات یوں ہیں:

جو شخص (ڈاکٹر ڈوئی کے) نئے مذہب پر ایمان لاتا ہے، وہ اوس سے آمدنی کا عشر ضرور لے لیتا ہے۔ جب کوئی شخص اوس کی کثیر تعداد جمیعت اور اس کے سرمایہ پر خیال کرے گا، جو ایک معقول رقم ہے، تو اس کو تعجب ہوگا کہ اس شخص کے اندر کون سی صفت ہے، اور اس کے عقاید میں کیا جادو ہے، جس کے اثر سے اتنے آدمی اس کے گرد لوٹ پوٹ ہو رہے ہیں۔حتی کہ اس کے مرید ایسے خوش اعتقاد ہیں کہ اپنی آمدنی کا عشر ہمیشہ اوسے خندہ پیشانی سے ادا کر کے اسکے سخت قواعد کی پوری تعمیل کرتے اور اس کے جوش انگیز وعظ دل لگا کر سنتے ہیں اور اپنی تندرستی اور آسودگی اس کی دعا کی برکت سے سمجھتے ہیں، خواہ یہ دعا فی الحقیقت ان کے واسطے کی جائے یا ان کا صرف نام دعا کی مشین میں ہی چھپ جائے۔ایسی کارروائیوں سے ہم کو خواہ مخواہ بت پرستوں کا زمانہ یاد آ جاتا ہے۔ڈاکٹر ڈوئی کی مشین ایک زبردست آلہ ہے۔جب کبھی اس کا کوئی بیمار مرید صحت کا خواستگار ہوتا ہے، تو وہ صرف خط میں لکھ دیتا ہے کہ میں بیمار ہوں اور آپ کی دعا چاہتا ہوں۔جب نبی صاحب کو فرصت ہوتی ہے تو وہ ایسے خطوط کی ٹوکری پر نظر ڈالتا ہے اور ہر خط کو ایک منٹ کے لئے اوپر اٹھاتا ہے اور دعا پڑھتا ہے۔پھر وہ خط کو ایک مشین میں جس میں ربڑ سٹامپ لگی ہوئی ہے، ڈال دیتا ہے اور اپنے ہاتھ کے انگوٹھے سے دستہ کو گھماتا ہے۔جس سے اوس خط پر یہ الفاظ چھپ جاتے ہیں کہ تمہارے لئے تین بجے دعا مانگی گئی۔ بیمار اوسی وقت سے اپنی صحت تصور کرنے لگتا ہے۔لیکن ڈاکٹر ڈوئی کیلئے ایک بدقسمتی یہ ہے کہ بعض اوقات راسخ الاعتقاد مریدوں کو بھی صحت نہیں ہوتی۔مگر یہ ایسا چالاک اور فطرتی شخص ہے کہ اپنی ناکامی کو بھی کامیابی کے پیرایہ میں دکھاتا ہے۔ایک دفعہ اس کی حقیقی بیٹی کوئی چیز سپرٹ کے چولھے پر گرم کر رہی تھی، کچھ بھول ہوگئی تو بے رحم والد نے تاکیدی حکم دے دیا کہ اسی سپرٹ سے اوس کو جلایا جائے۔وہ جل کر اوسی روز مر گئی۔اس کی نافرمانی سے مریدوں کو عبرت ہوئی۔اس نے کہا کہ بعد سزا دہی کے میں نے اور اس کے تمام بزرگوں نے اس کی جان بخشی کے لئے سفارش کی لیکن قبول نہ ہوئی۔شہر جیحون میں طبیب اور شراب خانہ اور دواخانہ کام تک نہیں یہاں تک کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوڈا واٹر بھی نہیں مل سکتا، تاہم جعلی پیغمبر کا رسوخ پھیلا ہوا ہے اور شہر معمولی رفتار سے ترقی کرتا جاتا ہے۔ اس شہر میں لیس کی بڑی تجارت ہے اس لئے کہ ڈوئی بڑا دوراندیش تاجر ہے اور ایسا نبی ہے کہ اپنے ذاتی فائدہ کو پہلے تاڑ لیتا ہے۔ جاننے والے کہتے ہیں کہ اس کی کامیابی فصاحت اور مضبوطی دلائل پر منحصر نہیں بلکہ اس گرم جوشی اور کشش پر ہے جو ملنے والے کو اسکی صورت دیکھنے سے پیدا ہوتی ہے۔ جب وہ بولتا ہے تو بعض سامعین کو اس کے الفاظ سنائی نہیں دیتے۔ وہ صرف اپنی نظر اس کے چہرہ پر جمائے رہتے ہیں اور اوس کی اوضاع چمکدار آنکھوں اور عالمانہ ابروؤں پر فریفتہ ہو جاتے ہیں۔ جب وہ اپنے شاندار کلمات ختم کر کے بیٹھ جاتا ہے تو سامعین بے خودی سے ہوش میں آتے ہیں۔ مگر اس پر اعتراض کرنے کی کسی کو جرأت نہیں پڑتی یا عقل نہیں آتی۔ پچھلے دنوں وہ نیویارک میں معہ اپنے ۳۰۰ حواریوں کے بدیں غرض آئے تھے کہ خدا کے کلام کے واسطے چندہ وصول کریں۔ حواریوں نے میڈیسن کے میدان میں کھانا کھایا اور مختلف سستے بورڈنگ ہاؤسوں میں رہنے کو چلے گئے، لیکن خود معہ اپنی بیوی کے ایک فیشن ایبل ہوٹل میں اترے۔ آپ نے پولیس میں اطلاع لکھوائی ہے کہ میری بیوی کا بروچ جس کی قیمت ساڑھے چار ہزار روپیہ ہے، گم ہو گیا ہے۔ غالباً کسی نے استقبال کے وقت اوڑا لیا۔ (ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۱۶ نومبر ۱۹۰۳ء نمبر ۴۳ جلد ۲۱ و ۲۳ ص ۱ تا ۶)

ایک پنجابی نبی

اخبار پانیئر کے جس مضمون کا ذکر ہم نے مجمل طور پر کیا تھا، کرزن گزٹ میں اس کا پورا ترجمہ حسب ذیل چھپا ہے۔

جو لوگ چشم بینا رکھتے ہیں یا اس تماشا گاہ کی آنکھ کھول کر سیر کرتے ہیں، اون کو خطہ زمین پر عجائبات نظر آتے ہیں۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ ہندوستان میں ایک اور نبی کی ضرورت تھی۔ گورنمنٹ کی جانب خیال کیا جائے تو کیا ہی اچھا ہوتا۔ اگر فرانس کی رعایا کی طرح یہاں کے بھی لوگ لاپرواہ یا بے غرض ہوتے، یہاں تو ذرا سی مذہبی بات بھی ایسی ہو جاتی ہے جیسے بھس میں چنگاری۔ یہ بات صرف سربرآوردہ یا خاص لوگوں ہی میں نہیں بلکہ عام ہے۔ سوڈانی شمالی اور سرحدی فرقوں کی زندہ مثالیں موجود ہیں۔ ایم جیولس بولیس فرانسیس سیاح نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں والوں کی نسبت حسب ذیل رائے قائم کی ہے:

مذہب کا پاس بالکل نہیں، تصوف پھیلا ہوا ہے جس کو وہ اپنے زعم باطل میں مجذوبوں کا عقیدہ کہتا ہے۔ اکثر لوگ افیمی ہیں۔ ان کے خسائل و عادات غیر معمولی بچوں کے سے دیرینہ اور روبہ تنزل ہیں۔

پانیئر لکھتا ہے کہ اس نے یہ مذمت انگریزوں کی کی ہے، اور ہندوستانیوں کی نسبت عمدہ رائے قائم کی ہے۔ ایم بولیس نے آگے چل کر سب کو ایک لکڑی ہانکا ہے کہ یہ لوگ اوس وقت ترقی کر سکتے ہیں جب کہ منشیات سے پرہیز کرنا اور بے غرضی ہم سے سیکھیں۔ منتشر الخیالی چھوڑ دیں اور اپنی طاقت کے موافق مغربی طریقہ اختیار کریں۔ ایک خطرہ ملک میں یہ پھیلا ہوا ہے کہ بے حساب مذہبی تحریکیں ہوتی رہتی ہیں حالانکہ گورنمنٹ ہند نے اپنی حکمت عملیوں سے دینی حرارت یا تعصب کو بہت کچھ دبا دیا ہے۔ آپ بتائیں کہ پنجاب کے علاوہ دوسرے صوبوں میں کتنے انگریزوں کو اس بات کا علم ہے کہ پنجاب میں احمدیہ تحریک ہو رہی ہے حالانکہ اسلام میں جو دو بڑی تحریک یا رخنہ اندازیاں ہوئیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کل ہندوستان میں چار نئے گروہ پیدا ہوئے ہیں۔ ممالک متحدہ اور بنگال میں علی گڈھ والے اور برہم سماجی دو گروہ ترقی کر رہے ہیں۔ یہ دونوں فرقے آزاد منش بے تعصب قدرت کے قائل اور گورنمنٹ کے خیر خواہ ہیں۔ جو لوگ ہندوستان کی بہبودی چاہتے ہیں ان کے پرسان حال نہیں ہوتے کہ یہ کیا کر رہے ہیں اور کس رنگ میں ہیں۔

مدت ہوئی کہ آریہ سماج اصلاح کے لئے بمبئی میں قائم کیا گیا تھا مگر اب وہ پنجاب میں ترقی کر رہا ہے اور اپنے کمال عروج پر ہے ہم اس وقت اس کے متعلق بحث کرنا نہیں چاہتے۔

اسلام میں فرقہ احمدیہ نے انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ یہ لوگ بالکل نئے عقائد کے پابند ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہم ملکی امن کے بدل خواہاں ہیں اور گائے کی طرح غریب اور حلیم الطبع ہیں۔ مگر ان کی حرکتوں پر ایک دو مرتبہ گورنمنٹ کو توجہ کرنی پڑی۔ ہنوز اس فرقہ کی تحریک پنجاب تک محدود ہے۔ اس کے پیرووں کی تعداد پر نظر ڈالنے کی سب سے پہلی ضرورت ہے۔ گزشتہ مردم شماری کی رو سے گیارہ سو جوان مرزا غلام احمد قادیانی کے پیرو ہیں۔ گویا دس ہزار کے قریب اس فرقہ کی مجموعی تعداد ہے۔ آہستہ آہستہ یہ لوگ ترقی کر رہے ہیں۔ اس کا آرگن تو یہ کہتا ہے کہ ہمارے ساتھ پچاس ہزار بلکہ ستر ہزار آدمی کا گروہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حال میں ۳۶ صفحہ کا ایک پمفلٹ شائع ہوا ہے جس کا نام مرزا غلام احمد مہدی مسیح قادیانی ، ہے ۔اسکے مصنف لاہور کے پادری ایچ ڈی گریسوولڈ صاحب فلسفہ کے ڈاکٹر ہیں ۔،اس رسالہ میں معمول سے زیادہ سخت الفاظ کا استعمال کیا گیا ہے،مگر جو کچھ لکھا ہے وہ بادی النظر میں صحیح اور درست معلوم ہوتا ہے۔

قادیان ضلع گورداسپور میں واقع ہے۔وہاں ایک پینسٹھ سالہ آدمی رہتا ہے جس کی صورت بزرگوں کی سی ہے۔چہرہ مسخر القلوب اور عقل تیز ہے۔یہ مرزا غلام احمد رئیس قادیان ہیں،اسی وجہ سے قادیانی کہلاتے ہیں ۔فرقہ احمدیہ کے بانی اور سردار ہیں۔ذات سے مغل ہیں۔چار صدی گذریں بابر کے عہد سلطنت میں ان کے بزرگ سمرقند سے آئے تھے،موروثی پیشہ دوا فروشی ہے۔

غلام احمد نے اپنے مختصر رسالوں میں لاف زنی اور چٹّی پٹّی ادویات کے ذرائع سے وباء کے زمانہ میں بہت کچھ کر ڈالا۔آخر کار گورنمنٹ نے دست اندازی کر کے اس کی کاروائی کو بند کیا۔اس کا خاندان غدر میں خیر خواہ تھا۔چنانچہ سرلیپل گریفن نے اپنی کتاب رؤسائے پنجاب میں بھی ذکر کیا ہے۔

یہ دعوی کرتا ہے کہ میں گورنمنٹ انگلشیہ کا بڑا خیر خواہ ہوں،مگر یہ دعوی بالکل تسلیم نہیں کیا جاتا۔یہ کہتا ہے کہ میرا فتوی جہاد کے خلاف ہے۔پانچ سال ہوئے سرمیگورتھ ینگ کو ایک میموریل میں اس نے لکھا تھا کہ جہاد کے مسلمہ مسئلہ سے انکار کرنا ہی مجھ کو مسیح موعود اور مہدی مان لینا ہے۔

پادری صاحب کہتے ہیں کہ اہل اسلام میں تعصب اور مذہبی جوش کا میلان نہ ہوتا تو یہ مذہب بہت ہی اچھے عقیدہ کا ہوتا جیسا کہ ہم کو بہت سے معزز و محترم اصحاب کی ملاقات سے معلوم ہوا۔(سبحان اللہ اس مقدس مذہب کی عظمت اسی سے ظاہر ہے کہ پادری صاحب کے قلم سے بے ساختہ اس کی تعریف نکل رہی ہے۔بدنام کنندہ نکونامے چند۔)ان کو دیکھ کر مذہب اسلام کے متعلق رائے قائم کر لینا سخت غلطی ہے۔مرزا صاحب کی تعلیم تعصب اور جہالت کے بند کھول رہی ہے اور اس کوشش میں ہے کہ مذہبی جوش جڑ بنیاد سے جاتا رہے۔

کسی تیز طرار مسلمان کا نام احمد ہونا ہی اس کیلئے قیامت ہے کیونکہ قرآن شریف میں آنے والے احمد کی پیشین گوئی درج ہے۔لکھا ہے کہ عیسی نے فرمایا کہ اے بنی اسرائیل لاریب میں خدا کا رسول ہوں اور اسلئے بھیجا گیا ہوں کہ خدا کے احکام کو مضبوط کروں جو مجھ سے پہلے آچکے ہیں اور اوس رسول کا اعلان دوں جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے بعد آئے گا اور جس کا نام احمد ہوگا۔

اس آیت کا اسلامی تاریخ پر کچھ اثر نہیں پڑا، بڑا اتباہ کن۔ سوڈانی مہدی بھی احمد نامی تھا۔ ہندوستان میں بھی چار احمد مذہبی سردار ہو چکے ہیں۔ ا۔ شیخ احمد سرہندی۔ ۲۔ سید احمد غازی بریلوی جو امام مہدی تھا اور جس نے ۱۸۲۷۔۱۸۳۱ء میں سکھوں کے خلاف جہاد کیا تھا۔ ۳، سید احمد خان۔ ۴۔ قادیانی رسول (مگر یہ تو غلام احمد بیگ ہے نہ کہ نرا احمد۔ تاہم نہ صرف احمد بلکہ تمام انبیاء سے اپنے کو برتر سمجھتا ہے)

غلام احمد کے خاندان میں تعصب تو نہیں مگر لالچ ضرور ہے۔ اسکا چچازاد بھائی امام الدین پنجاب کے مہتروں (حلال خوروں) کا گرو بن بیٹھا۔ اس طرح ایک بھائی دوسرے کے خلاف چلتا ہے۔ اسی موضع قادیان میں مہتروں کا سالانہ ہجوم یا میلہ ہوتا ہے، غلام احمد وہاں کا کارکن ہے۔ اس کے اصول چار ہیں۔ تعلیاں، (پیش گوئیاں؟)۔ مناظرے، مباحثوں کے مطالبے۔ قادیان میں اس کا ایک کتب خانہ اور ایک مطبع ہے۔ اردو میں الحکم شائع کرتا ہے اور انگریزی میں ریویو آف ریلی جنز یعنی مذاہب کی تحقیق۔ اس کے بیان کے موافق اس نے گزشتہ بائیس سال میں تخمیناً پچاس کتابیں عربی و فارسی اردو میں تصنیف کی ہیں جو علاوہ ہندوستان کے ایران، عربستان، کابل، سیریا اور مصر میں بھی شائع کی گئی ہیں۔ اس نے دنیا بھر کے مصنفوں کو ایک کھلی چٹھی میں مخاطب کر کے لکھا ہے کہ میں آپ کو نئی بات بتاتا ہوں کہ عیسیٰ مسیح کشمیر میں مرے تھے اور ان کا مقبرہ آج تک وہاں موجود ہے۔

ہندوستان کی مذہبی تاریخ میں تصویر کے سے رنگ وروغن ہیں۔ جماعت خوجہ جا بجا پھیلی ہوئی ہے اس میں نہ کوئی مذہبی پابندی ہے نہ تعصب، اور ڈر کے مارے حج کرنے کو بھی نہیں جاتے کہ کہیں سنیوں کے ہاتھوں جان سے نہ جاتے رہیں۔ دو عجیب مخلوط گروہوں کے پیروان کا نام خوجہ رکھا گیا ہے۔ ایک وشن (ہندو) دوسرے علی ہز ہائی نس آغا خان جی سی ایس آئی۔ ہمارے شاہی خاندان کے جوان دوست کا یہ گروہ معتقد ہے۔ قانون کی رو سے یہ حضرت علی کی اولاد میں سے ہیں اور جیسا کہ ایک مقدمہ میں ثابت ہوا ہے یہ سیریا کے ایک ضعیف پہاڑی کی نسل سے ہیں جس کے نام سے مجاہدین وغیرہ کانپتے تھے اور جو قزاقوں کا سردار مشہور تھا۔ بغیر کسی ایسی حیثیت کے جیسی کہ آغا خان کی ہے اور بغیر کسی تاریخی واقعہ کے غلام احمد بھی ان کی طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشہور ہونا چاہتا ہے اور اسی وجہ سے مسیح اور مہدی ہونے کا فوراً دعوی کر بیٹھا ہے۔ اور ثبوت میں کہتا ہے کہ عیسی صلیب پر نہیں مرے بلکہ فی الحقیقت ہندوستان میں آ کر ایک سو بیس سال کی عمر میں بمقام کشمیر فوت ہوئے اون کا مقبرہ سڑک خان یار کے قریب سری نگر میں موجود ہے۔

مرزا قادیانی اپنی شان میں لکھتا ہے کہ میں ایک سچی بات کے اخفاء کا گناہ گار ٹھہروں گا اگر میں اس بات کا اظہار نہ کروں کہ جو نبوت باری تعالی نے مجھ کو بخشی ہے وہ تقدس اور طاقت اور راستی میں اس رسالت سے کہیں زیادہ ہے جو مسیح کی مہمل پیش گوئیوں پر مبنی تھی۔ میں خدائے برتر کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جن الفاظ کا میری شان میں الہام ہوا ہے، وہ اون الفاظ سے بہت زیادہ وزنی اور مقدس ہیں جو مسیح کے متعلق انجیل میں مندرج ہیں۔

باوجود ان بیہودہ خیالات کے غلام احمد میں ذرا بھی تعصب نہیں۔ خوش عقیدہ اہل اسلام نے اس کو اپنی برادری سے خارج کر دیا ہے، اور یہ لقب دیئے ہیں: کافر، دجال، ملحد، مرتد، کذاب۔ مگر اس کو ذرہ بھی پرواہ نہیں کہ کہتی ہے مجھ کو خلق خدا غائبانہ کیا۔ بلکہ مسلمانوں کے سر اوہام پرستی کی تہمت دھرتا ہے۔ لکھتا ہے کہ تم پیروں کے ہاتھ بک گئے ہو۔ قبریں پوجتے ہو۔ جہاد کا عقیدہ رکھتے ہو۔ اور جاہل ملاؤں کے ساتھ ہر جگہ جانے کو رضامند ہو۔ غلام احمد ایشیائی تعلیم سے ناواقف نہیں معلوم ہوتا۔ یہ پہلا مسلمان ہے جس نے عبرانی تعلیم کے قالب میں روح پھونکنے کی کوشش کی ہے۔ اس وقت ہم کو اس سے بحث نہیں، وہ جس طرح چاہے مسلمانوں اور عیسائیوں سے جھگڑے مول لیتا پھرے، مگر ڈاکٹر ڈوئی کے واقعہ کو خیال کریں تو وہ اپنے طریق کا سچا نبی ہے سینکڑوں پیش گوئیاں اس کی سچ ثابت ہو چکی ہیں اور ہزاروں غلط نکلیں۔ پہلے اس کی اکثر پیش گوئیاں اس قسم کی ہوا کرتی تھیں کہ کسی خاص تاریخ سے پہلے فلاں شخص مر جائے گا، یا اسکو کوئی سخت صدمہ پہنچے گا۔ آخر کار اسٹنٹ کمشنر نے اس کو مجبور کیا کہ وہ آئندہ ایسا نہ کرے۔ پھر بھی اس نے اس قسم کی ایک سو اکیس پیش گوئیاں کیں۔ اسکی شہرت اوس پیش گوئی سے زیادہ ہوگئی جس میں اس نے یہ ظاہر کیا تھا کہ پنڈت لیکھرام اسکا مخالف مر جائے گا اور اس کے بعد وہ قتل ہو گیا۔ ۱۸۹۳ء میں امرتسر کے عیسائیوں کے مباحثہ میں اسکو چنداں کامیابی نہ ہوئی۔ ضعیف مسٹر آتھم اسکی تاریخ مقررہ سے کچھ دن بعد مرا۔ بہت سی پیشین گوئیاں اس کی تولد فرزند کی بات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھیں، مگر لڑکیاں ہوئیں اور اس کی پیشین گوئیاں غلط ثابت ہوئیں۔

فرقہ احمدیہ کا موجودہ سربراہ بہمہ صفت موصوف ہے لیکن اس کی آئندہ ترقی اس بات پر منحصر ہے کہ اس کو آئندہ کیسا افسر ملتا ہے اور غلام احمد کا جانشین قانون کے پنجہ سے بچنے کی قابلیت رکھتا ہے یا نہیں۔

ڈاکٹر ریوولڈ آخر میں یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ پنجابی نبی فریبی نہیں ہے اور نہ فاتر العقل ہے مگر خود فریب ہے۔ ایک افغانی بکس والے نے مرزا غلام احمد قادیانی کی نسبت کیا خوب کہا ہے کہ امیر کابل یہاں کے حاکم ہوتے تو بہت جلد مرزا صاحب بے سرے ہوجاتے۔ انگریزی راج میں جو جس کے دل میں آئے کرے۔ شیر بکری ایک گھاٹ پانی پی رہا ہے۔ (ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۳ء نمبر ۴۴ جلد ۲۱ و ۲۳ ص ۱۔۵)

عوام آسمانی باپ کے لیپا لک کا شکار کیوں بنتے ہیں

عوام جب دیکھتے ہیں کہ کسی ذی علم عاقل فہیم نے آسمانی باپ کے لیپا لک کی حلقہ بگوشی اختیار کر لی ہے تو وہ متعجب ہو جاتے ہیں۔ ہم نے دیکھا ہے کہ اکثر لوگ ایک شخص کی ظاہری وجاہت علمی قابلیت وغیرہ دیکھ کر خود بھی قعر گمراہی وضلالت میں جا رہے ہیں اور دوسروں کو بھی اپنے ساتھ لیا ہے چنانچہ ہمارے شہر کے اکثر عوام مولوی حافظ سید علی میاں خان کی شرافت خاندانی ذی علمی وغیرہ کا دھوکا کھا کر آسمانی باپ کے لیپا لک کی غلامی میں داخل ہو گئے۔ ہم مانتے ہیں کہ حافظ صاحب موصوف ذی علم ہیں، وجیہہ ہیں مگر ساتھ ہی گم کردہ' صراط مستقیم ہیں۔

ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ کسی کی ظاہری وجاہت شرافت ذی علمی وغیرہ سے یہ کیونکر سمجھ لیا جائے کہ شیطان ان کو نہیں بہکا سکتا اور جو راہ اس نے اختیار کی ہے وہی راہ راست ہے۔ بڑے بڑے ذی علم شیطان کے دام میں آگئے، اور مخلوق خدا کی گمراہی و بے دینی کا بھی باعث ہوئے۔ علم کی پوچھیے تو کیا آسمانی باپ کا لیپا لک جاہل ہے۔ ہرگز نہیں پھر وہ کیوں گمراہ ہوا اور کیوں اس نے مخلوق خدا کو گمراہ کر رکھا ہے۔ ہمارا مطلب یہ ہے کہ کسی کو پڑھا لکھا قابل دیکھ کر یہ سمجھ لینا کہ جو کچھ یہ کر رہا ہے صحیح ہے اور جو راہ اس نے اختیار کی ہے راہ راست ہے بالکل خام خیالی ہے۔ جن لوگوں نے مذہبی معاملات میں اپنی عقل اور سمجھ کو راہ نما بنا لیا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور باوجود کم علمی یا بے علمی کے علماء سے سروکار نہیں رکھتے، جو جی چاہتا ہے کرتے ہیں وہ کبھی صراط مستقیم پر قائم نہیں رہ سکتے۔ معمولی لکھے پڑھے کا یہ کام نہیں کہ وہ کسی غیر مذہب کے عالم وفاضل اور خوش بیان وخوش تقریر سے باتیں کرے۔ یہ علماء کا کام ہے۔ جو شخص حافظ سید علی میاں خان سے گفتگو کرتے ہیں وہ سخت غلطی پر ہیں۔ ان کو چاہیے کہ اپنے علماء مستند سے مرزائی عقاید کے متعلق پوچھیں۔ علماء معتمدین میں سے اگر تسکین نہ ہو، تو دوسرے سے۔ لیکن جان بوجھ کر کسی ذی علم وقابل گمراہ سے بات چیت کرنی خطرناک ہے۔ آئندہ سے عموماً کل اہل اسلام اور خصوصاً مسلمانان شاہ جہان پور کو جو کچھ پوچھنا ہو، مولانا مولوی ابو یحی محمد مدظلہ ومولانا مولوی محمد کفایت اللہ صاحب مدظلہ واڈیٹر البرہان مولانا مولوی سید محمد میر اعظم شاہ صاحب مولانا مولوی محمد ریاست علی خان صاحب وغیرہ میں سے جس سے چاہیں مرزا قادیانی اور اس کے عقاید کے متعلق دریافت کرلیں۔ اور بس یہاں ایک اور بات کہہ دینے کے قابل ہے۔ سید علی میاں خان سے تو سمجھ دار مسلمان خود ہی علیحدہ رہتے ہیں لیکن ان چھپے رستم سے بہت ہی ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے جنہوں نے خدا کا خوف اور مخلوق کی شرم دل سے دور کردی ہے۔ بظاہر تو یہ کیفیت کہ گویا تلوں میں تیل ہی نہیں مسلمانوں کے پیچھے نماز بھی پڑھی جاتی ہے، ملنا جلنا، خلا ملا بھی ہے، لیکن باطن میں بظاہر خوش نما مگر کاٹے کا منتر نہیں۔ ہر وقت یہی فکر کہ کب موقع ملے اور کب چت کروں۔ مسلمانوں کو ایسے شخص سے بہت ہوشیار رہنا چاہیے۔ ہم مسلمانان شاہ جہان پور سے عموماً اور مولانا مولوی سید محمد نیاز احمد میاں خان صاحب اور مولانا محمد فخر الدین خان صاحب سے خصوصاً مستدعی ہیں کہ اس شخص کے مکر وفریب سے مخلوق خدا کو بچائیں اور اچھی طرح مطلع کردیں کہ یہ دین میں فتنہ گر ہے۔ ہم نے اس مرتبہ بہت خیال کیا ہے، اگر آئندہ توبہ نہ کی، یا کھلے طور پر اپنے مرتد ہونے کا اقرار نہ کیا، تو ہم سارا بھید اور اخبار کی ساری حالت اور یہ امر کہ وہ کیسے جاری ہوا، کیوں جاری ہوا، اور کن کن لوگوں کے ہاتھ میں ہے، سب قوم کے آگے رکھ دیں گے۔ دیکھو اب بھی باز آؤ، ورنہ بہت پچھتاؤ گے۔

اے اسلام کے شیدائیو، اے پیارے مذہب کے عاشقو! ہوشیار ہو جاؤ اور ان مرتدوں کو اچھی طرح پہچان لو۔ یہ تمہاری تاک میں ہیں۔ کبھی ان سے خلا ملا نہ رکھو، جو کچھ پوچھنا ہو، اپنے علماء سے پوچھو۔ تم ان سے کچھ سروکار نہ رکھو۔ اگر خدانخواستہ تم ایسا نہ کروگے اور باوجود کم علمی کے کسی مخالف ذی علم ومقرر سے گفتگو کرو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے تو بہت نقصان اوٹھاؤ گے، اور پھر کسی کے بھائی، کسی کے لخت جگر، اور کسی کے عزیز، اپنے مذہب سے ہاتھ اوٹھا کر آسمانی باپ کے لیپا لک کے حلقہ بگوشوں میں داخل ہو جائیں گے (خدا وہ دن نہ لائے)

اب میں ایک ضروری بات کہہ کر اس مختصر مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ ضمیمہ شحنہ ہند مرزائی طاعون کے واسطے تریاق ہے۔ مسلمانو! اگر تم کو اپنے مذہب سے محبت ہے، اگر تم اسلام کے شیدائی ہو، اگر تمہیں مرزائی مذہب کی اشاعت ناپسند ہے، تو اوٹھو اور خوشی کے ساتھ ضمیمہ شحنہ ہند خریدو۔ جہاں تک ممکن ہو اس کی ترقی اشاعت میں کوشش کرو۔ پھر دیکھو کہ مرزائی مذہب کی اشاعت کس طرح بند ہوتی ہے۔ اگر تم بدل و جان ساعی ہو گے، تو انشاء اللہ بہت جلد کامیابی ہوگی۔ فقط۔ ر۔ف۔ ہ۔ شاہ جہان پوری

(ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۳ء نمبر ۴۴ جلد ۲۱ و ۲۳ ص ۵۔۷)

بقیہ: مراسلت مابین محمدی و مرزائی

اور یہ لکھا ہے کہ وہ صلیب پھر بنالیں گے اور خنزیر پھر خرید لیں گے، تو معلوم ہوا کہ جب حضرت عیسی کا نزول ہوگا تو کل جہان مسلمان ہو جائے گا، اور کل صلیبیں اور کل خنازیر قتل کر دیئے جاویں گے۔ جب صلیب و خنازیر جہان سے معدوم ہو گئے اور کل جہان مسلمان، تو پھر کون صلیب بنائے گا اور کہاں سے خنزیر آئے گا۔

قولہ: حضرت آدم سے لے کر رسول مقبول ﷺ تک جتنے نبی اور امام ہوئے، سب زمانہ کے علماء بغل میں آسمانی کتاب اور سر پر... رکھے رہے اور... رکھا رہے گا اور جو نبی اور امام نے کیا وہی صحیح ہوا۔

اقول: یہ سب درست ہے۔ اور بے شک اگلی امتوں نے ایسا ہی کیا۔ مگر وہ لوگ برائے نام کتاب آسمانی کے پابند ہیں دراصل اون کو رد و بدل کر دینے میں اور جمہور کا اعتبار نہیں۔ یہی وجہ نبی ثانی کے آنے کی ہوتی ہے۔ مگر یہ اعتراض جب صادق ہوں جس وقت آپ ملہم صاحب کی امامت ثابت کر دیں۔ میں کہتا ہوں کہ یہ امت مرحومہ خصوصاً فرقہ اہل سنت کتاب آسمانی کے خلاف نہیں کرتے۔ پھر جو امام ہمارے دلائل شرعیہ کے خلاف کرے گا کیسے اوس کا قول راست ہوسکتا ہے۔ وہ مثل سید احمد خان کے مردود ہوگا اور چند جہلاء کے پیرو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو جانے سے ہرگز ایک شیطان امام نہیں بن سکتا۔

قولہ: میں نے تو اس واسطے لکھا تھا کہ اس نازک وقت میں حق ظاہر ہو جاوے۔

اقول: اچھے محسن بنے، اپنے ساتھ مجھ کو بھی چاہ ضلالت میں گرانا چاہا تھا۔

قولہ: میں نے یہ نہیں لکھا تھا کہ تم ردّ و مباحثہ شروع کر دو۔

اقول: مباحثہ سے اگر آپ حق پر ہیں تو اتنا پریشان کیوں ہوتے ہیں۔ مگر سچ ہے جس کا پیر چند مرتبہ پشت دکھا چکا ہے اس کا مرید کیوں نہ گریز کرے۔

قولہ اور یہ لکھا کہ مرزا صاحب جاہل ہیں، یہ تو ہم جانتے ہیں اس کے لکھنے کی ضرورت نہیں۔

اقول: جب مرزا کو جاہل جانتے ہو تو بیعت ترک کیوں نہیں کرتے۔ معلوم ہوا کہ جان بوجھ کر گمراہ بن گئے۔

قولہ کیونکہ جو جو صحابہ جب تک حضرت کو نہیں مانتے تھے تو آنحضرت ﷺ اون کو جاہل معلوم ہوتے تھے جب اون ہی صحابہ نے حضرت کو مانا تو سچا جاننے لگے۔

اقول: یہی دعوی پیروان مسیلمہ کذاب وغیرہ کا ہے، مگر صرف دعوی سے کام نہیں چلتا۔ لائیے آسمانی نشان مرزا قادیانی کا دکھائیے جیسا ہمارے فخر عالم دکھاتے تھے۔

قولہ اور مجھ کو تو جناب مرزا صاحب سمجھانے نہیں آئے، میں حق دیکھ کر بیعت ہوا ہوں۔

اقول: چچا صاحب یہی غرض ہے کہ وہی حق مجھ کو دکھا دیجئے تاکہ میں بھی بیعت کر لوں۔

قولہ: مجھ کو بھی اپنے دین کا بڑا خیال ہے۔

اقول: چچا صاحب مبارک مبارک، مگر یہ کیسے دین کا خیال ہوا۔ میری یاد میں کبھی آپ نے نماز نہ پڑھی۔ کیا دین کا ایسا ہی خیال تھا کہ ایک ملحد کی بلا دلیل شرعی پیروی کر لی۔

قولہ: میں نے تم کو اس واسطے لکھا کہ نماز پڑھ کر حق سے دعا کرو گے۔

اقول: چچا صاحب دعا میں اوس وقت کرتا کہ مجھ کو مرزا کا بطلان آیات و احادیث سے ثابت نہ ہوتا اور جب مجھ کو اوس پنجابی کا بطلان قطعی طور پر ظاہر ہو گیا، یہ دعا کرنا ایسا ہے جیسے میں دعا کروں کہ اللہ مجھ کو شیطان کی گمراہی میں شک ہے مجھے حق ظاہر کر دے، ایسی دعا سے ایمان جانے کا خوف ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قولہ: یہ تو میں نے نہیں لکھا کہ کتابوں کو نہ دیکھو اور رڈ ڈھونڈو۔

اقول، جب مجھ کو مرزا کی کتابوں کا بطلان ظاہر ہو گیا تو کیوں نہ اوس کی تردید دیکھو، اور کیا مذاہب غیر کی کتابیں دیکھنا منع ہے۔

قولہ: میں ردّ کو خوب جانتا ہوں اور کتابیں بھی ردّ کی جانتا ہوں۔

اقول: آپ علماء کی کتابیں بغور دیکھتے تو ایسی نافہمی نہ کرتے۔ غضب تو یہی ہوا کہ ایک طرف کے بیان پر ڈگری کردی اور دوسروں کا بیان نہ سنا۔ اور اپنے آپ کو لیاقت نہیں کہ ایک طرف کے مضمون دیکھنے سے حقیت اور غیر حقیت ثابت کرسکیں۔ لہذا آپ کو دونوں طرف کا مضمون دیکھنا فرض ہے۔

قولہ۔ یہود ونصاری وہنود اہل اسلام کا ردّ کرتے ہیں تو کیا دین اسلام ردّ ہو جائے گا۔ ہرگز نہیں۔

اقول: سچ ہے، یہ الہام ہزار بار پائجامہ اتار کر رقص کرے اور اسلام کی تردید کرے مگر اسلام ردّ نہیں ہوسکتا۔

قولہ میرا جی اچھا نہیں ورنہ اور لکھتا، پھر لکھوں گا۔

اقول: آپ کا جی اچھا نہ تھا تو اتنے کفر کے کلمے بولے، اگر جی اچھا ہوتا تو نہ معلوم کتنا طوفان اٹھاتے۔ اور اب اگر لکھا تو ثبوت قوی دیجئے گا ورنہ ایسے بے ہودہ کلموں کا آئندہ جواب نہ لکھا جائے گا۔ باقی آئندہ

(ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۳ء نمبر ۴۴ جلد ۲۱ و ۲۳ ص ۷۔۸)

مرزا جی عدالت میں

۱۲۔۱۳۔۱۴ اور ۱۶ نومبر ۱۹۰۳ کو مرزا صاحب قادیانی کا مقدمہ ہوا۔ پہلے روز مستغیث مولوی کرم الدین جہلمی نے اپنا تتمہ بیان دیا کہ میری نسبت مرزا نے کذاب اور لئیم اور بہتان عظیم کے الفاظ کہے ہیں جن سے میری سخت حقارت ہوئی۔ یہ دعوی کتاب مواہب الرحمٰن پر ہے جو مرزا پر تو بطور مصنف ہے اور حکیم فضل الدین پر بحثیت مالک یا مہتمم مطبع قادیان کے۔ پیادے کے آواز دینے پر کہ مرزا غلام احمد حاضر ہے؟ سامعین کی آنکھیں لگ گئیں کہ یہ آتے ہیں، وہ آتے ہیں۔ مرزا جی تو حاضر عدالت ہو گئے...

پہلا گواہ مستغیث نے بابو محمد علی ایم اے (مولوی) مرزا کے اڈیٹر کو گذارا جس کی شہادت اس امر کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی کہ یہ کتاب مرزا جی کی تصنیف ہے یا نہیں؟ جس کا جواب بابو صاحب نے یہ دیا کہ میرے خیال میں یہ کتاب مرزا صاحب ہی کی ہے۔ یہ بھی پوچھا گیا کہ ضلع جہلم میں، جو مستغیث کا وطن ہے، یہ کتاب مرزا جی نے شائع کی یا نہیں؟ بابو صاحب نے جواب دیا کہ مجھے معلوم نہیں (کیوں بابو جی آیت قرآنی لا تکتموا الشهادة، گواہی مت چھپاؤ، کے یہی معنی ہیں؟ مسیح موعود کی تعلیم کا یہی اثر ہے؟)

دوسرے گواہ مولوی تاج الدین صاحب اہلمد ضلع جہلم گذرے جن کی شہادت کا مطلب یہ تھا کہ مستغیث (مولوی کرم الدین) صاحب عزت وحیثیت رئیس ہے۔

تیسرے گواہ مولوی فاضل ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری گذرے۔ جن کی گواہی پر مرزا قادیانی اور مرزائی جماعت کو خاص نظر تھی۔ آپ نے مستغیث کی عالمانہ حیثیت کی گواہی دینے کے علاوہ الفاظ استغاثہ کی تشریح کی۔ خاص کر لئیم کے معنی کو واضح کر کے بتلایا کہ اس کے معنی ایک اخلاقی کمینہ کے ہیں جو تمام برائیوں کو شامل ہے۔ پھر عربی کا ایک شعر بھی سنایا۔ نیز مرزا جی اسی کتاب کے صفحہ ۵ پر دکھایا کہ یہی لفظ انہوں نے خود فرعون کی نسبت لکھا ہے جو مسلمانوں کے علاوہ تمام دینا میں ذلیل وخوار ہے۔

ان کے بعد مولوی اللہ دتا ساکن سوہل ضلع گورداسپور اور مولوی عبدالسبحان ساکن مسانڑیاں ضلع گورداسپور کی شہادت ہوئی اور مرزا قادیانی کے وکیل کو کہا گیا کہ جرح کرو۔ اس نے جواب دیا کہ آج میں تیار نہیں، کل جرح کروں گا۔ چنانچہ ۱۳۔۱۴۔۱۶ تاریخوں میں مستغیث پر جرح ہو کر ۱۵ دسمبر مقرر ہوئی۔

ایک لطیفہ یہ ہوا کہ مرزا قادیانی کے وکیل نے اخبار کرزن گزٹ دہلی پیش کیا اور کہا کہ مولوی لوگوں کی کچھ عزت اور حیثیت نہیں ہوتی۔ دیکھئے یہ ایک نامی اخبار ہے جس میں مولویوں کی نسبت حقارت آمیز الفاظ لکھے ہیں۔ اس کے جواب میں مستغیث نے کہا کہ یہ بھی مرزا ہے اور وہ (اڈیٹر کرزن گزٹ) بھی مرزا ہے۔ یہ دونوں علماء کو برا کہتے ہیں۔ ان دونوں کے سوا اور کوئی علماء کو برا نہیں کہتا۔ علاوہ اس کے اگر سب مولوی اس میں شامل ہیں تو مولوی نورالدین مولوی احسن امروہی مولوی عبدالکریم بلکہ خود مرزا صاحب بھی تو مولوی ہیں۔ تو کیا یہ بھی برے اور بے حیثیت ہیں؟ مگر ہمارے خیال میں کرزن گزٹ جن مولویوں کی مذمت کرتا رہا ہے وہ صرف مرزا قادیانی اور اس کی جماعت کے مولوی ہیں، اس لئے کہ اڈیٹر کرزن گزٹ ہمیشہ لکھتا رہا ہے کہ ہماری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرادوہ مولوی ہیں جو دین فروش ہیں، نہ کہ متقی وصالح اور پرہیزگار جو حقیقی وارثان انبیاء کہلانے کے حقدار ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مرزا قادیانی اور مرزائی پارٹی نے جب ان قرائن اور اشارات کو نہ سمجھا تو آخر اڈیٹر کرزن گزٹ نے ۲۳ اگست سنہ رواں کے پرچے میں مرزا کو کھلے لفظوں میں مباحثہ کا چیلنج دیا اور لکھا کہ لاہور آکر مجھ سے مباحثہ کرلو، میں دو ہفتہ تک اس نوٹس کا انتظار کرونگا۔

تعجب ہے کہ ایسے صریح اور صاف قرائن کے ہوتے ہوئے بھی کرزن گزٹ کی تحریروں کو دیگر علماء کی طرف نسبت کررہے ہیں۔ افسوس ہے کہ ۱۶ نومبر ۱۹۰۳ء کو جبکہ مقدمہ پیش تھا، مرزا صاحب بیمار ہوگئے تو وکیل نے عذر کیا کہ مرزا کو عدالت کے کمرے سے باہر ٹھہرنے کی اجازت ہو۔ جس پر حکم ہوا کہ باہر کچہری کے حلقے میں حاضر رہیں۔ چنانچہ مرزا صاحب لحاف لے کر پڑے رہے۔ ہماری یہی دعا ہے کہ خدا مرزا کو اختتام مقدمہ تک تو کم از کم بخیریت رکھے۔ (اہل حدیث امرتسر) (ضمیمہ شحنہ ہند ضمیمہ یکم دسمبر ۱۹۰۳ء نمبر ۴۵ جلد ۲۱ و ۲۳ ص ۴-۶)

رفعت اللہ اور شرافت اللہ کے مباحثے پر ریویو

مولانا شوکت اللہ مجدد السنہ مشرقیہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شاہجہان پور کا یہ مباحثہ بذریعہ ضمیمہ شحنہ ہند ناظرین کی نظر سے گذرا، مگر خان صاحب محمد رفعت اللہ کی جانب سے اس لمبی چوڑی بے محل رام کہانی کا الزامی جواب مختصر سا ہے، جس سے خان صاحب معہ خود بدولت مرزا صاحب عرق خجالت میں غرق ہو کر تحت الثری کو جاتے۔ شرافت اللہ خان کی تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ کلام آپ کا طبع زاد نہیں، بلکہ سب آورد اور بالکل نقل ہے۔ اور محاورات لاف وگزاف طعن وغیرہ میں مرزا جی کی تقلید کی گئی ہے۔ مرزا کے تکیہ کلام (اب جاننا چاہیے) (یہ بھی یاد رکھنا چاہیے) (یہ بڑا باریک نکتہ ہے) وغیرہ سے تمام تحریریں مملو ہیں۔ مرزا جی نقارے کی چوٹ کہتے ہیں: من نیستم رسول ونیاورده ام کتاب۔ مگر حاشیہ نشینان خودغرض نے اپنے مرغن حلوے مانڈے کی غرض سے مرزا جی کو منارہ شرقی پر چڑھا دیا ہے، اب اوتریں تو کس طرح۔ ناچار وہیں قیام پذیر ہونا پڑا۔ ورنہ دراصل مرزا صاحب سے حلفاً تنہائی میں پوچھا جاوے تو خود منفعل ہیں۔ جب مرزا صاحب کا رتبہ اس کی اپنی تحریرات سے ایک فقیہ سے بھی کمتر ہے، تو جو کچھ بنتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں بامر مجبوری۔

شرافت اللہ خان صاحب کے عقاید مرزائی نہیں ہیں جو ذیل کی چند سطور سے ثابت ہو سکتے ہیں۔

اول آپ فرماتے ہیں (ایلیا نبی یعنی حضرت الیاسؑ کے آنے کی پیش گوئی جو ملاکی نبی کی کتاب باب ۴ آیت ۵ میں درج ہے اوس کی تصدیق حضرت عیسی انجیل متی باب ۱۱، ورس سات میں فرماتے ہیں اور اس واقعہ کی تصدیق کے لئے یہی کتب مقدسہ کافی ہیں) خان صاحب پر کہاں سے ثابت ہوا کہ ایلیا نبی کا صعود آسمان پر ہوا، جب صعود ہی ثابت نہیں تو آنا کیسا۔ ہاں مرزا صاحب نے اس کی تردید میں بہت کچھ ہاتھ پیر ہلائے، آخرش بغلیں جھانک کر رہ گئے۔ مرزا تاویلاً فرماتے ہیں کہ (جب حضرت ایلیا نبی اوپر اٹھائے گئے تو کسی بلندی پر پہنچ کر انہوں نے اپنا جسم عنصری چھوڑ دیا اور نیا چولہ پہن لیا۔ یہ جسم عنصری اوپر سے کپڑے کی چادر بنا کر زمین پر پھینک دیا، اور ان کے شاگرد رشید الیسع نے اوٹھا لیا جو اس وقت موجود تھے۔ اور اس جسم عنصری سے جو بشکل چادر بن گیا تھا، چند معجزے بھی دکھلائے۔ یعنی وہی چادر دریا یردن پر ماری جس سے دریا شق ہو گیا، اور الیسع براہ خشکی پار اتر آئے۔ مگر وہ پوشاک جو ایلیا نبی کی بروقت صعود زیب تن تھی نہیں معلوم کیا ہوئی کیونکہ اس کا پتہ مرزا صاحب نے کچھ نہیں دیا۔ شائد کسی مقرب فرشتہ کے سپرد کر دی ہو کہ کسی آئندہ وقت کام آوے۔) ماشاء اللہ کیا خوب تاویل ہے۔ گو مرزا صاحب خود قائل ہیں کہ ایلیا نبی آسمان پر اٹھائے گئے، عام موت سے مر کر زمین میں دفن نہیں ہوئے اور ان کا جسد عنصری چادر بن گیا۔ اور طرہ یہ کہ کاروائی ایلیا نبی کی اقتداری طور پر تسلیم کی نہ بحکم قادر مطلق، کیونکہ (چھوڑ دیا) اور (پہن لیا) سے صاف اقتدار پایا جاتا ہے، مگر حضرت عیسی کے لئے تین قبریں تجویز کی ہیں۔ ان کا صعود خلاف نیچر ہے۔ جب یہ امر خلاف سنت اللہ اور قانون قدرت (خود مرزائے قادیان) مان لیا تو نیچری اعتقاد جس پر مرزا صاحب کی عمارت رکھی گئی ہے سب کالعدم ہو گئی۔

اب رہی (کتاب مقدسہ)، اسکی نسبت خود تحریرات مرزا صاحب شاہد ہیں جن میں مولفوں کو احمق نادان جاہل ناخواندہ بتاتے ہیں۔ اور یہ بھی ثابت ہو چکا کہ حضرت عیسی نے خود یہ مجموعہ جمع نہیں کرایا، صرف فرقہ پروٹسٹنٹ و پولوسی اسے مانتے ہیں۔ اور بقول مرزا صاحب عیسی پیغمبر تو درکنار ایک معمولی مہذب شخص بھی نہ تھا۔ تعجب ہے کہ شرافت اللہ خان صاحب حضرت عیسی کے حواریوں کے اقوال کو، جن کی درگت مرزا صاحب اچھی طرح بنا چکے ہیں، بالمقابل اسلام حجت پکڑیں جن کی تحریفات کی بھی شہادت قرآن مجید میں موجود ہو۔ افسوس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہزاروں کتابیں تحریفات کی ثابت کرنے والی موجود، اور خود شرافت اللہ خان اپنی تحریر میں مقر، یہ مرزا جی سے انحراف نہیں تو کیا ہے۔

دوئم، (شائد آپ کے نزدیک توریت وانجیل کی آیت آیت نہیں اور حضرت عیسی اور حضرت یحی کا قول حدیث نہیں)، خان صاحب کی اس عبارت نے تو کتب مقدسہ کی خود نفی کر دی۔ افسوس آپ کے کل معاونوں میں کسی کو نہ سوجھی کہ جب کلام الٰہی اور کتب مقدسہ کو مان چکے تو اب قول اور حدیث کیسی۔ کیا قرآن شریف میں بھی حضرت رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں اور قول درج ہیں۔ اگر سب کچھ درج ہے تو سنت وحدیث نبوی کس کا نام رکھو گے۔ جب کہ انجیل اور توریت کو جو کلام خدا ہے حضرت یحی اور حضرت عیسی کا قول یا حدیث بنا دیا۔ پھر حضرت یحی کے قول سے انجیل کو کیا نسبت۔ کیا کوئی صحیفہ یحی کا بھی انجیل میں شامل ہے۔ اس سے تو جناب کی لیاقت طشت از بام ہو گئی۔ آپ تو خود توریت وانجیل کو نبیوں کے اقوال اور احادیث کہتے ہو۔

ہم آپ کے زعم کے مطابق انہیں اقوال ہی تسلیم کرتے ہیں مگر آپ یحی کا قول چاروں انجیلوں مروجہ حال میں سے نکال دیں کہ آنے والے ایلیا نبی کی خبر جو کتاب ملاکی نبی میں درج ہے (وہ میں ہی ہوں)۔ اگر آپ نہ دکھا سکے تو آپ کی یہ تحریر کہ قول یحی قول نہیں حدیث نہیں، خود آپ کو شرمندہ کر دے گی۔

آپ رفعت اللہ خان صاحب کو ہدایت فرماتے ہیں کہ (کتابوں میں دیکھ لو، پادریوں سے پوچھ لو) یہ تو ہمدردی نہیں کہ دوسرے کو اس قدر تکلیف میں ڈالا جائے۔ آپ کے پاس انجیل تو ضرور موجود ہوگی جھٹ نکال کر وہ ورس پڑھ کر سنا دیتے کہ دیکھو یہ قول یحی کا ہے۔ پس بحث ختم ہو جاتی۔ مگر جناب کو تو خود بھی معلوم نہیں کہ انجیل کے کس باب اور کس ورس میں قول یحی درج ہے۔

سوم: قرآن کریم پارہ، رکوع، سورت، آیت، سنت، حدیث یہ الفاظ تو مخصوص ہیں۔ دوسری آسمانی کتابوں پر آج کل مروج نہیں۔ کیونکہ جناب نے تو خود اپنی تحریر میں متی باب ۱۱، ورس سات تحریر کیا ہے۔ بڑی غیرت کی بات کہ آپ تجاہل عارفانہ سے عبارت کو بے محل طول دے کر آیت کی تشریح طلب کریں۔ عبرانی لاطینی یونانی سے جو ترجمہ ہوئے ان میں لفظ ورس موجود ہے، تو صرف اس شک کو رفع کرنے کے لئے بقول خود کیوں آپ نے عزیز وقت ضائع کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چہارم: یہ اعتراض کہ (پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بعد ازاں درود وحمد لکھ کر مطلب شروع کر دیا) اس کا جواب جو رفعت اللہ خان صاحب نے دیا ہے اس سے صاف ثابت ہے کہ وہ ایک پرچہ بطور سوال و جواب تھا، کوئی استفتاء نہ تھا کہ با قاعدہ اور بے قاعدہ کا جرم رفعت اللہ خان صاحب پر لگایا گیا، اور یہودی علماء سے مشابہت پیدا کی گئی۔ اگر یہودی مشابہت ٹھیک ٹھاک ثابت کرنی چاہتے ہیں تو وہ آپ کے حکیم الامت مخزن الحدیث کی تحریر سے عیاں ہے کہ یہودیت کس میں ہے۔ خاص اپنے استاد کو خط لکھا، جو ضمیمہ میں مع جواب الجواب شائع ہوا۔ اسے بنظر انصاف وصدق نیت ملاحظہ فرماویں، تب دوسروں کو یہودی بتائیں۔ مگر آپ ماشاء اللہ افغان ہیں اور یقیناً ہیں تو پھر آپ یہ کہاں سے ثابت کریں گے کہ قوم یہود سے کون کون ہیں اور مغل تاتاری کس نسل سے ہیں کیونکہ بقول مرزا صاحب (ساڑھے دس قومیں جلاوطن ہو کر انہیں کوہستان میں آن کر آباد ہوئی ہیں)۔ اول خویش بعدہ درویش۔ آپ حکیم الامت صاحب کی خدمت میں عرض داشت بھیجیں اور دریافت فرمائیں کہ یہ طریقہ جو آپ نے اپنے اوستاد کو خط لکھتے ہوئے اختیار کیا، کیسا ہے۔

پنجم۔ یہ جو فرمایا ہے کہ (کسی کتاب کو سامنے رکھ کر اس سے نقل کرا لیتے)۔ جی ہاں یہ عادت تو آپ کے زمرہ کی ہے کہ وہی راگ الاپا جو صدہا مرتبہ کیا، ہزارہا مرتبہ مرزا صاحب کے دل ودماغ سے نکل کر صفحہ قرطاس پر آ چکی ہیں، وہی ہمیشہ نقل ہوتی ہیں۔ عیاں راچہ بیان۔

ششم: (حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ کے نام پر ؑ کا حرف بنا دیا۔ اس کا مطلب سمجھ میں نہیں آتا)۔ ہاں جناب اس کا مطلب آپ کی سمجھ میں کیوں آنے لگا۔ (باقی باقی) (ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ یکم دسمبر ۱۹۰۳ء نمبر ۴۵ جلد ۲۱ و ۲۳ ص ۶۔۸)

دروغ گورا حافظہ نباشد

مرزائی اخبار البدر کی پیشانی پر یہ شعر لکھا ہوتا ہے:

اے جہان منتظر خوش باش کامد دلستان
آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جس کے معنی یہ ہوئے کہ آپ آخری زمانہ کے آخری مسیح ومہدی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر بخلاف اس کے مرزا صاحب تحریر کر چکے ہیں کہ ممکن ہے میرے بعد اور بہت سے مہدی آئیں ۔اس سے ثابت ہوا کہ مرزا جی وجدانی طور پر اپنے آپ کو مہدی موعود و مسیح منتظر نہیں جانتے ۔ چنانچہ ہمارے سامنے نور الدین بھیروی نے بھی اس امر کو تسلیم کر لیا تھا کہ ہم نے محض نصاری کے مقابلہ کے واسطے مرزا صاحب کو مسیح بنالیا ہے، مگر در حقیقت یہ مسیح منتظر نہیں ہیں ۔

لیکن نادان مریدوں نے جو بانس پر چڑھایا، تو مرزا صاحب کو بھی بخیال مفاد دنیاوی ان کی تقلید کرنی پڑی، اور اپنے اقوال کے خلاف مسیح و مہدی تو کیا، مسئلہ تناسخ کا پہلو لے کر اپنے کو، نقل کفر کفر نہ باشد، خاتم الانبیاء کا اوتار بنا دیا۔ یہ تو کوئی بات نہ تھی کہ اپنے کو مہدی و مسیح بنا لیا تھا کیونکہ جیسا ادبار کا یہ زمانہ تھا اوسی کے موافق بحکم جیسے منہ ویسے تھپڑ، ویسا ہی مسیح الدجال مہدی الی النار شیطانی دلوں کی اتباع کے واسطے مبعوث ہوا۔ مرزا و حوارین تحریر کے وقت بالکل آنکھیں بند کر لیتے ہیں اور اپنی تحریرات سابقہ کو مدنظر نہیں رکھتے ۔ دروغ گورا حافظہ نباشد، کسی پچھلے پرچے میں متعلق پیش گوئی عبداللہ آتھم این جانب کی طرف سے دس روپیہ انعام کا وعدہ دیا گیا تھا، مگر حق کے سامنے باطل کس طرح ٹھہر سکتا ہے ۔ مرزا صاحب قادیانی کی ہر ایک تحریر باہم مخالف ہوا کرتی ہے۔ ابوالمنظور محمد عبدالحق (ضمیمہ اخبار شحنہ ہند ۸ دسمبر ۱۹۰۳ء۔ نمبر ۴۶ جلد ۲۱ و ۲۳۔ ص ۱)

خان صاحب محمد علی خان

خلف غلام محمد خان آنجہانی اور خطاب نواب صاحب بہادر

البدر ۳۱ جولائی میں کسی جگہ بذیل ذکر خاں صاحب مذکور لکھا ہے۔

الحمدللہ کہ نواب صاحب بہادر دام اقبالہ۔،

اس جگہ یہ بات دریافت طلب ہے کہ آیا خان صاحب مذکور کو نواب صاحب بہادر گورنمنٹ کی جانب سے یا ریاست کوٹلہ مالیر کے کواغذ سرکاری میں، جہاں کے آپ رئیس ہیں، لکھا جاتا ہے یا نہیں ۔ اور آپ اس خطاب کے واقعی مستحق ہیں یا نہیں ۔ اگر ہیں تو البدر کوئی نظیر پیش کرے ۔ اگر نہیں ہیں تو کیوں ایسا لکھا گیا ۔شاید یہ امر پبلک پر ظاہر کرنے کے لئے ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کے مریدوں میں بعض نواب بھی ہیں جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بمنزلہ شاہوں کے ہیں۔چلو بادشاہوں کے حاضر آستانہ مرزا صاحب ہونے کے پیش گوئی پوری ہوگئی۔

نہیں نہیں، جیسے مرزا صاحب مہدی ومسیح خیالی وجعلی ہیں، ایسے ہی غالباً یہ خطاب خان صاحب کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔امید کہ صاحب البدر اسکے متعلق ضرور کچھ نہ کچھ خامہ فرسائی فرمائیں گے۔

ابوالمنظور محمد عبدالحق۔ (ضمیمہ اخبار شحنہ ہند میرٹھ ۸ دسمبر ۱۹۰۳ء۔نمبر ۴۶ جلد ۲۱ و ۲۳۔ص ۱۔۲)

تقلید روافض

البدر مطبوعہ ۳۱ جولائی ۱۹۰۳ء میں متعلقہ تفسیر قرآن، مرزا صاحب قادیانی کو ایسا ہی امام لکھا ہے جیسا کہ حضرت موسیٰؑ و حضرت عیسیٰؑ وخاتم المرسلین محمد رسول اللہ ﷺ تھے۔

روافض کی شاگردی کی برکات سے امام کو نبی مانتے ہیں گویا ختم نبوت سے منکر ہیں۔اسی واسطے مکاشفہ میں آنحضرت ﷺ نے شاہ ولی اللہ کو روافض کے مذہب کے بطلان کا ارشاد فرمایا تھا۔مگر اتنا فرق رہے کہ روافض نے فقط لفظ امام تراشا تھا،مگر مرزا صاحب نے بالتشریح واضح کردیا:

گر پدر کار خود تمام نکرد
پسر او را تمام خواہد کرد

و السلام علی من اتبع الھدی۔ابوالمنظور محمد عبدالحق (ضمیمہ شحنہ ہند ۸ دسمبر ۱۹۰۳ء۔نمبر ۴۶ جلد ۲۱ و ۲۳۔ص ۲)

غلط الہام

مرزا صاحب قادیانی کا ایک مطول خط الحکم ۱۷۔اکتوبر میں بجواب خط مولوی اصغر علی پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور شائع ہوا ہے جس میں مرزا صاحب کو اطلاع دی گئی تھی کہ آپ کی کتاب حمامۃ البشری کے بعض مقامات میں صرفی نحوی یا عروضی غلطی ہے اور نیز بعض مضامین یا فقرات یا اشعار چرائے گئے ہیں۔

مرزا صاحب اپنی ضعف پیری، بیماری، کثرت اشغال وغیرہ مجبوری کی وجوہ بیان کر کے لکھتے ہیں کہ ان حالات میں ایسے اور اس قدر تصنیف کر لینا غنیمت ہے۔وہ لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس طور کی تحریروں میں کوئی صرفی نحوی غلطی رہ جائے، تو بعید کیا ہے۔ مجھے کب یہ دعوی ہے کہ یہ غیر ممکن ہے۔ ان کم فرصتوں اور اس قدر جلدی میں جو کچھ قلم سے گذر جاتا ہے میں اس کو خدا تعالی طرف سے سمجھتا ہوں۔ ہاں اگر غلطی ہے تو میرے نفس کی وجہ سے ہے۔

غرض مرزا صاحب قادیانی نے مان لیا ہے کہ ان کی تحریریں غلطیوں سے پاک نہیں ہوتیں۔ اس پر بھی انہیں الہامی تحریریں کہتے ہیں۔

اڈیٹر۔ جب الہام غلط ہوا، تو نبوت اور اس کا دعوی بھی غلط ہو گیا۔ مرزا جی کو چکھوتیاں یہ اقرار کیوں کرنے دیں گی، اور چیلے اپنے گرو سے اب بھی منحرف نہ ہوں گے اور اسے نبی ہی مانیں گے۔

(ضمیمہ اخبار شحنہ ہند میرٹھ ۸ دسمبر ۱۹۰۳ء۔ نمبر ۴۶ جلد ۲۱ و ۲۳۔ ص ۲)

بقیہ: رفعت اللہ و شرافت اللہ کے مباحثے پر ریویو

اس کا مطلب تو وہ سمجھے جو انبیاء علیہم السلام کے نام کے بعد متبرک لفظ (سلام) کو غصب کر کے اس میں علیه الصلوة ایسے شخص کے توصیفی ناموں اور مفروضہ لقبوں کے بعد لگا دیں جو خود مقر ہوں کہ:

من نیستم رسول، ونہ آوردہ ام کتاب

تو بے چارے اہل اسلام کیا کریں۔ آزادی جو ہوئی جس کا جو جی چاہے کسی کا مال لوٹ کر مرزا صاحب قادیانی کے خزانہ میں داخل کر دے۔ اور اگر باز پرس کی جائے تو گالیوں کی وہ بوچھاڑ کہ الامان الامان، سامنے کون آوے۔ چونکہ اہل اسلام صلح پسند ہیں ڈر گئے، صرف حرف عین کا اشارہ کرنے لگے۔ اس پر بھی صبر نہیں۔ نہیں چاہتے کہ سوائے حضرت اقدس (مرزا قادیانی) کے کوئی اور مستحق بنے۔ اب فرمایئے یہودیت کس میں پائی جاتی ہے۔ منکر اسلام آپ ہوئے یا رفعت اللہ خان صاحب،۔ جب آپ نے نیا نبی گھڑ لیا اور انبیاء کے کل اعزازی اور مختص کلمے اون کو عطا کر دیئے، تو اہل اسلام کے پاس کیا چھوڑا۔ اور پھر تعرض۔

ہفتم: رفعت اللہ خان صاحب کے فقرہ (اگر کسی کو دعوی ہو تو آیت یا حدیث صحیح قابل اعتبار سے ثابت کیا جاوے) پر بھی بہت لے دے کی ہے۔ ذرا انصاف تو کیا ہوتا کہ جملہ (قابل اعتبار) بعد حدیث کیوں لگایا گیا۔ موجد اور بانی مبانی تو اس کے جناب کے مجدد و مرسل من اللہ اور اعتراض اہل حدیث پر۔ مرسل من اللہ صاحب فرماتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں (ہماری جماعت کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ اگر کوئی حدیث معارض ومخالف قرآن وسنت نہ ہو، تو خواہ کیسی ہی ادنی درجہ کی حدیث ہو اوس پر عمل کریں)۔

جناب قابل اعتبار کی لم کس نے لگائی۔ تمام صحاح کی حدیثیں خواہ وہ کیسی ہی اعلی درجہ کی ہوں، اور ثبوت بھی رکھتی ہوں، اور تیرہ سو برس سے تمام علماء اور مجتہدین ومجددین انہیں پر عمل کرتے چلے آئے ہوں، مگر چودھویں صدی کی روشنی میں اون کے عیوب حسب تفسیر حکیم الامت (نور الدین) صاحب اب ظاہر ہو گئے ہوں (جو قبل ازیں عرصہ تک اہل حدیث کے خوشہ چین رہ چکے ہیں) قابل حجت نہیں۔ اور ادنی درجہ حدیث جس کی تطبیق قرآن وسنت سے اب حکیم الامت نے بزعم خود قادیان میں بیٹھ کر فرما دی ہو، وہ قابل عمل کیونکہ مرزا صاحب نے یہ عطیہ خاص حکیم الامت صاحب کو ہی تفویض کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں (جہان کی تفسیریں حکیم الامت کے دماغ میں کوٹ کوٹ تہ بتہ بھر دی ہیں۔ جماعت جدیدہ کا فرض ہے کہ اسی کو تسلیم کرے۔ باقی کل احادیث میلے کچیلے کپڑے زیب تن رکھتے ہیں، جن سے احتمال کذب کسی طرح مرتفع نہیں کیونکہ دروغ کے احتمال سے خالی نہیں یہی حال فقہ حنفی کا ہے)

کیوں شرافت اللہ خان صاحب اب بھی قابل اعتبار کے معنی سمجھے۔ جتنے مجدد گذر چکے وہ تو کالی کوٹھڑی میں خداوند عالم نے بٹھا رکھے تھے اور تھے بھی ادنی درجہ کے، اون کو احادیث نبوی کی صحت اور مصنوع سقم کس طرح معلوم ہوتی۔ وہاں روشنی تو تھی ہی نہیں، اب زمانہ روشنی کا آیا تو یہ تمغہ حکیم الامت صاحب کو ابن اللہ نے عطا فرمایا۔ کیونکہ اون کو خود ان کی فرصت کہاں، کہ حدیثوں کو روشنی میں لا کر دیکھیں۔ تمام مرزائی امت جو بزعم مرزا قادیانی دو لاکھ ہیں، اون میں سے صرف صحیح اور قابل اعتبار تمغہ حکیم الامت کو عطا ہوا ہے باقی صفر۔ زیست خود قابل اعتبار نہیں۔ مرزائیو اب وقت ہے، نائب حکیم الامت کے لئے عرض داشت پیش کر لو، ورنہ بعد میں کف افسوس ملتے رہ جاؤ گے کیونکہ:

ہم نے دیکھا ٹھوکریں کھاتے سر فغفور کو

مرزا صاحب قادیانی، مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی کو نصیحت فرماتے ہیں (حدیثوں کی نفی سے قرآن کریم کی نفی لازم آتی ہے)۔ یہ نصیحت صرف اپنی مطلب براری کے لئے ہے کیونکہ مرزا صاحب کی ذات کی نفی بھی ساتھ ہی ہوتی ہے۔ جو طریقہ زمانہ روشنی اور آزادی بمقابل مرزا صاحب، مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختیار کیا ہے، اس کو مرزا صاحب در پردہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اہل حدیث پر ڈالتے ہیں اور اہلحدیث کے حامی بنتے ہیں۔ صرف اس لئے کہ ہماری قلعی نہ کھلے۔ ان کو تو اپنی جان کے لالے پڑے ہوئے ہیں کیونکہ چکڑالوی صاحب نے یہ دام مرزا صاحب کی نبوت کے خاتمہ کے لئے بچھایا ہے۔ چندروز میں مرزا صاحب سے سوال ہوگا کہ جب کل احادیث میلے کچیلے کپڑے زیب تن رکھتی ہیں، تو فرمایئے آپ کی بغل میں کیا ہے۔ اگر قرآن کریم ہے، تو اوس میں دکھلایئے کہ ایک شخص تاتاری النسل مقیم پنجاب چودھویں صدی میں بہمہ صفت موصوف ملقب بمہدی وعیسیٰ وختم الرسل پیدا ہوگا جس کی شان میں ہے:

زندہ کردی دین احمد بلکہ احمد مصطفیٰ

زندہ کردی نور قرآن بلکہ جملہ انبیاء

جب مرزا صاحب کے پاس اس کا جواب سوائے صفر کے کچھ نہیں تو فرمایئے اب باقی کیا رہ گیا۔

مرزا صاحب کے بال و پر مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی کے ایک ہی سوال سے کٹ گئے۔

مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی بڑے عالی دماغ اور تجربہ کار معلوم ہوتے ہیں۔ اونہوں نے جب دیکھا کہ کسی ڈھنگ سے مرزا صاحب قادیانی قابو میں نہیں آتے، تو یہ نیا جال گوندھا ہے، اس سے مرزا صاحب کسی صورت سے بچ نہیں سکتے۔ اہل حدیث مولوی عبداللہ چکڑالوی کی چال ملاحظہ فرمالیں کہ صرف بقول (اسپ و پیادہ پیش کن و پیل گشت مات) کا معاملہ باقی رہ گیا۔ من خوب مے شناسم پیران پارسارا۔ (باقی آئندہ۔)

راقم: قاسم علی خان ہیڈ کلرک دفتر سرہند نہر لودہانہ۔ (ضمیمہ اخبار شحنہ ہند ۸ دسمبر ۱۹۰۳ء۔ نمبر ۴۶ جلد ۲۱ و ۲۳۔ ص ۲۔۴)

مرزائی مقدمات

۱۲ نومبر ۱۹۰۳ء کو وکیل ملزمان نے کل گواہان مستغیث پر جرح کو محفوظ رکھنا چاہا، لیکن وکیل مستغیث کے عذر پر عدالت نے حکم دیا کہ یا تو جرح شروع کرو، ورنہ پھر جرح کرنے کا موقع بعد قرارداد فرد جرم ملے گا۔ اس پر وکیل ملزمان نے کہا کہ میں آج تیار نہیں، کل جرح شروع کرونگا۔ عدالت نے حکم دیا کہ کل کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خرچہ گواہان ملزمان کو دینا پڑے گا۔وکیل ملزم نے سرجن کا سرٹیفکیٹ پیش کیا جس میں تصدیق بیماری فضل دین صاحب کی تھی اور اس کی حالت خطرناک ظاہر کی گئی تھی۔عدالت نے اجازت دی کہ حکیم فضل الدین کو رخصت کر دیا جائے اور اگر وکیل ذمہ داری لیتا ہے تو اسکی طرف سے بھی جرح کرے۔وکیل نے ذمہ داری نہ اٹھائی عدالت نے حکم دیا کہ مرزا غلام احمد ملزم کی طرف سے جرح شروع کی جائے چنانچہ مستغیث پر خواجہ کمال الدین صاحب ملزم نے جرح شروع کی جو ۱۳ نومبر کو ختم نہ ہوئی ۔۱۴ نومبر کو بھی ہوتی رہی۔۱۵ نومبر کو تعطیل تھی۔ ۱۶ نومبر کو جرح ختم ہوئی۔مرزا جی چار دن حاضر عدالت رہے۔

مرزا صاحب نے اثنائے جرح میں اپنے عقاید تحریر کر دیئے تا کہ مستغیث سے دریافت کیا جاوے کہ اس کے مقابل اس کے عقاید کیا ہیں۔مولوی (کرم الدین) صاحب مستغیث نے اپنے عقاید بالمقابل لکھوا دیئے ۔ ہر دو فریق کے عقائد بعد میں نقل کر کے اخبار میں اشاعت کے واسطے ناظرین کی دلچسپی کے لئے بھیج دیئے جاویں گے۔

مقدمہ کی آئندہ پیشی کی تاریخ ۱۵ دسمبر ۱۹۰۳ء مقرر ہوئی ۔اس تاریخ کو باقی گواہان استغاثہ کی شہادت ہوگی۔اور دیگر مقدمات جو مرزائیوں کی طرف سے مولوی صاحب پر دائر ہیں ان کی تاریخیں حسب ذیل مقرر ہیں۔مقدمہ نمبر ایک مستغیث بنام مولوی کرم الدین صاحب ۴۲۰ تعزیرات ہند ۲۶ نومبر ۱۹۰۳ء۔ مقدمہ نمبر ۲ فضل الدین مستغیث بنام مولوی صاحب ..تعزیرات ہند ۲۶ نومبر ۱۹۰۳ء، مقدمہ نمبر ۳ یعقوب علی تراب بنام مولوی صاحب ۔۲۷ نومبر ۱۹۰۳ء

اڈیٹر: مرزا جی نے اپنے عقائد کے اظہار میں ضرور تقیہ کیا ہوگا لیکن ان کی کتابیں تو موجود ہیں جو عدالت میں یقیناً پیش ہوں گی۔ہم پھر کہتے ہیں کہ مصالحت ہو جانی چاہیے۔فریقین اپنی اپنی مونچھیں نیچے کر لیں ورنہ انجام دونوں کے لئے خراب ہے۔اور آسمانی باپ کے لیپا لک کے لئے تو عدالت کی حاضری اور کاروائی بہت ہی سبکی کا باعث ہے۔مقدمہ دائر کرنے کا الہام آسمانی باپ نے نہیں کیا تھا..یہ شیطانی تھا۔

(ضمیمہ اخبار شحنہ ہند میرٹھ ۸ دسمبر ۱۹۰۳ء۔نمبر ۴۶ جلد ۲۱ و ۲۳۔ص ۴۔۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی کی نبوت پر مرزائیوں میں مباحثہ

پہلا مرزائی: کیا آپ کو باوصف احمدی ہوجانے کے حضرت اقدس علیہ السلام (مرزا) کی نبوت میں کچھ شک ہے

دوسرا مرزائی: ہاں میں حضرت اقدس (مرزا قادیانی) کو اپنا پیشوا اور بزرگ سمجھتا ہوں مگر ان کو نبی سمجھنا ایک مشکل اور نازک مرحلہ ہے۔

پہلا مرزائی: اس اشکال اور نازک مرحلہ کا اتا پتا کھولئے۔

دوسرا مرزائی: اتا پتا کیا معنی، پہلے ہی بال کی کھال اور ہندی کی چندی نکل چکی ہے، مگر اندھوں کو کیا سوجھے، اور مادر زاد بہرے کیا سنیں۔

پہلا مرزائی: آپ سوانکھے اور دانا بینا ہیں تو کیوں نہیں بتاتے سکھاتے سجھاتے۔ بصر اور سمع اور قوت ناطقہ کس دن کے لئے رکھ چھوڑی ہے۔

دوسرا مرزائی: نبوت ختم ہوچکی، اگر خدا نے آپ کو آنکھیں دی ہیں اور آپ لکھے پڑھے ہیں تو قرآن میں آیت ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول الله وخاتم النبیین اور حدیث لا نبی بعدی ملاحظہ فرمائیے۔

پہلا مرزائی: ہم لوگ زیادہ تر عقل کے پیرو ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ سینکڑوں بلکہ ہزاروں حدیثیں موضوع ہو گئی ہیں۔ اور جب حدیثیں موضوع ہوگئی ہیں تو از روئے عقل وقیاس ومشاہدہ ممکن ہے کہ قرآن میں بھی آیات کا الحاق ہو گیا ہو۔ آیت ختم نبوت کچھ گڈمڈ اور بے جوڑ سی معلوم ہوتی ہے۔ بھلا ابوۃ کی نفی کو ختم رسالت سے کیا تعلق ہے۔ یہ بھی وہی بات ہوئی کہ ماریئے گھٹنا پھوٹے بے پتلی کی آنکھ۔ یہ تو قرین قیاس ہے کہ آنحضرت ﷺ کسی کے باپ نہیں اور یہ بھی صحیح ہے کہ آپ رسول ہیں، مگر اس آیت میں خاتم النبیین کا پوّ ا یاروں نے لگایا ہے۔ اتنا ٹکڑا ضرور الحاق کیا گیا ہے کیونکہ یہ بات خلاف عقل ہے کہ قیامت تک پیغمبر عرب جیسا کوئی نبی پیدا نہ ہو۔ اور حمقاء کے نزدیک اس کی نظیر پیدا کرنے سے خدا بھی عاجز ہوجائے جو خود فرماتا ہے کہ وان من شیء الا عندنا خزائنہ۔ یعنی ہمارے پاس ہر شئی کے خزانے موجود ہیں۔ پیغمبر عرب بھی شے من الا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیـــاء ہیں۔ پھر خدا کو کیا ضرورت تھی کہ پیغمبر عرب کے پیدا کرنے کے بعد اپنا خزانہ خالی کر کے نادار ہو جاتا، اور اپنے کوٹھی کٹھلے کا دیوالہ نکال بیٹھتا، کیونکہ خدا کے پاس جب رسالت ہی نہ رہی تو رہا کیا۔ ننگا ناچے اجاڑ میں ہے کوئی کپڑے دے۔ ایسے مفلس اور نادار خدا سے تو ہمارے ملک کے پڑچونئے بہت اچھے ہیں اور بفرض محال لفظ خاتم النبیین الحاقی نہ سہی، الہام اور وحی سہی، مگر اس سے قیامت تک ختم نبوت کیونکر لازم آئی۔ النـبیـیـن میں الف لام عہد ذہنی کا ہے، یعنی پیغمبر عرب ان انبیاء کا خاتم ہے جو اس سے پہلے گزر چکے ہیں، نہ کہ قیامت تک آنے والے انبیاء کا۔ کیا وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ کسی نبی کو خاتم نہ بنائے، نہ کتب مقدسہ توریت انجیل زبور میں ایسا نادر شاہی حکم صادر کرے جیسا قرآن میں صادر کیا۔ کیا دوسرے اولوالعزم انبیاء اس کے بھیجے ہوئے نہ تھے ۔ یا ان پر جو کتابیں اتریں وہ الہامی نہ تھیں ۔ ان میں کیا کھٹا تھا اور پیغمبر عرب میں کیا میٹھا۔ نبی نبی سب ایک ،ایک قسم کی روٹی کیا پتلی کیا موٹی۔ تم کہتے ہو کہ قرآن میں ناقض اور اختلاف نہیں اور خود قرآن عدم اختلاف کا مدعی ہے لو کا ن من عند غیر الله لو جدوا فیه اختلا فاً کثیراً لیکن خاتم النبیین کے معنی اگر یہی ہیں جو تم سمجھے بیٹھے ہو، تو آیت لانـفـرق بیـن احـد من رسـلـه ، خاتم النبیین کی صریح نقیض ہے، کیونکہ جب تم نے پیغمبر عرب کو تمام گزشتہ اور آئندہ انبیاء کا خاتم مان لیا، تو انبیاء میں تفریق کر دی۔ یعنی یہ نعمت غیر مترقبہ اور موہبت لاثانی صرف پیغمبر عرب کو ملی دوسرے انبیاء اس سے محروم رہے۔ ایسا عقیدہ وہی شخص رکھ سکتا ہے جس کے سر میں گدھے کا بھیجا ہو۔ بات یہ ہے کہ نہ صرف ہر نبی اپنے سے پہلے انبیاء کا بلکہ ہر انسان اپنے سے پہلے انسانوں کا خاتم ہے۔ یعنی جو صفات اور تشخصات اس میں موجود ہیں وہ دوسروں میں نہ تھے ۔ پس ہر شخص فی نفسہ خاتم ہے، پیغمبر عرب کی کچھ تخصیص نہیں۔ دوم، خاتم کے معنی مہر کے بھی ہیں اور مہر ہر کاغذ کے ختم پر لگائی جاتی ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ جس قدر انبیاء پیغمبر عرب سے پہلے گزر رے، آپ سب کے اخیر اور سب کے بعد آئے ہیں۔ اس سے یہ کہاں آیا کہ آپ کے بعد قیامت تک کوئی اور نبی نہ آئے گا۔ ایسا عقیدہ بالکل کفر ہے جو خدا کی صفت خلاقی کو مٹاتا ہے۔ اس سے توبہ کیجئے۔

دوسرا مرزائی: آپ کی اس طویل داستان اور ملحدانہ بیان سے جو مورث دردسر ہے، یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ در اصل خاتم النبیین کے معنی ہی نہیں سمجھے، جو آنحضرت ﷺ کے معرض مدح میں ہے۔ خاتم النبیین کے معنی سب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے آخر کے نہیں ہیں، اور نہ اس معنی میں آپ کی مدح ہوسکتی ہے۔ قابل مدح اولیت ہے نہ کہ اخرویت۔ ورنہ لازم آئے گا کہ اول البشر آدم کو تمام انبیاء پر فضیلت ہو۔ بلکہ خاتم النبیین کے معنی متمم ومکمّل رسالت کے ہیں جیسا کہ بیضاوی نے تحت آیت و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین و کان اللہ بکل شیء علیما لکھا ہے۔ ای من یلیق بان یختم به النبوة ۔یعنی خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ ختم نبوۃ کی لیاقت وصلاحیت کون رکھتا ہے۔ یہ صلاحیت بجز آنحضرت ﷺ کے دوسرے انبیاء میں نہ تھی اور آپ نے حدیث میں اس آیت کی گویا خود تفسیر فرمادی.. بعثت لا تمم مکارم الاخلاق ۔یعنی میں صرف اس لئے مبعوث ہوا ہوں کہ انسانی اخلاق کو کامل کروں۔ اور یہ جو آپ نے کہا کہ قرآن میں الحاق ہوگیا ہے، تو مذاہب اسلام میں سے اس کا کوئی بھی قائل نہیں۔ یہ خرق اجماع ہے۔ بلکہ میں بے خوف تردید کہہ سکتا ہوں کہ دنیا کے مذاہب میں سے کوئی مذہب والا یہ نہیں کہہ سکتا کہ قرآن مجید میں الحاق ہوگیا ہے۔ جیسا منزل من اللہ ہے ویسا ہی آج تک چلا آتا ہے اور قیامت تک ایسا ہی رہے گا۔ ورنہ کتب محرفہ اور قرآن مجید میں کچھ فرق نہ رہے گا، اور نہ اہل اسلام اور خود حضرت اقدس (مرزا قادیانی) کو یہ کہنے کا موقع ملے گا کہ انجیل میں تحریف ہوگئی ہے۔ اور جب آپ الحاق کے قائل ہیں، تو حضرت اقدس کے دائرہ بیعت سے خارج ہیں کیونکہ وہ اپنے کو مجدد اسلام بتاتے ہیں، نہ کہ محرف ومرمم اسلام۔ نہ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن میں الحاق ہوگیا ہے۔ آپ کا یہ فرمانا کہ خدا نے پیغمبر عرب ﷺ کو کیوں خاتم النبیین بنایا، خدا کی حکمت وقدرت میں دخل دینا اور اس سے باز پرس کرنا ہے۔ حضرت اقدس (مرزا) سے بھی ایسی باز پرس ہوسکتی ہے کہ منجملہ ۳۳ کروڑ مسلمانان دنیا کے خدا نے انہیں کو کیوں بروزی نبی بنایا۔ الغرض آپ کے اصول اسلام کے خلاف ہیں۔ ہاں آپ اسلام سے خارج ہوکر ایسے اعتراضات کر سکتے ہیں۔ انہیں خرافات نے ہم کو اسلامی پارٹی میں بدنام کردیا ہے۔ فقط

راوی۔ اس سے یہ نتیجہ ضرور نکلتا ہے کہ خود مرزائی مرزا جی کی نبوت میں مذبذب اور مشکک ہیں۔

(ضمیمہ اخبار شحنہ ہند میرٹھ ۸ دسمبر ۱۹۰۳ء۔ نمبر ۴۶ جلد ۲۱ و ۲۳۔ ص ۵۔ ۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی کی غلط کاری

مرزا جی کی بڑی بھاری غلطی یہی ہے کہ قرآن وحدیث کے بعض ان نصوص سے (نہ کہ کل نصوص سے) جوان کے مطلب کے موافق ہوں، اپنا دعوی ثابت کرتے ہیں اور تاویلات رکیکہ سے جوتیوں سے کان گانٹھتے ہیں۔ جب وہ بروزی نبی ہیں تو جیسے دوسرے انبیاء ویسے ہی وہ بھی، اور جیسے دوسرے انبیاء کے صحف ہیں، ویسے ہی ان کے الہامات بھی۔ پس وہ دوسرے انبیاء کے حریف اور کلہ توڑ جواب ہیں۔ انہیں قرآن وحدیث سے استدلال کرنے اور ان سے اپنا مدعا ثابت کرنے کی کیا ضرورت۔ قرآن سے تاویل کرنا اور آیات مقدسہ کو توڑ مروڑ کر اپنے مطلب کے موافق چپکانا، کوئی خوش عقیدت مرزائی ہرگز پسند نہ کرے گا۔ کوئی دباؤ کا کولہو نہیں، کوئی دباغت کا شکنجہ نہیں، کوئی تعزیر کی چکی نہیں جس میں مرزا جی کو اپنے پیلے جانے، پیسے جانے کا خوف ہو۔ کوئی پھانسی نہیں، کوئی سولی نہیں، جس پر کھینچے جانے کا دھڑکا ہو۔ آزادی کا زمانہ ہے۔ بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹ پڑا ہے۔ پس یہ بوداپن اور حیز پن مسیح موعود اور امام الزمان اور برازی نہیں، بروزی نبی کی شان کے بالکل خلاف ہے۔ قرآن کوئی پہیلی نہیں جس کا اتا پتا بتانے کی ضرورت ہو۔ قرآن کوئی چیستان اور معمے نہیں جس کے حل کرنے اور تاویلات چھانٹنے کی حاجت ہو۔ اس کی شان تبیانا لکل شئی اور تفصیل کل شیء اور بیان للناس ہے۔ پس جب تک مرزا جی قرآن کو طاق نسیان پر نہ رکھ دیں گے، اپنے مقاصد میں ہرگز کامیاب نہ ہوں گے۔ اگرچہ دل سے تو انہوں نے ایسا کیا ہے مگر یہ دکھانے کو کہ میں اسلامی مجدد اور نبی ہوں کھلم کھلا اقرار کرتے ہوئے قوت ناطقہ لڑکھڑاتی ہے، کیونکہ ان کو اپنے خام کار چیلوں پر ابھی پورا اعتماد نہیں، ان پر ابھی گہرا رنگ نہیں چڑھا کہ ان سے سرخرو ہوں۔ یہ سیہ روئی کا ڈر جاتا رہے۔ ایک بگلا بھگت منافق مرزائی اکثر ہماری خدمت میں حاضر ہوتا ہے۔ وہ شیر نیستان تجدید کا شاگرد بھی ہے۔ برملا کہتا ہے کہ حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نبی نہیں ہیں، نہ ہم ان کو نبی تسلیم کرتے ہیں۔ ہاں مجدد ہیں۔ ہم نے کہا کہ وہ تو اپنے کو نبی اور رسول کہتے ہیں اور آیت هو الذی ارسل رسوله بالهدی اور یأتی من بعدی اسمه احمد کا نزول اپنے حق میں بتاتے ہیں، تو یہ یہودی منافق جواب دیتا ہے کہ یہ انکے اجتہاد کی غلطی ہے یعنی ان الشیاطین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیـو حـو ن الـی او لیاء ھم کے مصداق ہیں۔اس سے صاف ثابت ہے کہ سینکڑوں مرزائی اور بھی ایسے ہوں گے جو مرزاجی کو صرف ابن آلنقوا سمجھتے ہوں، نہ کہ بروزی نبی اور آسمانی لیپا لک ۔ یہ لوگ مرزائی نہیں ہیں بلکہ مرزاجی کے یہودی منافق ہیں ۔ دم کاٹ کر اور سم جھاڑ کر ان کو قادیان سے بارہ پتھر باہر کر دینا چاہیے ۔ اگر مرزاجی اسلام سے علیحدہ ہو کر اپنا جدا گانہ پینتھ قائم کرنے کا اعلان دیتے تو مزے میں رہتے اور ہمارے علماء ومشائخ کو ان کا تعاقب کرنے اور تکفیر کے فتوے دینے کی کچھ ضرورت نہ ہوتی ۔ چونکہ مرزاجی نے خلاف جمہور اسلام قرآن میں تاویلیں کیں، لہذا ان سے مواخذہ کیا گیا۔اس میں بھی مرزاجی کو فائدہ ہی ہوا۔بجائے سولی پر چڑھنے کے شہرت کے بانس پر چڑھ گئے ۔ اڈیٹر (ضمیمہ شحنہ ہند ۸ دسمبر ۱۹۰۳ء۔نمبر ۴۶ جلد ۲۱ و ۲۳۔ص ۷۔۸)

بددعا

قادیانی مرزاجی کا فطری جوہر ہے کہ دنیا میں کوئی حادثہ ہو،کوئی مرے، طاعون آئے، ہیضہ آئے، مگر سب ان کی بددعا سے آتا ہے۔اور اگر حادثہ خود ان پر آئے،کوئی مرزائی مرے،کوئی عزیز قرین فوت ہو، وہ خود ذیابیطس یا بواسیر یا امراض کبد وضعف باہ میں مبتلا ہوں،تو یہ لیپا لک پر آسمانی باپ کی مہربانی ابتلاء کی صورت میں وارد ہوتی ہے۔ بات یہ ہے کہ ہر شخص کی اپنی اپنی سمجھ ہے۔ایک مسلمان کہہ سکتا ہے کہ اخوند عبداللطیف چونکہ کابل میں کفر پھیلانا چاہتا تھا،لہذا خدا نے تلوار کے گھاٹ اتار کر اسکو دارالبوار میں پہنچایا۔جس طرح آپ کہتے ہیں کہ وہ مظلوم شہید ہوا،اور مظلمہ کابل پر پڑا،مگر دیگر ممالک خصوصاً ہندوستان کے بعض شہروں میں جو ہیضہ پھیلا...(آخری سطر پڑھی نہیں جاتی۔بہاء) (ضمیمہ اخبار شحنہ ہند ۸ دسمبر ۱۹۰۳ء۔نمبر ۴۶ جلد ۲۱ و ۲۳۔ص ۸)

مرزائی مقدمات

جس کو دیکھو آسمانی باپ کے لیپا لک کا دشمن بنا ہوا ہے۔اس غریب نا کردہ گناہ آسمانی بھیڑ نے کسی کا کیا بگاڑا کہ سب کی چھری اسی پر تیز ہوتی ہے۔اگر اوس کو عدالت میں بحیثیت ملزم طلب نہیں کراتے تو مٹی خراب کرنے اور جرح قدح میں پیٹ کی بات اگلوانے کو طلب کرا کے آنتوں کا گودا تک نکال لیتے ہیں۔کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہیں ناک میں دم آ گیا، پھر بے چارہ امراض سفلیہ وعلویہ میں گرفتار۔ ذیابیطس ہے، بواسیر ہے، اختلاج قلب ہے، مالیخولیا اور سودا کا غلبہ، باہ کی کمی ہے۔ ایک آفت ہو تو ہو، پھر بھی بدخواہوں نامرادوں ناشادوں کو چین نہیں ہے

سانس دیکھی تن بسمل میں جو آتے جاتے
اور چرکا دیا جلاد نے جاتے جاتے

لیپا لک کا تو کچھ بھی قصور نہیں۔ قصور تو بوڑھے خرانٹ لیپا لک کے آسمانی باپ یا شیطانی باپ کا ہے کہ مقدمات کے دائر کرنے کا غلط الہام کیا، اور لیپا لک کے ساتھ اوروں کو بھی دھر لیا، تو ناعاقبت اندیش مسخرے آسمانی باپ پر ایسی جھونجھل آتی ہے کہ قابو چلے تو تنگلی لگا کر اچک کر اوس کا جھونپڑا پھونک دیں اور کیروسین تیل جلا کر منہ جھلس دیں۔

ارے یارو! اس غریب پر آخر رحم کرو گے یا نہیں۔ یہ کون سی اندھیر نگری، چوپٹ راجہ کا انصاف ہے کہ کرے تو باوا اور دھرا جائے لیپا لک (یعنی مرزا قادیانی)۔ کیوں غریب کی جان کے لاگو ہوئے ہو، کسی طرح پیچھا بھی چھوڑو گے۔ جی ہاں ایک طرح کہ مہدویت اور موعودیت و بروزیت کا جبہ قلہ اوتار کر اور منہ میں تنکا لے کر مولانا کرم الدین صاحب اور حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب کی چوکھٹ پر نک گھسنی کرے اور عفو تقصیر چاہے اور مجدد السنہ مشرقیہ کو شفاعت کا وسیلہ ٹھہرائے۔ بہت خوب! یہ ممکن ہے۔ مجدد السنہ مشرقیہ کو کیا عذر ہے، لیپا لک اور اس کے ہالی موالی مجدد کے کیسے دشمن ہوں، مگر وہ ہر طرح سے ہوا خواہ ہے، اور نہیں چاہتا کہ لیپا لک کو عقوبت کی آنچ تک آئے۔ اگر چہ حقیقی بیٹا (حسب مسئلہ کفارہ) پہر بھر دوزخ کی ہوا کھاتا رہا، مگر مجدد تو لیپا لک کو اصلی اور حقیقی نجات کے بہشت میں لے جانا چاہتا ہے۔ دیر آید درست آید۔ اگر چہ ہم لیپا لک کے پیر نابالغ آسمانی باپ سے کھلے بندوں کہے دیتے ہیں کہ اگر آئندہ غلط الہام کیا جس سے ہمارے معصوم لیپا لک کی ننھی سی جان دوبھر ہوئی، تو پھر ہم سے برا کوئی نہیں، اور پھر پوپلے منہ سے زعفرانی حلوہ کھانا ٹیڑھی کھیر ہو جائے گا۔

(ضمیمہ اخبار شحنہ ہند میرٹھ ۱۶ دسمبر ۱۹۰۳ء۔ نمبر ۴۷ جلد ۲۱ و ۲۳۔ ص ۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہی ممات مسیح

قادیانی مرزا جی نے یہودی بن کر عیسی مسیح کو، جو اس کے نزدیک ایک مہذب انسان بھی نہ تھا، چہ جائے کہ رسول، اس لئے مارا کہ تمام یورپ ایسے شخص کی پرستش کرتا ہے اور مسلمان اس کو اولوالعزم نبی مانتے ہیں، اور مجھے، جو آسمانی باپ کا لیپا لک بن کر آیا ہوں اور نہ صرف عیسی مسیح بلکہ سب انبیاء سے افضل ہوں، سب ملعون سمجھتے ہیں۔ ایک عیسائی بھی مجھ پر ایمان نہیں لایا۔ پس جھلا جھلاّ کر (مرزا جی) عیسی مسیح کو گالیاں دیتے ہیں اور اون کی کسی صفت کو ٹھنڈے کلیجے سے نہیں مانتے اور پھر اچھے خاصے مسلمان، بلکہ مذہب اسلام کے فدائی۔

ہر نبی نے اپنے سے پہلے نبی کو مانا ہے اور قرآن مجید نے تو تمام انبیاء کو یکساں ماننے کا حکم دیا ہے جیسا کہ فرمایا:

شرع لکم من الدین ما وصی به نوحا و الذی اوحینا الیك و ما وصینا به ابراهیم و موسی و عیسی۔

اور فرمایا: اذ اخذنا من النبیین میثاقهم و منك ومن نوح و ابراهیم و موسی و عیسی بن مریم۔

دیکھو پانچوں اولوالعزم انبیاء کے اسماء مصرحاً ومفصلاً موجود ہیں۔

پھر مکاری تو دیکھئے جب تعرض کیا جاتا ہے کہ تم کلمۃ اللہ عیسی بن مریم کو کیوں گالیاں دیتے ہو، تو جواباً بتایا جاتا ہے کہ ہم تو نصاری کے یسوع مسیح کو گالیاں دیتے ہیں، نہ کہ عیسی مسیح علیہ السلام کو۔ کوئی پوچھے کہ دو مسیح کون سے ہیں۔ قرآن میں تو اسی عیسی مسیح کا ذکر ہے جس کو یہود نے صلیب پر چڑھا کر قتل کرنا چاہا، مگر خدا نے اس کو زندہ اٹھالیا، اور مرزا جی بھی اسی یسوع کے ہلاک کرنے پر قلم کا بغدا چلا رہے ہیں جس کے وہ رقیب ہیں اور جس کی عظمت اون کے دل میں کانٹے کی طرح کھٹکتی ہے۔

پھر قرآن میں تو یہ حکم ہے کہ بت پرستوں کو بھی گالیاں نہ دو، چہ جائیکہ انبیاء کو

لا تسبوا الذین یدعون من دون الله

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن آسمانی باپ نے اپنے لیپا لک پر الہام کر دیا ہے کہ عیسی مسیح کو گالیاں دے، کیونکہ اس نے اپنے اکلوتے بڑے بیٹے کو چھوٹے لیپا لک کی خاطر عاق کر دیا ہے۔ اور قاعدہ بھی ایسا ہی ہے کہ انسان کو چھوٹی اولاد بڑی اولاد عزیز سے زیادہ عزیز ہوتی ہے، اور لاز آف نیچر Laws of Nature بھی اسی طرح جاری ہے، ورنہ اولاد کی پرورش نہ ہو سکے۔ اب ساٹھا باٹھا لیپا لک (مرزا قادیانی) گہوارے میں ہے، اور آسمانی باپ اس کی پرورش کرتا ہے اور بڑے بیٹے کو دور دبک بتا تا ہے۔ مرغی بھی تو چھوٹے ہی بچوں کو پروں میں لیتی ہے اور بڑے بچوں پر چونچ چلاتی ہے۔

قادیانی مرزا جی کہتے ہیں کہ بل رفعه الله میں رفع کے معنی عزت کی موت کے ہیں۔ بھلا جب یہودیوں کا مدعا عیسی مسیح کے قتل اور صلب میں پورا ہوا، اور وہ ہلاک کئے گئے، تو یہ عزت کی موت ہوئی یا ذلت کی۔ اگر مرزا جی افغانستان جا کر اپنی بروزیت کا اعلان دیں اور افغانی انہیں پکڑ کر پھانسی پر لٹکا دیں، تو یہ عزت کی موت ہوگی یا ذلت کی۔ پھر کیوں نہیں افغانستان جاتے۔ ہندوستان میں تو ان کی زندگی ذلت کی ہے، اس ذلت سے کیوں نہیں نکلتے۔

یہود تو یہ کہیں انا قتلنا المسیح بن مریم اور اس پر اچھلیں کودیں اور خدا وما قتلوه و ما صلبوه.. الآیہ سے ان کی تکذیب کریں۔ مگر مرزا جی یہود کا ساتھ نہ چھوڑیں اور انہیں کے ساتھ مارے خوشی کے بغلیں بجائیں کہ اچھا ہوا وہ ایسا تھا، اور ویسا تھا، کوڑھیوں وغیرہ کو اچھا اور مردوں کو زندہ کرنے کا دعوی کرتا تھا، جیسا کہ خدا تعالی فرماتا ہے:

و اذ كففت بنی اسرائیل عنك اذ جئتهم بالبینات فقال الذین كفروا منهم ان هذا الا سحر مبین (مائدہ۔۱۱۰) یعنی اللہ قیامت کے دن عیسی کو فرمائے گا کہ میری نعمتیں یاد کر کہ منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ تم بنی اسرائیل کے پاس معجزات لائے، اور انہوں نے معجزات دیکھ کر تم پر دست درازی کی، تو ہم نے ان کا ہاتھ تم سے روکے رکھا۔

یعنی انہوں نے صلیب پر چڑھا کر قتل کرنا چاہا مگر ہم نے تمہیں بچا لیا۔ اگر عیسی حسب عقائد مرزا وفات پا جاتے تو امتنان کس شئے کا تھا اور نعمتوں کا گنوانا کیسا۔ اس سے خدا کا کذب لازم آتا ہے اور ایسا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعتقاد کفر ہے۔

جس طرح خدا نے یا عیسی بن مریم اذکر نعمتی علیك فرمایا، اسی طرح بنی نضیر نے آنحضرت ﷺ کی نسبت بدارادہ کیا تو ان کے شر سے آپ ﷺ کو بچایا، اور الٹا انہیں پر وبال جلاوطنی اتارا، اور پھر یہ نعمت یوں یاد دلائی:

یا ایھا الذین آمنوا اذکروا نعمت اللہ علیکم اذ ھمّ قوم ان یبسطوا الیکم فکفّ اید یھم عنکم ...یعنی اے مسلمانوں! تم اللہ کی نعمت یاد کرو، جب کفار نے تم پر دست درازی کرنی چاہی، تو ہم نے ان کا ہاتھ تم سے روکا۔

مرزا جی کہتے ہیں کہ عیسی مسیح اپنی موت مرے، مگر یہ نہیں بتاتے کہ واقعہ صلیب سے کتنی مدت بعد۔ پھر اپنی موت تو مکھی اور مچھر بھی مر جاتے ہیں۔ حضرت عیسی کو ایسی موت کی نعمت کا یاد دلانا چہ معنی دارد۔ اس صورت میں تو یہ نعمت یہود کے لئے ہوئی جو عیسی مسیح کے قتل میں کامیاب ہوئے۔

مرزا جی اپنی موعودیت کا دارومدار مسیح کی موت پر رکھتے ہیں کیونکہ جب خود عیسی زندہ ہیں اور وہ تشریف لائیں گے، تو مرزا جی مسیح موعود نہیں بن سکتے۔ حالانکہ یہ ان کی اپنی طفل تسلی اور کسراب بقیعة یحسبہ الظمان ماءً کی مصداق ہے۔ یہ قضیہ لزومیہ، یا اتفاقیہ ہے کہ کشمیر میں عیسی وفات پائیں، تو اون کے انیس سو برس بعد مرزا جی قادیان میں مسیح بن کر خروج کریں۔ زید کی موت پر عمر کی حیات کا مترتب ہونا عجیب لزوم ہے، پھر اس قدر عرصہ کے بعد۔ کیا لازم وملزوم میں انفکاک وانفصال بھی ہو جاتا ہے

اذا کانت الشمس طالعة فالنھار موجود میں تقدم وتالی لازم وملزوم ہیں۔ یہ نہیں کہ آفتاب تو آج طلوع کرے اور دن سوا ستائیس روز کے بعد موجود ہو۔ لیکن یہ وہ جانے جو قواعد اور اصول نظریہ سے واقف ہو ۔ یہاں تو لزوم کا تال میل یہ ہے کہ اذا کان الخراب قالھا فالحمار من القادیان ناھق۔ خیر یہ تو منطق کی باتیں ہیں جو بھینس کے آگے بین سے کم نہیں، ہم تو وہ باتیں کہیں گے جو مرزا جی اور کے چیلوں کی فہمید میں اس طرح آجائیں اور سما جائیں جیسے قادیان میں منارہ اور امرتسر میں گرنتھ جی کا ٹھاکر دوارہ۔

خوب یاد رکھو کہ قرآن کے سباق وسیاق اور نصوص قطعیہ اور لغت عرب اور علم بیان ومعانی اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصاحت قرآنی سے تو مرزا جی کا مدعا یعنی ممات مسیح قیامت تک ثابت نہیں ہو سکتی ، البتہ تاویل کی لال کتاب سے جون پور کے قاضی جی مسخ ماہیت کر کے مبعوث ہوں ، تو مضائقہ نہیں ۔

آیت ما قتلوہ و ما صلبوہ بالکل صاف وصریح قطعی اور یقینی ہے اور اس کا منکر ملحد اور مرتد اور جہنمی ہے کیونکہ وہ قرآن کا منکر ہے ۔ مرزا جی کہیں گے کہ ہم اس کے منکر نہیں بلکہ حیات مسیح کے منکر ہیں ۔ ہم کہیں گے کہ قتل وصلب کا نتیجہ موت ہے ۔ جب آپ ایک شئے کے نتیجے کے منکر ہوئے تو خود اس شئے کے منکر ہو گئے ۔ جب کہ عیسیٰ مسیح مقتول و مصلوب ہی نہیں کئے گئے اور جناب باری نے مکرر تاکیداً فرمایا و ما قتلوہ یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ ، تو موت کہاں سے آ گھسی ۔ آپ کا خیال تو جب درست ہوتا کہ رفعہ اللہ کی جگہ اما تہ اللہ ہوتا ، حالانکہ عدم قتل پر موت کا مترتب ہونا ایسا ہے جیسے مرزا کہیں کہ میں نے اپنی بی بی سے مباشرت کی نہیں ، مگر ایک سال کا سا پورا بچہ ہو پڑا ۔

پھر رفـــــع کے معنی موت کے کون سے رمال کی پوتھی یا قرعے سے نکالے گئے ہیں ۔ کیا رافع الدرجات کے معنی ہالک الدرجات یا ممیت الدرجات کے ہیں ۔ اور کیا رفعہ اللہ مکا ناً علیا کے معنی اماتہ اللہ مکا نا علیا اور الیہ یصعد الکلم الطیب و العمل ا لصا لح یر فعہ کے معنی العمل الصالح یمو تہ کے ہیں ۔ .. یہ معنی تو کلام الٰہی کو مہمل اور بے معنی کرنے والے ہیں ۔

مرزا جی اپنے دعویٰ کی تائید میں آیت متـو فیك و رافعك الیّ پیش کرتے ہیں ۔ یہ آیت ان کے دعویٰ کے موافق جب مفید ہوتی کہ مذکورہ بالا آیت میں بل تو فاہ و رفعہ اللہ ہوتا ۔

دوم ، جب آپ بل رفعہ اللہ میں رفع کے معنی موت کے لیتے ہیں ، تو متو فیك و را فعك دونوں میں سے ایک کا ضرور حشو لازم آتا ہے ، اور کلام الٰہی حشو اور زوائد سے پاک ہے ۔ ھذا خلف ۔

پھر مرزا جی یہود کے حامی ہیں جو عیسیٰ کا قتل ہونا اور مرنا چاہتے تھے ، نہ کہ عیسیٰ مسیح کے جن کے وہ موعود و مثیل اور چھوٹے لیپا لک بھائی ہیں ۔ یقیناً ایسے بھائی ہیں جیسے یوسف ؑ کے بھائی خون کے پیاسے تھے

بھاگ ان بردہ فروشوں سے کہاں کے بھائی
بیچ ہی ڈالیں جو یوسف سا برادر ہووے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب عیسی مسیح مقتول ومصلوب ہو کر مر گئے، تو یہود کے کلیجہ میں ٹھنڈک پڑ گئی اور اون کا مقصد پورا ہوا، خدائے تعالی کی کوئی حکمت وقدرت نہ چلی، اور مکروا و مکر الله و الله خیر الماکرین غلط ہو گیا، کیونکہ اونہیں کا مکر چلا، نہ کہ خدا کا۔

بات یہ ہے کہ خدائے اسلام اور ہے جو قادر مطلق اور سب پر غالب ہے، لیپا لک کا خدا یعنی آسمانی باپ اور ہے جو ہر طرح سے عاجز ہے۔ پس خدائے اسلام کو خدائے متبنّیٰ سمجھے ہیں ورنہ یہود کے حامی ومعاون ہرگز نہ بنتے۔

پھر آیت کتب الله لا غلبن انا و رسلی کے خلاف ہوا، کیونکہ عیسی مسیح قتل ہو کر مر گئے، تو یہودی غالب ہوئے نہ کہ رسول (عیسی مسیح) اور خدا تعالی۔ (ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ ۱۶ دسمبر ۱۹۰۳ء نمبر ۴۷ جلد ۲۱ و ۲۳۔ ص ۱۔۴)

مرزا جی کا مسئلہ شفاعت

۱۷۔ اور ۲۴ کے الحکم میں مولوی عبدالکریم کی طرف سے بعنوان:

مسئلہ شفاعت بہت صفائی سے حل ہو گیا،

لکھا ہے کہ محمد علی خان صاحب کا چھوٹا لڑکا عبدالرحیم سخت بیمار ہو گیا۔ اور حکیم الامۃ المرزائیہ کی تشخیص ومعالجہ کی ترکی بھی تمام ہو گئی۔ بالآخر مرزا صاحب قادیانی سے شفاعت چاہی۔ آپ نے تہجد کے وقت دعا کی، تو وحی نازل ہوئی کہ تقدیر مبرم ہے اور ہلاکت مقدر۔ مرزا جی نے مولوی (عبدالکریم) صاحب سے فرمایا کہ

> اس قہری وحی سے مجھ پر حد سے زیادہ حزن طاری ہوا، اور میرے منہ سے نکل گیا کہ یا الٰہی یہ دعا کا موقع نہیں تو شفاعت کا موقع تو ہے، لہذا میں شفاعت کرتا ہوں۔ اس پر معاً وحی نازل ہوئی
>
> یسبح له من فی السماوات و من فی الارض من ذا لذی یشفع عنده الا باذنه
>
> اس جلالی وحی سے میرا بدن کانپ گیا کہ بلا اذن میں نے کیوں شفاعت کی۔ ایک دو منٹ کے بعد پھر وحی نازل ہوئی کہ انك انت المجاز۔ یعنی تجھے اجازت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر کیا تھا عبدالرحیم کی صحت کو روز بروز ترقی ہونے لگی۔ جو دیکھتا تھا کہتا تھا کہ مردہ زندہ ہوا ہے۔

اس پر اڈیٹر الحکم عیسائیوں پر برستا ہے کہ ایک ناتوان انسان کے پھانسی ملنے کو شفاعت کی غایت سمجھتے ہیں۔

اس فرمائشی وحی شفاعت کے کیا کہنے ہیں، جس نے گرگٹ کی طرح رنگ بدلے۔ پہلے تو آسمانی باپ نے لیپا لک کو ڈانٹ بتائی کہ خبردار ہو جو پرائے پھٹے میں پاؤں دیئے۔ اور پھر مسخرہ خود ہی رضامند ہو گیا۔ پہلے تو یہ الہام کیا کہ تقدیر مبرم ہے، اور ہلاکت مقدر۔ اور پھر خود ہی تقدیر اور مقدر دونوں کو منارے کی بھینٹ میں چڑھا دیا۔ بھلا تقدیر مبرم بھی کہیں بدل سکتی ہے۔ اور اگر بدل سکتی ہے تو مبرم نہیں۔...

پھر وحی کیسی تازہ بتازہ۔ ٹوٹی پھوٹی نازل ہوئی۔ کلام مجید میں یہ آیت جس کو آیت الکرسی کہتے ہیں یوں ہے:

له ما فی السماوات و ما فی الارض ۔ من ذا الذی یشفع عنده الا باذنه

اس سادھو بچے (مرزا قادیانی) نے پہلی آیت کی جگہ دوسری آیت لگائی، یعنی یسبح له ما فی السماوات و ما فی الارض ۔جس سے قرآن کا سیاق وسباق بگڑ گیا اور مطلب خبط ہو گیا۔ یعنی مطلب تو یہ ہے کہ خدا ہی زمین و آسمان کا مالک ہے۔ پس اس کے بلا اذن کون شفاعت کر سکتا ہے۔ اور جب دوسری آیت اس کے ساتھ لگائی گئی تو مطلب یہ ہوا کہ ہر شئے جو زمین و آسمان میں ہے، خدا تعالی کی تنزیہہ کرتی ہے۔ فرمایئے تنزیہہ سے شفاعت و غیر شفاعت کو کیا تعلق۔ کیا شجر اور حجر اور ذرہ اور قطرہ وغیرہ جو زبان حال سے تسبیح خوان ہیں، کسی کی شفاعت کر سکتے ہیں؟

پھر اپنے کئی بچے طعمہ نہنگ اجل ہو گئے، ان کی شفاعت نہ کی۔ شائد وہ مرزا جی کے صلب سے نہ تھے، کسی رقیب کی صلب سے تھے۔ ایک چیلا افغانی بغدے کا شکار ہو گیا۔ اس کی شفاعت بھی نہ کی۔ آسمانی باپ بڑا ہی سنگدل ہے کہ لیپا لک نے ایڑیاں رگڑیں مگر اس کو نہ اپنے لیپا لک پر رحم آیا۔ نہ اپنے پوتوں پر۔

اڈیٹر (ضمیمہ اخبار شحنہ ہند میرٹھ ۱۶ دسمبر ۱۹۰۳ء۔ نمبر ۴۷ جلد ۲۱ و ۲۳۔ ص ۴۔۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من احبّ شيئاً اكثر ذكره

(جو شخص کسی کو دوست رکھتا ہے اکثر اس کا ذکر کیا کرتا ہے)

اب ہم پوچھتے ہیں کہ اخبار الحکم یا البدر میں جو حکیم الامت وغیرہ کے خطبے اور خود مرزا جی کے ارشادات شائع ہوتے ہیں کبھی ان میں آنحضرت ﷺ کی احادیث کا بھی ذکر ہوتا ہے کہ آپ نے فلاں فلاں ارشاد فرمایا ہے۔ حضرت اقدس (مرزا) نے یوں فرمایا، اور ووں فرمایا۔ پھر تقریر ایسی لچر، اردو زبان ایسی غلط اور پریشان اور پیچیدہ جس کو سن کر بے تحاشا قہقہہ لگانے کو جی چاہے۔ اور اگر کسی آیت کا ذکر ہوتا ہے تو وہی ممات مسیح کی تاویل اور شیخی کہ مرزا جی ان آیات کے مورد و مصداق ہیں، اور ان پر یہ آیات (مسخ ہو کر) یوں نازل ہوئی ہے۔ بھلا یہ کفر نہیں تو کیا ہے۔ ذرا دیکھتے جائیے کہ سارا قرآن ہی مرزا جی پر نازل ہوا جاتا ہے۔ بات وہی ہے جو ہم نے عنوان میں لکھی ہے کہ انسان کو جسکے ساتھ محبت ہوتی ہے، رات دن اسی کا ذکر کرتا ہے

اگر روز است دل دیوانہ او
و گر شب گوش بر افسانہ او

آنحضرت ﷺ سے محبت کیا معنی، دل میں نفرت ہے، اور نہیں چاہتے کہ آپ کا نام مبارک بھی کسی کی زبان پر آئے۔ یہاں تک کہ جو قرآن آنحضرت ﷺ پر نازل ہوا اس کا نزول اپنے اوپر بتاتے ہیں۔ یہ رسول عرب و عجم کی رسالت کا مٹانا نہیں تو کیا ہے۔ مطلب کی حدیثوں کا اقرار واذکار اور تیس دجالوں کے آنے کا، جن احادیث میں ذکر ہے ان کا، انکار۔ نومن ببعض و نکفر ببعض کے اچھے خاصے مصداق۔ لعنت ہے اس دنیا پرستی اور دین فروشی پر۔

نبی امی ﷺ فرماتے ہیں: ترکت فیکم البیضاء لیلھا و نھارھا سواء

سبحان اللہ! سبحان اللہ! ساری خدائی سر سے سر جوڑ کر زور لگائے تو ایسا کلام معجز نظام نہیں لا سکتی۔ یعنی میں تم میں ایک آفتاب چھوڑے جا رہا ہوں جسکا رات دن برابر ہے۔ یعنی ظلمت کا نشان تک نہیں، نور ہی نور ہے۔ لیکن اندھوں (گمراہوں) کو آفتاب سے کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے، فیکم کے معنی پر غور کیجئے، تم میں، یعنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہارے دین اور دنیا کے کاموں میں ۔ یہ تم کو گمراہی کی ظلمت سے بچائے گا اگر تم اندھے نہ ہو گے۔یعنی قرآن کے احکام پر عمل کرو گے۔

اس کے مقابلے میں مرزا جی پر وحی ہوتی ہے انت منی و انا منك یعنی آسمانی باپ کہتا ہے کہ اے لیپا لک تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے۔یعنی تو میرا بیٹا میں تیرا بیٹا۔میں تیرا باپ تو میرا باپ۔میرا سیر تو، تو سوا سیر۔واہ واہ! کیا فصیح اور بلیغ الہام ہے۔پھر یہ بھی جو حدیث سے چرایا۔آنحضرت ﷺ حضرت علیؓ سے فرماتے ہیں انت منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی ۔اس حدیث کا ایک جز تو لے لیا اور دوسرے اجزاء جن سے ختم نبوت ثابت ہوتی ہے حدیث سے نکال ڈالے کیونکہ وہ آپ کی بروزی نبوت کے لئے زہر تھے۔کورنمکی ، بے وفائی، خیرگی، نمک حرامی اسی کو کہتے ہیں۔

(ضمیمہ اخبار شحنہ ہند میرٹھ ۱۶ دسمبر ۱۹۰۳ء۔نمبر ۴۷ جلد ۲۱ و ۲۳۔ص)

مسئلہ ختم رسالت

جس طرح مرزا جی اپنے کو مسیح موعود ثابت کرنے کے لئے حضرت عیسی مسیح کو مارتے ہیں اسی طرح اپنے کو خلاف قرآن وحدیث نبی بتانے کے لئے آیت و لکن رسول الله و خاتم النبیین اور اسی مضمون کی احادیث صحیحہ کا صاف انکار کر کے ملحد اور کافر بنتے ہیں۔اگرچہ بعض سمجھدار مرزائی، جو مرزا جی کے حق میں منافق یہودی ہیں، مرزا جی کو نبی نہیں مانتے مگر گونگے کا گڑ کھا کر حق پوش بن گئے ہیں۔یعنی نہ اپنے پیرو مرشد کی داڑھی کھسوٹتے ہیں، نہ مونچھیں اکھاڑتے ہیں، نہ منہ پر تھپڑ مارتے ہیں کہ مردود ومطرود تو کیا بک رہا ہے۔اور بعض مرزائی جو ہاتھی کے روٹ میں اپنا حصہ لگاتے ہیں وہ کھلم کھلا ایمان کو نگل کر بروزی نبوت کی تصدیق اور ختم نبوت کی تکذیب کرتے ہیں۔

امروہی صاحب نے الحکم میں منارے سے بھی طویل اور شیطان کی آنت سے بھی گرانڈیل اور اصحاب الفیل کے ہاتھیوں کے کانوں سے بھی چوڑا ایک مضمون دیا ہے جس کے اخیر میں آیات واحادیث ختم رسالت کی گنجی اور لنگڑی لولی تاویل کر کے مرزا جی کی نبوت ثابت کی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کون سا کلام ہے جس کی تاویل نہیں ہوسکتی اور جسکو حقیقی معنی سے پھیر کر مجازی معنی کی طرف نہیں لے جاسکتے۔ مگر امر حق کو تاویل کی ضرورت نہیں ہوتی اور ایک جھوٹ کے ثابت کرنے کو بہت سے جھوٹ کا ایک سلسلہ تیار کیا جاتا ہے، جیسا کہ امروہی صاحب نے کیا ہے کہ ضدین اور نقیضین کو جمع کر دیا ہے۔ یعنی آنحضرت ﷺ خاتم النبیین بھی ہیں، اور آپ کے بعد دیگر انبیاء بھی آتے رہیں گے۔ یعنی آپ خاتم النبیین ہیں بھی اور نہیں بھی۔ آپ نے تکملہ مجمع بحار الانوار سے حضرت عائشہؓ کا قول اور مذہب یوں نقل کیا ہے

عن عائشه قولوا انه خاتم الانبیاء و لا تقولوا لانبی بعده

یعنی یہ تو کہو کہ آنحضرت ﷺ خاتم النبیین ہیں، مگر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

اگر یہ قول بالفرض حضرت عائشہؓ کا ہے تو آنحضرت ﷺ کی ان احادیث کا معارض نہیں ہوسکتا جو صحابہ کرام حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کی فضیلت کے باب میں آپ ﷺ نے فرمائی ہیں کہ میرے بعد نبی ہوتے تو فلاں فلاں ہوتے۔ امروہی صاحب فرمائیں کیا حضرت عائشہؓ کی یہ حدیث آنحضرت ﷺ کے چند ارشادات کی ناسخ ہے۔

آنحضرت ﷺ نے حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کی نسبت فرمایا

انت منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی

یعنی تجھ کو مجھ سے ایسی نسبت ہے جیسے ہارونؑ کو حضرت موسیٰؑ سے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

لا نبی میں نکرہ تحت النفی ایسا ہی ہے جیسا لا الٰہ میں، یعنی بجز خدائے تعالیٰ کے کوئی سچا یا جھوٹا معبود موجود نہیں۔

خلفاء اور صحابہ میں سے تو کبھی کسی نے اپنی نبوت کا دعویٰ کیا، نہ ایسی تاویلیں چھانٹیں جیسے مرزا قادیانی اور اون کے شکم پرست حواری چھانٹتے ہیں۔ مرزا جی کا مرتبہ خلفاء اور صحابہ سے بھی بڑھ گیا۔ نہیں جناب انبیاء سے بھی۔ صحابہ نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ ہم پر وحی نازل ہوتی ہے، حالانکہ مرزا جی پر اٹھتے بیٹھتے، ہگتے موتتے، آسمانی باپ وحی نازل کرتا ہے۔ اس بے ایمانی دنیا طلبی مکاری سے شرم کرنی چاہیے کیونکہ :

دنیا روزے چند آخر کار با خداوند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کا یہ کہنا کہ آنحضرت ﷺ نبوۃ کے انتہائی نقطہ کمال پر پہنچے ہوئے ہیں، بالکل منافقانہ اور اپنے آپ کو مسلمان کہلانے کے لئے ہے۔ مرزا قادیانی اور پکے مرزائیوں کے دل میں آنحضرت ﷺ کی نبوت کی کوئی وقعت نہیں، ورنہ نیا نبی نہ تراشا جاتا، کیونکہ عاشق کے لئے دوئی موت ہے۔ اڈیٹر

(ضمیمہ اخبار شحنہ ہند ۱۶ دسمبر ۱۹۰۳ء۔ نمبر ۴۷ جلد ۲۱ و ۲۳۔ ص ۷۔ ۸)

حدیث اتبعوا السواد الاعظم اور امروہی

الحکم ۱۷ اور ۲۴ نومبر میں ایک سوال و جواب متعلق حدیث مندرجہ عنوان نظر سے گزرا۔ سوال کا مطلب یہ ہے کہ جب مرزائی جماعت قلیل ہے تو کیوں اس کا اتباع کیا جائے۔ امروہی صاحب نے جو کچھ جواب دیا ہے، اگر کوئی مرزائی کچھ بھی عقل و شعور رکھتا ہے تو ہنستے ہنستے پچھاڑیں کھا کر گر جائے گا، لوٹن کبوتر بن جائے گا۔... امروہی صاحب نے بایں دعوی ہمہ دانی و شملہ بمقدار علم مقولہ کیف و کم کی ماہیت سے بھی ناواقف ہیں۔ حدیث میں اتبعوا السواد الاکثر وارد نہیں ہوا، بلکہ اتبعوا السواد الاعظم وارد ہوا ہے۔ عظمت مقولہ کیف سے ہے، اور کثرت مقولہ کم سے۔ پس امروہی صاحب کا آیات و قلیل ما هم اور قلیل من عبادی الشکور پیش کرنا صاف بتا رہا ہے کہ آپ قلت و کثرت کے تقابل سے بھی محض ناآشنا ہیں۔ یعنی قلت کی سند اس وقت صحیح ہوتی جب کہ حدیث مندرجہ بالا میں لفظ اکثر ہوتا جو کثرت سے مشتق ہے۔ پس جیسا سوال ویسا ہی جواب۔ السواد الاعظم سے مراد اعظم درجةً عند الله ہے جو کیفاً ہے نہ کہ کماً۔ اور وہ کون ہیں، صحابہ اور تابعین اور جمہور مجتہدین مفسرین متبعین کتاب وسنت۔ مگر امروہی صاحب فرماتے ہیں کہ وہ جماعت مرزائیہ ہے جو متبع کتاب وسنت ہے۔ سبحان اللہ! کیا کہنا ہے۔ گویا تیرہ سو برس تک یہ حدیث معلق رہی۔ اور یہ معنی ہوئے کہ تیرہ سو برس کے بعد جب موضع قادیان میں ایک مدعی نبوت پیدا ہو، تو اس کی امت کے سواد اعظم کا اتباع کرو۔ اور ۱۳ سو برس تک جتنے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور جمہور علماء اسلام گزرے، سب گمراہ اور من شذ شذ فی النار میں داخل رہے۔ الا مان من هذا البهتان۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر آنحضرت ﷺ نے ایسا حکم دیا جس کی تعمیل تکلیف مالا یطاق تھی۔ کیا معنی کہ حکم تو دیا اور تعمیل ۱۳سو برس کے بعد۔ موجود اور معدوم سب اس حکم کی تعمیل سے آزاد اور کورے رہے۔ امروہی صاحب اینڈی بینڈی چالیں چلے ہیں مگر بالآخر ایک بدمست شرابی کی طرح قدم قدم پر لڑکھڑا کر گرے ہیں۔ آپ کا مطلب شاید یہ ہو کہ جس طرح صحابی اور تابعین کتاب وسنت کے متبع تھے، مرزائی جماعت بھی ویسی ہی متبع ہے، تو ہم پوچھتے ہیں کہ صحابی اور تابعین میں سے کس نے تصویریں بنا کر فروخت کیں اور کرائیں، اور کس نے گھروں میں تصویریں رکھنے اور ان کی عظمت کرنے کی ہدایت کی۔ کس نے دعوے نبوت کیا اور کس نے تصویر کو ابلاغ وتبلیغ کا آلہ بنایا۔ حضرت عائشہؓ نے یہ تو فرمایا کہ لا تقولوا لا نبی بعدہ کہ ۱۳سو برس تک ایک بھی نبی پیدا نہ ہوا ہو، نہ صحابہ اور تابعین اور اولیاء اللہ میں سے کسی نے نبوت کا دعوی کیا، پھر حضرت عائشہ ؓ کی حدیث نے کیا فائدہ دیا۔ اب فرمایئے اس صورت میں مرزائی جماعت کیونکر مثل صحابہ وتابعین متبع کتاب وسنت ہوئی۔ صحابہ اور تابعین میں سے کس نے منارہ بنایا۔ کس نے اپنے قصبہ کو مکہ اور مدینہ قرار دے کر حج کا فرض ساقط کرایا۔ کس نے پیش گوئیاں کیں۔ کس نے غیب دانی کا دعوی کیا۔ خود آنحضرت ﷺ نے بھی کبھی ایسا دعوی نہیں کیا کہ مجھ پر ایمان لاؤ کہ میں غیب دان ہوں اور لوگوں کی موت کی پیشین گوئی کرتا ہوں، بلکہ غضب ناک ہو کر خود ان کو مارتا اور جلاتا ہوں۔

فرمایئے آپ کی جماعت اور آپ کے ولی کھنگھر جو خیالی اور جعلی نبوت کے مندر کے اندر ہیں کیونکر متبع کتاب وسنت اور صحابہ وتابعین کے سواد اعظم میں داخل ہوئے۔ خاتم النبیین کے یہ معنی کس نے کیے کہ نبوت کاملہ تو ختم ہوگئی مگر نبوت ناقصہ کا وجود تا قیامت باقی ہے، اور مسلمان نبوت کاملہ کو چھوڑ کر نبوت ناقصہ پر ایمان لائیں۔ شرم نہیں آتی کہ اپنے کو ناقص اور اسفل اور ارزل بھی بتاتے ہیں اور مسلمانوں کو اس پر ایمان لانے کا جنرل آرڈر بھی سناتے ہیں۔

اتباع کتاب وسنت کے دعوی کی یوں درگت ہو رہی ہے کہ عیسی کو قرآن کی رو سے مارا تو جاتا ہے مگر قرآن سے موعود مسیح کا آنا ثابت نہیں کیا جاتا۔ صحیح حدیثیں جو بروزی نبوت کے خلاف ہیں بالکل منسوخ ہیں اور کسی طرح قابل احتجاج نہیں، اور ضعیف بلکہ موضوع حدیثیں اور عمرو زید کے اقوال جو بروزی مطلب کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موافق ہیں سب صحیح۔ اور آیات کلام الٰہی کی تاویل بلکہ ایک معنی سے تنسیخ۔ قرآن میں تو بت پرستی اور شرک کی ممانعت ہے، تصویر پرستی کی ممانعت کہاں ہے۔ بلکہ جواز ثابت ہے۔ محاریب وتماثیل وارد ہوا ہے۔ اسلام سلیمانی مذہب ہے کہ محمدی۔ حد یہ ہے کہ جو آیتیں اور حدیثیں مطلب کے موافق ہیں وہ واجب العمل اور باقی منسوخ۔

دجال لون ثلاثون والی حدیث غتربود، ان کا کبھی ذکر تک نہیں۔ اور کیوں ہو، وہ مرزا کے ہم جنس بھی ہیں۔ ۳۰ دجالوں میں سے اب تک ایک بھی نہیں آیا، اور مہدی اور مسیح آ کودے۔ دجال تو یہی انگریزی ریلیں ہیں جن کے فنا کرنے کو مرزا جی آئے ہیں۔ دجال تو قیامت تک نہ آئیں گے ہاں نبی آتے رہیں گے۔ حدیثوں کا یہی مطلب ہے اور اسی کا نام عمل بالسنہ ہے۔ مرزا جی دجالوں (جھوٹے مسیحوں اور مہدیوں) کی تکذیب کریں تو خود ہی کاذب بن جائیں کیونکہ کوئی دلیل اس پر قائم نہیں کر سکتے کہ وہ بھی ان کی طرح جھوٹے نہیں۔ پس ان کا ذکر شربت کے گھونٹ کی طرح پی جاتے ہیں۔ مرزا جی گزشتہ دجالوں کو تو کیا جھوٹا کریں گے اپنے ہم عصروں اور ہم پیشوں، ہم کرتبوں، لندنی مسیح مسٹر پگٹ اور فرانسیسی مسیح ڈاکٹر ڈوئی ہی کو جھوٹا ثابت کر دیں جو یورپ کے مہذب میدان میں خم ٹھونک رہے ہیں۔ حضرت ابا بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عمرؓ بن الخطاب حضرت علی رضوان اللہ علیہم اجمعین ان میں سے کوئی نبی نہ ہو، اور مرزا جی تیرہ سو برس کے بعد نبی بن کر خروج کریں۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا چیخیں اور غل مچائیں، مگر کوئی ان کا حکم نہ مانے، اور نبوت کا خلعت نہ پہنے، حالانکہ نبوت کسے برے لگے۔ اس میں دنیا کی بہاریں ہیں۔ مزے ہیں، چین چاں ہے، روغن بادام اور زعفران میں دم کئے پلاؤ ہیں۔ سقنقوری اور جند بیدستری مقوی اور مبہّی معجونیں ہیں۔ شہوات ولذات کے سمندر میں جہاز رانی ہے۔ بروزی نبی کے سواء یہ کسے نصیب اور کس کی ایسی قسمت۔ مگر بچہ جی دنیا میں تو جو چاہو کرلو۔ نبی بن جاؤ امام الزمان بن جاؤ، کوہ الوند سے بھی بلند تنومند منارہ بنالو، لیکن چند ہی روز میں دیکھنا کیا ہوتا ہے۔

تار و پودے مے تند بر قصر قیصر عنکبوت
چغد نوبت مے زند بر گنبدِ افراسیاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی کے پاس تو ابھی مسالا ہی کیا ہے، اور مانگا تانگا جو کچھ ہے تو ابھی ختم ہو جاتا ہے۔ پھر دیکھنا کیسی مرلیا بجتی ہے۔ تمام الو ایک ایک کر کے راتوں رات یـا بـدوح کی بے ہنگم صدائیں دیتے پھر ہوئے جاتے ہیں۔ انشاءاللہ۔ اور پھر مر گئے مردود، نہ فاتحہ نہ درود۔ اڈیٹر

(ضمیمہ شحنہ وطوطی ہند مطبوعہ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۳ء۔ نمبر ۴۸ جلد ۲۱ و ۲۳۔ ص ۱۔۳)

لم يبق من النبوة الا المبشرات

معلوم نہیں محمد احسن امروہی صاحب کیوں تاویل کا لٹھ لے کر اپنے بروزی نبی (مرزا قادیانی) کی نبوت کے پیچھے پڑے ہیں کیونکہ آیات کلام مجید جو مکرر اب بطور وحی نازل ہوتی ہیں مثلاً

هو الذی ارسل رسوله بالهدی

اور یاتی من بعدی اسمه احمد

ان سے مرزا جی کے نبی کامل اور رسول برحق ہونے میں امروہی صاحب کو کیوں شک ہے۔ کیا وجہ ہے کہ وہ قرآن کو چھوڑ کر حدیثوں کو ٹٹو لتے ہیں، اور ان کی لنگڑی لولی گنجی تاویل کرتے ہیں کہ مبشرات سے نبوۃ نکال کر اپنے بروزی نبی کی نبوت کے جوتیوں کے کان گانٹھتے ہیں، اور گدی کے پیچھے ہاتھ لے جا کر ناک پکڑتے ہیں۔ قرآن تو قطعی اور یقینی وحی ہے، جب وحی پر ایمان نہیں تو اپنے بروزی نبی کی نبوت ہی پر ایمان نہیں۔ پس امروہی صاحب آپ اپنی تکفیر کرتے ہیں۔ وہ کیوں غل مچاتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نبی کامل تھے اور ہمارا بروزی نبی ناقص ہے ناقص ہے، جب کہ نبی کے لئے ایک ہی قرآنی وحی موجود ہے۔ خدا تعالیٰ جس کی شان میں یہ قطعی وحی نازل کرے کہ هو الذی ارسل رسوله بالهدی تو وہ کیونکر نبی ناقص ہوسکتا ہے۔ کوئی وجہ نہیں کہ ایک ہی وحی پیغمبر عرب ﷺ کو تو کامل نبی بنائے اور وہی وحی جب کسی اور پر نازل ہو تو اسے ناقص نبی بنائے۔ کیا قرآنی وحی کی دو قسمیں ہیں، ایک ناقص دوسری کامل۔ پھر وہی آیت جب آنحضرت ﷺ پر نازل ہوئی تھی تو کامل تھی، اور مرزا جی پر نازل ہوئی تو ناقص ہوگئی۔ اس حماقت آمیز تعارض کا کون جواب دہ ہے۔ اگر امروہی یا ان کا کوئی پیر بھائی بلکہ خود مرزا جی اس اعتراض کا جواب دیں، تو ہم دو سو روپیہ دینے کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیار ہیں۔افسوس ہے کہ حمقاء پھر بھی نہیں سمجھتے اور دین و دنیا کی تباہی خرید تے ہیں۔

بحث اس میں تھی کہ امروہی صاحب نے حدیث مندرجہ عنوان پیش کر کے مبشـــرا ت سے نبوت تراشی ہے اور استثناء متصل و منقطع پر بحث کی ہے حالانکہ آپ دونوں سے نا بلد ہیں جیسا کہ ہم ثابت کر دیں گے۔استثناء متصل تو اسلئے نہیں کہ نبوت اور شئے ہے اور مبشرات اور شئے۔ورنہ استثنا الشیء عن نفسه لازم آئے گا یعنی یہ معنی ہوں کہ لم یبق من النبوة الا النبوة۔حالانکہ امروہی صاحب نے استثناء متصل ہی بتایا ہے۔اور منقطع مانا جائے گا تو امروہی صاحب کو اپنے ہاتھوں اپنا سر پیٹنا پڑے گا کیونکہ مبشـــرا ت نبوت کی جنس سے نہ ٹھہریں گی۔بھلا جب ہم یہ فقرہ موزوں کریں کہ لم یبق من الناس فی القا د یا ن الا الحمر تو کیا یہ معنی ہوں کہ آدمیوں میں سے قادیان میں کوئی باقی نہ رہا مگر گدھے رہ گئے، یا یہ معنی ہوں گے کہ قادیان میں آدمی رہے نہ گدھے۔دونوں معنی میں سے کوئی معنی قبول کر کے اطلاع دیجئے تا کہ ہم بحث کریں کہ یہاں استثناء متصل ہے یا منقطع۔

اگر امروہی صاحب نے کتاب شرح ملا کسی استاد سے پڑھی ہوتی تو ضرور سمجھ جاتے کہ لا الـہ الا الـلــہ میں نہ استثناء متصل ہے نہ منقطع۔بلکہ ا لا صفت کا بمعنی غیر ہے۔یہی ترکیب حدیث بالا کی ہے۔یعنی نبوت میں سے کوئی شئے جو ان احکام کے سوا ہو، جن میں مومنوں کو جنت الخلد اور عیش و آرام کی بشارتیں دی گئیں، باقی نہیں رہی۔یہ معنی اس صورت میں ہوں گے جب کہ مبشـــرا ت اسم مفعول جمع مونث سالم ہو۔اور اگر اسم فاعل مراد لیا جائے، تو یہ معنی ہوں کہ نبوت میں سے کوئی شئے بجز قرآن و حدیث کے احکام و نصوص کے باقی نہیں رہی جو اعمال صالحہ مومنین متقین کو نعیم جنت کی بشارت دینے والے ہیں۔

کس کا رؤیا صالحہ اور کہاں کی پیشین گوئیاں اور الہامات جن کی آڑ میں ایک مکار معلن یا غیر معلن فاجر و فاجر کہہ سکتا ہے کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ مجھے حمل ہے، اور اس حمل سے ہاتھی کا پاٹھا لمبی سونڈ نکالے پیدا ہوا، اور منقذ و مبرز حمل ویسا ہی تنگ اور غیر وسیع ہے جیسا کہ پہلے تھا۔اور ایک سادھو بچہ پیشین گوئی کر سکتا ہے کہ مجھ پر فلاں شخص کے مرنے کا الہام ہوا ہے، یا جب ملک میں وبا پھیلے تو وہ یاد دلائے کہ مجھ پر پہلے ہی انکشاف ہو چکا ہے کہ جو لوگ مجھے نہ مانیں گے ضرور وباء سے ہلاک ہوں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر ایک مومن کا اس امر پر یقین واعتقاد ہے کہ قرآن وحدیث سے بڑھ کر کوئی بشارت دینے والا نہیں۔خواہ ولی ہو یا قطب ہو یا غوث ہو، جو مرزا جی کے نزدیک انبیاء ناقص میں داخل ہیں، کیونکہ کامل نبوت ان کے نزدیک بھی ختم ہو چکی ہے۔

حدیث سے ختم نبوت کی جانب اشارہ ہے نہ کہ بقاء نبوت کی جانب۔یعنی نبوت باقی نہیں رہی صرف آیات واحادیث باقی رہ گئیں جو مومنوں کو بشارت دینے والی ہیں۔ذرا یہ بھی غور سے دیکھنا چاہیے کہ حدیث میں لفظ نبوت وارد ہوا ہے۔یعنی یوں نہیں فرمایا کہ لم یبق من الا نبیاء ا لا المبشرو ن۔لفظ انبیاء اور نبوت میں بہت فرق ہے۔نبوت کے لفظ سے مرزا جی کا اسم اکھڑتا ہے۔ہاں نبوت وابوت کا منارہ ضرور نصب ہوتا ہے۔پھر اس حدیث میں المبشرات صفت ہے جس کا موصوف مقدر ہے۔

ہم نے تو موصوف بیان کر دیا یعنی ا لآیات المبشرات یا الاحکام المبشرا ت۔ذرا امروہی صاحب بھی اپنے دعوی کے موافق موصوف بیان کریں۔خدا نے چاہا تو بھاگتے راہ نہ ملے گی۔مجدد کے سامنے منہ کھولنا آسان نہیں۔اڈیٹر (ضمیمہ اخبار شحنہ وطوطی ہند مطبوعہ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۳ء۔نمبر ۴۸ جلد ۲۱ و ۲۳۔ص ۳۔۵)

امروہی صاحب کو اضافہ تنخواہ مبارک

ہم تو ہمیشہ سے محمد احسن امروہی صاحب کے بھلے میں ہیں کہ خوب چکوتہیاں اوڑائیں، دندنائیں۔ اصحاب الفیل کے ہاتھی روٹ سے شکم سیر حصہ پائیں۔بڑھتی دولت کی خیر منائیں اور پورا پھل پائیں۔امروہی صاحب آج سے نہیں بلکہ نواب صدیق حسن صاحب مرحوم کے زمانے سے ہمارے لنگوٹئے یار ہیں۔پس گھی کہاں گیا، کھچڑی میں اور کھچڑی پیاروں کے کلیجے میں۔

گرم گرم کھچڑی اور دانہ دار گھی
دو ہاتھ ایسے ماروں جانے میرا جی

یہ سن کر ہماری خوشی کی کوئی حد نہیں رہی کہ امروہی صاحب کو پہلے جو ساٹھ روپیہ ماہوار ملتا تھا، تو اب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المضاعف ہوگیا۔ مبارک سلامت۔ مگر ہماری رائے میں ابھی تک ان کی پوری قدر نہیں کی گئی۔ امروہی صاحب نے تو اپنے کو مرزا جی کے کفارے کی بھینٹ میں چڑھا دیا ہے۔ مرزائی اخباروں میں قلمی جنگ وہ کریں۔ علماء و مشائخ اسلام سے لڑتے وہ پھریں۔ چپت وہ کھائیں، مرزا جی کے کٹی کبوتر وہ بنیں۔ الغرض طویلے کی بلا ہر طرح انہیں کے سر ہے۔ ان تمام کھکھیڑوں کے اٹھاتے اور کڑیاں جھیلتے ایک سو روپیہ ماہوار کچھ بھی نہیں۔ پھر سفر کی مار دھاڑ میں بھی اکثر رہتے ہیں۔ دوسرے حواری تو اپاہج بنے قادیان میں روٹیاں مروڑ رہے ہیں۔ معجونیں کھا کھا کر سنڈ یار ہے ہیں، اور ایسے موٹے ہو گئے ہیں کہ آنکھوں تک چربی چھا گئی ہے۔ بن چکی کے دنبے بن گئے ہیں۔ افغانی بغدے سے کاٹو، تو خون تک نہ نکلے گا، چربی ہی چربی ہوگی۔ امروہی صاحب حق نمک تو ادا کر رہے ہیں۔ آپ جانئے جس کا کھائے اس کا گائے۔ ہماری رائے میں تو قادیان سے تمام خوگیر کی بھرتی چھانٹ دینی چاہیے۔ بھلا یہ انسانی صورتیں جو درحقیقت مٹی کی مورتیں ہیں جب لکھنے پڑھنے چلنے پھرنے کے کام کی نہیں، تو کس مرض کی دارو ہیں۔ ان سب کا راتب موقوف کر کے رجسٹر میں صرف امروہی صاحب کا نام درج کر دینا چاہیے۔ اور اس بچت کا کچھ حصہ غریب اڈیٹر الحکم کو بھی ملنا چاہیے۔ مقدمات میں مارا مار سرگاڑی پاؤں پہیئے بنا، یہ پھرا۔ مرکز سے اخبار اس کا گرا۔ سیلاب کے ریلے میں گھر اس کا بہا۔ غضب ہے نا ایسے نمک حلال جان نثاروں کی قدر نہ کی جائے، اور مفت خوروں اپاہجوں کو جو زندہ پیر کے مجاور بنے بیٹھے ہیں اور دولے ڈکار رہے ہیں، راتب اور مسالا دکھلایا جائے۔ غریب اڈیٹر الحکم پیروی مقدمات کی جھپٹ میں آ کر اس کوٹھی کے دہان اس کوٹھی سے بھی گیا گزرا، کیا معنی کہ وہ شحنہ ہند بغل میں دبا کر امروہی صاحب ہی کے پاس آتا ہے کہ اس میں آپ کے مضمون کی چتھاڑ ہے، جواب دیجئے۔ وہ ویسے بھی کسی ضرورت کے وقت امروہی صاحب ہی سے مضمون کی التجا کرتا ہے۔ ملا کی دوڑ مسجد تک۔ الغرض امروہی صاحب مرزائی مشن کے فرد کامل ہیں جو کچھ ان کی قدر افزائی کی جائے کم ہے۔ ان کے بعد اندھیرا اور چراغ گل، پگڑی غائب۔ مگر مجدد السنہ مشرقیہ کے سامنے ان کی سٹی بھی گم ہو جاتی ہے۔ کئی ردے فاضل ان پر چڑھے ہوئے ہیں، ایک کا بھی جواب نہیں۔ لچر اور پوچ جواب دیں گے تو اضافہ کیسا، اصلی راتب بھی بند ہو جائے گا۔ اڈیٹر

(ضمیمہ اخبار شحنہ وطوطی ہند مطبوعہ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۳ء۔ نمبر ۴۸ جلد ۲۱ و ۲۳۔ ص ۳-۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۰۳ء کا اختتام

اے مربیان ومعاونان شحنہ ہند وضمیمہ۔ ۳۶۰ دن جو کوندتی ہوئی بجلی یا ڈھلتی چھاؤں کی طرح گذر گئے۔ کیا یہ کوئی نظر فریب تماشا یا عبرت انگیز طلسم یا خواب وخیال تھا، ہم کو تو کچھ معلوم نہیں کیا تھا

ایں صورت وہمی طلسم امکان
خوابے است کہ در خواب بہ بینی آنرا

کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ ۳۶۰ دن جو حوادث ومصائب کا لشکر اپنے ساتھ لے کر آئے تھے اور دنیا میں شادی وغم موت وحیات کا ہنگامہ گرم کر رکھا، انسانوں کی طبائع میں تلاطم، خیالات میں تموج، نفوس میں تہیج، سروں میں ہوا وہوس کا سودا، دلوں میں نفسانی خواہشوں کے استیعاب کا غلیان پیدا کر رکھا تھا، کسی کو فرمان روائی کے نشے میں چور، کسی کو گردانہ کشی کی تیز برانڈی میں مخمور بنا رکھا تھا، اب وہ عدم کے کس تیرہ وتار غار اور فنا کے کس عمیق ظلماتی مناک میں اتر گئے۔ ان کے ساتھ ہی بڑے بڑے نامیوں کے نشان بھی مٹ گئے۔ بڑے بڑے سرکش خاک ہو گئے۔ جن خودسروں مغروروں کو ہوائے تکبر نے پھلا رکھا تھا، وہ بحر فنا میں سر اٹھاتے ہی حبابوں کی طرح بیٹھ گئے

آن قصر کہ با چرخ ہمی زد پہلو
بر در گہہ او شہاں نہادندے رو
دیدیم کہ بر کنگرہ اش فاختہء
فریاد ہمے کرد و کہ کو کو کو کو

شر انگیزوں فتنہ ہیزوں شعلہ ریزوں سے یورپ ایشیا افریقہ خالی نہ رہا۔ لندن میں مسیح، پیرس میں مسیح، سومالی لینڈ میں مہدی، ہندوستان کے موضع قادیان میں جعلی مہدی اور مسیح مصنوعی نبی اور رسول ایک ہی ذات شریف میں یوں جمع ہو گئے جیسے طاعون اور ہیضہ۔ لیکن جب ۳۶۰ دنوں کا لشکر ہی دم زدن میں پامال ہو گیا تو یہ اشر الناس کیونکر جلد پامال اور نیست ونابود نہ ہوں گے۔ ظرف ہی نہ رہا تو مظروف کیا رہے گا۔ نبوت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مسیحیت اور مہدویت کا دعوی کرنے والے کیا رہیں گے جب کہ خدائی کا دعوی کرنے والے بھی بہت دنوں نہیں رہے۔ پس ہم کو ان ملعونوں کے خروج پر متعجب نہ ہونا چاہیے۔ برسات میں حشرات الارض پیدا ہوتے ہیں، مگر کتنی جلد ان کے وجود سے صحن عالم پاک ہو جاتا ہے۔...

صاحبو کہتے ہیں کہ دنیا میں ہر شخص اپنے فرائض ادا کرنے آیا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ ہم نے تو اپنا کوئی فرض ادا نہیں کیا۔ ہم اختتام سال پر آپ کے سامنے معترف بقصور ہیں کہ اولاً خدائے حقیقی اور ثانیاً خداوندان مجازی یعنی گورنمنٹ اور مربیان و معاونان شحنہ ہند و ضمیمہ کی کوئی خدمت ہم سے ادا نہیں ہو سکی۔ آپ نے بندہ نوازیاں کیں۔ آپ نے شحنہ اور ضمیمہ کو آغوش شفقت میں لیا۔ اس کی غور و پرداخت کی۔ دامے درمے سخنے اس کی مدد کی، مگر ہم سے نہ شحنہ ہند اور ضمیمہ کی خدمت بن آئی نہ پبلک کی

قطرہ کرمانم طراوت از کجا سامانم
در بگویم ذرہ ان چوں ذرہ ام پرواز کو

شحنہ ہند اور ضمیمہ ہم نے جاری نہیں کیا بلکہ آپ نے جاری کیا ہے۔ ہم آپ کے سرمایہ کے کفیل اور آپ بتوفیق الٰہی اس کی بقا اور ترقی کے کفیل بلکہ اس کے مالک ہیں کیونکہ خریدار ہی ہر شئے کے اصلی مالک ہوتے ہیں۔

اگر درحقیقت ہم سے کوئی ایسی خدمت بن پڑی ہے جو آپ کو پسند آئی ہے، تو ہم خوشی سے پھولے نہیں سماتے: ہر عیب کہ سلطان بہ پسندد ہنر است۔ اور جب کہ خدمت گذاری اور ادائے فرض کی ہمت اور ڈھارس بھی آپ ہی نے بندھوائی ہے اور آپ ہی ذمہ دار ہیں تو ہم کیا چیز رہے ہماری تو یہ حالت ہے

نہ شگوفہ ام نہ برگم نہ شجر سایہ دارم
در حیرتم کہ دہقان بچہ کار کشت ما را

خانہ ءاحسان آباد و توفیق آن مستزاد الی یوم التناد بحرمۃ النبی صاحب الرشاد۔ اڈیٹر

(ضمیمہ اخبار شحنہ وطوطی ہند مطبوعہ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۳ء۔ نمبر ۴۸ جلد ۲۱ و ۲۳۔ ص ۶۔۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائی جماعت

مرزا جی اور تمام مرزائی پھولے نہیں سماتے کہ ہماری جماعت روز بروز بڑھ رہی ہے۔ آج اتنے مسلمان مرزائی ہوئے، کل اتنے۔ لیکن آج کل کون سے جدید مذہب کی جماعت نہیں بڑھ رہی۔ برٹش آزادی کی برکت نے بہت سے مذاہب پیدا کر دیئے ہیں۔ جس مذہب میں قیود اور پابندیاں ہیں وہ روز بروز تنزل میں گر رہا ہے اور جس مذہب میں ہوائے نفس کو آزادی ہے وہ بڑھ رہا ہے۔ لیکن مرزائی مذہب کی تو وہی مثل ہے کہ شیخی اور تین کانے۔ مرزا جی نے کون سے عیسائی کو مرزائی بنایا، کون سے سکھ کو اپنے پینتھ پر لگایا۔ کون سے آریا کے سر پر مرزائیت کے افسوں کا آرہ چلایا۔ عیسوی مذہب نے ہزاروں بلکہ لاکھوں مسلمانوں کو عیسائی کر ڈالا۔ آریا کو دیکھو جو مورکھ اور بت پرست تھے اب ایسے چاتر اور ودّھیارتی بن گئے ہیں کہ مسلمانوں کو بھی آریا بنانے کا انہوں نے گھان ڈال دیا ہے، اور چوڑھے چماروں تک کو جو مہا ملیچھ ہیں، اپنے پنتھ میں لانے یا یوں کہو کہ منش بلکہ دیوتا بنانے کے لئے خم ٹھونک رہے ہیں۔ ہاں اگر کسی مذہب کی کثرت جماعت حقانیت کی دلیل ہے، تو عیسوی اور آریا مذہب مرزائی دین سے سو گنے اور ہزار گنے زیادہ حق ہے۔

مرزا جی مسیح موعود بنے تھے تو لازم تھا کہ سب سے پہلے ان کو عیسائی قبول کرتے۔ وہ آسمانی بھیڑوں کے چرواہے تھے، تو ضرور تھا کہ تمام بھیڑیں جن کی تاک میں بھیڑیئے لگے تھے، قادیان کے رمنہ میں ممیاتی آتیں۔ لیکن بھیڑیں تو مرزا جی کو بھیڑیا سمجھ رہی ہیں کہ وہ ان کو اپنے عیش و عشرت کا چرب لقمہ بنانا چاہتے ہیں۔ اگر مرزا جی تناسخی اوتار تھے تو ۲۲ کروڑ ہنود اون کی مورتی کو ڈنڈوت کرتے، اور مندر پر موہن بھوگ چڑھاتے لیکن کسی ہندو نے اپنے چوکے اور رسوئی کا بچا کھچا بھی مرزا جی کے ماتھے نہ مارا۔ پھر کس برتے پر تتّا پانی

بعض باخبر اور خدا ترس مسلمان جو اول اون کے دام فریب میں آ گئے بالآخر بارقہ ءتوفیق الٰہی نے ان کو مرزائی دام سے نکالا، شیطانی افسون کو رحمانی عزیمت نے کافور کر دیا۔ اگر مرزا جی حق پر ہوتے تو ایسے سچے مسلمانوں کا ان سے منحرف ہونا اور مرزائی عقیدت و ارادت اور بیعت پر تبرا بھیجنا کیا معنی رکھتا تھا۔ جو مسلمان یا ہندو، عیسائی ہو گئے وہ بدستور عیسائی ہیں۔ انہوں نے اپنے آخری مرکز سے جنبش نہیں کی۔ کیا وجہ ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ لوگ مرزائی مذہب قبول کرنے کے چند روز بعد یکا یک اس سے منحرف ہو جائیں، یا بعض اخوان الشیاطین جن بڑی بڑی مکھیوں مثلاً بھونروں یا تتلیوں پر اپنا مکڑی کا جالا تننا چاہیں، وہ اوس کو توڑ پھوڑ کر زناٹے دار بھنبھناہٹ کے ساتھ اڑ جائیں۔ وجہ یہی ہے کہ جالا کمزور تھا۔ کمزور مکھیوں کے لئے تو ضرور ہے کہ وہ رزق عنکبوت بنیں۔

مرزائی جماعت میں یا تو کثرت سے جہال ہیں یا اپنے قدح کی خیر منانے والے چند خودغرض دنیا پرست اپاہج ہیں، جو گلے میں ڈھول ڈال کر مرزائیت کی ڈونڈی پیٹ رہے ہیں۔.. (ایسے) جہال، بد مآل اور عوام کالانعام کسی گنتی میں نہیں۔ ہاں اون سے مرزائیت کے رجسٹر کی خانہ پری ضرور ہوتی ہے۔ ان میں سے بھی اگر حقانی علماء سے کسی کا سابقہ پڑتا ہے اور ان کی تلقین اور نیز توفیق الٰہی یاور ہوتی ہے، تو جلد راہ راست پر آجاتے ہیں۔ ضمیمے میں اس کی بہت سی نظیریں ناظرین کی نظر سے گزر چکی ہیں اور خود ضمیمے نے تین سال کے اندر مرزائیت کا جو کچھ استیصال کیا ہے، اور مذبذب یقین والے جس قدر راہ راست پر آئے اس کی تفصیل کے لئے دفتر درکار ہے اور اس کا اجر معاونین شحنہ ہند و ضمیمہ کی قسمت میں لکھا گیا ہے۔ ان شاء اللہ تعالی۔ اڈیٹر۔ (ضمیمہ اخبار شحنہ ہند وطوطی ہند مطبوعہ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۳ء۔ نمبر ۴۸ جلد ۲۱ و ۲۳۔ ص ۷۔۸)

☆☆☆☆☆

و صلی اللہ علی خیر خلقه محمد و آله و صحبه اجمعین

فقیر بارگاہ صمدی محمد بہاء الدین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ